

يَا اَللّٰهُمَّ



ایمانی دستاویز

بجواب

تحقیق دستاویز

مصنف

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
بی اے پنجاب یونیورسٹی

مرحبا اکیڈمی



يَا اللَّهُ مَرَد



ایمانی دستاویز

بجواب

تحقیق دستاویز

بتائید تاریخ دستاویز

مصنف



لی گئے پنجاب یونیورسٹی



جمالہ حقان خطوط

نام کتاب	 ایمانی دستاویز بجواب تحقیقی دستاویز (تائید تاریخی دستاویز)
تالیف	 محقق اہلسنت مولانا مہر محمد اعلیٰ اللہ علیہ فاضل نعمت العلوم گوجرانوالہ
اشاعت اول	 اپریل ۲۰۱۲ء
تعداد	 ۱۱۰۰
صفحات	 ۸۰۰ سائز ۲۰x۲۰ ۸
عام ہدیہ	 ۹۵۰ روپے ہدیہ نٹ



☆ مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی 0321-5470972

☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ ☆ بخاری کتاب گھرنہ گھنٹہ گھر چوک سکھر

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی ☆ کتب خانہ مجیدیہ ملتان

☆ دفتر خدام اہلسنت والجماعت مدنی مسجد چکوال ☆ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی

☆ مرکز اتحاد اہلسنت والجماعت ۸۷ چک جنوبی سرگودھا ☆ مکتبہ فریدیہ E/7 اسلام آباد

☆ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ ۱۷ اردو بازار لاہور

☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵ ☆ مکتبہ رشیدیہ جی ٹی روڈ ساہیوال

☆ مکتبہ اہلسنت دکان نمبر ۱۲ رسول پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

☆ اسلامی کتاب گھرنہ مدرسہ نعمۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ شبید اسلام متصل لال مسجد اسلام آباد ☆ مکتبہ امادیہ شیرانوالہ گیٹ ہری پور

☆ مکتبہ عثمانیہ اقبال مارکیٹ کینٹی چوک راولپنڈی ☆ دارالکتب اردو بازار لاہور

☆ القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ ☆ مکتبہ المحادی غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

احقر الانام بحسبہ آٹام خادم صحابہ کرام علیہم السلام (الرضو) اس تالیف کو اپنے اساتذہ کرام
 امام اہلسنت ترجمان مسلک علماء دیوبند حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ علیہ التوفی ۲۰۰۹ء
 مفسر قرآن ولی کامل حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ التوفی ۲۰۰۸ء
 قائد تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء فاتح قادیانیت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ علیہ
 بانی جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی التوفی ۱۹۷۷ء
 شیخ سلاسل اربعہ حضرت پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ بھلوی رحمہ اللہ علیہ شجاع آباد التوفی ۱۹۷۷ء
 خادم العلماء والماسجد والدیکرم میاں محمد رحمہ اللہ علیہ (عرف محمدی) التوفی ۱۹۷۷ء
 نور اللہ مرفوع (جمعین)

کے نام

جن کی خصوصی شفقت و محنت و دعاؤں نے اس قابل بنایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام کے درجات کو بلند فرمائے۔
 اور مراد کو نور سے بھر دے۔ آمین ثم آمین..... از مولف

اولئک آباء ی فجننی بمثلہم اذا جمعنا یا جریر المجامع

گر قبول افتد..... زھے عز و شرف

عظیم اسلام و کلیل احناف حضرت مولانا محمد الیاس محسن مدظلہ العالی

☆ تقریظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

Molana Ilyas Ghuman
Muhammad Ilyas Ghuman
E-mail: Ilyasghuman@gmail.com
www.ahnafmedia.com
Cell: 0300-4677615



محمد الیاس گھمن

ظیفہ جاز

مدیر مولانا شاہد محمد فرخ مسعود، مولانا سید محمد امین شاہ

سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا، مرکزی قائم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان، چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعدا

قال تعالى: اِنَّ الْبَيْنَ قَرْنًا ذُنُوبُهُمْ وَكَانُوا اشْيَعًا لَّنَسْتُ مِنْهُمْ فَبِيْ شَيْءٍ (الآیہ)

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے پسند فرمایا، اس کے نصاب قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا، اپنے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ہادی بنایا جنہوں نے ایک جماعت تیار کی، اس جماعت نے دین حق اقوام عالم تک پہنچا دیا (اللہا جنم در ضرور اجنہ)

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تقدس، ناموس اور اوصاف ایمان پر خود کلام خدا اور کلام مصطفیٰ ﷺ شاہد ہیں لیکن روافض انہیں صحت مؤمنین میں ماننے کی بجائے مفاداً اللہ دشمن اسلام اور دائرۃ ایمان سے خارج مانتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ تفسیر کی چادر میں کم ہو کر خود کو ”مؤمن“ گردانتے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے مذہب کے ان مکروہ عقائد و نظریات کو چھپاتے ہیں۔ جن کی بنیاد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض و عداوت پر ہے اور یہی چیز امت میں تفرقہ کا سبب ہے۔ مکومتی سطح پر ان کی حقیقت اور عقائد و نظریات تشت از بام کرنے کے لئے سوزخ اسلام حضرت علامہ ابوریحان نیا، الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کو ایک دستاویز بنام ”تاریخی دستاویز“ پیش کی جس میں مذہب شیعہ کے عقائد و اعمال کی بنیادی کتب سے اور ان کے ثقہ مجتہدین، پاکستان، ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی کتب کے عکس مع سہ ق

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنرلی ایویڈو سلا 048-3881487

ورج تھے۔ جن سے ثابت کیا گیا تھا کہ شیعہ مذہب کے عقائد شرکیہ ہیں۔ یہ تحریف قرآن اور توہین انبیاء علیہم السلام کے مرکب ہیں اور ان کے ذریعہ آلود کلم سے انبیاء علیہم السلام، اہل بیت اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی عزت و عصمت محفوظ نہیں۔ "تاریخی دستاویز" ان سات ابواب پر مشتمل تھی۔

- 1: شیعہ اور عقیدہ توحید
- 2: شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم
- 3: شیعہ اور عقیدہ رسالت و ختم نبوت و توہین انبیاء
- 4: شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندان نبوت کی توہین
- 5: شیعہ اور عقیدہ امامت
- 6: شیعہ اور صحابہ کرام اور خلفاء راشدین
- 7: شیعہ اور متفرق مسائل۔

اس دستاویز کا منظر عام پر آنا تھا کہ شیعہ مذہب کی تہذیب کی چادر پھٹ گئی اور اُبلے لباس میں لمبوس شیعیت کا مکروہ چہرہ عوام کے سامنے آ گیا۔ عوام بھی ان کے عقائد و اعمال سے پوری طرح واقف ہو گئی۔ تور اوپنڈی سے ایک گناہ شیعہ (الطیفہ) کہ یہ پورا مذہب ہی بے چارہ گناہ رہنے میں عافیت سمجھتا ہے۔ امام غائب، کتاب غائب، ایمان غائب، مذہب غائب، اہل مذہب، مذہب اہل (کتاب) جوادی صاحب اٹھے اور اپنی گناہ کبھی کے ساتھ مل کر اس تاریخی دستاویز کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی۔ ہم دیانت داری سے کہتے ہیں کہ حضرت فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی شواہد و حوالہ جات کا جواب دینے کے لئے جوادی صاحب کی "تحقیقی دستاویز" جو اب تاریخی دستاویز "سو فیصد ناکام ثابت ہوئی۔ کیونکہ وہ صرف گالیاں اور تہرے ہی ہیں۔

اس "تحقیقی دستاویز" میں سب دہشتم اور بازاری زبان سے کام لیا گیا تھا جس کے جواب دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ شیعوں نے "خاہرا" قرضہ چکانے کا عندیہ دیا تھا اس لئے ہمارے سنی حلقوں میں یہ پروپیگنڈا کیا کہ ہم نے حضرت فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دستاویز کا جواب دے دیا ہے۔ اس لئے بندہ نے اس کا جواب دینے کی ضرورت محسوس کی۔ اس مقصد کے لئے اپنے مرکز اہل السنۃ والجماعہ 87 جنوبی سرگودھا کی علمی کمیٹی سے مشورہ کیا تو یہ طے پایا کہ اس کا جواب ایسا صاحب قلم دے جو تنبیہ کی قلم کے ساتھ ساتھ اس فرقہ کی تمام کارستانیوں اور تحریفات سے بھی واقف ہو تو ہماری نظر مولانا مہر محمد صاحب دامت برکاتہم پر پڑی۔ موصوف مدظلہ عطاء میں علمی مقام رکھتے ہیں، منجھ ہوئے انسان ہیں۔ سنجیدہ قلم کے ساتھ ساتھ علمی میدان میں کافی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ اس موضوع پر کافی کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ چنانچہ بندہ نے حضرت

کے ذمہ لگایا کہ اس کا جواب جلد از جلد نکلیں۔

حضرت موصوف مدظلہ نے مختصر عمر میں ”تحقیقی دستاویز“ کا جواب ”ایمانی دستاویز“ کے نام سے تحریر فرمادیا۔ مخالفین کے مطابق کاسخیدگی سے جواب دیا، اب دہم کے مقابلے میں طریق ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور راقم کا جواب دیا کہ یہ اگر یہ ایسی کتاب ہے جس کا حق ہے کہ اسے وسیع تر دائرہ میں کا حلقہ میسر ہو تا کہ رافضیت کے پھیلانے ہوئے دلیل زریعہ کی حقیقت پر چشم پناہ پر آشکارا ہو، بے شک یہ تحریر شیعیت کے پس منظر، پیش منظر اور نہ منظر کو خوب واضح کرتی ہے۔

وہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف دامت برکاتہم کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے، آمین

بک حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت و منقبت سے عالم کو منور فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم

والسلام محمد الیاس کشن ۲۰۱۲/۳/۱۲

تقریرات و رسائل کے گزراہ

شرقی و مغربی ممالک میں ترجمان اسلام کے شاہکار عظیم سکار

حضرت علامہ زاہد الراشدی مدظلہ جانشین محقق العصر مولانا محمد سرفراز خان صفدر

نحمدہ تبارک و تعالیٰ ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

ابا بعد! حضرت مولانا حافظ میر محمد صاحب میانوالی زید مجدہم ہمارے بزرگ ساتھی اور فاضل دوست ہیں اور اہل سنت کے عقائد کے تحفظ و دفاع کے لئے علمی محاذ پر ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں اور ان کی متعدد تصانیف مسلمانوں کے لئے ہدایت اور اہل علم کے لئے راہ نمائی کا ذریعہ بنی ہیں اور زیر نظر کتاب بھی ان کی اس علمی و فکری جدوجہد کا اہم حصہ ہے جس میں انہوں نے اہل سنت اور اہل تشیع کے اختلافات کے حوالہ سے اہل تشیع کی پیش کردہ ”تحقیقی دستاویز“ کا تفصیلی اور محققانہ جواب دیا ہے اور اس ضمن میں بہت بڑا علمی و فخر اور اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے متدلات کو اچھی ترتیب اور وضاحت کے ساتھ جمع کر دیا ہے اہل سنت کے عقائد و موقف کی وضاحت اور تشریح کے لئے یہ بہت بڑی علمی خدمت ہے اللہ تعالیٰ اس کا دل کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے نفع بخش بناتے ہوئے مصنف موصوف کو دونوں جہانوں میں برکتیں اور سعادتیں نصیب فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی صدر مدرس جامعہ نصرۃ العلوم کوجرانوالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

اسلام کے دوست و دشمن

اللہ تعالیٰ توحید و رسالت کا کلمہ ایمان و اسلام پڑھنے والے سب مومن مسلمانوں کو ایک اور نیک بتائے کہ اس آیت پر ہم سب عمل کریں۔ ”اللہ کی رسی (قرآن و سنت اتفاق امت) کو سب مضبوطی سے تھامو اور فرقے فرقے نہ بنو (پارہ 4 رکوع 2)“ اور فرقہ پرستی کے جرم سے خدا سب مسلمانوں کو بچائے جو یہود و نصاریٰ اور کفار کی ایجاد ہیں۔ لا تعداد آیات میں خدا نے شرک کرنے والوں اسباب عادیہ کے سوا غیر خدا کو مضائب و حاجات میں پکارنے والوں، پیغمبروں میں تفریق کرنے والوں قرآن و سنت اور مومنین کی راہ چھوڑنے والوں ثلاثہ نبوت، کھرا نہ نبوی اور جماعت رسول سے بغض رکھنے والے فرقوں اور منافقوں کو جہنمی بتایا ہے مومنین اگر لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرانے کا حکم ہے کیونکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ نیز ان سے ٹھٹھا کرنا نام بگاڑنا مومن کو ناسق کہنا بدظنی کرنا جاسوسی کرنا خفیہ عیب ڈھونڈنا، نفیست کرنا برا جرم بتایا ہے۔ توبہ کرنے خدا سے ڈرنے کا حکم دیا ہے تب تم خدا کی رحمت کے حقدار بنو گے۔ (پارہ 26 سورۃ حجرات)

صحابہ کرامؓ مہاجرین ہوں یا انصار مدینہ فتح مکہ کے ہزاروں مسلمان ہوں یا حجتہ الوداع کے سوا لاکھ سے زائد صحابی ہوں قریشی ہوں یا غیر قریشی آپ کے قریبی رشتہ دار اہل بیت کرامؓ ہوں یا باہر سے آکر ایمان و اسلام کی دولت دربار رسالت سے پائی، وہ خدا نے ان کو اپنی رضا اور جنت کی سندیں قرآن میں عطا فرمادی ہیں۔ ان سے بغض یا ان میں تفریق بدترین جرم ہے۔ خدا بعد میں آنے والوں کے ایمان کی شرط ہی یہ بتاتا ہے کہ وہ ان سے بغض نہ رکھیں دعائے خیر کریں ”اور جو لوگ بعد میں آئیں تو یہ دعائیں اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان مسلمان بھائیوں کے بھی جو ہم سے پہلے ہو گذرے ہمارے دل میں ان مومنوں کا کھوٹ نہ آنے دے۔ اے رب آپ بہت مہربان اور شفیق ہیں۔ (پارہ 28 رکوع 4)

ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ان شعائر اسلام پر اپنا ایمان و یقین برقرار رکھے اور کفریات سے توبہ کرے۔

(1) اللہ کو اپنی ذات و صفات و حقوق میں وحدہ لا شریک مانے کسی نبی ولی امام صحابی کو بھی شریک نہ بتائے۔

(2) بعد از خدا بزرگ تو کی قصہ مختصر حضرت محمد رسول اللہ کو ہی آخری حجت خدا صاحب وحی و عصمت، صاحب کلمہ و امت تاقیامت منجہ ہدایت اور خدا کا نمائندہ رسالت مانے کسی امام کو لازم نبوت میں شریک نہ کرے۔

(3) ہر دور میں کلمہ اسلام کے دو جز رہے تو حید اور وقت کے نبی کا اقرار۔ اب اور کسی کا نیا کلمہ بنانا اسے شرط ایمان بنانا بدترین گنہگار ہے۔ نئے نئے کلمے والا الگ مومن فرقہ بنانے والا پوری امت کی تکفیر کرنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔

(4) آخری وحی کا شابکار تار و جزا صرف قرآن کریم ہے اسے سچا صحیح اور پورا نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔

(5) مسلمان کی نشانی ایک قبلہ صرف خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔ جو اماموں کے مزارات کی طرف منہ کر کے کچھ نمازیں پڑھے یا مسجد کے سوا امام کے لئے نئی عبادت گاہ بنادے سوچنے والے مسلمان رہا۔

(6) خدا فرماتا ہے "اسی کی طرف جھکوا" سے ڈرو نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والے نہ بنو۔ جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا و شکستوا شیعہ اور کئی گروہ بن گئے۔ ہر فرقہ اپنی باتوں پر فخر کرتا ہے۔ جب انسانوں کو تکلیف آتی ہے تو صرف خدا کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتے ہیں۔ اور جب وہ ان کو اپنی رحمت چکھاتا (مصیبت ٹال دیتا) ہے تو کچھ لوگ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ ہماری نعمتوں کا انکار کر دیں (پارہ 21 رکوع 7)

آیت شرک فرقہ کی نشانی یہی بتاتی ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ اپنی بنادنی بدعتوں پر نازاں ہیں۔ سوچئے اب جو لوگ اِبْنِکُ تَغْبِیْطُ وَاِبْنِکُ تَسْتَجِیْبُ کے کلمے مخالف ہیں۔ وہ کیسے مسلمان ہیں؟

(7) اللہ نے اپنے سب سے بڑے اور آخری تاجدار رسالت کو اپنے مشن تعلیم و تبلیغ، تزکیہ و ہدایت میں کامیاب کیا۔ مہذب اور کلمہ کے بعد پورا عرب و یمن فتح میں دے دیا۔ قیصر و کسریٰ جیسی بین الاقوامی طاقتیں خلفاء راشدین سے مٹا دیں اور سورۃ نور و غیرہ میں کئے وعدہ خلافت کو پورا کر دکھایا۔ اب جو لوگ انقلاب محمدی اور خلفاء راشدین کو برحق خلیفہ نہ مانیں۔ سوچئے وہ مسلمان ہیں؟

(8) جن لوگوں کا ایمان و اسلام صرف اتنا ہو کہ حضور ﷺ کے سارے شاگرد اور صحابی منافق تھے۔ ایمان کے امتحان میں نفل ہو گئے۔ پیدا کئی ہدایت یافتہ عالم لدنی حضرت علیؑ بھی 5 آدمیوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان نہ بنا سکے۔ یہ عقیدہ رکھنے والے کیا حضرت نبی و علیؑ علیہما السلام کو سچا پادری اسلام کہہ سکتے ہیں؟

(9) جو لوگ محمدی یونیورسٹی کے سوا لاکھ طلبہ و طالبات پر اہل بیت نبوی ازواج مطہرات پر بیٹیوں، دامادوں، سردوں، خوشدامنوں، سالوں سالیوں اور تمام اقارب نبوی پر امر کی انہم بم چھینک دیں۔ سوچئے یہ کیسے مسلمان ہیں؟

(10) قاضی نور اللہ شومتری کے بقول سوچئے اماموں نے سنت نبوی و حدیث تو معطل کر دی۔ ثقلین صرف قرآن و ائمہ کو مانا۔ مگر انہوں نے خود عقیدہ کیا۔ قرآن کی کونہ دکھایا نہ پڑھا یا امام العصر و لے کر 1200 سال سے غائب ہے۔ اربوں کھربوں دنیا کمر اسی پر سرتی آ رہی ہے۔ کیا اسلام و قرآن پر اتنا بڑا ظلم اور فردا کسی اور فرقہ نے بھی کیا ہے؟ یا کسمان حق کی تہمت کسی اور نے بھی اسماء اہل بیت پر لگائی ہے؟

یہ 10 ان کے عقائد میں تفریق کے بغیر ان کی تردید نہیں کر سکتے ان عقائد سے ہی کلمہ رسالت و کلمہ امامت کا ایمان و کفر نمایاں ہو جاتا ہے

وجہ تالیف

تیس سال پہلے پڑوسی ملک میں ان کا مذہبی انقلاب آیا۔ 79ھ تا 89ھ باہمی قتل و غارت 25 لاکھ تک جا پہنچی۔ اس جنونی طبقہ نے یہاں بھی ”فقہ جعفریہ نافذ کرو“ کا نعرہ لگا کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ رد عمل میں مسلمان جا کے تو بہت زیادہ فریقین کا نقصان ہوا۔ فقہ جعفریہ کن نظریات اور اعمال کا نام ہے اس پر مفصل کتاب ”تاریخی دستاویز“ علامہ مولانا خلیف الرحمن مرحوم نے لکھی تھی۔

اس طبقہ کو اپنی منافی کا پورا حق حاصل تھا کہ یوں کہتے (۱) ”ہمارے یہ عقائد نہیں۔ جو نے الزامات ہیں۔ ہم بری ہیں۔ (۲) جو یہ عقائد رکھے وہ مومن مسلمان اور امامی نہیں ہے۔ (۳) یا سچے ہیں اور یوں قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ کہ (۴) ان کو نہ ماننے والے اور توحید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے 95% لوگ مسلمان نہیں ہیں“

اسحاب رسول کی بدگوئی میں رات دن لٹریچر چھاپنے والے ملک کے 24 ادارے۔ جن کے نام تاریخی دستاویز میں لکھے ہیں۔ وہ اپنی منافی میں نہ بولے البتہ راولپنڈی کے اس طبقہ کے علماء کی ٹیم انھی محنت تو بہت کی کہ بہت سی معتبر غیر معتبر ضخیم کتابیں چھاپیں۔ 5/7 سو صفحات کی ہر کتاب سے ایک دو جملے عیوب صحابہ کے بنا کر اپنی تحقیقی دستاویز کے ہر صفحے پر دلائل و احوال تو بنادیے اور اپنے کفریہ عقائد خوب واضح کئے مگر مولانا فاروقی نے جو سینکڑوں حوالہ جات ان کی معتبر کتابوں سے ان کے کفریات پر پیش کئے تھے۔ بجز پیش لفظ میں 5 باتوں (جو جواب نہیں بلکہ محض الزام ہے) کے کسی کا نہ جواب دیا۔ نہ تردید کی۔ گویا اپنا کافر ہونا خود تسلیم کر لیا۔ پھر یہ لٹری 1200 صفحات پر گالیوں کا پلندہ بقول خود کا بیڑہ قوی اسلی اور افسران بالا تک پہنچا دیا۔۔۔۔۔ ہمیں مدت بعد امانت و دیانت سے خالی اس بوگس پوٹھی کا پتہ چلا۔ فریقین کی مشفقہ حدیث نبوی ہے۔ ”کہ جو عالم کسی بدعت کو ابھرتا دیکھے تو اپنے علم سے اس کا رد کرے ورنہ اس پر لعنت برے گی“

تو ہم نے خدا کی رحمت پانے اور لعنت سے بچنے کے لئے 08-09ء میں رات دن محنت کی۔ فریقین کی کتب سے اسلام نبوی کی منافی، ان کے جعلی مطاعن کا پورا توڑ کر کے قرآن وسنت خلفاء راشدین امہات المؤمنین ائدارہ نبوی، اہل بیت رسالت تمام صحابہ کرام اور امت مسلمہ کی صداقت اور دفاع پر 800 صفحات کی ”ایمانی دستاویز“ حاضر کر دی ہے۔

ہر طبقہ کے عوام علماء افسران اور امن کو ش انتقامیہ پڑھے۔ ایمان سے اپنے دلوں کو منور کر کے کلمہ طیبہ اور مسلمانوں سے جدا نہ بنے والے فرقوں کا تحفظ نہیں۔ بلکہ قرآن وسنت کے اسلامی عقائد اور اسلامی شخصیات کے خلاف لکھے ہوئے لٹریچر کو بند کر دے۔

یہ ایمانی دستاویز انتہائی دلائل و کتاب کا سنجیدہ علمی جواب ہے۔ دشمنوں کی تمام لغویات کو رد کیا ہے۔ سرکار پاک ﷺ کی لہجہ بہن پر متحدہ کی تہمت سے ہم بہت دکھی ہوئے۔ اس لئے متحدہ کا ذکر بار بار تفصیل سے آگیا اور ان کو متحدہ باز کہا ہے۔ چند جملوں میں تلخ کوئی پر معذرت خواہ ہوں۔ کئی مطاعن بار بار تھے تو جواب میں مکرر آیا ہر بات میں امانت و دیانت کا لحاظ رکھا ہے

خطا و نسیان لازمہ بشری ہے۔ خدا معاف فرمائے۔

میں نے منصفانہ حیثیت سے کتب شیعہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کا 1/10 حصہ بہت ہی پیارا ہے۔ اخلاق عامہ، فہامک سماج، توحید الہی، منصب رسالت، اہل بیت کے عباد اللہ الصالحین ہونے پر مشتمل ہے اسے چھاپنا اور ترقیہ کرنا ان کو ہرگز ناگزیر نہیں ہے۔ دو اگر اسی پر اپنے عوام کو لگائیں۔ 9/10 حصے اپنا دلائل اور دین ترقیہ میں چھپائے رکھیں کہ کسی عالم مفتی کو پتہ نہ چلے تو اور کا مطالعہ اللہ کے سپرد ہے۔ ان پر تکفیری لٹوئی کوئی نہ لگائے گا۔ سب مسلمان ایک نظر آئیں گے۔ جب ان کے عقیدہ میں ہر امام نے توحید اصل دین چھپایا مگر کسی کو دکھ نہ پہنچایا اور اماموں نے تارک ترقیہ کو بے دین ذلیل اور بے عزت بتایا ہے۔ اور یہ ترقیہ تا طور مہدی علیہ السلام پر فرض ہے۔ ترقیہ نہ کرنے والے قانونی مجرم ہیں۔ ان کی ہر کتاب کا باب ترقیہ و کتمان پڑھ دیکھیے۔ انتظامیہ ان سے ترقیہ کرائے۔

ہمارا ایمان ہے

کہ اہمات المؤمنین کے ساتھ گھرانہ علی بھی اہل بیت نبوی اور مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ ان کے دشمن عرب مسلمان ہرگز نہیں۔ فارس کے وہ مجوسی منافق ہیں جو شہادت عثمانؓ سے شہادت علیؓ، حسنؓ و حسینؓ تک تمام خونخوئی حادثات کے ذمہ دار ہیں۔ تاریخ سے ان کے کثرت اور غداریاں آپ اس کتاب میں پڑھ کر یہ فیصلہ کریں کہ تمام اہل بیتؓ اور اقرباء نبیؐ کو سب مسلمانوں کے محبوب ہیں۔ یہ دشمنی منافرت کی باتیں خود ان کی بنا دی ہیں۔ یہ بات سمجھ آ جائے تو س۔ ش نزاع کی جرئت جاتی ہے۔ اور ہر جگہ دشمن و امان کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ یہ کتاب اتحاد اہل سنت اور انقلاب اہل سنت کے جذبہ سے سرشار عوام کے علاوہ علماء طلبہ بھی پڑھیں۔ زبان آدر اور حاضر دماغ مقررین مناظرانہ کر سکیں۔ اور شاگردوں مبلغوں کا حلقہ وسیع کریں۔ اسے علامہ ابن تیمیہؒ کی منہاج السنۃ اور شاہ عبدالعزیزؒ کی تہذیب الثاغر کی طرح جامع اور مدلل جانیں ہر جگہ تبلیغ و تحفظ کا فریضہ بجالائیں۔ خدا سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اگر میرے کسی مخالف شخص کو یہ شبہ ہو کہ امامیہ عقیدہ اور حوالہ غلط بتایا گیا ہے تو وہ بخوشی لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ پڑھ لے۔ مگر اپنا عقیدہ تقریر تحریر اور ذرائع ابلاغ سے مثبت و منفی پہلو سے ضرور یوں ظاہر کرے "ہم جہاد امان اہل بیت قرآن کو کامل صحیح سمجھا، خدا کو وحدہ لا شریک، حضور ﷺ کو خاتم النبیین اور مکہ توحید و رسالت کو پورا کلمہ ایمان و نجات۔ تمام صحابہ و اہل بیت کو برحق خلفاء صالحین کو سچے اور ان کے دشمن منافقوں کو جھوٹا اور جنمی مانتے ہیں۔ اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اثناعشری مومن و مسلمان ہرگز نہیں۔ بدترین کافر اور دوزخی ہے۔ جن کو حضرت علیؓ نے زندہ جلایا تھا"

اتحاد المسلمین کا داعی

لا إله إلا الله محمد و آلہ واصحابہ و خلفائہ الراشدین المہدیین اجمعین

وکی مؤلف غفرلہ

وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ و خلفائہ الراشدین المہدیین اجمعین

تاریخی دستاویز 1995ء مرتبہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید ہائی کورٹ لاہور سے ماخوذ

کمیٹی اتحاد بین المسلمین کے (16/11/1991) نواز شریف حکومت میں

چند علماء کرام

- (1) شیخ مولانا مسیح الحق دارالعلوم اکوڑہ ٹنک نوشہرہ سرحد
- (2) مولانا عبدالحق صاحب مدنی انجمنی 636 سی عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
- (3) مولانا عبدالرؤف ملک (جو جڑمکھ کو جرنوالہ خطیب رہے) 84 اے حبیب اللہ روڈ گڑھی شامو لاہور
- (4) مولانا عبدالملک منصورہ ملتان روڈ لاہور
- (5) پروفیسر ساجد میر صاحب 106 راوی روڈ لاہور
- (6) صاحبزادہ حاجی فضل کریم جامعہ رضویہ فیصل آباد
- (7) مولانا محمد شریف شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل کورنٹ کالج بھکر
- (8) علامہ محمد تقی نقوی مدرسہ مخزن العلوم شیعہ میانی ملتان
- (9) شاہ محمد تراب الحق مین مسجد کھوڑی گارڈن کراچی
- (10) علامہ مرزا یوسف حسین 5 ای - 3 - بی ناظم آباد کراچی
- (11) علامہ ریاض حسین نقوی مرکز اشعری جی/6/2 اسلام آباد
- (12) جناب پیر شمس الامین صاحب پیر آف مانگی شریف نوشہرہ (سرحد)
- (13) مولانا اشرف علی قریشی جامع اشرفیہ پشاور
- (14) مولانا لقمان حکیم صدر اہل السنۃ والجماعت گلگت
- (15) جناب پیر محمد فیض علی فیضی آستانہ فیضیہ 1056-بی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
- (16) مولانا محمد عبداللہ ظہمی ریسائی سٹریٹ خلدہ کوئٹہ
- (17) مولانا محمد بشیر ذاک خانہ دارالتحقیق استور ضلع دیامیر گلگت
- (18) جناب پیر محمد امیر شاہ قادری 1371 کوچہ آغا پیر جان یکہ توت پشاور

مذکورہ افراد نے 20 جنوری اور 2 جولائی 1992ء میں یہ سفارشات حکومت کو پیش کیں۔

- (1) زندہ ہو، زندہ رہنے دو کے اصول پر عمل کریں۔ ہر فرقہ اپنے مسلک پر وہ کردوسرے پر تنقید نہ کرے۔
- (2) مسلمانوں کے مرکز کا اتحاد اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضور ﷺ کی ذات ہے۔ فریقین اس نکتہ پر مرکوز رہیں ہر حال میں ان کی ذات، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اکابرین امت کا احترام کریں۔
- (3) صحابہ کرام خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کے خلاف ہر قسم کے لٹریچر اور کتابوں پر پابندی لگا کر ضبط کیا جائے۔
- (4) اتحاد دین المسلمین کی شاخیں موبائی فونی کے ذریعے پر قائم ہوں۔ اتحاد کی فضا بنا کر اختلاف کا سد باب کریں۔
- (5) صحابہ کرام اہل بیت عظام اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے۔ ٹی وی، ریڈیو پر دیگر کام نہ جائے۔
- (6) تمام دینی درمگاہیں تعمیر اخلاق کا کام بھی کریں۔ عفت اسلام اسباب زوال امت وغیرہ کو نصاب کا حصہ بنائیں۔
- (7) فرقہ دارانہ اختلافات کو مٹانے کے لئے جو کئی قوانین موجود ہیں حکومت ان کا عملی نفاذ کرے۔
- (8) ملک کے ممتاز علماء کرام جو اتحاد دین المسلمین کے داعی ہوں انہیں ٹی وی، ریڈیو پر اتحادی تقاریر کا موقع دیا جائے۔

ضابطہ اخلاق کے چیدہ چیدہ نکات

- (1) مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔
- (2) دوسرے سالک کے اکابرین کا احترام کرنا۔
- (3) تقریروں، تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنا۔
- (4) دلائل و اربابان سے بچنا۔
- (5) قول و فعل میں ہم آہنگی و مطابقت میل جول کی فضا بنانا۔
- (6) ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنے لوگوں میں اخوت قائم کرنا۔
- (7) وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب کے علماء اکابر ہوں۔ اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں آئندہ کا لائحہ عمل بنائیں۔
- (8) ایسے سائل عمل میں لائیں جن سے عوام الناس میں علماء و مشائخ کا اتحاد و اعتماد بحال ہو۔
- (9) حکومت کو ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔
- (10) اہمات المؤمنین، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیاء امت تابعین، تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کا احترام کرنا۔
- (11) تمام فہموں والے اپنی اپنی فقہ پر عبادت گاہوں میں ضرور عمل کریں۔ لاؤڈ سپیکر پر خلاف سنت الفاظ، سرکوں پر جلوس اور نئی رسوم ہرگز نہ لائیں۔

ایمانی دستاویز کی فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
47	الاجور کو قوال کو ڈانٹنے		پیش لفظ
48	حضرت علیؓ اور ائمہ سے اس طبقہ کا بدترین سلوک	7	اسلام کے دوست و دشمن
52	امامیہ انتظامیہ اور عام مسلمانوں سے اس کی اوہل	9	وجہ تالیف
//	اور اتحاد امت کے لئے چند مطالبات	10	ہمارا ایمان ہے
	ایمانی دستاویز کا مقدمہ	11	کمیٹی اتحاد بین المسلمین کے (16/11/1991)
53	صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ کا تعارف		نواز شریف حکومت میں چند علماء کرام
54	امت محمدیہ کی تعریف اہل بیتؑ کی زبانی	12	مذکورہ افراد نے 20 جنوری اور 2 جولائی
//	دس احادیث از حیات القلوب		1992ء میں یہ سفارشات حکومت کو پیش کیں
56	بارہ ہزار جنتی امتی صحابہ کرامؓ	//	ضابطہ اخلاق کے چیدہ چیدہ نکات
57	مقام صحابہ قرآن کریم کی روشنی میں	13	فہرست
//	تیرہ آیات قرآنی		سخنہائے گفتنی
59	خلافت و اقتدار کی آیات خلفاء راشدینؓ پر	37	اسلام دنیا پر کیسے غالب آیا
	پوری ہو گئیں	38	عالم اسلام کو کفار سے بچائیے
61	تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام سے متحد رہنے کی اوہل	39	مقام توحید
//	فرقہ وارانہ سوچ کی چھ مثالیں	40	مقام رسالت
62	سب دلائل پر متفقہ چلنے والے اہل حق مسلمان	41	مقام رسالت کی انتہائی گستاخی
	کون ہیں	//	قرآن سے منافقین کا تعارف
63	تکفیر کرنے والے طبقہ کا تعارف	43	منافقین کی علامات
64	بین الاقوامی لاء پر بھی سوچئے	44	عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کی جماعت کی تاریخ
//	مسلم افسران بالا سے اتحاد کرانے کی اوہل	45	یہ طبقہ صرف مسلم دشمنی اپنا مذہب رکھتا ہے

52	متفرق مسائل	65	امت کی وحدت اور فرقہ پرستی کی مذمت قرآن میں
	ضروریات دین ہر مسلمان کی پہچان ہے	66	شرک کی تردید اور فرقہ پرستی کی نراکی
53	کلمہ طیبہ، شہادت، آذان وغیرہ	67	کتب اہلسنت میں 25 احادیث
54	ضروریات ایمان	69	اجماع امت کی حقانیت
55	ایمانیات کے اصل تین عقائد	70	سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت کتب شیعہ سے
56	عقائد، اعمال، اخلاق (از قرآن)	71	بدعات تک بندی اور ذہکوسلوں کی مذمت
57	فرائض اسلام	72	کتب شیعہ سے 9 احادیث
58	واجبات اسلام	73	ہر مسئلہ کتاب و سنت کی طرف لوٹانے کا بیان
59	سنہائے نبوی و اسلام	74	سنت نبوی اور کتاب اللہ کے دلائل سے مسئلے لینے کا بیان
60	خدا و رسول کی محبت اور اتباع	75	14 احادیث از شیعہ
61	ارشاد نبوی ﷺ	76	مؤلف کی عاجزانہ اپیل
62	اسلامی حدود اور سزائیں	77	بدعات والا نیا امامی اسلام
63	کبیرہ گناہ جن سے توبہ ضروری ہے	78	56 غلط نظریات و رسوم کی فہرست
64	اولیاء اللہ کون ہیں؟	79	علماء سے اتباع سنت کرانے کی اپیل
65	زیارت نبوی ﷺ سے شرف مسلمان	80	وحدت امت کے لئے ہماری کوشش
66	خلافت علیؑ برحق ہے	81	خصائص اہلسنت
67	شخصیات اسلام		مقام توحید الہی ﷻ
68	خلافت راشدہ کا قرآنی وعدہ		مقام مصطفیٰ ﷺ
69	اقرباء رسول جن سے محبت واجب ہے		مقام صدیق اکبر ﷺ
70	حضرت علی المرتضیٰؑ کے 40 ارشادات		مقام فاروق اعظم ﷺ
71	اللہ وحدہ لا شریک لہ سے محبت		مقام عثمان ذوالنورین ﷺ
72	حضور ﷺ سے محبت		مقام علی المرتضیٰؑ ﷺ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
109	حضرت عثمانؓ کو اپنے برابر فرمایا	96	کتاب دست کی اجازت اور اہمیت
110	حضرت معاویہؓ کی امارت ماننے کا حکم	97	بدعت کی مذمت
//	حضرت علیؓ و اہل بیتؓ کے فضائل	98	مسلمانوں سے حضرت علیؓ کی محبت
//	فتح خیبر پر خاص نکتہ	99	اتحاد المسلمین
112	قرآن و اہل بیت کا احترام	100	شان صحابہ
113	حضرت فاطمہؓ کی شان	101	خلافت
//	حضرات حسنینؓ کے فضائل	102	خلاصہ کلام
115	آپ کی چار صاحبزادیاں ہیں		وحدت امت پر اہل بیتؓ کے
	شیعہ حضرات نے حق مان کر مسلمانوں سے مل		100 ارشادات
117	جانے کی اپیل		توحید الہی
//	کتاب شیعہ سے نیک کاموں کی فہرست	103	شان رسالتؐ
118	کتاب الدعاء	//	شان صحابہ کرامؓ
//	صرف خدا سے دعائیں مانگو اسے پکارو	104	خدا و رسول کا کلمہ شہادتین ہی برحق ایمان ہے
	حرمت ماتم پر اہل بیتؓ کے ارشادات	105	مسئلہ خلافت علیؓ
119	بدعت کی مذمت	106	شورنی مہاجرین و انصار کا بتایا ہوا خلیفہ خدا کا
120	حرمت ماتم پر احادیث نبویہ	//	بتایا ہوا ہے
//	ماتم جاہلیت کا شعار ہے	//	حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی خلافتوں کو تسلیم کیا
121	ماتم و بین کی سزا	107	شیعہ شبہ کا ازالہ
//	ماتم سے آپ نے منع فرمایا	108	حضرت علیؓ اپنی محبوبیت مسلم رعایا میں یوں فرماتے ہیں
122	حضرات اہل بیتؓ کے قانونی اور اخلاقی ارشادات	//	خلفاء ثلاثہ کی حقانیت پر آپؓ کے ارشادات
	اہلیت کے شیعہ صرف خدا و رسول کے تابعدار	109	حضرت ابو بکر صدیقؓ کے متعلق ارشاد
123	اور نیک لوگ ہیں	//	حضرت عمرؓ کے متعلق ارشاد
125	شیعہ سے آخری اپیل		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	پہلا اعتراض	125	100 گالیوں کی فہرست
143	شیعہ تحریف کے قائل ہیں	127	گالیوں میں سے صحابہ کی تعریف کی 4 احادیث
146	علماء اہل سنت کا اعتراف حقیقت	128	امام محمدؑ بھی ابو بکرؓ و عمرؓ کی تعریف و بزرگی دکھائیے
148	شیعہ کے متعلق اکابر علماء اہل سنت کے فتاویٰ جات		آئینہ کتاب سے پہلے پیش لفظ
	ان کے کفریات پر 25 فتاویٰ ہیں		وغیرہ پر ایک نظر
	دوسرا اعتراض		تشیع کا تعارف
152	یہ اہل بیت کے سوا کسی کو نہیں مانتے	130	شیعوں کے حضرت علیؑ پر مظالم
154	تکفیر صحابہ پر شیعہ کی 14 روایات	131	شیعہ علیؑ ہونے کا قرآن سے استدلال جھوٹ ہے
155	مرتد کا مفہوم اور اس کی قسمیں	132	اور قرآن کی تحریف ہے
156	الجزائر یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر طنسی کا تبصرہ تو		ان من شیعہ لا براہیم کا کیا مطلب ہے
	مذہب شیعہ کی بیخ کنی کر دیتا ہے	//	ملت ابراہیم پر ہونے کا کیا مطلب ہے
	تیسرا اعتراض	133	لفظ شیعہ کی مذمت قرآن میں
156	شیعہ صرف لفظی ختم نبوت کے قائل ہیں	//	شیعہ خیر البریہ کی حدیث جعلی ہے
157	ختم نبوت پر دو اہم حدیثیں	135	درایت کے اعتبار سے بھی یہ روایات غلط ہیں
//	حضرت علیؑ شیعہ عقیدہ میں حضرت نبیؐ سے کیے	137	شیعہ رافضیہ غالی تو جہنمی ہیں
	افضل ہیں	138	شیعہ کے ناجی فرقہ ہونے کی مذمت علامہ مجلسی سے
//	10 نظریاتی مملی دلائل از تفکرات شیعہ	139	تمام مہاجرین و انصار عجمان علیؑ تھے
159	شیعہ کے 12 امام نبیوں سے بھی افضل ہیں	140	سنی شیعہ نزاع کا خاتمہ
//	تجربہ بروں سے بڑھ کر اماموں کی 10 صفات	//	امام ابو حنیفہؒ بھی بحبان اہل بیتؑ سے تھے
//	چہارہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں	142	حضرت زید شہیدؑ سے بھی شیعہوں کا تبرا
160	امام مہدیؑ غی شریعت لائیں گے	//	حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کا حوالہ
//	امام محمدیؑ اپنے رسول ہونے کا اعلان کریں گے	143	اہل تشیع پر اعتراضات کا علمی جائزہ "اس پر سنی نظر"

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
170	نامح 22 روایات ہیں		چوتھا اعتراض
171	تفسیر مظہری سے پرخیات استدلال	161	شیعہ تقیہ کے قائل ہیں
172	رجوع ابن عباس پر 6 روایات	162	3 آیات سے ناجائز استدلال
173	تاکمین متحدہ کو ابن حجر کے جوابات	163	ربیع مومن والی آیت تقیہ کی ضد ہے
174	حضرت اسامہؓ پر متحدہ کی جھوٹی تہمت	164	مکار بن عبید ثقفی کا تقیہ
175	نیک مسلمان افسروں سے احقر کی اپیل	165	اہل سنت کے ہاں تقیہ مجبور ہو کر جان بچانا ہے
176	متحدہ بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی حرام ہے	166	شیعہ کے ہاں تقیہ دھوکہ دینا اور مذہب چھپانا ہے
177	متحدہ فطرت انسانی اور غیرت کے بھی خلاف ہے	167	اصول کافی باب تقیہ سے 14 احادیث
178	ائمہ سے 13 روایات غیرت کی اور متحدہ سے روکنے کی		پانچواں اعتراض
179	روایات متحدہ پر تبصرہ		متحدہ خلاف شرعی فعل ہے
180	خدا و رسول اور حضرت علیؓ نے متحدہ سے روک دیا	168	متحدہ کا نفلی معنی
181	شیعہ نے مذہب علیؓ چھوڑ کر ابن عباس کا متروک مذہب اپنایا	169	شیعہ نے ایران کے ساسانی قانون کا عارضی عقد
182	حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹے کے کردار پر حملہ	170	جنسی متحدہ نکاح
183	متحدہ کی بحث کا خاتمہ غریب شیعوں سے اپیل	171	قرآن سے کیسے جواز متحدہ پر تحریف کر کے استدلال کیا
184	اسلام میں مساوات کا اصول	172	نکاح کی دو قسمیں دائمی و عارضی ہرگز نہیں
185	متحدہ بڑا مزیدار کار ثواب ہے	173	کتب شیعہ میں متحدہ صرف وقت اور فیس مقرر کرنے
186	(تحقیقی دستاویز سے)	174	سے ہوتا ہے گواہ ولی شرط نہیں
187	چند اشتباہات اور ان کا ازالہ	175	حرمت متحدہ قرآن کی 10 آیات کی روشنی میں
188	پہلا شبہ	176	شیعہ روایات میں متحالی عورت کا مقام
189	توحید صحابہ و اہمات المؤمنین کی 4 سزائیں کیوں؟	177	متحدہ کا ثواب
190	حضور ﷺ کو گالی کی سزا موت ہے از شیعہ	178	حلت متحدہ والی احادیث و آثار پر ایک نظر
191		179	شیعہ کی خیانتیں: منسوخ ذکر کردیں نامح نہ بتائیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
195	چچا نے جتنی کورشتہ ندیا سزا حضرت ابو بکرؓ عمرؓ کو ملی	181	آپ کے رشتہ دار کو گالی پر بھی یہی سزا ہے از مہینہ
196	تاریخی واقعات کا ذکر دیانت اور نیک نیتی سے کریں	182	آپ کا خود سزا نہ دینا رحمت کا تقاضہ تھا
197	80% سنی لڑچڑ سے عیوب کی تلاش صرف شیعہ کرتے ہیں باقی کفار و مستشرقین کیوں نہیں کرتے	184	حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کی بد کوئی پرکن
198	کفار سے بڑھ کر شیعہ کے کفر اور دشمن آل رسول ہونے کی سات وجوہ	185	مسودوں میں سزا قتل ہے از کتاب النشاء 9 روایات
199	اہل بیت اور گھرانہ نبویؐ کی صفائی	187	الصارم السلول علی شاتم الرسولؐ نے 9 روایات قتل کی سزا بتانے والوں کے 8 دلائل
200	حضرت نوحؑ و حضرت لوطؑ کی بیویوں کی مثال	188	قرآنی عدالت کے 3 قارموں نے
201	امہات المؤمنین پر لگانا بدویا نیتی ہے	189	محرم پیمانے کی 10 علامات
202	تیسرا شبہ	190	غیر نبی علیہ السلام کو سب کرنے والوں کے متعلق
203	خلافت شیخین کا منکر کافر ہے	191	شیعہ کا فیصلہ
204	اکثر بی بی فیصلہ سے خلیفہ برحق بن جاتا ہے	192	چودہ وہ کفریات جن کی وجہ سے اہل سنت مجرموں کو سزا دلانے پر مجبور ہیں
205	مگر جو دوٹ نندے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا	193	حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ کو گالیاں
206	یہ برائے عامہ پر پابندی عالمی قانون کے خلاف ہے	194	دوسرا شبہ
207	شیخین کی خلافت منفقہ ہے	195	امہات المؤمنین کے گستاخ کو موت کی سزا کیوں دی جائے
208	منکر خلافت شیخین کی سزا سخت کیوں ہے	196	سورۃ تحریم کی آیات سے غلط استدلال
209	حضرت ابو بکرؓ کی بیعت خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اتفاق	197	لفظ صفت کا معنی ٹیڑھا ہونا نہیں
210	تمام انصاف نے بیعت کر لی	198	توبہ کی طرف دلوں کا جھکنا ہے از کتب لغت
211	حضرت سعدؓ نے بھی کر لی بائع سعد (طبری)	199	دوسری آیت: امہات کی 6 اعلیٰ خوبیاں بتاتی ہیں
212	تمام مہاجرین نے بھی کر لی	200	حضرت عائشہؓ حضرت علیؓ کی دشمنی تھیں ماں تھیں
213	حضرت علیؓ نے بھی بیعت کر لی	201	حضرت عائشہؓ کے گھر سے سینک ابھرنے کی بہت
214		202	حضرت عائشہؓ پر بہت کس نے لگائی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
214	ابن سبا کا تذکرہ کتب شیعہ سے	201	حضرت طلحہؓ اور بکرؓ نے بھی کرلی
//	شرک ابن سبا پر چھ احادیث اور ائمہ کی پھنکار		کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت پر 10
215	ابن سبا کا مذہب	202	حوالہ جات
	عیسائی پولوس کے مذہب پر اور شیعہ ابن سبا کے	203	حضرت ابو سفیانؓ حضرت علیؓ کے حامی تھے
216	مذہب پر ہیں		حضرت ابو بکرؓ کا پہلا خطبہ کہ خلافت کی دعا بھی نہ
	ساتواں شبہ	204	آئی
217	حدیث اصحابی کا نجوم پر تنقید		چوتھا شبہ
//	صحابہ کا نجوم ہدایت ہونا و قرآنی آیات سے	206	غیر صحابی کو صحابی پر تنقید کا حق نہیں ہے
218	صحابہ کا نجوم ہدایت ہونا حدیث حجۃ الوداع سے	//	تنقید اور غیبت کا ماحق
//	نجوم ہدایت کی مؤید 5 صحیح احادیث	207	شیعہ کی تنقید اور غیبت برابر ہے
220	صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں متعدد سندوں سے	//	غیبت، طعنہ، عیب، جڑی بڑے گناہ ہیں
//	اصحابی کا نجوم شیعہ کے ہاں بھی مسلم ہے		پانچواں شبہ
221	میرے بعد ابو بکر و عمر کی اقتداء کر دھج حدیث ہے		پاکستان سنی اسٹیٹ ہے تو نفاذ فقہ جعفریہ کا مطالبہ
//	ترمذی و ابن ماجہ کی 4 سندوں کی توثیق	//	تاجا تزی ہے
	اہل تشیع کے متعلق علماء اکابر اہلسنت کے	208	فقہ جعفریہ اپنے اوپر نافذ کرائیں
	فتاویٰ جات	//	قابل نفاذ فقہ جعفریہ کے 14 اعمال
	شیعہ مؤلف نے مولانا فاروقیؒ کے کسی الزام اور		چھٹا شبہ
222	حوالہ کی تردید نہیں کی	210	انسانہ عبد اللہ بن سبا
223	کفریات شیعہ کی ایک جھلک	//	نوامیہ اور بنو عباس سے مجوسیوں کا سلوک
224	ابو بکر و عمر کو خلیفے ماننے والے سنی ناموسی ہیں	211	ابن سبا کا تذکرہ تاریخ میں
//	ناموسی کتے سے بدتر ہیں (معاذ اللہ)	212	ابن سبا شیعہ کا راوی ہے اہلسنت کا نہیں
225	اہل قبلہ کی تکفیر میں فقہاء کی احتیاط	213	طبری کی سند اور راویوں کا حال

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
242	بد عقیدہ فاسق مجلس نہ پڑھے	225	علامہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمدہ سلوک
244	نماز کی اہمیت اور تارک نماز پر امام کا فتویٰ	226	مرزائی اور رافضی اہل قبلہ کے زمرہ میں نہیں آتے
245	جموں روایات مجالس میں نہ پڑھی جائیں	227	غالیوں پر فتویٰ کفر ہر کوئی لگاتا ہے
246	جنت اتنی سستی نہیں		تحقیقی دستاویز کی تمام باتوں کا جواب ہو چکا
247	سنی شیعہ فساد کیوں ہو جاتا ہے؟		ایمانی دستاویز کے مقدمہ میں شانِ اہلبیتؑ اور
249	ذاکری مجالس عزاسے دین کی تباہی		ارشاداتِ اہلبیتؑ سے شیعہ پر اتمامِ حجت ہو گئی
250	شیعہ قوم کی بد عملی پر شیعہ عالم کا رد		سوالات پوچھنے کی وجہ
251	شیعہ سے آخری اپیل		نقشہ ایمان و اسلام
252	حادثہ کربلا میں اہل بیت کرامؑ پر ظلم ڈھانے	228	ایک طبقہ سے امن قائم کرانے کی اپیل
253	والے کون؟	230	اشاعری لوگوں سے 100 سوال
254	قاتلِ رافضی ہی تھے		توحید
255	مقدمہ شہادت حسینؑ کسی نے پورا نہ کیا	231	مذمتِ شرک والحاد
256	پہلے تینوں اماموں کا قاتل ایک ہی فرقہ تھا	235	کوئی احادیثِ حجت ہیں
257	ابوبکر، عمر، عثمان پر ان علیؑ کربلا میں شہید ہوئے	236	شرک کے بعد بڑا گناہ بدعت اور خود بین سازی ہے
258	تعارفِ مختار اور اس کی اہل بیت سے دشمنی	237	ایک شیعہ عالم کے ارشادات اور شیعہ سے ماننے
259	ماتمِ یزید کے گھر میں	238	کی اپیل
260	یزید نے امام حسینؑ کا سر لانے والے قاتل کو مروادیا		آذان میں اضافہ بھی بدعت اور گناہ ہے
261	یزید اور قاتلوں کا معاینہ	239	مومن کی عیب جوئی اور گنہ گرام ہے
262	حضرت زین العابدینؑ اور قاتلِ اہل بیتؑ سے	240	جھوٹ اور نفاق کبیرہ گناہ ہیں
263	اچھا سلوک		حرام کام ہونے لگے تو مستحب چھوڑ دینا واجب ہے
264	شہادتِ امام حسینؑ اور اس ظلم پر خوش کون ہے؟	241	غناہ و موسیقی سے مجالس پڑھنا حرام ہے
265	شمینی اور دیگر شیعہوں کے فخریہ کلمات		
266	تاریخ کے جھروکے میں (حادثہ جمل وغیرہ)		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	سے جدا ہے؟	261	عدالت کی مکمل پچہری میں (مقدمہ قصاص عثمان)
277	تفویضی عقائد	264	تاسمان عثمان زبان نبوت سے طعون ہیں
278	حضرت علیؑ کی خدائی کا کھلا شرک	265	عند الشیخ 14 معصومین کی دینی خدمات
279	حضرت علیؑ کی علمبرداری بتا کر فرشتوں کی تو حین	//	8 قریمی رشتہ داروں پر تہمت سے ایمان طے گا
280	دسواں فرق کلمہ ولایت	266	حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ پر بہتان
//	کلمہ ایمان و جنت تو حید و رسالت والا ہی ہے	268	امام مہدیؑ کا تعارف اور سنی عقیدہ
//	توحید و رسالت کے کلمہ پر 12 حوالہ جات	269	مسئلہ امامت پر ایک نظر (مقدمہ ختم شد)
282	سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے		تاریخی دستاویز سے شیعہ کے کفریہ عقائد
284	بدکا مسئلہ		پہلا باب
//	بدکا لغوی معنی اور آیات		شیعہ اور عقیدہ توحید
285	توحید خدا اور صفات الہی خود قرآن مجید میں		17 کتابوں سے 30 حوالہ جات
286	خدا کی معرفت و پہچان		عقیدہ بد (خدا کا جاہل ہونا)
//	قادر مطلق اور محتاج کل صرف اللہ ہے	271	کلمہ طیبہ کا بناء خمسہ سے انکار یا کلمہ البسٹ کا ثبوت
287	خدا اولاد و اجزاء اور اعضا سے پاک ہے	272	خدا و رسول کی طرح اہل بیت سے محبت ایمان اور
//	نذر و نیاز اور صدقہ اللہ کا خاصہ ہے غیر کیلئے حرام ہے	//	ان سے بغض کفر ہے
288	ذن بغمیر اللہ اور نذر اللہ حرام ہے	//	انہ بطور وہ ہیں
289	لفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے اسی کو پکارو	273	شیعہ کے لئے متعہ ہی بڑا کار ثواب ہے
//	علم غیب خاصہ خدا دندی ہے	//	12 مرفوع احادیث
	ہر جگہ حاضر و ناظر اور معصیت میں فریاد رس صرف		مذہب شیعہ کا بانی کون ہے اور اس کے فرقے
290	اللہ ہے	275	کتنے ہیں
//	انبیاء و حضور ﷺ بشر و رسول ہیں	276	مسلمانوں کا رب اور نبی..... شیعوں کے رب اور نبی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
295	مترجمہ ذیل دیا ہے اعتراض نمبر 1 آپ اور آپ کے والدین گمراہ تھے یہ یکسی سدی کا قول ہے معتبر نہیں از فتح الباری	291	دوسرا باب شیعہ کا عقیدہ ختم رسالت و توہین انبیاء علیہم السلام
296	اعتراض نمبر 2 روزہ میں بوس و کنار زوجہ سے جائز ہے	292	اس باب میں 30 کتب شیعہ سے 34 حوالہ جات ہیں جن کا جواب تحقیقی دستاویز میں شیعہ نے نہیں دیا
297	اعتراض نمبر 3 حبش کا ناچ دیکھا دیکھا یا حضور کے عمل کی یہ بھوڑی تعبیر ہے یہ حرکت اب مباح ہو گئی	293	تمام احادیث 12 ائمہ کے تفسیر کرنے سے پُر ہیں حضرت علی اور سب ائمہ پیغمبروں سے افضل ہیں امامت علی کا منکر توحید و رسالت کے منکر کی طرح کا فر ہے
298	اعتراض نمبر 4 عید کے دن مسجد میں کھیل دیکھا دیکھا یا یہ ایک جنگی جہادی عمل تربیت دیکھنا دیکھا تھا	294	حضور ﷺ پر حد کا بہتان انبیاء و حضور ﷺ کا میاب نہیں ہونے عباس بن حسین کو وہ بلند درجہ ملا کہ انبیاء محروم رہے حضور ﷺ کی میت خراب اور پینٹ پھول گیا تھا (معاذ اللہ)
301	اعتراض نمبر 5 انبیاء کی قبور سے آوازیں آئیں شیاطین، جنات کو دور کرنا بھگانا انبیاء کے معجزات ہیں	295	علی کے دور کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں تحقیقی دستاویز کا دوسرا باب عقیدہ رسالت
	اعتراض نمبر 6 آیت اذا تعنى القى الشيطان کی صحیح تفسیر 10 حوالہ جات اہل سنت کی کتب تفسیر سے		اس میں تاریخی دستاویز کے 30 حوالہ جات کا شیعہ نے کوئی جواب نہ دیا البتہ اہلسنت پر 34 الزامات واعتراضات لگائے ہیں ان کا تفصیلی جواب ہم نے
	چند حوالہ جات شیعہ تفاسیر سے کہ آپ کی زبان سے شیطان نہ بولا		
	اعتراض نمبر 7 نبی کریم نے کفر سے ہو کر پیشاب		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
310	اعتراض نمبر 16 قبر پر صلاۃ و سلام ممنوع ہے؟		مجبور کیا
311	اعتراض نمبر 17 دوران نماز بچوں کو اٹھاتے		اعتراض نمبر 8 حضرت ابو بکرؓ حضورؐ سے بڑے
312	اعتراض نمبر 18 علم غیب میں مجنون چوپائیوں سے تشبیہ	302	عالم نہ تھے
313	عامۃ الناس میں شرک کیسے آتا ہے؟		ہاں سب صحابہؓ سے بڑے عالم تھے
314	یہود و مجوس نے شرک پھیلایا	303	اعتراض نمبر 9 نماز میں آیتیں بھولنا ایک دفعہ ہی
315	فرقہ منوفہ کے عقائد		امر بشری تھا
316	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا سنی مذہب حق ہے	304	اعتراض نمبر 10 اپنی منکوحہ عورت سے بات تھی
317	علماء دیوبند پر اتہامات کا جائزہ		نامحرم سے نہ تھی
318	اعتراض نمبر 19 نبی اکرمؐ کے استاد کون ہیں؟	305	اس جوئیہ عورت کا ذکر حیات القلوب سے
319	اعتراض نمبر 20 نبی اکرمؐ کا علم شرعی ثابت اور		حضرت خدیجہؓ، عائشہؓ، حفصہؓ، ام حبیبہؓ کا
320	سب سے زیادہ ہے شیطان کا نہیں	306	ذکر خیر..... حیات القلوب سے
321	علم غیب خاصہ خداوندی ہے		اعتراض نمبر 11 آپؐ کے گھر میں شیطانی ساز بجا
322	اعتراض نمبر 21 عقیدہ ختم نبوت از تحذیر الناس		بات کا بے تکرار ہے
323	ختم نبوت اور 7 زمینیں	307	کتب شیعہ سے واقعہ کا ثبوت
324	ختم نبوت کی تین قسمیں ہیں	308	اعتراض نمبر 12 شب معراج آپؐ کا سینہ چاک کر
325	مسلمانوں کی قلت کی وجہ اور لطیفہ		کے نور ایمان بھرا گیا
326	اب اصل مسئلہ ختم نبوت کی طرف آئیے		اعتراض نمبر 13 بھول کر 4 رکعتی نماز دو
327	تحذیر الناس کی تائید سب علماء نے کی		پڑھادی
328	اعتراض نمبر 22 کیا نماز میں حضور ﷺ کا		اعتراض نمبر 14 انبیاء کی قبریں (بتوں کی طرح)
329	خیال آتا برا ہے	310	نہ پوجی جائیں
330	اعتراض نمبر 23 شیطان آپؐ کی شکل میں آکر		اعتراض نمبر 15 آپؐ نے مسجد میں شراب پیا
			(معاذ اللہ)
			غیظ کا شربت تھا جو پینا سب کے ہاں جائز ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	کیسے امداد کرتا ہے		
327	اعتراض نمبر 24 قبر نبی کے پاس دعائے تکابعدت ہے (نزد غیر مقلدین)		
341	علامہ اہل سنت دیوبند کے حوالہ جات		
342	اعتراض نمبر 25 بغیر عدت نکاح زینب کا اعتراض ایک مفسر کو غلطی لگی در نہ سب عدت کے قائل ہیں		
343	اعتراض نمبر 26 لاشی آپ سے زیادہ فاکہہ مند ہے		
345	اعتراض نمبر 27 شیطان عمر سے زیادہ ڈرتا تھا		
346	اعتراض نمبر 28 رحۃ للعالمین آپ کا لقب ہے آپ کی صفت خاصہ نہیں ہے		
347	اعتراض نمبر 29 آپ کے والدین کے ایمان کی بحث متاخرین اہلسنت و اہل دیوبند اس پر بحث نہیں کرتے بحث نہ کی جائے		
348	علامہ دیوبند بھی خاموش ہیں		
349	اعتراض نمبر 30 انبیاء کرام خطا کا رادار گنہگار ہیں؟		
350	اعتراض نمبر 31 حضرت ابراہیم نے تین جھوٹ بولے		
351	اعتراض نمبر 32 تین انبیاء کرام کی توحیدین		
352	اعتراض نمبر 33 ران پر آدم و حوا کا نام بلا روشتائی لکھا		
353	اعتراض نمبر 34 آپ کی دہشت زدگی گنوار کی غلط بات سے ہوئی		
354	توحید الہی کی ایک جھلک		
355	کن کن صورتوں میں غلو (شرک) لازم آتا ہے		
356	تاریخی دستاویز کے باب دوم کا خلاصہ		
357	عقیدہ تحریف القرآن الحکیم		
358	عقیدہ تحریف میں سنی و شیعہ کے 7 فرق		
359	فرق نمبر 1 خود قرآن اپنے آپ کو محفوظ از ابدال بتاتا ہے		
360	فرق نمبر 2 قرآن کی صحت جامعیت احادیث نبویہ سے		
361	فرق نمبر 3 نسخ و الی آیات تحریف زدہ نہیں کہلاتیں		
362	تاریخی دستاویز میں کتب شیعہ سے لا جواب		
363	50 روایات تحریف کا خلاصہ		
364	فرق نمبر 4 ہم تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے شیعہ رکھتے ہیں		
365	کیا امامت کی حدیث سچی ہوئی؟		
366	شیعہ کے گمراہ فرقے		
367	شیعہ کے جھوٹے راوی		
368	دو ہزار روایات تحریف		
369	فرق نمبر 5 تحریف قرآن پر تمام شیعہ علماء کا اتفاق		
370	فرق نمبر 6 تائید تحریف پر کفر و گمراہی کا فتویٰ		
371	شیعہ نہیں لگاتے		
372	فرق نمبر 7 واجب العمل صرف بخار و الے قرآن کو مانتے ہیں		
373	آخر میں منکرین تحریف قرآن شیعہ سے 3 سوال		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
352	قتیدہ اور افتراء: لا یت الخلیف کا 3 دلائل سے اجمالی جواب کہ غیر مسلموں کے یہ اعتراضات شیعہ نے اپنا عقیدہ دینے کے مسلمانوں کے جوابات پر گزرنے والے	359	اعتراض نمبر 1 قرآن میں لفظی تحریف ہوئی (یعنی شیعہ نے کیا ہے از انور شاہ کشمیری)
370	حضرت غنی جمع قرآن میں عثمان کے ساتھ تھے قرآن کے انجاز پر غیر مسلموں کی 47 شہادتیں	360	اعتراض نمبر 2 آیت رجم قرآن سے غائب ہے (منسوخ جو ہو گئی)
371	اعتراض نمبر 9 کتاب المصاحف للجمہانی اور تاویل مشکل القرآن لابن قتیبہ کی غلطیوں کا مکمل جواب	361	اعتراض نمبر 3 سورۃ الدلیل اذا بخشی میں اختلاف تراۃ ہے قرآن میں لفظی تحریف کی ہر روایت غیر معتبر ہے
373	شیعہ کھٹی نے کتاب المصاحف سے چھ غلطیاں بیانی ہیں کہ 4 تو حرف غلط ہیں اور 2 کی کتابت غلط ہے	362	اعتراض نمبر 4 سراج الوہاج مطبوعہ بھوپال کا یہی جواب ہے
374	اعتراض نمبر 12 چار الفاظ غائب ہیں اعتراض نمبر 13	363	اعتراض نمبر 5 صحابہ کی رائے کے خلاف ہر آیت منسوخ ہے
376	حرمۃ تعد قرآن دست اور عقل وغیرت کی روشنی میں مصاحف میں اختلاف قرأت کی روایات	364	اعتراض نمبر 6 صراط الذین انعمت علیہم میں اختلاف قرأت
379	اعتراض نمبر 14 تا 19 الفرقان لابن الخلیفہ کے بعض الفاظ پر نظر مختلف کتب سے 21 الفاظ قرآن پر اعتراضات	365	افتن کی روایات چند تفسیری نکات اور دشواری
384	اور ان کے جوابات (الحج الکتاب فی المصحف) شیعہ سے صرف ایک سوال؟	366	حضرت غنی اور تمام صحابہ کا بیعت مدینہ پر اتفاق از کتب اہل سنت و حدیث و تاریخ
385	حضرت ابن مسعود کا اپنے مصحف سے رجوع اور عثمان سے اتفاق	367	اعتراض نمبر 7 قرآن کو پیشاب سے لکھا حرام ہے اعتراض نمبر 8 از تاویل مشکل القرآن از ابن

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
385	کتب شیعہ سے توہین اہل بیت پر حوالہ جات جو	385	قرآن میں مانع و منسوخ کی بحث
387	تا قابل جواب ہیں	387	احادیث سے نسخ کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں
389	زنا بالجبر جائز ہے (از حضرت علیؑ) (معاذ اللہ)	389	نسخ کا کتب شیعہ سے ثبوت
402	حضرت علیؑ کو گالی دینا جائز ہے	391	تفسیر صافی، مجمع البیان، الفقہ، البرہان وغیرہ
403	دو دوزخی حضرت علیؑ و عباسؑ (معاذ اللہ)	394	تفسیر درمنثور اور اتقان کی پیش کردہ آیات سب نسخ سے متعلق ہیں
404	حضرت علیؑ و فاطمہؑ کی توہین (شادی کا قصہ)	394	شیعہ کے منکر قرآن اور کفریہ عقائد پر 4 دلائل
406	حضرت فاطمہؑ پر حضرت علیؑ کی توہین کا الزام		تاریخی دستاویز کا چوتھا باب
407	حضرت عائشہؑ کی توہین، دعائے منی قریش		شیعہ کی طرف سے اہل بیتؑ اور
408	توہین رسالت سے ہم کیسے بچیں		خاندان نبوت کی توہین
409	اہلسنت سب کافروں سے بدتر ہیں		اس میں شیعہ کتب سے 26 کتابوں کے 36 حوالہ
410	آیت انما ولیکم اللہ کی تفسیر		جات ہیں۔ جن کی تردید یا تحقیقی جواب شیعہ مجیب
411	مکھی اور چمچ حضرت علیؑ اور حضورؐ ہیں (معاذ اللہ)		نے نہیں دیئے
412	حضرت عائشہؑ کی لرزہ خیز توہین از نجفی	395	لفظ آل۔ اہل۔ اہل بیت کی تحقیق قرآن وحدیث اور
413	حضرت امام حسنؑ پر شہوت پرستی کے الزامات	396	کتب لغت سے
414	حضرت امام حسن والہی بیت کی خدمات کی نظریہ سے	397	لفظ "اہل بیت" تین مرتبہ بیوی اور خاتون خاندان کے
415	دیگر ازواج مطہرات کی توہین	399	لئے قرآن میں آیا ہے
416	توجہ خیروں کے سوا معصوم کوئی نہیں	401	احادیث میں اہل بیت کرامؑ کے فضائل
417	صحابہ اہل بیت انبیاء سے کیوں کم ہیں		کتب شیعہ سے بھی امہات المومنین کا اہل بیت
418	ائمہ کے شاگرد مومنین ان کو معصوم نہ مانتے تھے		نبوی ہونا ثابت ہے
419	شیعہ حوالہ حیات القلوب		اہل بیت کا وسیع مفہوم علماء کرام کی نظر میں
420	پاکستان میں قانون اسلام کیسے آئے گا		
	تا علیا مشرکانہ نفل ہے		
	شیعہ کے مزید کفریہ عقائد		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
446	اسحاب رسول پر سب و شتم کا الزام کیا ہے	423	اہلبیت رسول کی توہین
447	سب و شتم کے لغوی معنی کی تحقیق	425	عمر ارض نمبر 1 دروازہ فاطمہ پر آگ لگانے کی دھمکی
448	قاتلین عثمان کو برا کہنا حضرت علیؑ کو گالی نہ تھی	426	حضرت علیؑ کی بیعت اہل بکرہ
449	مرزائیوں اور شیعوں کی گالیاں ایک ہیں	427	حضرت ابوبکرؓ و حضرت فاطمہؓ کا معاملہ فدک
11	1- سب منکر جہنمی ہیں	429	حضرت فاطمہؓ کی رضامندی کتب شیعہ سے
11	2- مسلمانوں سے قطع تعلق کرو	431	روایتی مذہب شیعہ کا تعارف
11	3- کلمہ بھی غلط ہے	433	حضرت ابوبکرؓ کی بیعت و خلافت پر شیعہ حوالہ جات
450	4- تمام مسلمان کجیروں کی اولاد ہیں	434	عمر ارض نمبر 10 حضرت عمرؓ کی ام کلثوم بنت فاطمہ سے شادی
11	5- تمام مسلمان مورخزیر اور لعنتی ہیں	435	شیعہ کتابوں سے حضرت علیؑ کی توہین
11	6- تمام مسلمانوں کو قتل کرنے کا منصوبہ	436	حضرت علیؑ و معاویہؓ کے قتالی فضائل
451	7- تمام مسلمان کافراں اور مرتد ہیں	438	21 احادیث از الصواعق المحرقة وغیرہ
11	8- اہل مکہ و اہل مدینہ بھی سب کافر ہیں	440	حادثہ جنگ جمل و صفین کا تاریخی تجزیہ
11	9- انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی توہین	441	جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کی مجبوری تھی
452	10- حضرت امام حسنؑ معاویہؓ کو سب کرتے ہیں (نزد شیعہ)	442	جے جہور اہلسنت اجتہادی غلطی بھی کہتے ہیں
453	"حضرت علیؑ کو گالیاں" دینے تھے کے حوالہ جات پر ایک نظر	443	جنگ صفین کا نقشہ
440	ان 72 جھوٹے سچے حوالہ جات پر تنقید کی گئی ہے	444	خارجی کیوں بنے
454	3- حسین معمری مورخ پر تبصرہ	445	حضرت عمارؓ کے قاتل کون ہیں؟
455	شر، خیر، دخن والی حدیث حذیفہ بن الیمان کی شرح	446	امیر المومنین معاویہؓ اور ان کی حکومت ایک نظر میں
443	علامہ ابن حجر کی فتح الباری سے	447	10 اکابر اہلبیت کے سچے ارشادات
456	سبائیوں کے حضرت علیؑ کو غلط مشورے از ابن		
445	عسا کر و ابن کثیر رحمہما اللہ		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
481	نفاذ اسلام چاہنے والوں سے اتفاق کی اپیل	457	صلح کے جرم میں شیعوں کا امام حسن پر تاحلانہ حملہ
482	اتحاد المسلمین کا قرآنی فارمولا	458	حضرت امام حسنؓ کا کارنامہ صلح و بیعت
483	ایذا و رسول کن باتوں سے لازم آتا ہے		مرابطہ مستقیم میں حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل
485	ایک شہید اور اس کا ازالہ	460	شہید کا بہترین خواب
486	اعتراض نمبر 2 عائشہ کے گھر سے فتنے نے سینگ نکالے	463	قریش کے 12 خلفاء و امراء کی بشارت اور 6
487	اعتراض نمبر 3 حضرت عائشہ و حفصہ کے دل	467	خلفاء بنو امیہ کی تعریف جو اموی عادل بادشاہ بنے
489	نیز ہے ہو گئے	469	حضرت معاویہؓ کا تحمل اور حق گوئی کی سماعت
	ہنگ عزت کا قانون پاکستان میں ہر کسی کے لئے	471	حضرت جبر بن عدیؓ کی کندی کا تعارف اور ان کی شہادت
	ہے تو امہات المؤمنین اور سب صحابہ کرام کے لئے		حضرت علیؓ کی پیدائش اور مرزا حیرت کی یادہ گوئی
	کیوں نہیں	473	محرم میں ذکر شہادت
491	سورۃ تحریم میں امہات المؤمنین کی تعریف		امیر المؤمنین معاویہ کی تعریف میں 21 اکابر امت
II	عکس 4 صفحات میں امہات المؤمنین کی صفائی		کے ارشادات
492	بیان واقعات کا اسلامی کلیہ		
494	حضرت علیؓ کی کنیت ابو تراب کب پڑی		
495	اعتراض نمبر 4 حضرت عائشہ نے غسل کر کے دکھایا		
	اعتراض نمبر 5 امہات المؤمنین کے متعلق		
II	مخالفات		
496	اعتراض نمبر 6 حضرت عائشہ کی توہمین	475	مطامین بر عائشہ صدیقہ سلام اللہ علی زوجہا و علیہما
497	اعتراض نمبر 7 حضرت عائشہ کے قتل کا جھوٹا الزام	II	اعتراض نمبر 1 حضرت طلحہؓ نے نکاح کی خواہش کی تھی
499	حضرت عائشہ کے فضائل	476	حضرت طلحہؓ کے فضائل
500	اعتراض نمبر 8 حضرت عمرؓ کا حفصہ و عائشہ کو ڈانٹنا	477	حضرت عائشہؓ کی حضرت علیؓ سے محبت
501	اعتراض نمبر 9 حضرت عائشہ پر گھنہ کاری کا الزام	478	سنی شیعہ نزاع کا باعث سبائی سازشیں ہیں
		II	وحدت امت پر حضرت علیؓ کے ارشادات
		479	سنی شیعہ اتحاد کا بین الاقوامی فارمولا
		480	سنی شیعہ اتحاد و خدائی امداد سے ہوگا

تحقیقی دستاویز کا باب پنجم

ازواج نبیؐ کی توہمین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
513	اعتراض نمبر 4 فاطمہ ابوبکر کے لئے بددعا کرتی تھیں	501	حضرت علیؑ و حضرت عائشہؓ دونوں تائب تھے
515	ابن قتیبہ کی روایت غلط ہے	503	حدیث اب کی تحقیق
516	حضرت فاطمہؓ ابوبکر سے راضی ہو گئیں	505	اعتراض نمبر 10 حضرت عائشہؓ میں دفن نہ ہوئیں
517	مذہب شیعہ میں جائیداد میں عورتوں کو وراثت نہیں ملتی	506	اعتراض نمبر 11 حضرت عائشہؓ نے امام حسنؑ کو
518	اعتراض نمبر 5 ابوبکرؓ نے فاطمہؓ کے دعویٰ پر یقین نہ کیا	507	دو دفعہ رسول میں دفن نہ ہونے دیا
519	اعتراض نمبر 6 جنگ احد میں بھاگ گئے	508	مذہبیں درود و ضحہ کا قصہ ہی غلط ہے
520	قرآن میں جنگ احد اور معانی کا ذکر	509	اعتراض نمبر 12 عائشہؓ نے توہین رسالت کی
521	حضرت ابوبکرؓ کے تاریخ الخلفاء سے فضائل	510	اعتراض نمبر 13 آپ کو مغالطے دے کر جہل میں لایا گیا
522	حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اتفاق فی سبیل اللہ	511	اعتراض نمبر 14 ابلیس اور حضرت ابوبکر کا ایمان
523	اعتراض نمبر 7 کچھ اعمال پر نادم ہوئے	512	برابر ہے
524	اعتراض نمبر 8 خاندان بنو ہاشمؑ نے ابوبکرؓ کی خلافت تسلیم نہ کی	513	اعتراض نمبر 15 ابوبکرؓ میں چوٹی کی رفتار سے غنی
525	حضرت علیؑ کا مقام سنی شیعہ انکار میں	514	شرک تھا
526	حضرت علیؑ کا مقام ابوسفیان کی نظر میں	515	چھٹا باب تحقیقی دستاویز
527	حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر سب کا اتفاق ہے	516	حضرات شیخینؓ اور عثمانؓ کی توہین
528	شیعہ کی مخالفت علیؑ	517	مطالعن صدیقی
529	جسٹس امیر علیؑ کا فیصلہ کہ علیؑ اور خاندان نبوتؑ نے	518	اعتراض نمبر 1 ابوبکرؓ میں چوٹی کی رفتار سے غنی
530	ابوبکر کی بیعت کی	519	عجب خود پسندی کی مذمت کتب شیعہ سے
531	اعتراض نمبر 9 حضرت ابوبکرؓ عمرؓ کو گالی دینا	520	اعتراض نمبر 2 ابوبکرؓ نے امہات المؤمنین کی توہین کی
532	کفر نہیں ہے	521	حضرت ابوبکرؓ کے فضائل
533	اعتراض نمبر 10 حضرت علیؑ و عباسؑ دونوں حضرت	522	اعتراض نمبر 3 حضورؐ نے ابوبکرؓ کے ساتھ
534	ابوبکرؓ عمرؓ کو کاذب، خائن سمجھتے تھے۔ (معاذ اللہ)	523	کے ساتھ
535		524	
536		525	
537		526	
538		527	
539		528	
540		529	
541		530	
542		531	
543		532	
544		533	
545		534	
546		535	
547		536	
548		537	
549		538	
550		539	
551		540	
552		541	
553		542	
554		543	
555		544	
556		545	
557		546	
558		547	
559		548	
560		549	
561		550	
562		551	
563		552	
564		553	
565		554	
566		555	
567		556	
568		557	
569		558	
570		559	
571		560	
572		561	
573		562	
574		563	
575		564	
576		565	
577		566	
578		567	
579		568	
580		569	
581		570	
582		571	
583		572	
584		573	
585		574	
586		575	
587		576	
588		577	
589		578	
590		579	
591		580	
592		581	
593		582	
594		583	
595		584	
596		585	
597		586	
598		587	
599		588	
600		589	
601		590	
602		591	
603		592	
604		593	
605		594	
606		595	
607		596	
608		597	
609		598	
610		599	
611		600	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
541	مذہب دلی اور گواہ نہیں ہوتے		بدگوشی رکھنے والے سے حضرت جعفر صادقؑ
II	مذہب کے عجیب فضائل	528	کی دشمنی
II	مذہب 70 حج کے برابر ہے	II	نیک مسلمان انتظامیہ سے مودہ باننا پیل
542	مذہب کی دلالی بھی کارِ ثواب ہے	529	حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ کو بھی شیعہ نے اپنے
II	عیسٰی بپار کا ثواب بے شمار ہے		جیسا گالیاں دینے والا بنادیا
II	مذہب باز کا درجہ علیؑ و حسینؑ اور محمدؐ کے برابر ہے	530	تقسیم مال کا اصل قصہ کیا ہے
	(معاذ اللہ)	531	مسئلہ بارغِ فدک کیوں اٹھایا گیا
543	حرمِ مذہب اور سنی شیعہ روایات	II	مسئلہ بارغِ فدک کا دلپسند خلاصہ
544	شراب اور خمر ابھی وقفہ وقفہ سے حرام ہوئے		اعتراض نمبر 11 فاطمہؑ نے شیخین کو جنازہ میں
545	حضرت علیؑ نے بھی مذہب حرام قرار دیا	533	شامل نہ ہونے کی اہمیت کی
546	کتب شیعہ سے شیعہ کی پیش کردہ روایات کا مفہوم و جواب		جعلی روایت نے حضرت فاطمہؑ کو بڑے بڑے
II	مسلم شریف سے حرمِ مذہب والی روایات	535	نیک کاموں سے محروم کر دیا
547	حرمِ مذہب والی تفسیر مظہری سے روایات	536	اعتراض نمبر 12 شیخین، جعفرین و عتہین چھوڑ کر چلے گئے
550	اعتراض نمبر 17 حج تمتع سے حضرت عمرؓ نے منع	537	حضرت ابوبکرؓ پر قوم کا اتفاق
	کر دیا	II	اعتراض نمبر 13 جنازہ میں شہادت نہ کی
551	اعتراض نمبر 18 سے 36 تک کردار عمرؓ پر رافضی حملے	538	اعتراض نمبر 14 ابوبکرؓ نے عمرؓ کی داڑھی پکڑ کر اس
II	چند بین الاقوامی اسلامی اخلاقی اصول		کی گالی دی
553	حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کی خوب تعریف فرمائی		مطالعن فاروقی
554	حضرت عمرؓ کا سادات پر احسان	539	اعتراض نمبر 15 عمرؓ نے حضورؐ کی طرف ہڈیاں کی
555	اعتراض نمبر 19 حضرت عمرؓ کتاب دست پر عمل		نہایت کی
	نہ کرتے تھے	540	اعتراض نمبر 16 عمرؓ نے مذہب بند کر دیا
II	اعتراض نمبر 20 حضرت عمرؓ منافقین میں سے تھے	II	مذہب التباء پر سیر حاصل بحث
5:56	اعتراض نمبر 21 کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	II	مذہب کی تعریف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
556	مطالعہ عثمانی	556	اعتراض نمبر 23 بحالت روزہ جماع کیا (روزہ کھولا)
557	جنگ خنین کا بدلہ اور اللہ کی مدد	557	اعتراض نمبر 24 محفل میں شراب پیا (کچھ کاشتربت تھا)
574	أحد میں دو تہائی صحابہ ثابت قدم رہے	574	اعتراض نمبر 25 بعد اسلام پیتے تھے
575	کیا حضرت عثمانؓ کو کافر سمجھ کر قتل کیا گیا	575	اعتراض نمبر 26 عمرؓ والد کی طرح جدمزان اور تشدد تھے
576	شہادت عثمان کے متعلق شیعہ عقیدہ	576	اعتراض نمبر 27 ابو ہریرہؓ کی ماں کو بخش گالیاں دیں
577	حضرت عثمانؓ کی مقلوبانہ شہادت پر آثار صحابہ	577	اعتراض نمبر 28 خالد بن ولیدؓ کو دشمن خدا کہا
578	اعتراض نمبر 5 - 6 حضرت عثمانؓ عورتوں کے بڑے شائق تھے	578	اعتراض نمبر 29 حضرت عمرؓ ڈرپوک تھے
580	اعتراض نمبر 7 حضرت علیؓ نے ابو بکرؓ کو گالیاں دیں	580	حضرت عمرؓ کی بہادری کے واقعات
581	اعتراض نمبر 8 حضرت عثمانؓ نے قرآن جلانے کا حکم دیا	581	اعتراض نمبر 30 منی کے قطرات کی تسبیح
582	اعتراض نمبر 9 عثمانؓ نے محمد بن ابی بکرؓ کے قتل کا حکم دیا	582	اعتراض نمبر 31 حضرت عمرؓ کا (ابو بکرؓ کی بجائے)
583	اعتراض نمبر 10 حضرت عثمانؓ نے سنت رسولؐ کو بدل دیا	583	غماز پڑھانا ناپسند تھا
584	اعتراض نمبر 11-12 سنت رسولؐ کے خلاف لڑتے نہ تھے	584	اعتراض نمبر 32 پیشاب کے بعد پانی سے استنجائہ کرنا
585	اعتراض نمبر 13 حضرت عثمانؓ کے دناغ میں غلاموں کا برا حال	585	جنگ احد میں قدم ڈگرگانے پر صحابہ سے دشمنی رکھنا
586	اعتراض نمبر 14 حضرت عثمانؓ پر جھوٹا اتہام	586	اور پردہ پگنڈہ کرنا حرام ہے
587	اعتراض نمبر 15-29 عائشہؓ نے عثمانؓ کو واجب القتل کہا	587	اعتراض نمبر 33 جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے
588	حضرت عائشہؓ پر یہ جھوٹا اتہام ہے	588	حضرت عمرؓ کی ثابت قدمی اور بہادری کے 18 واقعات
589	حضرت عثمانؓ کتبہ پر درنہ تھے	589	احد میں حضرت عمرؓ کی خدمات
590	عثمانی دور میں گورنروں کی فہرست	590	اعتراض نمبر 34 حضرت ابو بکرؓ کا عمرؓ کو جبار و خدا کہنا
	نئے دالیوں کی خدمات		اعتراض نمبر 35 فتح جنگ خیبر کا قصہ
	مسلمانان فتح مکہ جنتی ہیں		سائدیہ کے صحابہ کا ذکر خیر قرآن میں
			اعتراض نمبر 36 عمرؓ نے نبیؐ کی نبوت میں شک کیا
			شیعوں کو شک فی النبوت میں مبتلا ہیں
			شیعہ عقیدہ ختم نبوت نہیں مانتے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
591	حضرت ابوذرؓ کا منفرد معاشرہ سے الگ مزاج	591	حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر نظر
592	شیعہ کا ابوذرؓ اور عمارؓ کے مزاج سے ناجائز استبدال	592	اسلامی تاریخ اور مسلمانوں سے اپیل
594	اعتراض نمبر 6 حکم بن ابی العاصؓ کا ذکر	594	مردان بن حکمؓ کا ذکر خیر
595	اعتراض نمبر 7 تین صحابہؓ کا ذکر شیعہ برائی سے کرتے ہیں	595	عثمانؓ پر اعتراضات کا حضرت عائشہؓ نے جواب دیا
596	اعتراض نمبر 8 حضرت مغیرہؓ پر رشوت کا مجبور ہونا الزام	596	جماعت اسلامی سے خاص گزارش
597	حضرت مغیرہؓ کے فضائل و کمالات		
598	اعتراض نمبر 9 حضرت مغیرہؓ پر زنا کی تہمت		
599	اعتراض نمبر 10 حضرت عائشہؓ پر لعنت کا اتہام		
600	اعتراض نمبر 11 عمرو بن العاصؓ کی گواہی پر حملہ		
601	اعتراض نمبر 12 حضرت عمرو بن العاصؓ پر حملہ		
602	اعتراض نمبر 13 حضرت عمروؓ اور حضرت مغیرہؓ دونوں پر جھوٹا اتہام		
603	اعتراض نمبر 14 حضرت عمروؓ کے نسب پر طعن		
604	ابن حجر اور ذہبی نسب کی صفائی دیتے ہیں		
605	اعتراض نمبر 15 حکمین نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں		
606	اعتراض نمبر 16 سرہ بن جبہؓ کا دفاع		
607	اعتراض نمبر 17 سرہؓ قتلہ پر دوا اور دشمن علیؓ تھا		
608	اعتراض نمبر 19 ابن تیمیہؒ پر تکفیر ابن عباسؓ کا الزام		
609	خود شیعہ باپ بیٹے حضرت عباسؓ کے دشمن ہیں		
610	اعتراض نمبر 20 مقام حوآب پر جھوٹی گواہی		
611	اعتراض نمبر 21 ولید بن عقبہؓ کی شراب نوشی		
612			
613			
614			
615			
616			
617			
618			
619			
620			
621			
622			
623			
624			
625			
626			
627			
628			
629			
630			
631			
632			
633			
634			
635			
636			
637			
638			
639			
640			
641			
642			
643			
644			
645			
646			
647			
648			
649			
650			
651			
652			
653			
654			
655			
656			
657			
658			
659			
660			
661			
662			
663			
664			
665			
666			
667			
668			
669			
670			
671			
672			
673			
674			
675			
676			
677			
678			
679			
680			
681			
682			
683			
684			
685			
686			
687			
688			
689			
690			
691			
692			
693			
694			
695			
696			
697			
698			
699			
700			
701			
702			
703			
704			
705			
706			
707			
708			
709			
710			
711			
712			
713			
714			
715			
716			
717			
718			
719			
720			
721			
722			
723			
724			
725			
726			
727			
728			
729			
730			
731			
732			
733			
734			
735			
736			
737			
738			
739			
740			
741			
742			
743			
744			
745			
746			
747			
748			
749			
750			
751			
752			
753			
754			
755			
756			
757			
758			
759			
760			
761			
762			
763			
764			
765			
766			
767			
768			
769			
770			
771			
772			
773			
774			
775			
776			
777			
778			
779			
780			
781			
782			
783			
784			
785			
786			
787			
788			
789			
790			
791			
792			
793			
794			
795			
796			
797			
798			
799			
800			

تحقیقی دستاویز کا ساتواں باب

خلفاء ثلاثہ کے علاوہ دیگر

صحابہ کرامؓ پر مطاعن

صحابہ کا ایمان و کردار قرآن میں

آیات بغاوت کی تشریح

باغی کون ہیں کتب شیعہ سے صرف خارجی ہیں

فرقہ داریت کے بڑے گناہ

صحابہ پر الزامات کی نمبر وار صفائی

اعتراض نمبر 1 حضرت ابوہریرہؓ کا ذکر خیر

اعتراض نمبر 2 حضرت انسؓ ابن مالکؓ کا ذکر خیر

حضرت سرہ بن جبہؓ کا ذکر خیر

اعتراض نمبر 3 جل و صفین والے صحابہ کرامؓ کا دفاع

اعتراض نمبر 4 حضرت مدعمؓ اور کرکہؓ کا دفاع

اعتراض نمبر 5 حضرت ابوہریرہؓ کا ذکر خیر

حضرت ابوذر غفاریؓ کا زہدانہ نظریہ

مال کمانے اور خرچ میں اسلام معتدل اور غریب نواز ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
617	اعتراض نمبر 22 قد امین منقولہ اور آیت شراب	636	اعتراض نمبر 35 صحابہ ایک دوسرے کو مانق جانتے تھے
614	نافا ہر اشدین کی عالموں پر سختی	637	اعتراض نمبر 36 بدری صحابہ کا ناجائز ہونے سے
619	اعتراض نمبر 23 تا 26 چار صحابہ پر زنا کا الزام	638	اعتراض نمبر 37 کیسی تفسیر قرآن حجت ہے
622	حضرت خالد پر اعتراضات کا جواب	639	اعتراض نمبر 38 بعض مسلمانوں پر حدود جاری ہوئیں
623	اعتراض نمبر 27 حضرت خوات بن جبریل پر تہمت	640	اعتراض نمبر 39 تا 43 حوش کوڑے سے دھکیلے جائیگے
624	اعتراض نمبر 28 حضرت عمار کا قاتل ابوالہادی نہیں	641	شیعہ فرقہ کا احداث فی الدین اور بدعات
625	نامہ امین تیسہ کی عبارت	642	اعتراض نمبر 44 تا 47 بعض صحابہ رسول پاک کے بعد دین اسلام سے پھر گئے
627	ایک شبہ کا ازالہ	645	اعتراض نمبر 48 بعض صحابہ جاہل حق سے ہٹ کر قلم و نسل کی حد تک پہنچ گئے
629	حضرت عمار کی شہادت پر مولانا مندو کے رویہ ارکس	647	اعتراض نمبر 49 بیعت رضوان میں منافقین صحابہ بھی شریک تھے (نمود باہد)
631	حضرت عمار کی شہادت اور سبائیوں کے کتوت	648	اعتراض نمبر 50 حضرت براؤنے کا ہم نے بعد از رسول بہت سی برائیاں کیں
633	نقل عمار کی پوری حدیث سے سبائی قاتل ثابت ہو جاتے ہیں	649	تحقیقی دستاویز کا آٹھواں باب
634	اعتراض نمبر 29 بارہ منافق جنت میں نہ جائیں گے	650	امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مواد
635	اعتراض نمبر 30 دنیا کی دوسرے دل میں بس گئی	651	(جو 112 خیالی تراشیدہ مطالب ہیں)
636	اعتراض نمبر 31 احد میں پہاڑی پر بھاگ گئے	653	بارہ خلفاء اسلام سبائیوں کی تاریخ اسن عامہ کے لئے حکومت معاویہ کی ضرورت
	جنگ احد میں کفار ہی شکست کھا کر ناکام واپس ہوئے		
	جنگ احد کے زخم خوردہ صحابہ کی شیعین سمیت تعریف		
	اعتراض نمبر 32 بعض صحابہ کی نگاہوں میں دوس		
	بہس گئی		
	اعتراض نمبر 33 احد میں صحابہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے		
	اعتراض نمبر 34 میدان جنگ سے حضور کو تباہ		
	چھوڑ گئے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
689	حضرت عمار بن یاسرؓ کے قاتل کون ہیں؟	654	سیدنا امیر معاویہؓ کی شخصیت ایک نظر میں
691	اصل قاتل کا تعارف	656	شیعہ کی بے اصولی
695	خلافت مدنی پر حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کا اتفاق	657	بے اصولوں کے خلاف قانون حرکت میں آئے
696	صحابہ کرامؓ پر تنقید جائز نہیں	658	دفاع صحابہ کرامؓ میں چند گزارشات
701	ولید بن یزیدؓ پر ابن خلدونؒ مولانا قلی عثمانیؒ کی رائے		باب ہشتم کے مطاعن کا بالترتیب جواب
703	اعتراض نمبر 34 تا 48 بے ہودہ مطاعن کے جوابات	661	اعتراض نمبر 1 تا 3 حضرت معاویہؓ کے نسب پر حملہ
706	مسلمان کافر کا وارث بنے گا کچھ فقہاء کی رائے ہے	664	اعتراض نمبر 4 بت پرستی میں امداد
708	فقہاء کے فیصلے اسرارِ رب کے ماتحت سمجھے	665	اعتراض نمبر 5 تا 8 معاویہؓ عباسؓ، فاطمہؓ کا معنی
710	جائز اور باغی کا لدی اور صحیح معنی		نیر اس سے حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف
711	حضرت معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ	668	اعتراض نمبر 9-10 بخش گالیاں
712	حضرت علیؓ کی صاحب رائے	670	اعتراض نمبر 11 تا 22 ایک حدیث صحیح نہیں
713	اعتراض نمبر 49 تا 54 بے ہودہ اعتراضات کے جوابات		حضرت معاویہؓ کے فضائل سے پہلے
714	نوشہ مامون کی کچھ دو اچھی باتیں	674	احادیث کی تقسیم از مقدمہ مشکوٰۃ
715	تحقیقی دستاویز میں پیش کردہ رسالہ مامون کے	675	امیر معاویہؓ کی مدح و دعائیں 4 مرفوع صحیح احادیث
716	جبوئے مطاعن پر ایک نظر	678	مدح حضرت امیر معاویہؓ میں مزید حسن احادیث
717	روایت کے جعلی ہونے پر عقلی دلائل	681	دعائے ہدایت کی منظوری واقعات کی روشنی میں
718	عہد نبویؐ میں حضرت ابو سفیانؓ اور ان کے بیٹوں کی خدمت	682	شام میں ابدال و صالحین والی احادیث
719	شیعہ حضرات سے اجیل	683	4 کلی اصول سے مطاعن کا اجالی مختصر جواب
720	مطالعہ تاری کی تمام صحابہ اور حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق عقیدہ	684	اعتراض نمبر 23 تا 33 بے ہودہ مطاعن کے جوابات
721	اعتراض نمبر 55 تا 64 نوفد کی کتابوں سے یہ		صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کی مجبوری
722		686	دور مرتضوی میں سبائوں کے مقابلہ اور بعد کی تاریخ
723		687	مشاجرات صحابہ میں اہل سنت مسلمانوں کا موقف
724		688	پراسن حکومت معاویہؓ ایک نظر میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
719	آذان میں شہادت رسالت کو بے کار کس نے بتایا؟	719	الفاظ ہیں کہ معاویہ جابر سلطان اور باغی تھا
734	مختلف مزاج نیک لوگوں کی دینی خدمات	721	نہاء کے فیصلہ کا مطلب
735	امیر معاویہؓ پر تنقید والی روایت منقطع اور کزور ہے	722	حضرت علیؓ کی خلافت کو درست مانتا ہے تاکہ کوئی
736	گدھے سے تشبیہ والی روایت جھوٹ ہے	722	آپ پر زبان طعن نہ کھولے
737	ابن عباسؓ کی توثیق معاویہؓ کے رد میں مٹاوی کی	724	کسی حکومت کا باغی جب رائے عامہ کو ساتھ ملا کر
738	روایت کزور ہے	726	حکومت بنائے تو وہ باغی نہ رہا
739	مجدد الف ثانیؒ صحابہؓ کی شان میں کیا فرماتے ہیں	728	حضرت امیر معاویہؓ کی پبلک میں مقبولیت
741	حضرت علیؓ خود ان جنگوں میں متردد تھے	730	حضرت امیر معاویہؓ سے عطایا اور وظائف لینا
743	مستدرک حاکم کی 5 تصدیق شدہ روایات	731	حکومت کو جائز کہتا ہے
744	سود خوری کی حقیقت	732	اعتراف نمبر 75 تا 112
745	چار برائیوں کے حسن بصریؓ کے قول کا جواب	733	ایک کواد اور ایک قسم پر فیصلہ
746	مدح معاویہؓ میں اقوال صحابہؓ تابعینؓ	734	سانحہ کر بلا کا بانی کون؟
747	غلبہ کی حکومت	735	مؤلف کو حد قذف لگائی جائے
748	امام تبار عقل مند شیعوں سے گزارش	736	امیر معاویہؓ نے وفات حسنؓ پر تلخیں ہو کر ابن عباسؓ
749	یزید کی ولیمہ	737	سے تقریر کی
750	یزید کے متعلق جمہور علماء اہلسنت کا عقیدہ	738	زمانہ جاہلیت کے اشعار سے کسی پر طعن جائز نہیں
751	مقتدر شہادت حسینؓ ہم کیسے حاصل کریں؟	739	حضرت سرور بن جندب کی خدمات اور شہادت
752	زیاد کو بھائی بنانا	740	بکھی قاتل کا معنی خود مارنے والا نہیں سبب بن کر
753	حجر بن عدی کا قتل	741	مردانے والا بھی ہوتا ہے
754	اور اس کے تاریخی غلط القابات	742	قتل عثمان سے شیعہ حضرت عمارؓ و علیؓ کی برأت
755	خلاف اہلسنت کتابوں کے حوالے معتبر نہیں	743	نہیں بتاتے
756	شاہ عبدالعزیزؒ کے حوالوں کی حیثیت اور امیر معاویہؓ	744	اہل سنت اس گمناہ سے دونوں کو بری مانتے ہیں
757	کی صفائی	745	حضرت امیر معاویہؓ شہادت حسنؓ سے بری ہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
771	لا علی کی صورت میں امام خمینی بھی امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر ہیں	754	شراب نوشی کی روایت جھوٹی ہے
772	زبردستی زنا پر کوئی حد نہیں ہے	756	حضرت معاویہؓ کے حضرات حسینؓ پر انعام و اکرام
773	شیعہ کے ہاں عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے	757	اصادم السلول سے کفریات شیعہ پر فتویٰ
774	درمنثور میں امام مالکؒ کی طرف منسوب روایت جھوٹی ہے	758	نماز میں بسم اللہ چھوڑنے کا اہتمام
775	دباغت سے پاک ہونا کتب شیعہ سے	759	توحین علیؓ کا اہتمام
776	حضرت اسماءؓ پر ناپاک بہتان	760	حضرت امیر معاویہؓ کی خدمات
777	حضرت اسماءؓ کی پاکیزہ زندگی	761	جماعت اسلامی کے ذمہ داروں سے اسلام نافذ کرانے کی اپیل
778	شیعہ نے جعلی حد کیسے بنایا	762	قوم کو متحد رکھنے کا زریں اصول
779	ردایات کٹرور ہیں	763	اسد الغابہ سے حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر خیر
780	نضلاء شیعہ سے ایک سوال	764	کھانا کھانے والی حدیث کی توجیہ
781	عکسی 4 صفحات سے متحد کی تردید	765	قیس نبویؓ میں حضرت امیر معاویہؓ دفن ہوئے
782	حضرت علیؓ نے متحد حرام بتایا		
783	تاکلین متحد کے لئے خطرہ		
784	متعارض آیات و احادیث کی تطبیق		
785	خوف خداوندی ہر مجبوری کا علاج ہے		
786	یزید کے متعلق مسلمانوں کا نظریہ		
787	فہرست اسماء و شخصیات اسلام		
788	مراجع و مصادر		
789	آخری گزارش		
790			
791			
792			
793			
794			
795			
796			
797			

تحقیقی دستاویز کا نواں باب

متفرق مسائل

767	نوٹ: عورت کی عزت کا مسئلہ
768	کیا ماں سے نکاح جائز ہے؟
769	محرمات سے نکاح اور پھر اولاد کو حلالی خود شیعہ کہتے ہیں
770	فردغ کافی کے حوالہ جات
771	ایسے شخص کی سزا
772	ایک مزید اور لطیفہ
773	امام ابوحنیفہؒ کے ہاں حد نہ ہونے کی وجہ ناواقفیت ہے

سخنہائے گفتنی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الطہیین الطاہرین
 پیارے مسلمان بھائیو! ارشاد الہی ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا سَلَامٌ۔ اسلام خدا و رسول کی فرمانبرداری اور
 زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کا نام ہے۔ محض اپنی خواہشات پر چلنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔
 دعا کیجیے کہ ہم تمام مکاتب فکر کے کلہ کوڑوں کو اللہ اسلام پر ہی چلائے جو خدا و رسول کا پیش کردہ ہے۔ اور ان اہل
 کتاب کی ضد و بغاوت سے بچائے جنہوں نے اہل علم ہو کر بھی تفریق کی۔ کچھ باتوں کو مانا کچھ کو نہ مانا اور خدا نے ان کا انجام یہ
 بتایا ”اور جو کوئی اللہ کی آیات کا انکار کرے کافر بنے گا تو خدا اس سے جلدی حساب لے گا“ (پارہ 3 رکوع 10)

۱ اسلام دنیا پر کیسے غالب آیا

یہ اسلام ساہون اولون مہاجرین و انصار نے قبول کیا۔ وہ 10 ہزار ہو کر مکہ مکرمہ پر 8ھ میں قابض ہوئے تو ان
 لڑنے والے قریشیوں کے دل اللہ نے محبت اسلام کے لئے پھیر دیئے اور ان کے ایمان کی یوں بشارت دی
 ”جب اللہ کی امداد آئی مکہ فتح ہو گیا۔ تو آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے
 ہیں۔ تو رب کی خوبیوں کے ساتھ پاکی بیان کریں اور (اپنے یا ان کے لئے) استغفار کریں۔ اللہ توبہ بہت
 قبول فرمانے والے ہیں“ (سورۃ النصر، پارہ 30)

اسلام پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کے گناہوں کو تو نیکیوں سے بدل ڈالا
 اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا وَاُولٰٓئِكَ یَبْدِلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ
 غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (آخر سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پس وہی تو ہیں جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں
 سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (مقبول صفحہ ۴۳۷، سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

پھر حضور ﷺ نے انہی امویوں اور فوسلم قریشیوں کو بہت سے اموال غنیمت دے کر اور مکہ کے سرکاری مذہبی تمام عہدے ان
 کو دے کر خالی ہاتھ سب سے دل پاک ہو کر مدینہ چلے گئے ایسے ہر کسی کا جرم معاف کرنے والے رحمتہ للعالمین قاتح مکہ کی مثال

کھینچنے لگی۔ ہم بھی مومن مسلمان جب یوں کے کہ سنت نبی کے مطابق ان سے دل پاک رکھیں۔ مومن خالص مانیں اور دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں۔ کہ پھر بھی قریشی اسوی عربی دنیا کے قاتل بنے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ جنگ خندق کے موقع پر آپ نے پتھر ٹوٹنے پر چمک میں یمن، کسریٰ و قیسراپنے قبضے میں دیکھ کر ان کی فتوحات کی پیشگوئی فرمادی یمن خود فتح فرمایا۔ اور وہ بین الاقوامی طاقتوں کی فتح تمام مسلمانوں سے برتر اور ان کے شیخ حضرت ابو بکرؓ (سران پاک و خیر) کے ذمے لگادی اور فرمایا: لوگو! میرے بعد ابو بکرؓ عمرؓ کی جیرو دی کرنا۔ (ترمذی ص ۲۰۷ مناقب ابی بکر) جرنی اسلام کا ذرہ ذرہ شاہد ہے کہ اسلام کے ان جیلے مجاہد حکمرانوں نے یہ بین الاقوامی سپر طاقتیں ختم کر دیں۔ تمام بادشاہوں و مسلمان بنائے۔ آج بھی ایشیا افریقہ اٹلی و نیٹو اور یورپ پر 58 ممالک اسلامیہ کی صورت میں نور اسلام ان سے چمک رہا ہے۔ **وَاتَّخَذُوا خُلُقَانًا وَإِنْ يَسْتَنْبِئُكَ مِنْهُمْ فُسْقَانًا** ایک بڑی دنیا پر لبرار رہا ہے۔

۲ خدا عالم اسلام کو کفار سے بچائے

گو ان میں حضرت علی المرتضیٰ کے شیخین کو بشپوروں کے علاوہ حضرت عثمان کی افریقی فتوحات، حضرت امیر معاویہ اور حضرت حسن المجتبیٰ کے اتفاق سے کچھ مغربی پھر شمالی تا کابل و روس عبرت اسلام علم اتحاد المسلمین حضرت امیر معاویہ کی فتوحات اور پھر 6 قریشی اسوی حکمرانوں کی فتوحات کو بھی بڑا دخل ہے۔ جن کی حکومت تک ارشاد نبوی ”لا یزال هذا الدین الا۔ لام عزیزا متعباً“ اسلام تائب اور محفوظ رہے گا۔ (بخاری جلد ۲ ص ۱۰۵ و نحوہ مسلم واللفظ جلد ۲ ص ۱۱۹) کے مطابق مسلمانوں کی شوکت و وحدت برقرار رہی۔ پھر مطابق ابو مسلم خراسانی کی سازش سے ختم ہو گئی۔ فتوحات رک گئیں۔ سیاسی حکمرانوں، اسلامی افواج کے جرنیلوں اور تمام ممالک کے مسلمانوں سے گزارش ہے کہ صحابہ کرامؓ و تابعینؓ کی فتوحات و برکات سے حاصل شدہ اور بحال قائم یہ تین براعظموں کے مسلم ممالک آپ کو محبوب ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو آپ لوگ اپنی ”تحد و اقوام“ کی متفقہ پادریوں نہیں بتاتے خود ”دولت مشترکہ“ کیوں ظاہر نہیں ہوتے۔

بقول ملا ساقی

ایک یوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نخل کے ساحل سے لے کر تاجک کا شفر

امریکہ اور نیو افواج سے قسطنطنیہ، افغانستان، عراق، تاجک کرانے کے بعد اب پاکستان کا نمبر کیوں لگا رکھا ہے کہ ان کے اشاروں سے بھارت پھر تیسرا حملہ کر کے پاکستان کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ آخر مالی، عسکری، سیاسی و مسائل میں ہمارے پاس کی کس چیز کی ہے؟ دنیا کی روح کش اور انجمنی طاقت ہمارے پاس ہے۔ اگر کمی ہے تو صرف قوت ایمانی، اتفاق اور جہادی پالیسی جھوڑ دینے کی بے شک کسی ملک پر آپ حملہ نہ کریں اپنے ممالک کی تو حفاظت کریں جو بین الاقوامی حق ہے۔ نیو افواج باہر نکلیں۔ امریکہ و پشت گردنی کا تختہ اسے واپس کر دیں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔

سوچئے۔ یہودی اسرائیل صرف 75 لاکھ ہیں۔ آپ 200 گنا زائد 150 کروڑ ہیں۔ ہم اس سے خائف ہیں، وہ ہم سے خائف نہیں۔ راز کیا ہے؟ اپنی خالی سوچیں پھر ازالہ کریں آخر حضرت عمرؓ، عاصیہ طارق بن زیادؓ، سلطان صالح الدین ابوبلیؓ کسی جرنیل کو تباہ و آغاؤں اور دنیا پر اپنی حکومتی حکمرانی واپس لو۔

مسلمان علماء بھی سوچیں کہ ان کی ذمہ داری کیا ہے۔ کیا ایک دوسرے کو ایمان اور اسلام سے خارج کرتے رہیں گے خدا کی صفات و حقوق میں شرک کرنے کے علاوہ حضور پاک ﷺ کی پاک بیویوں، بیٹیوں تمام رشتہ داروں صحابہ کرام و خلفاء راشدینؓ کو گالیاں اور تہمے ہی پڑھتے رہیں گے جس کی سزا کفار سے خدا ہمیں دلا رہا ہے۔

۳ مقام توحید

ہمارے پانچوں دفتروں کے علماء دین اس طرز پر کیوں نہیں سوچتے کہ متحد رہنے اور ملک بچانے کی اسکیم بنائیں۔ ہر نسل والے کو اپنی اپنی عبادت گاہ میں رکھ کر قرآن و سنت اور اتحاد امت سے اسلامی دستور بنا کر دیں کہ ملک ترقی کرے شہر و اعداد سے بچ جائے جب خدا کی ذات وحدہ لا شریک ہے۔ جن دنوں ملک مقرب و خیر صحابہ امام اولیاء بڑے چھوٹے کوئی بھی اس کے ذاتی یا عائلی شریک نہیں ہیں۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ صرف اسی کی نرالی شان ہے (تم کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) خدا و رسول کے محبت و محبوب حضرت علی المرتضیٰؓ نے اپنے ستر خاص جہادوں کو زندہ آگ میں اسی لئے جلایا تھا کہ وہ آپ کو خدائی صفات و حقوق میں شریک بناتے رب کا ساز خود بخار اور جنت و دوزخ کا مالک جانتے تھے۔

(ہمارا الانوار جلد 7 صفحہ 349) (رجال کشی ص ۱۰۷، ۱۰۹)

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی غنیۃ الطالبین رد فریق باطلہ میں ایسے شرکوں کو بدترین کافر کہتے ہیں۔ جب یہ مسلمانوں کے مختلف اکابر توحید رب العالمین پر متفق ہیں ہر مسلمان غلو ص دل سے نماز میں یہ پڑھتا ہے ”اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور صرف تجھی سے مدد دیں مانتے ہیں“ (فاتحہ) التحیات میں کمال خشوع سے پڑھتا ہے التحیات للہ والصلوات والطیبات۔ کہ زبانی بدنی مالی سب عبادتیں صرف اللہ کی ہیں۔ خیر پاک ﷺ کو اور آپ کے اہل بیت صحابہ کرام اور عباد اللہ الصالحین کو ہم صرف سلام رحمت برکات اور دعاؤں کا تحفہ ہی دے سکتے ہیں۔ آیہ الکرسی اور دعائے تہنوت میں بھی خدا ہی کی صفات خاصہ توحید ہیں اور اسی سے ”ابداً و طلی، استغفار، ایمان توکل کی ہم درخواست کرتے ہیں۔ صرف اسی کی عبادت کا اعلان کرتے ہیں اسی کی نماز پڑھتے صرف اسی کو سجدہ کرتے اسی کی طرف دوڑتے اور حاجات کی لجا جت کرتے ہیں۔ اسی کی رحمت کے امیدوار اور عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ جو کافروں کو ضرور ملنے والا ہے“ نماز میں شیعہ دعائیں گو منفرد ہیں مگر وہ بھی توحید الہی خدا کی امداد و نیکار سے بھری ہوئی ہیں۔ کچھ نمونہ آپ کتاب کے اندر پڑھیں گے۔

اب سوچئے یہ شرک کہاں سے آگیا نئے نئے شرعے ملائیں آذائیں طے کہاں سے آگئے جو کسی فقہ میں لکھے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ صرف سڑکوں پر ناچنے کو دئے والے جاہلوں کا اپنا مذہب ہے۔ جو لازماً دوعا کا ترجمہ اپنے عوام کو بتائی نہیں سکتے اور کسی فقہ کا عالم دین ان کی تائید نہیں کر سکتا۔

برصغیر کے اسی جاہلانہ مذہب کا رد، ہر طبقہ کے مقبول شاعر علامہ الطاف حسین حالی نے یوں رو دیا ہے۔

کریں غیر گربت کی پوجا تو کافر	جو ٹھہرائیں بیٹا خدا کا تو کافر
جھکیں آگ پہ بہر سجدہ تو کافر	کو اکب میں مانیں کر شہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں	پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں	اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ جا جا کے نذرین پڑھائیں	شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ تو حید میں کچھ خلل اس سے آئے	نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

۴ مقام رسالت

خدا کے بعد سب سے بڑی ہستی آقا و نامدار مرد کو نبین حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین والمرسلین ﷺ کی ذات گرامی ہے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آنجناب کی ذات گرامی سب مسلمانوں کی محبوب ترین ہستی ہے کہ آپ کی محبت و اتباع کے بغیر کسی آدمی کا ایمان معتبر ہی نہیں ہے اسی طرح آپ کی آل و اولاد ان کی مانگیں تمام اقارب نبوی اہل بیت رسول اور ہم مذہب۔ قرآنی اصطلاح میں آل و اولاد، آل موسیٰ، آل ہارون، آل فرعون اس کے ہم مذہب۔ آل نبی ہیں۔ ہر مسلمان ان سے ایمانی محبت رکھتا ہے۔ حضور ﷺ اور آپ کی آل کی محبت پر کسی فرد کو اپنی تفریق اور اجارہ داری چلانے کی اجازت نہیں یہی فرقہ وارانہ جرم ہے کہ متفقہ چیز کو اختلافی بنا دیا جائے۔ امامیہ کے معتبر عالم شیخ صدوق کی اپنی مختصر کتاب حدیث "جامع الاخبار" میں یہ حدیث ہے۔

"من مبنی فاقولہ ومن سب اصحابی لاجلہ وہ" (صفحہ 187)

(ترجمہ) جو مجھے گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے صحابہ (واہل بیت) کو برا کہے اسے کوڑے مارو۔

بین الاقوامی قانون ہے کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کا ہر عضو خاص، بال تک پیارا لگتا ہے تکلیف سے نہیں کاٹتا۔ مل جائے تو تیرک سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے تمام متعلقین رشتہ دار احباب پیارے لگتے ہیں عقیدت سے دیکھے جاتے ہیں دل میں محبوب ہوتے ہیں۔ اس کے درو دیوار اور شہر و علاقہ سے بھی محبت ہوتی ہے۔ بھون لیلیٰ کے درو دیوار کو دیکھ کر رویا کرتا تھا۔ آپ کو پتہ چلے کہ یہ ہمارے استاد صاحب، امام صاحب، شاہ صاحب اپنے معزز افسر کے اہل و عیال ہیں۔ عقیدت و محبت سے

آپ کی آنکھیں شرما کر جھک جائیں گی۔ ان کو دیکھنے پہچاننے کی جرأت نہ کریں گے۔ جتنا بس میں ہوا ان کو سکھ اور آرام ہی پہنچائیں گے۔ کیونکہ محبوب کی عظمت کا تقاضا یہی ہے۔
 کاش کہ سب کلمہ گو آپ ﷺ کو سچا اور مشن ہدایت میں کامیاب ہی مانتے، صحابہ دامل بیتؓ کو مومن اور تزکیہ شدہ پاک ماننے میں تفریق نہ کرتے۔

۵ مقام رسالت کی انتہائی گستاخی

مگر ایک طبقہ غیر مسلموں کی پھیلائی ہوئی، سادہ مسلمانوں کو بے وقوف بنانے والی یہ کتنی دلفریب بات کرتا ہے کہ خدا کی محبوب ترین ہستی کو بھی اختلافی بنادو صرف ان کے چار ورثہ داروں اور ان کے صرف چار حیداروں سے توحید سے بڑھ کر محبت رکھو باقی سینکڑوں ہزاروں متعلقین پر دشمنی کا میرزا نکل چلا دو۔

نذر ہے ہانس نہ بجے ہانسری

جنگ عزت کا اسلامی بین الاقوامی قانون جب ہر مسلم و کافر کی عزت کا تحفظ کرتا ہے۔ تو ایک نام کا مومن فرقہ کائنات کی افضل ترین ہستی کو اتنا محروم کیوں مانتا ہے کہ وہ آپ کی کچھ بیویوں امہات المؤمنین پر چلتے پھرتے تہرے پڑھنے کے عرب کے دودھ ایم الاسلام سردار حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے اپنے محبوب حضور ﷺ کو بیاہ کر کیوں دیں قرآنی لفظ و بنا تک (آپ کی بیٹیاں) کا انکار کر کے ایک بیٹی اکلوتی بیٹی کی رٹ لگائے رکھے حضرت علیؓ کے گھرانے کے سوا آپ کے تمام باقی ورثہ داروں کا احترام بالکل نہ کرے آپ کے شاگردوں، مریدوں، صحابیوں اور توحید رسالت کا کلمہ پڑھنے والے سب دوستوں اور استعموں سے دشمنی کو اپنے مومن ہونے کی نشانی بنالے کہ انہوں نے ”ولایت علیؓ“ کا کلمہ نہ پڑھا تھا۔ سب منافق دشمن علیؓ اور روز خبی تھے (معاذ اللہ)

بجائیو! اگر قرآن میں یہ باتیں پانچ جزو الاکلمہ آتا اور حضور ﷺ دولاکھ صحابہ و صحابیات کو پڑھا دیتے تو کسی کو کیا اعتراض ہوتا۔ مگر جب قرآن و سنت میں یہ کلمہ نہیں آپ نے اور آپ کے اہل بیتؓ نے تین صدیوں تک کسی مسلمان کو پڑھایا نہیں چوتھی صدی میں بنی ہاشمہ خاندان کا گردہ مصر سے اٹھا ہندوستان میں لاکھوں مسلمانوں کو تیغ کر کے امریکی دہشت گردی کی طرح چلا دیاجی کے کلمہ کو منافقانہ بنادیا اور امامیہ کے بیسیوں فرتے آج بھی اسی مذہب و کلمہ کے گرد گھومتے ہیں قرآن و سنت اور آپ کے علاوہ کو ہرگز معیار ہدایت نہیں مانتے۔

۶ قرآن سے منافقین کا تعارف

سورت منافقون کی یہ پانچ آیات کیا ان کو مکر رسول اور دشمن اصحاب رسول اور جھوٹے حیدار بنانے کے لئے کافی نہیں؟
 ”جس وقت منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کو اسی دیتے ہیں کہ تم ضرور اللہ کے رسول

ہو۔ اور اللہ بھی یہ جانتا ہے کہ تم بے شک اس کے رسول ہو اور اللہ یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق ضرور جمعوں
 ہیں انہوں نے اپنی (جموئی) قسموں کو پھر بیٹایا۔ پس لوگوں کو راہ خدا سے روکا بے شک جو عمل یہ کرتے ہیں
 وہ بہت ہی برا ہے یہ اس سبب سے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ اب اس کا ان کے دلوں پر چھاپا لگا دیا
 گیا تو وہ کچھ نہیں سمجھتے..... یہ وہی تو ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول خدا کے پاس جو لوگ ہیں (مکی صحابہ) ان
 پر اپنا پیسہ خرچ نہ کرو تا کہ وہ بھاگ جائیں حالانکہ آسمانوں کے اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں
 لیکن منافق (اتنا بھی) نہیں سمجھتے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پلٹ کر گئے تو جو زیادہ عزت دار ہے وہ مدینہ
 سے زیادہ ذلیل کو ضرور بر ضرور نکال دے گا حالانکہ حقیقی عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنین کی
 لیکن منافق (اتنا بھی) نہیں جانتے۔“ (سورۃ منافقون، پارہ 28، رکوع 13 صفحہ 664 ترجمہ شیعہ مقبول)
 سورۃ بقرہ بھی ان اصحاب رسول کے دشمنوں اور ان کو بے وقوف کہنے والوں کا تعارف یہ کرتی ہے۔ (جومات آیات ہیں)
 ”حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ خدا اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ وہ اپنے ہی کپ کو دھوکہ دیتے ہیں
 ان کے دلوں میں (دشمنی کا) روگ ہے خدا ان کے روگ کو اور بڑھائے اور ان کے لئے بیحد (برابر) جھوٹ
 بولتے رہنے کی وجہ سے عذاب مقرر کیا گیا ہے۔ اور جب ان سے یہ کہا گیا کہ زمین میں فسادات نہ کرو
 (جیسے آج کے جلیوس ہیں) تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تو اصلاح ہی کرنے والے ہیں۔ خبردار ہو کہ یہ لوگ
 بلا شک مشد ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور جب ان سے یہ کہا گیا کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی
 ایمان لاؤ تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح یہ بے وقوف ایمان لے آئے۔
 خبردار ہو یہ لوگ خود ہی بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں اور جب یہ مومنوں سے ملاقات کرتے ہیں تو
 کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب خلوت میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ
 ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں ان سے تو ہم صرف نفی کرتے ہیں“ (ترجمہ مقبول، پارہ 1، صفحہ 4-5)
 مزید چند آیات سے بھی ان کی صحابہ دشمنی از واج رسول سے بغض نافرمانی و رسول ملاحظہ فرمائیں۔

1- ”منافق بڑا چال باز باتوں میں لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے والا، اپنی باتوں پر خدا کو گواہ بنانے والا
 اور بدترین دشمن و جھگڑالو ہوتا ہے۔ موندہ پائے تو زمین میں فساد پھیلاتا جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کرتا ہے
 خدا کو اس کا فساد پسند نہیں جب اسے کوئی کہے خدا سے ڈرو اپنے گناہ پر اڑ جاتا ہے اسے جہنم کافی ہے۔“
 (پارہ 2، رکوع 9) (افس بن ثریق منافق کے بارے میں اتری)

2- ”اہل کتاب کے ایک گروہ یہود نے یہ کہا کہ جو کچھ ایمان لانے والوں پر نازل ہوا ہے دن کے اول حصہ

میں تم بھی اس پر ایمان لاؤ اور آخر حصہ میں اس سے انکار کر جاؤ شاید وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔

(پارہ 3 رکوع 15) (تو منافق یہودی کی پیداوار ہیں)

3- ”جب وہ تم سے ملتے ہیں کہہ دیتے ہیں ہم بھی ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تمہارے برخلاف غصہ سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں..... اگر تم کو کوئی نفع پہنچا ہے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تم پر کوئی معصیت پڑتی ہے تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو گے اور ان سے بچے رہو گے تو ان کا عزم کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا“ (پارہ 4 رکوع 3)

4- ”اپنے منہ سے وہ کہتے ہیں جو کچھ ان کے دلوں میں نہیں ہے حالانکہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اس سے خدا خوب آگاہ ہے“ (پارہ 4 رکوع 8)

5- ”منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں برائی کا حکم دیتے رہتے ہیں اور نیکی سے باز رکھتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا بے شک منافق لوگ ہی نافرمان ہیں“

(پارہ 10 رکوع 14)

6- ”اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے باز نہ آئے تو ہم ضرور تم کو ان کے درپے کر دیں گے پھر وہ اس شہر میں تمہارے پڑوس میں نہ رہیں گے مگر بہت ہی کم ہر طرف سے ان پر لعنت ہوئی رہے گی وہ جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور ایسے قتل کئے جائیں گے جیسے قتل کئے جانے کا حق ہے“ (پارہ 22 رکوع 5)

۷ منافقین کی علامات

ان آیات سے جماعت رسول کے دشمن منافقوں کی یہ علامات معلوم ہوئیں۔

- (۱) خود کو مومن کہنا مگر مومن نہ ہوتا۔ (۲) مسلمانوں جیسا ایمان نہ لانا۔ (۳) ان کو بے وقوف کہنا۔
- (۴) ان میں نیتیں برپا کرنا۔ (۵) ان کے خلاف پروپیگنڈے کرنا (۶) ایمان والوں کو تفریق کر کے دھوکہ دینا
- (۷) اصلاح کے نام سے فساد و بدامنی پھیلانا۔ (۸) عہد نبوت کے تمام مسلمانوں کا دشمن ہونا۔
- (۹) مسلمانوں میں مومن بننا لیڈروں میں ان جیسا ہونا۔ (۱۰) یہودیوں کے کہنے پر صبح مومن بننا شام کو مکر جانا۔
- (۱۱) مسلمانوں کی ترقی دیکھ کر غصے سے پورے کاٹنا۔ (۱۲) مسلمانوں کی فتوحات پر دنگی ہونا۔
- (۱۳) احد وغیرہ میں تکلیف دیکھ کر خوش ہونا۔ (۱۴) آپ کی پاک بیویوں پر تہمت لگانا۔ (توبہ دنور)
- (۱۵) خود کو مسز سید کہنا استعسوں کو ذلیل جانا۔

(۱۶) مہاجرین سے دشمنی رکھنا ان کا چندہ بند کرنا تاکہ مدرسہ رسول ختم ہو جائے یہی تو یہ سب صحابہؓ کو منافق اور مرتد کہتے ہیں
(۱۷) حضور ﷺ کی عزت و سنت کو نہ ماننا آپ سے معافی نہ ماننا۔ آپ کی بیوی، بیٹی اور تمام رشتہ داروں کو برا کہنا
(۱۸) ابوبکر کو دشمن جان کر زکوٰۃ نہ دینا اور ان سے لڑ کر ناپا ہو جانا وغیرہ
حضرت علیؓ جو حضرت ابوبکرؓ اور سب مسلمانوں کے ساتھ ہی تھے۔ سارے مسلمان اور انتظامی افسران یہ آیات منافقین پھر فر

سے پڑھیں اور سوچیں کہ ایسے جو ہے کون ہیں پھر ان کو بائیں سکتے توفیق کی بلوں میں بند تو کر دیں۔
تاریخ کرام! عہد نبوت کے مدینہ شہر کے اور کچھ آس پاس کے بد منافقوں کا حال آپؐ نے قرآن پاک سے مسلم
کر لیا کہ یہ مسلمانوں کے بدترین دشمن یہود کے ہی پیدا کردہ تھے۔ یہودیوں کی طرح ان کو اسلام کی ترقی حضور ﷺ کی
مجاہدیت و محبوبیت اور اصحاب رسولؐ کی روز افزوں کثرت اور ان کی فتوحات سے حسد اور دشمنی پیدا ہو گئی تھی۔ پہلے ہی تھوڑے چر
یعہ تھے۔ کثیر التعداد لوگ مومنین ہی تھے۔ سورۃ بقرہ کی آیت مرتب ہے ”کہ اے کچھ منافقو! ایسے ایمان لاؤ جیسے سب لوگ
ایمان لے آئے“ پھر یہ یا نائب ہو کر سچے مسلمان بن گئے یا خدا کے عذاب کا شکار ہو گئے۔ جیسے سورۃ اتراب میں ارشاد ہے۔
”وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَزْ يُتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ تَحَنُّنٌ غَفُورٌ رَّحِيمٌ“
(بارہ ۲۱ رکوع ۱۹)

(ترجمہ) اللہ چاہے تو منافقوں کو عذاب دے یا ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ بخشنے والے مہربان ہیں
پھر جب کچھ یا نائب نہ ہوئے مگر انہی نبوی اور اہل مدینہ صحابہ کرام کے خلاف پروپیگنڈہ ہی کرتے رہے (جیسے آج تک ردائش کر
رہے ہیں) تو عہد صدیقی میں کھلم کھلا ہوئے زکوٰۃ کے منکر بنے بدی طرح قتل ہو گئے ان کا منظم وجود ہی نہ رہا کہ خلافت راشدہ
میں شامل ہوتے۔ یا ان کا مقابلہ کر سکتے۔ تاحی نور اللہ شومتری نے ان کے غم میں مصائب الزواصب میں بہت اہم کیا ہے اور
حضرت ابوبکرؓ کے خلاف خوب زہراً کھلا ہے مگر جماعت رسولؐ کے ان دشمنوں کو تباہ کرنے کا خدائی وعدہ تھا۔ جو حضرت علیؓ و مدینہ
کے ہاتھوں پورا ہوا۔ ان کا غم مٹانا اپنے آپ کو کافر کہنا ہے۔

۸ عبد اللہ بن سبا یہودی اور اس کی جماعت کی تاریخ

جس طبقہ سے ہم صحابہؓ کو گالیاں سنتے آرہے ہیں گوان کے عقائد ان ہی منافقوں کے ہیں جن کو حضرت صدیقؓ نے
ختم کر دیا تھا۔ مگر ان کا اصل باپ اور مورث اعلیٰ عبد اللہ بن سبا یہودی ہے جس کا تعارف خود ان کی کتب رجال میں یوں ہے۔
”عبد اللہ بن سبا یہودی تھا وہ مسلمان بنا تو حضرت علیؓ سے خاص محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے زمانہ میں غلو سے یہ کہتا تھا کہ
حضرت یوشع موسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے۔ پھر یہی عقیدہ وصایت حضرت علیؓ کے متعلق بتایا کہ آپ حضور ﷺ کے وصی و خلیفہ

ہیں یہ پہاڑ نہیں ہے جس نے حضرت علیؑ کی امامت کو فرض بتایا آپ کے دشمنوں (خلفاء ثلاثہ) سے کھلی برأت کی اور منافقین (کے) یہاں بنا کر ان (کو زندہ کیا اور ان کو کافر (غیر مومن) بتایا۔ ہمیں سے منافقین کہتے ہیں۔ "اصل التشیع ما خرد من اليهودیہ" کہ مذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت پر رکھی گئی ہے۔ (رجال کشی صفحہ 71 وغیرہ)

ان کے کفریہ شریک اختلافاً اور مسلم دشمنی کے عقائد کی ان کی مہم حاضر کی بڑی معتبر کتاب تنقیح المقال للماہر القانی سے مقدمہ کے آخر میں ہم نے وضاحت کر دی ہے۔ یہاں صرف چند حوالوں پر اکتفا فرمائیں۔

1۔ لندن کی مشہور لیونز کیمپنی نے سلسلہ مذاہب شرق کی چھٹی کتاب مذہب تشیع کے نام سے 1933ء میں شائع کی اس کے مؤلف ڈوائٹ ایم ڈو فالڈسن ہیں یہ صاحب 16 برس مشہد ایران میں رہے۔ موصوف اپنی کتاب صفحہ 41 پر رقمطراز ہیں "خلافت کے متعلق حضرت علیؑ کے دوامی کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ قضاء قدر کی طرف سے ان کے مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ایک پر جوش داعی عبداللہ بن سبائے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی" (تاریخی دستاویز صفحہ 51)

2۔ مولانا فاروقی شہید لکھتے ہیں اس وقت دنیا میں تقریباً 70 سے زائد مختلف الخیال اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہلانے کے مدعی ہیں۔ چنانچہ مشرق ہنر لائن اپنی تالیف "اسلام معتقدات آئین" میں لکھتا ہے۔ "حضرت علیؑ کے جاہ طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سب شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری درحک و حسد میں مبتلا اور منصب امامت کے بارے میں آپس ہی میں شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے۔"

(ترجمہ سٹڈنٹس ڈائرکٹر شعبہ الشریعہ الشرقیہ صفحہ 146 لندن یونیورسٹی)

9 یہ طبقہ صرف مسلم دشمنی اپنا مذہب رکھتا ہے

مجھے اس گالیوں سے لبریز کتاب تحقیقی دستاویز کا جواب مرتب کرنے کے لئے مختلف لائبریریوں میں جانا پڑا۔ جن میں سے اہل سنت کی لائبریری مدرسہ دارالہدیٰ چوکیہ ضلع سرگودھا بھی ہے۔ عرصہ پہلے وہاں امام اہل سنت مولانا احمد شاہ اجٹالوی اور امام اہل سنت مولانا عبدالغفور ٹکنوی کے شاگرد مناظر اسلام بانی سلسلہ ارمیہ نقشبندیہ مولانا اللہ یار خان صاحب التوفیٰ 1984ء پکڑا ضلع میانوالی پندرہ روزہ رسالہ الفاروق نکالا کرتے تھے۔

یہاں سے شیعہ کی بڑی مستند طویل کتاب بحار الانوار مجلسی کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں جس نے نبی سے جنگ کی۔ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 364)

2۔ امامت علیؑ کے مخالف کے متعلق امامیہ میں اختلاف ہے کچھ کافر کہتے ہیں کہ نفس علیؑ امامت کے مکر ہیں۔ (ایضاً صفحہ 365)

3- ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جو امیر المومنین اور بعد کے ائمہ کی امامت کا انکار کرے وہ نبوت انبیاء کا منکر (کافر) ہے۔ گویا سب پر
تفہیزوں کو مان کر آخری نبی کا انکار کر دیا۔ (یعنی امامت بھی نبوت والا عہدہ ہے) (ایضاً صفحہ 366)

4- جس نے ہمارے دشمنوں (صحابہ کرامؓ) اور ہمارے ظالموں (خلفاء ثلاثہ) کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

5- تبراء میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ 4 جوں -- ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ -- اور 4 عورتوں عائشہ، حفصہ، خندہ و ام کلثم
(حضرت امیر معاویہؓ کی والدہ اور بہن) سے تبراء کرنا واجب ہے اور ان کے ماننے والے سب تابعداروں سے یہ خدا کی
(معاذ اللہ) بدترین مخلوق ہیں خدا و رسول اور ائمہ پر ایمان و اقرار پورا نہیں ہوتا جب تک ان کے 8 دشمنوں سے تبراء نہ کیا جائے۔
(بحار الانوار جلد 8 صفحہ 366)

حالانکہ یہ حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ دار ہیں۔ دو بیویاں اور ان کے باپ دو خسر ہیں ایک دو ہر ادا مادہ ہے۔ ایک خوشداس
ایک سالاد سالی ہیں۔ خدا نے ان کو نسب رشتہ کی طرح معزز ذکر فرمایا۔ (محبوسیوں کی یہ کتنی بڑی کمینگی ہے کہ ان رشتہ داران
رسول کو چالیاں دیتے ہیں) ”خدا نے انسان کو پانی سے بشر بنایا پھر اس کا خاندان نسی اور سرسالی بنایا۔“ (پارہ 19 کوکوع 3)
6- محقق طوسی نے کہا شیعہ کے ہاں اصول ایمان 3 ہیں۔

(1) خدا کی ذات کو وحدہ لا شریک اور عادل ماننا۔
(2) حضور ﷺ کو سچا ماننا۔

(3) ائمہ معصومین کو سچا ماننا۔ (یہ ختم نبوت کے ساتھ برابری کو یا ختم نبوت کا انکار ہے) (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 367)

7- شیخ مفید کتاب المسائل میں فرماتے ہیں -- یہ شیعہ کا بڑا مضبوط مجمد اور مذہب کا چوتھا پایہ ہے -- امامیہ اس بات پر متفق
ہیں جو کسی امام کی امامت کا انکار کرے یا اس کی اطاعت فرض نہ مانے وہ کافر ہے گمراہ دانگی آگ کا حقدار ہے۔ دوسری جگہ فرمایا
ہے۔ امامیہ اس بات پر متفق ہیں کہ بدعت والے سب کافر ہیں۔ امام (حاکم) قادر ہو تو دعوت دے کر ان سے توبہ کرائے۔
بدعت سے توبہ کر لیں۔ (شیعہ بن کر) ثواب کی طرف لوٹ آئیں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دے کہ مرتد ہیں۔ جو ان میں سے
(غیر شیعہ عقیدہ پر) مرا تو وہ دوزخی ہے۔ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 366)

8- گواہی سنت کو شیعہ اپنے مفاد کے لئے بظاہر مسلمان کہہ دیتے ہیں مگر عقیدہ میں کافر جانتے ہیں۔ ”محقق طوسی وغیرہ کہتے ہیں
ظاہراً مسلمان ہونے سے مراد یہ ہے کہ احکام شرعیہ ان پر صحیح مرتب ہوں شارع علیہ السلام نے شہادتین کے اقرار کو احکام شرع
لاگو ہونے کے لئے درست بتایا ہے تاکہ نکاح حلال ہو، دودھ غسل وضو سے پاک ہو جائیں۔ ان کے خون جان اور مال محفوظ ہوں
اور بہت سے فردی احکام وغیرہ، حکمت اس میں یہ ہے کہ شیعوں کا اپنی ضرورت کے لئے ان سے ملنا مختلف اوقات اور جگہوں
میں آسان ہو اور وہ ایسے کافر کو اسلام کی طرف جھکائیں۔ تو علماء امامیہ کی جو جماعت ان کو علانیہ کافر کہتی ہے۔ جب کہ اکثر ان کو
بظاہر مسلمان کہتے ہیں تو یہ اختلاف لفظی ہے کیونکہ حقیقت میں تو وہ بھی ان کو کافر جانتے ہیں اسی لئے ان کے داخل جہنم ہونے پر

شیعہ کا جاع لقل کیا ہے اور بظاہر بھی کافر کہیں تو ایسا نہ کریں کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔

”مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں۔ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 368) 9۔ پھر مجلسی آخر میں خلاصہ یہ نکالتے ہیں۔

”کہ بظاہر ان کو مسلمان کہنا مجبوری ہے کیونکہ خدا کو تو یہ تھا کہ ائمہ جو شیعوں پر مسلط ہیں کے در شمار مہدی قائم تو (پڑھ ارب) سب مسلمانوں پر کفر کا حکم لگائے گا یہ سب کفار کے ساتھ ہمیشہ آگ میں ہوں گے اس فیصلہ سے تمام روایات جمع ہو جاتی ہیں اسی کی طرف شیخ مفید اور شہید ثانی نے اشارے کئے ہیں“ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 369)

10۔ گو شیعہ ہم کو ناموسی (سنی کہتے سے زیادہ ناپاک) کہہ کر دل کو خوش کرتے ہیں مگر اتنا مانتے ہیں کہ یہ اہل بیت سے تو محبت رکھتے ہیں شیعوں کو صرف اس لئے برا کہتے ہیں وہ صحابہ کرام کو تہرے کرتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو کافر بتانے والے یہی شیخ مفید اور مجلسی لکھتے ہیں

”بہت سی معتبر سندوں سے امام جعفر کافران آیا ہے کہ ناموسی وہ نہیں جو ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے کیونکہ ایسا ایک آدمی بھی نہ پاؤ گے جو کہے کہ میں محمد آل محمد سے بغض رکھتا ہوں لیکن ناموسی سنی وہ ہے جو تہما را دشمن ہو۔ اور وہ جانتا ہے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمن (تمام صحابہ) سے تہما کرتے ہو اور تم ہمارے شیعہ ہو۔“ (بحار الانوار جلد 8 صفحہ 369)

۱۰. الاچور کو تو ال کو ڈانٹے

تارمین کرام!

”میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا“

مسلمانوں کی تکفیر کے متعلق ان کے اکابر کے یہ فیصلے اور عقائد آپ پڑھ چکے ہیں۔ یہ الزام ہمیں دیتے ہیں کہ ان کو کافر کہتے ہیں ہم پر یہ مرتع بہتان ہے کہ ہم حضرت علیؑ کے دوست خدا (ولی اللہ) ہونے کے منکر ہیں یا آپ کے چچ بھجوں اور تاجداروں کو اسلام سے خارج اور کافر کہتے ہیں۔ یا آپ سے دین خدا اور رسولؐ کیلئے سے منع کرتے ہیں ہم خود حضرت علیؑ اور آپ کے گمرانہ کے محب و تاجدار ہیں آگے مقدمہ میں اپنی 35 احادیث سے ان کے فضائل بیان کر دیئے ہیں۔ جب ہم مسلمان اس زنی یا نہ دور میں بھی اپنے بھگڑوں اور لایعنی اختلافات کی وجہ سے جہاد سے محروم ہیں کفار سے بہت کم صرف 1/20 حصہ ایک ارب چالیس کروڑ ہیں۔ تو چند ممالک کے یہ 10/8 کروڑ ان کے قبول اگر قرآن و سنت اور حضرت علیؑ کے تاجدار ہوں تو ان کو اپنے سے خارج کر کے کافر کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ تندہ دست آدمی کو پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو وہ حتی الامکان آپریشن کرائے بغیر اپنا علاج کراتا ہے۔ مگر جب پوری جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو مجبوراً کینسر کا پھوڑا

کو اتار پڑتا ہے۔ اس کینسر کے جان لیوا جراثیم یہ ہیں۔

(۱) جب کوئی خدا کی ساری صفات و حقوق 14 معصومین کے سپرد کر دے "ایسوں کو علی نے جلایا" یہ مذہب علی نہ مانے۔

(۲) غنیمتوں سے بھی اماموں کو افضل مانے نبوت و رسالت کو حقیر جانے ہرگز ادب نہ کرے۔

(۳) نبوت کی سب اعلیٰ مخصوص صفات ان میں مانے تو ختم نبوت کا انکار ہے۔ صرف اماموں کو نبی کہا مکروہ جانے۔

(۴) قرآن کی صحت و سلامتی کا انکار کر دے۔ صحیح قرآن وہ مانے جو نبی کو پیدا کرنا یا انتخاب امام غائب کے پاس ہے۔

(۵) سنت و حدیث نبوی کو ہرگز حجت نہ مانے آپ کے بعد صرف امام کی حدیث حجت بنائے۔

(۶) حضور ﷺ کے گھرانہ پاک بیویوں کو مومن نہ مانے آپ سے نکاح پر بھی تہمت لگا دے۔ قرآن نے صرف مومن سے نکاح

کرنے کا حکم دیا ہے۔ (پارہ ۲، رکوع ۱۱)

(۷) ان کو کافرو منافقہ جان کر چلتے پھرتے تھرے پڑے۔

(۸) حضور ﷺ کے سسرور دامادوں خوشدامنوں سالوں سالیوں پر لعنتیں بھیجے۔

(۹) آپ کی بیٹیوں پر بھی دہشتانک نہ مان کو بدیہی کی محاذ اللہ تہمت لگائے۔

(۱۰) 4+4 کے سوا تمام صحابہ کرام اور رشتہ داران نبوت کو منافق، مرتد اور دشمن علی و دوزخی عی جانے۔

تو ایسے کینسر کو کاٹ کر۔ کافر کہہ کر۔ اسلام اور مسلمانوں کی جان بچانی عی پڑے گی۔ اگر یہ باتیں غلط تہمت ہیں آپ کی کتابوں

میں نہیں نہ آپ کا عقیدہ ہیں۔ تو بے شک جوئے پر آیت لعنت پڑھیں مگر یہ مراحت بھی لکھ دیں۔ "شیعہ امامیہ کے یہ عقیدے

نہیں جو یہ عقائد رکھے وہ پکا کافر ہے"

اگر میرے کسی ذمہ دار بھائی اور سینئر افسر کو یہ الفاظ ناگوار گذریں تو وہ ہم مظلوموں کو نہ بولنے دیں اپنا فرض خود سنبھالیں۔ ماموں

نبی، گھرانہ نبوی اور ماموں اصحاب رسول کے تحفظ کے لئے کابینہ، قومی اسمبلی اور صدر و وزیر اعظم سے یہ بل منکوحہ کرادیں

"کہ جو بھی نیا حکم بنائے ختم نبوت کے اوصاف کسی امام میں مانے یا حضور ﷺ کے کسی مسلمان رشتہ دار یا بیوی، بیٹی کو برا کہے۔

صحابہ کرام کے ایمان عدالت و کردار سب د عزت پر حملہ کرے اس کی سزا موت 141 سال قید ہے"

تو ہم سب مسلمان ایک اد جائیں گے سزا کوں پر جٹوں بھی نہ ٹٹیں گے مقروض ملک میں امن ہی امن ہوگا۔

۱۱ حضرت علیؑ اور ائمہ سے اس طبقہ کا بدترین سلوک

جس ہستی کی وجہ سے یہ سارے مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اس محبوب المسلمین کو بھی سارے نیک مسلمانوں کا دشمن۔

جانتے ہیں اور ان کو سارے مسلمانوں کا بغض مانتے ہیں یہ خود ان کے بھی نا فرمان خدا اور دشمن ہیں۔ ہائے ان لوگوں نے ایک

یہودی کے اکسانے پر حضور ﷺ کے دوہرے داماد حضرت عثمانؓ کو شہید کیا پھر دوسرے داماد کو تانکوں سے باندھ لے دیا خود

بدلہ چاہنے والوں کو جمل میں بعد از صلح دھوکہ سے شہید کیا پھر صفین شام پر چڑھ دوڑے 70 ہزار شہید کئے کرائے پھر حضرت علیؑ کے ہاتھوں میں کرائے سے بھی لڑے۔ آپ کو شہید کیا۔ پھر امام حسنؑ پر قاتلانہ حملہ اس لئے کیا کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہؓ سے صلح کی۔۔۔ پھر امام حسینؑ کو بلا یادیرینہ ارمان پورا کر لیا۔۔۔ 32 آل رسول کا خون پی کر تو ایمین اور خوب موٹے ہو گئے اور امام حسینؑ کا یہ قانون اسلام کسی حکومت کو نافذ کرنے نہیں دیتے۔ "امام وہ مقتدر حاکم ہوتا ہے جو قرآن و سنت کو نافذ کرے اس پر خود بھی چلے لوگوں کو بھی چلائے" (تاریخ اسلام) کیونکہ اگر کسی مسلمان حاکم نے قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا ہے اور تکذیب عالمگیر نے کیا تھا تو ان تانکوں کی خیر نہیں یا یہ اس کے خلاف بغاوت کریں گے۔ یہ لوگ اپنے کسی امام سے موسن اور منتی ہونے کی سند حاصل نہ کر سکے ہر ایک سے لڑے بد دعائیں لیں شیخ وقتہ نماز کے بھی تارک رہتے ہیں۔ ان سے دیکھی حضرت علی المرتضیٰؑ کے خطبات مذمت سے ان کی قرآن سے بھی مقدس کتاب نبیؐ البلاغہ بھری پڑی ہے۔

نمود ملاحظہ ہو۔

(۱) جنہیں کیا ہو گیا ہے جنہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو۔ (نبیؐ البلاغہ خطبہ 117 صفحہ 346 اردو)

(۲) کاش جنہیں چھوڑ کر چلا جاتا تم کو کبھی طلب نہ کرتا تمہاری کثرت کا کیا فائدہ جب کہ تمہارے دل ایک نہیں۔

(نبیؐ البلاغہ صفحہ 347)

(۳) خدا ایسے منافقوں کی مذمت میں فرماتا ہے "تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ اس بے عقل قوم کے دل جدا جدا ہیں۔

(پارہ 28 رکوع 5)

(۴) مجلسوں میں تو کہتے پھرتے ہو ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے جب جنگ چھڑا دیتے ہو تو تم اس سے پناہ مانگتے ہو۔

(نبیؐ البلاغہ خطبہ صفحہ 29)

(۵) میرا تم جیسوں سے واسطہ پڑا دل ہمیشہ بے چین ہے۔ تمہارے حیلے حوالے ہیں ہی غلط سلاط، میں کیسے فتح پاؤں گا؟

(نبیؐ البلاغہ خطبہ صفحہ 29)

(۶) شامیوں کا دستہ آتا ہے دروازے بند کر کے دیک جاتے ہو جیسے گویہ سوراخ میں بجو بھٹ میں۔ خدا کی قسم دو ذلیل ہو گیا ہے

تمہارے جیسے مددگار ملے ہیں۔ (نبیؐ البلاغہ صفحہ 247)

(۷) خدا تمہارے چہروں کو بے آبرو کرے اور تمہیں بد نصیب کرے جیسے تم باطل کے دوست ہو حق کے نہیں ہو۔ (ایضاً)

(۸) منتی جنفران پر تبصرہ کرتا ہے۔ "ان لوگوں سے کیا توقع کی جاسکتی تھی جنہوں نے صفین کی فتح کو شکست سے بدل دیا۔

(نبیؐ البلاغہ صفحہ 347)

(۹) صفین کے موقع پر آپ کے لشکر کی طرفیان دسرکشی پر اتر آئے۔ 20 ہزار سپاہیوں نے بڑھ کر کہا اے علیؑ جنگ بند کر دے ورنہ

تیرا دعویٰ حشر کریں گے جو ہم نے عثمان کا کیا۔ جب علیؑ نے جگ بند کی۔ (نسخ البلاغہ خطبہ 35 صفحہ 189)

(۱۰) حضرت علیؑ نے فرمایا میں شامیوں کے متعلق گمان کر چکا ہوں کہ وہ تم سے حکومت لے لیں گے اس لئے کہ وہ باطل مرکز پر اکٹھے ہیں اور تم مرکز سے منتشر ہو تم اپنے امام کے تا فرمان بدوہ اپنے امام کے فرمانبردار ہیں۔ (نسخ البلاغہ خطبہ صفحہ 25 و 162)

(۱۱) معاویہؓ کے ساتھی امانتداری کا فرض پورا کرتے ہیں۔ تم خیانت سے نہیں چڑکتے وہ اپنے شہروں میں اسن بحال رکھتے ہیں (تمام اصحاب رسول کو ماننے والا کوئی حاکم و افسر کاش کہ یہ فرمان علیؑ سچ کر دکھاتا) تم شورشیں برپا کرتے ہو تم کو کلکوی کا پیالہ

دوں تو اس کا کنڈا چوری سے توڑ لو گے۔ (نسخ البلاغہ خطبہ صفحہ 25 و 163)

(۱۲) اے اللہ یہ مجھ سے نیک دل ہیں۔ میں ان سے نیک آچکا ہوں۔ مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عطا کر اور میرے بدلے میں برا حاکم دے۔ (نسخ البلاغہ صفحہ 163)

علامہ مجلسی نے اس بددعا کی وجہ یہ بتائی ہے کہ آپ ان کے کفر، نفاق، غداری اور مخالفت سے نیک آپکے تھے۔ (جلال العمون) مجلسی سیاستدان قاتلان عثمان کی ان عادتوں سے واقف تھے۔ سچی تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت امام حسنؑ اور حضرت عبداللہ بن عباسؑ نے آپ سے کہا تھا کہ ان سے بیعت نہ لو الگ تھلگ رہو۔ حضرت معاویہؓ اور دیگر عثمانی گورنروں کو ابھی معزول نہ کر دیا (طبری) اس مشورہ پر عمل ہوتا تو 80 ہزار مسلمان نہ کتے تاریخ کا نقشہ اور ہوتا۔ حضرت صفیہؓ کا بیٹا حضرت زبیرؓ اموی حکومت ہرگز نہ آنے دیتا

حضرت امام حسنؑ نے اپنے ان خداداد تانکوں کے متعلق فرمایا

”خدا کی قسم میرے لئے معاویہؓ اور اس کی جماعت بہتر ہے ان شیعوں سے جو میری محبت کا دعویٰ کرتے ہیں پھر مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا میری ران کاٹی میرا مصلیٰ اور سامان سب چھین لیا اب میں مدینہ جا کر ٹھہروں گا“

(جلال العمون حالات حسن صفحہ 419 اردو)

امام حسینؑ نے ان صحابہ کے دشمنوں اور اپنے تانکوں کو یہ بددعایں دیں۔

”اے بے وفاؤ، خالو، خدا و تم نے مجبوری کے وقت ہم کو بلایا ہم جب تمہاری بات مان کر آگئے تو کینہ کی

تکوار ہم پر چلا دی تم پر اور تمہاری نیتوں پر لعنت ہو“ (جلال العمون صفحہ 391)

زین العابدینؑ نے فرمایا تم ہم پر ماتم کرتے رہو۔ تو بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا۔ (جلال العمون صفحہ 391)

سیدہ زینبؓ نے فرمایا اللہ کی قسم بہت روئے گئے تھوڑا آنسو گئے یہ ذلت کا داغ کسی آنسو سے زائل نہ ہوگا۔ (منہی الآمال صفحہ 411)

سیدہ فاطمہ بنت حسینؑ نے فرمایا تم نے ہم کو ایسے شہید کیا جیسے تم نے کل میرے دادا علیؑ کو شہید کیا تھا۔ ہمیشہ سے تمہاری تکواریں سے ہمارا خون نپک رہا ہے دنیا میں اپنے کرتوتوں سے تم اپنی ہی تکواریں اپنے اوپر چلاؤ گے اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار

ہو گئے۔ (جلاء المومن صفحہ 425 از امام باقر علیہ السلام بحالی حالات کر بلا)

چار اماموں سے شیعہ کا بدسلوک دیکھ چکے ہو باقی 8 ائمہ کے شیعوں پر بھی نظر ڈال دو۔
بحکم امام باقر کے بھی کوئی وفادار شیعہ نہ تھے ورنہ وہ ان کے متعلق یوں گوہر افشانی نہ کرتے

”ان میں چھاننی ہوگی مذہب کی تبدیلی ہوگی ان کو پرکھا جائے گا۔ فنا کرنے والی قحط سالی ان پر مسلط ہوگی
اور طاعون ان کو قتل کرے گا۔ (اصول کافی جلد 2 باب المومن وعات)

ششم صادق کے بھی 3 شیعہ مومن نہ تھے ورنہ وہ قیصر طالع نہ جانتے اور کوئی حدیث نہ چھپاتے۔

(اصول کافی جلد 2 باب قلۃ المومنین صفحہ 242)

ہفتم موسیٰ کاظم کے کوئی شیعہ نہ تھے۔ کچھ اسماعیل بن جعفر کے اسماعیلی بن گئے جو کھٹک، کراچی میں اب تک ہیں۔

ہشتم ربیعہ کے کوئی پیروکار شیعہ نہ تھے ورنہ وہ ان کا ریزلٹ یوں نہ سناتے۔ روضہ کافی صفحہ 228 پر ہے

”اگر آپ میرے شیعہ کی پہچان کریں تو سب کو قتل پائیں اگر ان کو پرکھیں تو سب کو مرتد پائیں اگر ان کی
چھاننی کریں تو ہزار میں سے ایک بھی نہ نکلے۔ اگر چھاننی سے چھانیں تو کوئی بھی نہ بچے۔“

امام نیم و نیم، یازدہم کے بھی کوئی شیعہ اور تابعدار نہ تھے ورنہ ان کے خیر و شیر کا کوئی ثبوت تو شیعہ لٹریچر سے ملتا۔ رہے امام احمر
مہدی زمان غائب کے تو 255 ہ سے تاہو زلی اختلاف الروایات 3 - 17 - 30 - 313 شیعہ بھی بیک وقت نہیں ہوئے
ورنہ حضرت امام باہر نکل کر ظلم و کفر کا خاتمہ اور توحید و عدل کا ڈنکا بجا دیتے۔

اصول کافی باب التمجیص والامتحان جلد 1 صفحہ 370 میں ہے۔ ”کہ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ حضرت امام
مہدی کے ساتھ کتنے شیعہ ہوں گے فرمایا۔ نفوس سیر۔ تھوڑے سے آدمی ہوں گے۔ راوی نے پوچھا۔ مہدی کی حمایت کا دعویٰ
کرنے والے تو بہت ہیں تو امام نے فرمایا

”یقینی بات ہے کہ شیعہ لوگوں کو پرکھا چھاننا اور چھانا جائے گا۔ اور بہت سی مخلوق چھاننی سے نکل جائے گی“

قارئین کرام!

۔ بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا۔

دولاکہ صحابہ نبوی پر رات دن برسنے والے امائی لوگ سوچیں کہ لڑھائی صد سال میں ان کے ائمہ حدیث کی یہی کمائی ہے
کہ چند صد شیعہ مومنین بھی نہیں ہیں؟ اور آج خمینی سمیت ذاکر و مجتہد اپنے ہاتھ پر کروڑوں مومن بنا لیتے ہیں 25 لاکھ ایرانیوں
کے قتل عام پر سفاک خمینی گھمنڈ کر کے کہتا ہے۔ ”آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ، حضرت علی، اور
صحابہ کرام کے دور سے افضل ہے“ معاذ اللہ۔ (تحریک نفاذ فقہ جعفریہ صفحہ 46)

۱۲ شیعہ، انتظامیہ اور عام مسلمانوں سے امن کی اپیل اور اتحاد

امت کے لئے چند مطالبات

12 سال پہلے لکھی ہوئی شیعہ ٹیم کی کتاب ”تحقیقی دستاویز“ سرگودھا کے ایک عالم دین مناظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس کھنسن صاحب مدرّس مرکز اتحاد اہلسنت پاکستان نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دی اسے گالیوں سے لبریز انتہائی دلدار پاکر بھی بنجیدگی سے ہر بات کا قرآن و سنت اور کتب فریقین سے جواب لکھا۔ اور فریقین اپنے دفاع میں ایسی کتابیں لکھتے رہے ہیں ہاں چند باتوں پر عمل سے امن ہوگا۔

1۔ یہ ملک ہمارا ہے دشمن سر پر ہے ہم نے ہی اسے بچانا ہے۔ گالیوں تہذیبوں والی کتابیں اب کوئی فرقہ نہ لکھئے۔

2۔ اس کتاب کا جواب الجواب کوئی صاحب نہ لکھیں۔ ہم نے غلط اور جھوٹا الزام لگایا، دلو مقدمہ کر کے سزا دلانیں۔

3۔ اور جو باتیں سچی ہوں وہ ان کے منکر و مخالف ہوں تو قانون کی سزا اپنے افراد پر بھی لاگو کرانیں تب امن ہوگا۔

4۔ ہر فرقہ کے جلوس بدعت اور فسادات کا ذریعہ ہیں کسی بھی فرقہ میں مذکور نہیں انتظامیہ امن عامہ اور وحدت امت کیلئے بند کرانے۔

5۔ شرکت کے لئے پابند نماز اور بارائش ہونے کی شرط لگائیں۔ انتظامیہ کے تحفظ کا خرچ خزانہ سے نہیں ان کی انجمنوں سے لیں۔

6۔ شیعہ نیک علماء امام بارگاہ کا منبر خود سنبھالیں جاہل بے شرع ذاکروں کو بے دخل کریں۔ ائمہ کی اخلاقی تعلیم عام پھیلائیں مجتہد

عمر حسین دھکو کی ”اصلاح المجالس والجالفل“ پڑھیں پڑھائیں۔ ذاکروں سے حرام کام کو انہیں تب امن ہوگا صحابہ کرامؓ کے متعلق

س۔ ش کی کتنی متنازع سوچ ہے۔ آپ حکایات صحابہ اور حیات الصحابہ کی فہرست کا تحقیقی دستاویز کی فہرست سے موازنہ کر لیں۔

7۔ 28 ستمبر 1991ء میں نواز شریف نے اپنے دور میں سپاہ صحابہ اور فرقہ جعفریہ کا تاریخ ساز اجلاس گورنر ہاؤس لاہور میں سرکاری طور پر جو کرایا تھا۔ اور فریقین نے تسلیم کیا ”کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؑ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے“ بحوالہ اخبار

جنگ 19 ربیع الاول 1412ھ، 29 ستمبر 1991ء، اتوار وہ موجودہ اسمبلی سے منظور کرا کر نافذ کیا جائے یہی ان کا تقاضا ہے۔

مؤلف

3 محرم 1430ھ - یکم جنوری 2009ء، یوم النہیں

ایمانی دستاویز کا مقدمہ

صحابہ کرامؓ اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تعارف

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم والصلاة والسلام علی رسولہ محمد خاتم النبیین والمعصومین وعلی آلہ واصحابہ وازواجه واهل بیتہ و خلفائہ الراشدین المہدیین الذین قال اللہ فیہم اۛہُوَ الَّذِیْ یُضِلُّنِیْ عَلَیْکُمْ وَمَلَائِکَتُهُ لَیُخْرِجَنَّکُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی التَّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ﴿۱﴾ تَجِیْئُہُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہُ سَلَامًا وَاَعَدَّ لَہُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ﴿۲﴾ (پارہ ۲۲ رکوع ۳) وقال تعالیٰ فی شان نبیہ واصحابہ الظاہرین فی دینہ اۛہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہُ عَلَی الدِّیْنِ الَّذِیْ کُذِّبَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا ﴿۱﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءٌ بَیْنَهُمْ تَرَہُمْ وَکُفَّاءٌ سَجَدًا یَسْتَغْفِرُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا یَسْمَآہُمْ لَیْ وَجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثْرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُہُمْ لَی التَّوْرِ وَمَثَلُہُمْ لَی الْاُنْجِیْلِ کَزُرْعٍ اَخْرَجَ ضُطَّآءَ لَآؤُرَّةٍ لَّا تَسْقَطُ لَّا تَسْوِیْ عَلَی سَوَیِّہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعُ لَیَغِیْظَ بِہِمْ الْکُفَّارُ وَعَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْہُمْ مَّغْفِرَةً وَاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱﴾ (سورۃ فتح)

۱۔ ”دووی ہے جو خدا اور اس کے فرشتے تم پر صلوات بھیجتے ہیں۔ تاکہ وہ تم کو (کفر و فتنہ کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں پر بہت عیاریں کرنے والا ہے جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام ان کی اعلیٰ درجہ کی عداوت، ہدایت اور خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بہت عیاریں اچھا اجر تیار کر رکھا ہے“ (ترجمہ مقبول)

۲۔ ”دووی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور دیکھ بھال کے لئے اللہ کافی ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو بھی حقیقتاً ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بھاری ہیں اور آپس میں رحم دل تم ان کو کور کور و بھد کی حالت میں دیکھو گے کہ وہ خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں ان کی علامتیں ان کے چہروں پر بھدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یہ شیطان کی تورات میں بیان کی گئی ہے اور انجیل میں ان کی مثل یہ ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کوئیل نکالی پھر اپنے تھے پر کھڑی ہو گئی مضبوط ہو کر موٹی ہو گئی۔ اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے تاکہ ان کے ذریعے سے کافروں کو طرد دلائے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیکو کار ہیں مغفرت کا اور بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہے“ (ترجمہ مقبول پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

اسی امت محمدیہ (علیہ السلام) کو ملت ایمانی بھی فرمایا "اسی نے تم کو چن لیا ہے اور تم میں سے کے بارے میں کوئی سختی روا نہیں رکھی یہ تمہارے باپ ایمانیم کی اہل ملت ہے اور اس خدا نے پہلے ہی سے تمہارا نام مسلم (طہیر) فرمایا ہے اور اس قرآن میں بھی وہی نام رکھا ہے کہ رسول تمہارا جمال و انحال پر گواہی دے اور تم لوگوں کے جمال و انحال پر گواہی دو پھر اب تم نماز پڑھاؤ اور زکوٰۃ دو اور اللہ پر پورا پورا بھروسہ رکھو وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ سب سے بہتر کہ مرزا کا سب سے بہتر مدعا ہے۔ (پارہ ۱۶ آخری آیت فتح ترجمہ قبول)

جو لوگ اپنی پیدائش سے ہی مسلمانوں کی منافق جاننے سمیت غمہ کو تحیر چاہن کر شب و روز ان کی بدگوئی میں لگن رہتے ہیں اپنے کو اماموں کا گروہ اور ان کی ملت کہلانے پر فخر کرتے ہیں وہ یہ امتِ نور سے پڑھیں سان کے امام تو آپ کے امتی بن کر اس امت کی اپنے نبی سے یوں تعریف نقل کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کی تعریف اہلبیت کرام کی زبانی (خود حضرت علیؑ حضور ﷺ سے نقل فرما رہے ہیں)

1- یہودیوں سے نہر کوثر کی تعریف میں آپؐ نے فرمایا: ایسی ایسی صفات والی ہے جو خدا نے مجھے اور میری امت کو دئی ہے۔ چنانچہ فرمایا: **إِنَّا أَغْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ** یہودیوں نے کہا تو رات میں بھی یہی لکھا ہے“ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 237 اور)

2- میرا نام خدا نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ خدا محمود ہے۔ میں محمدؐ ہوں اور میری امت کے لوگ حامد ہیں۔ (الینا)

3- حضرت نوح علیہ السلام پر تھوڑے لوگ۔ زیادہ سے زیادہ 80 مومن۔ ایمان لائے میری مختصر مدت۔ 23 سال۔ میں میرے تابع اس قدر لوگ ہیں کہ نوح سے بہت زیادہ تھے بے شک بہشت میں ایک لاکھ بیس ہزار مغضی ہوں گی۔ میری امت کا اسی ہزار مغضی ہوں گی اور باقی امتوں کی چالیس ہزار مغضی ہوں گی۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 238)

نوٹ: نیا کلمہ بنا کر جو لوگ صرف خود کو مومن کہتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والے!!
 لاکھ صحابہ کرام اور پھر کروڑوں اربوں مسلمان کو کافر، غیر مومن اور روزنی مانتے ہیں وہ غور سے سوچیں کتنی غلطی پر ہیں۔ کیا وہ اپنا
 ہزار ہشتی معنوں میں آسکیں گے؟ یا کسی کو آنے دیں گے۔

4۔ خدا فرماتا ہے وَزَعَنَّا لَكَ بِذُنُوكَ ہم نے آپ کا ذکر اونچا کر دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ کلمہ، آذان، اقامت، نماز، عیدین، سناک حج اور ہر خطبہ یہاں تک کہ خطبہ نکاح میں بھی جہاں اخلاص سے اللہ کی گواہی دیتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ کا نام بھی لیتی ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 242)

یہاں سے پتہ چلا کہ ان مقامات میں صرف خدا و رسول کا نام لینا ہی ضروری ہے۔ اور کسی صحابی کا تذکرہ بدعت اور گناہ ہے۔

5۔ آیت لِلّٰہِ مَا لَی السَّمٰوٰتِ وَمَا لَی الْاَرْضِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ☆

(ترجمہ) ”آسمان و زمین کا سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے۔ جو کچھ تمہارے حسی میں ہے۔ اگر ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا۔“ (پارہ 3 رکوع 8)

خدا نے یہ آیت آدم سے لے کر امت محمدیہ تک پیش کی بھاری ہونے کی وجہ سے امت محمدیہ کے سوا کسی نے قبول نہ کی تو اللہ نے امت محمدیہ سے تخفیف فرمادی اور فرمایا: ”حضرت رسول اور مومنین نے اپنے رب کا وہ سب کچھ مان لیا جو ان کی طرف اتارا گیا پھر آخر سورت میں ان کی 4 دعائیں منکوح کر لیں۔

1۔ 2۔ غلطی خطا اور بھول پر اے رب ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ 3۔ پہلی امتوں جیسے بھاری بوجھ ہم سے نہ اٹھو۔

4۔ جن کاموں کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ کروا۔ ہمیں معاف کر دے۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما۔ آپ ہمارے سوا ہیں اور کافروں پر ہماری مدد فرما۔ (پارہ 3 رکوع 8) (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 243)

6۔ آپ کی امت کے لوگ اپنے دشمنوں پر مسلط ہوں گے۔..... مجھ پر لازم ہے کہ تمہارے دین کو ادیان عالم پر غالب کر دوں یہاں تک کہ مشرق و مغرب کے ہر گوشہ میں تمہارا دین ہو گا اور کفار و مشرکین تمہارے ماننے والوں کو جزیہ دیں گے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 244) (معلوم ہوا کہ خلفاء راشدین ان کی فتوحات اور تبلیغ اسلام کو سچا ماننا ضروری ہے)

7۔ آپ کی امت نیکی کا ارادہ کرے۔ تو عمل کے بغیر وہ لکھ دی جاتی ہے۔ اگر عمل کریں تو دس سے لے کر سات ہزار تک اور اس سے بھی زیادہ ثواب لکھا جاتا ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 245)

8۔ ”اس امت کے 70 ہزار آدمی بے حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کے برابر چمکتے ہوں گے۔ کچھ کے ستاروں کے مانند ہوں گے ان میں باہمی دشمنی نہ ہوگی“ ایضاً

توضیح: اگر یہ صحابہ کرام سے ہوں تو خلفاء ثلاثہ کے زمانے کے لوگ ہوں گے کہ ان میں دشمنی نہ تھی اور جنت تو مومنین کو ملے گی تو خلفاء ثلاثہ کو مومن اور برحق خلیفے ماننا جنت میں جانے کے لئے ضروری ہے۔

9۔ آنحضرت ﷺ کو مومنوں کے دل سے قریب اور ان کا محبوب قرار دیا ہے خود آپ کا ارشاد ہے کہ میری محبت میری امت کے خون میں ملی ہوئی ہے اور وہ مجھ کو اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جیسے خدا کا بھی ارشاد ہے ”نبی مومنوں کو

اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہے اور اسکی بیویاں تو مومنوں کی مائیں ہیں“ (پارہ 21 دکرع 17) حیات القلوب جلد 2 صفحہ 240
 10- خدا امت محمدیہ کو بھوک سے نہ مارے گا۔ مگر اسی پر جمع نہ کرے گا۔ کفار و مشرکین کو ان پر مسلط نہ کرے گا سب کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔ طاعون میں مرنے والے شہید ہوں گے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 246)

بارہ ہزار جنتی امتی صحابہ کرامؓ

حیات القلوب جلد 2 کا باب 57 ہے مہاجرین و انصار اور صحابہ و تابعین کی فضیلت پر ۵۵ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں
 1- ابن بابویہ نے بسند معتبر ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ خوشحال اس کا جو مجھے دیکھے اور مجھ پر ایمان لائے یکما بات 7 مرتبہ ارشاد فرمائی۔

2- بسند حسن حضرت صادق سے روایت ہے کہ آنحضرت کے اصحاب (خاص) بارہ ہزار تھے مدینہ کے آٹھ ہزار مکہ کے دو ہزار اور دو ہزار آزاد کئے ہوئے تھے (جو کفر میں اسلام دشمنی کی وجہ سے قابل سزا تھے مگر فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ان کا اسلام قبول کیا جرائم معاف کر دیئے تو ان کو طلاق یعنی آزاد شدہ کہتے ہیں ورنہ وہ غلام تو نہ تھے)

ان بارہ ہزار میں کوئی قدری نہ تھا جو خداوند عالم کے جبر کے قائل ہیں۔ اور نہ کوئی مرجی تھا جو کہتے ہیں کہ ہر ایک کا ایمان ایک قسم کا ہے۔ اور نہ کوئی حروری (خارجی) تھا جو امیر المومنین کو سزا کہتے ہیں۔ اور نہ کوئی معتزلی تھا جو کہتے ہیں کہ خدا کو بندوں کے عمل میں کوئی دخل نہیں۔ اور وہ خدا کے دین میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ اور وہ شب و روز گریہ کرتے اور کہتے تھے خداوند ہماری روحوں کو قبض کر لے لے لے اس کے کہ امام حسینؑ کی شہادت کی خبر ہم کو پہنچے۔

3- بسند دیگر جناب رسول خدا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خوشحال اس کا جس نے مجھے دیکھا اور کیا کہا اس کا جس نے میری صحابی کو دیکھا ہو اور کیا کہا اس کا جس نے میرے صحابی کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ (یہ حدیث مسلم شریف وغیرہ میں بھی ہے صحابہ، تابعین، تبع تابعین کو خیر القرون کہتے ہیں)

4- شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا میں تم کو تمہارے پیغمبر کے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کو گالی مت دو۔ اور تمہارے پیغمبر کے اصحاب وہ ہیں جو ان کے بعد دین میں کوئی بدعت نہ کئے ہوں گے نہ کسی بدعت کرنے والے کو نہاد دی ہوگی بے شک جناب رسول خدا نے ان کے بارے میں مجھ سے سفارش فرمائی۔

5- بسند صحیح محمد باقر سے روایت ہے کہ جناب امیر نے عراق کے لوگوں کے ساتھ نماز صبح ادا کی اور فارغ ہو کر لوگوں کو وعظ فرمایا اور دئے پھر سب کو خوف خدا سے رلا دیا۔ پھر فرمایا

”خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنے خلیل رسول خدا کے زمانے میں صحابہ کی جماعت کو دیکھا جو صبح و شام اس حال میں گزارتے تھے کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، غذا سے ان کے پیٹ خالی، ان کی پیشانیوں زیادہ سجدے کرنے سے بکریوں

کے زوالوں جیسی تھیں، دورانیہ عبادت الہی میں بسر کرتے تھے، کبھی قیام میں ہوتے کبھی رکوع میں اور اپنے عہدوں اور پیشانیوں کو شہت میں رکھتے تھے اور ہمیشہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتے رہے اور ورد و کراس سے التجا کرتے تھے تاکہ ان کے بڑوں کو بخش جنم سے آزاد فرمائے خدا کی قسم میں ہمیشہ ان کو اسی حال میں عذاب الہی سے خوفزدہ پاتا تھا۔

۶۰۔ یہ سید کرام اعرابی مقلد ہے۔ السکلوب قد یصدق۔ بہت جھوٹا کبھی کبھ عداوت ہے۔ یہ خاتم المجد ثین ملا باقر جلی کی معتبر کتاب ہے۔ جو صحابہ کرام کے اورداد، بدگوئی، منافقت کی تہمت، خلفاء راشدین کے انکار وغیرہ، نفوات میں مشہور ہے۔ شیعہ ایسی باتوں کو اپنا مذہب دایمان بنائے ہوئے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کہئے کہ یہ سارا جھوٹ کا ٹال، جل کر راکھ ہے، و کیا یہی ہزاروں خوش قسمت صحابہ کرام حضرات ابو بکر، عمر، عثمان، علی، حسن، معاویہ وغیرہم کو خلفاء حقانی مان کر پوری دنیا فتح کرنے والے نہ تھے؟ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ (کیا تم میں سے ایک بھی سیدھی راہ پر نہیں؟)

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم کی روشنی میں

عالمین کی مسلم اور مستند احادیث صحیحہ سے تو امت اور صحابہ کی فضیلت آپ پڑھ چکے قرآن بھی فرماتا ہے۔

۱۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ..... انْجِرْ عَظِيمًا (پارہ 26 رکوع 12) وہی خطبہ الی جامع آیت ہے۔ شیعہ ترجمہ بھی دیکھ چکے ہو۔
شیعہ کی خیم ترین کتاب، بحار الانوار جلد 72 صفحہ 92 میں یہ آیت پڑھ کر امام صادق فرماتے ہیں ”یہ ان کی مثال انجیل میں ہے“ تو فرات و انجیل میں یہ حضور ﷺ کی شان اور آپ کے صحابہ کرام کی شان بیان فرمائی ہے۔ ان کے منکر یہود کی مذمت یہ ہے ”اللہ نے حضور ﷺ کو جو نبی بنا کر بھیجا تو انہوں نے آپ کو پہچان کر پھر انکار کر دیا“ جیسے اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ”جب وہ پیغمبران کے پاس آجاء اور اسے پہچان گئے تو اس کا انکار کر دیا“ (سورہ بقرہ، پارہ 1 رکوع 10) اعداء صحابہ کے مذہب کا بانی چونکہ یہودی ہے تو انہوں نے اقام صحابہ کرام کے منافق مرتد اور کافر جان کر انکار کر دیا۔ فَلَمَّا لَعَنَّ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ ان پر بھی اپنے پیشواؤں کی طرح صادق ہے۔

2. "لکن اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں سجایا۔ اور کفر و گناہ اور نافرمانی کی نفرت تمہارے دلوں میں ڈال دی یہی لوگ تو سیدھی راہِ رشد و ہدایت پر ہیں یہ ان پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ اللہ خوب جاننے والے اور حکیم ہیں" (سورۃ حجرات، نرکڑ 1، پارہ 26)

3۔ ”یہ اللہ کلمہ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور بر ضرور غالب رہیں گے یقیناً اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔ تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہ پاؤ گے۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کیا ہو گو وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے پوتے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ ہوں وہی تو ہیں کہ اللہ نے ایمان ان کے دلوں میں لگو دیا ہے اور انہی طرف سے روح ایمان سے ان کی تائید فرمائی ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

نہیں بھتی ہوں گی۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا وہ اللہ سے راضی ہو گئے وہی خدا کا گراں ہیں آگاہ رہو کہ خدا کا کردہ وہی تو (پوری پوری) صلاح پانے والے ہیں (پارہ 28 سورۃ مائدہ آخری آیت 3، ترجمہ قبول) 4- نیز یہ (مال نے) ہجرت کرنے والوں میں سے ان ضرورت مندوں کا بھی حق ہے جو اپنے کمروں سے بھی نکالے گئے اور اپنے مالوں سے بھی (الگ کئے گئے) تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی نصرت کئے جاتے ہیں وہی تو سچے ہیں۔

5- اور (ان کا بھی حق ہے) جو ہجرت کرنے والوں کے پہلے سے دار ہجرت میں مقیم اور ایمان پر قائم ہیں۔ اور جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں اور جو کچھ ان ہجرت کرنے والوں کو دیا جائے اس کی اپنے دلوں میں خواہش نہیں پاتے اور گواہ خود ضرورت ہو تاہم اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کے حرص سے ہمالیا جائے تو ایسے ہی لوگ پوری پوری صلاح پانے والے ہیں۔

6- اور ان کا بھی حق ہے جو ان مہاجرین و انصار کے بعد یہ عرض کرتے ہوئے آئے کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمارے (گناہوں) اور ہمارے بھائیوں کے گناہوں کو جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ (پارہ 28 رکوع 4)

7- اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کئے اور جنہوں نے جبکہ دی اور نصرت کی برحق مومن وہی ہیں بخشش اور عزت کی روزی انہی کے لئے ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کئے وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ (سورۃ انفال، پارہ 10 رکوع 6)

8- اور جب آئی اللہ کی مدد اور فتح (ہو گیا کہ) اور دیکھا تم نے لوگوں کو خدا کے دین میں گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں تو اب تم اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو اور اس سے طلب مغفرت کرو۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (سورۃ نصر پارہ 30)

9- یقیناً فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں، دعا کرنے والے مرد اور دعا کرنے والی عورتیں اور (اپنے قول و فعل میں) سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، گڑگڑانے والے مرد اور گڑگڑانے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے خدائے تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہے۔ (پارہ 22 ترجمہ قبول صفحہ 506)

10- تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہو سکتا ان لوگوں کے جنہوں نے بعد فتح خرچ کیا اور جہاد کیا وہ درجہ میں کہیں بڑے ہوئے ہیں اور اللہ نے حسی (جنت) کا وعدہ تو سب سے کیا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو

اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ (پارہ 27، رکوع 17)

قارئین کرام! سینکڑوں ایسی آیات سے یہ چند آپ کے سامنے ہیں۔ پھر غور سے ترجمہ دیکھ لیجئے۔ تمام صحابہ کرامؓ کی قدیم اور مہاجر ہوں۔ مدنی انصار ہوں۔ جدید فتح مکہ کے موقع پر ہزاروں فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہونے والے ہوں سب کو اللہ نے مومنین، صادقین، مخلصین، راشدین، نمازی و مجاہدین، خدا سے راضی، ہدایت یافتہ، جنتی اور بخشا ہوا بنایا ہے۔ اب نبوت کے مقابل امامت ایجاد کر کے ان کو ایمان و اسلام سے خارج یا دوزخی ماننا کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی ولایت کا کلمہ کیوں نہ پڑھا تھا۔ ان کی بیعت کیوں نہ کی تھی۔ بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ قرآن ختم نبوت اور حضور ﷺ کے پڑھائے اور ہدایت پر پھیلانے ہوئے دین اسلام کا انکار ہے۔

خلافت و اقتدار کی آیات خلفاء راشدینؓ پر پوری ہو گئیں

11۔ آیت استخفاف ----- ان سب لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ ضرور ان کو اس زمین میں جانشین (منہجبر) بنائے گا۔ جیسا کہ ان سے پہلوں کو جانشین بنایا تھا اور ضرور ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کر لیا ہے ان کی خاطر سے پائیدار کر دے گا اور ضرور ان کے خوف کو اس سے بدلے گا اس وقت وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے گا پس نافرمان دینی ہیں۔

(ترجمہ مقبول صفحہ 427، پارہ 18، رکوع 13)

اس آیت سے چند باتیں یقینی ثابت ہو گئیں۔ (۱) خلافت اللہ کا وعدہ ہے جو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتا۔ نہ جموٹا ہو سکتا ہے۔ (۲) عہد نبوت میں موجود صحابہ کرامؓ سے ہی وعدہ ہے۔

(۳) وہ خلفاء مومن و کامل ہوں گے نیک ہو کر نیک اعمال کی حکومت کریں گے شیعہ اور خارجیوں کے سب اعتراضات ختم ہو گئے (۴) ان پر خوف نہ ہو گا وہ خدا کا پسندیدہ دین نافذ کریں گے۔ تو حضرت علیؓ کی خلافت کے منکر شیعہ کا یہ خیال غلط ہوا "کہ علی کی حکومت برائے نام تھی وہ ڈر کی وجہ سے مذہب شیعہ نافذ نہ کر سکے" (مجالس المومنین، تجلیات صداقت از ذہکد وغیرہ)

حضرت مقدادؓ حضور ﷺ سے راوی ہیں کہ (فتوحات خلافت راشدہ کی وجہ سے) زمین پر پکایا کچا خیمے کا گھر بھی نہیں رہے گا مگر کہ اسلام اس میں اللہ تعالیٰ عزت یا ذلت کے ساتھ داخل کریں گے یا تو اللہ ان کو عزت دے گا اور اہل اسلام بنادے گا یا ان کو ناز کر دے گا تو وہ (جزیرہ دے کر) اسلام کے آگے جھک جائیں گے۔ (شیعہ تفسیر طبری جلد 3)

(۵) لَبَسْنَا خَلِيفَتُهُمْ لَيْسَ الْاَوْضِ . تو وہ بااقتدار خلیفہ بن کر رہیں گے نہ وہ کسی سے جھینیں گے نہ کوئی ان سے جھین سکے گا۔ شیعہ عقیدہ میں نہ ان کے اماموں کو ایسی حکومت ملی نہ عوام کے دلوں میں ان کی عزت و عظمت کا مسکہ بیٹھا یہ سب کچھ ان سے دھروں نے جھین لیا۔ تو امامیہ اپنے عقیدہ میں اپنے اماموں کے خود دشمن ہیں۔ اور قرآن کے بھی منکر ہیں۔

(۶) شیعہ تفسیر صافی میں ہے ”کہ ان کو اپنے نبی کے بعد خلیفے بنائے گا۔ تو امام مہدی ان میں داخل نہیں۔“

(۷) شیعہ تفسیر طبری اور کاشانی میں ہے ”کہ ان کو عرب و عجم کی کافر زمینوں کا خلیفہ و وارث بنائے گا“ تو اللہ نے جزیرہ العرب ممالک کسریٰ اور روم کے شیران کے حوالے کر دیئے۔

(۸) حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کو مشورہ میں فرماتے ہیں ”یہی وہ اللہ کا دین ہے جس کو اس نے ظاہر و غالب کرو یا اور اس کا وہ لشکر ہے جس کو اس نے تیار کیا ہے اور وہ پہنچا جہاں تک پہنچ گیا۔ ہم اللہ کے وعدے پر ہیں اور وہ اپنے وعدے پورے کر رہا ہے اور اپنے لشکر کی امداد کر رہا ہے۔“ (نسخ البلاغہ جلد 2 صفحہ 40 طبع مصر) ----- یہاں حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی خلافت کو اللہ کا دین لشکر فاروقی کو خدا کا بنایا ہوا اور منصور بنایا اور آیت کا وعدہ پورا ہو جانے کی خبر دی ہے۔

(۹) یہی کچھ شرح نسخ البلاغہ فیض الاسلام جلد 1 صفحہ 434 میں ہے۔

(۱۰) اور ابن مثنیٰ بحرائی کی جلد 1 صفحہ 163-167 میں لکھا ہے۔ والفصل ما شهدت به الاعداء

12- آیت لسمکین فی الارضیں ----- ”مہاجرین وہ لوگ ہیں جن کو اگر ہم زمین میں حکمین (اقتدار) دیں گے تو وہ باقاعدہ نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم کریں گے اور برے کاموں سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے“ (ترجمہ مقبول، صفحہ 403، پارہ 17 رکوع 13) اس آیت میں مظلوم مہاجرین سے خلافت و اقتدار کا وعدہ ہے۔ جو خدا نے پورا کیا۔

تفسیر مجمع البیان جلد 3 صفحہ 88 پر ہے۔ ”اللہ سبحانہ نے یہ مہاجرین کا وصف ذکر فرمایا ہے کہ ان کو ہم ایسے کام کرنے کی طاقت دیں گے اور زمین میں حکمران بنائیں گے تو وہ تمام حقوق سمیت نماز ادا کریں گے اور فریضہ زکوٰۃ بھی ادا کریں گے“

13- آیت محمد و محمدانہ ----- ”وہ لوگ جنہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا خدا کی خوشنودی کے لئے ہجرت کی ہم ضرور بر ضرور ان کو دنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہوگا“ (پارہ 14، سورۃ نحل، رکوع 6) سابقہ آیت کی طرح مہاجرین سے خدا نے دو وعدے فرمائے۔ دنیا میں باعزت مقام، اور آخرت کی کامیابی۔ دنیا کا باعزت مقام اور رتبہ تو خلافت نبوی ہے۔ الحمد للہ خلفاء کو لوگوں کے دلوں پر حکمرانی نصیب ہوئی۔

شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان پارہ 14 صفحہ 77 میں ہے (۱) ”کہ اچھی جگہ مدینہ طیبہ ہے۔ ازاں ابن عباس۔“

(۲) یہاں اچھی حالت مراد ہے کہ نصرت و فتوحات حاصل آتی رہیں گی۔ تیسری تفسیر یہ بھی ہے۔ کہ جو شیر اور ممالک ان کے ہاتھ پر فتح ہوئے اچھے ٹھکانے سے وہ مراد ہیں۔ نینوں تفسیریں درست ہیں باہم تضاد نہیں۔

یہ آیات خلافت راشدہ کے وقوع اور حقانیت پر واضح دلائل ہیں۔ سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ان پر ایمان لائیں خلافت راشدہ اور 4 خلفاء حق چار بار مان لیں۔ 13 آیات پھر پڑھ لیں۔

تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام سے متحد رہنے کی اپیل

حضرات گرامی! آپ دیکھ چکے ہیں کہ خاتم المرسلین ﷺ نے اس مجتہد راہی امت کی کتنی تعریف کی ہے۔ خود خدا نے اس امت کے سب سے اعلیٰ اور سینئر طبقہ صحابہ کرام کی کتنی شان بیان فرمائی ہے پھر خدا و رسول کے محبوب اہل بیت و نظام نے امت اور افسران و خلفاء امت کی کیسے منقبت سرائی کی ہے؟ کیا خدا و رسول اور آل نبی کا یہ طرز بیان ہم سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہم بھی ایک امت محمدیہ، خدا کے نیک بندے اور بھائی بھائی بن کر صحابہ و اہل بیت کی طرح شیر و شکر کی عبادت و زعمی گذاریں۔ ایک دوسرے کے حقوق پہچانیں کسی کی دلازداری نہ کریں بالفاظ دیگر فرقہ وارانہ منافرت اپنی اپنی بناوٹی علامات ایک دوسرے کی تحقیر و مذمت چھوڑ دیں۔ خدا کا یہ حکم تو ہے "ایمان والو! اللہ کی رسی (قرآن و سنت اور اتحاد امت) کو مضبوطی سے سب مل کر تھامو اور فرقتے فرقتے نہ بنو" (پارہ 4 رکوع 2) مگر یہ حکم کہیں نہیں ہے کہ رسی کے بل کھول دو اور الگ الگ ٹولے بن جاؤ کہ ہر گروہ ایک ایک بل کو کچا کر کے پھر دھاگے بنالے۔ اس تین شاخوں والی رسی کی مضبوطی یوں ہوگی کہ سب کو ایک سوچ کی بہت کے ساتھ جوڑو اور تکل دے کر خوب تھامے رکھو۔ مثلاً اس کی 3 شاخیں یہ ہیں۔

قرآن..... جو اللہ کا اتارا ہوا آئینی ضابطہ حیات ہے۔

حدیث و سنت..... جو اس آئین کی تشریح ہے۔

اجماع امت..... کہ امت مسلمہ نے اس آئین اور ضابطہ حیات کو عمل کر کے کیسے دکھایا ہے۔ ہم بعد والوں کا فرض ہے کہ یہ تیل کھلے نہ دیں۔ علیحدہ علیحدہ نہ کریں بلکہ متحد رکھ کر اس سے کام لیں۔ تینوں کو تھامے رہیں یعنی اتباع کرتے رہیں۔

فرقہ وارانہ سوچ کی چھ مثالیں

رسی کھول کر الگ الگ بان کے ٹکڑے کر دینے کی شکل یہ ہے۔

1۔ کہ ایک گروہ کہے صرف قرآن کو مانوں گا۔ صاحب قرآن رسول اللہ ﷺ تو خط لانے والے ڈاکیا تھے آپ نے کیا تشریح کی اسے ہرگز حجت نہیں مانتا۔ اب یہ منکر حدیث پر ویزی بن کر خود اہل قرآن کہلاتا ہے۔

2۔ ایک گروہ کہے قرآن و حدیث دونوں حجت تو ہیں۔ مگر فہم قرآن اور فہم حدیث میری اپنی سوچ کے تابع ہے۔ حدیث قرآن کا مطلب بتائے دو مجھ پر حجت نہیں۔ قرآن و حدیث کا مطلب و معنی جو صحابہ کرام بتائیں وہ مجھ پر حجت نہیں۔ فقہاء اور محدثین جو مطالب بیان کریں وہ میں نہیں مانتا کیونکہ یہ کسی پر اعتماد کرنا اور بغیر دلیل پوچھے اس کی بات مان لینا تقلید ہے اور یہ حرام ہے۔

3۔ اسی طرح ایک تیسری رائے یہ ہے کہ ایک ایک امام اور محدث فقہ کو بڑا صاحب علم جان کر میں کیا مانوں۔ سب مل کر ایک فیصلہ سنا دیں کسی مسئلہ پر قرآن و حدیث کا اختلاف سنا دیں تو بھی میں نہیں مانتا۔ اجماع امت حجت نہیں ہے۔ حجت صرف میری

منفرد رائے ہے جو میں آیت یا حدیث پڑھ کر اس کا مطلب بیان کروں وہی سب مائیں ورنہ وہ قرآن وحدیث کے منکر ہیں۔
4- ایک گروہ کہے صرف اہل بیت کو مانو وہی حجت ہیں کیونکہ وہ عالم لدنی اور پیدا کٹی ہدایت یافتہ تھے۔ علم عمل اور ہدایت والے ایمان میں کسی چیز کے بغیر علیہ السلام کے محتاج نہ تھے۔

5- ایک گروہ کہے۔ امام وحاکم صرف خدا کی نص اور اس کے بنانے سے بنتا ہے۔ پنچایت سے رائے عامہ سے ہرگز امام و نظیر نہیں بنتا نہ پنچایت اور اسبلی اسے معزول کر سکتی ہے یہ پوری امت سے الگ خارجی بن گیا۔

6- ایک کہے حضور ﷺ کی سنت و اطاعت تو وقت کے بادشاہ کی طرح صرف زندگی میں تھی پھر صرف 12 میں سے ایک ایک امام 260 تک حجت رہا قرآن صرف اس کے پاس تھا۔ اب بارہواں امام تو قرآن سمیت غائب ہے۔ اب صرف ذاکر و مجدد کے پیچھے چلو۔ یہ رائشی۔ ہر چیز چھوڑ دینے والا۔ مومن بن گیا۔

سب دلائل پر متفقہ چلنے والے اہل حق مسلمان کون ہیں

بھائیو! بطور نمونہ یہ مضبوطی کو لئے والے توڑنے والے ایک دو دلیلوں والے الگ الگ دھا کہ دکھانے والے گمراہ فرقوں کی مثالیں ہم نے بیان کر دی ہیں۔ مگر وہ اکثر جی مسلمان ہرگز فرقہ نہیں۔ جو پورا قرآن صحیح سالم مان کر اس کا مطلب و معنی حدیث نبوی سے لیتے ہیں۔ جو آپ کی تمام صحیح احادیث کو مان کر ان کا مفہوم صحابہ کرام سے پوچھتے ہیں۔ جو قرآن وحدیث کے دودھ دہی سے مکھن۔ پھل سے منڈو گودا بنام فقہ و قانون امت کے اکابر دین اور فقہاء مجتہدین سے نکلواتے ہیں۔ ہمدین کے سارے آٹھوں احکام فرض واجب سنت مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی تنزیہی پر عمل کر کے اہل السنۃ اور تمام صحابہ و اہل بیت تمام محدثین و فقہاء کو مان کر دالجمائہ کہلاتے ہیں۔ ان کی نسبت مرکز علم یا جامع دین کسی شہر اور فقیہ کی طرف تو ہو سکتی ہے۔ جیسے ہر آدمی کی اپنے گاؤں، ضلع، والد و دادا کی طرف نسبت درست ہوتی ہے۔ مگر دین کی طرف ایک قسم دلیل کی طرف یوں نہیں ہوتی کہ دوسری دلیل کا منکر سمجھا اور پہچانا جائے۔ جیسے اہل قرآن۔ حدیث کا منکر ہے۔ حدیث والا یعنی فقہ کا منکر ہے اصولی یعنی عام روایات کا منکر شیعہ عالم ہے وغیرہ

اگر آپ ان مثالوں سے فرقہ واریت کی نشانی دوسری دلیل کا انکار پہچان چکے تو بحمد اللہ یہ آپ کا خادم مؤلف کتاب ہذا کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اسلام کی ہر شخصیت کو ماننا ہر دلیل پر ایمان رکھنا اور اپنی پہچان کسی خاص نعرہ عمل اور علامت سے نہیں کرتا۔ اس لئے اصولاً۔ اخلاقات کے باوجود کسی مسلمان فرقہ کو ایمان و اسلام سے خارج نہیں بتانا جب تک کہ وہ خود ضدی لڑکے کی طرح اپنے حسن کی بغل سے گر کر گندی مالی میں نہ جا کرے پھر پکڑنے بھی نہ دے۔

ہمارے سامنے وہی فقہاء کا اصول ہے ”کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے اور کسی کو گناہ کبیرہ کی وجہ سے۔۔۔ خوارج و معتزلہ کی طرح۔ کافر یا ایمان سے خارج نہیں مانتے۔ (کتاب علم عقائد)

کفر کرنے والے طبقہ کا تعارف

یہ قلم صرف وہ گمراہ فرقہ کرتا ہے۔ جو قرآن وحدیث میں سینکڑوں مرتبہ ایمان و کفر کے تقابلی میں خود کو موسیٰ کہلاتا ہے اور باقی سب مسلمانوں کو غیر موسیٰ یعنی کافر جانتا اور کہتا ہے تو بین الاقوامی قانون الہادیٰ اعظم پہل کرنے والا بڑا ظالم ہے۔ غیر مسلمین کا مجرم وہ ہے ہم مسلمان نہیں ہیں قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہے "هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ لَعَنَكُمْ كَافِرٌ وَ مُنْكَم" (ترجمہ) اسی اللہ نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے کچھ کافر ہیں اور کچھ موسیٰ (اور مسلمان) ہیں۔ (سورۃ نقابین)

عہد نبوت سے تا حوز سب مسلمانوں کو ایک طبقہ بے ایمان اور کافر جانتا رہا۔ مطاعن اور کفریات سے اپنا لٹریچر بھرتا آیا بڑی ملک میں 25 لاکھ کے قتل عام کے بعد وہ آل فلن نکا ہو گیا۔ نبوت کی ذات پر ناکامی کا داغ لگایا، نبوت و رسالت کو اپنی امت سے گھٹایا بتایا۔ توحید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے ہر مسلمان کو منافق مرتد اور دوزخی مانائے ولایت علی کا کلمہ پڑھنے والوں کو ی موسیٰ بنتی بتایا نبی ﷺ کی طرف منسوب ہر چیز کے ساتھ دشمنی رکھی۔ دنیا میں مقدس رشتہ ماں کے بعد بیوی اور بیٹی کا ہوتا ہے۔ نہ آپ کی بیوی بیٹی قابل احترام چھوڑی نہ داماد و خسر، سارے خوشدامنیں نسبتی بہنیں، قابل عزت جانیں آپ کے ماموں، چچ، بھوپھیاں ان کی اولادیں اور دیگر اقارب — حسینؑ اور ان کے والدین ماجدین رضی اللہ عنہم کے سوا — کسی رشتہ دار صحابی قطعی دوست اور خلفاء راشدین کو نہ چھوڑا ہر ایک کو معاذ اللہ علی کا دشمن کہا، سب پہ تمرا کیا، اور کر رہا ہے۔ مسلمانوں کے غیرت مند ایک طبقہ نے یہ کفریات جمع کر کے "تاریخی دستاویز" میں ان پر کفر کا ٹوٹی لگایا تو یہ بھڑک اٹھے۔ ان گناہوں سے توبہ کئے اور اپنی صفائی اور معذرت کے بغیر گالیوں تبرؤں پر مشتمل ہی 12 سو صفحے کی "تحقیقی دستاویز" ہی لکھ ماری۔ ان کو حق حاصل تھا کہ وہ یوں لکھ دیتے "یہ ہمارے عقائد اور نظریات نہیں جو یہ عقائد رکھے وہ مومن مسلمان شیعہ نہیں پکا کافر ہے" مگر جب تک آسمان دوزخ میں قائم ہیں یہ طبقہ اپنے کفریات سے توبہ کر کے اپنی صفائی میں کبھی ایسا جملہ ہرگز لکھ کر نہیں دے سکتا۔ نہ نبوت و رسالت کو حقیر جانتے ہوئے امت سے افضل جتا سکتا ہے۔ نہ اصحاب رسول کو مومن اور ذاکر و مجتہد کے حیر و کاروں کو غیر مسلم کہہ سکتا ہے۔ دراصل یہ قرآن و سنت اور تعلیمات اہل بیت کو نہیں مانتے صرف ذاکر و مجتہد اور ان کے بتائے ہوئے مذہب کو مانتے ہیں بھی تو ہر نیک پابند شرع مسلمانوں سے لڑتے رہتے ہیں۔ مگر مونچھوں والوں کو تو جک کر سلام کرتے ہیں۔ اگر میرے کسی دوست کو اس سے اختلاف ہے تو وہ یہ "ایمانی دستاویز" توجہ سے پڑھ کر فیصلہ کر لے "کہ میں خدا و رسول کی بات اور اہل بیت کا مل سارے ہی حجت مانوں گا ان کے برخلاف ذاکر و مجتہد کی ہر بات چھوڑ دوں گا" روایتی مذہب نہ مانوں گا" تو کوشش میں اعتماد ہو جائے گا۔ مسلمان پراسن رہیں گے۔

بین الاقوامی لاء پر بھی سوچئے

پلئے آپ قرآن وحدیث سے احرام رسول اور اتقارب رسول نہیں مان سکتے تو اپنی ذات سے لیکر بڑے کافر تک کے حقوق العباد پر غور کیجئے۔ کیا اقزیرات پاکستان سمیت دنیا کے ہر قانون میں کسی کی ماں، بہن، بیٹی، بیوی، خسر، داماد، خوشنام، سالی، سالی، سالی، پوتے، بچے، ماموں، خالائیں، چچا، بھائی، اور ان کی اولاد میں واجب الاحرام ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں اور ہنگ مزت کا قانون ہر کافر و مشرک اور ہندو بڑے چماریک کا محافظ ہے تو کیا وجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں سب کائنات کے سرکار سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ حضرت محمد رسول اللہ سید الارباب علیہ السلام کو یہ حق حاصل نہیں کہ آپ کے ان اتقارب کی عزت کا تحفظ ہو۔ آخری شیم جیسوں پر فریفتہ امر کی اشاروں سے سینکڑوں معصوم خالبات سمیت جامعہ حصصہ اسلام آباد کو تباہ کرنے والے افسران یہ قانون نہ بننے دیتے ہیں کہ ان کے سامنے تو "ناموس رسالت" کا بنا ہوا قانون بھی ہے بس ہے کہ وہ ان بدگوئیوں کو تو کہا غیر مسلموں کو بھی بچاتے ہیں۔ "کہ آپ کے ان رشتہ داروں کو جو بھی برا کہے اور کہے یا ان کے ایمان، کردار اور نسب عزت پر حملہ کرے تو اسے 100 دسے لگا کر قتل کرایا جائے جیسے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ نے اپنی امی عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا زود جہاد علیہا پر تنقید کرنے والوں کو جگ جمل میں یہ سزا دی تھی" دیکھئے تاریخ خطبری، ابن کثیر، ابن خلدون وغیرہ۔

مسلم افسران بالا سے اتحاد کرانے کی اپیل

صرف اسلام کے لئے 10 لاکھ مسلمانوں کی قربانی کے بعد اپنی ہزار سالہ حکومت برصغیر میں سے صرف 1/5 حصہ خطہ پاکستان میں آج 65 سال بعد بھی بیسائی، مرزائی، رافضی سینئر افسروں میں اگر 5-10% مسلمان قانون ساز موجود ہیں تو میری 18 کروڑ مسلمانوں کی طرف سے پہلی اور آخری اپیل یہی ہے کہ وہ "ناموس رسالت" پر عمل کر لیں۔ آپ کی ازواج، بیات، مسلمان رشتہ داروں اور خلفاء وصحابہ کرام کے لئے بھی دراصل احرام رسول کا شعبہ بنا کر تحفظ ایمان، کردار، نسب اور عزت کا قانون بنوائیں اور کابینہ اور قوی اسمبلی سے منوا کر نافذ کرادیں اور سنی شیعہ کا جھگڑا ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔ ہر گردۂ اپنی عبادت کا وہ میں عبادت کرے سرکوں پر فرقہ دارانہ جلوں ہرگز نہ نکالے نہ تقسیم، نوے لعنتیں، تیرے پڑھے۔ جلسوں مجالس میں محافظ قانون انتظامیہ اس پر کڑی نظر رکھے کہ (۱) سچ پر مستند عالم یا عقل و سیرت میں پابند شرع و نقد و مدار ہو۔ فاسق گویا نہ ہو۔ (۲) وہ خدا کی وحید، ختم نبوت، قرآن کی سالیبت اور کلمہ میں وحدت کے خلاف کچھ نہ کہے۔

(۳) اہل بیت پر مثال میں صرف ان مجوسی غیر مسلموں کی نشاندہی کرے جو فادس سے آکر عراق میں بس گئے۔ اور مسلمانوں میں فسادات کرانے اہل بیت سمیت ان کی خون کی ندیاں بہانے میں اصل ذمہ دار ہیں۔ عرب کے فاتحین اسلام اور حضور کی قریشی قوم مسلمان ذمہ دار ان میں شامل نہیں ہیں۔

(۴) شرک و بدعت اور مسلم دشمنی اسلام میں بڑے جرائم ہیں۔ ہر فرقہ اسے ماننا ہے۔ تو کوئی عالم یہ گناہ نہ کرے بلکہ جو لوگ یہ گناہ کریں ان کو روکے کیونکہ اسر بالمعروف اور نہی از منکر اس ہر نیک عالم کا حق ہے۔ انتظامیہ اس سے روک نہیں سکتی۔ کوئی فرقہ کسی فرقہ کو کچھ نہ کہے۔ ”یہ بات غلط ہے۔ یہی فرقوں کو پالنا۔ کھوڑا گدھا برابر کرنا اور اپوزیشن کو اپنے حق سے محروم کرنا ہے۔ البتہ عقائد اسلام۔ شخصیات اسلام۔ قرآن و سنت صحابہ و اہل بیت پر تنقید کا کسی فرقہ و اپوزیشن کو حق نہیں۔ فرقہ مراب گردی مذہبی

امت کی وحدت اور فرقہ پرستی کی مذمت قرآن میں

۱۔ یہود و نصاریٰ کی مذمت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا یہ مقولہ نقل فرماتے ہیں۔

لَا تَقْرَبُوا بَيْنَهُمْ وَتَقْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿۱۶﴾ (سورۃ بقرہ، پارہ ۱، رکوع ۱۶) ہم اللہ پر اپنی طرف اتری ہوئی کتاب پر اور جو سب پیغمبروں پر ان کے رب کی طرف سے اترا اور ان کو ملتا ہے ہم سب پر ایمان لاتے ہیں۔ کسی میں تفریق نہیں کرتے سورۃ آل عمران پارہ ۳ آخری رکوع میں ہے ”ہم پیغمبروں میں سے کسی کی تفریق نہیں کرتے اور ہم خدا کو ماننے والے ہیں“ ۲۔ پارہ ۶ کے شروع میں ہے ”(امت محمدیہ کے) وہ مسلمان جو اللہ پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں کوئی تفریق نہ کی خدا ان کو ان کے اجر ضرور عنایت فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے“

مسلمان اسی قرآنی اصول سے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام میں پیغمبروں کی طرح باہم فرق مراتب کے باوجود ماننے نہ ماننے میں کوئی تفریق نہیں کرتے ان سب کو آفتاب رسالت کی نورانی کرنیں جان کر محبت سے بھرے دل کو ایمان سے منور کرتے ہیں۔ خدا سے اجر کی امید رکھتے ہیں کہ وہ غفور رحیم ان کی اور ہماری غلطیاں بخش دے گا۔

۳۔ ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی وَتَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَا (شیعہ بن گئے) اور گروہ گروہ ہو گئے تم کو ان سے کسی معاملے میں روکا نہیں ان کا فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے پھر وہ ان کو ان کے کثرت سے آگاہ کر دے گا“ (ترجمہ مقبول، صفحہ ۱۷۸، پارہ ۸، رکوع ۷)

۴۔ ”اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہونا۔ یعنی ان میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے ہر فرقہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہے اسی سے خوش ہے اور جس وقت آدمیوں کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے اسی سے دعائیں مانگتے ہیں پھر جس وقت وہ ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو انہی میں کا ایک گروہ یکا یک اپنے پروردگار کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے“ (ترجمہ مقبول، صفحہ ۴۸۸، پارہ ۲۱، رکوع ۷) (کہ سولاعلیٰ یا ملاں دلی نے ہم کو بچایا۔ منہ)

۵۔ پھر جب وہ جہاز میں سوار ہو جاتے ہیں خالص دل سے خدا کی اطاعت کا اظہار کر کے اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو یکا یک وہی شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کی تو ناشکری کریں۔ (ترجمہ مقبول، صفحہ ۴۸۳، پارہ ۲۱، رکوع ۳) وکذا ترجمہ کنز الایمان

ان آیات کے تراجم سے معلوم ہوا کہ اِنَّا کُنَّا نَسْتَعِينُ (ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کا انکار کر کے آج بہت

سے لوگ جو غیر اللہ کو معاصی میں پکارتے ہیں۔ یہی شرک جلی اور ظلم عظیم ہے جو فرقہ واریت کی جڑ ہے۔ امام خمینی نے بالکل ٹھیک لکھا ہے ”چھٹا مقدمہ نماز کی حقیقت ہے۔ نماز پڑھنے والا اِنَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِنَّاكَ نَسْتَعِينُ کہنے میں سچا ہے۔ یہ آیت دوسرے پڑھے جو اپنی خواہش کا پجاری اور اپنے اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگا کرتا ہو۔ (تحریر الوسیلہ، جلد 1 صفحہ 155)

شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان طبری جلد 1 صفحہ 25-26 اِنَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِنَّاكَ نَسْتَعِينُ کی تفسیر میں ہے۔

یہ جملہ اس بات سے زیادہ خاص ناکندہ دیتا ہے کہ تو کہے ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ کیونکہ ابناک کے ساتھ اس کا معنی یہ ہے کہ صرف تیری عبادت کرتے ہیں تیرے سوا کسی کی نہیں کرتے ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تیرے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے چھٹی صدی کے اس بزرگ کو پتہ نہ تھا کہ برصغیر کے شیعہ تو ہر مصیبت میں اور مشکل گناہ کے کام مثلاً مسلمان سے لڑتے وقت ”یا علی مدد“ کے نعرے لگائیں گے ورنہ خمینی کے طرح وہ کہہ دیتے کہ غیر اللہ کو مدد کے لئے پکارنے والا یہ آیت فاتحہ نماز میں نہ پڑھے۔

وحدت امت کی تاکید۔ شرک و بدعت اور فرقہ پرستی کی مذمت کتب اہل سنت میں

- 1- بروایت عائشہ حضورؐ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں دو بات (ثواب جان کر) نکالی جو اس سے نہ تھی وہ مردود ہے (صحیح بخاری)۔
- 2- بروایت جابرؓ آپ کا ارشاد ہے سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے سب سے بہتر چال محمد ﷺ کی چال ہے۔ سب سے بُرے کام نئی رسمیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)
- 3- تین آدمی خدا کے بڑے دشمن ہیں۔ حرم میں بے دینی پھیلانے والا۔ اسلام میں جاہلیت کا طریقہ چلانے والا۔ ناحق مسلمان کا خون بہانے والا۔ (بخاری)
- 4- منکر کے سوا میرا ہر امتی جنت میں جائے گا۔ تو جس نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ منکر ہوا۔ (بخاری)

- 5- جنت کے دسترخوان کی طرف بلانے والے محمد ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)
- 6- جنت کے بہت شوقین صحابہؓ نے حضور ﷺ کے اعمال صالحہ پوچھ کر کہا آپ تو بخشنے بخشائے ہیں۔ ایک نے کہا میں تو پوری رات نفل پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں شادی نہ کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں تو نفل پڑھا کروں گا۔ تم نے یہ باتیں کہی ہیں۔ تو سنو! میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں اور گناہوں سے بچنے والا ہوں میں تو نفل روزے رکھتا ہوں، نہیں بھی رکھتا۔ رات کو نمازیں پڑھتا ہوں تو سوتا بھی ہوں۔ عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے منہ موڑا (بدعت بنا کر زیادہ عبادت چاہی) تو وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

- 7- بے شک میں بشر ہوں جب تم کو دین کی بات بتاؤں تو لے لو اور جب تم کو اپنی رائے سے (دنیا کی بات) بتاؤں تو بے شک میں انسان ہی ہوں (دنیا کی بات تم مجھ سے اچھی جان سکتے ہو) مسلم مشکوٰۃ صفحہ 28
- 8- آخر زمانہ میں جھوٹے دجال (مذہبی پیشوا) وہ حدیثیں لائیں گے جو تمہارے باپ اور داداؤں نے نہ سنی ہوں گی تو تم ان سے بے چارہ کہ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں (کہ نیا فرقہ بنادیں) مسلم مشکوٰۃ ص ۲۸
- 9- کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کی یہ دلیل کافی ہے کہ وہ سنی سنائی ہر بات بیان کرتا پھرے۔ (مسلم ج ۸ ص ۸)
- 10- جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اپنے ثواب کے علاوہ اس پر چلنے والوں کا ثواب بھی ان سے کم کئے بغیر اسے ملے گا اور جس نے گمراہی (بدعت) کی طرف بلایا اپنے گناہ کے علاوہ اس پر چلنے والوں کے گناہ بھی ان سے کم کئے بغیر اس کو مل جائیں گے۔ (مسلم ج ۱۱ ص ۸۴)
- 11- اسلام کا آغاز غریبوں سے ہوا۔ پھر غریبوں میں آجائے گا۔ غریبوں کو مبارک ہو۔ (مسلم ج ۸ ص ۸۴)
- 12- سنو! مجھے قرآن ملا تو اس کے ساتھ (وحی خفی) حدیث بھی ملی وقت آئے گا مالدار آدمی ایک لگا کر لوگوں سے کہے گا تم صرف قرآن پر چلو حلال و حرام اسی سے لو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی (بجگم خدا) کچھ چیزیں حرام بتائی ہیں۔ گھریلو گدھے، چرنے پھارنے والے کھلی دار درندے اور ذی کافر کی گری پڑی چیز تمہارے لئے حلال نہیں ہاں یہ کہ وہ واپس نہ لے۔ جو آدمی کسی کا مہمان بنے تو وہ اسے کھانا کھلائے۔ (ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ)
- 13- بروایت عریاض بن ساریہؓ فرمایا: تم کو تقویٰ سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں گو عالم یا حاکم حبشی غلام ہی ہو۔ میرے بعد بکثرت اختلاف دیکھو گے۔ تو تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اسے خوب تماسو۔ ڈانڑوں سے پکڑو اور بدعات سے بچو۔ کیونکہ برائی چیز (دین میں نکالی ہوئی) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ 30)
- 14- آپ نے ایک لمبا خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے اور خط کھینچے یہ (بدعات کے) سب شیانی راہ ہیں وہ جن کی طرف بلائے گا پھر یہ آیت پڑھی (پ 8 ع 6) بیشک میرا راستہ یہ سیدھا ہے تو اس پر چلو (احمد سنائی، دارمی)
- 15- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی چاہت میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 30)

اجماع امت کی حقانیت

- 16- میری امت بہتر فرقے بن جائے گی۔ ایک کے سوا سب دوزخ میں جائیں گے۔ پوچھا گیا وہ کون ہوگا۔ قال ما انا علیہ و اصحابی (ترمذی) فرمایا جو میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا (حضور ﷺ اور صحابہ کے خلاف رکھیں نکالنا گناہ ہوا)
- 17- میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (تو خلفاء راشدین پھر حضرت امیر معاویہؓ پر امت کا اتفاق برحق ہے) اللہ کا ہاتھ جماعت (اتفاق امت) پر ہوتا ہے جو جماعت سے الگ ہوا آگ میں پھینکا گیا۔ (ترمذی)

18- تم سوا اہل علم (علماء کی اکثریت) کی پیروی کرو جو ان سے الگ ہو اور زرخ میں ڈالو (ابن ماجہ)

19- اے بیٹے۔ تو قادر ہو تو صبح شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے ساتھ دشمنی نفرت نہ ہو۔ اے بیٹے! یہی میری سنت ہے جو میری اس سنت سے محبت رکھے (فرقہ بن کر کسی مسلمان سے دشمنی نہ رکھے) تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا (ترمذی)

20- جس نے حلال کھایا اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زبان دہاتھ کے شر سے بچے رہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ ایک آدمی نے کہا آج ایسے لوگ (مساجد کراٹ) بہت ہیں تو فرمایا میرے بعد کی امت میں بھی ہوں گے۔ (ترمذی)

21- (آج تو تمہارا معیار نیکی بہت بلند ہے کہ) جو 10% شریعت پر عمل نہ کرے ہلاک جانا جاتا ہے۔ پھر ایک زمانہ پائے گا (یہ معیار گھٹ جائے گا) اگر کسی نے 10% شریعت پر بھی عمل کیا تو وہ نجات پائے گا۔ (ترمذی)

22- جو قوم ہدایت کے بعد گمراہ ہو تو جھگڑالو بن جاتی ہے۔ جیسے عیسائی مناظرہ باز تو مچتی۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

پتہ چلا کہ مناظرہ اور جھگڑوں میں آگے رہنے والے گمراہ ہوتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی تیسری فصل کی ایسی چند احادیث یہ ہیں۔

23- شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ جیسے الگ دُر ایک طرف چلنے والی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے اسی طرح امت سے الگ رہنے والے کو شیطان گمراہ کر دیتا ہے تو تم گھائیوں سے بچو جماعت اور عام نیک لوگوں سے وابستہ رہو۔ (احمد)

24- جو جماعت سے بالشت بھرا لگ رہا اس نے اسلام کا پتہ گردن سے نکال لیا۔ (احمد، ترمذی)

25- میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: جب تک ان کو تمہارے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے

رسول کی سنت ہے۔ (سوطا امام مالک، مشکوٰۃ صفحہ 31)

یار لوگوں نے سنت نبوی اور اہل سنت کو منانے کے لئے اس میں سنت کی جگہ اہل بیت کا لفظ رکھ دیا ہے ہماری کتب میں کمزور سندوں کے ساتھ اس روایت میں اہل بیت کی عزت و احترام اور خدمت کی تعلیم ہے الحمد للہ اہل سنت اس پر عامل ہیں۔ مگر ہر ذور میں ان کی حکومت رہنا پھر اجازت کرنا مراد نہیں ہے۔ ورنہ حدیث سچی نہیں رہتی کیونکہ حضرت علیؑ کے سوا حکومت تو کسی کو نہ ملی اہل سنت نے آپ کو بھی خلیفہ راشد برحق مانا۔ پھر باقی حضرات کے اقوال و اعمال کے پیروکار ہیں۔ نماز میں ان پر درود بھیجے ذکر خیر کرتے ان کے گنہگار تک کا احترام کرتے ہیں۔ شیعہ دوستوں نے قرآن و اہل بیت کو ساتھ ملا کر اور ثقلین کہہ کر اپنے عقیدہ میں پوری امت کو دو دنوں سے محروم کر دیا۔ کہ حضرت علیؑ کا پیدائشی یا قرآن تو کسی نے لیا نہیں نہ ان 12 اماموں نے امت کے ایک فرد کو بھی پڑھایا تیسری صدی سے امام العصر تو غار میں نہ معلوم جگہ میں اصل قرآن لے کر غائب ہیں۔ تو قرآن و اہل بیت سے کوئی ہدایت کیسے پائے؟ تو کتاب اللہ اور سنت رسول والی اسی سنی حدیث کو مان کر ہی ہدایت اسلام اور گمراہی سے بچاؤ کی دولت ملے گی۔ اے اللہ دونوں ہمیں نصیب فرما۔ یہ باب لمبا ہے۔ ہر مسلمان ان 25 احادیث کو غور سے پڑھے ان پر عمل کرے سنت اپنائے۔ بدعات، رسومات اور مسلم دشمنی سے اپنے آپ کو بچائے۔ وحدت امت کی یہی چیز خاص ہے۔

سنت کی اہمیت اور بدعت کی مذمت کتب شیعہ سے

مکتوٰۃ کی کتاب وسنت کی 55 احادیث سے بطور نمونہ ہم نے 25 احادیث بتائیں کتب شیعہ میں بھی اس موضوع پر بہتر احادیث ہیں۔ سنت کی ضرورت اور بدعت کی مذمت کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ فریقین کے علماء اتفاق ہیں۔ حضور ﷺ بھی امت کا اجماع اور اتفاق پسند فرماتے ہیں۔ اصول کافی جلد 1 صفحہ 18 خطبہ الکتاب میں ہے تم بنی علیہ حدیث لے اور کہ جس پر سب کا اتفاق ہو وہ بلا شک (صحیح) حدیث ہے۔ دراصل بدعت اور ہر نئی کھیل تماشے والی بات کو باہل مرام پسند کرتے ہیں وہ اس پر جاہ و مال بھی دکھا دیتے ہیں۔ تو دنیا پرست مولوی اس زبیر وزینت پر فریفتہ ہو کر جواز و ثواب بھی نکال لیتا ہے اور ایک دنیا کو گمراہ کر دیتا ہے۔ بصورت جلوس و شوکت یہ چیز سڑکوں پر گھن گرج سے آجاتی ہے تو اسن عاصا اور خوف کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایجابیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ یا پھر مقروض ملک کے اربوں روپے ان تماشائیوں کی حفاظت پر خرچ ہو جاتے ہیں۔ دیسے تو ہر جائز بات کے اجماع پر اسن عابہ کے لئے دفعہ 144 لگ جاتی ہے۔ مگر جلوسوں پر یہ پابندی نہیں لگتی۔ اسن پسند نانا ملک انتظامیہ اسلامی سوچ سے یہ فیصلہ کر لے کہ جو عمل کسی کتب فکر کی دفعہ میں بھی مذکور نہیں۔ کتاب وسنت سے برآمد ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ خلاف شرع و بدعت ہے۔ بے شرع و بے نماز تماشائی لوگوں کو 100-50 سال پہلے انگریز کے لائسنس دینے سے وہ جائز اور شرعی مسئلہ کیسے ہو گیا کہ اس کی بندش سے تماشائی بد عمل لوگ ہنگامہ کھڑا کر دیں۔

بدعت چلانے سے پہلے ان لوگوں کی سنت و مذہب کی پابندی تو دیکھی جائے۔ اگر نیک جرأت مند افسر پیدا نش و وفات کے معین دونوں کے فریقین کے جلوس پر یہ شرط لگا دیں کہ صرف وہی شخص شرکت کرے جو بارش اور بیخ و تہ نماز کا پابند ہو۔ تو قاتلوں کا یہ کھلاڑی غول ختم ہو جائے گا۔ آئندہ سال سڑکیں صاف اور تمام شہر و ملک اسن کا گہوارہ بن جائیں گے۔ کیونکہ شرک و بدعت مسلم دشمنی بد امنی ہر قسمی مذہب میں نیز قرآن وسنت کی تعلیم اور صحابہ دامل بیت کے اعمال میں حرام ہی ہے تو پھر ایسے مسلم ش اسن سوز گناہوں سے لبریز جلوس و رسوم نیک مسلمان کیسے نکال سکتا ہے؟ (چونکہ لوگ یہ رسوم حضرت نبی و علی (علیہما السلام) سے تعبد و محبت کی وجہ سے کرتے ہیں تو بدعت و فضول خرچی کا رخ پابند شرع علماء دین ان کے جلوسوں مجلسوں میں ان کی اتباع کی طرف موڑیں اس نیت و رک میں عوام کو نماز کو ذوق و اتباع شرع وسنت ہی کی تعلیم و تبلیغ کریں شرک و بدعت کا گناہ ہونا بھی بتائیں)

بدعات تک بندی اور ڈھکوسلوں کی مذمت

بدعت کی تعریف قرآن سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ کام جو خود ثواب سمجھ کر کیا جائے خدا و رسول اور شریعت نے نہ بتایا ہو "خدا کی رضا کے لئے ترک دنیا کی بدعت انہوں نے خود نکالی ہم نے تو ان پر نہ لکھی تھی" (سورۃ حدید، پارہ 27 رکوع 20) چھ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ 1۔ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

”لوگو! فتنوں کے پرنے کا آغاز وہ خواہشات ہوتی ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ نئے احکام تراشے جاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہوتے ہیں کچھ لوگ دوسروں پر صدر بن جاتے ہیں۔ جو ان سے اپنی منواتے ہیں۔ اگر باطل الگ ہوتا تو عقلمند سے چچا نہ ہوتا۔ اور حتیٰ اس سے الگ ہو جاتا تو کوئی اختلاف نہ رہتا۔ لیکن کچھ کچی کچی گھاس ادھر سے اور کچھ ادھر سے لے کر ملا دی جاتی ہے۔ اس (بدعت) سے شیطان اپنے دوستوں پر قابض ہو جاتا ہے۔ اور وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن کے لئے اللہ نے بھلائی (جنت) پہلے سے لکھ دی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 54)

2- حضور نے فرمایا ہے جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم اپنا علم (ان کی مذمت کر کے) ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 54)

3- آپؐ نے فرمایا جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کا عمل گرانے کی کوشش کی۔
4- خدا بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا کیونکہ اس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی ہے تو وہ توبہ کر کے کیسے نکالے۔

5- امام باقرؑ و جعفرؑ نے فرمایا: ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا راستہ جہنم پہنچاتا ہے۔

6- اے یونسؑ بدعتی ہرگز نہ ہونا جو اپنی رائے سے مسئلے بنائے دو ہلاک ہوا جس نے اہل بیت نبوت کی تابعداری نہ کی گمراہ ہوا۔
جس نے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کا فرمان چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 56)

7- حضورؐ کا فرمان ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔

8- حضرت علیؑ کا فرمان ہے۔ جس نے بھی بدعت ایجاد کی۔ سنت اس سے چھوٹ گئی۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 58)
(سوچئے آج جو کلمہ ولایت علیؑ پر اُچھتا ہے وہ کلمہ رسالت کو ہرگز کلمہ ایمان اور کامل و نجات دہندہ نہیں مانتا۔)

9- امام باقرؑ نے فرمایا اللہ کے (دین کے) سوا کسی اور بات میں مت گھوسو مومن نہ رہو گے کیونکہ ہر سبب، نسب رشتہ داری، قرابت باہمی تعلق، بدعت، شبہ قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا۔ صرف وہی بچ جائے گا جسے قرآن ثابت کرے گا (کافی جلد 1 صفحہ 59)

ہر مسئلہ کتاب و سنت کی طرف لوٹانے کا بیان

حلال و حرام اور لوگوں کی ہر ضرورت کی چیز قرآن و سنت میں آگئی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

1- امام باقرؑ نے فرمایا: ”اللہ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کی آدمیوں کو ضرورت ہو مگر اسے کتاب میں اتارا ہے اور اپنے رسول کے لئے بیان کر دیا ہے۔ ہر چیز کی ایک حد رکھی ہے اور اس پر دلیل قائم کر دی ہے۔ جو شخص ان حدود کو پھلانگے تو اس پر بھی حد (سزا) رکھ دی ہے۔“ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

2- امام جعفرؑ نے فرمایا کوئی چیز بھی نہیں مگر اس میں کتاب و سنت آئی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

3- کتاب اللہ میں تم سے پہلے کی اور بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے لئے فیصلے ہیں جو ہم جانتے ہیں (اصول کافی جلد 1 صفحہ 59)

۴۔ امام ابو الحسن موسیٰ کاظم نے فرمایا ہر چیز کتاب اللہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 62)

سنت نبوی اور کتاب اللہ کے دلائل سے مسئلے لینے کا بیان

۱۔ جہاد کی حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو وہ لے لو جو کتاب اللہ کے مخالف ہو چھوڑ دو۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)
 2۔ جنم پر حدیث پیش ہو اور تم کتاب اللہ سے یا رسول اللہ کے فرامین سے اس پر دلیل پاؤ تو لے لو۔ ورنہ نہ لو۔ (جھوٹ بنا کر لانے والا اس کا حقدار ہے۔) (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

3۔ امام جعفر نے فرمایا: ہر بات کتاب و سنت کی طرف لوٹائی جائے گی۔ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ طبع سازی کی گئی ہے۔ (یعنی جھوٹ کو خوبصورت بنا کر ہمارا نام لے کر بدعتوں نے چا دی ہے۔) (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

4۔ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ خوبصورت جھوٹ ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)
 5۔ حضور ﷺ نے منیٰ میں خطبہ دے کر فرمایا مجھ سے جو حدیث تم تک پہنچے اگر کتاب اللہ کے مطابق ہو تو میں نے کہی ہے اگر موافق کتاب اللہ نہ ہو تو وہ میں نے نہیں کہی ہے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 69)

6۔ امام جعفر نے فرمایا: ”جو شخص کتاب اللہ اور سنت محمدیہ کا مخالف ہو وہ کافر ہے“ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 70)
 7۔ کتاب اللہ کو بدلا ہوا اور سنت محمدیہ کو امامت کی وجہ سے متروک اور منسوخ ماننے والوں پر یہ کفر کا فتویٰ سپاہ صحابہ کا نہیں خود مذہب جعفری کے بانی امام صادق کا ہے۔

7۔ ”پورا نیک کا حق و دو عالم ہے جو دنیا سے زائد اور آخرت کا شائق ہو۔ سنت نبوی ﷺ سے وابستہ ہو“ (ایضاً جلد 1 صفحہ 70)
 (لوگوں رو پے مقررہ فیس پر مجالس پڑھنے والے ذاکر و مجتہد سوچیں وہ ایسے ہیں؟)

8۔ بغیر عمل بات کچھ نہیں قول و فعل بغیر اچھی نیت کے کچھ نہیں۔ قول و فعل اور اچھی نیت تب معتبر ہوگی جو سنت نبوی کے مطابق ہو“ (ایضاً جلد 1 صفحہ 70)

9۔ ہر آدمی کو کسی بات کا شوق ہوتا ہے اور پھر وہ اس کے آگے رک جاتا ہے۔ تو جو سنت کے آگے رک جائے (عمل کرے) وہ ہدایت پا گیا اور جو بدعت کی طرف جھک گیا تو گمراہ ہو گیا۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 70)

10۔ ”جو سنت سے آگے بڑھے گا اسے سنت کی طرف لوٹایا جائے گا“ (ایضاً جلد 1 صفحہ 71)

عاجز اندہ اپیل

میرے ختم قارئین! س۔ ش کی یہ احادیث پھر بار بار پڑھیں کہ کیا تو حیدر و رسالت کے کلمہ میں اور کتاب و سنت کے ماخذ دین ہونے میں کوئی اختلاف ہے؟ اگر نہیں اور سب نے عی دین قرآن و سنت سے ہی لیا ہے تو پھر نیا کلمہ اور نئے ہادی دین 12

امام تیسری صدی تک ماننے کی کیا ضرورت پیش آئی کہ جو ان کو نہ جانتا ہو وہ کافر ہے اگر سارے شاگردان رسول صحابہ ان کے عقیدہ میں نقل، منافی، مرتد تھے تو ان ائمہ ہدیٰ کے پیروکار شاگرد کیسے حجت بن گئے؟ پھر وہ اپنی کتابوں سے ہر امام کے کیا 10-20 ائمہ مومن شاگرد بتا سکتے ہیں؟ جو دنیا بھر میں پھیلے ہوں اور بلا تفریق و کسمان نیا کلمہ اور نیا دین امامیہ پھیلایا ہو اگر یہ لوگ صرف اب ایران و عراق کچھ برصغیر اور لبنان وغیرہ میں تفریقہ چھوڑ کر ظاہر دے دیں تو خاتم النبیین ﷺ کی اربوں کھربوں امت کو کلمہ کون پڑھائے گا؟ سوچئے! ختم نبوت کے منکر اس مذہب سے تابع ہو کر قرآن و سنت اور مذہب اہل سنت سے ہی وابستہ ہو جائیے۔ واللہ الہادی

بدعات والا نیا امامی اسلام

گروہ قرآن و سنت احادیث اہل بیت میں تو بالکل نہیں۔ مگر 98% جاہل عوام میں تو پولوس کے سبکی تشکیلی غلط مذہب کی طرح پھیل چکا ہے آپ اس کا خلاصہ غور سے پڑھیں تابع ہوں سنت کو اپنائیں۔ پہلی بات اسلام و سنت کی ہے۔ پھر نہیں کے بعد والی دینی غلط مذہب کی ہے۔

(1) نیا کلمہ ایمان علی ولی اللہ و وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل بنایا۔ جو دنیا کی کسی کتاب میں نہیں۔ ہر مولوی اپنی کتاب نماز میں کم و بیش لکھ لیتا ہے۔ پاکستان کے سب سے بڑے مجتہد محمد حسین ذہکو نے اپنی نماز میں مسلمانوں کا کلمہ اسلام لکھ کر اپنا کلمہ ایمان صرف یہ لکھا ہے علی ولی اللہ و خلیفہ رسول اللہ

(2) نئی آذان حضرت علیؑ کی شہادت و ولایت والی فرقہ مفوضہ نے چوتھی صدی میں ایجاد کی۔ شیعہ کے بڑے محدث علامہ شیخ

مصدق ابن بابویہؒ نے ان پر خوب انت کی ہے۔ (سن لا تحضرہ الفتویہ جلد 1 صفحہ 188 باب الاذان)

”مفوضہ پر اللہ کی انت ہو انہوں نے آذان میں یہ یہ کلمات بڑھادیے ہیں۔ حالانکہ وہ آذان نہیں یہ صراحت میں نے اس لئے کی ہے۔ تاکہ وہ لوگ پہچانے جائیں جو گمراہ ہو کر چپکے سے شیعوں میں گھس آئے ہیں اور شیعہ نہیں ہیں۔“

(3) نئی امت و ملت جعفریہ۔ جو صرف خود کو جنتی اور تمام صحابہ امت رسول کو جہنمی جانتے کہتے ہیں۔

(4) نئی آذان کے بعد نئی نماز کے اوقات بھی کم کر دیئے۔ کہ ظہر و عصر، مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں۔

(5) نئی زکوٰۃ۔ کہ تجارتی منافع پر پانچواں حصہ نکالنا زکوٰۃ کو دینا لازم کر دیا ہے اور اصل 1/40 حصہ زکوٰۃ تو صرف

چند اجناس اور سونا چاندی پر رکھی ہے۔ چونکہ زمانہ ماضی و حال میں سونے چاندی کی کرنسی کی جگہ کاغذی نوٹ آگئے ہیں۔ تو نوٹوں

پر زکوٰۃ نہیں نکالتے ساقط کر دی ہے۔ (6) نئے روزے جن کے مختلف محرک و منکرات کے اوقات اخبارات میں چھپواتے ہیں۔

(7) نیانج۔ جسے زیارات مقدمہ کہتے اور کرنے والے کو زوار حسین کہتے ہیں۔

ان کی لاتعداد روایات ہیں کہ زیارت ائمہ حج سے 20 گنا افضل عمل ہے اور شیعہ لوگ بے نماز زوار حسین کی۔ خانہ کعبہ کے حامی

نمازی سے زیادہ عزت کرتے ہیں۔ حالانکہ مسجد نبوی اور روضہ اقدس کی زیارت وہ بھی تو کر کے آیا ہے۔

(8) نیا کعبہ اور نئی نماز جو صرف ائمہ کے مزارات کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔ (دیکھئے ان کی کتب نقد)

(9) مسجد کے بالقابل الماباڑے۔ نئی عبادت گاہ امام بن گئی۔ (10) بین و ماتم جابلی شعار ہے۔ اب جلاوس لکھنے لگے۔

(11) ذوالجناح کو جابلی مجسم۔ یادگاروں یا بنی اسرائیل کے پتھرے کی طرح پوجا جانے لگا۔

(12) حضرت نبی دلی کے دور میں کھلے ہاتھ نماز نہ تھی۔ لمبے جعفری نے اپنی روایات سے بتایا۔

(13) زکوٰۃ و عشر مسلمانوں کے لئے یکساں تھا۔ شیعوں نے الگ نظام بنالیا۔

(14) جعفر طیار مظلوم شہید کا تعزیه آپ کے قبر کی شبیہ عہد مرتضوی میں نہ تھی۔ اب باقاعدہ یہ پوجے جاتے ہیں۔

(15) اب سیاہ لباس، مکانوں پر جھنڈے اور تعزیوں پر ماتم ہوتے ہیں۔ عہد نبی دلی میں نہ تھے (16) جالبیت کی طرح مرثیہ

خوانذا کروں اور پیشہ دروں کا ہر سال ٹولہ پہلے نہ ہوتا تھا۔ (17) شہدائے یوم شہادت ہر سال عہد نبوت و مرتضوی میں نہ تھے

(18) حضرت علیؑ نے بندی رکھا۔ چالونہ کیا۔ بھی تو حضرت علیؑ کی حکومت کو برائے نام کہتے ہیں۔

(19) جنگوں میں نعرہ بکیر اور فاتنصرنا علی القوم الکافرین کے سوا کوئی نعرہ نہ تھا۔ اب یا علی مدد کا شرکیہ نعرہ لگتا ہے۔

(20) مسلمانوں کا گلہ حرام تھا۔ اب سب صحابہ پر اور آپ کے خاص قریبی رشتہ داروں پر تہمید ہوتا ہے۔

(21) اس وقت کلمہ طیبہ تو حید و رسالت پڑھ کر کافر مسلمان ہو جاتا تھا اب یہ پڑھنے والا منافق ہے ”ولایت علی“ کا کلمہ شرط ایمان ہے۔

(22) ذات و صفات اور افعال میں اللہ وحدہ لا شریک تھا۔ اب حضرت علیؑ و ائمہ بھی خدا کے شریک ہیں۔ کہ غیب دان، کار سال،

موت و حیات سمیت ہر بات پر قادر و مختار ہیں۔

(23) خدا کی ذات اجزاء و اولاد سے پاک تھی۔ اب 12 امام اجزاء خداوندی نور و سن نور اللہ بشری روپ میں ہیں۔

(24) خدا کا حکم ہے کہ ما فوق الاسباب دعائیں اور حاجات صرف خدا سے مانگو۔ مگر اب پچھن کرام کو مشکل کشا سمجھ کر خدا

کی طرح پکارتے ہیں۔ (25) نذر نیاز مت عبادت اور خاصہ الہی ہے۔ اب تو علی و حسین کے نام کی نذر و نیاز دی جاتی ہے۔

(26) بزرگوں کی یادگار (مثل انسانی) کی تعظیم و عبادت شرک ہے۔ مگر اب تعزیه حسینؑ بنا کر اولاد مانگنا عین ایمان ہے۔

(27) منصب نبوت اعلیٰ اور انبیاء سب سے افضل ہیں۔ نہیں امامت اور امام سب سے افضل ہیں۔

(28) مصیبت وحی اور صاحب کتاب و صحیفہ ہونا خاصہ انبیاء ہے، نہیں ائمہ کو بھی وحی آتی ہے سنتے ہیں فرشتہ کو دیکھتے نہیں (سورۃ فہرہ 1)

(29) غلبہ دین اور قیام دنیا کی ہدایت نبی آخر الزمان سے ہوئی۔ نہیں امام خمینی سے ہوئی یا امام مہدی سے ہوگی۔

(30) حضور اپنے مقہد میں کامیاب اور سرخرو ہو کر گئے۔ نہیں اس صدمہ سے رخصت ہوئے کہ علیؑ کو حکومت نہ ملے گی۔

(31) حضور نے تعلیم و تبلیغ سے لاکھوں مومن بنائے۔ نہیں بوا سہ علیؑ 5-7 کے سوا کوئی مومن نہ بنا۔

- (32) جس قرآنی آپؐ نے خلافت عرب کو ہدایت سے بدل دیا۔ نہیں چند اہل بیت کے سوا کوئی کفر و شرک سے پاک نہ تھا۔
 (33) تقیہ اور دین چھپانا مقاصد نبوت کے خلاف ہے۔ پیغمبر بھی تقیہ کرتے تھے۔ 9/10 دین تقیہ میں ہے۔
 (34) آپؐ پر نبوت ختم ہے نہیں تمام اوصاف نبوت ائمہ میں ہیں وہ معصوم صدر شریعت ہیں صرف ان کو نبی کہنا مکروہ ہے۔

(اصول کافی ج 1 ص ۲۶۸)

- (35) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ تاقیامت ہے تو دین کے ثقلین کتاب اللہ اور سنت نبوی ہیں۔ نہیں أَطِيعُوا الرَّسُولَ کی اجازت سنت منسوخ یا ناممکن ہے۔ ثقلین کتاب اللہ اور اہل بیت ہیں۔ مگر دونوں مسلمانوں سے غائب ہیں۔
 (36) تمام دنیا بشمول ائمہ اہل بیت ایمان و ہدایت میں حضور ﷺ کی محتاج ہے۔ مگر شیعہ صرف ائمہ سے ہدایت لینے کے محتاج ہیں کیونکہ ان کے ائمہ تو عالم لدنی اور پیدائشی مومن تھے۔ حضورؐ سے تو صحابہ کو بھی ہدایت ملتی تھی (یہی نبی ہادی کا انکار ہے)
 (37) پیغمبر کے تمام اقوال و افعال برحق تھے۔ نہیں صرف وہ برحق ہیں جن میں عترت کی تعریف ہو۔ غیر عترت کی تعریف و مدح میں تقیہ، مصلحت اور ظاہر داری کا احتمال ہے۔

- (38) موجودہ قرآن وہی اصلی ہے جو حضور ﷺ پڑھا کر گئے۔ نہیں یہ تو مصحف عثمانی ہے اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے
 (39) چند مقامات مشککہ کے سوا قرآن آسان ہے۔ نہیں مشکل ہے امام کے سوا کوئی قرآن نہیں سمجھ سکتا۔ قرآن سے لوگ استدلال نہ کریں۔ (مجالس المؤمنین)

- (40) قرآن هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ اور هُدًى لِّلنَّاسِ ہے مگر اس کی ہدایت کسی کے دل میں نہ بیٹھی صرف علی و ائمہ نے ہدایت پائی
 (41) وعدہ حفاظت اسی قرآن سے ہے جو لاکھوں مسلمانوں کو یاد ہے۔ نہیں یہ وعدہ امام مہدی کے پاس والے قرآن کے ساتھ ہے
 (42) جس قرآنی فرشتوں کا ماننا اصول دین میں سے ہے۔ نہیں اصول دین 5 ہیں۔ توحید، نبوت، امامت، قیامت، عدل۔
 (43) جس قرآنی ہر شخص اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھائے گا۔ نہیں مسئلہ طہیت یہ ہے کہ شیعوں کے تمام گناہ سینوں پر لاد کر ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (اصول کافی ج 1 باب الطہیۃ)

- (44) ہر شخص کو نیک اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ نہیں سینوں کے نیک اعمال شیعہ کو ملیں گے وہ جنت جائیں گے سنی محروم رہیں گے
 (45) مسلمان کی کبیرہ گناہوں پر باز پرس ہوگی الا یہ کہ توبہ یا رحمت سے خدا معاف کر دے مگر شیعہ ماخوذ نہ ہوں گے (ہاں، المؤمنین)
 (46) ارکان اسلام چھوڑنے پر نقصان ہوگا مگر شیعہ کو نہیں امام حسینؑ کی نماز کر بلا سب کے گناہوں کا کفارہ ہے (یساعی کی طرا)
 (47) بلاولی دو گواہ وقت اور اجرت مقرر کر کے خفیہ جنسی تعلق زنا بالرضا ہے۔ نہیں یہی تو حہ ہے جو سب سے افضل نیکی ہے۔ ایک، دو، تین، چار دفعہ متعہ کرنے سے بالترتیب حضرت حسن، حسین، علی، پیغمبر کا درجہ مل جاتا ہے۔ (تفسیر منہج الصادقین پارہ 5 ص ۴۹۲) پانچویں معصوم کا درجہ کس کو ملے گا؟

(48) خلاف غیر مہمات کہنا جھوٹ اور حرام ہے۔ یہی تو حسب ضرورت تقیہ ہے تقیہ نہ کرنے والا بجا ایمان ہے (کافی ج ۳ ص ۷۷-۷۸)

(49) کسی مسلمان کو کالی دینا لعنت کرنا کبیرہ جرم ہے۔ مگر چہارتن کے سوا سب سے تہرا کرنا شرط ایمان ہے۔

(50) کہہ دینے مقدس ترین مقامات اور ان کے باشندے واجب الاحرام ہیں۔ نہیں اہل مکہ خدا کے کلمے شکر کا فر ہیں۔ اور یہ خدا کے لئے 70 گنا زیادہ پلید ہیں۔ (کافی کتاب الروف)

(51) کسی مسلمان کو زانی کہنا بڑا جرم ہے ثابت نہ ہونے پر 80 روئے حد قذف لگے گی۔ مگر فرمان صادق ہے خدا کی قسم شیعہ کے سوا سب لوگ کج خلقوں کی اولاد ہیں۔ (روضہ کافی ج ۸ ص ۲۸۵)

(52) حضرت علیؑ نے اسرا بالعرف اور نیمی من اسکر کا فریضہ ادا کیا۔ نہیں ایسا نہ کیا کہ لوگ مخالف نہ ہو جائیں۔ اگر آپ ثابت قدم ہوتے تو کتاب اللہ اور تمام برحق شیعہ اسلام کو قائم کر جاتے۔ (فردوس کافی)

(53) مسلمانوں کے ہاں حضرت علیؑ کی تابعداری سعادت و عزت ہے۔ مگر کسی بات میں اختلاف رائے کفر نہیں ہے۔ مگر شیعہ

کے ہاں فرمانبرداری علیؑ کی ذلت ہے اور تا فرمانی خدا کا انکار ہے اختلاف کفر ہے کیا شیعہ کا علیؑ سے الگ مذہب ان کو کافر نہیں بناتا؟

(54) خدا کا ارشاد ہے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو (پارہ 11 رکوع 4) مگر شیعہ حدیث یہ ہے کہ

امام صادق سے ایک شیعہ نے کہا کہ فلاں فلاں (ابوبکر و عمر) کو امام ماننے والے بڑے امین سچے اور وفادار ہیں۔ مگر آپ کو امام

ماننے والوں میں یہ چائی امانت اور وفاداری نہیں۔ تو امام نے غضبناک ہو کر فرمایا جو پبلک کے دوڑوں سے بنے ہوئے امام ماننے

والے بدین ہے۔ اور جو خدا کے بنائے امام مانے (فرضی دعویٰ ہے ورنہ ان الله مَنَّ الصَّادِقِينَ کے تحت سچے لوگ چوں کو

دلائل دے کر امام بتاتے ہیں تو وہ خدا کے بنائے ہوئے ہیں) اس پر گناہوں کی وجہ سے کوئی عتاب نہیں۔ (اصول کافی)

(55) مسلمانوں کے ہاں خدا کسی سے نہیں ڈرتا اس نے پورا قرآن اپنی مرضی سے اتارا ہے مگر شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے

ساف طور پر سلام علی آل محمد والی آیت نہیں اتاری ڈرتا تھا کہ صحابہ اس کو قرآن سے نکال دیں گے۔ (احتجاج طبرسی) یہی کچھ شیعہ

نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کشف الاسرار صفحہ 114 میں ہے کہ اگر ائمہ کے نام قرآن میں ہوتے تو وہ ان کو قرآن سے نکال

دیتے۔ بلکہ وہ قرآن کو پھینک دیتے۔ (معاذ اللہ)

(56) انبیاء ہر قسم کے گناہوں اور کفریات سے معصوم ہوتے ہیں۔ نہیں آدمؑ نے حرص کا کفر کیا۔ (کافی جلد 2 ص ۲۸۹)

انہ کے چش کو گھنٹم حال دل ترسیدم ورنہ دلبر جائے سخن بسیار است

علماء سے اجتہاد سنت کرانے کی اپیل

محترم بھائیو! ابدعیات و کفریات کا یہ ایک نمونہ ہے۔ ورنہ ان کا سارا الزبحر ان سے بھرا پڑا ہے۔ 30 سال پہلے 50

آیات قرآنی 25 احادیث نبویہ 70 احادیث اہل بیت از کتب شیعہ 15 دلائل عقلیہ سے حرمت ماتم پر مفصل کتاب جوہم نے

لکھی اسی کتاب مسئلہ عزاداری اور تعلیمات اہل بیت سے بھی کچھ لیا ہے۔ مقدمہ نام کے مومنوں کو ان بدعات و جرائم سے روکتا ہے تاکہ ہم علماء اصول کافی جلد 1 صفحہ 54 میں مذکور اس ارشاد نبوی کی وجہ سے خود ملعون ہونے سے بچ جائیں۔ ”بدعتیں ظاہر ہوں تو علماء ان کا کھلا رد کریں جو ایسا نہ کرے وہ ملعون ہے“ شیعہ اصولی خالصی علماء کرام سے بھی یہی اپیل ہے کہ وہ اپنے شیخی جاہل ذاکری پرست عوام کو ان بدعات، ذریعہ فسادات سے روکیں۔ حکومت اور سرکاری افسران سے اپیل کریں کہ وہ فقہ جعفریہ کی قرآن و سنت کے مطابق سچی تعلیم ان پر لا کر دیں۔ بدعات چھڑا کر مسجد و عبادت گاہ میں ان سے خدا کی عبادت، حضور ﷺ کی اطاعت کرائیں تاکہ فرقہ دارانہ فسادات ختم ہوں۔ اور ملک اسن و امان سے مالا مال ہو جائے۔ اگر کوئی دہائی قسم کا شیعہ یہ کہے کہ صاحب! یہ باتیں جاہل عوام کی ہیں۔ شیعہ مذہب میں تو نہیں ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ یہی کچھ ہم کہہ رہے ہیں کہ 97% شیعہ کے یہ رسوم و اعمال نظریات بناوٹی ہیں۔ قرآن و حدیث اور ائمہ کی تعلیمات کے برخلاف ہیں۔ ان کی اصلاح کرنی چاہیے اگر شیعہ مجتہد محمد حسین ذہکوار سالہ اصلاح المجالس والمنازل، اصلاح الرسوم، تنقیح المسائل از علامہ الفت حسین کا مطالعہ کیا جائے تو 100% ہماری تائید ہوگی۔ رہا ان 56 باتوں کا آج شیعہ کا جزم ایمان ہونا تو یہ محتاج ثبوت نہیں کسی عام شیعہ سے بحث کی (غلط) قسم دلا کر پوچھے جاسکتے ہیں۔ (کیونکہ وہ خدا کے نام کی غلط قسم تو اٹھا لیتے ہیں مگر ائمہ کے نام پر جھوٹی قسم عادتاً نہیں اٹھاتے)

وحدت امت کے لئے ہماری کوشش

الحمد للہ ہم نے آج تک تقریباً آٹھ ہزار صفحات میں چھوٹی بڑی 25 کتابیں اور مضامین لکھے ہیں وہ دفاعی ہیں۔ یعنی ایک طبقہ نے۔ کسی کافر پر نہیں۔۔۔ صرف توحید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے صحابہ کرام، ازواج پاک، بنات طاہرات، دامادوں، آپ کے خسران محترم، نسبی باپوں، بہنوں، بھائیوں، چچوں، پھوپھیوں، ماموں، خالوں تمام حضور ﷺ کے شاگردوں مریدوں اور خلفاء راشدینؓ پر ”کلاب حسین اور سگان حیدری“ کہلا کر سینکڑوں تہمتوں اور مظالم کی بمباری کی خدا کے قرآن اور صحاح ستہ کی احادیث نبویہ کو بھی نہ چھوڑا۔ ان کی وجہ یہ جھوٹا الزام ہے ”کہ وہ سب دشمن علی تھے حیدر صرف وہ ہیں جو ان سب کو برا جان کر حب کے بھی قائل ہیں“۔ دلخراش اور اشتعال انگیز الزامات کے باوجود ہم نے سنجیدہ علمی زبان میں جوابات دیئے کسی کتاب کا جواب کسی حیدار نے نہ دیا۔ ہم نے پُر امن تحریک سے سرحدات اسلام کی حفاظت یوں بھی کی کہ درج ذیل 5 رسالے ”اتحاد امت کے داعی“ ﴿۱﴾ ضروریات دین ہر مسلمان کی پہچان ہے۔ ﴿۲﴾ وحدت امت قرآن کی روشنی میں اپنائے۔ ﴿۳﴾ اتحاد امت کے 10 قرآنی اصول۔ ﴿۴﴾ محبوب المسلمین امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کے 40 ارشادات ﴿۵﴾ تعارف خلفاء راشدینؓ بصورت پمفلٹ اور چارٹ چھپوائے بڑے لوگوں، جامع مساجد اور امامبارگاہوں تک میں لگوائے اس امن پسندی کی مثال سڑکوں پر ناچنے گانے والا کوئی فرقہ تو پیش کر دکھائے؟ اس اہم کتاب میں بھی تین حاضر ہیں۔ تاکہ کوئی ہم کو فرقہ پرست اور مخالف اہل بیت نہ کہہ سکے۔ اور ہر شخص کو صحیح عقائد اسلام معلوم ہو جائیں۔

۱۔ خصائص اہلسنت - 1۔ مقام تو حید الہی ﷺ

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز کے خالق اور مالک ہیں۔ رازق و رحمن و رحیم و قی و یوم، کائنات کے مدبر اور دونوں جہان کے بادشاہ ہیں۔ اپنی ذات و صفات، حقوق و کمالات میں یکتا اور لاشریک ہیں۔ ازلی وابدی قدیم اور لاحقانی ہیں، حدوث و اجزاء اولاد اور بیوی سے پاک ہیں۔ ہر قسم کے عیب، نقص، کمزوری، جھوٹ، ظلم اور وعدہ خلافی سے منزہ ہیں۔ جسم، مکان، جہت، طول و عرض، حدود بندی اور شکل و رنگ سے ماوراء ہیں۔ وہی سب کے آقا و مولا حاجت روا، مشکل کشا، مہربان مطلق اور معبود حقیقی ہیں۔ وہ سچ، بصیر، ذی ارادہ، متکلم اور قادر و مطاع ہیں۔ ہر چیز اس کی محتاج اور تابع فرمان ہے۔ وہ کسی کا محتاج اور فرمان بردار نہیں۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ اس کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے بھٹکا دے، جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے۔ جسے چاہے شاہ بنادے، جسے چاہے گدا کر دے۔ سب اسی کی شانیں ہیں۔ اس کے سب کام نعل اور حکمت پر مبنی ہیں۔ اس کی مشیت، تقضا اور تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اس کی کسی صفت، قدرت، کمال اور حق میں کوئی فرشتہ، جن، انسان، جنی، ولی یا امام کوئی بھی عطا یا ذاتی طور پر شریک اور ساجھی نہیں۔

اہل سنت و الجماعت مسلمانوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ مذکورہ بالا عقائد کے مطابق خدائے پاک کو وحدۃ لاشریک مانتے ہیں۔ اور کسی قسم کے شرک کے قائل نہیں۔ کیونکہ شرک بہت بڑا گناہ ہے۔ یکجا وجہ ہے کہ وہ شیخ و متہ نمازوں کی پابندی کرتے اور ایسا کہ نعبد و ایسا کہ نستعین کے مطابق صرف خدا سے مدد مانگتے ہیں۔ اولیاء و ائمہ کو مدد کے لئے نہیں پکارتے۔

2۔ مقام مصطفیٰ ﷺ

سنی مسلمانوں کا بنیادی خاصہ یہ ہے کہ وہ خدا کو وحدۃ لاشریک ماننے کے بعد امام الانبیاء و مرور کو نبین محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، خاتم النبیین و المصومین صلی اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ وسلم کو بھی اپنے مقام و مرتبہ میں بے نظیر اور لاشریک مانتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہی وجہ ہے کہ وہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد و رسول اللہ کے بعد کسی اور کلمہ کا اضافہ نہیں کرتے۔ کیونکہ نبوت کی طرح کلمہ میں کسی بیشی بھی کفر ہے۔ اور ختم نبوت کا انکار ہے۔ ہم امت محمدیہ میں کسی اور امام کی امت بن کر اس کا کلمہ کیوں پڑھیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد چارہ بارہ یا چودہ بزرگوں کو مہموم مان کر شرک فی الرسائل اور ختم نبوت کا انکار نہیں کرتے۔ وحی خاصہ نبوت ہے۔ کلام الہی اور احکام شرعیہ صرف حضور ﷺ پر اتارے ہیں تشریع اور حلال و حرام کرنے کا منصب جزو رسالت ہے۔ واجب الاطاعت آپ ہی ہیں۔ صرف آپ کے فرمان کا کھلا منکر کا فر ہے۔ آپ کی آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ آپ کی ازواج مطہرات پاک سیرت، اہل بیت نبوت تمام مومنوں کی مائیں اور واجب الاحرام ہیں۔ آپ کے خلفاء راشدین

مرتبہ ایمان ہیں۔ صحابہ کرام دین کے ستون اس کے راوی اور مبلغ ہیں پس مقام مصطفیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کا خاتمہ نبوت یا کوئی وصف، بعد کے کسی بزرگ میں تسلیم نہ کریں اور جو لوگ ایسا شرک کریں کہ اہل بیت کے چند بزرگوں کو انبیاء سے افضل اور آپ کے برابر مانیں یا حقوق نبوت انکودیں یا صحابہؓ ذوال بیت اور ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ بغض و عداوت رکھیں ہم ان سے بایکات اور بیزاری رکھیں۔ حضور ﷺ کی سنت اور طریقہ اصل دین ہے۔ آپ سے بڑھ کر خدا کا پیارا اور عبادت گزار کوئی پیدا نہیں ہوا۔ لہذا آپ کے طریقہ پر اضافہ کرنا یا ثواب جان کر کوئی نیا عمل ایجاد کر لینا بدعت ہے۔ جو بڑا گناہ ہے۔ گمراہی اور فرقہ پرستی کی بنیاد غلو کر کے بنائی گئی۔ یہی بدعات ہیں۔ جو آج ہر فرقہ نے دین بتا رکھی ہیں۔ اور ایمان و کفر کا فتویٰ انہی پر حاصل ہوتا ہے۔ سچا مسلمان وہی ہے جو قرآن و سنت اور قانون شرع کی پابندی کرے۔ بدعت سے اور مسلمان دشمنی سے بچے

3- مقام صدیق اکبر ﷺ

اہل سنت والجماعت تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس امت میں سب سے اشرف اور اعلیٰ حضور کے بعد اولوالعزم، خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مانتے ہیں کیونکہ مردوں میں سے آپ سب سے پہلے ایمان لائے سب سے پہلے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ سب سے پہلے تبلیغ کر کے اکثر عشرہ مبشرہ کو مسلمان کیا سب سے پہلے خطبہ دے کر کفار کے مظالم سے حضور ﷺ کے دفاع میں لبو لبہ ان اور بے ہوش ہوئے۔ سارا مال راہِ خدا میں خرچ کر کے مسلمان غلاموں کو کافروں سے آزاد کرایا۔ مکان کے سامنے چہرہ بنا کر علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے۔ کفار نے ہجرت پر مجبور کیا تو اپنے آپ کو خدا کی امان میں دے کر ڈٹے رہے پھر محبوب خدا کے ساتھ ہجرت کا شرف پایا۔ یارِ عار بنے بدر، احد اور خندق و حدیبیہ میں رفاقت کا حق ادا کیا آپ کی زندگی میں قاضی، مفتی اور مبلغ اسلام بنے۔ غزوہ بنو نضارہ اور خیبر میں کمانڈر بنے اور کامیاب ہوئے۔ حضور ﷺ نے آپ کو 9 ہجری میں امیر المومنین بنایا۔ اور مرض وفات میں مصطفیٰ اور خلافت آپ کے سپرد کر دی سب لوگوں کو آپ کی اتباع کا حکم دیا اور عام لوگوں نے آپ کی بیعت کی سب صحابہؓ آپ کو اعلمنا کہتے تھے۔ زمانہ خلافت میں آپ نے دستور مصطفیٰ اور سنت رسول کو برقرار رکھا۔ قرآن کو ایک کتاب میں مدون کیا لشکرِ اسلام کے ذریعے فتوحات کا آغاز کیا نہ مرتدوں، منافقوں، زکوٰۃ کے منکروں اور جھوٹے دعویدارانِ نبوت کو نہ تیغ کیا اور اسلام کو از سر نو حیات بخشی۔ پھر اپنے محبوب کے پہلو میں ہمیشہ کے لئے جنت کے مکین ہو گئے۔

خدا نے آپ کو الانقی' (سب سے بڑا پرہیزگار) صدق رسول، صاحب فضیلت اور مصاحب و پیغمبر کا لقب دیا تو حضور ﷺ نے آپ کو ارحم امتی، امن الناس (سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ سے احسان کرنے والا) حوض کا ساتھی، معمر جنتیوں کا سردار، اپنا بھائی اور جگر دوست، سب لوگوں سے پیارا، صدیق، شفیق اور مبشر بالحبیب کے اعزازات سے نوازا اور حضرت علیؓ نے خیر الامۃ بعد النبی ابو بکر و عمر فرما کر آپ کی انصافیت کا فیصلہ دے دیا۔ اس لئے شیخینؓ کو سب سے افضل نہ ماننے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ سنی اور حضرت علیؓ کا بھی تابعدار نہیں ہے۔

4- مقام فاروق اعظم

پھر اہل سنت مراد رسول، خیر پیغمبر، فاتح اعظم خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کو تمام صحابہ کرامؓ سے افضل مانتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غلبہ اسلام کے لئے آپ کو خدا سے مانگا۔ مسلمانوں نے نعرہٴ تکبیر بلند کیا۔ مسلمانوں کو بیت اللہ میں آزادی سے نماز پڑھنے کا حق مل گیا۔ زمین خوش ہوئی، آسمان نے رقص کیا۔ اسلام معزز ہوا۔ خلافت نے خدا کی رحمت پر سائی۔ فیصلہ رسولؐ کو نہ ماننے والے منافق کاسر قلم کر کے فاروق اعظمؓ کا لقب پایا۔ اور منافقین کے تاج و تہذیب و دشمن اور مومن قرار پائے۔ بدر میں اپنے ماسوں کو قتل کیا۔ احد میں خالد و ابوسفیان کو ہپا کیا۔ خندق میں ضرار بن خطاب کو بھگا دیا۔ شہرہٴ حضرت ہر دشمن رسول کو قتل کرنے کی تاک میں رہے اسی لئے قرآن نے اَنْبِلْآءُ عَلٰی الْکُفَّارِ کا لقب دیا۔ 20 سے زائد مقامات پر آپ کی آراء کے مطابق آیات نازل ہوئیں۔ پردہ کا حکم، حرمت شراب، مقام ابراہیم پر نماز کا حکم، برکتِ خضر، خدا کا مولا نے رسول ہونا اور منافق پر جنازہ حرام ہونا اسی کی مثالیں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیروی کا حکم دیا۔ خلافت کی خوشخبری سنائی۔ چنانچہ صدیق اکبرؓ نے حاضر کیا۔ تمام صحابہ کرامؓ نے تائید کی۔ حضرت علیؓ نے بیعت کی۔ آپ کو مسلمانوں کا ملجأ و ماویٰ، قیام الامم، قطبِ عرب، والی و خلیفہ اور قیام سنت کہا۔ آپ کے مذہب کو دین اللہ اور لشکر کو جند اللہ فرمایا۔ (نسخ البلاغہ خطبہ نمبر 144) حضرت عمرؓ نے با مبارکۃ الجبل فرما کر اور دیر بایں نخل کے نام جاری ہو جانے کا وعدہ لکھ کر بنوا اور دریا پر حکمرانی کی مثال قائم کی۔

آپ کے اسلامی دہدبہ سے قادیس، جلولا، طحوان، کھریت، خوزستان، ایران، اصفہان، طبرستان، آذربائیجان، آرمینہ، فارس، سیستان، مکران، خراسان، اردن، حمص، یرموک، بیت المقدس، مصر، طرابلس وغیرہ 22 لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ ایک ہزار قلعہ اور چار ہزار جامع مساجد تعمیر ہوئیں۔ آٹھ مساجد، مؤذنوں، قاضیوں، مفتیان، فوجیوں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بیت المال سے مقرر فرمائیں۔ اسلام کی عدالت، نظام سیاست و عسکریت اور امور خلافت میں آپ سب دنیا کے امام اور ہادی ہیں۔ چادر کی برکت سے پورا مغلہ آگ سے بچ گیا۔ مدینہ منورہ و زلزلے سے نجات محفوظ ہو گیا۔

ایران کی باندی شہزادی شہر بانو اپنے بیٹے کی بجائے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقد میں دے دی اور سادات سے نجات اپنی خلافت کی حقانیت منوال۔ قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی نشر و اشاعت کی اکابر صحابہ کرامؓ کو کابینہ کا ممبر بنایا۔ سب ضرورت حضرت علیؓ کو نائب خلیفہ بنایا۔ 26 ذوالحجہ 24ھ کو ابو لؤلؤ جو یی ایرانی کے خنجر سے مسجد نبوی میں نماز ادا کرتے دیکھے ہوئے اور یکم محرم الحرام کو رسول اللہ ﷺ کی آغوشِ جنت میں ہمیشہ کے لئے آرام فرما ہو گئے۔

5- مقام عثمان ذوالنورین

بحراہل سنت حضور ﷺ کی پھوپھی کے نواسے اور دوہرے داماد نبوی، امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ اموی، شہیدِ مظلوم، خلیفہ سوم، مبشر، بالجوہر، یکے از عشرہ سے محبت کرتے اور سب سے افضل مانتے ہیں کیونکہ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ قبول اسلام سے آپ پر چچا اور خاندان نے بے پناہ مظالم کیے۔ اپنی اہلیہ سیدہ حضرت رقیہ بنت النبیؐ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی۔ پھر ہجرت مدینہ کی تمام غزوات میں شریک رہے۔ حدیبیہ میں رسول خدا کے نمائندہ و سفیر تھے۔ حضور ﷺ کے بغیر طواف و عمرہ نہ کیا۔ جب کفار نے زد و کوب کیا۔ اور شہادت کی انواہ مسلمانوں میں پھیل گئی تو حضور ﷺ نے پندرو سو یا اٹھارہ سو مقام موجود صحابہ کرامؓ سے آپ کی شہادت کا بدلہ لینے پر بیعت کی اور خدا نے ان کو اپنی رضامندی اور جنت کا پروانہ دیا۔ (پارہ 26) حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے اپنے ہاتھ پر خود بیعت کر کے آپ کو بیعت و رضوان کی فضیلت میں شریک کیا۔ حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد پھر حضرت ام کلثومؓ آپ کو یاد دی۔ حضور ﷺ اور اسلام پر مال خرچ کرنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بعد آپ کا نمبر اول۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح میں آیات اناریں تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو چہرہ جہ جنت کی بشارت دی اور مغفرت حیا میں فرمایا: ”میں ایسے شخص سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں“ جنت میں اپنا رفیق بنایا۔ جیشِ عشرت غزوہ تبوک میں آپ نے دیناروں سے بحری قحطی کے علاوہ جب چھ سو اونٹ غلہ سمیت دیئے تو آپؓ نے فرمایا: ”اس کے بعد عثمانؓ کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا“ یزیدؓ کو خیرہ کر دیا۔ مسجد نبویؐ میں اضافہ کر کے اعلیٰ تعمیر کی تو جنت کی بشارت پائی جب آپؓ نے حضرت عثمانؓ کو شہید ہونے کی بشارت دی تو یہ عہد لیا کہ ”خدا آپ کو خلافت کی قیاس پہنائے گا۔ منافق لوگ اترنا چاہیں گے تم ہرگز نہ اترنا“ چنانچہ آپ اس عہد کے پابند اور مصیبت پر صابر رہے۔ خلافت قرآن کی حالت میں 8 بے دین غنڈوں کے حملہ میں جان دے دی۔ مگر عبد رسولؐ پر آنجنہ آنے دی اور طاقت و لشکر کے باوجود کلہ گومانقوں پر تلوار چلانے کی اجازت نہ دی۔ اس مہر کی مثال بجز انبیاء کی سیرتوں کے کہیں نہ ملے گی۔ رسول خدا نے عثمانؓ کو برحق کہا۔ اور مسلمانوں کو آپ کی حمایت کی وصیت کی۔ آپ سال بھر روزہ دار رہتے، ہر جمعہ غلام آزاد کرتے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرح عہد جاہلیت میں بھی شراب، زنا، بت پرستی وغیرہ قبائح سے پاک دامن رہے روزانہ ایک قرآن نفلوں میں ختم کرتے نعتِ قریش اور ایک قرآن نبوی پر لوگوں کو جمع کیا۔ تفسیری نوٹ یا قرأتِ شاذہ و منسوخہ والے صحیفے ضائع کر دیئے اور قرآن کے لاتعداد نسخے کتابت کرا کر تمام دنیا میں پھیلائے اسی لیے آپ کو جامع القرآن بھی کہتے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت سندھ، کابل اور یورپ تک دستِ ہو چکی تھی۔ کامیاب بحری جنگوں کا آغاز آپ کے دور میں حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ نے کیا علم فقہ اور خصوصاً علم میراث میں آپ بہت ماہر تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کے علم و فضل کا اقرار فرمایا اور وزیر و مشیر بنے رہے۔ آپ کی شہادتِ فاجدہ سے خدا کی تلوار بے نیام ہو گئی سبائی شرارتوں سے مسلمانوں میں تفریق برپا ہو گئی شہادت کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

6- مقام علی المرتضیٰ علیہ السلام

پہر اہل سنت اپنے محبوب پیشوا خلیفہ چہارم زرار نبوی، خاندان سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا اور والد حسین کریمین، حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے اور خلفاء ثلاثہ کے بعد تمام صحابہ کرام سے آپ کو افضل جانتے ہیں۔ کیونکہ آپ بہن میں شرف بہ اسلام ہوئے۔ خاتم النبیین نے خود تربیت فرمائی اور ان کو اپنا بھائی قرار دیا۔ عشرہ مبشرۃ بالجنۃ میں شمار فرمایا۔ مکہ مکرمہ میں خدمت نبوی کا شرف پایا۔ ہجرت کی رات ہنتر رسول پر مزے سے سوئے کیونکہ آپ نے تسلی دی تھی کہ یہ پنجہ کچھ نہ کہیں گے۔ چنگی گواروں میں تسلی سے سونا فرمان نبوی پر ایمان کا نتیجہ تھا۔ بدر میں بڑے بڑے سرداروں کو تیغ کر کے بے پروا کا لقب پایا۔ فاسق کفار سے مقابلہ کرنے پر ہڈیاں خضغنی اختضغوا کی آیت آپ کی شان میں اتری۔ جدوگ کے موقع پر حضور نے آپ کو گھروالوں پر اپنا خلیفہ بنایا۔ منافقین کی طر کے جواب میں حضرت ہارون علیہ السلام سے مشابہت بلا نبوت کا تمغہ ملا۔ انصار کی طرح آپ کے دشمن کو بھی آپ نے منافق بنایا اور دو قسم کے گردوہوں کی بربادی بتائی۔ ایک وہ جو آپ کو حد سے زیادہ بڑھائے کہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کی صفات خاصہ میں شریک بنائے۔ دوسرا وہ جو آپ سے حد سے زیادہ دشمنی کرے کہ آپ کے ایمان، کردار اور شرافت کسی پر حملہ کرے یا قبیحہ و مظلومی کی آڑ میں آپ کو ایک باغزت اور خوددار مسلمان بھی نہ رہنے دے۔ اور تیسرے بڑے گردوہ کو ناجی کہا جو آپ کے بارے میں معتدل عقیدہ رکھے۔ (انہی کو اہل سنت کہتے ہیں) آپ کو اپنے اہل بیت اور آل عباس سے قرار دیا۔ تمام مومنین کا دوست اور محبوب بنایا۔ آپ کی دل کی چٹنگی اور زبان کی سلامتی کے لیے دماغ فرمائی۔ چنانچہ پھر دینی فیصلوں میں کبھی آپ کو تردد نہ ہوا۔ آپ شیخین اور حضرت عثمان علیہ السلام کی طرح عہد نبوی میں بھی قاضی اور منتفی تھے۔

دن نبوی کے بعد حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام کی دوسرے یا تیسرے دن بیعت خلافت کی اور پورا تعاون کیا۔ خلفاء ثلاثہ کے مکمل معاون، ہمدیکار اور وظیفہ خوار رہے۔ کوئی مخالفت نہ پالیسی نہیں اپنائی۔ آپ ان کے عہد میں قاضی، وزیر اور نايب ہوتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم علیہ السلام نے آپ کو بہترین قاضی اور اہم امور حل کرنے والا بنایا۔ قرآنی علوم میں بکثرت مجاہد و زہد میں یگانہ تھے۔ آپ کی خلافت برحق تھی۔ مخالفین کے الزام غلط تھے۔ اپنے عہد میں آپ کو شدید مشکلات پیش آئیں۔ مگر آپ کے سب سے بڑے مخالف وہ دوست نما دشمن تھے۔ جو حضرت عثمان علیہ السلام کو شہید کر کے بظاہر آپ سے بیعت ہو گئے۔ مگر منافقت کی وجہ سے بے درپے مخالفت کر کے آپ کو اصل دوستوں سے محروم کر دیا۔ پھر خارجی بن کر علانیہ آپ سے لڑے اور ان کے ہی ایک بد بخت ابن کعب نے آپ کو کوفہ میں جام شہادت پلا دیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

7. متفرق مسائل

پھر اہل سنت باقی عشرہ مبشرہ بالجہ حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت ابو عبیدہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کو افضل ترین کہتے ہیں۔ نیز حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت عائشہ، حضرت خدیجہ، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت سلمان، حضرت ابوذر، حضرت مقداد، حضرت عمار، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل و کئی دیگر صحابہ کرام ؓ کو قطعی جنتی مانتے ہیں۔ مہاجرین، انصار، اہل بدر، احد، اہل بیعت الرضوان اور مسلمانان فتح مکہ اور شرکاء حجۃ الوداع کو بالترتیب افضل کہتے ہیں۔ نیز تمام صحابہ کرام و اہل بیتؑ سے عقیدت رکھتے ہیں۔ کسی کا گلہ اور غیبت نہیں کرتے اور جو شخص یا گروہ صحابہ کرام کے کسی فرد یا طبقہ سے دشمنی رکھے، اسے گمراہ سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کی مجالس، جلوس اور محبت و رسوم سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

قبر کا عذاب و ثواب اور سوال و جواب برحق ہے۔ مسلمان گنہگار مغفرت کے دائرے میں ہیں۔ نیکیوں کی سفارش سے فائدہ ہوگا۔ مگر کافر و مشرک کی سفارش و بخشش نہ ہوگی۔ اولیاء کی کرامات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔ جنت میں اہل ایمان خدا کی بے کیف زیارت کریں گے۔ 5 ارکان اسلام کی پابندی ضروری ہے۔ امر بالمعروف، برے کاموں سے روکنا، ماں باپ کی خدمت کرنا، مظلوم کی امداد کرنا، جہاد کرنا، صدقہ فطر ادا کرنا، قربانی دینا، نماز عید پڑھنا، حلال خوری، راست گوئی، ایفاء نذر، وعدہ کی پابندی، پڑوسی سے اچھا برتاؤ، اساتذہ اور بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، جائز کاموں میں حاکموں کی اطاعت اسلام کے واجبات ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اتباع شریعت اور گناہوں سے نفرت نصیب فرمائے۔ (میں بار رب العالمین۔)

۲۔ ضروریات دین ہر مسلمان کی پہچان ہے

حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ہے ایک
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
کچھ بڑی بات تھی جو دے مسلمان بھی ایک
اسی میں ہوا اگر غامی تو سب کچھ مکمل ہے

کلمہ طیبہ: لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ (پارہ 26 رکوع 126)

کلمہ شہادت کا ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں (ذات، صفات و حقوق میں) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے (معزز) بندے اور آخری رسول ﷺ ہیں۔

استغفار: استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

(زجر) میں اللہ سے ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (ایک شیخ استغفار روزانہ پڑھنا سنت نبوی ہے)

متفقہ آذان سنت: وہی ہے جو اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے البتہ اہل سنت مسلمان غم نبوی کے مطابق آذان فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور امانیہ بر ولایت خورحی علی خیر العمل در درجہ کہتے ہیں بقیامانے قرآن وحدیث اور کسی فقہ میں نہیں ہیں۔ دین میں کی بیشی گناہ اور بدعت ہے

اہلبیتؑ پر افضل درود شریف یہ ہے

"اللہم صلی علی محمد النبی الامی وازواجه امہات المؤمنین وذریئہ و اہل بیتہ کما صلیت

علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید" (ابوداؤد ج 1 ص 138)

یہ دعویٰ درود ہے جو فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کے اہل بیت حضرت سارہؑ پر پڑھا۔ کوئی بھی درود مسنون پڑھنے سے دس رحمتیں ملتی ہیں۔ دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور دس درجے بلند ہوتے ہیں قیامت کے دن آپ ﷺ کا قرب اور شفاعت نصیب ہوگی

شیخ فاطمی:

ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

ضروریات ایمان 7 ہیں

- ۱۔ اپنی خوشی سے تمام امور شرعیہ کا زبانی اقرار، ۲۔ دل سے تصدیق، ۳۔ حقائق غیبیہ کو ماننا، ۴۔ علم غیب کو غائب خداوندی جاننا، ۵۔ خدا سے خوف و امید رکھنا، ۶۔ اسے تمام کائنات کا خالق و مالک، مختار، رازق، کارساز، معبود اور مستعان و رب جاننا، ۷۔ حلال و حرام کو قطعی ماننا، ایمان بیٹھ ہے۔ اعمال صالحہ اس کا نور حسن اور کمال ہیں۔ جو بغیر ایمان قبول نہیں ہیں لے محمد شین ان کو اجزا ایمان کہتے ہیں۔

ایمانیات کے اصل عقائد تین ہیں

- (1) توحید (2) رسالت (3) قیامت

توحید:

- 1۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی دائمی زندہ اور کائنات کو سنبھالنے والا ہے۔ اسے نہ اولگہ آتی ہے نہ خند۔ آسمان اور زمین کی ہر چیز اسی کی ہے۔ ایسا کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہی مخلوقات کے سب اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے۔ وہ سب کسی چیز کے معلق خدا کے علم سے کچھ نہیں جان سکتے ہاں جتنا وہ چاہے (کسی کو بتا دے) اور اس کی کرمی اور اقتدار نے سب زمینوں اور آسمانوں کو اپنے قبضے میں لیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ان کی حفاظت کچھ بھی مشکل نہیں۔ وہی عالی شان بڑی بزرگی والا ہے۔ (آیت الکرسی) جو ہر نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔
- 2۔ بے شک اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس نے کل کیا کرتا ہے اور کہاں مرے گا۔ بے شک اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ (سورۃ لقمان، آخری آیت، پارہ 21)

رسالت محمد ﷺ

- 1۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (پارہ 9 رکوع 10)
- 2۔ ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (پارہ 17 رکوع 7)
- 3۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے قرآن اپنے بندے پر اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائے۔ (پارہ 18 رکوع 17)
- 4۔ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو کوہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، اللہ کی طرف بلائے والا، ہدایت کا آفتاب عالمات بنا کر بھیجا ہے۔ (پارہ 22 رکوع 3)
- 5۔ اللہ نے مومنین پر بہت بڑا احسان کیا کہ ایک عظیم پیغمبر ان میں ان کی قوم سے ہی کھڑا کر دیا جو ان کو خدا کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو (کفر، شرک، نفاق، عیوب، گناہوں سے) پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ وہ

سے پہلے کھلی گراہی میں تھے۔ (پارہ 4 رکوع 8)

6۔ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (پارہ 22 رکوع 2)

روز جزا یعنی قیامت: (خدا جنت عطا کرے، دوزخ سے بچائے)

1۔ اور جب زمین میں زلزلہ آئے گا اور سب بوجھ (مردے) باہر نکال دے گی۔ اس دن زمین اپنے حالات بتائے گی کیونکہ رب نے اسے وحی کی ہوگی اس دن لوگ گروہ در گروہ لوٹیں گے تاکہ ان کو اپنے اپنے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا۔ (پارہ 30 سورۃ زلزال)

2۔ قیامت آ رہی ہے میں اسے غفلت رکھوں گا تاکہ ہر جی کو کمائی کا بدلہ دیا جائے۔ (پارہ 16 رکوع 10)

3۔ کیا انسان کا گمان ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے کیوں نہیں ہم تو اس کے پور پور جمع کرنے پر قادر ہیں۔ (پارہ 29 سورۃ قیامت) قبر قیامت کی پہلی منزل ہے اس میں سوال و جواب آرام و عذاب برحق ہے۔ جو دیکھا سنا نہیں جاسکتا۔ جن پر مسلمانوں کو نیکیوں کی سفارش کا فائدہ جنت میں ہوگا۔ اہل ایمان خدا تعالیٰ کی بے کیف زیارت کریں گے۔ دوزخی ہمیشہ جلیں گے۔ اللہ ہمیں بچائے۔

عقائد، اعمال، اخلاق

نیکی صرف اتنی نہیں کہ اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو (نماز پڑھ لو) لیکن بڑی نیکی اس کی ہے جو اللہ پر یقین کرے اور قیامت کے دن پر یقین کرے، فرشتوں پر آسمانی کتابوں پر اور پیغمبروں پر یقین لائے، اور رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو محبوب مال دے اور قیدیوں کو چھڑانے میں، نماز کی پابندی کرنے میں اور زکوٰۃ دینے میں اچھی طرح گزار بند رہتا ہو۔ اور وہ لوگ جب عہد کریں تو اسے پورا کرنے والے ہوں اور بد حالی، تکلیف و بیماری کو برداشت کرنے والے ہوں، جنگ و جہاد میں ڈٹے رہنے والے ہوں یہی لوگ تو سچے اور یہی لوگ توفیق ہیں۔ (پارہ 2 رکوع 6)

چار آسمانی کتابیں: ﴿۱﴾ تورات ﴿۲﴾ انجیل ﴿۳﴾ زبور ﴿۴﴾ قرآن مقدس

چار مقرب فرشتے: ﴿۱﴾ جبرائیل ﴿۲﴾ میکائیل ﴿۳﴾ اسرافیل ﴿۴﴾ عزرائیل (علیہم السلام)

پانچ فرائض اسلام:

(۱) کلمہ: توحید و رسالت کا زبان سے اقرار کرے۔

- (۲) نماز: یا حج اوقات میں پابندی سے پڑھے۔ (نجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) نماز سے بڑی عبادت ہے۔ لکن اسلام میں بڑا فرق نماز سے ہے۔ اور اس کو اگر ادا نہ کیا جائے تو سخت گناہ ہے۔
- (۳) روزہ: رمضان میں فرض ہے اور باقی نذر، کفارہ قضاء کے روزے بھی ضرور رکھے۔
- (۴) زکوٰۃ: ضروریاتِ اہلیہ کے علاوہ بقدر نصاب بچت مال پر 1/40 اور بارانی زمین پر 1/10 اور آبی زمین پر 1/20 عشر نکالنا فرض ہے
- (۵) حج: صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔ حج کے لئے جب گیا تو زیارت مسجد و روضہ نبویؐ ضرور کرے

واجباتِ اسلام

جہاد، صدقہ نظر، بقرہ عید کی قربانی ایفاء نذر، نماز عیدین، ایفاء عہد، پڑوسیوں سے اچھا سلوک، ماں باپ کا ادب، بیوی پر خاندان کی اطاعت و خدمت، اچھے کاموں کا حکم دینا، برے کاموں سے روکنا، اساتذہ اور بڑوں کی تعظیم کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، جائز کاموں میں حاکم کی اطاعت کرنا، حج بولنا، حلال کھانا، اچھی طرح ملازمت کی پابندی کرنا، مشیت برابر داڑھی رکھنا، ملک و قوم اور امانت کی حفاظت کرنا، ستر عورت، پردہ، دعوتِ دین، حلال کھانا، حقوق العباد ادا کرنا وغیرہ۔ (نماز و تر واجب ہے)

معاملاتِ اہل اسلام:

مال وراثت کی شرعی تقسیم نزاع میں جائز مقدمہ کرنا، اداء حقوق زوجین، امانتوں کی ادائیگی، لین دین میں درستی۔

آدابِ اسلام:

اچھے اخلاق، اچھی عادات، اچھی سیاست و حکومت، بہترین معاشرہ، پاکیزہ افکار، عمدہ تہذیب و تمدن۔

سنجھائے نبویؐ و اسلام:

سواک، خوشبو، جماعت کے ساتھ نماز، (12 سنس) صفائی، ناخن تراشنا، سرمہ لگانا، غسل جمعہ وغیرہ، شادی، نماز تہجد، اشراق، اذان، نماز تراویح، یوم حج اور عاشورہ کا روزہ، شوال کے 6 روزے، اعکاف رمضان، ہر تکلیف پر صمدہ کرنا، نماز اور خدا سے دعا اور ذکر کی کثرت، درد و شریف زیادہ پڑھنا، ہر جائز کام خدا کی امداد اور ہم اللہ سے شروع کرنا، شلوار یا چادر وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا، لباس سنت کے مطابق پہننا، سر پر ٹوپی، عمامہ، پڑوسی یا غیریکی، بہن، بیٹی کی حفاظت کرنا، دعوت دینا اور کھانا، حلال تجارت، جائز خرچ، صحیح مشورہ، مخلوقات کے ساتھ بھلائی، چھوٹوں سے پیار اور شفقت، بڑوں کا ادب، راز چھپانا،

میں ہم صدائقہ، یہ ہر پری، شرکت جتاز، خیر خواہی مسلم، ہنس، مسکراہ، جائز دل لگی حراج، محتاج، سواہی، نیکی کا بدلہ، برائی کی معافی، شادی کی لادہنی میں سزا دی، نیچے ننگ و زبان ہاتھ پاؤں سے تکلیف نہ دینا، مہمان نوازی، رات کو جلدی سونا، صبح کو جلدی اٹھنا، پابند شریعت کے ہاتھ پر بیعت کرنا۔ شرک و بدعت سے گریز کرنا، حسد، بغض، حرص، تکبر، حق شناسی سے نفرت، زیارت قبور سے سوت کی یاد، بغیر رسم و ریا، میت کو ایصالِ ثواب اور دعا، مغفرت، ہر اچھے سنت یا کام پر خرچ کرنا، تنہا، شریعت پر جہنا، مخالفت اور مخالف برداشت کرنا۔ عالم سے بے نیکیاں، مشغولہ کی امداد، نیک و پابند شریعت کو روٹ دینا، قرآن و سنت کا قانون بنانا، کافرانہ نظام اور مذہبیت سے تنگ قدم کو آزاد کرنا، امن، بونا، صنعت و حرفت، فوجی طاقت میں نیکیاں لوجی اور قومی ترقی میں کفار سے آگے بڑھنا وغیرہ (لاستغفر اللہ عنہما)

خدا و رسول کی محبت اور اتباع

محبت غنیمت کا عکس ہے۔ اور اس میں محبوب کی عادات اور مرغوبات کا خفیہ جال تباہ ہے۔ محبت ان سے نکل نہیں سکتا۔ اور خدا و باری تعالیٰ "ایمان والے سب سے زیادہ خدا سے محبت کرتے ہیں" (پارہ 2 رکوع 4)

ارشاد نبوی ﷺ

(1) "تم میں سے کوئی سوگن نہیں ہو سکا جب تک " میں " اسے والدین اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ پھر اس کی نشانی اپنی سنت و اعمال کی اتباع بتائی۔

(2) "جس نے میرے طریقے سے محبت کی اور اصل اس نے مجھ سے محبت کی۔ مجھ سے محبت و اتباع کرنے والا میرے ساتھ جنت میں ہوگا" اس لئے خدا و رسول سے جچی محبت اور طلبِ جنت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ کی شریعت کی اتباع میں تمام خواہشات کو قربان کر دیں۔ اسٹی سوگن نہیں۔ اگر یزید کی تہذیب، غلامی، انتالی، محمود دیں۔ سیکور نہ بنیں۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ "خدا و رسول ﷺ کا فرمان اور محبت کا ڈھویہ ادا یہ تو بے عقلی ہے اگر تو سچا ہو تا تو تابعدار ہوتا۔ اس لئے کہ محبت اپنے محبوب کا تابعدار ہونا ہے" اسی لائن پر خلفائے راشدین، اہل بیت، صحابہ، تابعین، فقہاء اور محدثین اور لاکھوں اولیاء کرام پلے ہیں۔

اسلامی حدود اور سزائیں:

(1) قتل کا بدلہ قتل یا رضامندی اور دیوت۔ (2) چور کا ہاتھ کاٹنا۔ (3) زکوٰۃ کو قتل یا محاکف ست سے ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ (4) کنوارے زانی کو سو درے اور شادی شدہ کو سنگسار کرنا۔ (5) شرابی اور تہمت لگانے والے کو 80 درے مارنا۔ (6) مرتد کو تین دن بعد تاج نہ ہونے پر پھانسی دینا۔ ان سب سزائوں کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے۔ نہ ماننے والا یا ظلم کرنے والا ایمان سے محروم اور قاتلِ مزا ہے۔

بڑے گناہ: جو بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے۔

قتل، زنا، چوری، ڈاکہ، جہت زنا، ماں باپ اور خاوند کی نافرمانی، شرک، کفر، دین کی خدمت یا احق، علماء اور بزرگواروں کی توہین، سود کھانا، رشوت لینا، شراب پینا، خنزیر کھانا، جھوٹی گواہی، غیبت کرنا، خصوصاً صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کی، یتیم کا مال ناحق کھانا، ظلم، دھوکہ، فریب، جادو، سوا، لالچی اور انصافی باغ و نکمنا، جہاد سے بھاگنا، کانپوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، غیبت سے کم دماغی کتر وانا، کفار کی دین سے قطع اور رسوم پسند کرنا، ماتم و دین کرنا، لوہ کی مجالس قائم کرنا یا ان میں جانا، قبروں کا طواف کرنا اور ان سے مددیں مرادیں مانگنا، فرضی قبر یا روضہ بنانا، حصول مراد کے لئے غیر خدا کی منت ماننا، نیاز غیر کو کھانا، قالیس، دی سی آر، تاج گانے سننا، یکنا کافروں سے مسلمانوں کو مرادنا، ملک و قوم سے غداری کرنا، خلاف شرع کاموں کے لالچس دینا، شریعت کی بات کو تاہل نہرنا، کافروں کو خوش کرنا، مسلمانوں کے خلاف ان کو مدد دینا، قرآن و سنت یا خیر امت کی تصریحات کے خلاف مذہب و فرقہ بنالینا، خدا و رسول کو تاراض کرنا، روشن خیال ہو کر نماز روزہ، حج، زکوٰۃ احکام شرع کا تارک ہونا۔

اللہ والے کون ہیں:

”خدا کے نیک بندے اس سے خوب ڈرتے ہیں، وہ علماء ہیں۔“ (پارہ 22)

”اولیاء اللہ پر کوئی خوف و خیم نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مومن و پرہیزگار ہیں۔“ (پارہ 11) اولیاء اللہ کی کرامات اور انبیاء عظیم السلام کے معجزات برحق ہیں یہ سب مسلمانوں کا شرف و عقیدہ ہے۔ ”اللہ اور اس کے رسول کے تابعدار قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ جن کی رفاقت بہت اچھی اور فضل الہی ہے۔“ (پارہ 5 رکوع 6)

زیارت نبوی ﷺ سے شرف مسلمان:

صحابی کہلاتے ہیں۔ ان کا تین پاؤں صدقہ دینا ہمارے اُحد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ ان کے درجے اور مرتبے کو کوئی امام، ولی، غوث و ثقل نہیں پہنچ سکتا۔ خدا نے ان کو ”صدیقین امت کے بہترین مومنین، متقین، جنت والے اپنے پیارے، ہدایت یافتہ، کافروں پر سخت آپس میں مہربان، رکوع اور جود میں مشغول خدا کے فضل کے مستلشی، ان کی نیک مثالیں، ثورات و انجیل میں مذکور، حضور ﷺ کا لہلہا تا ہوا تیار فصل، سدا بہار باغ اور ان پر جینے والوں کو کفار بتایا ہے۔“ (پارہ 26 رکوع 12 سورۃ فتح) اس لئے ان سے محبت کرنا معیار حق و ہدایت جاننا اور عادل ماننا واجب ہے۔ مگر غیبت کرنا حرام ہے۔ ”خدا نے ان کی سیئات مٹا دیں اور حالت درست فرمادی“ (پارہ 26 سورۃ محمد آیت 2) ہم مومن تب دوس کے گناہوں کی تاریخ میں ان کی غلطیوں سے درگزر کریں۔ اور یہ دعا مانگ کریں کہ ”اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں (مہاجرین و انصار اور مسلمانانِ فتح) کو بھی جو ہم سے پہلے مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے دل میں ان مومنین کے متعلق کوئی

کینہ و غمی نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب تو بہت شفیع اور مہربان ہے۔ (پارہ 28 رکوع 4)

خلافت علیٰ برحق ہے:

خلفاء ثلاثہ کے بعد قاتح خیر شیر خدا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت، امامت پر بھی سب مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ تمام بہاجرین و انصار کی طرح حضرت طلحہ، حضرت زبیرؓ، ام المومنین سیدہ عائشہؓ اور خال المومنین حضرت امیر معاویہؓ بھی آپ کو خلیفہ مانتے ہیں۔ صرف یہ چاہتے تھے کہ آپ انہیں اپنے ماتحت امیر شام برقرار رکھیں اور قاتکوں سے بدلہ لے لیں۔ حضرت علیؓ نے ان سب کو اپنے مومن بھائی بتلاتے ہوئے یہ اعلان نشر عام کیا۔ ”ہمارا اور اہل شام کا ٹکراؤ ہو گیا حالانکہ مکلی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے۔ نبی ایک ہے، دین ایک ہے، اسلام کی دعوت ایک ہے۔ ہم ان سے کسی چیز کا اضافہ نہیں چاہتے۔ وہ ہم سے کوئی چیز زائد نہ مانگتے ہیں۔ الامر واحد اسلام اور ایمان کی ہر بات مشفق اور مسلم ہے۔ سوائے اس کے کہ ہمارا بدلہ عثمانؓ میں اختلاف ہو ہم ان کے الزام سے پاک ہیں۔“ (نہج البلاغہ مکتوب ۵۸ صفحہ ۷۸۳) جب آپ کے ساتھیوں نے شامیوں کو برا کہا تو فرمایا ”برانہ کہو تم بدگو نہیں ہو یہ دعائے مانگو اے اللہ ہمارے اور ان کے خونوں کی حفاظت فرما۔ ہمارے اور ان کے درمیان صلح فرما اور ان کو ہدایت عطا فرما۔“ چنانچہ 38ھ میں صلح ہو گئی دونوں بزرگ اپنے اپنے علاقوں میں خدمت اسلام بجالاتے رہے۔ (تاریخ طبری) حتیٰ کہ نواسہ رسول جگر گوشہ تول حضرت امام حسنؓ نے ارشاد نبویؐ کے مطابق صلح و بیعت کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کر دیا۔ اور 20 سالہ دور امن و خلافت میں لا تعداد فتوحات ہوئیں۔ اگر آج ہم سب مسلمان حسن المجتبیٰ کی صلح اور اتحاد کو اپنا نصب العین اور متفقہ پلیٹ فارم بنالیں تو سب کفار کو لوہے کے چنے چبوا سکتے ہیں۔ (فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ)

شخصیات اسلام:

پانچ سب سے افضل اولوالعزم پیغمبر حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام

پانچ سب سے افضل ترین خواتین:

حضرت آسیہ، حضرت مریم، حضرت فاطمہ الزہراء، ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

چار یار خلفائے راشدین:

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی الرضیؓ

چھ عشرہ مبشرہ بالجنتہ چار یار کے علاوہ:

حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ دس بعد از انبیاء تمام صحابہؓ سے افضل ہیں۔ پھر تمام مہاجرین اور انصار ائمہ سے 313 اہل بدر، 700 اہل احد، اہل خندق، 1500 اہل بیعت رضوان، 10 ہزار تابعین کہہ اور بعد والے ہیں۔ خدا نے سب سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ (پارہ 27 رکوع 17)

خلافت راشدہ کا قرآنی وعدہ:

تم میں سے اہل ایمان اور اعمال صالحہ والوں سے خدا کا وعدہ ہے۔ کہ یقیناً ان کو زمین پر جانشین نبوی بنائے گا۔ جیسے کہ پہلوں کو بنایا تھا۔ اور اپنے پسندیدہ دین پر ان کو پختہ اقتدار دے گا۔ ان کے خوف کو اس سے بدلے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ جو لوگ اس کے بعد ان کا انکار کریں گے وہ ناسق (دین سے خارج) ہیں۔

(پارہ 18 رکوع 13)

پوری تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد متصل جو خطبے ہوئے تو وہی قرآنی وعدہ کا صداق اور برحق خطبے ہیں۔

یہ محبوب ہر روز یہ مقبول داور	ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر
یہ تین مسجد یہ تیرے منبر	برا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
یہ معراج ایمان کے ہیں چار زینے	یہ چاروں ہیں تاج شرف کے نگینے
بھلی ہیں انوار سے جن کے سینے	سنوارا ہے جن کو جمال نبی نے

اقرباء رسول:

جن سے محبت واجب اور دشمنی حرام ہے۔ چار آل مہاجر رسول ﷺ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت طاہرہؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ۔ (مسلم از عائشہؓ) چار میں لے کر خاص دعا فرمائی۔ اس حدیث کے مطابق اہلیت نبوی ہیں۔

4 بنات طاہرات: حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت طاہرہؓ۔ (پارہ 22 آیت و بناک)

چار ننھے صاحبزادے: قاسم، طیب، طاہر، ابراہیم

چار ٹھنڈے نواسے: حسن، حسین، علی ابن زینب، عبداللہ ابن رقیہ

چار آباد اجداد: عبداللہ، عبدالمطلب، ہاشم، عبد مناف

تین بہترین داماد: حضرت قاسم ابوالعاص بن ربیعؓ، (حضرت خدیجہؓ کے بھانجے) حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ

دو نمونے چچے: سید الشہداء حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ۔

دو نمونے پھوپھیاں: حضرت صفیہؓ، حضرت عائکہؓ

دو محسن اور مربی چچے: ابوطالب اور زبیر بن عبدالمطلب

دو بہترین خسر اور جنتی بزرگوں کے سردار:

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ (آپؐ نے فرمایا: لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا) ترمذی مناقب ابی بکر

دو جنتی نوجوانوں کے سردار: حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ

ایک سید السادات حضرت حسنؓ:

فرمان نبوی ﷺ ہے۔ یہ ہے میرا بناسر دار اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا (بخاری)

ایک ہادی: ہدایت یافتہ معاویہؓ۔ اللہ اس کے ذریعے ہدایت دے۔ (ترمذی)

ایک خاتون جنت: سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا

ایک ماموں: حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ (بائع ایران)

ایک سفر ہجرت میں گر کر شہید مظلوم سب سے افضل بیٹی: حضرت زینبؓ (زوجہ حضرت ابوالعاصؓ)

گیارہ ازواج مطہرات:

جو خمس قرآنی اہمات المؤمنین اور اہلیت نبویؐ ہیں۔ فضیلت و تقویٰ میں کوئی خاتون ان جیسی نہیں۔

(1) ام المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلد۔ (2) ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیقؓ۔ (3) ام المؤمنین حضرت صفیہ

بنت عمرؓ - (4) ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ - (5) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ بنت سلمؓ (6) ام المؤمنین حضرت زینب دختر خزیمہ - (7) ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث - (8) ام المؤمنین حضرت صفیہ دختر حذافہؓ (9) ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ (10) ام المؤمنین حضرت جویریہ دختر حارث - (11) ام المؤمنین حضرت بنت زمرہ۔ حضرت اریہ قطیفہ اور یمانہ دو بائندیاں بھی حرم میں داخل تھیں۔ رضی اللہ عنہن اجمعین

بارہ ائمہ اہلبیتؑ:

حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ، حضرت زین العابدینؑ، حضرت محمد باقرؑ، حضرت جعفر صادقؑ، حضرت موسیٰ کاظمؑ، حضرت علی رضاؑ، حضرت محمد تقیؑ، حضرت علی نقیؑ، حضرت حسن عسکریؑ، حضرت امام مہدی شکر کما اولیاء اللہ ہیں۔ فرقہ خامہ صرف انہی کو اپنے پیٹھوائے دین مانتا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کے ہاں بیسوں اور بھی سادات اولیاء ہیں۔

چار امام فقہ:

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ۔

چھ امام حدیث:

امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ

چار مرجع صوفیاء پیر:

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت بہاء الدین نقشبندیؒ، حضرت معین الدین چشتیؒ، حضرت شہاب الدین سہروردیؒ

دس مشاہیر اولیاء کرامؑ:

جن سے لاکھوں افراد فیض یافتہ اور مسلمان ہوئے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ، معین الدین اجمیریؒ، بابا فرید گنج شکرؒ، جنید بغدادیؒ، جلال الدین رومیؒ، بہاء الدین زکریاؒ، مجدد الف ثانیؒ، فرید الدین عطارؒ، نظام الدین اولیاءؒ، سلطان باہوؒ

دس اکابر علماء صوفیاء:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ آپ کے چار بیٹے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، (والد حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ) مرزا مظہر جان جاناؒ، حاجی امدا اللہ مہاجرؒ، حضرت سید احمد شہید بریلویؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، میر میر علی شاہ صاحب گولڑی رحیم (اللہ تعالیٰ)۔

ذمہ داری لی ہے..... مناس کا بے انداز ذخیرہ ختم ہوتا ہے مناس کے اکرام و انعام کے خزانوں کو دنیا کی مائیں ختم کر چکی ہیں۔
(نہج البلاغہ صفحہ 340)

(5) اپنے لخت جگر محمد بن حنفیہ کو نون حرب کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا ”یقین رکھو کہ مدد فتح خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔“
(نہج البلاغہ صفحہ 210)

(6) خدا کے بندہ اسی سے فتح و کامیابی اور حاجت روائی چاہو، اسی کی طرف دست سوال بڑھاؤ اسی سے بخشش کی بھینک باکر تمہارے اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں..... میرا ایمان ہے وہی اول و آخر ہے۔ میں اسی سے مدد چاہتا ہوں، اسی پر توکل کرتا ہوں، وہی مجھے کافی اور مددگار ہے۔ وہی قادر و توانا ہے۔ (نہج البلاغہ)

(7) حضرت علیؓ تو حید کی شہادت اور رب کی صفات یوں فرماتے ہیں۔ ”اللہ کے سوا کوئی خالق، رازق، معبود، نفع و نقصان دینے والا، کم و بیش کرنے والا، دینے اور روکنے والا، معائب ٹالنے والا، بھلا پہنچانے والا، کام آنے والا، شخا دینے والا، آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا کوئی نہیں۔ مخلوق کا پیدا کرنا، اسے سنبھالنا اسی کا خاصہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ تمام جہانوں کا پالنے والا اور رب بہت بابرکت ہے۔ (عماد الاسلام جلد 1 صفحہ 181)

(8) تفسیر صافی صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنینؓ نے رب کی یہی صفات بیان فرمائی ہیں۔ (از اصول الشریعہ صفحہ 163)
انبیاء علیہم السلام کی قرآنی تاریخ شاید ہے کہ جن ہستیوں نے خدا کی یہ مخصوص صفات بتائیں ان کے جاہلی عقیدت مندوں نے یہی خدائی صفات عطا کی طور پر خود ان میں مان لیں پھر ان کے نام پر نذر و نیاز حاجت برآوری کے لئے دعا و پکار شروع کر دی تو ہم لوہے نے حضرت اور میں کے پانچ نیک صاحبزادوں..... دود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر..... کے بت بنا کر پوجے حضرت ابراہیمؑ نے پھر ان کے یہ بت توڑے تو آپ کی جاہل اولاد قریش نے خود حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہما السلام اور لات، منات، حبل و غیرہا کے بت بنا کر پوجے جن کو حضور ﷺ نے فتح مکہ کے وقت توڑا تھا۔ حضرت علیؓ جیسی باکمال ہستی اس ظلم و غلو سے بچ نہ سکی ان کو بھی جاہل یہود، مجوس نے غالی عقیدت و محبت سے رب، ہر چیز کا خالق، مالک، کار ساز اور حاجت روا بنا ڈالا اور مدد کا نعروں لگایا جن کے 170 افراد کو آپؐ نے مرتد قرار دے کر زندہ جلایا۔ (رجال کشی ص 106، 109، مشکوٰۃ)
مولانا فاضل مجتہد محمد حسین لکھتے ہیں۔ ”متحد اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق لوگوں کے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا۔“ (مفہم بحار صفحہ 349 اصول شریعہ صفحہ 27 وغیرہ)

اگر پاکستان میں حضرت علیؓ کا یہ قانون نافذ ہو تو ذرائع ابلاغ سے شرک کے اڈے خاکستر ہو جائیں۔ خدا کی ذات کے ساتھ حضرت علیؓ کی محبت کا یہ خاص معیار ہے کہ اپنے غالی حیداروں کو جلا دیا جب کہ حضرت عیسیٰؑ روح اللہ جیسی ہستی قیامت کے دن کہے گی ”اگر تو ان کو سزا دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے تو تو بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا“

(غالی شرک کو نہ بخشوں گا) اس دن سچے موحدوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ جن کے لئے ہمیشہ نہیں والے باغات ہیں۔ اللہ ان سے خوش وہ اللہ سے خوش یہی توبہ کی کامیابی ہے۔ (پارہ 7 رکوع 6)

خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت

ارشاد الہی ہے بے شک اللہ نے مومنین پر بڑا احسان فرمایا کہ ایک عظیم پیغمبران کی قوم سے ان پر مقرر فرمادیا۔ جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنا تا ہے اور ان کو (ہر قسم کے عیوب سے) پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و سنت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی جہالت میں تھے۔ (پارہ 4 رکوع 8) ہمارا ایمان ہے کہ حضرت امیر المومنین پہلے دن ہی خدا و رسول ﷺ سے احسان مند ہوئے۔ اور ان چار کمالات میں آپ ﷺ کی شاکردی کا خیر پایا فرماتے ہیں۔

(9) خداوند عالم نے محمد ﷺ کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب کوئی شخص نہ تو کتاب پڑھتا تھا نہ نبوت کا دعویدار تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی رہنمائی فرمائی یہاں تک کہ انہیں اصلی مقام تک پہنچا دیا اور نجات کی منزل پر ٹھہرا دیا۔ آخر ان کے پیڑے سیدھے ہو گئے۔ ان کے پھر دل رام ہو گئے۔ بخدا جہالت و گمراہی کو بیگانے والوں میں، میں بھی تھا۔

پتہ چلا کہ حضور ﷺ اپنے مشن تعلیم و تزکیہ اور ہدایت میں کامیاب ہو کر گئے اور حضرت علیؓ حمیت آپ کے ہزاروں شاگرد کمال، ناجی اور جنتی ہوئے۔

(10) اور حضور ﷺ نے تم میں وہی کچھ چھوڑا جو اور انبیاء اپنی اپنی امتوں میں چھوڑ کر گئے تھے۔ پیغمبر ﷺ نے پروردگار کی کتاب تم میں یادگار اور خلیفہ چھوڑی ہے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 176-177)

معلوم ہوا کہ جیسے تو رات کو خدا نے امام کہا۔ (پارہ 12 اور 26 رکوع 2) اسی طرح قرآن بھی اربوں مسلمانوں کا امام اور پیغمبر ﷺ کا جانشین و خلیفہ ہے۔

(11) خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو ضیاء بخش نور و روشن دلیل، کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت کرنے والی کتاب کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کا قبیلہ بہترین شجرہ بہترین جس کی شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ جائے ولادت مکہ معظمہ اور جائے ہجرت مدینہ منورہ ہے۔ وہاں سے آپ ﷺ کے نام کی شہرت ہوئی اور آوازہ ہر طرف پھیل گیا اور خدا نے آپ کو مکمل دلیل شفاء دینے والی نصیحت اور جہالتوں کو دور کرنے والا پیغام دے کر بھیجا۔ دین کی نامعلوم راہوں کو ظاہر کر دیا اور جو بدعتیں داخل تھیں ان کو قلع قمع کر دیا۔ (نہج البلاغہ صفحہ 488)

[ہدایت (خدا و رسول کی نہیں) اپنی بنادٹی، پسندیدہ بات اور رسوم و اعمال کو کہتے ہیں۔ جو شرک کے بعد بڑا گناہ ہے ہر فرقہ اس سے بچنا جاتا ہے]

(12) یہ کتاب اللہ (قرآن تمہارے درمیان خاموش نہیں) بولنے والا ہے اس کی زبان نہیں تھکتی اس کے ستون نہیں گرتے اور

اس کے مددگار بھی شکست نہیں کھاتے۔ (نج البلاغہ صفحہ 433)

(13) میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وحدہ لا شریک ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور نہ تویدہ رسول ہیں۔ نہ ان کے فضل و کمال کی کوئی برابری کر سکتا ہے اور نہ ان کی رحلت کے بعد ثنائی ممکن ہے۔ تاریک گمراہیوں، بے حد جہالتوں اور نفرت مزاحی کے بعد آنحضرت ﷺ کے نور ہدایت سے شہر کے شہر بگمراہی۔ (نج البلاغہ صفحہ 455)

(14) آپ نے اپنے فرمانبردار صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر اپنے مخالفین سے جنگ کی آپ لوگوں کو صحیحی کونجابت کی طرف رہے تھے۔ قبل اس کے کہ ان پر موت آپڑے ان کی ہدایت کی طرف بدھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ تنگ ماندہاں کو بھی نجات کی سرحد پر پہنچا دیتے تھے۔ سوائے اس مگر کافر کے جس میں کوئی نیکی نہ ہو آپ ﷺ نے ان کو نجات کی منزل دکھادی اور اس جہت تک پہنچا دیا کہ ان کی چکی گھومنے لگی اور نیزوں کی کچی دور ہو گئی۔ (کہ انہوں نے فتوحات کرتے کرتے قیصر و کسرتی کو بھی دارالاسلام بنا دیا تھا) (نج البلاغہ صفحہ 375)

(15) خدا نے آپ کے ذریعے پرانے کینے و بادینے، آتش انتقام بجمادی، بجائوں کو آپس میں مادیاد اور شرکین کے ہمہنوں کو منتشر کر دیا حق کی پستی کو عزت بخشی اور کفر کی عزت کو ذلت سے بدل دیا ان (بیامت رسول) کا کام، امر خدا کا پیغام اور غاصبی پویتی زبان تھی۔

غور فرمائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بار بار تعریف طائفہ نبوت کی کامیابی اور ان کے ہدایت یافتہ تانتی ہونے کی شکل میں گریہ ہیں۔ دھوپ دن کی نشانی اور آفتاب کے چمکنے کی دلیل ہے۔ چند صحابہ کرام کے سوا سب سے نفی آفتاب نبوت سے دشمنی ہے۔

کلمہ طیبہ ہی کلمہ اسلام ہے

(16) ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ایک اور یکتا ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور پیغمبر ہیں۔ یہ دو شہادتیں ایمان کی بات کو اٹھاتی اور قفل کو بلند کرتی ہیں۔ جس تر ازو میں یہ رکھی جائیں وہ بگمراہیوں سے اٹھالی جائیں اس کا وزن نہیں ہوتا۔ (نج البلاغہ صفحہ 400)

معلوم ہوا کہ توحید و رسالت کا کلمہ ہی اصلی قرآنی اور ایمانی نجات دہندہ اور پورا کلمہ اسلام ہے۔ اسے ناقص جاننا کفر ہے۔

کتاب و سنت کی اتباع اور اہمیت

(17) خداوند عالم نے ایسی ہادی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر برائی اور اچھائی کو واضح کیا گیا پس تم بھائی کی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ گے برائی سے منہ پھیر لو تاکہ سیدھی راہ پر چل سکو۔ (نج البلاغہ صفحہ 166)

(18) اگر تم ثابت قدم رہے تو تمہارا حق ہے کہ تمہارے قصیفہ کے لئے ہم کتاب خدا اور سیرت رسول پر عمل پیرا ہوں ان کے حق

تمام نیک مسلمانوں سے حضرت علیؑ کی محبت

ارشاد الہی ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں آپؐ کے ساتھی کافروں پر سخت باہم مہربان ہیں تم ان کو رکوع و سجود میں دیکھتے ہو وہ خدا کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ (وہ حضور ﷺ کو پسند ہیں) جیسے لہلہاتی تیار فصل کسان کو پسند آتی ہے صحابہ کرامؓ (کی ترقی اور کثرت) سے کافر جلتے ہیں اللہ نے ان ایمان والوں صالحہ دالوں سے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ النحل آخری آیت پارہ 26)

آگے سورۃ حجرات رکوع نمبر ایک میں ہے ”اگر ایمان والوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ مومن تو بھائی بھائی ہیں ان میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو“ حضرت امیر المومنینؑ ان آیات کا مصداق تھے۔ ہر مسلمان سے صلح و محبت کرتے تھے۔

نوٹ :

- (۱) قرآن وحدیث میں اہل بیت رسولؐ آپ کے گھر میں رہنے والی بیویوں، بیٹیوں، دامادوں اور نواسوں کو کہتے ہیں۔ اور
- (۲) آل رسول ان کے علاوہ آپ ﷺ کے دین کے پیروکار نیک مسلمانوں کو کہتے ہیں جیسے قرآن نے فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے ہم مذہبوں کو آل فرعون کہا ہے۔ (پارہ 1 رکوع 6)
- (۳) اسی طرح آپ کے خونی رشتہ دار جو مسلمان ہوئے آل علیؑ آل جعفرؑ آل قتیلؑ آل عباسؑ اور آل حارث بن عبدالمطلب جن پر مصداقات واجبہ حرام ہیں۔ سب اہل بیت واجب الاحرام اور مسلمانوں کے محبوب ہیں]
- (25) ہم اہل بیت کے پاس حکمت کے دروازے اور امر خدا کی روشنی ہے جس نے ان کو اختیار کیا تو کامیابی سے حق تک پہنچ گیا۔ جو ان کو چھوڑ کر رک گیا گمراہ اور پریشان ہوا۔ اس دن کے لئے عمل کر لو جس کے لئے نیک کاموں کے ذخیرے جمع کیے جاتے ہیں اور راز فاش کیے جائیں گے، اس آگ سے بچو جس کی حرارت سخت ہے اور گہرائی بہت ہے۔ جس کا زیور لوہا اور کھانے پینے کے لئے خون آلود پیپ ہے۔ (نسخ البلاغہ صفحہ 411)
- (26) صفین میں حضرت خنین کے متعلق فرمایا کہ ان دونوں کو جگ سے روک دو۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کی نسل ختم نہ ہو جائے۔ (نسخ البلاغہ صفحہ 583)

(27) اپنے ہم زلف ذوالنورینؑ امام حسنؑ کے خسر محترم حضرت عثمان غنیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ”وہ سب کچھ آپ جانتے ہیں جو ہم جانتے ہیں جیسے اسلام ہم نے سمجھا آپ نے بھی سمجھا جیسے ہم نے سنا آپ نے بھی سنا۔ حضور ﷺ کی محبت و رفاقت ہم نے پائی آپ نے بھی پائی ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر صدیقؓ) اور خطاب کے بیٹے (عمر فاروقؓ) حق پر عمل کرنے میں

آپ سے اولیٰ اور آگے نہ تھے حضور ﷺ سے خاندانی قرب اور خونی رشتہ داری میں ابو بکرؓ اور عمرؓ سے آپ زیادہ نزدیکی ہیں۔ (کہ عثمانؓ آپ ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب (اروٹی کی والدہ) کے نواسے تھے۔ آپ نے رسول ﷺ کی رانہ کی کاہ شرف پایا ہے جو وہ نہ پاسکے تو اپنی ذات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیجئے۔ (نہج البلاغہ صفحہ 68 قسم دوم)

(28) حضرت عثمانؓ سے پہلے ایک خلیفہ (حضرت عمرؓ) کے متعلق فرمایا خداوند اٹلاں شخص کو کار گزار یوں کی جزا مرحمت فرما کر اس نے کئی کسیدہ حاکم، مرض کا علاج کیا، فتنہ فساد کو پیچھے چھوڑ دیا، سنت کو قائم کیا۔ پاک دامن اور کم عیب دنیا سے رخصت ہو گیا دنیا میں اچھائیوں کو پایا اور شر سے آگے نکل گیا، خدا کی اطاعت کا حق ادا کیا اور کما حقہ خدا سے ڈر رہا۔ خود چلا گیا اور لوگوں کو ایسے پرانہ چھوڑ گیا۔ جس میں گمراہ راستہ نہیں پاسکا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کر سکا۔

(نہج البلاغہ مترجم مفتی جعفر صفحہ 629 خطبہ 225)

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا مغل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے
(29) حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابو بکرؓ و عمرؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا یہاں اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا۔ (یعنی وہ خوب مستحکم اور مضبوط ہو گیا) [نہج البلاغہ ص 902]

آپؐ نے خلفاء ثلاثہ کی اطاعت کی

لنظرت لی امری لماذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذا العیاق لی عنقی لغیری
میں نے اپنے حال کو غور سے دیکھا تو میرا مطیع ہونا اپنی بیعت (لینے) پر غالب آچکا تھا اور اپنی گردن پر دوسروں سے
مہدی بیان پورا کرنا لازم تھا۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۷ ص ۱۹۳ اردو)

اتحاد المسلمین

(30) اتحاد المسلمین کے جذبہ سے جنگ جمل میں اعلان صلح کرتے ہوئے فرمایا ”جاہلیت اور اس کے اعمال کی بدبختی کے ذکر کے بغیر فرمایا اسلام اور مسلمانوں کی نیک نیتی باہمی محبت اور ایک جماعت ہونے میں ہے اور بے شک اللہ نے اپنے نبی کے بعد مسلمانوں کو ابو بکر صدیقؓ پھر عمر فاروقؓ اور پھر عثمانؓ کی خلافتوں پر متفق رکھا پھر یہ (شہادت عثمانؓ کا) حادثہ ان لوگوں نے برپا کیا جو دنیا کے طالب ہیں اور اس فضیلت پر حسد کرتے ہیں۔ جس کا اللہ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے یہ اسلام کے اعمال اور مسلمانوں کو پس پشت پھینکنا چاہتے ہیں اور اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے پھر فرمایا کہ میں صبح (مدینہ کو) کوچ کر رہا ہوں اور تم بھی میرے ساتھ لوگو وہ لوگ ہرگز میرے ساتھ نہ چلیں جنہوں نے کچھ بھی حضرت عثمانؓ کے قتل میں معاونت کی یہ کھٹیا لوگ ہیں

اپنے آپ پر چمکار کریں۔“ (تاریخ طبری، ابن خلدون وغیرہ)

مگر ہائے مسلمانوں کی بد قسمتی! کرائی جانکوں نے اس صلح میں اپنی موت دیکھ کر رات کو غداری سے جنگ بھڑکائی پھر شام کے مقام صفین پر جا کر 70 ہزار شہید کیے کرائے۔ پھر خارجی بن کر شیر خدا سے نکرائے اور آپؐ کو شہید کر دیا اور پھر حضرت امام حسنؑ کو ہاک کنوانے والا، منہ کالا کرنے والا، ذلیل کرنے والا، کہہ کر ان سے کاٹا۔ وہ بیخ کیا تو دور یزد میں امام حسینؑ کو بلایا پھر حسب سابق غداری کی، تین شرطیں مسترد کر دیں اور آپؐ کو شہید کر کے دیرینہ ارمان پورا کر دیا اور اہل بیتؑ کی بد دعاؤں کو اپنے گلے کا رنگین ہار بنالیا (لَقِنْتُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ)

(31) آپ اپنے فوجیوں سے حضرت طلحہ و زبیرؓ کی شہادت پر بہت دکھی تھے ان پر چمکار کی، جہنمی بتایا اور یہ آیت پڑھتے تھے۔ ”ہم ان صحابہؓ کو باہمی رنجشوں سے پاک کر کے جنت میں آسنے سانسے بھائیوں کی طرح باعزت بٹھائیں گے“ (پارہ 14 رکوز 4)

اور حضرت طلحہؓ کا شل ہاتھ چوم کر روتے اور فرماتے اس ہاتھ نے احد میں رسول اللہ ﷺ کو شہید ہونے سے بچایا تھا۔ (تاریخ طبری، ابن عساکر)

شان صحابہ کرامؓ

(32) میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا میں تم میں کسی کو ان جیسا نہیں پاتا۔ وہ صبح کو جہاد کی دعوت میں اٹے ہوئے ماتمی مسجدوں اور قیام کی حالت میں گزارتے۔ وہ اپنی آخرت یاد کرتے تو معلوم ہوتا کہ انکاروں پر کھڑے ہیں۔ (بخاری، ابلاغہ جلد 1 صفحہ 71)

(33) وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں اسلام کی دعوت دی گئی تو فوراً قبول کیا قرآن پڑھا تو اسے خوب اپنایا۔ جب انہیں قتال کی دعوت دی گئی تو کواہیں سونت کرایے میدان میں آگئے جیسے شیر خوار اونٹنی دودھ پلانے آتی ہے اور وہ جھٹھ جھٹھ ہو کر زمین میں پھیل گئے۔ اور جنگ کے لئے قطار در قطار ہو گئے اور کچھ شہید ہو گئے اور کچھ غازی بن کر واپس آئے۔ (بخاری، ابلاغہ)

(34) میں بھی مہاجرین کا ایک فرد ہوں جہاں دو گئے میں بھی گیا۔ جہاں سے وہ پلٹے میں بھی پلٹا (یعنی پہلے تین خلفاء کی بیعت و حمایت پر ہم سب مہاجرین متفق رہے) اور اللہ نے ان کو کراہی پر جمع نہیں کیا تھا۔ (بخاری، ابلاغہ)

(35) لوگو! سواد اعظم (مسلمانوں کی بڑی اکثریت) کا ضرور اتباع کرو کیونکہ اللہ کا دست نصرت جماعت پر ہے۔ خواہ ہندی اور علیحدگی سے بچو۔ کیونکہ جماعت سے الگ رہنے والا الگ بکری کی طرح شیطان بھیڑیے کا شکار بنے گا۔ (بخاری، ابلاغہ صفحہ 195)

خلافت

(25) بے شک میری بیعت بھی اسی قوم مہاجرین و انصاریوں کی ہے انہی شرائط پر جن پر انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کی بیعت خلافت کی تھی اب موجود کو اختیار نہیں کہ وہ کسی اور کو خلیفہ چنے۔ نہ غیر کو بیعت روکنے کا حق ہے۔ یہ خلیفہ چننے والی مجلس شوریٰ تو مہاجرین و انصاریوں کی ہے وہ اگر کسی پر اتفاق کر کے امام نامزد کر دیں تو وہی اللہ کا پسندیدہ (بیٹا ہوا) امام ہوتا ہے۔ (صحیح البلاغہ جلد 3 صفحہ 8 و تاریخ ہندی جلد 1 صفحہ 263)

(37) جب آپ کے ساتھیوں نے شامیوں کو برا کہا تو فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تم گالیاں دینے والے بنو۔ لیکن تم ان کے اہمال و اوصاف کا تذکرہ کرو تو اچھی بات ہے۔ برا کہنے کی بجائے یہ دعا مانگو "اے اللہ! ہمارے اور ان کے خنوں کی حفاظت اور ہمیں باہم صلح عطا فرما اور ان کو ہدایت دے۔ (خطبہ صفحہ 204)

چنانچہ 38ھ میں ہجرات کے فیصلہ سے دونوں کی خود مختاری ماننے کے بعد صلح ہو گئی تکمیل امام حسنؓ نے اپنے دور خلافت میں کردی (تاریخ)

(چنانچہ امام حسنؓ نے بیعت کے بعد امیر معاویہؓ کے بحرے دربار میں اپنے ہواہم اور اہل بیتؓ کو سنا تے ہوئے فرمایا "یقیناً مسلمانوں کا دین کی بہت سی باتوں پر اتفاق ہے اور ان میں کوئی جھگڑا، اختلاف اور فرقہ بندی نہیں ہے۔ ان متفق علیہ چیزوں میں سے کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول" کا اقرار اور آپ کو خدا کا بندہ ماننا ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں و زکوٰۃ و رمضان کے روزے اور حج بیت اللہ (اسلام کے ارکان خمسہ) ہیں۔ خدا کی تابعداری میں ان کے علاوہ اور بھی متفق علیہ چیزیں ہیں جن کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ نیز مسلمان زنا، چوری، جھوٹ، خیانت اور بہت سے گناہوں کے حرام ہونے پر متفق ہیں۔ جن کو خدا ہی مقرر کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کا اختلاف اگر ہے تو چند سنتوں کی بابت ہے۔ جن میں وہ باہم لڑائی کر کے فریقے بن گئے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں۔ اور یہ اختلافی مسئلہ "ولایت اور حکومت کرنے کا ہے" جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر تہرے کرتے ہیں۔ اور قتل کرتے ہیں۔ ہر ایک کہتا ہے کہ ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ صرف ایک فرقہ اس اختلاف سے بچا ہے جو کتاب اللہ اور سنت نبویؐ کا پیروکار ہے۔ پس جو شخص ان باتوں کو اپنائے جن میں تمام اہل قبلہ کا اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہیں اور جن باتوں میں اہل قبلہ کا اختلاف ہے ان کا علم اللہ کے حوالے کر دے۔ (کسی پر کافر متعلق اور غیر مومن ہونے کا کوئی نہ گائے کیونکہ صرف خود کو مومن جاننا دوسرے کو کافر کہنا ہے خدا فرماتا ہے۔ "هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ لِمَنكُم مَّا كَانَتْ مِنْكُمْ مُؤْمِنًا" پارہ 28 رکوع 15) وہ دوزخ سے بچ جائے گا اور جنتی ہوگا

(احتجاج طبری صفحہ 147 طبع کفکو، جلد 2 صفحہ 6 طبع ایران)

ہمیں یقین ہے کہ اگر خاص مومن اپنے امام دوم کا یہ عقیدہ و عمل اپنالیں انتظامیہ قانون بنائے ذرائع ابلاغ ان کی اشاعت کریں تو سب فرقتے فتم ہو کر مسلمان ایک قوم بن جائیں (آمین) منہ

(38) جہل میں آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ دنیا اور جنت میں تمہارے نبیؐ کی بیوی ہیں۔ دو شخصوں نے اماں کہہ کر تنقید کی تو آپؐ نے ان کو سو درے لگا کر قتل کرایا۔ اب بھی ایسی سزا فرقتہ پرستی کو مٹادے گی نیز امیر معاویہؓ اور سب شامیوں کو ایمانیات میں اپنے جیسا کامل بنا کر قتل عثمانؓ کے الزام سے خود کو نہی فرمایا۔ (نسخ البلاغہ ج ۳ ص ۱۲۵)

نیر ایک دفعہ یہ بھی فرمایا لوگو!

امیر معاویہؓ کی امارت کو نہ اندجانا خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تجھے کی طرح سرکھٹے دیکھو گے۔ (تاریخ)

(39) جب طلحہؓ و زبیرؓ نے آپؐ سے فوج میں شامل قاتلین عثمانؓ سے بدلہ لینے کا مطالبہ کیا تو فرمایا:

”بھائیو! جو تم جانتے ہو میں بے خبر نہیں لیکن میرے پاس بدلہ لینے کی طاقت کہاں ہے جب کہ بلوائی انتخابی زور آور ہیں اور وہ اس وقت ہمارے مالک بنے ہوئے ہیں۔ ہماری ملکیت اور تسلا میں نہیں ہیں۔“

(نسخ البلاغہ خطبہ 166)

(40) دو فرقتے میرے بارے (ظلم و مظالم کی وجہ سے) برباد اور جہنمی ہوں گے۔

1- محبت میں حد سے بڑھنے والا (کہ ناحق مجھ میں خدا و رسولؐ کی صفات مانے گا)

2- دشمنی میں حد سے بڑھنے والا اور مجھ پر محبوب و افتراء باندھنے والا۔ (کہ قرآن و سنت کے مقابلے میں مذہب بنائے گا)

میرے متعلق بہترین عقیدہ و عمل والے دو اکثریتی مسلمان ہیں جو درمیانی راہ چلتے ہیں۔ (مجھے برگزیدہ صحابی خلیفہ شاگرد رسول ﷺ مانتے ہیں) تم ان کی راہ پر چلو۔ (نسخ البلاغہ خطبہ ۱۲۵)

خلاصہ کلام

یہ سچا فرمان رسول ہے۔ (حضرت علیؓ سے سچی محبت و اجتماع مومن ہی رکھے گا اور دشمنی غداروں کی مخالفت منافی ہی کرے گا) (مسلم) متفقہ تاریخ شاہد ہے کہ آپؐ کو اور آپؐ کی اولاد کو دوست نما خدا روں اور دشمن منافقوں نے شہید کیا ہے۔ ان کے شریر عمل اور عقیدہ سے خدا ہر مسلمان اور ان کو بچائے۔ آمین

وصلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

قرآن و سنت کے مطابق اہلیت کا وہی مذہب ہے جس پر سب مسلمان عامل ہیں ان کا مذہب مسلمانوں کے خلاف اور ان سے دشمنی والا بنانا یہود و مجوس کی سازش ہے۔ 40 یہ اور 100 اگلے ارشادات پڑھ کر مسلمانوں سے مل جائیں۔

وحدت امت پر اہل بیتؑ کے 100 ارشادات

۱: توحید الہی اسماء حسنیٰ میں اللہ وحدہ لا شریک اور منفرد صفات والا ہے

﴿1﴾ امام صادقؑ فرماتے ہیں وہ اللہ رحمن ورحیم ہے، بادشاہ پاک پیدا کرنے والا، ڈھانچہ بنانے والا، تصویر بنانے والا، زعمہ کائنات کو قائم رکھنے والا ہے، اسے اوگھ اور نیند نہیں آتی، وہ بہت جاننے والا خوب خبر رکھنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکمت والا، زبردست طاقتور بڑائی والا، بڑی شان اور عظمت والا ہے۔ اقتدار والا، قدرت والا، سلامتی والا، امن و نیوالا، حفاظت کرنے والا، باڈی بنانے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، پہلے پیدا کرنے والا، بلند شان والا، جلیل شان والا، نخی، رازق، زعمہ کرنے والا، مارنے والا، پیغمبر بھیجے والا اور ہر چیز کا وارث ہے۔ یہ اسماء حسنیٰ 360 تک پہنچتے ہیں۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 112)

﴿2﴾ امام باقرؑ نے فرمایا مدوہ خدا کی ذات ہے جو سردار ہے ہر کوئی تھوڑی بہت چیز میں اسی کا محتاج ہے۔ (کافی صفحہ 123)

﴿3﴾ امام رضاؑ نے فرمایا مدوہ خدا باریک بین خبردار خوب سننے والا دیکھنے والا ایک بے نیاز ہے۔ اس نے نہ کسی کو جتانہ وہ کسی سے پیدا ہوا گرایا ہو جیسے شیعہ فرقہ کہتا ہے تو خالق مخلوق سے نہ پہچانا جائے۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 118)

نوٹ: یہ سب الفاظ قرآنی ہیں۔ ائمہ اہل بیت موجد تھے۔ شرک نہ کرتے تھے۔ خدا کی یہ صفات آج عظمائی طور پر جاہل امامیہ جو چارہ دہ معصومین میں مانتے ہیں۔ اور ان کو قادر و مختار جان کر مصائب میں پکارتے ہیں۔ وہ مذہب جعفریہ میں مشرک ہیں۔

الفتیہ جلد 1 صفحہ 309 و ترکی دعائے توت میں ہے ”اے اللہ آپ بے قرار کی دعا قبول کرتے ہیں تکلیف لاتے ہیں۔ بیمار کو شفا دیتے ہیں۔ بڑی مصیبت سے بچاتے ہیں تیرے انعامات کا بدلہ کوئی نہیں دے سکتا“

ب: شان رسالت

﴿4﴾ کافی جلد 1 ابواب التاريخ باب مولد النبی ﷺ و وفاته صفحہ 439 میں ہے

آپ اپنی بعثت سے 40 سال پہلے 12 ربیع الاول عام لیل بوقت صبح پیدا ہوئے۔ 13 سال مکہ میں رہے۔ 10 سال مدینہ میں 12 ربیع الاول 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے خدیجہ سے شادی کی تو بعثت سے پہلے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ یہ روایت بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف فاطمہ پیدا ہوئیں۔ طیب اور طاہر بھی پہلے پیدا ہو چکے تھے“ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 439 طبع دارکتب الاسلامیہ تہران)

نوٹ: قرآن میں بھی ہے اے نبی اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردہ کا حکم دیجئے۔ (پارہ 22 و کوثر 5) اب جو لوگ ضد میں ایک بیٹی یا منیر قرآن اور اپنی احادیث کا بھی انکار کر دیں کیا وہ مسلمان ہیں؟

﴿5﴾ حضرت علیؑ نے لوگوں کو حکم دیا کہ 10 - 10 آدمی حضور ﷺ پر (جنازہ میں) درود پڑھیں پھر (حجر و عمارت سے) نکلے آئیں۔ (امول کافی ج 1 ص ۴۵۱)

﴿6﴾ امام باقرؑ نے فرمایا جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی تو فرشتوں نے سب مہاجرین و انصارؓ نے فوج و فوج نماز جنازہ پڑھی۔ (امول کافی جلد 1 صفحہ 451)

﴿7﴾ حنفی صلی علیہ اہل المدینہ و اہل العوالیٰ۔ سب اہل مدینہ اور آس پاس کے لوگوں نے آپ پر جنازہ پڑھا۔ ان جموں پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے اماموں کو جھٹلا کر کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمر و عثمان نے جنازہ نہ پڑھا تھا۔ کیا یہ مدینہ میں نہ تھے؟ (امول کافی ج 1 ص ۴۵۰)

ج: شان صحابہ کرامؓ

﴿8﴾ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا تالیے کا صحابہ رسول اللہؐ نے آپ پر بیچ بولایا جھوٹ کہا "قال بل صدقوا قلت لعلہم اختلافوا" تو امام نے فرمایا انہوں نے حضور پر بیچ بولا۔ ان کی احادیث سچی ہیں۔ میں نے کہا انہوں نے اختلاف کیوں کیا۔ تو امام نے فرمایا۔ تجھے پتہ نہیں کہ ایک شخص کو آپ اس کے سوال کا جواب دیتے تھے۔ پھر اس کے بعد کسی اور کو ایسا جواب دیتے جو پہلے کوئی نہ کرتا تھا۔ تو یوں حدیثوں نے ایک دوسرے کو منسوخ کیا۔

(کافی جلد 1 صفحہ 65)

﴿9﴾ حضور کا ارشاد ہے جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کر دو اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارو۔

(شیعہ کتاب جامع الاخبار بحوالہ آیات بیانات عدالت صحابہ صفحہ 195)

﴿10﴾ امام رضاؑ سے حدیث اصحابی کا نجوم اور حدیث "میرے صحابہ کی بدگوئی چھوڑ دو" کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا دونوں صحیح ہیں۔ (عیون اخبار الرضا)

﴿11﴾ امام صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ الْبُكَيْنَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ کی تفسیر میں فرمایا کہ سُبُكِنَتْ سے مراد ایمان ہے اَيْذَهُمْ بِوُجْهِهِ سے مراد ایمان ہے اور اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى سے مراد ایمان ہے۔

(امول کافی جلد 2 صفحہ 15 باب الایمان والکفر)

یہ الفاظ سورت فتح کے ہیں جب عام مومنین کے بارے میں خدا کا یہ فیصلہ اور امام صادقؑ کی تصدیق و شہادت آپ کے سامنے ہے

تو ان 1500 اصحاب حدیبیہ کے ستر حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، بقیرہ، مشرہ، بشرہ، بلجہ اور مہاجرین و

انصار رضی اللہ عنہم کے ایمان و اعمال صالحہ میں کس شبہ ہو سکتا ہے؟ میرے شیعہ حضرات خدا اور امام صادق کے یہ فرامین مان

لیں تو شیخ کا اختلاف سٹ جاتا ہے۔ یہی لوگ تو خلافت راشدہ بنانے والے ہیں۔

۵: خدا و رسول کا کلمہ شہادتین ہی برحق ایمان ہے

﴿12﴾ من لا یحضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 195-196 باب فی الاذان والاقامۃ میں ہے

(4 دفعہ) تکبیر کے بعد دو شہادتیں رکھی ہیں کیونکہ پہلا ایمان تو خدا کو ایک ماننا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی توحید کا اقرار ہے پھر حضور ﷺ کی رسالت کا اعلان ہے خدا و رسول کی اطاعت اور معرفت ملی ہوئی ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اصل ایمان تو دو گواہیاں ہیں اور یہ دو سب حقوق میں دو گواہوں کی طرح ہیں جب بندہ خدائے عزوجل کی توحید اور رسالت کا اقرار کر لے تو اس نے پورے ایمان کا اقرار کر لیا شہادتین کے بعد خنی غشی الصلوٰۃ اس لئے رکھا گیا کہ وسط اذان میں یہ نماز کی طرف پکار فلاح اور خیر العمل کی طرف آواز ہو جائے آخر کو بھی اول کی طرح اپنے نام اللہ اکبر سے ختم کیا گیا۔

اس روایت سے بھی تیسری شہادت علی کی نفی ہو گئی۔ اور اس باب کے صفحہ 188 پر پوری آذان صحیح موجود ہے۔ اور اس پر شرک فرقہ مفروضہ۔۔۔ جو کائنات کا نظام 14 معصومین کے سپرد مانتے ہیں۔۔۔ کا شہادت و ولایت علی کا اضافہ۔ ان پر شیخ صدوق کا لعن بھیجا ہم بیان کر چکے ہیں۔ اللہ شیعوں کو ہدایت دے ان پر لعنت کرنے والی اذان سے بچائے۔

﴿13﴾ الفقیہ جلد 1 صفحہ 210 تشہد کے ذکر میں ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر آخری سطروں میں دو بار شہادتین کے ذکر کے بعد ہے۔ اللہ نے آپ کو قیامت تک بشیر و نذیر بنایا حق دے کر بھیجا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنت و دوزخ حق ہے۔ قیامت بلا شک آنے والی ہے اللہ قبروں سے دوبارہ اٹھائے گا۔۔۔۔۔۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ اے نمازی آپ کو تشہد میں دو گواہیاں کافی ہیں اور یہ تشہد سب سے افضل ہے کہ یہی عبادت ہے۔ (تیسری ولایت علی کی گواہی یہاں بھی نہیں ہے)

﴿14﴾ اللہ نے پھر وحی کی اے محمد لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کا اقرار کریں۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 3 قاری)

﴿15﴾ اسلام کی بنیاد اور تعارف پانچ باتیں ہیں۔ "۱۔ کلمہ شہادت کی گواہی کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد اللہ کے بندے اور

اس کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز قائم رکھنا۔ ۳۔ زکوٰۃ ۴۔ حج ۵۔ روزے (امول کافی 2 صفحہ 24)

اس اسلام پر سب لوگ چلتے ہیں (ان کے خون محفوظ ہیں امن میں دی جاتی ہیں۔ نکاح حلال ہو جاتا ہے) (مگر شیعہ عقیدہ میں) ثواب اس ایمان پر ملے گا کہ اس امر کو پہچانے اگر اسلام کا اقرار کیا اور امامت کو نہ پہچانے گا تو وہ گمراہ مسلمان ہوگا۔

ہم نے دیا ہے اس صفحہ کی پوری بات نقل کر دی مگر یہ شیعہ اضافہ حجت نہیں جب قرآن و سنت میں یہ بات موجود نہیں۔ اصول کافی جلد 2 صفحہ 31 پر ہے خدائے آپ کو مکہ سے مدینہ جانے کی اجازت دی تو 5 باتوں پر اسلام کی بنیاد رکھی۔

کلمہ شہادت نماز زکوٰۃ حج رمضان کے روزے۔ (ان ۵ بنیادی ایمانیات میں امامت نہیں ہے۔)

﴿16﴾ حضرت علیؑ نے کئی مراسلہ معین کے بعد ان الفاظ میں مشہور کرایا۔ حالانکہ ظاہر ہے ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، ہماری اسلام میں دعوت ایک ہے۔ ہم ان سے خدا و رسول پر ایمان لانے میں زیادتی کا مطالبہ نہیں کرتے نہ وہ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ بجز دم عثمان میں اختلاف کے اسلام کی ہر بات میں ہم متفق ہیں۔ ہم قتل عثمان سے نفی ہیں۔

(نسخ البلاغہ جلد 3 صفحہ 125)

آپ نے یہاں امامت کا اور اس پر ایمان لانے کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا کہ یہ خود ساختہ عقیدہ ہے۔

مسئلہ خلافت علیؑ: جسے نہ ماننے سے شیعہ تمام صحابہ اور مسلمانوں کو خارج از ایمان کا نفر جانتے ہیں۔ ایران کے مشہور شیعہ عالم سید ابوالحسن الموسوی الصہبانی کے پوتے ڈاکٹر موسیٰ الموسوی الملود در نجف اشرف 1930ء کی کتاب الشیعہ النصیح کا ترجمہ اصلاح شیعہ از ابوسعود آل امام ہمارے سامنے ہے اس کے حوالہ جات اور گھولیوشہادت حرف آخر ہے۔

ح: ﴿17﴾ شوریٰ مہاجرینؓ و انصارؓ کا بنا ہوا خلیفہ خدا کا بنایا ہوا ہے

حضرت علیؑ اپنی خلافت کی حقانیت واجب البیعت والا طاعت ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں ”بلاشبہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی انہی لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اس شرط پر کہ جس پر ان کی بیعت کی تھی اس لئے کسی حاضر کو تردد کا اور کسی غائب کو انکار کا حق نہیں ہے۔ اور بلاشبہ مشورہ مہاجرین و انصارؓ کا حق ہے اگر یہ حضرات کسی پر اتفاق کر لیں اور اسے امام بنادیں تو یہ اللہ کی رضا کی دلیل ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان پر طعنہ زنی کرے اور نیاراستہ اختیار کرتے ہوئے ان کے اجماعات سے روگردانی کرے تو ان کا حق ہے کہ مسلمانوں کا راستہ چھوڑنے کے سبب اس سے جنگ کریں یہ واقعی دلیل ہے الزامی نہیں ورنہ شوریٰ کی قائم کردہ خلافت کو خدا کی پسندیدہ نہ کہتے نہ ان کی اتباع کرتے۔ نہ آیت پیش کرتے۔

حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافتوں کو تسلیم کیا

﴿18﴾ جب آپ کو ابوسفیانؓ نے (ہمدردین کر) کہا کہ خلافت بنو قسیم کے کمزور ترین خاندان میں کیوں چلی گئی۔ میں عرب کے لشکر کو جمع کر لیتا ہوں۔ ہاتھ بڑھائیں اور بیعت لیں تو حضرت علیؑ نے ان کو ڈانٹ کر کہا کہ تم کب سے اسلام کے خیر خواہ بن گئے ہو۔ ہم نے ابوبکرؓ کو اس منصب کا اہل سمجھا تو بنادیا۔ فتنہ برپا نہ کرو۔ (نسخ البلاغہ علیؑ امام المتقین از شرفاوی)

واضح ہے کہ حضرت علیؑ کی خلافت جہول شیعہ معصوم تھی کہ نبوت کی طرح نص رکھنے والا نہ دوسرے کو مان سکتا ہے نہ بیعت کرتا ہے وہ تو چاہتا ہے کہ حامی ملے تو ناجائز خلیفہ کو معزول کر دیں۔ جیسے امام حسینؑ نے یہ عمل بلا معاوین کر دکھایا۔

شیعہ شبہ کا ازالہ

شیعہ دوست بڑے طمطراق سے کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اور رسول نے حضرت علیؑ کی خلافت پر نص کر دی تھی۔ مگر صحابہ نے نہ مانی۔ مرض یہ ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور خدا و رسول کو جھوٹا کہنا بڑا گناہ ہے۔ نص قطعی اس کجی خبر کو کہتے ہیں۔ جو اتنی کجی ہو کہ باقی سب خبریں کٹ جائیں۔ خدا کے قرآن میں خلافت علیؑ کی کوئی نص صریح نہیں۔ حدیث نبویؐ میں بھی ایسی کوئی خبر نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا و رسول تو حضرت علیؑ کے خلیفہ ہونے کی خبر دیں مگر وہ جھوٹی نکلے۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفے بن جائیں سب دنیا ان کو مانے علیؑ کو کوئی نہ پوچھے اس سے بڑھ کر کسی فرقہ نے نہ جھوٹی بات کی ہے نہ خدا و رسول پر بہتان باندھا ہے۔ غدیر خم پر علیؑ کے محبوب ہونے کی خبر تھی وہ آج تک کجی ہے اور کجی رہے گی ہر کوئی حضرت علیؑ کو محبوب جانتا اور درود بھیجتا ہے۔

﴿19﴾ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں دو شخصوں سے ضرور جنگ لڑوں گا۔

1- دو جو ناحق خلافت کا دعویٰ کرے اور مقرر شدہ خلیفہ نہ ہو۔

2- دو جو دوسرے کو حق سے روکے خلیفہ کی اتباع نہ کرے۔ (نسخ البلاغہ) اس پر آپؐ نے پورا اہل کیا خلفاء راشدینؓ سے بنا کر رکھی جنگ نہ کی معاویہؓ کو اپنے اجتہاد کے خلاف سمجھ کر (حالانکہ وہ مخالف نہ تھے) جنگ کی۔

﴿20﴾ جب حضرت عباسؓ نے علیؑ سے کہا خلافت چاہتے ہو تو ہاتھ بڑھاؤ میں بیعت کرتا ہوں تب آپؐ نے فرمایا (میری خلافت کا وقت نہیں آیا) اب آپؐ چلا پانی ہے (روٹی نہیں کپے گی) وہ لقمہ ہے جو گلے میں اٹک جائے گا۔ وہ پھل ہے جو کپٹے سے پھلے گا جائے۔ دوسرے کا شکار کی زمین ہے جس میں کوئی اپنا ج ڈال دے۔ (نسخ البلاغہ جلد 1 صفحہ 35 عربی)

آپؐ نے بدیہی مثالوں سے مسئلہ خلافت کیسے واضح کر دیا۔ کہ ابھی یہ میرا حق نہیں ہے دوسروں کا ہے ان کو کرنے دو۔ اگر خلافت منصوص ہوتی تو ایسا کبھی نہ فرماتے۔ نہ خلفاء ثلاثہ کو بننے دیتے نہ ان کی بیعت کرتے جیسے

﴿21﴾ اپنی خلافت کے وقت فرماتے ہیں۔

مجھے چھوڑ دو اور کسی کو تلاش کرو ایسی صورت حال ہے جس کے لئے کئی رنگ ہیں جان لو اگر میں نے تمہارا کہا مان لیا تو اپنے علم کے مطابق تمہیں چٹاؤں گا اور اگر تم نے مجھے خلیفہ نہ بنایا تو میں تم سے کسی ایک کی طرح رہوں گا جسے بھی تم امیر بنالو گے میں اس معاملہ میں تمہارا حکم سنوں گا اس کی اطاعت کروں گا۔ السلامکم (وزیر اخبر لکم منی امیر) (نسخ البلاغہ جلد 1 صفحہ 182) میں وزیر بن کر رہوں تو تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم پر امیر بن کر رہوں۔

25 سال تجربہ کی کسوٹی پر یہ فرمان سچا نکلا آپؐ خلفاء ثلاثہ کے وزیر مشیر خیر خواہ بن کر رہے ان مشینوں کو ڈرائیور بن کر چلایا ان تو حات ترقیات اسلام اشاعت دین کا خوب کام ہوا جب آپؐ کے ڈرائیور اور بن گئے تو ان نام کے حیدر بدخواہوں نے ترقیات ہی

بند نہ کرائیں۔ 80 ہزار مسلمانوں کا خون بہا کر مشینیں شہید کر کے توڑ ڈالی۔ (لا تھروڈ (لا تھروڈ) و زمرہ ۶)

ان بدخواہ مجوسیوں کا تو آج تک یہ پروپیگنڈہ ہے کہ "ہر کوئی علی کا دشمن تھا۔ عثمان کا خون بہا کر اب ہزاروں مسلمانوں کا خون بہانے والے یہ شیر بہادر علیؑ کے دوست تھے۔" مگر یہ جھوٹ ہے ان کے علاوہ تمام ہزارین و انصار کے حضرت علیؑ محبوب اور خلیفہ تھے۔ چند درجن اموی حضرات یا اکابر سنا بہ بنو آپ سے الگ رہے۔ دو انہی کی سازش سے قتل کیے گئے کہ یہ ہمارے ہر دربار خلافت میں مشیر بن جائیں۔

حضرت علیؑ اپنی محبوبیت رعایا میں یوں فرماتے ہیں

﴿22﴾ اللہ کی قسم مجھے خلافت سے کوئی لگاؤ ہے نہ دالی بننے کی خواہش تم نے خود مجھے دعوت دی یہ ذمہ داری مجھ پر ڈالی۔ جس طرح ماں اپنے بچے کی طرف دوزئی ہے اس طرح تم بھی میری بیعت کرتے ہوئے آئے میں نے اپنی ٹخنی بند کر لی تم نے اسے کھولا میں نے تم سے ہاتھ جھڑیا تم نے خود اسے پھیلا دیا۔ (نسخ البلاغہ جلد 2 صفحہ 20)

د: خلفاء ثلاثہ کی حقانیت خدا و حضرت علیؑ کے ارشادات

پارہ ۱۸ اور کوع ۱۱۳ آیت استخفاف کی تفسیر میں منبر طبری فرماتے ہیں، لَوْنَتْ خُبْلًا فَنَبْتُمْ (یقیناً ان ایمان والوں کے لئے مومنوں کو خدا خلیفے بنائے گا) یعنی عرب و عجم کے کافروں کی زمینوں کا وارث بنائے گا اور ان کو وہاں کے ساکن اور بادشاہ بنوے گا۔ وَلَوْنَتْ جَنْتُنْ فَنَبْتُمْ اور ان کے لئے ان کا دین خوب بھادے گا۔ جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے یعنی دین اسلام جس کے ماننے کا ان کو حکم دیا ہے۔ تم کو سن کا سنی یہ ہے کہ ان کے دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے گا۔ جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے زمین سینٹی مٹی تو میں نے اس کا شرق و مغرب دیکھ لیا جلدی میری امت ان سب کو چنے کی بوٹیوں میں دکھائے گئے۔ (تصح البیان طبری جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ پارہ ۱۸ آیت استخفاف سورت نور)

تو خدا کا وعدہ سچا ہوا اللہ نے خلفاء اسلام و راشدین کو قیصر و کسریٰ یورپ، افریقہ و ایشیا کے ممالک فتح کر کے دے دیئے، و اللہ الحمد علامہ موسیٰ الموسوی آپ کے یہ ارشادات نقل کرتے ہیں۔

﴿23﴾ حقیقت یہ ہے کہ بیعت ایک ہی بار ہوتی ہے اور اس میں نظر ثانی نہیں کی جاتی نہ سوج و بچار کی مہلت لی جاتی ہے اس سے نکلنے والا اپنے دین کو مطمئن کرنے والا ہے اور اطاعت میں سستی کرنے والا دامن ہے۔ (نسخ البلاغہ جلد 3 صفحہ 8)

﴿24﴾ اپنے زمانہ کے شر انگیزوں کو حضرت علیؑ ذانت کر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے اتفاق کو الفت کی ایسی دسی سے باہر حاکم جس کے سائے میں وہ چلیں اور اس کی پناہ میں واپس آئیں یہ ایسی نعمت ہے کہ اس کی قدر و منزلت مخلوق میں سے کوئی نہیں جان سکتا کیونکہ وہ ہر

قیمت سے قیمتی اور ہر خیال سے اونچی ہے جان لو کہ تم (عثمان کے قاتلوں) ہجرت کے بعد پھر سے بددی بن گئے ہو اور معاہدہ کے بعد پھر سے جماعتیں بن گئے ہو۔ اسلام کے ساتھ سوائے نام کے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور ایمان کو ایک رسم کے علاوہ تم کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ (نسخ البلاغہ جلد 3 صفحہ 154)

﴿25﴾ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا

اے ابوبکر تم پر اللہ کی رحمت ہو تم سب سے پہلے اسلام لائے تمہارا اخلاص سب سے بڑھ کر۔ یقیناً سب سے زیادہ قوی تھا۔ اور سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ تم نے پہنچایا۔ حضور ﷺ کا خیال تم نے سب سے زیادہ رکھا۔ خلق، فضیلت عادات و اطوار میں نبی کے ساتھ مشابہت رکھنے والے تم ہی تھے۔ اللہ آپ کو اسلام رسول اللہ اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ تم نے اس وقت رسول اللہ کی تصدیق کی جب لوگ ان کو جھوٹا کہہ رہے تھے۔ تم اس وقت آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے جب لوگ بیٹھ چکے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا۔ وَالْبُدَىٰ جَاءَ بِالْصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ جو پیغمبرؐ کے لئے آکر آیا اور جس صدیق نے اس کی تصدیق کی یہی تو متقی ہیں۔ (پارہ 24 رکوع 1) اللہ کی قسم تم اسلام کے لئے قلعہ اور کفار کے لئے عذاب تھے تمہاری حجت و دلیل کم نہ ہوئی نہ تمہاری بصیرت کمزور پڑی نہ تمہارا حوصلہ پست ہوا تم پہاڑ کی مانند تھے جسے آدمیاں نہیں ہلا سکتیں۔ (البصیرۃ از عبدالرحمن شرتاوی بحوالہ اصلاح شیعہ صفحہ 88)

حضرت عمرؓ کے متعلق حضرت علیؓ نے فرمایا

﴿26﴾ اللہ اللہ حضرت عمرؓ آزمائش سے کس طرح برخیزد نکلے۔ انہوں نے (لوگوں کا) ٹیڑھا پن نکال دیا۔ بیماری کا علاج کیا۔ فتنہ کو ختم کیا۔ سنت کو قائم کیا۔ اس حالت میں گئے کہ دامن صاف عیب نایاب تھا۔ خیر حاصل کی شر سے بالاتر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل المافیت کی اور کا حقہ تقویٰ اختیار کیا اب آپ رحلت فرما گئے تو لوگ چوراہے پر کھڑے ہیں ناواقف کوراہ بھائی نہیں دیتی اور واقف یقین سے بہرہ مند نہیں تھا۔“ (نسخ البلاغہ جلد 2 صفحہ 249) آپ اپنے زمانہ کی پریشانوں پر حضرت عمرؓ کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں ہمارے بعد اندھیرا ہے کا محفل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے۔

حضرت عثمانؓ کو فہمائش کرتے ہوئے اپنے برابر کہا اور فرمایا

﴿27﴾ لوگ میرے پیچھے ہیں۔ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا کیوں میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جس سے آپ ناواقف ہوں۔ کوئی بات ایسی نہیں بتا سکتا جو آپ نہ جانتے ہوں جو ہم جانتے ہیں آپ بھی جانتے ہیں۔ ہم کسی چیز میں آپ سے آگے نہ تھے کہ آپ کو اس کی خبر دیں ہم کسی بات میں منفرد نہ تھے کہ آپ تک وہ بات پہنچائیں آپ نے بھی ہماری طرح دیکھا سنا۔ ہماری طرح آپ نے بھی پیغمبری کی محبت پائی۔ ابوبکر و عمرؓ حق پر عمل کرنے میں آپ سے آگے نہ تھے رشتہ کے لحاظ سے آپ حضور

ﷺ کے زیادہ قریبی ہیں۔ آپ کو رسول اللہ کی دامادی کا وہ شرف حاصل ہے تھا جو ان کو نہ تھا پس آپ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔

(نہج البلاغہ جلد 2 صفحہ 233)

﴿28﴾ حضرت امیر معاویہؓ اور اہل شام کا اسلام اور ایمانیات میں آپ کے اور اہل عراق کے برابر ہونا ہم نہج البلاغہ کے منشی مراسلہ سے بیان کر چکے۔ یہاں حضور ﷺ کی طرح حضرت علیؓ کی بھی معاویہ کو حکومت و خلافت کی خوشخبری ملاحظہ فرمائیں۔ جنگ صفین کے بعد فرمایا ”لوگو! امیر معاویہ کی حکومت (آنے والی ہے اس) کو ناپسند نہ کرنا (پسند کر کے مان لینا) خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تجھے کی طرح سرکٹے دیکھو گے۔ (نہج البلاغہ، طبری وغیرہ تاریخیں)

حضرت علیؓ و اہل بیتؓ کے فضائل

یہاں مناسب ہے کہ ہم حضرت علیؓ کی محبت اور فضائل سے اپنے ایمان کو منور فرمائیں۔

آج سے 40 سال پہلے 1968ء میں جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تخصص فی علوم الحدیث P.H.D کا جو مقالہ ”الکوفۃ و علم الحدیث“ عربی میں لکھا تھا۔ اس سے حضرت علیؓ کے کچھ فضائل نقل کر رہا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ زمانے کا گرم دسر دھکنے کے باوجود الحمد للہ اہل سنت والے ایمان اور محبت اہل بیتؓ میں کچھ فرق نہیں آیا۔ کوئی مجوسی کسی جملہ کو غلط معنی پہنا کر ہمیں رخص، نصب و خروج سے مجہم نہ کرے۔

﴿29﴾ ۱۔ تبوک جاتے وقت آپ کو حضور ﷺ نے گھر کا جانشین بنایا۔ آپ کو پیچھے رہنا پسند نہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”انت منی بمنزلۃ ہارون الا انہ لا نبی بعدی“ (مسلم جلد 2 صفحہ 278) تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر (وہ نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

﴿30﴾ ۲۔ بہت سے روادے نے کہا کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا

میں کل جہنم ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسولؐ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا تو حضرت علیؓ کو بلا کر جہنم اعطاء فرمایا۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 525، مسلم جلد 2 صفحہ 278) (اللفظ لہ)

فتح خیبر پر خاص نکتہ

نوٹ: داخ رہے کہ حدیبیہ والے 1500 اصحاب رسولؐ سے اللہ نے جلدی فتح کی خوشخبری کا وعدہ فرمایا تھا۔ وَأَنَّا بَنَهُمْ قُنُصًا قَرِيبًا ۖ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونََهَا۔ (پارہ 26 رکوع 11) کہ اللہ نے (بلاعرہ واپس لوٹنے کے صدمہ میں) ان کو فتح قریب اور بہت سے اسواں قیمت لینے کی بشارت دی تو 7 ۷ عمرۃ القضاء کے بعد اللہ نے صرف ان کو خیبر پر چڑھائی کا حکم

دے دیا۔ یہ 10 قلعے تھے۔ 9 تو صحابہ کرامؓ سے اللہ نے آسانی سے فتح کر دیئے آخری دسواں قلعہ قومس حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی ایک کوشش کے باوجود بھی فتح نہ ہوا۔ (طبری) وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے اس جنگ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ حالانکہ وہ بیعت رضوان والے تھے۔ یہ شرکت ان کا بھی حق تھا۔ تو اللہ نے ان کو شریک کرنے کے لئے یہ بہانہ بنا دیا۔ کہ آخری قلعہ فتح نہ ہونے دیا تاکہ علیؓ بھی شریک ہو جائیں۔ تب آپؐ نے حضرت علیؓ کی شان میں یہ ارشاد فرمایا۔ آنکھوں میں لکاب لگاؤ تندرست ہو گئے جھنڈا دیا، دعادی۔ خدا و رسول کے محبت و محبوب ہونے کی صفت واقعی ہے احترازی نہیں۔ کہ شیعہ اور صحابہ کو محبت و محبوب خدا و رسول نہ مانیں دو یہودی پہلوان مرحب و یاسر بھائی تھے۔ عام روایات میں مرحب کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ محمد بن مسلمہ انصاریؒ نے مرحب کو جہنم رسید کیا۔ یاسر کو حضرت زبیرؓ زاد نبیؐ علیؓ و ام سلمہؓ نے مردار کیا۔ بخاری دروازہ کو حضرت علیؓ نے اکھیر دیا۔ اور قلعہ فتح ہو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ پورا صحیح و ائمہ بیان نہ کر کے رافضی فتح خیر کو بد دیا حتیٰ اور صحابہ و شیخین پر طعن آمیزی سے بیان کرتے ہیں (معاذ اللہ)

﴿31﴾ ۳۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے کہا میں تو فیصلے کرنا نہیں جانتا۔ تو آپؐ نے ان کے سینے پر ضرب لگائی اور دعادی۔ اے اللہ اس کے دل کو ہدایت دے اور زبان کو پختہ کر دے حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس دعا کے بعد کبھی درآدیسوں کے فیصلہ میں بھی مجھے شک نہ پڑا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۲۵)

﴿32﴾ ۴۔ زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ”اس خدا کی قسم جس نے دانا پھاڑا روح کو پیدا کیا۔ نبیؐ ای ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے صرف مومن (شریعت کے مطابق) محبت رکھے گا اور مجھ سے صرف منافق دشمنی رکھے گا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ مکتبہ قدیمی)

منافق بھابھار حیدر، دوتا اور کہلاتا ہے اندر سے دشمن بن کر آپؐ کو آپؐ کی اولاد کو قتل کرتا آیا ہے۔ (تاریخ)
مومن سے بھی کامل ایمان دار مراد ہے۔ جو صرف حضرت علیؓ سے محبت کرے اور رشتہ داروں سے نہ کرے۔ شیخین سے بغض رکھے تو وہ مومن کامل نہیں۔ حضرت عائشہؓ علیؓ کی شان میں فرماتی ہیں۔ جب آپؐ سے پوچھا گیا کہ حضور ﷺ کو زیادہ کون پارتا تھا۔ فرمایا طاہر۔ پوچھا گیا مردوں سے؟ فرمایا اس کا خاندان۔ ایک روایت میں ہے کہ جتنا مجھے مظلوم ہے وہ بہت روزے دار۔ اور شب بیدار تھے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۶)

﴿33﴾ ۵۔ حضور ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں علیؓ بھی تھے۔ تو ام عطیہؓ راویہ حدیث کہتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے اللہ مجھے وفات نہ دیا حتیٰ کہ تو مجھے علیؓ دکھا دے۔ (رواہ الترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۴)

﴿34﴾ ۶۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ ہم سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں اور ہمارے بڑے قاری ابی ہیں۔ (تہذیب المعجزات ج ۱ ص ۳۷۷)

﴿35﴾ ۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت معاویہؓ کے سامنے حدیث بمسئلۃ ہارون اور خبیر کے جھنڈے والی سنار تیسری یہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ تو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ، فاطمہ، حسن رضی اللہ عنہم کو بلا یا تو یہ فرمایا۔ اللھم ھولاء اھلی۔ اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 278)

﴿36﴾ ۸۔ حضرت علیؓ خبیر کے تلعہ کے پاس جا کر رک گئے پھر زور سے کہا۔ یا رسول اللہ! میں ان سے کس بات پر لڑوں تو آپؐ نے فرمایا اس بات پر لڑو کہ وہ گواہی دیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے مال اور جانیں تم سے بچ گئیں۔ مگر حق شرع میں سزا ہوگی اور ان کے اندر کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ (مسلم صفحہ 279)

(نئے کلمے یہاں بھی ذکر نہیں ہے)

قرآن و اہل بیتؑ کا احترام

﴿37﴾ ۹۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک خطبہ میں فرمایا

”اے لوگو! میں بشر ہوں عنقریب میرے رب کا قاصد آ جائے گا تو میں جواب دوں گا۔ (فوت: وہ جاؤں گا) میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے تو اللہ کی کتاب لے لو۔ اے خوب تھا سو تو آپؐ نے کتاب اللہ پر خوب ابھارا اور شوق دلایا۔ اور پھر فرمایا میرے گھر کے لوگ۔ میں تم کو اپنے اہل خانہ کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے گھر والوں کے متعلق خدا کی یاد دلاتا ہوں تو ان سے حسینؑ صحابی نے کہا اے زید آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں آپ کے اہل بیت سے نہیں ہیں تو زید نے کہا آپ کی بیویاں (قرآنی) اہل بیت ہیں مگر (یہاں) اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ واجبہ آپ کے بعد حرام ہے۔ اور وہ حضرت علیؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ کی اولاد اور حضرت عباسؓ کی اولاد (اور حضرت حارثؓ بن عبدالمطلب کی اولاد) ہیں۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 280)

ان سب (خونی رشتہ داروں) پر صدقات حرام ہیں (بیویاں تو اہمات المؤمنین قرآنی اہل بیت سب کے لئے واجب الاحرام ہیں)

﴿38﴾ ۱۰۔ ابو ترابؓ کی وجہ تسمیہ۔۔ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ یہ نام حضرت علیؓ کو بہت پیارا تھا۔ جب اس سے بلائے جاتے تو خوب خوش ہوتے۔ قصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ فاطمہؓ کے گھر آئے علیؓ کو نہ پایا تو پوچھا تیرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ فرمایا میرے اور ان کے درمیان ایک بات ہوگئی اس نے مجھے غصہ دلایا۔ تو باہر نکل گئے (میاں بیوی میں یا بڑوں میں ایسا بات

ہو جائے تو ہم کو ایک کا حامی بن کر تمبروں کی ضرورت نہیں کہ نوای کو تانا سے بھی لڑا دیں) میرے پاس دو پہر کو آرام نہیں کیا تو حضور ﷺ نے آدی بھیج کر پتہ کرایا تو آپ مسجد میں لیٹے تھے۔ چادر ایک طرف سے اتر گئی تھی مٹی بدن پر لگی ہوئی تھی تو فرمایا ابو زاب اسنو۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 28) آگے شیعہ روایات میں ہے ”کہ گھر جاؤ یہودی کو خوش رکھو آپ کو پتہ نہیں کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا“ (جلال العین قصہ فاطمہ دہلی)

حضرت فاطمہؓ کی شان

حضرت عائشہؓ نے ایک جگہ شادی کرنا چاہی فاطمہؓ ناراض ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا:

﴿39﴾ ۱۔ فاطمہ میرے بدن کا حصہ ہے۔ جس بات سے اسے دکھ پہنچے مجھے بھی پہنچتا ہے۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 90)
 ﴿40﴾ ۲۔ حضرت فاطمہؓ بیٹی سے محبت رکھنے والی ماں عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہؓ کو بلا کر خفیہ بات کی دو روز پڑیں پھر بات کی تو وہ خوش ہو گئیں۔ پھر حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ مجھے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رو پڑی دوسری دفعہ مجھے اپنے سے ملنے کی خبر دی تو میں ہنس پڑی۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 290)
 یہ بھی حضرت فاطمہؓ کو اپنی موت کی اطلاع تھی۔ مگر فاطمہؓ محبت رسول میں سرشار تھیں اپنی موت بچوں کی تیشی جان کر بھی برزخ میں حضور ﷺ سے ملاقات پر خوش ہو رہی ہیں۔ سلام اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا وعلیٰ زوجہا
 رافضیہ ائمہ سے خدا سمجھے کہ اپنی لاکھوں کی نفیس حلال کرنے کے لئے اس بتول زحراءؑ پر تم بہت لگاتے ہو کہ تانا نے باغِ فدک بیت المال اور غریبوں کا حق بتایا اور وہ سب کچھ دینا کیا جو حضور ﷺ دیتے تھے تو فاطمہؓ ناراض ہو گئیں گالیاں دیں۔ (معاذ اللہ)
 (تحقیقی دستاویز)

﴿41﴾ ۳۔ حضرت عائشہؓ جی بتاتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہؓ سے فرمایا

کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ مومنین کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی جنت میں سردار بن جاؤ۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 29)

جنتی نوجوانوں کے سردار حضراتِ حسنینؑ کے فضائل

﴿42﴾ ۱۔ بروایت حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ میں حسنؑ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور ان مسلمانوں سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿43﴾ ۲۔ از حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے گھر آئے۔ تو پوچھا کیا جھوٹا (حسنؑ) ہے ماں اسے نہلا پیتا رہی تھیں۔ پھر دو روز تانا یادوں چٹ گئے تب آپؐ نے فرمایا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت کر۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿44﴾ ۳۔ حضرت براء بن عازبؓ نے حضرت حسنؓ کو حضور ﷺ کے کندھے پر دیکھا تو فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 282)

﴿45﴾ ۴۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے صحبہ انجیر پر سوار تھے آگے پیچھے حضرت حسنؓ و حسینؓ بیٹھے تھے۔

﴿46﴾ ۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک دن آپ صبح لکھے آپ پر کالے رنگ کی کبلی تھی۔ حسنؓ آئے تو اندر کیا۔ پھر حسینؓ

آئے تو بھی اندر داخل ہو گئے پھر فاطمہؓ آئیں ان کو بھی اندر داخل کر دیا پھر علیؓ آگئے تو ان کو بھی داخل کر دیا پھر یہ آیت پڑھی

(جس کا اول حصہ یہ ہے نماز پر حوزہ کو دور اللہ اور اس کے رسول کی۔ اے امہات المؤمنین۔ پیروی کرتی رہو۔)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (پارہ 22 رکوع 1، مسلم جلد 2 صفحہ 283)

(ترجمہ) بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے گندگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک صاف کر دے۔

آیت تو پورے رکوع میں ازواج مطہرات کے حق میں جمع مونث کے صیغوں کے ساتھ ہے وہ اصل اہل بیت نبوی ہیں مگر حضور

ﷺ نے ان چاروں کو بھی اپنی محبت اور اہل بیت کی چادر میں داخل کر دیا۔ رضی اللہ عنہم۔ گو اس روایت میں راویوں پر

بہت کلام ہے مگر اہل سنت کا ان 4 کے اہل بیت ہونے پر ایمان ہے۔ حدیث کساء آپ کے سامنے ہے حضرت عائشہؓ راویہ ہیں

سوچئے کیا وہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ان چاروں سے محبت رکھتی تھیں یا شیعہ عقیدہ کے مطابق ان اہل بیت سے دشمنی

رکھتی تھیں؟ معاذ اللہ

﴿47﴾ ۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا ”حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔“

(ترمذی صفحہ 539)

﴿48﴾ ۷۔ حسینؓ آپ کی رانوں پر بیٹھے تھے تو فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان

سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کر۔ (ترمذی صفحہ 539)

﴿49﴾ ۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں اس کوئی (شیعہ) کو دیکھو پھر مارنے کا مسئلہ پوچھتا ہے انہوں نے رسول اللہ کے بیٹے

کو شہید کیا (تو مسئلہ نہ پوچھا) میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے حسن و حسین میری دنیا میں خوشبو ہیں۔

(ترمذی صفحہ 539)

﴿50﴾ ۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ اہل بیت میں سے آپ کو کون بہت پیارا ہے

تو آپ نے فرمایا۔ حسن و حسینؓ پھر فاطمہؓ سے فرماتے تھے میرے دو بیٹے بلاؤ پھر ان کو سو گتے چومتے اور گلے لگاتے تھے۔

(ترمذی صفحہ 540)

شیعہ لوگ ہر حدیث میں مفہوم مخالف لے کر صحابہ کی فضیلت کا انکار کر دیتے ہیں۔ کیا اس حدیث کا یہ مفہوم مخالف لیا صحیح ہے؟

حضرات حسنینؑ ہی حضور ﷺ کو بہت پیارے تھے حضرت عائہؓ و فاطمہؓ پیارے نہ تھے۔ کسی صحابی کی تعریف سے دوسرے کی مذمت نہیں نکلتی

﴿51﴾ ۱۰۔ ابو بکرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ منبر پر بیٹھے تھے تو حسن کو گود میں بٹھا کر فرمایا:

"ان ابنی هذا سید یصلح اللہ علی یدہ بین فتنین"۔ (حدیث حسن صحیح ترمذی صفحہ 540)

(ترجمہ) میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

الحمد للہ۔ حضور ﷺ کی پیشگوئی سچی ہوئی۔ جب امام حسن کو اہل عراق نے بیعت کر کے امام و خلیفہ بنا دیا پھر حسب سابق وہ شامیوں سے لڑانا چاہتے تھے حضور کو امن پسند تھا یہ جنگ پسند نہ تھی تو آپ نے حسن کی مجمع عام میں تعریف و فضیلت اور ان کے اقدام صلح کی تائید کر دی۔ سب مسلمان ایک ہو گئے۔ کفار پر یلغار کر دی۔ کچھ شریک پسند، مسلمان دشمن سبائیوں نے حضرت حسنؑ پر تالاخانہ حملہ کر دیا۔ مگر امیر معاویہؓ کے فوجیوں نے جہز الیا (تاریخ)

میرے اہل علم شیعہ دوست اور پولیس افسران، مجتہدوں سے پوچھیں کہ آج حسنؑ سے تم کو بغض کیوں ہے کہ کارنامہ صلح اور کوئی بھی حسن کا اچھا عمل نہیں بنا سکتے؟ یہ حملہ آور تانکوں کی مذمت کرتے ہیں کیا وہ معاویہؓ کے دشمن مومن تھے؟

آپ کی چار صاحبزادیاں ہیں

ہمارے دور کے شیعہ تو منکر ہیں ہی۔ ہمارے بھولے بھالے نے بھی باقی بنات رسول کا کم ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ پڑھ کر اپنا ایمان بڑھائیں غاشی کے قدیم مرکز ریاست اور دھ لکھنؤ برصغیر کے شیعہ کا مذہب نرالا ہے تعزیر پرستی جلو سوں کی نمائش مسلمانوں سے تصادم ایران و عراق میں بھی نہیں جو یہاں ہے انہی میں سے آپ کی 4 صاحبزادیوں کا انکار ہے ورنہ عربی فادری کسی کتاب میں ہم نے آپ کی چار صاحبزادیوں سے کم نام نہیں پائے۔ ان کی مستند کتب سے 4 بنات طاہرات پر بیسوں حوالہ جات تھخہ امامیہ صفحہ 36 تا 57 پیش کر دیئے ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

﴿52﴾ ۱۔ خدا فرماتے ہیں اے نبی اپنی بیویوں۔ بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردے کا حکم دیجیئے۔ (پارہ 22 رکوع 5) سب صیغے جمع کے ہیں۔ کسی سے ایک فرد ماننا قرآن کا انکار اور کفر ہے۔

﴿53﴾ ۲۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ خدا خدیجہ پر رحمت نازل فرمائے اس سے میرے طاہر مطہر۔ جس کا نام عبد اللہ تھا۔ اور قاسم ہوئے۔ 4 صاحبزادیاں رقیہؓ، فاطمہؓ، زینبؓ، اور ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 87)

﴿54﴾ ۳۔ حسنینؑ کی فضیلت میں آپ نے فرمایا ان کی خالہ زینب رسول خدا کی بیٹی ہے۔ (جلاء النیون صفحہ 231/291)

﴿55﴾ ۴۔ حضرت عائہؓ حضرت عثمانؓ کو کہتے ہیں آپ نے حضور ﷺ کی دامادی کا وہ شرف پایا ہے جو حضرت ابو بکرؓ

و حضرت عمرؓ نے نہیں پایا (نہج البلاغہ صفحہ 494)

﴿56﴾ ۵۔ حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کو وصیت کی کہ میری بہن زینبؓ کی بیٹی سے شادی کرنا (کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت کرے گی) (جلاء المیون صفحہ 153/149)

﴿57﴾ ۶۔ حضرت فاطمہؑ، منکران دختران نبویؐ پر لعنت بھیجتی تھیں۔ اے اللہ رقیہ بنت نبیؐ اور ام کلثوم بنت نبیؐ پر درود نازل فرما اور ان کے منکروں تکلیف پہنچانے والوں پر لعنت فرما۔

(تہذیب الاحکام جلد 1 صفحہ 154، استبصار جلد 1 صفحہ 245، زاد المعاد مجلسی صفحہ 24 وغیرہ)

﴿58﴾ ۷۔ امام حسینؑ نے فرمایا میری شہادت کا دن اسی طرح غم کا دن ہوگا جس دن میری خالاکں رقیہ، زینب اور ام کلثوم نے وفات پائی تھی۔ (جلاء المیون صفحہ 353)

﴿59﴾ ۸۔ اس دن کی طرح ہوگا۔ جس دن حضرت علیؑ، فاطمہؑ، زینبؓ اور ام کلثومؓ دختران نبیہؐ دنیا سے رخصت ہوئیں۔ (نشی الامال جلد 1 صفحہ 300)

﴿60﴾ ۹۔ بعد معتر حضرت صادقؑ نے فرمایا۔ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو بکے بعد دیگرے یاد دیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 588)

﴿61﴾ ۱۰۔ شیخ عباسؒ فی نشی الامال جلد 1 صفحہ 108 فرماتے ہیں مشہور مورخین نے یہ لکھا ہے کہ ام کلثومؓ کی تزویج عثمان سے رقیہؓ کی وفات جگہ بدر 2 کے بعد ہوئی۔

﴿62﴾ ۱۱۔ حضور ﷺ نے فرمایا ابراہیمؑ (اسوی زوج زینبؓ) نے میری دامادی کا اچھا حق ادا کیا۔

﴿63﴾ ۱۲۔ حضور ﷺ نے اپنی دروزیاں (حضرت رقیہؓ و ام کلثومؓ) حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کو یاد دیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 382)

(مسالک الافہام تنقیح شراکع الاسلام صفحہ 532)

مناقب اہل بیتؑ کی گاڑی یہاں روکتا ہوں 35 ارشادات آپؐ کے سامنے ہیں انہی پر ایمان و عمل ہے سدی شیرازی کا عارفانہ کام ہر مسلمان کے ایمان کو جلا بخشا ہے میری سب کتا میں اسی کی آئینہ دار ہیں۔ کوئی سبائی ملکہ الامامؑ لگائے تو اس سے بڑا ہوں

درد و دلگ بر روان تو باد	بر اصحاب و بر پیران تو باد
نخستیں ابو بکرؓ و عمرؓ و دیگر	عمر پنجہ بر بیچ و یو سرید
خردمند عثمانؓ شب زندہ دار	چہارم علیؑ شاہ دلدل سوار

خدا یا بحق بنی فاطمہؑ
کہ بر قول ایمان گنم خاترہ

شیعہ حضرات سے حق مان کر مسلمانوں سے مل جانے کی اپیل

میرے سامنے اصول کافی جلد دوم کا کتاب الایمان والکفر کھلا ہے اس کی فہرست دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں سے ان کا اختلاف چند گندے اور غلیظ کفریہ عقائد کو چھوڑ کر بہت کم ہے، خد، تعصب، مسلم دشمنی کا براہ؛ وہ کہ ان چند کفریات کو تو بہت اچھا لگتا ہے کفر و اسلام کی علیحدگی کی وجہ سے جاتی ہے۔ مگر مسلمانوں کو اپنے قریب کرنے ان سے ملاپ کرانے کی تجویز کوئی ذکر و بحث معتدل مذہبی قائد پیش نہیں کرتا میں اسی کوشش میں ہوں کہ کفر کے فتوے ایک دوسرے پر لگانے لگوانے کے بجائے ان کو قرآن و سنت اور ان کے مطابق تعلیمات اہل بیت فریقین اور عالمیوں کے آگے پیش کر دوں اور وہ اپنے ایمان کو سنبھال کر ارکان اسلام کو سنوار کر ایک دوسرے کو گلے لگائیں۔ گلے، غیبتیں، ہتھیں، ہنداوتیں مٹا دیں۔ وبالله التوفیق

نیک کاموں کی فہرست

ذرا فہرست ابواب پر ایک نظر ڈالیں

مومن کافر کی مثل ایک ہے۔ خدا کو رب کا رساز مشکل کشا مان کر توحید کا سبق درست ہوتا ہے۔ مومن کافر کی پشت میں ہوتا ہے۔ اخلاص سے شرائع اسلام کی پابندی ضروری ہے۔ مسلمان ہو کر جان و مال عزت کی حفاظت ہوتی ہے۔ ایمان کی طرف سبقت کریں۔ جیسے صحابہ مجاہدین و انصار اور ان کے تابعدار فتح مکہ والے مسلمانوں نے کی۔ تابعین نے کی اور یہ دروازہ تا قیامت مسلمانوں کے لئے کھلا اور جنت پہنچانے والا ہے۔ اسلام ارکان خمسہ کا نام ہے۔ ایمان ان کو سچا مانتا ہے۔ معرفت ایمان اہل بیت سے محبت اور ان کی اتباع کو کہتے ہیں ان کی پابندی مومن کی عادات اور پہچان ہیں کائنات کا نظام اللہ کے سپرد ہے۔ (چہارہ معصومین کے سپرد مانتا تو گمراہ فرقہ مغضوبہ کا عقیدہ ہے جس پر ہر شیعہ امام عالم مجتہد نے کھلا کفر کا فتویٰ لگایا ہے) اللہ پر بھروسہ اس سے ڈر، امید، حسن ظن، اپنے گناہوں کا اعتراف، تقویٰ پر بیزگاری، گناہوں سے بچنا، پاکدامنی، محرمات سے اجتناب، فرائض ادا کرنا، عمل ٹھیک کرنا، اس پر پابند رہنا، خدا کی عبادت، نیک نیتی، عبادت میں میانہ روی، صبر شکر اچھا اخلاق، ہنس کھسی، سچائی، امانت، حیا، معافی، غصہ چینا، برداشت کرنا، چپ رہنا، زبان کو نجسیت جھوٹ بد گوئی سے بچانا ایک دوسرے کا لحاظ، نرمی، تواضع خدا ہی کے لئے محبت و انصاف، دنیا کی مذمت، اس سے بے رغبتی، قناعت، کسی کو نقصان دینے سے زبان، ہاتھ کو بچانا، نیک کام میں جلدی کرنا، انصاف و عدل کرنا، لوگوں سے نہ مانگنا، صلہ رحمی ماں باپ سے نیک، مسلمان کے کام کرنا نفع پہنچانا نفع پہنچانا خیر خواہ ہونا، بزرگوں کا ادب مومنین کی باہمی بھائی چارگی، مومن کا بھائی پر حق اور اس کا ادا کرنا، باہمی رحمت و مہربانی، بھائیوں کی زیارت ہاتھ ملانا، گلے ملنا، پیشانی چومنا، ایک دوسرے کا اچھا تذکرہ، مومن کو خوش کرنا، اس کی حاجت برآوری، تکلیف دور کرنا، اسے کھانا کھلانا،

کپڑے پہنانا، مومن کی عزت و اکرام کرنا، خدمت، خیر خواہی، صلح کرنا، مدد دے کر زعمہ کرنا ایمان کی دعوت دینا، زمانہ تقیہ میں مذہب کی دعوت نہ دینا، تقیہ کرنا، مذہب چھپانا، مومن کی علامات، صفات مومنین کا اظہار کے برابر کم ہونا، صبر کرنا، سخت آزمائش آنا، مسلمان فقیروں کی فضیلت، گناہوں کی تعداد، کبیرہ گناہ، گناہ کو معمولی جاننا، اس پر ڈٹے رہنا، کفر کے اصول و ارکان، دکھلاوا، چودھراہٹ، دنیا کو دین سے ملا دینا، عادل کہلا کر غلط کام کرنا، جھگڑا، مقدمہ بازی اور لوگوں سے دشمنی کا برا ہونا، غضب، حسد، تعصب، تکبر، خود پسندی، دنیا کی محبت اور لالچ، کسی کی بے عزتی، بدظنی، بیوقوفی، بدگوئی، کسی پر چڑھائی، فخر و تکبر، دل کی سختی، ظلم خواہش کی اتباع، مکر، فریب، دھوکہ، چال جھوٹ، دودغلا پن، تین دن سے زیادہ گفتگو چھوڑنا، قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، نسب کا انکار، مسلمانوں کو تکلیف دینا، حقیر جاننا ان کی لغزشیں ڈھونڈنا، عیب ظاہر کرنا، شرم دلانا، غیبت بہتان، طعنہ بازی، تکلیف پر خوش ہونا، گالی دینا، تہمت، بدظنی، خیر خواہ نہ ہونا، وعدہ خلافی، مسلمان سے روپوش رہنا، مدد مانگنے والے کی مدد نہ کرنا، رکاوٹ ڈالنا، ڈرانا، چٹنی کھانا، عیب نشر کرنا، جلدی سزا، خالق کی نافرمانی، مخلوق کی غلط بات ماننا، برے اور گنہگاروں کی مجالس سننا، بیشعنا، کفریات کیا ہیں، اس کی قسمیں، کفر کے ستون اور شعبے، خفاق اور منافق کی پہچان، شرک، شک، گمراہی، کمزور کی معافی، خدا کے سپرد لوگ، اعراف والے، تقدیر کے منکر، خارجی، مرجعہ، وہ اہل مکہ جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالی گئی اور مال دیئے گئے۔ خود غرضی، کنارے پر عبادت کرنے والا کون ہے، کم از کم کس بات سے آدمی مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے، کفر و ایمان پر خاتمہ والے ان کی پہچان، دل کی بھول، دل کا بدلنا، منافق کے دل کی تاریکی، گناہوں کا اعتراف اور شرمندگی، کسی کے گناہ چھپانا، نیکی بادی کا ارادہ کرنا، توبہ کرنا، جھوٹے گناہ، گناہ کی تین قسمیں۔ بخشا ہوا نہ بخشا ہوا جس پر امید اور خوف ہو۔ گناہ پر دنیا میں سزا آخرت میں اچھائی ہے۔ گناہ نہ کرنا توبہ سے بہتر ہے۔ محاسبہ عمل و حیل، جو لوگوں پر عیب لگائے، جاہلیت کے اعمال اسلام سے معاف ہو گئے۔ کفر اور ارتداد سے تائب ہو تو پہلا نیک عمل مل جاتا ہے۔ امت سے جو اعمال معاف ہیں۔ ایمان کے ساتھ برائی نقصان دہ نہیں۔ کفر کے ساتھ نیک عمل نافع نہیں۔

کتاب الدعاء

صرف خدا سے دعائیں مانگو (ائمہ سے نہیں) دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ مصیبت نالتا تقدیر بدلتا ہے۔ ہر بیماری کا علاج ہے، دعا منکور ہوتی ہے۔ دعا میں پہل یقین، توجہ، اصرار، حاجت بتانا، پوشیدہ دعا اوقات اجابت، رغبت، ذر، مگر گڑاہٹ کیسوی، دل کا جذبہ پناہ اصول، رونا، دعا سے پہلے خدا کی تعریف اجتماعی دعا ہر کسی کے لئے دعا حضور ﷺ اور اہل بیت کرام پر درود شریف، ذکر، تسبیح، تحمید، تمجید، استغفار، بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا کسی کی منکور ہوتی ہے۔ کس کی نہیں۔ بد دعا، مباحلہ، رب کی بزرگی، مختلف قسم کے دعائیں کلمات نمازوں کے بعد دعا، رزق کے لئے، دکھوں، غموں، پریشانیوں اور خوف سے بچنے کے لئے

مرض کے لئے وغیرہ۔ 300 میں سے کسی روایت میں نہیں کہ اگر نے غیر اللہ کو کارا ہو۔ ان سے حاجت و دعا مانگی ہو۔ اس کی تعلیم دی ہو۔ کیونکہ یہ تو کھلا شرک ہے اور تمہاری بددعا بھی نہیں ہے۔

نام کے مومنو! میرے جیسا فاضل کم کوئی عالم ہوگا۔ جو آپ سے گالیاں سنے اور آپ کی کتابوں سے سینکڑوں اچھائیوں کوڑھونڈ کر آپ کے سامنے رکھ دے کہ یہ اپنا دوسلاں بن جاؤ، تمہارے والدین بچھڑ دو۔ آپ یہ فہرست پھر غور سے پڑھ لیں۔ یہ کثیدہ باتیں کیا آپ کو اپنے علماء بتاتے ہیں کہ ان پر عمل کرو؟ کیا یہ آداب و احرام رعایاتِ حقوقِ صرفِ شیعہ کہلانے والوں کے لئے ہیں خواہ وہ کیسے ہی دین سے دور ہیں؟ اور کیا ازواجِ پاک، بیات، اقاربِ نبی، اصحابِ رسولِ پہلی صدی کے تاقین دنیا مسلمان ان حقوق کے لائق نہیں؟ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی اپنے یہ حقوق مانگتا ہے تو سیدالکائنات کو شیعہ علی یہ حقوق کیوں نہیں دیتے ان کی طرف سے آپ کے مقدّم میں آپ کے متعلقین اور سب رشتہ داروں کو تمہارے اور گالیاں ہی کیوں ہیں؟ وہ حضور سے سب عمر پڑھ کر مومن نہ بنے آپ ذکر کے ڈوہڑے سن کر مومن بن گئے؟ اس پر غور فرمائیں تو مذہبِ شیعہ کو خیر آباد کہہ دیں۔

حرمتِ ماتم پر اہل بیت کے ارشادات

یہی سب سے بڑا احرامِ کام ہے جسے حلال جان کر سرکوں پر بد امنی پیدا کر دی جاتی ہے

﴿64﴾ بدعت کی مذمت

حضور ﷺ کا فرمان ہے ”جو کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت کو ٹھکانہ دے (بدعت پھیلنے کا موقع دے) تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ 575)

﴿65﴾ امام صادق نے فرمایا: بدعتوں کے پاس مت بیٹھو ان کی مجلس (عزا) میں مت جاؤ تم بھی ان جیسے بدعتی سمجھے جاؤ گے حضور ﷺ کا ارشاد ہے آدمی اپنے درست اور سچی کے مذہب پر ہوتا ہے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 375)

﴿66﴾ بروایت صادق حضور نے فرمایا جب تم اہل شک و بدعت کو دیکھو جو میرے بعد آئیں گے تو ان سے بیزار رہو برا بھلا کہو ان کے پیچھے نہ پڑو کہ ان کو خاموش کر دو تا کہ وہ اسلام میں فساد ڈالنے کی امید نہ رکھیں۔ لوگ ان سے بچیں اور بدعات نہ سیکھیں اللہ جنہیں اس برأت از بدعت کے ذریعے نیکی دے گا آخرت میں درجات بلند کرے گا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 375)

﴿67﴾ امام باقر نے فرمایا تم بدعتی کو ذلیل دیکھو گے وہ خدا اور رسول اور اہل بیت پر جھوٹ بولتا ہوگا۔

(کافی باب الاخلاص جلد 2 صفحہ 16)

﴿68﴾ آپ کا ارشاد ہے جب بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم کو چاہئے کہ ان کے خلاف اپنا علم ظاہر کرے ورنہ اس پر لعنت ہو۔

اب ہماری کڑو کاوش اسی فرمانِ رسول پر عمل ہے۔ کہ بدعات، فسادات، جلوس و کفریات بند ہوں۔ کاش کہ افسرانِ بالا اس پر عمل کراتے۔

(کافی باب الاغلام جلد 2 صفحہ 16)

﴿69﴾ بروایت امام صادق حضور نے فرمایا ”میرے بعد جو بدعت نکلے گی اس کے ذریعے ایمان کو فریب دیا جائے گا تو مسجد خاندان سے ایک شخص ہدایت پا کر اپنے ایمان سے بدعت کا دفاع کرے گا حق کا اعلان کر کے اسے منور کرے گا“

(کافی جلد 1 صفحہ 54)

الحمد للہ تمام سادات اہل سنت تھے کوئی بدعت نہیں نکالی۔ بدعات ردوافض کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

﴿70﴾ امام باقر و صادق فرماتے ہیں ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کا راستہ ہے وہ جہنم پہنچاتا ہے۔ (ایضاح ص 56)

﴿71﴾ امام ابو الحسن اول نے فرمایا:

اے یونسی ہرگز بدعتی نہ ہونا چاہی راے پر (تعلیم امام کے بالمقابل) چلے ہلاک ہو جاتا ہے جو نبی کے اہل بیت (ازواج و اولاد و تبعین) کو چھوڑ دیتا ہے۔ گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور جو کتاب اللہ اور قول نبی کو چھوڑتا ہے

گمراہ ہو جاتا ہے۔ (کافی ج 1 ص 56)

معلوم ہوا ثقلین دو ہیں۔ کتاب اللہ و ارشادات نبوی

﴿72﴾ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بدعتی کے پاس آئے اس کی تعلیم کرے تو اس نے اسلام کی عمارت گرانے کی کوشش کی۔ (کافی، جلد 1 ص 53)

حرمات ماتم پر احادیث نبویہ

﴿73﴾ سورت محمد کی آیت بیعت مومنات کے جملہ ”وَلَا يَغْنِبُكَ فِيْهِ مَغْرُوبٌ“ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا ”کہ مصیبتوں میں منہ اور سینہ نہ دینا اپنا منہ اور بدن زخمی نہ کرنا اپنے بال نہ اکھڑنا اور نہ بکھیرنا اپنا گریبان چاک نہ کرنا تمہاری کلا لباس نہ پہننا ہائے فلاں ہائے فلاں کہہ کر بین اور شور نہ مچانا“ یہ حدیث شیعہ کی بہت سی معتبر کتابوں میں ہے۔ مثلاً تفسیر الخبایان، تفسیر فی فردوس کافی، حیات القلوب حاشیہ ترجمہ مقبول وغیرہ۔

ماتم جاہلیت کا شعار ہے

﴿74﴾ حضرت رسول خدا نے فرمایا: چار بُری خصلتیں میری امت میں تاقیامت رہیں گی۔

۱: اپنے خاندان اور باپ دادے پر فخر کرنا، ۲: دوسروں کے نسب پر عیب لگانا،

۳: بارش ستاروں کے ذریعے ماننا، علم نجوم کو برحق جاننا، ۴: ماتم کرنا۔

یقینی بات ہے اگر بین کرنے والی توبہ نہ کرے اور مر جائے تو قیامت کے دن یوں اٹھے گی کہ پچھلے ہوئے تانے کی شلوار اور تار کول

کی ایس پی کے (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 677) (یہ چار گناہ آج روا فض کا اشعار ہیں)

اتم و دین کی سزا

﴿75﴾ شب معراج آپؐ نے ایک عورت عذاب میں دیکھی۔ کہنے کی شکل بھی آگ اس کی دہریں فرشتے ڈال رہے تھے جو نہ لگتی تھی فرشتے اس کے سر اور بدن پر آگ کے گرز مارتے تھے۔ یہ گانے والی نوحہ کرنے والی اور حسد کرنے والی تھی۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 293)

اتم سے آپؐ نے منع فرمایا

﴿76﴾ حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اتم و دین سے اور اس کے سننے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن لاکھڑہ الفقہ صفحہ 466)

﴿77﴾ امام باقرؑ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب میری وفات ہو تو اتم میں چہرہ نہ نوچنا بال نہ بکھیرنا اور اے اے سے نہ رونا اور مجھ پر مین کرنے والیوں کو نہ بلانا پھر آپؐ نے فرمایا یہی دو نیکی ہے جس میں مخالفت سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 527) اوپر والی آیت کا اشارہ ہے۔

﴿78﴾ حضرت امام حسینؑ نے اپنی بہن زینبؓ سے فرمایا: ”تجھے میں قسم دیتا ہوں کہ جب ان خالوں (کوئی سونوں) کی گوار سے عالم بٹا کی طرف رحلت کر جاؤں تو اپنا گریبان نہ پھاڑنا منہ نہ پیٹنا نہ نوچنا اور زور سے نہ رونا۔ (جلال العمون صفحہ 387)

﴿79﴾ حضرت زین العابدینؑ نے اسی پھو بھی سے فرمایا

اے مرے تو جانتی ہے کہ مصیبت کے بعد رونا پیٹنا نفع نہیں دیتا (نقصان دیتا ہے) (جلال العمون صفحہ 424)

﴿80﴾ امام باقرؑ نے فرمایا

”بڑی بے مبری یہ ہے اے وائے کر کے چیخنا منہ سینہ پیٹنا پیشانی کے بال نوچنا جس نے مجلس اتم و عزائم

کی اس نے مبر چھوڑ دیا حرام کام میں لگ گیا (فروع کافی جلد 3 صفحہ 223)

﴿81﴾ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میت پر چیخا کپڑے پھاڑنا جائز نہیں لیکن لوگ یہ مسئلہ جانتے ہی نہیں والصبر خیر

حالانکہ مبری بہتر ہے۔ (فروع کافی صفحہ 226) اگلی روایت میں ہے پیٹنا ثواب برباد کر دیتا ہے

غدا و رسول و اہل بیت کی نورانی تعلیمات آپؐ کے سامنے ہیں آپ ان کو مانیں حرام ماتمی مجالس میں جانا چھوڑ دیں یہ صرف خدا نالوں کے خیر ذرا کر دیں مجھ دوں کا دولت کمانے کا کرد و خدا ہے۔ (معاذ اللہ)

حضرات اہل بیتؑ کے قانونی اور اخلاقی ارشادات

﴿82﴾ امام جعفرؑ نے فرمایا بدھنوں کے پاس نہ جاؤ۔ ان کی مجالس میں نہ بیٹھو۔ تم بھی ان جیسے بدعتی بن جاؤ گے۔
(اصول کافی جلد 2 صفحہ 642)

﴿83﴾ حضور ﷺ کے پاس ایک شخص آیا کہ مجھے وصیت کریں۔ تو فرمایا لوگوں سے اپنی محبت بڑھاؤ۔ پھر وہ تم سے محبت کریں گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 642)

﴿84﴾ امام حسنؑ نے فرمایا۔ قریب وہ ہے محبت جس کے قریب ہو۔ گنہ دور ہو۔ دور وہ ہے جس سے محبت دور ہو گو وہ قریبی رشتہ دار ہو۔ (کافی جلد 2 صفحہ 643)

﴿85﴾ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کسی پر غصہ نہ کرو نہ اپنے اوپر غصہ دلاؤ۔ سلام پھیلاؤ۔ (یا علی! مدد سے سلام دینا شرک و بدعت اور) اچھی بات کرو لوگ سوئے ہوں تو تبھ پڑو۔ سلامتی کے ساتھ جنت پہنچ جاؤ گے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ خدا سلامتی والا، امن دینے والا مخلوق کو تھانے والا، رزق دینے والا ہے (سورۃ حشر، پارہ 28)

کافروں کا سلام کیا ہے؟

﴿86﴾ امام باقرؑ نے فرمایا۔ ابو جہل اور اس کے ساتھ قریشی کافر حضرت ابوطالب کے پاس آئے تو کہا تیرے بیٹے نے ہمیں اور ہمارے خداؤں کو دکھ پہنچایا ہے۔ اسے بلاؤ اور کہو کہ ہمارے خداؤں سے باز آجائے ہم بھی اس کے خدا کو کچھ نہ کہیں گے۔ ابو طالب نے حضور کو بلایا آپ آئے تو گھر میں سارے مشرک بیٹھے تھے تو آپ نے یوں سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْهِ مِنَ التَّبَعِ الْفٰہِدِی (حضرت ابوطالب نے کلمہ پڑھا ہوتا تو آپ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سے سلام کہتے) پھر آپ بیٹھ گئے تو ابوطالب نے ان کو قریشی کی بات بتائی تو آپ نے فرمایا کیا ان کے لئے کلمہ طیبہ سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہے کہ وہ پڑھ لیں تو سب عربوں کے سردار بن جائیں گے اور لوگ گردنیں ان کے آگے جھکا دیں گے۔ تو ابو جہل نے کہا وہ کون سا کلمہ ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی ہے۔ (پتہ چلا کہ خلافت راشدہ برحق تھی۔ اسی کلمہ اسلام کی بدولت سب دنیا فتح ہو کر ان کے آگے جھک گئی) (کافی جلد 2 صفحہ 649)

﴿87﴾ امام جعفرؑ نے فرمایا۔ لوگوں (کے عیوب) کی تنقیش نہ کرو۔ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔ (کافی جلد 2 صفحہ 652)

﴿88﴾ امام جعفرؑ نے فرمایا۔ معروف اطلاق منافق تین لوگوں کا حق نہیں پہنچاتا۔

۱۔ بوڑھے مسلمان کا (جیسے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ قدیم الاسلام اور یوزھے ہو کر واصلِ جنت ہوئے)

۲۔ قرآن کے حامل حافظ و تباری کا۔ ۳۔ امام عادل کا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 658)

شیعہ حضرات سوچیں وہ آج بھی یہ تین کام کرتے ہیں؟

﴿99﴾ امام باقرؑ فرماتے ہیں "مجلس امانت ہیں۔ (یہاں سے کسی کی نامناسب بات آگے نہ چلائی جائے) کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کی بات۔ جسے مالک چھپاتا ہو۔ دوسرے کے آگے نقل کرے ہاں وہ ثقہ ہو یا اس کی اچھی بات بتائے" (اصول کافی ج ۲ ص ۶۶۰)

شیعہ حضرات اس باقری فرمان پر عمل کرتے تو مطاعن برصحاہ کا مذہب چھوڑ دیتے لوگوں کے محبوب بن جاتے۔
﴿90﴾ امام جعفرؑ نے حضرت علیؑ کے کتا بچہ میں یہ پڑھا۔ کہ حضور نے مہاجرین و انصار اور آس پاس کے اہل مدینہ کو لکھا تھا پڑوسی اپنی ذات جیسا ہے اسے تکلیف نہ دی جائے گنہگار مشہور نہ کیا جائے پڑوسی کی اپنے پڑوسی کی ہنک عزت ماں کی عزت دردی کی طرح ہے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 666 پڑوسی کے حق کا بیان)
کاش شیعہ حضرات حضور ﷺ کے پڑوسیوں اور مدینہ کے صحابیوں کو یہ حق دیتے تو اصول کافی تفسیر تھی، حق یقین، یقین الحیوۃ جیسا کہ ہم نے لکھتے۔

﴿91﴾ امام جعفرؑ نے اپنے مرید کو وصیت کی۔ اللہ سے ڈرو، امانت کا حق ادا کرو، سچ بولو، جس کے پاس بیٹھو اچھے (اصحاب) مانگیں بن کر بیٹھو، نیکی کی قوت تو اللہ سے ملے گی۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 669)
﴿92﴾ حضرت نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ (علیہم السلام) کے ذکر کے بعد ہے پھر محمد ﷺ قرآن اس کی شریعت اور اس کا طریقہ لائے۔ پس قرآن و سنت کے حلال کردہ کام قیامت تک حلال رہیں گے۔ اور خدا و رسول کے حرام کردہ کام قیامت تک حرام رہیں گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 17-18 باب الشرائع) معلوم ہوا قرآن و سنت ہی تعلیم ہیں۔
اگر ملک کے ذمہ دار افسر فریقین کے پابند شرع علماء کو جمع کر کے قرآن سے حلال و حرام کی فہرست بنوائیں۔ ان پر لاگو کریں۔
مذکورہ پر کھیل تماشے اور منافرت کے جلوس بند کرائیں تو اس قائم ہو جائے گا۔

اہلبیتؑ کے شیعہ صرف خدا و رسول اور اہلبیت کے تابع دار نیک لوگ ہی ہیں

﴿93﴾ امام باقرؑ نے اپنے مرید جابر سے کہا کیا دعویٰ ارتشیع کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کہے ہم اہلبیت سے محبت کرتے ہیں؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ تو صرف وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہو، اس کا تابع دار ہو، یہ لوگ تو واضح خدا خونی امانت یا خدا کی کثرت، نماز روزہ، والدین سے نیکی، پڑوسیوں محتاجوں، فقیروں، یتیموں، مقروضوں سے عمدہ سلوک اور سچ بولنے، قرآن پڑھنے، لوگوں سے زبان بند رکھنے سے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ امین ہوں گے لوگوں کے سامان کے محافظ ہوں گے جابر نے کہا اے رسول کے بیٹے آج ہم کی ایک شیعہ کو بھی (جب ائمہ کے دور میں ایسا شیعہ ایک نہ تھا تو اب کیسے ہو سکتے ہیں؟) ان مفتوں والا نہیں پاتے تو امام باقرؑ نے فرمایا اسے جابر تجھے یہ مذہب اس بات پر ہرگز آمادہ نہ کریں "کہ ایک آدمی کہے میں علی سے محبت کرتا ہوں اور دوستی رکھتا

ہوں پھر شرع کے کام کرنے والا نہ ہو۔ اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ سے محبت کرتا ہوں حالانکہ حضرت رسول اللہ ﷺ علی سے افضل ہی تھے۔ (تو برابری کا دعویٰ یا برابر کایتین غلط نکلا) پھر وہ حضور ﷺ کی سیرت پر نہ چلے۔ سنت پر عمل نہ کرے (الناہل منہ) اور آپ کے مذہب پر چلنے والوں کو برا جانے) تو اسے یہ رسول کی محبت بھی فائدہ نہ دے گی۔ تو تم اللہ سے ڈرو جو اللہ کے ہاں ہے اس کے لئے عمل کرو۔ خدا کی کسی سے رشتہ داری نہیں۔ اللہ کا سب سے پیارا اور معزز بندہ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اس کا زیادہ عمل میں فرمانبردار ہو۔ اے جابر خدا کا قرب صرف فرمانبرداری سے حاصل ہوگا۔ ہمارے پاس بھی دوزخ سے نجات کا پروانہ نہیں ہے نہ ہم کسی کے لئے حجت ہیں۔ جو خدا کا تابعدار ہو وہ ہمارا ہے اور جو خدا کا نافرمان ہو وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری محبت نیک عمل اور پرہیزگاری سے ملے گی“ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 74)

﴿94﴾ امام باقرؑ نے عالی شیعوں کا تعارف یہ کرایا۔ کہ وہ ہمارے بارے وہ باتیں کہتے ہیں (کہ ائمہ حاضر ناظر عالم الغیب متنازل ہر چیز کے مالک رزق و اولاد، مقدمہ میں فتح، جنت و دوزخ دینے والے کائنات میں کارساز ہیں وغیرہ) جو ہم اپنے بارے نہیں کہتے وہ ہم سے نہیں نہ ہم ان سے ہیں..... پھر فرمایا بد بخنوا! دعو کہ نہ کھاؤ، دعو کہ نہ کھاؤ“

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 75-76)

غور کیجئے یہ سب باتیں ایک سچے مسلمان کی پہچان ہے؟ یا اس میں آج شیعہ ہونے کی بھی کوئی نشانی ہے؟ اگر نہیں اور بالکل نہیں تو ان کے مذہب کے بنیادی اور جھوٹا ہونے پر امام باقرؑ کی یہ دو شہادتیں کافی نہیں؟

اگر فریقین کے نیک و سدا راہی اصول سے نیک شیعہ کی چھائی کریں باقی سب کے جلوس بند کرادیں تو بڑا بھلا ہو۔

﴿95﴾ بروایت جعفر حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو دنیا و آخرت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں۔ وہ یہ ہیں جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو جو رشتہ توڑے تو اسے جوڑے تو اپنے سے برائی کرنے والے سے احسان کرے جماعے محروم کرے وہ اس کو عطا کیا دے۔ (اصول کافی جلد 2 باب اٹھواں صفحہ 107)

جو لوگ اہل بیت پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ وہ اپنے مخالفوں سے یہ سلوک ہرگز نہ کرتے تھے ان کی کتابیں گالیوں سے بھری ہیں۔ یہی ان کے اعلیٰ اور متکبروں مطابق ہیں۔ کیا وہ اہل بیت کے دوست اور ان کو خیر الخلائق کہہ سکتے ہیں؟

﴿96﴾ امام جعفرؑ نے فرمایا اے سالم! اپنی زبان بچار کھنچ جائے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر (کہ شیعہ بدگو ہیں)

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 113)

﴿97﴾ حضورؑ نے وصیت میں فرمایا اپنی زبان بچار کھ تیرا ہاں لوگوں کو دوزخ میں نہ کے بل صرف ان کی زبان کے کترے (کٹے، گالی، غیبت، تہمت، طعن، جھوٹ کے اعمال) ہی ڈالیں گے۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 115)

﴿98﴾ جس نے مومن مومنہ پر بہتان باعدا حاتو اسے خدا دوزخ میں بدکار ٹھہرتوں کی فرج سے پہنے والی چھپ سے نکالے

۲۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 358)

﴿99﴾ امام نے فرمایا جس نے مومن (میں عیب) کی بات دیکھ کر آگے بتادی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو بے حیائی کی بات ایمان والوں میں پھیلاتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پارہ 18 رکوع 8، اصول کافی جلد 2 صفحہ 357)

﴿100﴾ چغلیاں کھانے والے، دوستوں کو جدا کرنے والے، پاک لوگوں پر عیب لگانے والے (تافان عثمان کی تصویر ہے) بدترین لوگ ہیں۔ (فرمان رسول، اصول کافی جلد 2 صفحہ 369)

آخری اپیل

شیعہ احباب یہ 100 ارشادات سچے مان لیں اس پر عمل کریں۔ خدا کی قسم سنی شیعہ نزاع ختم ہو جائے گا۔ سب محفوظ ہو جائیں گے۔ ملک پُر امن ہو جائے گا۔ آمین کاش نام کے مسلمان امر کی غلامی انفراسے قانون بنادیں۔

گالیاں ہی گالیاں

چونکہ یہ لوگ بروقت اپنے جرائم کا انکار کر دیتے ہیں کہ ہم پر جھوٹا الزام ہے تو اب ہم جگر تھام کر بادل نخواستہ ان کی گالیاں کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جو تاریخی دستاویز کے چھٹے باب شیعہ اور صحابہ کرامؓ خلفاء راشدینؓ کے پونے دو صد صفحات میں علامہ قادیانی شیعہ نے پیش کی ہیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد مگر شیعہ نے تردید نہ کی۔ آپ اور انتظامیہ انفران دیکھی تو بہت ہوں گے۔ آپ وزارت قانون، وفاقی شرعی عدالت، کابینہ قومی اسمبلی سے عہد نبوت کے ہر مسلمان پھر ائمہ دین کے تحفظ کے لئے قانون بنادیں۔ کہ جو بھی ان کے ایمان کو دارنسب اور عزت پر حملہ کرے اسے موت مالتے سال ہزار دی جائے گی۔ ایسے ارادے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں گے۔

توفیق و اریت بھی بند ہو جائے گی۔ ہم سب پُر امن ہوں گے۔ اللہ آپ کو توفیق دے۔

- 1۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ عہد زار رسول کے متعلق گندے کلمات۔ (کتاب الحج، اصول کافی جلد 1 صفحہ 345)
- 2۔ خلفاء ثلاثہ اور سب مسلمان حضرت علیؓ کی بیعت نہ کر کے کافر اور مرتد ہو گئے۔ - حازا اللہ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 420)
- 3۔ چار کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ ابوبکرؓ کو سالہ اور عمرؓ ساری کی طرح ہے۔ (اسرار آل محمد صفحہ 43 از سلیم بن قیس)
- 4۔ ابوبکرؓ مرتے وقت کلمہ نہ پڑھا۔ (اسرار آل محمد صفحہ 211 از سلیم بن قیس)
- 5۔ جس نے مسجد میں ابوبکرؓ کی سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا۔ (اسرار آل محمد صفحہ 35 از سلیم بن قیس)
- 6۔ حضرت مڑ کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے تو سب مسلمان کافر ہو گئے۔ - معاذ اللہ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 63)
- 7۔ خلفاء ثلاثہ اور تمام مسلمان 4 کے سوا مرتد ہو گئے۔ (الانوار العثمانیہ جزائی جلد 1 صفحہ 81)

8- حضرت علیؑ کی خلافت اول کے مکررین کافر ہیں۔ (الانوار العثمانیہ جزائری جلد 3 صفحہ 264)
 9- الانوار العثمانیہ جزائری جلد 1 صفحہ 82 پر حضرت عمرؓ سے ام کلثوم کا نکاح بھی مایا ہے اور خلافت کو بھی دین کا انتظام سونپا
 اتمام بتایا ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے عمر کی خلافت کو احاء الحق، موت باطل اور دناؤ آخرت کے فوائد کے لئے نبی کے نکاح کی
 قربانی دی۔

10- ابو بکر و عمر شہیدان سے بڑھ کر بد بخت تھے۔ گالیاں ہی گالیاں (حق الیقین جلد 2 صفحہ 509)

11- جہنم کے سات دروازوں میں سے ایک دروازہ ابو بکر و عمر ہیں۔ معاذ اللہ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 500)

12- زمین العابدین پر الزام کہ وہ ابو بکر و عمر اور ان کے ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 522)

13- فرعون و ہامان سے مراد ابو بکر و عمر ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 364)

14- امام محمدی ابو بکر و عمر کو قبر سے صحیح سالم نکال کر خشک درخت پر سولی دیں گے وہ ہر ابھراؤ و جانے کا۔ اس کے پتے شاخص کل

آئیں گے۔ ابو بکر و عمر کو ماننے والے بہت خوش ہوں گے پھر امام محمدی ان کو زمین پر اتاریں گے وہ قدرت الہی سے زکوٰۃ

جائیں گے۔ امام محمدی لوگوں سے کہیں گے حج و جاؤ۔ (حق الیقین جلد 1 صفحہ 361 اثبات رجعت)

15- خلفاء ثلاثہ پر ظالم ہونے کا الزام۔ (تحقیق الیقین ترجمہ حق الیقین صفحہ 468)

16- ابو بکر و عثمان معادیہ بت ہیں۔ (کیونکہ لوگ ان سے بہت محبت رکھتے اور ان کے تابعدار تھے) یہ بدترین مخلوق ہیں۔
 (حق الیقین جلد 2 صفحہ 519)

17- خلفاء راشدین معاذ اللہ منافق تھے۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 528 حالات جہنم)

18- شیخین اور ان کے ساتھی معاذ اللہ قیامت تک اہت میں ہیں۔ (حق الیقین جلد 1 صفحہ 159)

19- شیخین کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے جائیں گے۔ (ترجمہ حق الیقین صفحہ 464)

20- شیخین کو قبر سے نکال کر کوڑے مارے جائیں گے۔ یہ سزا امام محمدی دیں گے۔ (حق الیقین صفحہ 361 رجعت)

21- حضرت ابو بکر فرعون اور عمر ہامان تھے۔ (عربی ترجمہ حق الیقین صفحہ 89 نورانی کیفیت رجعت)

22- ابو بکر و عثمان۔ غرور، فرعون، ہامان کے ساتھ جہنم میں ہوں گے۔ (ترجمہ حق الیقین صفحہ 522)

23- ابیسی (کتے سے بدتر ہیں) جو ابو بکر و عمر کو علی سے افضل ماننے والے سنی ہیں۔ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 521)

24- تمام صحابہ کافر و مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 916 مترجم)

یہ پورا صفحہ باب 57 بہاجرین و انصار کی فضیلت میں بھرا ہوا ہے مگر مترجم حاشیہ میں ان کو مرتد کہتا ہے۔ ہمارا تو یہ گشودہ جیسی ہوا
 ہے۔ گالیوں کی گندی مٹی سے بھی لے اٹھالیں گے۔ حق چار بار۔ 4 روایات ملاحظہ فرمائیں۔

شانِ صحابہ ﷺ میں ۴ احادیث

۱۶ امام باقریہ آیت نقل کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک ان کے درجے بہت بلند ہیں۔ (پارہ 10 رکوع 9) پھر فرمایا ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو ان لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اجرِ عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے اور بخشش و رحمت سے بھی نوازا ہے جنت کا وعدہ سب سے ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والے ہیں۔ (پارہ 5 رکوع 11) پھر فرمایا ہے۔ وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح کے بعد مال صرف کیا اور جہاد کیا گو جنت کا وعدہ سب سے ہے۔ (سورۃ حدید، رکوع 1 پارہ 27)

۲۴ شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ بے شک انصار و دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ اگر ان سے غلطیاں ہو جائیں تو معاف کرو اور درگزر کرو اور ان کے نیک لوگوں کی مدد کرو (تو مہاجرین ان سے درجہ میں اول ہیں تو ان کی غلطیاں بھی معاف ہیں ہم بھی معاف کر دیں تب مومن بنیں گے)

۳۶ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جو حق و جوق (فتح کہ کے وقت) رسول خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ازد کے قبیلے والے آئے جن کے دل نازک اور زبان شیریں (جاہلیت میں سواک کرنے کی وجہ سے) تھے۔

۴۴ شیخ طوسی نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں میان سے باہر نہیں نکلیں۔ اور ان کی صفیں جہاد میں اور نماز میں نہیں قائم ہوئیں۔ اور آذان بلند آواز سے نہیں کہی گئی۔ اور قرآن میں یٰٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا نہیں نازل ہوا۔ گراں سے پہلے اوس اور خزرج کے لوگ مسلمان ہو گئے جو انصار ہیں (تو مہاجرین کے بعد انصار ساتھیوں کی تعریف ہو گئی)

25۔ نین صحابہ کرام کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب مترجم اردو جلد 2 صفحہ 923 باب 58)

26۔ حضرت عثمانؓ پر ناکالرا م معاذ اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 722) (حالانکہ بیوی سے کشمکش شدہ باندی سے محبت کی تھی)

27۔ حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے۔ (تو مسلمان کافر ہوئے۔ جو آپ کو خسر رسول مانتے ہیں۔)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 842)

28۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے والے منافق تھے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 1027)

29۔ نماز میں 8 حضور ﷺ کے سر الی رشتہ داروں پر لعنت ضروری ہے۔ (معین الحیاة مجلسی صفحہ 599)

30۔ ابو بکر و عمر عثمان۔ 14 منافقوں میں سے تھے۔ (تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 31)

31۔ ابی بکر و عمر عثمان فراتے 12 ہیں عمر نے ابوبکر کی بیعت کر کے اس دین کو برباد کیا۔ (تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 36)

32۔ حضرت ابوبکرؓ کو سامری سے تشبیہ۔ (تذکرۃ الائمہ مجلسی صفحہ 33)

- 33- حضرت ابوبکر و عمر پر لعنت اور ان کی تکفیر۔ (از بحار الانوار ہشتم مجلس صفحہ 242)
- 34- بحار الانوار ہشتم مجلس صفحہ 907 پر بھی خلفاء راشدین کی تکفیر ہے۔
- 35- ابوبکر و عمر کو قبروں سے نکالا جائے گا۔ (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 635)
- 36- شیخین کو سالہ اور سامری سے بدتر ہیں۔ (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 629 علامات ظہور قائم)
- 37- شیخین کو لات و غزی سے تشبیہ۔ (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 629)
- 38- تین صحابہ کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ (از بحار الانوار جلد ہشتم صفحہ 46)
- 39- امام مہدی شیخین کو پرانے درخت پر لٹکائیں گے وہ تازہ ہو جائے گا۔ (بصائر الدرجات صفحہ 81)
- 40- خلفاء ثلاثہ کی یہی توحصین کی ہے۔ (بصائر الدرجات صفحہ 47)
- 41- ابوبکر و عمر کو لٹکانے سے درخت بڑا ہو جائے گا اور پھل دے گا۔ شاخیں بلند ہو جائیں گی۔ یہ کرامت سن کر ان کے ماننے والے سب جمع ہو جائیں گے۔ امام مہدی کہیں گے ان کو نہ مانو وہ کہیں گے یہ تو اللہ کے پیارے ہیں۔ الحج (ایضاً صفحہ 81)
- 42- امام مہدیؑ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعریف کرتے ہیں تا ان رسول کی قبر پر پہنچ کر یہ تعارف کرائیں گے۔
”یہ آنحضرتؐ کے ساتھی ہیں۔ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں یہ کیسے دفن ہو گئے؟ لوگ کہیں گے کوئی اور ہوں گے۔ مہدی آل محمدؑ فرمائے گا یہاں اور کوئی دفن نہیں ہے وہی ہیں کیونکہ دونوں آنحضرتؐ کے خلفاء اور آپؐ کی دو بیویوں کے باپ تھے یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں سے امام مہدی کہیں گے ان کو قبر سے نکالو ان کی لاشیں ترو تازہ ہوں گی رنگ روپ بالکل درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جو ان کو جانتا ہو لوگ کہیں گے ہم جانتے ہیں کہ آپ کے نانا کی قبر میں ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے“ بصائر الدرجات صفحہ 80 کی اور اس جیسی دسیوں کتابیں حضرت ابوبکر و عمر کی ترو تازگی، درخت کی نئی زبکی امام مہدی کا ان کو اپنے نانا کا ساتھی خسر بیویوں کا باپ اور دفن کا اہل ہونا بھی نقل کر رہی ہیں۔ پھر یہ دشمنی کس قدر باعث تعجب اور قائل قائل ہے۔ کہ وہ ان کو زندہ کر کے درے لگائیں گے انعام لیں گے صرف ان کو اور ان کی بیٹیوں اپنی ماؤں کو امام مہدی ماریں گے۔ شیعہ نے عقیدہ رجعت اسی لئے تراشا ہے۔ اگر یہ معاذ اللہ بجرم قائل مزا تھے تو کیا قبر میں خدائی سزا مہدی کی دغنی سزا سے زیادہ سخت نہ تھی؟
- بسوخت عقل و حیرت این چہ بوالعجبیست۔ تو کیا زمانہ رجعت میں اور ایسے مجرموں کو بھی سزا ہوگی؟
- 43- ترجمہ مقبول صفحہ 707 سے ظلمات کا مصداق خلفاء ثلاثہ کو بتایا ہے۔
- 44- حاشیہ مقبول صفحہ 674 پر ابوبکر و عمر کو معاذ اللہ شیطان کے ایجنٹ کہا ہے۔
- 45- صفحہ 551 محل کی آیت لحيشاء منکر بھلی کا حقدار خلفاء ثلاثہ کو کہا ہے۔

- 46- مقبول کے صفحہ 134 پر مقداد، سلمان اور ابوذر کے سوا تمام صحابہ کو مرتد بتایا ہے۔
- 47- کشف الاسرار صفحہ 119 میں مثنیٰ نے عمرؓ کو کفر اور زندقہ کی اصل بتایا ہے۔
- 48- چراغ مصطفوی از اشتیاق کاظمی صفحہ 18 میں ابو بکر کو شیطان کا مذہب قبول کرنے والا بتایا ہے۔
- 49- شیخ صفیہ صفحہ 8 میں اکبر شاہ نے ابو بکر پر نفاق کی تہمت لگائی ہے۔
- 50- پھر اسی نے آپ کو صفحہ 10 پر آپ کو ہلاک اور چنگیز سے تشبیہ دی ہے۔ پھر صفحہ 147-148-159 پر خوب گالیاں دیکھی ہیں
- 54- مصائب النواصب میں نور اللہ شوستری نے حضرت عمرؓ پر فتویٰ کفر اور لعنت کی ہے۔ صفحہ ۲۳۳
- 55- زاد العاد مجلسی صفحہ 404 میں 9 حج الاول کو عمرؓ کی شہادت بتا کر عید منائی ہے۔
- 56- اسی زاد العاد صفحہ 44 میں حضرت عائشہؓ اور عمرؓ پر لعنت کر کے 22 رجب حضرت معاویہؓ کی وفات پر خوشی منائی ہے۔
- 57- 58- تزیہ الانساب میں حضرت عمرو عثمانؓ کے نسب پر جھوٹے داغ لگائے ہیں۔ صفحہ ۲۲، ۲۶
- 59- 66- تحفہ حنفیہ کے 8 صفحات میں خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۶
- 67- چودہ ستارے صفحہ 584 میں کراروی نے حضرت عثمانؓ پر طعن کیا ہے۔
- 68- فصل الخطاب صفحہ 21 میں قرآن پر طعن ہے۔ کہ ابولہب کے سوا 70 افراد کے نام منائے گئے۔
- 69- 70- حقیقت فقہ حنفیہ میں خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۷۲، ۷۵، ۷۵۰
- 71- بشر انصاری نے اپنی تاریخ اسلامی صفحہ 397 میں بڑے 5 صحابہ کو منافق کہا ہے۔
- 72- مناظرہ مصر میں حسین بخش جاڑا نے ایمان ثلاثہ پر بکواس کیا ہے۔ صفحہ ۵۷
- 73- مناظرہ حنیہ میں شیخ ابو الفتوح میں فاتحین اسلام کو خوب گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۷۷
- 74- 75- 76- فتوحات شیعہ میں اسماعیل گوجرادی نے خلفاء ثلاثہ کو گالیاں دی ہیں۔ صفحہ ۷۵، ۷۹، ۷۰
- 77- قاضی نور اللہ نے مصائب النواصب میں حضرت ابو ہریرہؓ کو منافق کہا ہے۔ صفحہ ۵۱
- 78- تزیہ الانساب میں صحابیات کی توہین کی گئی ہے۔ صفحہ ۱۳۶
- 79- 80- تحفہ حنفیہ میں حضرت عائشہؓ اور عمرؓ کو برا کہا ہے۔ آگے باب کے خاتمہ تک گالیاں سو سے بھی بڑھ گئی ہیں۔ صفحہ ۲۶۸
- تو تباہ بر مثل مندا انسان سوچے کیا یہی مذہب اہل بیت ہے کہ وہ خود تو اپنے اپنے دور میں 5-10 آدمی مومن مسلمان نہ بتا سکیں
- مگر کہہ کر فاشی کے ساتھ بد اخلاقی اور گالیوں کی تعلیم اپنے شیعوں کو دے کر جائیں؟ اہلبیت کا خون پینے کے بعد ان کی کردار کشی
- کیا کہ اور کافر فرقہ نے بھی کی ہے؟ بیٹو!
- (مقدمہ ایمانی دستاویز ختم شد)
- اب یہاں سے تا آخر مخالف کی ہر بات کا جواب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

”آئینہ کتاب سے پہلے پیش لفظ“ وغیرہ پر ایک نظر (شیدے)

1- تاریخی دستاویز کے شائع کے جواب میں چند حوالہ جات کو غلط بتایا گیا ہے۔ چونکہ یہ 12-14 سال پہلے کا قصہ ہے۔ ننانو زده جنرات مرحومین ہو چکے ہیں۔ ان کے انعام لینے دینے کی باتیں عالم آخرت سے وابستہ ہو چکی ہیں ہم اس پر فضول غامہ فرسائی نہیں کرتے۔ ہاتھ ڈالیں تو وہی کچھ ثابت ہوگا جو اس کتاب میں مذہب جعفریہ کی امانت و دیانت اور زبانی صفائی کا برعکس نمونہ پیش کیا جا چکا ہے۔

2- تشیع کا تعارف صفحہ 15 کا پہلا جملہ ہی بہت دلاؤ دار اور جھوٹا لکھا ہے ”شیعہ مذہب زمانہ پیغمبر اسلام میں موجود تھا۔ جس نے پیغمبر اکرم ﷺ کی تعلیمات کو ان کے اہل بیت سے حاصل کیا جو کہ ہائے رسالت اور اجزائے نبوت ہیں“

الجواب ایہ جھوٹ ہے اگر یہ مذہب اس وقت ہوتا اور آپ پڑھتے تو دبستان رسالت اور محمدی یونیورسٹی کے فضلاء شیعان محمدی کہلاتے آپ شیعان کو مومن مانتے سب کو مرتد یا منافق تو نہ کہتے۔ چونکہ آپ خاتم المرسلین ﷺ کو کامیاب ہادی اور رہبر اسلام مانتے ہی نہیں۔ اپنی ہدایت کا منبع صرف عالم لدنی حضرت علیؑ کو مانتے ہیں۔ جن کو جلاء العیون جلاء صفہ ۳۱۸ وغیرہ میں مذکور شیعہ عقیدہ کے مطابق تو ذات انجیل زبور کا حافظ کہا کر پیدا ہوتے ہی ان پیغمبروں سے زیادہ یاد دہی اور قرآن بھی آپ پر اتارے بغیر فرسنادیا تھا“ حضرت علیؑ نے بلا واسطہ پیغمبر اپنے صرف تین چار دوستوں۔۔ ابوذرؓ، مقدادؓ، سلمانؓ، عمارؓ۔ کو دین پڑھایا جن کو شیعہ مانتے ہیں۔ چونکہ آپ حضرت علیؑ اور رسالت کا حصہ اور جزو نبوت مان رہے ہیں۔ تو یہ ختم نبوت کا انکار ہی نہیں نفس رسول کا بھی انکار ہے۔ کہ عہد نبوت کے چند شیعوں نے حضرت رسول سے نہیں اہل بیت سے دین حاصل کیا تھا۔

3- تشیع کے تعارف میں آپ آسمان و زمین کے قلابے تو ملاتے ہیں۔ ہر وقت اپنی خود رسائی اپنے اماموں کو انبیاء سے بھی افضل کہنے کی مبالغہ آرائی آپ کا شعار بن چکا ہے۔ اس کے خلاف قرآن وحدیث کی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں اور وَكُنَّا بِفَضْلِنَا عَلَى الْعَالَمِينَ (ہم نے ہر پیغمبر کو سب جہانوں سے افضل بنایا ہے) کے آپ علانیہ منکر ہیں۔ حضرت رسول پاک کے بعد تو کوئی فرمان تم نہیں مانتے صرف امام کا فرمان حجت سمجھتے ہیں۔ تو ہم کن دلائل سے آپ کے جعلی پروپیگنڈہ کو توڑیں۔

شیعوں کے حضرت علیؑ پر مظالم

شیعہ خیر البریہ کہلانے والوں میں رتی بھرا ایمان و دیانت ہوتی تو وہ کندے پانی میں ڈوب مرتے۔ مگر حضرت علیؑ ہی شیعہ کے ہاتھوں یہ مصیبت دکھ درد اور دل آزاری ان کے اکابر علماء ہرگز نقل نہ کرتے ان کے خاتم الحمد شین ماباقر علی مجلس اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔

”بہت سی معتبر حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضرت علیؑ اپنے ساتھیوں (شیعوں) سے نافرمانی منافقت کفر اور مخالفت سے تنگ دل ہو گئے اور معاویہ کا لشکر حضرت کے ملک پر یلغار کر رہا تھا اور حضرت کے ساتھی آپ کی مدد نہ کر رہے تھے (خود مشکل کا ہوا ہو غیروں سے طلب مدد شیعہ کے لئے ایک معہ ہے؟) تو آپ نے منبر پر فرمایا

اللہ کی قسم کھا کر دعا کرتا ہوں کہ خدا مجھے تم سے اٹھالے اور جنت کے باغوں میں جگہ دے..... پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں ان سے تنگ آ گیا ہوں اور یہ مجھ سے تنگ آ گئے ہیں میں ان سے دل برداشتہ ہو گیا ہوں اور یہ مجھ سے دل برداشتہ ہیں۔ اے اللہ مجھے ان سے وفات دے کر آرام بخش اور ان کو ایسے شخص سے بٹلا کر کہ مجھے یاد کریں۔ (جلال العیون صفحہ 184)

(قبول شیعہ زیادتی ان کو فی شیعوں پر سختی حضرت علیؑ کی ان پر اس بددعا کا نتیجہ تھی۔ منہ) نوح البلاغ، فروع کافی، روضہ کافی وغیرہ کے جو خطبات ان شیعہ علیؑ کی مذمت، غداری نفاق پر آپ نے دیئے ہیں یہاں ان کی تفصیل کا موقع نہیں صرف اتنا اشارہ کافی ہے کہ اور تو اور! اشتر نجفی جیسے خاص شیعہ علیؑ و مصاحب کے متعلق بھی خود علماء شیعہ نے نفاق و تردد کا اظہار کیا ہے..... قاضی نور اللہ شوستری لکھتے ہیں۔

”اشتر کے ان اوصاف و کمالات کے باوجود سید عارف میر مختوم نے اشتر کے متعلق تردد (نفاق) اور تردد کی نسبت کی ہے..... وہ شخص بڑا کمینہ ہے جو امتحان و آزمائش کے وقت پورا ثابت قدم نہ رہے۔ حضرت شاہ اولیاء سے ان کی زندگی میں اس قدر خوارق باطن اور ظاہر زندگی کے کاموں میں کمزوری ظاہر ہوئی کہ آپ کے تمام دوستوں کے قدم ڈر گئے۔ (جنہوں نے غداری سے بعد صلح جمل میں سوئے ہوئے بارہ ہزار لڑکے تھے۔ اب معاویہؓ پر شام میں ایک ہی حملہ سے جب منہ کی کھائی اب صلح کے بعد بھی حضرت علیؑ ان کو ابھارتے تو یہ نہاٹتے تھے۔ نوح البلاغ) حتیٰ کہ مالک اشتر بھی بجز حضرت سلمان فارسیؓ کے (حالانکہ وہ 4 سال پہلے عہد عثمان میں وفات پا چکے تھے) جو آپ کے فرزند روحانی اور یکے از اسماء حسنی تھے اور جو لوگ ولایت خاصہ کا درد نہیں پیئے وہ نفاق (دارتداد) سے محفوظ نہیں رہتے۔

(مجالس المؤمنین جلد 289 صفحہ 289 قاری)

آج اہلاند کے ایک خطبہ کے موافق آپ چاہتے تھے کہ اپنے دس دس فوجی دے کر معاویہ سے ایک ایک فوجی کا سودا کر لیں کیونکہ اس کے فوجی اور مال و فادار و منتقم تھے اور حضرت کے بے وفادار لائق تھے۔

(وہ فوجی البدایہ، بحوالہ مؤلف کی تحفہ امامیہ صفحہ 231-232)

حضرت امام حسنؑ نے حکم رسول اور سنت علیؑ کے مطابق حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی اور سب مسلمانوں کو باہمی کشت و خون سے بچا کر ایک متحدہ طاقتور مسلم قوم بنالیا تو حسنؑ و معاویہؓ کے دشمن شیعوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ لشکر معاویہؓ نے آپ کو بچا لیا تب آپ نے دھکی ہو کر فرمایا:

”میرے لئے معاویہؓ اور اس کی جماعت بہتر ہے ان میرے شیعوں سے جنہوں نے مجھ پر حملہ کیا میرا مال و معنی لوٹ لیا“ پھر آپ عراق و کوفہ چھوڑ کر مدینہ جا پناہ گزین ہوئے۔ (جلاء العیون جلد ۴ صفحہ ۴۱۹ حالات حسن) حضرت امام حسینؑ کو بلاوا غداروں سے شہید کرنا بد دعائیں لے کر روٹا پٹینا شہرہ آفاق ہے۔ جلاء العیون کے مواشیعہ کی ”خلاصۃ المصابیہ“ صفحہ ۲۱۳ میں بھی ہے کہ ان قاتلوں میں کوئی شاہی اور مجازی نہ تھا۔ سب کوئی تھے۔“ شیعہ کے اہل بیت پر مظالم مزید دیکھنے ہوں تو جلاء العیون فارسی صفحہ 264 از ملاباقر مجلسی پڑھئے

شیعہ علیؑ ہونے کا قرآن سے استدلال بدترین جھوٹ اور تحریف ہے

1- جوادؑ نے ”وَأَنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَا بُرَاهِيمَ“ سے استدلال کیا ہے۔

عرض یہ ہے کہ لغوی معنی جماعت یا تابعدار ہونا مراد ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ بھی فوج کی طرح جماعت پیغمبروں میں سے تھے۔ یا آپ کے تابعدار تھے۔ بعد کا ایک سیاسی اصطلاحی معنی لے کر آپ کو شیعہ علیؑ قرار دینا قرآن کی تحریف اور بددیانتی ہے۔ جیسے مرزا یحییٰ کا اصل عقیدہ چھپا کر کوئی ان کو مسلمان باور کرائے تو غلط ہے اسی طرح شیعہ کا منکر ختم نبوت اور قائل امامت ہونے کا عقیدہ چھپا کر خود کو شیعہ اور مسلمان کہنا دھوکہ اور کفر ہے۔ ہاں اب کوئی حضرت علیؑ اور قرآن و سنت کا تابعدار ہو، ہمیں شکایت نہیں کیونکہ ہم خود اللہؑ آپ کی تابعدار جماعت ہیں۔ مگر مروجہ فرقہ شیعہ کا علیؑ و اہل بیت سے اتباع کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کی پہلے تین اماموں کی تابعداری نہیں غداروں کے سامنے ہے۔ باقی 9 ائمہ تو تابعدار، وفاداروں کے وجود کے لئے ترے رہے۔ آخری امام العصر غائب 313 مومن شیعہ ہونے پر تشریف لائیں گے۔ مبینی اقتدار نے 25 لاکھ ایرانی مومن مارے مردائے اب جو عراق میں فوری مالکی شیعہ امریکہ سے تباہی کر رہا ہے۔ ہم نیکیے ان کو مومن شیعہ علیؑ کہیں۔

یارو! پاکستان کے یہی خواہ ذمہ دار افسروں، دینی جماعتوں اور فقہ جعفریہ کے پابند علماء مجتہدین میں سے ایک بھی نہیں جہاں حسینؑ کے قاتلوں کی یادگار و شر و فساد کے ذمہ دار، اسلام میں بدترین بدعت کے شاہکار فرقہ جعفریہ میں بھی غیر مذکور کروڑوں روپے کا یہ دنیوی کاروبار بند کرائے۔ ملک کو اسن دلوائے۔ خزانہ کو بچائے۔ جب کہ یہ شیعوں کے ملک ایران و عراق میں بھی نہیں

ہا۔ کیا ایسے لوگوں کو فقہ جعفریہ کے اصول و فروع کے لحاظ سے ہیجان ملی کہا جاسکتا ہے؟ ذمہ دار افسر صرف یہ شرط لگا دیں کہ ش کے مذہبی جلوسوں میں صرف وہی افراد ہوں جو بیچوتہ نماز کے پابند اور باشرع ہوں۔ ورنہ سرکاری مہمان کے طور پر جیل میں ایک چلہ گزار ہو گا پھر دیکھئے کیسے اسن واماں قائم ہوتا اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے؟ اکیس ینکم و جمل زینہ 2۔ ملکہ انہم خنیفا۔ اے رسول ان سے کہہ دو کہ ہم ابراہیم کے طریقہ پر ہیں۔ صفحہ 16

الجواب: گذارش یہ ہے کہ جب علی ولی اللہ کا نیا کلمہ پڑھنے والے محمد رسول اللہ کے کلمہ کو ایمان و ہدایت ماننے سے انہیں۔ آپ کے ایک شاگرد کو بھی ناجی اور جنتی ماننے کے لئے تیار نہیں ہر وقت حضرت علیؑ کے گھرانہ اور ان کے محبت میں پار اصحاب کے سوا ہر صحابی رسول، رشتہ دار رسول، بنات رسول اور تمام اقارب رسول کو غیر مومن اور برا بھلا کہتے رہتے ہیں ہم کہیں ان کو ملت ابراہیمی پر چلنے والا کہیں جب کہ ان کے عقیدہ میں حضرت علیؑ، خود ابراہیمؑ اور ان کی ملت سلسلہ سے افضل علی ہیں و افضل مفعول کی اجاع کیوں کر ہے جب کہ نہ متعہ تعلقہ ماتم تہم اور مسلم دشمنی میں گن رہنے والا ہر وقت فخر سے کہتا ہے ”ہم تو ملت جعفریہ ہیں“ عرب جاہل گو سید کہلاتے اور ابراہیمؑ کی اولاد کہلانے پر فخر کرتے تھے مگر اس نفسی تفاخر اور شرک سے لت پت ہونے میں شیعہ ابراہیمؑ کی ملت پر ہرگز نہیں بلکہ سادات قریش کے مذہب پر ہی ہیں۔ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنا اور حضور ﷺ سے ہدایت ملنے پر ایمان لانا۔ مذہب شیعہ میں ہرگز ضروری نہیں وہ حضرت ابوطالب، عبد اللہ، عبد المطلب، ہاشم، عبد مناف وغیرہ کا برقریش کو کلمہ نہ پڑھنے کے باوجود مومن جنتی تو مانتے ہیں مگر حضور ﷺ کے دست حق پرست پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے کسی قریشی، غیر قریشی مسلمان کو ہرگز مومن اور ناجی نہیں مان سکتے۔ کیا ان کے منکر رسول اور مخالف ملت ابراہیمؑ ہونے میں اب بھی شک ہے؟ چونکہ حضرت ابراہیمؑ و اسماعیل علیہما السلام کی اولاد کے جاہل عرب باپ بیٹے کے اور ان کی اولاد سے لات، منات، غزی، اولیاء کرام کے بت بنا کر پوجتے تھے۔ آج شیعہ حضرت علیؑ و حسینؑ کے نام پر لکھی تو یہ درود، منتر، تابوت، ذوالجناح، براق وغیرہ یاد گاریں بناتے اور 100% قریشی بتوں کی طرح ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ تو بت شکن، شرک سوز حضرت ابراہیمؑ کی ملت و مذہب سے شیعہ مشرکوں کا کیا واسطہ؟ بینوا

لفظ شیعہ کی مذمت قرآن میں

3۔ حضرت موسیٰؑ کا قویٰ آپ کا شیعہ تھا (پارہ 20)

السجواب: چہ دلدار است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ لالین لے کر چوریاں کرنے والا بڑا بہادر ہے۔ اگر شیعہ میں ذرہ ایمان و غیرت ہوتی تو حضرت موسیٰؑ کے بقول ”اس مجرم، فتنہ باز، صریح گمراہ“ کو شیعہ نہ کہتے جس نے حضرت موسیٰؑ سے مدد مانگ کر آدمی قتل کر دیا پھر اس نے حضرت موسیٰؑ کو قاتل، جبار اور غیر مصلح بتا کر قتل کا راز افشاء کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو جان بچانے کے لئے وطن چھوڑنا پڑا (دیکھئے قرآن پارہ 20 رکوع 5 ترجمہ مقبول) ابھی حضرت موسیٰؑ کو پیغمبری نہ ملی تھی تو یہ آپ کا

اسرائیلی قومی مذہبی شیعہ موسوی کیسے ہو سکتا تھا؟ جس مفسر نے بھی اسے حضرت موسیٰ کی مشابہت کرنے والا شیعہ مذہبی کہا ہے، بدلیہ غلط ہے۔ قرآن میں لفظ شیعہ اس کی جمع شیعہ اشباع آنے پر اتنا ہی ناز ہے تو ان شیعوں کو اپنا مذہبی جیشا مان کر سیدے جہنم جائیں۔

(۱) ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی وَكَانُوا شِيعًا اور گردہ گردہ ہو گئے تم کو ان سے کسی سلامی سرکار نہیں۔ (مقبول، پارہ 8، رکوع 7)

معلوم ہوا شیعہ کا حضور ﷺ سے اور حضور کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲) اور مشرکوں میں سے نہ ہونا یعنی ان میں سے جن لوگوں نے اپنے دین کو کٹڑے کٹڑے کر دیا وَكَانُوا شِيعًا اور گردہ گردہ ہو گئے۔ (سورۃ روم، رکوع 4، ترجمہ مقبول)

معلوم ہوا شیعہ لوگ فرقہ پرست اور مشرک ہوتے ہیں۔ کہ فقہ جعفریہ کے عنوان سے اور نصاب دینیات و فکھ کی طبعی کے عنوان سے پیدائش سے لے کر مرنے تک تمام احکام و رسوم میں عام مسلمانوں سے علیحدگی پر زور دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ہنز

روزہ ”شیعہ“ شمارہ جون 1979ء

(۳) کہہ دو کہ وہ (خدا) اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اَوْ يَنْزِلُ عَلَيْكُمْ شِيعًا یا تمہارے کئی گروہ بنادے اور ایک کی تختی دوسرے کو دکھائے۔ (سورۃ انفام، رکوع 8، پارہ 7)

معلوم ہوا شیعہ ہونا عذاب الہی کا شکار ہونا ہے۔ سب سے پہلا فرقہ یہی ہے جو خود ان کے اعتراف سے مسلمانوں سے لاتامہ آ رہا ہے۔ کسی کافر سے آج تک نہیں لڑا نہ مر اور اسے مارا ہے۔

(۴) ”اور با تحقیق ہم نے تم سے پہلے اگلے گروہوں (فِی شِيعٍ الْاُولَیْنِ) میں بھی رسول بھیجے تھے وہ ہر رسول سے مذاق اڑاتے تھے“ معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کے مقابل شیعہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہ شیعہ علی بھی حضور ﷺ کے تمام اصحاب و خلفاء برا کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں۔ بیویوں بیٹیوں، دامادوں اور قریبی رشتہ داروں پر تہرے پڑھتے ہیں۔ سنت نبوی کو حجت نہیں مانتے۔

(۵) وَلَقَدْ اَخْلَكْنَا اَشْيَاعًا عَنْكُمْ فَلَقِيَ مِنْ مُدْبِرٍ (سورۃ قمر) اور ہم تمہارے ہمسروں کو ضرور ہلاک کر چکے ہیں بلکہ کوئی نصیحت پانے والا؟ یہاں حضور کے زمانہ کے کفار گروہوں کو ان سے پہلے ہلاک ہونے والے شیعوں جیسا اور ہمسرتا یا یہ بھی ہلاک ہوئے اور شیعہ بھی اپنے آپ کو برا مظلوم جتلا کر ہر زمانہ کے حاکموں سے حضرت امام حسینؑ کی بددعا کی بدولت ہلاک ہونے والا بتاتے آ رہے ہیں۔ ان کی مصائب النواصب از قاضی نور اللہ شوستری پڑھ دیکھئے۔

(۶) اور ان کے درمیان اور جن جن چیزوں کی ان کو خواہش ہوگی ان کے درمیان ایک آؤ کر دی جائے گی۔ جیسا کہ ان سے پہلے (ہاشیاء عنہم) گردہ ہوں کے بارے میں کیا گیا ہے۔ بے شک وہ سب کے سب پریشان کر دینے والے شک میں تھے۔

(پارہ 22 سورۃ سبا آخری آیت)

معلوم ہوا کہ شیعہ ہی اپنی مراد سے محروم عذاب میں گرفتار ہوتے بقول خود آرہے ہیں کیونکہ وہ اسلام و نبوت کی صداقت میں شک کرتے ہیں۔ اصحاب ائمتہ و مفسرین نے اشعار کا معنی امثال کیا ہے لہذا شیعہ اور ابوہلب یکساں مشرک ہیں۔
(ع) فَمَنْ لَّنْزِعْ عَنْ يَمْنِ كُلِّ شَيْعَةٍ..... الخ "پھر ضرور ہم ہر کردہ میں سے ان کو الگ کر دیں گے جو خدا کے برخلاف زیادہ مندی تھے" (پارہ 16 رکوع 8)

(۸) بے شک فرعون اس سرزمین پر غالب تھا اور اس کے باشندوں کو اس نے شیعیانہ کئی کردہ بنا دیا تھا۔ بے شک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا (پارہ 22 رکوع 4) معلوم ہوا کالالباس پہننے والا فرعون سیاہ پوشوں کا موجد و بانی تھا۔
(۱۰-۹) پارہ 20 کے رکوع 5 میں اس فسادِ شیعہ کا دو دفعہ ذکر ہے جو کھلا گمراہ اور مجرم تھا۔ تردید و ہچکی ہے۔
(۱۱) اس کو حضرت موسیٰؑ نے مجرم (گنہگار) اور صریح گمراہ کہا۔ (ترجمہ مقبول، پارہ 20 صفحہ 463)
(۱۲) اس نے حضرت موسیٰؑ کو جبار (بڑا سرکش) اور اصلاح نہ کرنے والا قاتل بنا دیا۔ (ترجمہ مقبول، پارہ 20 صفحہ 463)
اثنا عشری حضرات! ان اپنے 12 پیارے الفاظ کا قرآنی مصداق دیکھ کر اس مذہب سے توبہ کریں اور حضور ﷺ کی سنت مذہب اسلام اور قرآن پر ایمان لے آئیں۔ تب ہی وہ ناجی حضرت علیؑ کے حامی و جماعتی کہلا سکیں گے۔

شیعہ خیر البریہ کی حدیث جعلی ہے

جوادی نے صفحہ 17 پر عنوان دیا شیعہ احادیث کی روشنی میں

بحرِ مروت بینہ پارہ 30 کی یہ آیت تفسیر ابن جریر طبری پارہ 30 سے پیش کی ہے کہ محمد بن علی (امام باقر) سے روایت ہے۔
"آپ نے فرمایا اولئک ہم خیر البریہ انت یا علی و شیعک سب مخلوق سے بہتر اے علی آپ اور آپ کے شیعہ ہیں"
الجواب: ہم نے اصل تفسیر ابن جریر جلد 10 پارہ 30 صفحہ 171 طبع دار الفکر بیروت دیکھی۔

اس کی سند یہ ہے حدثنا ابن حمید قال حدثنا عیسیٰ بن فرقد عن ابی الجارود عن محمد بن علی

1- ابن حمید کا تو کتب رجال سے پتہ نہیں چلتا۔ چلے امام طبری کے اساتذہ میں سے ہوگا۔

2- عیسیٰ بن فرقد مجہول ہے۔ تقریب التہذیب اور میزان الاعتدال میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ الاستیعاب الاصابہ، اسد الغابہ تو کتب رجال صحابہ پر مشتمل ہیں۔ تیسری صدی کا مجہول آدمی وہاں کیسے ملے۔

3- ابی الجارود اصل وضاع ہے جس نے یہ روایت بنائی ہے۔ میزان الاعتدال للذہبی میں ہے زیاد بن المنذر رحمہ اللہ ثقیفی نہدی بھی کہلاتا ہے ابو الجارود کوئی اعلیٰ ہے۔

ابن معین نے کہا کذاب ہے۔ نسائی وغیرہ نے کہا متروک ہے۔ ابن حبان نے کہا کان والمضایبضع الحدیث فی الفضائل

والمطالب۔ یہ رائی تھا۔ حضرت علیؑ کے فضائل اور صحابہ کی برائیوں میں حدیثیں گھڑتا تھا۔ (دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ مندرجہ زیادہ ہے جو متردک ہے۔ میزان جلد ۴ صفحہ ۱۸۱)

دوسرے ناقدین کہتے ہیں کہ شیعہ کا چار دوی فرقہ اسی کی طرف منسوب ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ سب صحابہ سے افضل ہیں اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے برأت کرتے ہیں اور عقیدہ یہ ہے کہ امامت حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں رہے گی۔ کچھ رجعت کے قائل ہیں اور متحدہ کو جائز مانتے ہیں۔ ابن معین کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا دشمن کذاب ہے۔ (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 93-94) طبع مصر قارئین! متغولات میں قدیم ام التفاسیر طبری صاحب التاریخ ام الملوک التونی 319ھ کی روایت کا مجموعہ آپ نے جان لیا ہے۔ یہ بزرگ بڑے عالم مفسر اور مورخ ہیں۔ مگر سند سے سب روایتیں پیش کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ کہ راوی کا حال کتب و جال سے دیکھ پڑھ کر صحت و ضعف کا پتہ لگالیں ایسی روایتیں وضع کرنے اور کتب اہل سنت تک میں درج کرانے میں یہ شیعہ راوی بڑے ماہر ہیں۔ ابن جریر طبری ایسی روایتیں تفسیر یا تاریخ میں نقل کرتے ہیں بعد کے مصنفین بھی صحت و سقم کو جانے بغیر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی محبت میں نقل کرتے ہیں۔ اور ہماری درجہ چہارم کی کتابیں ایسی روایات سے لبریز ہوتی ہیں۔ تو ان مضامین کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور شیعہ ان سے خوب فائدہ اٹھا کر اپنی بولی بولتے رہتے ہیں۔

روایت نمبر 2 جابر سے بروایت تفسیر در مشورہ وغیرہ، روایت نمبر 3 دارقطنی سے بحوالہ صواعق محرقة اور روایت نمبر 4 طبری سے بحوالہ صواعق محرقة، اور روایت نمبر 5 تفسیر در مشورہ سے اسی قسم کی کثرت روایات ہیں۔ کیونکہ ان کی سندیں کہیں مذکور نہیں ہیں۔ ان سب کا مضمون وہی بالا روایت طبری والا ہے "کثلی اور ان کا گروہ ہی خیر البریہ اور خنتی ہے"

ہمارے اصول حدیث کے علماء ایسی کتب کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مثلاً خیر الاصول فی حدیث الرسول صفحہ 8 پر ہے۔

"تیسری قسم وہ کتابیں ہیں جن میں حسن صالح منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں پھر ان میں تفسیر ابن جریر، تاریخ ابن مردودہ، تفسیر ابن مردودہ، طبرانی کے معجم کبیر، معجم اوسط، معجم صغیر، سنن دارقطنی، غرائب دارقطنی، سنن، بیہقی وغیرہ کا ذکر ہے۔ جن سے درجہ راہبہ کثرت روایات والا تیار ہوتا ہے۔

پھر بھی مختصراً ان پر ہمارا Remarks یہ ہے۔ دوسری روایت جابر بن عبد اللہ دالی میں یہ لفظ ہیں و شیعہ ہم الفاتون یوم القیامۃ جواب یہ ہے کہ یہ شیعہ علیؑ جب دنیا میں حضرت علیؑ کے نہ تابع دار بنے نہ ایسا کردار پیش کیا کہ وہ جنتی کہلائیں تو پھر قیامت کے دن کیسے کامیاب ہوں گے۔ مجالس المؤمنین صفحہ 289 کی روایت گزر چکی ہے کہ صرف سلمان فارسیؓ آپ کے فرزند روحانی تھے حالانکہ وہ عہد عثمان میں فوت ہو گئے تھے۔ تو عہد مرتضوی میں ایک بھی سبائی شیعہ خلص و مومن نہ تھا۔ تیسری ابن عباس سے بروایت ابن نعیم ہے کہ قیامت کے دن شیعہ راضی اور مرضی ہوں گے۔ منہاج السنۃ جلد 4 صفحہ 70 پر علامہ ابن تیمیہؒ کے متعلق فرماتے ہیں اس بات کے جھوٹا ہونے میں کوئی شکہ نہیں ہے۔ نقل صحیح ہونی چاہئے۔ ابن نعیم کی یہ روایت باغلق

مسلمین جت نہیں ہے۔ پھر دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ منقولات کو جاننے والے کہتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی اور موضوع ہے۔ چوتھی وار قطنی والی بھی ان ہی الفاظ سے ہے جو موضوع ہے۔ پانچویں طبرانی کی ہے کہ سب سے پہلے ہم چار جنت میں داخل ہوں گے۔ (نبی، علی، حسن، حسینؑ) ہمارے پیچھے ہماری اولادیں اور بیویاں ہوں گی۔ شیعہ جب سب اولاد نبی و علی اور ان کی بیویوں کو جنتی نہیں مان سکتے تو شیعہ عتنا کے لفظ بھی جھوٹ ہیں۔ چھٹی روایت درمنثور کمرورترین کتاب کی بلا سند مذکور ہے کہ حوض کوثر پر آپ کے شیعوں سے ملاقات ہوگی، جواب یہ ہے کہ یہ وہی بد مذہب ہیں جو دھکیلے جائیں گے۔

روایت کے اعتبار سے بھی یہ روایات غلط ہیں

۱۔ شیعہ کی واقعی تاریخ جو بیان ہو چکی وہ سب حضرت علی و اہل بیت کو دوستی کے رنگ میں دکھ پہنچانے پریشان رکھنے اور منافقانہ کردار سے مملو ہے، سچ البلاغہ اور کتب تاریخ اس سے بھری ہیں۔ کوئی بھی امام ان سے خوش ہو کر نہیں گیا نہ ان کے کردار پر خراج تحسین پیش کیا نہ وہ خود سیاسی مذہبی لحاظ سے اپنی کتب سے ان کا ایسا کارنامہ بنا سکتے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں ہر لعزیز مقبول اور محبوب رہے ہوں۔ یہ تو کوئی معقول بات نہیں کہ آج ہر شیعہ کہے کہ ہم ہی صرف اہل بیت کے حیدر ہیں۔ باقی سب دنیا ان کی دشمن ہے۔ وہ بھی صرف ہم شیعوں کے دوست تھے۔ سب مسلمانوں کے، عاذا اللہ دشمن تھے۔ تو جس طبقہ نے اہل بیت عظام کو ہمیشہ ذک پہنچائی ان کو حضور ﷺ حضرت علیؑ کے شیعہ خیر البریہ اور جنتی کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جب کہ ان کی ساری History اصحاب رسول کی بدگوئی اور ہر میدان میں اہل بیت عظام کی ناکامی ہی بتاتی ہے۔ اور شیعہ کا کفر و شرک ہر مسلمان پر عیاں ہے۔ ان کی تحقیقی دستاویز اسی سے لبریز ہے۔

۲۔ ایمان و اعمال صالحہ والوں کو اس آیت نے خیر البریہ کہا ہے۔ پھر ان کا بدلہ رضوان و جنت بتایا ہے۔ یہی تو حضرت علیؑ جیسیت تمام اصحاب رسول کا تعارف ہے اور ان کے انجام خیر کا اعلان ہے۔ سینے باطنی کے ہیں۔ سورت مدنی ہے تو اس کا مصداق مہاجرین و انصار اور دیگر صحابہ کرامؓ ہی ہیں۔ شیعہ ان میں کیسے گھس آئے جو بہت بعد کی پیداوار ہیں۔ اور ان کا انجام ہی کلمہ تو حید و رسالت کی تو حنین اور ان صحابہ کرامؓ کی کردار کشی ہے۔

۳۔ اس سے پہلی آیات میں یہود و نصاریٰ اور عرب کے مشرکوں کو شر البریہ بتایا ہے۔ وہ عام ہیں خاص طبقہ یا خاص فرد مراد نہیں ہے تو اس کے بالقابل خیر البریہ کا مصداق بھی تمام صحابہ کرامؓ ہیں ان کا خاص طبقہ یا خاص فرد مراد لینا سیاق قرآن کے خلاف اور فرقہ پرستی کا شاخسانہ ہے۔ بعد کے لوگ اس میں تبجی آئیں گے۔ جب وہ بھی ایمان کی دولت سے سرفراز، شرک و کفر سے پاک، اللہ صالحہ سے مزین اور بدعت و الحاد سے مبرا ہوں گے جیسے خدا فرماتا ہے ”وین میں پہل کرنے والے مہاجرین و انصار سے اور ان کے نیکیوں میں ہمیر و کاروں سے اللہ راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں ان کے لئے خدا نے جنات تیار کر رکھی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 2) تو سنی و شیعہ کا نزاع اور مسلم و کافر کا فرق بھی پہلے سے

یہی چلا آرہا ہے کہ مسلمان تمام مہاجرین و انصار کو ماننے اور ان کی اتباع کرتے آرہے ہیں۔ شیعہ تمام مہاجرین و انصار کے دشمن ہیں کہ انہوں نے بالترتیب حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو خلفاء راشدین کیوں مانا اور منتخب کیا ہے؟ شیعہ صرف حضرت علیؓ کو مسلمانوں سے الگ کر کے اس خاص عقیدہ سے مانتے ہیں۔ کہ وہ پہلے اور چوتھے نمبر پر بھی مسلمانوں کے محبوب و مطاع ظلیفہ تھے البتہ پیغمبروں سے افضل خدائی صفات والے امام اول تھے۔ تو یہ شیعہ، علیؓ کا نام لے کر مگر مسلمانوں سے الگ مذہب نکال کر کیسے خیر البریہ ہو سکتے ہیں؟

4۔ جب خیر البریہ اور شر البریہ کے الفاظ عام ہیں تو صرف حضرت علیؓ کو شیعہ بھی سب مخلوق سے بہتر نہیں مان سکتے۔ اندر کا یقین تو خدایا جانتا ہے مگر شیعہ بھی لفظاً تو خیر البریہ حضور ﷺ کی ذات کو مانتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کو حضور سے بھی افضل نہیں مان سکتے ورنہ ان کے مستند علماء ان پر کفر کا فتویٰ جزدیں گے؟ تو پھر آپ خود سوچیں کہ شیعہ کیسے خیر البریہ ہو سکتے ہیں جو حضور کے مخالف اور اپنے عقیدہ و کردار میں علیؓ کے نافرمان ہیں۔

5۔ تو اس آیت کی صحیح تفسیر مندرجہ ذیل مفسرین نے کی ہے اور تمام مومنین صالحین کو خیر البریہ کا مصداق کہا ہے۔

(۱) شیعہ تفسیر مجمع البیان جلد 5 صفحہ 524 پر ہے رضی اللہ عنہم۔ ”کیونکہ انہوں نے اطاعت پیش کی اور پھر خدا نے ان کو ثواب دیا ہے“

(۲) تفسیر ابن جریر طبری جلد 10 صفحہ 171 پر ہے ہم خیر البریہ کہ جس نے بھی خدا و رسول پر اخلاص سے ایمان و نماز و زکوٰۃ کی پابندی اور ہر امر دینی میں خدا کی اطاعت کی تو وہی سب مخلوق سے بہتر ہیں“

(۳) تفسیر روح المعانی پارہ 30 صفحہ 206 میں ہے اولسک یہی لوگ ایمان و فرمانبرداری میں اعلیٰ شرف و اتباع والے خیر البریہ ہیں۔

(۴) تفسیر ابن کثیر جلد 4 صفحہ 538 پر ہے ”بروایت ابوہریرہؓ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو خیر البریہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں تب آپ نے فرمایا دو مجاہد جو گھوڑے کی باگ پکڑ لے جب جنگ کی آواز آئے تو اس پر سوار ہو کر لڑنے لگے کیا میں تم کو خیر البریہ کا مصداق اور بتاؤں؟ پھر فرمایا دو شخص جو بکریوں کے ریوڑ چراتا ہوں تو نماز کا پابند ہو اور زکوٰۃ بھی دیتا ہو پھر پوچھا خیر البریہ کا مصداق بتاؤں دو شخص مسکین جو خدا کا نام لے کر مانگے تو اسے کچھ نہ ملے (تب بھی مہربان سے خدا کا شکر بجالائے)

شیعہ رافضہ غالی تو جہنمی ہیں

بلکہ بعد میں پیدا ہونے والے حضرت علیؓ کی طرف اپنی نسبت کرنے والوں کو حضور ﷺ نے جہنمی بتایا ہے۔

۱۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ میں فرمان نبوی ہے ”جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو“

اور رافضی کہتے ہی اسے ہیں جو سب صحابہ کو چھوڑ دے ان سے تمرا کرے یہ لقب ان کو امام زید بن زین العابدین نے دیا تھا۔ جب انہوں نے آپ کو دادا حسین کی طرح حکومت کے خلاف ابھارا جب لڑائی شروع ہو گئی تو ان 40 ہزار کوئی عدا رشیعوں نے کہا ہم جب تمہارے ساتھ ہو کر لڑیں گے کہ حضرت (ابوبکر، عمر، عثمان) سے تمرا کر دو انہوں نے فرمایا وہ تو میرے مانا تھے۔

ان کے خلاف کیسے کیوں؟ تو یہ بولے رَضُنَاکَ ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو امام بولے اِرَضْتُمُونِی فَاَنْتُمْ الرَّاغِبَةُ تم نے مجھے چھوڑا تو تمہارا لقب میں نے رافضی رکھ دیا ہے۔ تو ایسے عدا راہلیت صحابہ کے دشمن جنہی ہیں۔ (ردفہ کافی)

2۔ فرمان رسول ہے۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہنا۔ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے۔ تم ان کا جنازہ نہ پڑھاؤ ان کے ساتھ مل کر نماز نہ پڑھنا، رشتے نہ کرنا، مجلسوں میں نہ بیٹھنا، پیار ہوں تو پوچھنے نہ جانا۔ (الشفاء جلد 2 صفحہ 266)

3۔ طلحہ بن مصرف نے کہا بنو ہاشم کا بغض نفاق ہے اور ابوبکر و عمر کا بغض بھی نفاق ہے ابوبکر میں شک کرنے والا گویا سنت نبوی میں شک کرنے والا ہے۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول صفحہ 582)

4۔ اے علی تو اور تیرے تابعدار (مسلمان) جنت میں ہوں گے اور ایک قوم کا بدلہ لفظ رافضی (سب کو چھوڑنے والا) ہو گا اگر تو ان کو پائے تو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا وہ ہم محبت اہل بیت کے دعویدار ہوں گے حالانکہ وہ حیدر اہل بیت (شریعت کے مطابق) نہ ہوں گے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو برا کہتے ہوں گے۔ (ایضاً)

5۔ فرمان رسول پر حضرت علیؑ نے خوب عمل کیا۔ شیخین پر آپ کو فضیلت دینے والوں پر 80-80 درے لگائے (ازلہ الخفاء) بدکاروں کو مرد قرار دے کر جلانے کی سخت سزا دی (تمام کتب تاریخ) یہ 70 غالی حیدر تھے (الصارم)

6۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ”ہمارے بعد ایک قوم ہماری محبت کی دعویدار بنے گی ہم پر جھوٹ بولیں گے (الفرج بایں گے) دین سے خارج (مارتین) ہوں گے۔ ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ (حضور کے سردوں) حضرت ابوبکر و عمر کو برا کہتے ہوں گے۔ (ایضاً)

7۔ ہدایت ابوسلیمان حمدانی حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کا برالقب رافضی ہو گا وہ ہمارے شیعہ (جماعت) کہلائیں گے۔ حالانکہ ہمارے شیعہ (تابعدار جماعت) بالکل نہ ہوگی۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہوں گے تم ان کو جہان پاؤ قتل کر دینا کہ مشرک ہوں گے (الصارم المسلول صفحہ 583 فصل صحابہ کو گالی دینے والے کا حکم)

کیا شیعہ ناجی فرقہ اور جنتی ہیں؟

آخری فیصلہ اور اس کا بظاہر ان شیعہ کے سب سے بڑے مجتہد خاتم المحدثین باقر علی مجلسی سے ملاحظہ فرمائیں۔

”حضرت علیؑ کی بیعت پھر قتل و غدر حضرت حسن کی بیعت پھر اہل کوفہ کا ان پر قاتلانہ حملہ حضرت حسین کی بیعت پھر مریدوں کے ہاتھوں ان کی شہادت یوں ہے کہ جن لوگوں نے (بواسطہ مسلم بن عقیل) حضرت حسین کی بیعت کی تھی فوراً انہی نے حضرت حسینؑ پر تلوار اٹھائی اور شہید کر ڈالا حالانکہ حضرت کی بیعت ان

کی گردن میں تھی اس کے بعد (بھی) سلسل ان لوگوں نے اہل بیت پر ظلم کئے اور ہم کو ذلیل کیا اور اپنے مالوں سے ہمیں محروم کیا ہمارے قتل کی کوششیں کیں ہم کو خائف اور ڈرنے والا بنا رکھا۔ ہم اپنے اور قتل دوستوں کے خون سے مطمئن نہ رہے۔ (جلاء العین صفحہ 264)

تمام مہاجرین و انصارؓ حبان علی اور جنتی تھے۔ سنی، شیعہ نزاع کا مکمل خاتمہ

تمام مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کو برا اور غیر مومن بتانے والے اب اپنے مطلب برآری کے لئے ان کو شیعہ کہہ رہے ہیں۔ جوادی خلیفہ اصول عنوان باندھتا ہے ”صحابہ مہاجرین و انصار شیعہ علی تھے“ پھر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی التوئی 1239ھ کی تحفہ اشاعرہ سے یہ عبارت نقل کرتا ہے

”سب سے پہلے جس جماعت کو شیعہ کہا گیا ہے وہ جماعت صحابہ مہاجرین و انصار اور تابعین ہیں جب حضرت علی المرتضیٰ خلیفہ بنے تو صحابہ مہاجرین و انصارؓ نے ان کو خلیفہ مانا آپ کی پیروی کی اور ادا و امر و نہی میں آپ کی اطاعت کی حضرت علی المرتضیٰ کے مخالفین سے آپ کے ساتھ مل کر جنگ کی اور اسی جماعت مہاجرین و انصارؓ کو حضرت علیؓ کے تخلص شیعہ کہتے ہیں۔“

(تحفہ اشاعرہ صفحہ 18 طبع سہیل اکیڈمی لاہور (تحقیقی دستاویز صفحہ 19)

الجواب دروغ گو کبھی سچ کہہ ہی دیتا ہے۔ ہم اسے سچائی پر آفرین کہتے ہیں۔

اے کہ آئی و بعد ناز آئی بے حجاب۔ سوئے محفل، آئی۔

اس آخری دلیل نے تمام شیعہ اشاعرہ، امامی، اسماعیلی، جعفری، سنی، سبائی، رافضی مذاہب باطلہ کا خاتمہ کر دیا جن لوگوں کو تمام مکاتب فکر کے شیعہ رات دن برا کہتے اور ان کو، مومن و جنتی کہنے والی ایسی سنگدلوں آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ آج وہ ان کو شیعہ علی اور جنتی بتانے پر گالیوں کا پلندہ ”تحقیقی دستاویز“ میں حضور ﷺ کی قیامت کے دن گواہی بھی رقم فرما رہے ہیں۔ والفضل ماشہدت بہ الاعضاء دشمن کی گواہی زبردست فضیلت ہے۔ جب کہ خدا پہلے فرما چکا ہے ”اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کئے اور جنہوں نے جگہ دی اور نصرت کی برحق مومن وہی ہیں بخشش اور عزت کی روزی ان کے لئے ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے وہ بھی ان میں سے ہیں“ (پارہ 10 رکوع 6)

اور یہی وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ کی پھر عمر فاروقؓ کی پھر عثمان ذوالنورینؓ کی اور اب حضرت علی المرتضیٰؓ کی بیعت خلافت کی ہے۔ سچ البلاغہ میں یہی دلیل سنا کر حضرت علیؓ معادیہؓ کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ شیعہ تو مہاجرین و انصارؓ کو ماننے ہی نہیں تو یہ الزامی مخالف کا حوالہ ان پر حجت نہیں۔ گذارش یہ ہے کہ الزامی حوالہ اس وقت حجت نہیں ہوتا جب ایسے عقیدہ کے خلاف ہو۔ یہاں تو شیعہ عقیدہ کے مطابق ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی خلافت اور بیعت

مہاجرین و انصار پر خوش ہیں۔ خوشی پر ان کو اپنا ہم عقیدہ اور شیعہ بھائی کہہ رہے ہیں جنت کی شہادت حضور سے دلار ہے ہیں تو سنی شیعہ امامت علی پر متحد ہو گئے۔ ہر شیعہ، سیدیہ افسر بھی پانچ تن کے مبارک عدد میں 5 منٹ کے لئے اپنی آخرت و نجات کا سوچے۔ کہ کیا سنی شیعہ نزاع کا خاتمہ نہ ہو گیا۔ جب ہر مہاجر و انصاری حضرت علیؑ کا دوست بیعت کرنے والا مخالف سے جنگ لڑنے والا اور حضور ﷺ سے جنت کی سند پانے والا حضرت علیؑ کا تابعدار ہے تو ان کو اس وجہ سے کافر منافق اور مرتد جاننا کہا کہ انہوں نے پہلے خلفاء ثلاثہ کی بیعت و اطاعت کیوں کی تھی۔ ان کے ساتھ ہو کر جہاد میں قیصر و کمری جیسی بین الاقوامی طاقتوں کو لمباٹ کیوں کیا تھا؟ کیا یہ سوچ غیر مسلموں کی نہیں؟ جنہوں نے شکست کھا کر اپنے ایجنٹ اور نمائندہ ابن سبا یہودی سے یہ عقیدہ ایجاد کرایا اپنے دوستوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے اسے خوب نشر کرایا اور مسلمانوں کو 4 فرقوں میں بانٹ کر نیرو ازما کر دیا ہر سنی شیعہ عالم، مورخ، اصولی، مجتہد و فقیہ لکھتا چلا آ رہا ہے۔

”اہل علم کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن سبا یہودی تھا مسلمان بن کر حضرت علیؑ سے (خاص) محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے دوران بھی غلو سے کہتا تھا کہ حضرت یوشع موسیٰ کے وصی ہیں۔ تو دوران اسلام حضرت علیؑ کے متعلق وصی و امام (بالفصل) ہو نے کا دعویٰ کیا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؑ کی امامت کو فرض (اور جزا ایمان) بتایا آپ کے سیاسی مخالفین (حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و خلفاء اسلام) سے تبرا کیا ان کی (اور ان کی بیعت کرنے والے صحابہ کرامؓ) کی توہین کر کے ان کو کافر تک بتایا۔ یہی سنی مخالفین شیعہ کہتے ہیں۔

اصلی التشیع والرفض ماخوذ من اليهودية (شیعہ کتاب معرزة الرجال للکشی صفحہ 71)
کذہب شیعہ کی بنیاد یہودیت سے لی گئی ہے۔ تاریخ طبری، ابن اثیر، ابن خلدون، ابن کثیر، التحدید والبيان لابن ابی بکر، ذہبی، تاریخ ابن عساکر، روضة الصفاء والے شیعہ میر خواند اور اس کا بیٹا غیاث الدین صاحب حبیب البسر، مصری علما میں سے حسن ابراہیم ماحمد امین فرید و جدی، بستانی محمد رشید رضا شیعہ کی فروغ کافی۔ سب نے ابن سبا کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ تو شیعہ حضرات انہی سبا کا مذہب چھوڑ دیں خلفاء راشدین کو مان لیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں۔

شیعہ لوگو! اپنی اس حدیث کو تو سچا ثابت کر دکھاؤ کہ جس مسلمان کا میں دوست اور پیارا ہوں حضرت علیؑ بھی اس کے دوست اور پیارے ہیں۔ جب سب مسلمان درود ابراہیمی میں گھرانہ نبوی، امہات المؤمنین اور گھرانہ علیؑ نسب پر صلاؤ و سلام بھیجتے ہیں تو یہ محبت علیؑ ضامن نجات ہے تو کسی پابند شرع مسلمان کو علیؑ کا دشمن نہ جانو۔ علیؑ دحسینؑ کا دشمن تو وہ ہے جو ان پر ظلم کر کے فخر یہ ملے گا ہے۔ ”کہ ہم زندہ ہو گئے“ پھر لاکھوں روپے کماتا اور بغیر عمل و ایمان آوارہ عیاشانہ زندگی گزارتا ہے۔ ”کہ ہم تو ہیں علیؑ پاک بخشے ہوئے“ جیسے دو ارب بیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح نے قربانی دے کر ہمیں بخشوا دیا یہی عقیدہ آج ہر شیعہ کا ہے کہ امام حسینؑ نے قربانی دے کر ہم سب کو بخشوا دیا ہے۔

آخر صفحہ 20 پر لکھا ہے ”حضرت امام ابوحنیفہؒ بھی شیعہ تھے“ صحابہ مہاجرین و انصار ہوں۔ ائمہ اربعہ کے سر فہرست امام اعظم ابوحنیفہؒ ہوں یا ان کے تابعدار آج تک ہمارے جیسے گنہگار اہل سنت ہوں۔ چونکہ ہم سب حضرت علیؑ کے محب تابعدار، اختلافات میں حضرت علیؑ کے حامی چلے آ رہے ہیں۔ تو معنوی طور پر شیعہ یا سنی کوئی بھی ہم کو علیؑ کا حامی اور تابعدار کہہ دے ہمارا سر فخر سے الحمد للہ اونچا ہو جائے گا۔ کہ ہم خدا و رسول کے محبوب اور داماد رسول کو خلیفہ رابع مانتے ادب سے نام لیتے دین کی روایات لیتے۔ ان سے استدلال کرتے، تابعداری کرتے اور اپنے لئے ذریعہ نجات جانتے ہیں۔ تو ہمیں کوئی شیعہ کہہ دے ہم ناراض نہیں ہوتے۔ ہاں اصطلاحی اور روحانی فرقہ شیعہ ہرگز نہیں۔ جنہوں نے غدر کر کے آپؐ کو شہید اور اولاد پر مظالم اٹھائے تاکہ ہر حکمران اور فاتح مسلمان کے خلاف پڑ پھینڈ دے کر میں اور اپنے فرقہ و کفریات کو پالتے رہیں قرآن و سنت اور تعلیمات اہل بیتؑ پر ہرگز عمل نہ کریں۔ اگر کوئی نیک مجتہد اور افسران کو راہ عمل پر چلائے تو فرقہ دارانہ نزاع ختم ہو جائے ہر فرد اپنی عبادت گاہ میں خدا کا پیارا بن جائے۔ تو شیعہ حضرات اگر دیانت سے کام لیتا تو حضرت امام زیدؑ کی حمایت میں اٹھنے والے اپنے مریدوں کو اٹھانے والے حضرت امام اعظمؒ کے حق میں یہ شیعہ اتنا بھی بتا دیتا کہ امام حسینؑ کی طرح حضرت زیدؑ کو حکومت کے خلاف اٹھانے والے کو ذہن شریک اکثریت شیعہ تھی حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اپنے مرید ساتھ ملا دیئے۔ ایک بڑا لشکر تیار ہو گیا جب امام حسینؑ کے پوتے حضرت زیدؑ نے کوفہ کا چالیس ہزار لشکر اموی حکمران کے خلاف پیش کیا تو عین موقع پر حضرت علیؑ اور جنین اور زین العابدینؑ سے غدر کر کے شہید کرنے والے کوئی امامی شیعوں نے یہ مسئلہ اٹھا دیا کہ جب تک تم ابو بکر و عمر سے تہنہ کر دو گے ہم تمہارا ساتھ نہ دیں گے“ حضرت زید بن زین العابدینؑ نے فرمایا وہ تو میرے نانا تھے ان کے خلاف کیسے کہوں؟ تو بیک زبان بولے ہم نے تجھے چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔ تو حضرت زید امام اعظمؒ کے تھوڑی تعداد مریدوں سمیت شہید ہو گئے اور شیعوں کا نام رافضی مشہور ہے اور اب تک ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ حضرت زیدؑ کو شہید کرانے والے شیعہ غداروں کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

”شیعہ کے پہلے بزرگوں کا چھٹا طبقہ وہ ہے جو حضرت زیدؑ کے خروج پر باعث ہوئے ان کے رفیق بنے جب نوبت لڑائی کی پہنچی تو ان کی امامت (اور حمایت) کا انکار اس حیلے سے کیا کہ وہ خلفاء ثلاثہؑ پر تہمتا نہیں کرتے ان کو چھوڑ کر کوفہ میں کھس رہے اور اسی امام زادہ مظلوم کو دشمنوں کے پنجے میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے اور واقعہ حضرت امام حسینؑ کا نئے سرے سے تازہ ہو گیا۔ بالفرض اگر یہ امام نہ تھے امام زادے تو تھے۔ اور اگر خلفاء ثلاثہؑ سے تہمتا نہیں کرتے تھے تو کیا تصور تھا؟ سابق کلام فاضل کاشی میں ائمہ عقام سے روایات صحیحہ گزری ہیں“ کہ خلفاء کو برا کہنا نجات اور دخول جنت کے لئے ضروری نہیں ہے“

(تحدیثا عشری مترجم صفحہ 188) (باب سوم ذکر اسلاف شیعہ)

جب اسلاف شیعہ کا ذکر آیا تو مناسب ہے کہ ان گمراہوں اہل بیت کے قاتلوں غداروں کا ذکر شر کیا جائے۔
 1۔ سب سے پہلا طبقہ منافقین ہیں جو مسلمانوں میں بغض و عناد پھیلانے کے لئے عبداللہ بن سبا یہودی صنعانی کے پیروکار ہوئے۔ پہلے حضرت علیؑ کی تفصیل پھر تکفیر صحابہ و خلفاء ثلاثہ۔ پھر حضرت علیؑ کی الوہیت کے قائل ہوئے۔
 2۔ دوسرا طبقہ یہ منافق قاتل عثمان ہو کر حضرت علیؑ کے لشکر میں گھس آئے آپ کو بہت عزت سے ملتے۔ قتل صادق بن کر عہدے مانگتے۔ پھر علیؑ کے نافرمان بنتے آپ کی بات نہ سنتے نہ مانتے غلط مشورے دیتے اپنی منوائے عہدہ پاتے تو قلم و خیانت اور قتل و خدادوست درازی کرتے اعداء صحابہ رافضیوں کی یہ جماعت پیشوا ہے نبی البلاغہ ان کی خدمت، غداری، نافرمانی اور حضرت علیؑ کی ان سے برأت پر بھری پڑی ہے۔

3۔ امام حسنؑ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ان کا سرخیل مختار ثقفی تھا۔ جس نے آپ کا مال و معاشی لوٹا تھا۔
 4۔ کوئی مومن جنہوں نے امام حسینؑ کو بلایا غدر کیا واپسی کی 3 شرطیں نہ مان کر آپ کو شہید کر دیا اور بددعا سے بچتے ہیں۔
 5۔ مختار اور اس کی پارٹی نے زین العابدینؑ کو چھوڑ کر محمد بن حنفیہ کو امام مانا۔
 6۔ امام زید بن علیؑ کے غدار جن کا ذکر اوپر ہوا۔

7۔ ائمہ سے راوی حدیث مگر امام ان کو کافر اور جھوٹا مانتے تھے۔ جیسے دو ہشام بن حکم شیطان الطاق بیٹھی ہشام بن سالم۔ زرارہ بن امین بکیر بن امین، سلمان جعفری محمد بن مسلم ابو بصیر وغیرہ جو امام باقر و جعفر سے اکثر احادیث کے سرکاری راوی بھی ہیں اور ائمہ نے ان کو جھوٹا اہل بیت یہود و نصاریٰ سے بدتر بھی کہا ہے۔ (خلاصہ تفسیر ثنائی عشری صفحہ 189)

اہل تشیع پر اعتراضات کا علمی جائزہ صفحہ 45 پر ایک نظر

مہرمن نے تاریخی دستاویز میں کتب شیعہ سے شیعوں پر سینکڑوں اعتراضات کا تو کوئی جواب نہ دیا صرف الزامی طور پر 900 باباں بنا دیں جن کا ہم نے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ البتہ صرف 5 اعتراضات کو مشہور جان کر آغاز کتاب میں جواب کی خامہ فرمائی کی ہے۔

بقا اعتراض :

کہ شیعہ قرآن میں رد و بدل کے قائل ہیں۔ صحیح قرآن امام غائب کے پاس ہے۔ پھر حضرت علیؑ سے امام جعفر صادقؑ سے اپنے محمد شیخ صدوق سے سید مرتضیٰ علم الہدی سے صاحب تفسیر مجمع البیان طبری سے، علامہ طوسی سے، عراق کے نئے عالم شیخ محمد حسین کاظم الخلاء سے محمد حسین طباطبائی کی تفسیر المیزان سے چند عبارات پیش کی ہیں۔ ”کہ شیعہ اسی قرآن کو مانتے ہیں“
 الجواب : گذارش یہ ہے کہ جب ہم مسلمان ہیں قرآن و سنت ہی ہمارا سرمایہ ایمان ہیں۔ کلمہ خدا و رسول کو کلمہ ایمان نہ

ماننے والوں کو جب ہم کافر کہتے ہیں تو قرآن و سنت کے منکر یا ان کے الفاظ میں رد و بدل اور کئی بیشی کا اعتقاد رکھنے والوں کو ہم کیسے مسلمان مانیں گے۔ مگر حق کا مبرا اٹھام کوئی سلامت کمر آجائے تو خوشی ہوتی ہے اسی طرح 1300 سال تک قرآن کی تکذیب اور اس کی تحریف کا عقیدہ رکھنے والے چودھویں صدی میں 1/2% علماء شیعہ صحیح قرآن کے قائل ہو جائیں تو ہم خوشی ہوں گے۔ کم شدہ پہچل جانے پر اسے کوئی ہی اٹھائیں گے۔ چونکہ ہم تحریف قرآن کے باب سوم میں ساٹھ صفحات مضامین ماسل بحث کر چکے ہیں۔ کہ تنزیہ 4 علماء شیعہ کے روا۔ جن کا حوالہ اور عبارات یہاں پیش کی گئی ہیں۔ ہزاروں علماء شیعہ یہاں سے کوئی بھی سمت قرآن کا قائل نہیں۔ تحریف قرآن کا کوئی بھی منکر نہیں۔ مولانا فاروقیؒ نے دوسرے باب شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن میں 30 تبصرہ شیعہ کتابوں سے 49 حوالہ جات جو دیئے ہیں کسی کا جواب یا تردید شیعہ نہیں دوائے تحقیقی دستاویز نے غیر قابل ان تائیں تحریف پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ تو یہاں تردید میں چند عبارات بھی جنس اتیہ جوت فراڈ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھ دی ہیں۔ تو وہ ہماری تائید میں ہیں۔ ہم ان انہ۔ اعلیٰ بیت گو صرف اہلسنت اسلام کا قائد و پیشوا ماننے ہیں۔ یہ عبارات 99% شیعہ تائیں تحریف قرآن کے خلاف ہم پیش کرتے ہیں۔ "کہ تم قرآن اور جاہلین قرآن صحابہ و نظام کی دشمنی میں بدعتہ عقیدہ کیوں ایجاد کر بیٹھے۔ اور اپنے انہ کے بھی منکر ہو چکے ہو۔" انہ کی طرف منسوب جیسے صحابہ دشمنی کی سینکڑوں ختم نبوت کے خلاف عقیدہ امامت کی ایجاد میں سینکڑوں اس طرح قرآن کی سخت کے خلاف تحریف قرآن کی سینکڑوں روایات سے کب تبصرہ شیعہ بھری پڑی ہیں۔ اگر کثرت روایات اور متواتر ہونے کی بنا پر وہ واجب الایمان اور صحیح ہیں۔ تو تینوں قسم کی صحیح ہیں۔ عقیدہ تحریف اب بھی شیعہوں کو ماننا پڑے گا۔ اور اگر ناپا ہیں کہ تینوں کی متواتر روایات یہود و مجوس کی جعلی ہیں۔ تو عقیدہ امامت اب صحابہ دشمنی کو بھی ناپا ماننا پڑے گا ان تینوں گناہ کبیرہ سے تابع ہو کر مسلمانوں سے ماننا پڑے گا۔ اللہم آمین۔ تینوں عقائد میں روایات کے تواتر اور کثرت کو یک جان جاننا پڑے گا کفر قبیح ہوئی نہیں سکتی۔ درند دنیا کا یہ سب سے بڑا دھوکہ ہوگا۔ شیعہ کی سب سے پہلی اور بڑی مستند کتاب کافی و لفظ ابو جعفر ثمرہ یعقوب کلینی التوئی 329ھ میں تینوں عقائد پر مستقل ایجاب کے ساتھ روایات موجود ہیں ناپا ہیں تو سب ناپا ہیں۔ کہ راوی سب کے ان کی کتب رجال میں شہادتوں کے بعد جھوٹے کذاب اور بدعت بھی بدتر ہیں۔ (رجال کشی) اگر صحیح اور واجب الایمان ہیں تو تینوں شیعہ کا مذہب ہیں ایک امامت کو ماننا اور دوسرا دینا اور تحریف قرآن کا آج انکار کرنا بدترین اتیہ ہے مسلمانوں اور ان کے افراد کو دھوکہ دینا ہے۔ "ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور دکھانے کے اور والی بات ہے

چند علماء شیعہ کی سخت قرآن پر عبارات یہ ہیں۔

1۔ شیخ صدوق التوئی 384ھ فرماتے ہیں "ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جتنا قرآن خدا نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیا تھا۔ وہ انہی دو گتوں کے درمیان ہے اور وہ امامت کے پاس موجود ہے۔ اس سے

زیادہ نازل نہیں ہوا اور جو شخص نسبت ذمے داری طرف اس بات کی کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن اس سے زائد قنادہ جمعوا ہے۔“ (اعتقادات شیخ صدوق صفحہ 93، ادائل القالات صفحہ 55 طبع نجف، عقائد الامامیہ صفحہ 54 طبع ایران) (تحقیقی دستاویز صفحہ 47)

راست گو پر آفرین ہو۔ مگر صاحب! جن سینکڑوں شیعہ علماء مجتہدین اور مؤلفین نے اس کے خلاف لکھا ان کو کاذب کہیں۔ اسلام اور مذہب امامیہ سے خارج کریں اور خدا سے جنت حاصل کریں۔

2. تفسیر مجمع البیان کے مقدمہ جلد 1 صفحہ 15 پر علامہ طبری سید علم الہدیٰ سے نقل فرماتے ہیں
 ”علماء اسلام نے اس کی انتہائی حفاظت فرمائی یہاں تک کہ قرآن کریم کے اعراب قرأت حروف اور آیات جن میں قدرے اختلاف پایا جاتا تھا ان کی مکمل جان پہچان کی اور صحت نقل کے بارے میں ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسا اس کے کلام خدا ہونے کا یقین۔“ قرآن جس صورت میں اب ہے اسی صورت میں رسول خدا کے زمانہ ہی میں جمع اور تالیف ہو چکا تھا“ (تحقیقی دستاویز صفحہ 47)

گزارش یہ ہے کہ یہی ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے آپ اس کے خلاف لکھنے والوں کو علانیہ بر غلط کہیں تحریف قرآن کا عقیدہ شیعہ باور کرانے والی کتب تلف فرمائیں۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و خراج تحسین پیش کریں کہ انہوں نے بعد وفات نبویؐ ہی تمام مانتھوں کو اور صحابہ کرامؓ کے صحف مکررہ کے نوشتوں کو گواہوں کے ساتھ جمع کر کے مرتب قرآن کی شکل دے کر محفوظ کر لیا۔ پھر ضرورت پڑنے پر محافظ قرآن حضرت عثمان بن عفانؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کی تصدیق کے ساتھ اس نسخہ سے مزید نقلیں کرا کر تاج کھنی کی طرح سب دنیا میں پھیلا کر ایک امت کو ایک ہی قرآن پڑھنے والا بنادیا۔ اور جو کچھ اختلاف قرأت پر خود آپ نے اس کتاب میں مطالعین کی بمباری کی ہے اس سے توبہ کریں۔ علامہ سیوطیؒ نے اتفاق میں علوم القرآن ہی بتاتے ہیں۔ ان پر اعتراضات سے توبہ کریں۔

3. شیخ الطائفہ طوسی لکھتے ہیں

”جہاں تک قرآن میں کمی و زیادتی کے واقع ہونے کا تعلق ہے تو یہ بحث نہ ہوگی کیونکہ قرآن حکیم میں زیادتی کے عدم وقوع پر اجماع قائم ہے اور قرآن میں کمی و زیادتی واقع نہیں ہوئی“

(البيان جلد 1 صفحہ 3، تحقیقی دستاویز ص ۳۷)

قرآن میں کمی و زیادتی نہ ہونے پر آپ امت کے اجماع کو برحق مانتے ہیں تو براہ کرم تمام شیعوں سے یہ عقیدہ منوائیں کہ جو کمی بیشی کا عقیدہ رکھے وہ اجماع امت کا منکر اور کافر ہے۔ اور اجماع امت برحق ہے اسی طرح خلفاء راشدینؓ کی درستی پر بھی پوری امت کا اجماع قائم ہے۔ جس قرآنی پارہ 5 رکوع 14 موشن کی راہ سے جدا چلنے والا جنہی ہے تو جو بھی اجماع متفقہ سے ثابت

تین خلفاء راشدینؓ کو برحق نہ مانے وہ بھی منکر اجماع امت اور کھلا جہنمی ہے۔

سب شیعوں سے یہ عقیدہ منوائیں تاکہ ہم سب متفقہ امریکہ کے خلاف جہاد کے لئے انھیں جیسے خلفاء ثلاثہ کے دور میں سب مسلمانوں نے متفقہ کسریٰ و قیصر کا تاج تکبر و کفر و نفاق اور علم اسلام دنیا پر لہرایا تھا۔

4۔ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء عراقی اصل الشیعہ واسنولھا صفحہ 101-102 طبع نجف میں لکھتے ہیں

” (قرآن میں کمی بیشی نہیں ہوئی) اس نظریے اور رائے پر تمام علماء کا اجماع ہے نیز وہ علماء یا فرتے جو

تحریف یا قرآن میں کمی و زیادتی کے قائل ہیں وہ غلطی پر ہیں اور ان کے اس نظریے کو یہ نص قرآنی مسرد

کرتی ہے ”ہم نے ہی یہ ذکر اتارا۔ ہم ہی اس کے محافظ ہیں“ (تحقیقی دستاویز صفحہ 48)۔

گزارش ہے کہ کاشف الغطاء عام علماء کے اجماع کو برحق مان رہے ہیں۔ رد و بدل کو غلط کہہ رہے ہیں براہ کرم یہ دوبارہ تمام مسلمانوں کو ابھاننے کے لئے تحقیقی دستاویز میں ہی نہ لکھیں الگ ”عقیدہ تحریف قرآن کفر ہے“ رسالے چھاپ کر تمام اہل فرقوں میں پھیلائیں اجماع اور وحدت امت کا قرآنی سبق بھی عزاداروں کو اور امت سے الگ ذلی بجانے والوں کو پڑ جائیں۔ 5۔ تازہ مفسر علامہ طباطبائی کی تفسیر الخیز ان سے بھی ایسی عبارت لکھی ہیں۔ تو براہ کرم شیعوں کا عقیدہ تحریف درست کریں۔

علماء اہل سنت کا اعتراف حقیقت تحقیقی دستاویز صفحہ 49 تا 55 عنوان دیا ہے

چونکہ علماء اہلسنت تحریف قرآن کے قائل نہیں نہ وہ ائمہ شیعوں کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں تو اس سے شیعہ نے یہ ناجائز استدلال کیا ہے کہ شیعہ کا ایمان بالقرآن ناقابل انکار حقیقت ہے پھر شیعہ لٹریچر اور عقائد سے ناواقف قدم و جدید 10 علماء کرام کے نام اور ان کی عبارتیں پیش کی ہیں جیسے محمد غزالی مصری علامہ رحمت اللہ بندی دہلوی، شیخ محمد بنی، نجم الغنی رامپوری، علامہ شمس الحق انصاری، علامہ عبدالحق انصاری، حافظ اسلم جبراجپوری سالم بھائی مصری، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شبلی نعمانی رحمہم اللہ اجمعین

الجواب: گزارش یہ ہے ﴿1﴾ حافظ اسلم جبراجپوری آزاد خیال تھے کئی احادیث کے منکر ہو گئے جیسے محدث پاکستان مولانا محمد سرفر از خان صدر رحمہ اللہ نے ”انکار حدیث کے نتائج کے صفحہ 46 سے 63 میں ان کی ایسی عبارات لکھی ہیں۔ جو ان کی تحریر حجت نہیں۔ مع ہذا وہ غیر مسلموں کے مقابلے میں شیعہ فرقہ کا یہ عقیدہ لا کر قرآن کا مختلف فیہ ہونا نہیں بتانا چاہتے۔ اسی جذبہ سے پہلے 8 پیش کردہ علماء ”انگریز مستشرقین“ لمبے گفتگو کرتے ہیں اور ان غیر مسلم لایعنی شیعوں کی ایسی عبارتیں نہ جانتے ہوئے یا جان کر ان کو غلط تصور کرتے ہوئے۔ کفار کے سامنے اسلام کا عقیدہ توحید، ختم نبوت، خلافت صداقت قرآن کو منحصر و ا! مختلف فیہ نہیں ظاہر کرنا چاہتے اب واقعی شیعہ مجرموں کو ایسا Part چالاک مجرم کی طرح ادا نہ کرنا چاہیے ”کہ فلاں پولیس نے تو ہم کو جانتے ہوئے نہ پکڑا، نہ مقدمہ بنایا۔ اے فلاں تھانہ والو! تم کیوں پکڑتے ہو“ یہ اس لئے پکڑتے ہیں کہ تم ہنڈی کے ہو کر جرم سرگودھا میں کرتے ہو۔ تو سرگودھا پولیس ہی جرم اور شواہد دیکھ کر پکڑے گی مقدمہ چلائے گی۔ تم ہزار چنچو کہ ہنڈی، چٹلم،

گجرات پولیس نے ہم کو آتے دیکھا مگر گرفتار نہ کیا۔

﴿2﴾ حضرت شاہ عبدالعزیز کا حوالہ بھی دہل فریب ہے۔ کیونکہ وہ تحریف قرآن کے قائل شیعوں کو ان کے ائمہ سے سخت قرآن کا حوالہ دے کر لاجواب کر رہے ہیں۔ باب ہے تہذیب شیعہ در دلائل شیعہ کہ وہ چار ہیں۔ کتاب، خبر، اجماع اور عقل۔ پھر کتاب اللہ قرآن مجید کے متعلق شیعہ عقیدہ دیتے ہیں۔ کہ قرآن ان کے ہاں قابل استدلال نہیں کیونکہ وہ ائمہ کے واسطے سے ان تک نہیں پہنچا صحابہ کے واسطے سے پہنچا ہے۔ صحابہ جب شیعہ کے ہاں معتبر نہیں تو ان کے توسط سے آیا ہوا قرآن بھی معتبر نہیں (ملخصاً تفسیر عشری صفحہ 234) حضرت نے یہ بحث 24 صفحات پر کی ہے۔ ایک جگہ شیعہ کے اس عقیدہ کو رد کرتے ہوئے شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ وہ کیسے اس قرآن کو نہیں مانتے حالانکہ ان کے ائمہ یہی پڑھتے تھے۔ نماز میں اسی کا پڑھنا بتاتے تھے۔ پھر شیخ صدوقؒ نے یہ عقیدہ لکھ دیا کہ وہ اسی قرآن کا قائل تھا، (تحقیقی دستاویز صفحہ 54)

شیعوں کی بددیانتی پر تعجب ہوتا ہے کہ ہر بات میں اپنے موقع اور مفاد کو دیکھ کر مینترے بدلتے رہتے ہیں۔

1۔ ان کو کوئی کہے کہ قرآن پر عمل کیوں نہیں کرتے قرآن کے خلاف کیوں چلتے ہو تو سچے بن کر یہی کہتے ہیں کہ ہم پر حجت نہیں جیسے ان کی دوسو کتابیں یہی کہتی ہیں۔ مولانا فاروقی صاحب نے تاریخی دستاویز میں اور ہم نے ایمانی دستاویز میں ان کے تحریفی حوالوں کا انبار لگا دیا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے دشمن صحابہؓ نے یہ صحیفہ عثمانی دنیا میں پھیلایا ہے۔ ہمارا امامی اصل قرآن تو امام غائب کے پاس ہے۔

2۔ جب ان کو کہا جائے کہ تم منکر قرآن ہو کر مسلمان کیسے بنے پھرتے ہو تو مصعب جواد بن کر کہتے ہیں کہ یہ ہم پر جھوٹا الزام ہے ہم تو یہی قرآن مانتے ہیں ان کی مثال شتر مرغ کی سی ہے نڈاڑ سکتا ہے نہ بوجھ اٹھاتا ہے۔ بہانہ بنالیتا ہے۔

3۔ ان کو کہو کہ قرآن کو صحیح مانتے ہو تو قائلین تحریف پر فتویٰ لگاؤ کہ وہ کافر تھے تو کہتے ہیں کہ نہیں لگا سکتے کہ وہ تو ہمارے قائد اور بانی مذہب تھے۔

4۔ اگر کہو کہ جب یہی قرآن مانتے ہو تو اس کے عقائد و اعمال اپناؤ، مسلمانوں سے ملو اور ناشرین قرآن خلفاء راشدینؓ کو مان لو تو کہتے ہیں ہم کسی کو نہیں مانتے امام غائب اور اس کے قرآن کے منتظر ہیں۔ عجل اللہ فرجه اللہ اسے جلدی نکالے ہمارا شب روز کا ورد ہے۔

باقی جن آئمہ علماء اہل سنت کا ذکر اور ان کی عبارتیں پیش کی ہیں ان ظاہر و باطن میں یکساں نیک بزرگوں کو یہ نہیں کہ جس تفسیر باز جعفری فرقہ سے ان کو پالا پڑا ہے ان کا امام جعفر صادقؑ بھی ایک بات میں 70 پہلو بدلتا تھا۔ (اصول کافی)

یہ صرف 14 اہل بیتؑ کو ماننے والے ہر بات میں داؤ تفسیر سے کم از کم 4 پہلو بدلتے ہیں۔ سنی افسران کے سامنے کچھ بولیں گے۔ علماء اہل سنت کو کچھ اور سنائیں گے۔ اپنے خاص شیعوں کی مجلس عزائم صدق دل سے کفر و شرک بولیں گے۔ اگلے نہاں خانہ میں

تو اہل نفل ہو کر جنت کی تکلیف حاصل کر لیں گے۔ ”جھوٹی قسموں کو ڈھال بنا کر راہ خدا سے روکتے ہیں۔“ (سورۃ منافقون)

یہ آٹھ علماء دین کا فروع کے سامنے اسلام کی جامعیت یا وحدت امت محمدیہ کی بات کرتے ہیں یا اخلاص سے اتحاد المسلمین کا دوری دیتے ہیں تو اس مقدمہ میں وہ شیعوں کا منکر اسلام محرف قرآن اور دشمن صحابہ ہونا کیسے بتائیں گے۔ پھر وہ کامیاب کیسے ہوں گے؟ ان کو معلوم بھی ہو گا تو ان نام کے مسلمانوں کے عیب چھپائیں گے یا عیوب کا ہی انکار کر دیں گے اسلام اور مسلمانوں کی صداقت پر حرف نہ آنے دیں گے۔ ہندوؤں کے مقابلے میں لا جواب کتاب اظہار الحق میں علامہ رحمۃ اللہ کیرانوی ہندی دہلوی نے یہی نوٹ لکھا ہے۔ مگر کفار کے مقابلے میں ان کا یہ باتیں نہ بتانا، ظاہر نہ ہونے دینا یا معمولی لوگوں کی غلط اور حقیر باتیں جان کر نفی کر دینا یہ تو ثابت نہیں کرتا کہ شیعوں کے یہ جرائم یا مرزائیوں کے یہ کفریات کلمہ گوؤں میں ہے ہی نہیں۔ ان فرق باطلہ سے مباحثہ کا جس عالم کو واسطہ پڑے گا۔ وہ ان کا لٹریچر غور سے پڑھ کر ان کے بغوات منہ پر مارے گا وہ اپنے فتن میں ماہر ہو گا تو بین الاقوامی دستور کے مطابق ”ہر فن میں اس کے ماہر کی بات مانی جائے گی“ پر عمل کرے گا اور کرائے گا۔

شیعہ کے متعلق ماہر اکابر اسلام کے فتاویٰ جات بلا تردید تاریخی دستاویز صفحہ 60 تا 66 میں مذکور ہیں

1- دنیا کے سب سے بڑے ہادی اور کامیاب پیغمبر خاتم المرسلین ﷺ نے فرمایا

جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

موجودہ عظیم حضرت علیؑ نے اپنے ایسے حیداروں کو مرتد کہہ کر زندہ جلادیا جو آپ کو رب کا رساز مشکل کشا، حاجت روا اور موجودہ دور کے شیعوں کی طرح خدائی صفات والا مانتے تھے۔ (مفہم بحار الانوار صفحہ ۱۳۴۹ اصول الشریعہ صفحہ ۲۷)

2- آٹھویں امام حضرت علیؑ رضائے فرمایا اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے فطین گئے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد فطین گئے۔ (روضۃ کافی کلینی جلد ۸ صفحہ ۲۲۸ طبع تہران)

3- امام صفیؑ تابعیؑ نے فرمایا ”میں تمہیں خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (محتاج الیہ جلد ۱ صفحہ ۶ مکتبہ سلفیہ لاہور)

4- امام مالکؑ تابعیؑ نے فرمایا یَبْغِضُ بِہُمْ الْکُفَّارُ جو صحابہ سے ملے وہ کافر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۱، روح المعانی پارہ ۲۶ رکوع ۱۲)

5- بخاری کے استاد محدث ابو زرعہ رازی نے فرمایا ”جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ کے اصحاب میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندقہ ہے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۱ صفحہ ۱۰)

6- امام ابن حزم اندلسیؑ (پانچویں صدی ہجری) رحمہ اللہ نے فرمایا

پورا فرقہ امامیہ، حنفیہ و متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں

نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کہا گیا ہے روافض مسلمان نہیں۔ (التخل جلد ۳ صفحہ ۱۱۵ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)
7- تاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (چھٹی صدی ہجری) نے کتاب الشفاء میں فرمایا

”جو شخص ایسی بات کہے جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرام کی تکفیر ہو اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے اسی طرح اس کو قطعاً کافر کہیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی یا زیادتی کرے اسی طرح ہم غالی شیعوں کو اس کے قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔“

(کتاب الشفاء جلد 2 صفحہ 286-281-290)

8- امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (چھٹی صدی ہجری) نے نئیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 156 میں فرمایا کہ شیعوں کے تمام گردہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے وہ مضمون ہوتا ہے حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ تمام صحابہ مرتد ہو گئے ان کا عقیدہ ہے امام عالم الغیب کلی ہے۔ امام کو دنیا اور دین کی تمام باتوں کا علم ہوتا ہے۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح روافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی۔ قرآن میں شیعہ تحریف کے مرکب (تاکل) ہوئے۔

9- امام رازی فخر الدین نے فرمایا رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کی تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۱ مکتبہ بیروت)

10- امام کمال الدین ابن حمام رحمہ اللہ ساتویں ہجری نے فتح القدیر جلد 1 صفحہ ۳۶۰ طبع بیروت باب الامامة میں فرمایا

”اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو کافر ہے“

11- آٹھویں صدی کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فرمایا

”عمر حاضر کے ان مرتدین سے پناہ یہ لوگ کھلم کھلا اللہ اس کے رسول ﷺ کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں یہ حضرت صدیق اکبر اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں۔ اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے دو مرتدین تھے جن سے صدیق نے جنگ کی تھی“ (منہاج السنۃ جلد 2 صفحہ 198)

اگر کوئی صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے ان کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔ جو صدیق اکبر کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے رافضی کا ذبیحہ حرام ہے حالانکہ اہل کتاب کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔ (الصارم السلول صفحہ ۵۴۲)

12- تادیب الزاریہ (نویں صدی ہجری) جلد 6 صفحہ 318 میں ہے

”حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔“

13- دسویں صدی کے علامہ ابوالسعود مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ فرماتے ہیں

رافضیوں سے جنگ جہاد اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آدمی مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں ان کا کفر ایک سطح پر قائم نہیں رہتا بلکہ بتدریج بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ (رسائل ابن عابدین جلد 1 صفحہ 369)

14- حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ (مکتوب نمبر ۱۸۰ امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی حصہ دوم دفتر اول جلد ۱ صفحہ ۷۷)

صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے جس نے رسول اللہ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ پر ایمان لایا ہی کب؟

15- 500 علماء کرام کا مصدقہ ”فتاویٰ عالمگیری“ رافضی اگر شیخین کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے روافض دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد 2 صفحہ ۲۶۳ طبع کوئٹہ)

16- بارہویں صدی کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی التونی 1174ھ فرماتے ہیں ”شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اس پر باطنی وحی آتی ہے پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔ (تہذیبات جلد ۲ صفحہ ۲۹۳ قاری)

17- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی التونی 1239ھ فرقہ امامیہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کے منکر ہیں اور کتب نقد میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اجماع قطعی کا منکر اور کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۷۷ ۷۸)

18- قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ شیخین کو برا بھلا کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ شیعہ امام المومنین حضرت عائشہ پر تہمت لگاتے ہیں۔ وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

19- علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جو سیدہ عائشہ پر تہمت لگائے یا ابو بکر کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ (درالمنہاج جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

20- مولانا عبدالباری فرنگی مہملی ”جواہر ابوداود دعویٰ اسلام کے باوجود کبھی ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں خواہ ان کا انکار کسی ریکٹ تاویل ہی کی بنیاد پر ہوا ان کے کفر میں اور ترکہ کے غیر مستحق ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ جیسے غالی روافض کا معاملہ ہے جو قطعاً دین کی تکذیب اور ادعاء تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا و رسول کی تکذیب کرتے ہیں۔

(بینات خاص نمبر صفحہ 117)

21- شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا اذیت محبوبہ رسول اذیت رسول اللہ ہے۔ اور موزی رسول کافر ہے ایسے شریروں کی تکفیر و تقسیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(ہدایت الشیعہ صفحہ 14 از مولانا رشید احمد گنگوہی درتالیفات رشیدیہ ص ۵۹۲)

22۔ مولانا ظلیل احمد سہارنپوری محققین کے نزدیک سب روافض کا فرہنگ مرمہ ہیں۔ لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ مظاہر علوم جلد 1 صفحہ ۲۸۷ مکتبہ الشیخ کراچی)

23۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رافضی تہذیبی جو حضرات شیخین صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ خواہ ان میں ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اس قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتقدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و ترویج کی تصریحات پر مطلقاً کافر ہیں۔ (رد الرافضہ بحوالہ تاریخی دستاویز ص ۶۵)

پھر نزول یہ بتایا کہ قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔ دوم یہ بتایا کہ ان کا ہر آدمی سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور اپنے دیگر ائمہ طاہرین کو انبیاء و مسالین سے افضل بتاتا ہے ایسا شخص بہ اجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔ (ایضاً)

24۔ حضرت انور شاہ کشمیریؒ انکار المسیحین صفحہ 51 میں فرماتے ہیں۔

”اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے“

25۔ امام اہل سنت مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنویؒ فرماتے ہیں

”شیعہ اثنا عشری قطعاً خارج از اسلام ہیں ہمارے علماء سابقین کو چونکہ ان کے مذہب کی حقیقت کا حق معلوم نہ تھی۔ بوجہ اس کے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی نایاب تھیں لہذا بعض متفقین نے ان کی تکفیر نہیں کی تھی۔ مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت مختلف ہو گئی اس لئے تمام متفقین ان کی تکفیر پر متفق ہو گئے ہیں۔ ضروریات دین کا انکار قطعاً کفر ہے اور قرآن شریف ضروریات دین میں سے سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے۔ اور شیعہ بلا اختلاف کیا ان کے جہد میں اور ان کے متاخرین سب کے سب تحریف کے قائل ہیں اور ان کی معتبر کتابوں میں زائد و ہزار روایات تحریف قرآن کی موجود ہیں ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں تحریف قرآن پر۔ سرنا الدلالة ہیں۔ شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف محل تردد نہیں ہے لہذا اشیعوں کے ساتھ مناہک قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، جنازہ پڑھنا یا جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں۔“

الفتاویٰ کبیرہ حسین احمد مدنی، شبیر احمد عثمانی، عبدالرحمن امر دہوی، مولانا اعجاز علی، مفتی محمدی حسن شاہ جہانپوری، مولانا قاری محمد حبیب، مفتی محمد شفیع، مولانا اشرف علی تھانوی اور متعدد اکابر علماء کی تصدیق و توثیق حاصل ہے۔ (تاریخی دستاویز ص ۶۶)

مذہب شیعہ کی کتب و عقائد جاننے والے 25 اکابر امت کی ان تصریحات سے مصر کے آزاد خیال یا چند ان کے عقائد سے ناواقف علماء کی عبادات کا جواب ہو چکا جو صفحہ 49 تا 55 پیش کی گئیں۔ پھر

ایک نظر ادھر بھی

میں موصوفہ 9 حوالہ جات وہ پیش کرتے ہیں۔ جو اختلاف قرأت پر مشتمل ہیں۔ تحریف قرآن سے ان کا واسطہ نہیں اور ان کی حقیقت کتب فریقین سے جوابات ہم تحریف قرآن کے باب میں مفصل دے چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ پھر مؤلف شیعوں پر دوسرا اعتراض یہ قائم کر کے جواب مرحمت فرماتے ہیں

دوسرا اعتراض

اہل تشیع کے نزدیک اہل بیت کے سوا باقی لوگ (صحابہ کرام) لائق اعتبار نہیں بلکہ انہیں اہل ایمان میں شامل کرنا بھی درست نہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 58)

الجواب : راقم عرض کرتا ہے کہ یہ اعتراض نہیں مذہب شیعہ کا عین ایمان اور سب عقائد کی جان ہے۔ کہ وہ صرف علی و آلہ و اہل بیت اور حسینؑ اور صرف 4 ہی ان کے حیدر و صحابہ، دراصل ثلاثہ علیؑ کو مانتے ہیں باقی لاکھ سے زائد تمام صحابہ کرامؓ کو غیر مومن ہی نہیں ہر وقت معاذ اللہ ان کے عوام و خواص ان پر لعنت و تہرا کے وہ گھنے پڑھتے ہیں۔ ان کا ہر آدمی جاہل ذاکر ہو یا فاضل قم و نجف بعد قبلہ آقا مومنین ہو۔ گھر سے مجلس عزائے تشریف لائے منبر حسینی و محمدی پر چڑھتے ہی سب صحابہ کرامؓ کو ظالم جان کر کہ ظالمہا لاشکی بیعت کیوں کی ان پر یہ آیات لعنت پڑھے گا۔

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (ترجمہ) سنو اللہ کی لعنت بے انصافوں پر ہو۔

مگر اگلے دو جملے ہرگز نہ پڑھے گا ”ظالم وہ ہیں جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کبھی چاہتے اور وہ آخرت کے (اپنے) حساب و کتاب میں) منکر ہیں۔ (سورۃ حود پارہ 12 رکوع 2)

کیونکہ پھر خود ان کی زد میں آجائیں گے کہ محمد رسول اللہ کے تمام شاگردوں کو کافر کہہ کر بعد رسول صرف امام کے برحق ہونے کی راہ خدا میں پیوند اور کبھی ڈالی۔ اور اپنے ایسے لوگوں کو آخرت کے حساب کتاب سے بالکل بری کر دیا۔

کیا غضب ہے کہ حضور ﷺ کے دو خسر و ان کی دو بیٹیوں اہبات المومنین کو مجلسی و قمی جیسے لوگ فرعون و ہامان کی طرح ظالم جانتے اور لعنت والی آیات ان کی نیت سے پڑھتے اور ان کو ماننے والے سب مسلمانوں کو ظالم سمجھ کر معاذ اللہ لعنت سے پھنکارتے ہیں۔ (دیکھئے حق الباقین جلد 2 صفحہ 189 اثبات رجعت، بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 523)

مولانا فاروقی نے چھ باب ”شیعہ اور صحابہ کرام و خلفاء راشدینؓ باندھا ہے۔ اس میں 72 کتب شیعہ سے ایک سو تین حوالہ جات معاذ اللہ عام و خاص تمام صحابہ کرامؓ کی تکفیر ان پر تہرے اور لعنتوں پر پیش کئے ہیں اس کے 168 صفحات ہیں۔ کسی حوالہ کی جوابی نے تردید کی نہ اس کا جواب اور معذرت پیش کی۔ تو اس اعتراض کی مفاتیح کے لئے یہاں دس صفحات (58 تا 68) میں

آئیں! انہیں شاکیں ہی کی ہے۔ اللہ ان کو منافق مرتد اور کافر ہی بتایا ہے، ظاہر و باطن میں اتنا بڑا تضاد کسی بدترین منافق میں بھی نہیں پایا جاتا۔ گویا شیعہ علی سے خارج ہونے والوں کا نعرہ (ان الحکم الا للہ امامت منصوص من اللہ) کراے علی تو اس لئے ایمان سے خارج ہے کہ تو امام کا خدا کی طرف سے بنا اور اس کا نص خداوندی سے ہوتا (ہمارا عقیدہ) تو نہیں مانتا اور پچائت کو حاکم مان چکا ہے) تو جوادی تمام مسلمانوں پر یہ فتویٰ لگا چکا ہے کہ علی سمیت تمام مسلمان آپ کو منصوص من اللہ نہ مان کر ایمان و اسلام سے خارج ہیں۔

موصوف اپنی جھوٹی صفائی میں پہلا جملہ یہ ارشاد فرماتے ہیں
 ”صحابہ کرامؓ کا احترام کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ اس میں الجھایا جائے اور امت مسلمہ میں اختلاف کا بیج بویا جائے“ (تحقیقی دستاویز صفحہ 58)

تو محترم! آپ کے بانی مذہب ابن سبا یہودی نے عراق و مدائن کے فارس کے مجوسیوں کا جھٹکا بنا کر جو حضرت عثمان مظلوم کو شہید کیا۔ حضرت علیؓ خلیفہ برحق کو تو اپنے سے انتقام نہ لینے دیا، لاقفل اور حکومت ختم کرنے کی دھمکی دیدی اور آپ کو خابینہ قصابوں سے مجبوراً کہنا پڑا ”میں ان سے کیسے بدلہ لوں“ یہ تو ہمارے مالک بن نیشہ ہیں ہماری ملکیت میں نہیں۔“ (نچ البلاغہ طبری) پھر مسلمانوں کو باہم لڑا کر 90 ہزار کے خون بہائے تب سے ایک امت مسلمہ 4 فرقوں میں بٹ کر باہم نبرد آزما چلی آ رہی ہے۔ اور سب کے قائد رافضی ہی ہیں۔ تاریخ کی حقیقت اور مولا علیؓ کا اعلان آپ کے سامنے ہے۔

براہ کرم ایسے موزیوں سے تیز کریں۔ مسلمانوں سے مل کر اختلافات کی تلخ پاٹ دیں۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے اللہ آپ کو شیعہ و افراتق سے تاب ہونے کی توفیق دے اور سب، مسلمانوں کو امام حسنؓ کے کارنامہ کی طرح ایک امت مسلمہ بنادے صفحہ 60 پر موصوف ایک شبہ کا علیؓ ازالہ لکھ کر روضہ کافی کی روایت ”تمن صحابہ کے سوا سب مرتد ہو گئے تھے“ کو بے اعتبار کہتے ہیں۔ ہماری عرض ہے کہ جی بسم اللہ سر آنکھوں پر تو تکفیر صحابہ کے عقیدہ کو کفر مانیں۔ ایسے اعداء صحابہ اور ان کے ایمان کے منکروں کو غلامیہ کافر کہیں۔ ایسے ”سگان علی اور کلاب حسین“ کہلانے والوں کو بدترین مرتد قرار دیں کیونکہ موجب کلیہ کی نفیض سالب جزئیہ آتی ہے۔ ”تمام صحابہ مومن ہیں“ ”ایک بھی کافر نہیں ہے“ ان کو کافر منافق، دشمن اہل بیت اور مرتد و دوزخی جاننے والے خود کافر منافق قاتل اہل بیت مرتد اور دوزخی ہیں یہ اعلان کیجئے۔

موصوف ایک راوی حنان بن سدر کو واقعی المذہب بتاتے ہیں (رجال کشی صفحہ 465) اور پھر امام رضاؓ کی حدیث یوں سناتے ہیں
 ”واقفی المذہب لوگ زندیق ہو کر مرتد ہیں اور یہ لوگ کافر مشرک اور زندیق ہیں۔“

دوسری روایت میں امام رضاؓ فرماتے ہیں

الواقف عاند عن الحق و مقیم علی سبیل ان مات بها کان جہنم مثوا

(ترجمہ) واقعی مذہب والا حق کا مخالف ہے اور ایسی بدکاری پر قائم ہے اگر اس کو اسی پر موت آجائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ (شیعہ کتاب مقیاس الدرایہ فی علم الروایہ صفحہ 83 مطبوعہ ایران)

الحمد للہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمیں سال بھر کی محنت کا صلہ اسی کتاب تحقیقی دستاویز اور جوادی کے اقرار سے ملیا کہ ہم واقعی مذہب شیعوں کو کافر مشرک اور زندیق کہتے ہیں۔ اور اصحاب رسول کو برا کہنے والوں کو مرتد اور منافق جاننے والوں کو کفر کا مخالف، بدکار اور جہنمی ہی مانتے ہیں۔ والفضل ما شہدت بہ الاعداء

ہاں ابتداء واضح رہے کہ یہ روایت ارتد اور خرد احد نہیں بلکہ بقول علامہ مانتانی متواتر ہے اور شیعہ کی ہر کتاب میں موجود ہے۔ دیکھئے

1- اصول کافی کتاب الحجج صفحہ 420 خلفاء ثلاثہ اور صحابہ کرام ولایت امیر المومنین چھوڑ کر مرتد ہو گئے۔

تکفیر صحابہ پر شیعہ کی 14 روایات

- 2- کتاب سلیم بن قیس کوئی صفحہ 23 حدیث ارتد اصحاب کہ چار کے سوا سب دین سے ہجر گئے۔
- 3- انوار نعمانیہ جلد 1 صفحہ 81 ارتد الناس کلہم بعد النبی الا اربعۃ۔ سلمان، ابوذر، مقداد اور عمار۔
- 4- انوار نعمانیہ جلد 3 صفحہ 264 حضرت علیؑ کی خلافت کے منکرین کافر ہیں۔ مرتد ہونے سے مراد اسلام چھوڑنا ہے۔ دین شیعہ نہیں
- 4- حق الثمن صفحہ 159 حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت۔
- 5- تاجی (سنی) جہنمی ہے۔ تاجی وہ ہے جو ابو بکرؓ کو علیؑ پر مقدم رکھے۔ (حق الثمن جلد 2 صفحہ 521)
- 6- مہاجرین و انصارؓ کی فضیلت کے باوجود پھر یہ کہہ دیا ہے کہ امیر المومنین کو امام اول نہ مان کر مرتد ہو گئے۔
- (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 916)
- 7- اسی کتاب کے صفحہ 923 پر عیاشی کی از محمدؐ باقر روایت سے 3 کے سوا سب کو مرتد کہا ہے۔
- 8- حضرت عمرؓ کے کفر میں جو شک کرے وہ کافر ہے (تو سب مسلمان کافر ہیں) (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 842)
- 9- ابو بکرؓ کی بیعت کرنے والے (سب مسلمان) منافق تھے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 1027)
- 10- نماز میں چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت ضروری ہے۔ (عین الحیات مجلسی صفحہ 599)
- 11- تین کے سوا صحابہ مرتد ہو گئے۔ (بہار الانوار صفحہ 46 جلد 8 از علامہ سید البشر الافضل) حالانکہ یہ صفت و منصب تو حضور ﷺ کا ہے مگر شیعہ نے اپنے ہی عالم کو دے دیا) محمد باقر مجلسی کو (گیارہویں صدی)
- 12- تین کے سوا صحابہ مرتد ہو گئے۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول دہلوی صفحہ 134)
- 13- خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرام کی تکفیر۔ مناظرہ مصر صفحہ 157 از حسین بخش جازا

14۔ صحابہ کرامؓ خود چننی ہیں ان کی اتباع باعث رشد و ہدایت کیسے ممکن ہے۔

(حسن الفتاویٰ فی شرح العقائد صفحہ 356 از دھکو طبع سرگودھا)

تاریخین! یہ کفریات تمام صحابہ کرامؓ اور ان کے ماننے والوں کو یہ ننگی گالیاں بادل خواست آپؐ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں۔ اب جوادؑ یا کسی شیعہ کا یہ کہنا کہ ہم تو صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں۔ تکفیر صحابہ کا ہم پر الزام جھوٹا ہے خود سوچیں کہ وہ اس معذرت میں بھی کتنے جھوٹے ہیں۔ یہ آفتاب نبوت کی شعاعوں سے بغض خود آفتاب کی نورانیت کا انکار ہے۔

مرتد کا مفہوم اور اس کی قسمیں

مہرف منافی کے جواب میں بھی مرتد کا مفہوم صفحہ 62 پر یہ فرماتے ہیں۔

مرتد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرتد عن الاسلام کہ صاف طور پر اسلام کا انکار کر دیں۔

(۲) مرتد عن الاستقامہ کہ صراطِ مستقیم سے دور اور اعمالِ صالحہ سے محروم ہو جائیں۔ صفحہ 63

یہ "سر کے پیچھے سے ہاتھ کر کے کان کو پکڑ لیا" کی مثال ہے۔ جب تمام صحابہ کو مرتد از صراطِ مستقیم و از اعمالِ صالحہ ہی مان لیا بات تو وحی ہو گئی کہ ان کے پاس اسلام نہ رہا وہ دوزخی ہو گئے اور اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الخ کی سنکڑوں آیات معاذ اللہ جھوٹی ہو گئیں۔ پھر چھ صفحات میں ان کے ارتداد و منافقت جادہ حق سے پھر جانا۔ حوض کوثر پر دھکیلا جانا و ظلمات بیان کی ہیں۔ جن کا جواب ہم اپنی اپنی جگہ مطاعن میں دے چکے ہیں۔ کہ ان لوگوں پر اصطلاحی صحابہ کی تعریف صادق ہی نہیں آتی تو پھر مسلمانوں کو الزام کیوں دیتے ہو۔ اور جولا کہ بھر صحابہ ان آزمائشوں سے بچے رہے حضرات خلفاء ثلاثہ کی قیادت و رہنمائی نے ان مرتدوں، زکوٰۃ کے منکروں اور مسیلہ کذاب کے فوجیوں کا صفایا کیا۔ پھر قیصر و کسریٰ کو فتح کیا آدمی دنیا میں اسلام بھلیا۔ سبائی منافقوں کے 90 ہزار مسلمان کاٹنے کٹوانے کے باوجود اسلامی طاقت کمزور نہ ہوئی۔ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ رہے پھر حضرت امیر معاویہؓ کی قیادت میں شمال جنوب مغرب مشرق میں اسلام کا جھنڈا 64 لاکھ مربع میل پر گاڑ دیا۔ وہ فاتحین اسلام تو منافق اور مرتد نہ تھے۔ کیونکہ خدا نے تو قرآن میں منافقوں کے مارے جانے (پارہ 22 رکوع 5) اور مرتدوں کے عیب و عجب خدا و رسول لشکرِ مومنین کے ہاتھوں مقتول و برباد ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ (پارہ 6 رکوع 13) وہ پورا ہو کر رہا۔ یہی تو سبائی ایجنٹوں کو دکھ ہے کہ یہ صحابہ فاتحین اسلام کی قیادت میں نصف معلوم دنیا پر خدا کے وعدہ کے مطابق کیوں چھا گئے۔ ہمارے ایرانی آئینہ کے کیوں بجھ گئے۔ عارضی جنسی تعلق کے اڈے قرآن و سنت اور حضرت عمرؓ نے کیوں ختم کر دیئے۔ ہم نے ان فاتحین اسلام کو بدنام کرنے کے لئے حضرت علیؑ و حسنینؑ کو خود شہید کر کے مظلومیت کا بڑا پردہ پیگنڈا کیا مگر مکمل کامیابی نہ ہوئی 95% مسلمان ہمارے دام تیر میں نہ آئے۔ ہمارے مقدر میں تو پنجوقتہ نماز کا بھی تارک ہو کر مردوں پر رونا پینا لہو لہان ہونا مسلمانوں سے ہی لازم تھا اور 4+4 کے سوا سب مسلمانوں کو گالیاں تیرے پڑھنا ہی آیا ہے۔

گستاخی معاف! اگر شیعہ مذہب وقوم کی یہ تصویر کشی درست ہے کہ محمد رسول اللہ کے پڑھائے پھیلائے ہوئے اصول آپ ہرگز نہیں مانتے۔ عالم لدنی ائمہ کا نام لیکر ان کی تعلیم اور مسلمانوں سے تو بیزار ہیں مگر صرف قاتلان اہل بیت علی کی ہر بات اپنا ایمان حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔ تو یہ مذہب مبارک ہو۔ مگر حضرت "محمد رسول اللہ" کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہائے جس محمد رسول اللہ کی نہ بہن پھوپھی چھوڑی نہ بیوی بیٹی نہ داماد و خسر چھوڑے نہ خوشداسن و سالیان نہ کوئی غلیظہ ہائیں چھوڑے نہ کوئی صحابی شاگرد اور مرید چھوڑا ہر ایک کو تیرا اور گالی ہے۔ بچے ماموں اور ان کی اولادیں بھی نہ چھوڑیں پھر کی محمد رسول اللہ کو ماننے کا جھوٹا دعویٰ ہے؟

الجزائر یونیورسٹی کے پرنسپل ڈاکٹر حامد غنی داؤد کا سامرا محاکمہ مذہب شیعہ ہی کی بیخ کنی کرتا ہے۔

دو حسن بصری کا قول برہن نقل کرتے ہیں "یہ ایسے خون تھے جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو ملوث ہونے سے محفوظ رکھا تو ہمیں اپنی زبانوں کو بھی ملوث کرنے سے گریز کرنا چاہئے"

غنی صاحب صحابہ کے متعلق سنی شیعہ کا موقف بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان میں اگر کوئی فرق ہے تو صرف علمی اور اخلاقی ہی ہے۔ اہل سنت بھی صحابہ کے بارے میں عصمت کے قائل نہیں بلکہ عدالت صحابہ کا مطلب صرف اخلاقی ہی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ان کے معاملات اللہ کے سپرد کرنے کے قائل ہیں۔ اور کسی صحابی کے متعلق تنقیص کے قائل نہیں اور میرے خیال میں ان کے اس عقیدہ کی بنیاد خود آنحضرت ﷺ کا طریق کار ہے۔ جب عبد اللہ بن سلول منافق کو قتل کرنے کے لئے اس کے بیٹے نے آنحضرت ﷺ سے اجازت طلب کی تو حضور اکرم ﷺ راضی نہ تھے اور فرمایا ایسا مت کر دیکر کہہ دیا جائے گا کہ اپنے اصحاب کو قتل کر رہے ہیں۔ اور میرے خیال میں شیعہ مسلک مضبوط علمی ہیج پر قائم ہے۔ وہ صحابہ کا معاملہ اللہ کے سپرد کرنے پر ان میں اثبات عدالت کو مقدم سمجھتے ہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 65)

احقر کو علمی منہج سے اتفاق نہیں۔ جب صحابہ کا معاملہ خدا کے سپرد نہ کیا۔ عیب جوئی اور تلاش عدالت ذاتی عناد سے کی تو دولا کا صحابہ صحابیات میں سے 5-10 صحابہ بھی ان کے ہاں عادل اور سوکھن ثابت نہ ہوئے سب پر کفر کا امر کی انہم ہم چل گیا۔ حوالے آپ پڑھ چکے۔ جبکہ خدا نے ہزار ہجرات آیات میں ان کو مومنین صالحین متقین اور جنتی کہا۔ احد و حنین کی غلطی کو معاف کر دیا، سب سے جنت کا وعدہ کیا تو شیعہ کا علمی مضبوط منہج (کہ وہ عادل نہ تھے) پاش پاش ہو گیا۔

تیسرا اعتراض :

کہ شیعہ صرف لفظی ختم نبوت کے قائل ہیں۔ لیکن ہدایت کا متوازی نظام صرف عقیدہ امامت میں ہے (صفحہ 68)

الجواب : میں موصوف امام جعفر صادق اور علی رضا سے جو دو حدیثیں پیش کرتے ہیں وہی ہمارا ایمان ہے اور کتب شیعہ میں ایسی سینکڑوں مفید اسلام اہل سنت روایات دیکھ کر ان کے ہم معتقد اور ان کو اپنے پیشوا و محبوب مانتے ہیں۔ اور ان ہزاروں

روایات کی عقائد نقل و رجالات دید کرتے ہیں جن سے ان کا 90% لٹریچر بھرا پڑا ہے اور وہ محمد رسول اللہ کے لائے پڑھائے دنیا بھر میں پھیلانے ہوئے اسلام کی ضد ہیں اور وہ روایات سب مسلمانوں کو منافق اور صرف علی کا ہی دشمن بتاتی ہیں۔ مسلمانوں کے عقیدہ میں حضرت علیؑ حضور ﷺ کے محبوب ہوں۔ پھر ان دونوں کے تابعدار اور ان پر نماز وغیرہ میں درود و سلام پڑھنے والے 95% نیک مومنین تو علیؑ کے دشمن سمجھے جائیں اور ایمان و محبت کا تمغہ صرف متعہ باز جوڑے کو نصیب ہو یہی علیؑ سے بڑی دشمنی ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

1) حضرت محمد ﷺ کی شریعت قیامت تک باقی ہے جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا قرآن کے بعد ماننے کے لئے اور کتب لائے تو ہر سننے والے پر اس شخص کا قتل مباح ہے۔ (تفسیر برحان جلد 3 صفحہ 101 طبع ایران)

تجلی و حنی سیدہ کذاب کو عہد صدیقی میں حضرت وحشی، بکرہ اور امیر معاویہؓ نے بعد میں ایمان لا کر قتل کیا۔ اور مسلمان ان کتابوں کو شرعاً ماننے کے لئے تیار نہیں جن میں قال الرسول کم اور قال الامام ہی زیادہ مثل وحشی ہے۔

2) اللہ نے تمہارے نبی کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمہاری کتاب (قرآن) سے اور کتابیں ختم کر دیں تو ان کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی کتاب ہوگی۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 211 طبع ایران)

اس لئے مسلمان کسی فقیہ بزرگ اہل بیتؑ کو بھی نہ نبی کے برابر مانتے ہیں۔ اور افضل ماننا تو کفر جانتے ہیں۔ اور نہ ان کی احادیث کو حضور ﷺ کی احادیث کے برابر جانتے ہیں۔ پھر امامی احادیث ناسخ ہوں اور بعد نبی ان کی ہی تابعداری فرض ہو۔ آپ کے بعد حضور ﷺ کی احادیث عملاً منسوخ ہوں اور ہدایت صرف باقری، جعفری احادیث سے ملے یہ ہی ختم نبوت کا انکار اور مستقل کفر ہے۔

حضرت علیؑ نبی ﷺ سے شیعہ عقیدہ میں کیسے افضل ہیں۔

نبوت والامت میں کی جیسی ذرا شیعہ عقائد و اعمال کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

- (1) حضور کے ہر صحابی شاگرد و مرید کو برا کہا جاتا ہے حضرت علیؑ کے شیعہ اور مرید کے لئے جنت لازم ہے۔
- (2) حضور ﷺ کی بیویوں کو علانیہ برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ کی 9 بیویاں تھیں کوئی غیر مومنہ اور بری نہ تھیں۔
- (3) علیؑ کے سوا حضور ﷺ کے دو دامادوں سے دشمنی ہے۔ علیؑ کے 15 داماد تھے کسی سے دشمنی نہیں۔
- (4) ہناتک آپ کی بیٹیاں، لفظ قرآن کے بھی منکر ہیں۔ ایک بیٹی کہہ کر حضور کو تو گالی دیتے ہیں۔ حضرت علیؑ کو تو نہیں دیتے۔
- (5) آپ کی سالیوں حضرت اسماء بنت صدیق، ام الحکم بنت ابوسفیان کو تو برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ کی کسی نسبت بہن کو نہیں۔
- (6) حضور ﷺ کی خوشدامنوں کو بھی برا کہا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ کی خوشدامنیں تو اس کی طرح محترم ہیں۔
- (7) حضور ﷺ کے سالوں حضرت امیر معاویہؓ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو تو برا کہا اور جانا جاتا

ہے۔ حضرت علیؑ کے کسی سائل کو شیعہ برا کہتے ہوں مثال پیش کریں۔

(8) حضور ﷺ پر اتاری ہوئی کتاب قرآن کو تو محرف مانا جاتا ہے حضرت علیؑ کی طرف منسوب البہای کتاب "نہج البلاغہ" کوئی شیعہ محرف نہیں کہتا۔

(9) رات دن امت محمدیہ کو برا اور ذلیل کہتے ہیں۔ شیعان علیؑ کو ہی اچھا اور نام کے علوی سیدزادوں کو ہی سب سے اعلیٰ مانتے ہیں۔

(10) حضور ﷺ کو تعلیم و تربیت میں ناکام مشن میں فیل جماعت کو منافی اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر کڑا توحید و رسالت پڑھنے والے 150 کروڑ مسلمانوں کو دوزخی جانتے ہیں مگر 25 لاکھ کے قاتل خید و حویں صدی کے امام غنیؑ کی دمام تعریف ہی تعریف کرتے ہیں ان حقائق کا قاتل انکار کے ہوتے ہوئے ہم کیسے مانیں کہ یہ محمد رسول اللہؐ کی ختم نبوت کے قاتل ہیں اور امام کو تابع مانتے ہیں۔ (معاذ اللہ) پھر موصوف مرزا حیرت دہلوی کا حوالہ دیتے ہیں "کہ وہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کو حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ سے افضل کہتا ہے۔ جیسے ہم شیعہ اماموں کو انبیاء سے افضل کہتے ہیں۔" مگر یہ شخص سنی نہیں بلکہ کفار تھا ہم اپنی جگہ تردید کر چکے ہیں۔

پھر قسطلانی کے حوالہ سے کہا کہ معراج میں حضرت ابوبکرؓ کی آواز حضور نے سنی جیسے شیعہ حضرت علیؑ کو معراج میں استقبال کرنے والا اور خوش آمدید کہنے والا مانتے ہیں۔ مگر ہم ایسی جعلی روایات کو نہیں مانتے۔ شیعہ روایت معراج یہ ہے "امالی میں مروی روایت ہے۔ شب معراج میں (عرش پر) اللہ نے فرمایا محمدؐ مڑ کے تو دیکھو تو علی بن ابی طالب کو اپنے پہلو میں پایا" (ضمیمہ جات مقبول صفحہ 538 طبع دہلی)

پھر 4 خلفاء راشدین کے نام حضرت نوحؑ کی کشتی میں لکھا ہوا بتاتے ہیں کہ اس کو دو ایک نہ گئے" (قصص الانبیاء) اس کتاب کو بھی ہم اتنا معتبر نہیں مانتے۔ اگر ہو بھی تو ان کے لئے باعث کمال ہے۔ قرآن میں اگر تذکرہ انبیاء علیہم السلام میں ان کے نیک استعمول، ظلیفوں بادشاہوں کا ذکر آ جانا عیب نہیں۔ "جب تم پر انبیاء مقرر فرمائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو تمام عالم میں سے کسی کو نہ دیا تھا" (ترجمہ مقبول، پارہ 6 رکوع 8) تو کشتی نوح علیہ السلام میں خلفاء راشدین کا تہر کا لکھا ہوا امام توحین انبیاء نہیں ہے۔

خود تو "ایک شیعہ راویوں والی کزور روایت بار بار سناتے ہیں "میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہونا تھا کیا" (اور الحمد للہ ہم اہل سنت تمام ازواج تمام بنات اور ان کی اولادوں کو اہل بیت مان کر کشتی میں سوار اور ناجی جنتی قرار دیتے ہیں) مگر شیعہ ہم کو نہیں مانتے اور ہمارے 4 خلفاء راشدینؓ کو بھی کشتی نوح میں لکھا ہوا برداشت نہیں کر سکتے۔ فبا للہ جب

شیعہ کے 12 امام نبیوں سے بھی افضل ہیں

جہاں تک کتب شیعہ کے 12 اماموں کا نبیوں سے افضل ہونا عمل اور عقیدہ میں حضور ﷺ پر بھی فائق ہونا آپ جاننا چاہیں تو ان کی ب سے پہلی اور بڑی مستند جامع کتاب اصول کافی کتاب الحجۃ ہی پڑھ دیکھئے۔ سینکڑوں روایات اماموں کو افضل بتاتی اور بتاتی ہیں۔ مگر حضور ﷺ کی منصوص تعریف و فضیلت میں تو 10 بھی نہیں ہیں۔

1۔ امام صادقؑ نے فرمایا امام رسول اللہ کے منزلت اور درجہ میں ہیں مگر وہ انبیاء نہیں اور ان کے لئے اتنی بیویاں حلال نہیں جو نبی ﷺ کے لئے تھیں ان کے علاوہ ہر بات میں وہ رسول اللہ کے برابر ہیں۔ (کافی جلد 1 صفحہ 270)

2۔ (امام پر بھی نبی کی طرح وحی آتی ہے) رسول تو وحی کی آواز سنتا ہے اور نیند میں دیکھتا ہے اور فرشتے کو آنے سے پہلے کہتا ہے۔ (امام وحی کی آواز سنتا ہے اور فرشتہ کو دیکھتا معاینہ نہیں کرتا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نبی اور محدث (وہ امام جس پر وحی نازل ہو) نہیں بھیجا۔ الخ“ (پارہ 17 رکوع 4) یہ قرآن میں از خود اضافہ ہے لفظ محدث نہیں ہے تو یہ آیت بھی شیعہ کے ہاں تحریف شدہ ہے۔ مگر امام کا صاحب وحی بنام محدث ہونا تو بتا دیا۔

3۔ اگلی حدیث میں ہے ”امام فرشتہ کا کلام (وحی) سنتا ہے مگر اسے دیکھتا نہیں ہے۔“ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 176 کتاب الحجۃ)

4۔ پیغمبروں سے بڑھ کر اماموں کی 10 صفات

امام باقر فرماتے ہیں امام کی 10 نشانیاں ہیں۔

- (1) پاک پیدا ہوتا ہے۔
- (2) ختم شدہ ہوتا ہے۔
- (3) جنبی نہیں ہوتا۔
- (4) اے جمائی نہیں آتی۔
- (5) (6) شہادتین کا (مسلمانوں والا) کلمہ بلند آواز سے پڑھتا ہے۔
- (7) (8) اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔
- (9) (10) اس کا پاخانہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوتا ہے۔
- (11) (12) اس کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہے۔
- (13) (14) اس کے نکل جانے کی مکلف ہے۔ (یہ ساری صفات کسی نبی کی تو شیعہ روایات میں نہیں ہیں۔) (کافی جلد 1 صفحہ 388)

5۔ چہار وہ معصومین ہر چیز پر قادر ہیں۔

جلال الاعین جلد 2 صفحہ 29 مترجم میں ہے

”پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسوی اللہ پر متصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور

ہادی و حافظ ہیں..... باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے پس جب کہ انبیاء و ملائکہ یہ منصب و عہدہ

نہیں رکھتے تو غیر معصوم جماعت کیونکر اس عہدے کو لے سکتی ہے۔“ (خلفاء راشدین پر طعن ہے)

6۔ امام مہدی نئی شریعت لائیں گے

حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب امام قائم علیہ السلام اٹھے گا تو نئی شریعت اور نئے احکام لائے جیسے آغاز اسلام میں حضور ﷺ نے مخلوق کو نئی دعوت دی تھی۔ (بحار الانوار جلد 13 صفحہ 547)

7۔ امام مہدی اپنے رسول ہونے کا اعلان کریں گے

حضرت صادق اور ان کے والد باقرؑ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کھڑا ہوگا تو یہ آیت پڑھے "میں تم سے ڈرا تو بھاگ گیا۔ اب مجھے رب نے نبوت و شریعت بخشی اور مجھے پیغمبروں سے بنایا۔"

(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 550)

یہی روایت بحار الانوار جلد 10 صفحہ 644 پر بھی ہے۔ اس میں امام مہدی کا صراحت دعویٰ رسالت و نبوت ہے۔ یہی شیعہ کائنات نبوت کا منکر ہونا ہے۔ تو بقول خود واجب القتل ہیں۔ (تفسیر برہان جلد 3 صفحہ 211 تحقیقی دستاویز صفحہ 69)

8۔ "ہمارے اعتقاد کے مطابق بلاشبہ حضرت علیؑ علیہ السلام حضور ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء سے افضل ہیں۔ (حضور کے علاوہ بھی مسلمانوں کو ایک دھوکہ ہے) اور ولایت کا درجہ بے شک نبوت سے زیادہ ہے"

(ہزار تہباری دس ہزاری از عبد الکریم مشتاق صفحہ 52 بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 475 باب ہفتم)

9۔ "اللہ نے ان ائمہ کو سب خلق پر گواہ بنایا ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا ان کے معاملات کو ان کے سپرد کر دیا تو جو چاہے ہیں وہ حلال کرتے ہیں۔ اور جو چاہے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے"

(اصول کافی کتاب الحجۃ کی روایت جلد 1 صفحہ ۴۴)

10۔ ابو القاسم خرقی موسوی اور امام عینی کی کتاب تحفہ نماز جعفریہ صفحہ 28 پر ہے۔

۳۔ "امامت مخفی نہ رہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری و ساری ہے..... اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے جس کو اللہ چاہے نبوت و رسالت کے جلیل القدر و غبدہ کے لئے منتخب کرے اسی طرح امامت کے معاملہ میں کسی کو اختیار نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جیسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعے کاغذ دینا معین کر لیتا ہے"

11۔ اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور منزہ ہیں۔ عہد اور سب کو کوئی خطا ان سے سرزد نہیں ہوتی۔ (تحفہ العوام صفحہ 7)

12۔ اصول کافی میں ہے کہ حضرت علیؑ کو وہی مرتبہ شان فضیلت ملی ہے جو محمد کو ملی ہے۔ اور حضرت محمد کو تمام مخلوق پر (علی کے سوا) فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح باقی 11 ائمہ بھی یہی شان (نبوت سے افضل) رکھتے ہیں۔"

قارئین! نبیوں سے افضل 12 اماموں کے بارہ ارشادات آپ بار بار پڑھئے۔ ختم نبوت کے عقیدہ و عمل میں اتحاد و یکار ملا حظ فرمائیے۔ پھر جوادی کا اتنا بڑا جھوٹ بھی اس پر سچا کر دکھائیے۔ ”یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ شیعان حیدر کردار آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبوت کرنے والے کو صرف کافر ہی نہیں کہتے بلکہ ایسے شخص کو واجب القتل سمجھتے ہیں“ (حقیقی رستادہ ص 68)

جوتنا اعتراض :

شیعہ تقیہ کے قائل ہیں جس کے معنی جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا کے ہیں۔ صفحہ 70

اس کے جواب میں موصوف نے ”تقیہ کا جواز قرآن و سنت کی روشنی میں“ عنوان باندھا ہے۔ پھر آیت
 اَلَا اِنَّ اَكْثَرَ رُفُلًا مُّطْمَئِنِّ بِالْاِيْمَانِ . اَلَا اَنْ تَقْتُلُوْا مِنْهُمْ نَفْسًا اور آیت رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اِلٰی لِرُغْوٰنٍ
 کثیروں کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

پھر احادیث سے پہلے تین سال خفیہ تبلیغ، حضرت ابوذر کو تبلیغ چھپانے کا حکم دینا اور حضرت معاذ کو اکہبار حدیث سے منع کرنا ہمارے دلیل بنیہ لکھا ہے۔ پھر فقہاء کے اس حکم سے استدلال کیا ہے کہ کسی آدمی کو قتل سے بچانے یا اس کا مال امانت بچانے یا کسی کو ایسے ظلم سے روکنے کے لئے جھوٹ بولنا واجب کہا ہے۔

الجواب : اسے کہتے ہیں ”ڈوبے کو تنکے کا سہارا“ مسلمانوں کو شیعہ کے اس تقیہ سے اختلاف ہے جس کی تفصیل دین چھپانے والی عداوت کے لئے خلاف واقعہ (جھوٹ) بات کہنے۔ کسی کو دھوکہ دینے کسی کے مال، ایمان اور جان پر ڈاکہ ڈالنے سے کی جاتی ہے۔ اور وہ ان کے ذخیرہ و احادیث سے باب التقیہ، باب الکتمان وغیرہ میں موجود ہے اور عنقریب ہم پیش کرنے والے ہیں۔
 اس بات میں سنی شیعہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ کسی کو کلمہ کفر کہنے پر قتل کی دھمکی، عزت و مال کے تلف کے خطرہ سے مجبور کیا جائے اور اپنی جان، اپنی عزت، دوسرے کی جان و مال اور عزت بچانے کی خاطر مجبوراً خلاف واقعہ بات کہے تو وہ گناہ گار نہ ہوگا۔
 آیات پر غور فرمائیں۔

۱۔ آیت اکراہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دہی (یو۔ ب۔ اسمعین کی شان میں اتری۔ جب اس کے ماں باپ کلمہ توحید پڑھنے کی وجہ سے یکے بعد دیگرے شہید کر دیئے گئے تھے۔ جب حضرت عمارؓ کو قتل کرنے کے لئے مجبور کیا گیا کہ انکار کر دو کلمہ کفر کہو حضرت عمارؓ نے جان بچانے کے لئے کلمہ کفر تو کہہ دیا دل مطمئن تھا جان تو بچ گئی مگر روتے ہوئے صورت حال حضور ﷺ کو آکر بتائی۔ آپ کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ آیت اکراہ نازل ہو گئی۔ تو فرمایا تیرے جیسے مجبور اور مکرہ لوگوں کے لئے اللہ نے رحمت سے دی۔ (الحمدیہ تفسیر ابن کثیر ص ۷۶ تحت سورہ نمل صفحہ ۱۰۶)

۲۔ دوسری آیت میں بھی کافروں سے دوستانہ تعلقات سے منع فرمایا۔ جز اس کے کہ ظاہر انہیں کبھی سے ان کا جوش عداوت کم کر کے

ان کے شر سے بچا جائے۔

3۔ رجل مومن والی آیت تو تفسیر شیعہ کی ضد ہے کیونکہ وہ یہ بتا رہی ہے کہ اس نے پہلے اٹھارہ ایمان کی ضرورت نہ بالی مگر جب حضرت موسیٰ کے قتل کی سازش ہوئی تو اس نے ایمان کا کھلا اٹھارہ کیا موسیٰ کا حامی بنا۔ قتل سے ان کو روکا اپنے کو فطرت میں والا موسیٰ کو بچانے دعوت دین پیش کرنے شرک سے روکنے اور جان دینے پر ہل پڑا۔ صورت وہی اسی ذوق کے کارہاں بیان کرنے کے لئے اتنی دور کوغ میں اس کی تقریر نہ اے قرآن میں کیسٹ کر کے سنائی ہے۔ جس کا آخری بناء یہ ہے۔ ”میری بات تم یاد رکھو کے اور میں اپنا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں تو اللہ نے اسے فرعون بنائیں سے بچایا اور وہ خود مذہب میں آگئے۔ (پارہ 24 رکو 10) جب ہے کہ کوئی مومنوں کی طرح اپنی جانیں بچانے والے امام حسین اور ان کے عظام ہمارے کی جانیں لینے والے اپنے گناہ نے جرم و تفسیر کے استدلال کے لئے یہ آیت پیش کر رہے ہیں۔ کیوں نہ کریں ان کا بنائے ہیں ناصر آل حسین علی بن عبد ثقیفی جو اپنے اسر ہٹا سب دو کو مشورہ دیتا تھا کہ ہم حسن کو حادیہ کے سپرد کر کے دولت کمائیں مگر اس نے اس پر لعنت کر کے اس کو چپ کر لیا۔ (مترجم جہاد المبین جلد 1 ص 310) یہ شہادت حسین کے دن اپنے ہزاروں مومنوں کو لے کر تفسیر خانہ میں چھپا رہا۔ کہ شہید ہو جائیں۔ تو انتقام کے بہانے انھوں کا اور قتل عام کراؤں گا۔ سیاست چکاؤں گا۔ چنانچہ چاروں کے دور میں تو کچھ نہ کر سکا۔ پھر امام زین العابدین کا منکر و مخالف ہو کر ان سے بددعا میں لے کر آپ کے چچا محمد بن ابی عبدیہ کی امامت کا قاتل ہو کر انتقام کے بہانے اٹھا۔ پند نامی گرامی نعرہوں کے علاوہ 70/80 ہزار بے گناہوں کا بھی خون بہایا تھا۔ سب شیعہ تفسیر کے کارنامے ہیں۔

کیا جو خون حسین کا شکوہ تو یہ جواب ملا تفسیر نے کیا تھا میں ڈاب ملا (کتب تاریخ)

اہل سنت کے ہاں تفسیر مجبور ہو کر جان بچانا ہے

ابتدا حضور ﷺ کو حکم ہی اعلان عام کے بغیر اپنے خاص دوستوں رشتہ داروں میں تبلیغ کا تھا۔ اسے شیعہ تفسیر سے تعبیر کرتا انسانی ہے کیونکہ آواز تبلیغ نہ چھٹی تھی ابو بکر صدیق نے اپنے دوست مشرہ و مشرہ و بلند ہائے۔ عمرو بن عبد باہر سے آواز تبلیغ من کر مسلمان ہونے کا آواز دے دیا کہتے تھے و سامعہ الا عبدو ابو بکر (بخاری) کہ آپ کے ساتھ زید بن حارثہ ملا۔ ابو بکر سفید پوش آزاد و آدمی ہی تھے۔ جن کو لے کر آپ حاکم احباب و خواص میں تبلیغ کرتے تھے۔ تین سال بعد آیت ”فدائی سلم بجا عطا ہوا ذکر سنائیے اور مشرکوں سے امراض کیجئے“ (پارہ 14 رکو 6) اتنی تو صفا پہاڑی پر سب کو جمع کر کے وحید سنائی۔ حضرت ابو ذرؓ نے کلمہ پڑھ کر کنار سے اریں کھائیں یہی حضرت عمرؓ کے ساتھ ہو رہا تھا۔ تو بطور تفسیر نہیں بطور شفقت آپ نے ان سے کہا اور تبلیغ نہ کر دے مگر بڑے جاوہر ہاں تبلیغ کر دے جب دارالمسلمین کو تو آجائے یہی اس مرد مومن نے کیا انتہاء نے یہ حکم دوسرے کی جان مال بچانے کے لئے خلاف واقعہ بات یا جھوٹ بولنا واجب کہا ہے اپنی جان و مال بچانے کے لئے جھوٹ بولنا واجب نہیں

کہا۔ وہ بول کر پچائے تو رخصت ہے۔ عزیمت نہیں۔ شیعہ رخصت و عزیمت کا تو کوئی فرق نہیں کرتے ہر وقت یا فرض کہتے یا ذاتی مفاد کے لئے کرتے ہیں۔ اہل سنت کے ہاں تقیہ رخصت ہے یعنی بحالت مجبوری اجازت ہے گو ثواب نہیں ملے گا۔ اور تقیہ نہ کرنا حق پر ڈٹ کر جان و مال کا نقصان اٹھالینا اصل اور عزیمت ہے۔ جو حضرت ابن زبیرؓ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے کیا۔ شہادت اور بڑا ثواب ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ ہی کو آپؐ نے فرمایا۔ لا تسروا کس الصلوۃ وان قلت او حرقت (متفق علیہ) تو نماز ہرگز نہ چھوڑنا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلایا جائے۔ اگر تقیہ واجب ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ حضرت معاذؓ کو داخلہ جنت کی حدیث بار بار سنانے کو جو آپؐ نے روکا جیسے عمرؓ نے بھی نہ سنانے کا مشورہ دیا تھا تو یہ تقیہ اور جان پہچانے کا نہ تھا بلکہ اس لئے کہ لوگ اس پر بھروسہ کر کے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور عمل کرنا چھوڑ نہ دیں۔ پھر تقیہ، پیغمبر کو، حقانی علماء کو، حق کو امام کو کرنا جائز نہیں۔ درحقیقت وہ باطل کی تمیزی ختم ہو جائے گی۔ اس پر شیعہ سنی علماء کی مراحت ہے۔

امام غنیؒ اپنی فقہی کتاب تحریر الوسیلہ کتاب الاسرار بالمعروف والنہی عن المنکر میں لکھتے ہیں

”اگر اسلام میں بدعت پڑ جائے۔ علماء دین اور مذہب کے سرداروں کی خاموشی۔ اللہ ان کا کلمہ بلند کرے۔ اسلام کی ایک عزت اور مسلمانوں کے عقائد کی کمزوری کا سبب بن جائے تو ان پر اس کا رد کرنا واجب ہے۔ خواہ کسی بھی ذریعہ سے ممکن ہو وہ انکار و تدبیر فساد ختم کرنے میں موثر ہو یا نہ ہو۔ اسی طرح غلط کام بند کرانے میں ان کی خاموشی بھی جائز نہیں۔ اس میں ان کا نقصان اور تنگی نہ دیکھی جائے گی بلکہ ان گناہوں کی اہمیت کا ملاحظہ کر کے علماء دین کو امتنا اور بدعت کو مٹانا واجب ہوگا“ (تحریر الوسیلہ جلد 1 صفحہ 473 طبع قم ایران)

شیعہ کے ہاں تقیہ کیا ہے

اہل شیعہ کے باب التقیہ والی ان روایات و عادات سے اتفاق نہیں ہے۔

- 1۔ اصول کافی جلد 2 صفحہ 217 طبع ایران۔ آیت سے استدلال ہے ”کہ اہل کتاب کو ان کے صبر پر دوہرا اجر دیا جائے گا“ پھر تقیہ (مذہب چھپانے) کو نیکی بتایا اور اشاعت دین (ازلیہ دین کا اعلان) برائی بن گیا۔ اگر ایسا ہی ہے تو محرم میں جلوس وغیرہ جتنی بدعات آج اشاعت شرک ہیں ان کو برا جان کر حکومت بند کر دے۔
 - 2۔ دین کے 9/10 حصے تقیہ میں ہیں تقیہ نہ کرنے والا بے دین ہے وہ دے کے سواہر بات میں تقیہ کرنا فرض ہے۔ (صفحہ 217) براہ کرم علماء اور انتظامیہ شیعہ سے تقیہ کرائے مکانوں پر کالے جھنڈوں سمیت کوئی بدعت مسلمانوں کو نظر نہ آنے پائے۔
 - 3۔ امام صادقؑ نے فرمایا اللہ کی قسم تقیہ اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا اے قافلہ والو تم چور ہو۔ خدا کی قسم انہوں نے کوئی چیز نہ چرائی تھی۔ ابراہیم نے کہا میں بیمار ہوں۔ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ (باب التقیہ صفحہ 217)
- یہاں سے ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ شیعہ کے ہاں تقیہ کا معنی بلا اکراہ و مجبوری جھوٹ بولنا ہے جو حرام ہے۔ حضرت یوسف نے

بھائیوں کو چور نہ کہا بلکہ چنانہ تلاش کر کے نہ پانے والے نے اعلان کیا کہ تم چور ہو تلاشی لینے دو۔ (پارہ 13 رکوع 3) اور وہ اپنے خیال میں سچا تھا۔ حضرت ابراہیم کی طبیعت ناساز تھی۔ کافروں کے میلہ میں جانا پسند نہ تھا تو سچ کہا میں بیمار ہوں تو حضرت ہمداد ابراہیم پر کسی کو جبر داکر ابھی نہ تھا۔ کہ جھوٹ کہتے۔

4- امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ”خدا کو تقیہ سے زیادہ زمین پر کوئی چیز پسند نہیں ہے اے حبیب! جو تقیہ کرے گا اللہ اسے اجر کرے گا اور جو تقیہ نہ کرے گا خدا اسے گرا دے گا۔ (باب التقیہ صفحہ 217)

5- امام صادقؑ فرماتے ہیں اپنے دین پر تقیہ کرو۔ اسے تقیہ کر کے چھپاؤ۔ جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

(باب التقیہ صفحہ 218)

کھربوں روپے کے مقروض ملک کی حکومت اور انتظامیہ سے یہی اپیل ہے کہ وہ ان سے رسوم چیزا کر تقیہ کرائیں تب یہ ہوگی ہوں گے۔

6- امام صادقؑ فرماتے ہیں اصحاب کبف تک تقیہ میں کوئی نہیں پہنچتا وہ کفار کی عیدوں میں جاتے جنجو (ٹائی) باندھتے تو خدا نے ان کو دودھراا جردیا۔ (باب التقیہ صفحہ 218) حالانکہ اصحاب کبف پر یہ تقیہ کا بہتان ہے جب وہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھ کر مسلمان ہوئے تو ہجرت کر کے غار پہنچ گئے (القرآن پارہ 15) تقیہ کر کے دین و کلمہ چھپاتے تو غار میں جانے کی ضرورت نہ تھی۔

7- امام صادقؑ فرماتے ہیں تم برے کام کر کے ہمیں نادہ نہ دلاؤ۔ ہر بری اولاد باپ کو برے اعمال سے بدنام کرتی ہے تم جن کے بن چکے ہو ان کی عزت بنو۔ برائی نہ بنوان کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ ان کی بیمار پرسی کرو۔ جنازوں میں جاؤ۔ وہ کوئی نیک کام نہ کرنے پائیں مگر تم وہ پہلے کر لو۔ (باب التقیہ صفحہ 218)

8- امام صادقؑ فرماتے ہیں تقیہ (مذہب چھپانا) میرے باپ دادا کا مذہب ہے جو تقیہ نہ کرے اس کا ایمان نہیں۔ (باب التقیہ صفحہ 218) یہی وجہ ہے کہ سوائے حد کے شیعہ کسی مسئلہ پر متفق نہیں۔

9- امام صادقؑ فرماتے ہیں تقیہ ہر ضرورت پر کیا جائے گا آدمی وہ موقعہ خوب جانتا ہے۔ (باب التقیہ صفحہ 218) (معلوم ہوا شیعہ تقیہ کے لئے جان و مال کا خوف شرط نہیں ہے۔ سنی اگر اہل و بچاؤ اور شیعہ تقیہ۔ کہ بوقت ضرورت اپنا اسناد حاصل کرو۔۔ میں یہی بنیادی فرق ہے۔)

10- امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ تقیہ سے زیادہ میری آنکھوں کی کوئی خنڈک کوئی چیز نہیں تقیہ مومن کی ذوالحال ہے۔

(باب التقیہ صفحہ 218)

11- امام صادقؑ فرماتے ہیں جوں جوں ظہور مہدی کا زمانہ قریب آئے گا کسان اشد للنفیہ تقیہ کی زیادہ ضرورت ہوگی۔

(باب النقیۃ صفحہ 218) مگر اب تو معاملہ الٹ گیا شیعہ ایسی سینکڑوں روایات جھٹلا کر تارکِ تقیہ ہو گئے ایران میں اپنی حکومت بنائی 12-11 مصادیق "فرماتے ہیں تقیہ ہر بات میں جائز ہے جس کی آدمی کو ضرورت ہوگی تو اللہ نے اس کے لئے وہ حلال کر دیا۔"

(باب النقیۃ صفحہ 218)

13-11 مصادیق "فرماتے ہیں اے مسلمان جس دین پر تم ہو جو اسے چھپائے گا باعزت ہو گا جو ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔" (باب النقیۃ صفحہ 218)

14-11 مصادیق "فرماتے ہیں ہمارا راز (امامت کا عقیدہ) چھپا رہا۔ جب کیساں (مختار ثقفی) کی اولاد کے ہاتھ لگا تو انہوں نے اسے سرکوں اور دیہاتوں میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ (باب النقیۃ صفحہ 218)۔ (معلوم ہوا یہ جلوس و شہرت جعفری مذہب نہیں بے دین مختاری مذہب ہے۔) ان 14 مبارک احادیث سے شیعہ اپنے مذہب کو چھپائیں انتظامیہ چھپائے تب فرقہ دارانہ فسادات ختم اور شیعہ سنی کا اتحاد نمایاں ہو گا۔ یہ بحث اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔

یہ بھی میرا تصور ہے کہ تم ہو دروغ گو یہ بھی میری خطا ہے کہ کج بولتا ہوں میں

پانچواں اعتراض :

مذہب ایک خلاف شرعی فعل ہے۔

"ہم اسے قرآن کی آیت نکاح محرمات سے غلط استدلال۔ چند دن عارضی جواز مذہب والی احادیث اور دروغی تک چند صحابہ کے جواز مذہب پر قائل ہونے سے استدلال کیا ہے" اور حضرت علی کا عمر کی طرح حرمت کے فتویٰ کو مشہور کرنا اور پھر سب کا حرمت پر اتفاق کر لیا ہضم کر گئے ہیں۔ لہذا اسفا

الجواب : تیسری دفعہ بھی شیعہ نے اپنے محبوب شغل سب سے بڑا کارٹو اب اور مذہب کی ترقی کا مایہ ناز ذریعہ مذہب کا ذکر خیر کر دیا۔ چونکہ کتاب کے اندر پھر آخر میں ہم اس پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں یہاں ہم تفصیلات میں پڑے بغیر صرف چند اہم اشاراتِ خدا و رسول اور تعلیماتِ اہل بیت پر اکتفا کریں گے۔ تاکہ قارئین کو یہاں پہلی مرتبہ مذہب کی حقیقت سمجھ آ جائے۔ اور اہل غلطی میں اس کی مذمت کر کے مولود مذہب کو دفن کرتے جائیں۔

15- مذہب سے بنا ہے۔ عربی میں اس کا ترجمہ نفع اور متاع کہلاتا ہے شیعہ کے ہاں بغیر ولی اور گواہوں کے وقت اور فیس مقرر کر کے جنسی نفع کا۔ غیر خاندانی عورت سے۔۔۔ فائدہ اٹھانا مذہب کہلاتا ہے۔

سابق کسروی حکومت کے ساسانی اصول میں ایک عارضی جنسی تعلق کا نام زیان ہے

فتح کسری اور ایران کے بعد جب فتوح البلدان بلاذری کے بیان کے مطابق "4 ہزار درجہ علیاء کے سرکاری افسران پہنچانے کے لئے نام کے مسلمان بن گئے" اور عبداللہ بن سبا یہودی یعنی منحنائی جیسا شاطر یہودی عالم ان کو قائم و مطمئن کیا تو وہ فاتحین اسلام سے دشمنی کے ساتھ مذہبی مسائل میں بھی اپنی قدیم عادات کو لائے۔ کہ اس عارضی جنسی تعلق کو عقد منقطع اور حد کے نام سے مشہور کیا اور آج تک اس کے جواز کے قائل چلے آ رہے ہیں۔ ورنہ بغیر گواہوں کے یہ عقد جنسی اسلام اور جاتی عرب میں کی رائج نہیں رہا۔ گواہوں کے ساتھ عقد موقت تھا۔ جسے شیعہ نے منہ بنا ڈالا۔ اسلام نے نکاح موقت اور جنسی تعلق کو لاتعداد جاتی رسوم کی طرح جب ختم کیا تو اسے بھی ختم کیا مگر شیعوں نے اسے حرام اور ختم شدہ نہ مانا جس کی طرح قائل چلے آ رہے ہیں اسلام میں دو طرح کا جنسی تعلق جائز ہے۔ 1- بیوی۔ 2- باندی۔

جو اب نہیں پائی جاتی اب صرف نکاح حلال دائمی سے بیوی کے ساتھ یہ تعلق ہو گا۔ بارہا ارشاد ہے۔

"جو بھی بیوی اور باندی کے سوا کوئی اور راہ تلاش کرے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔" (سورۃ مومنون، سورۃ معارج وغیرہ)

جب کہ شیعہ 4 طرح جنسی تعلق کے قائل ہیں۔ 1- بیوی۔ 2- باندی۔ 3- منہ۔ 4- تحلیل۔

اپنی باندی سے جنسی تعلقات کسی کے لئے حلال بتادے (فقہ وحدیث میں سب کتب شیعہ) اور قرآن نے ایسے تعلق کو بغاوت کا کاروبار بتایا ہے۔ (پارہ 18 سورۃ نور رکوع 10)

22 قرآن نے نکاح محرمات کے بعد صرف غیر خاندانی عورتوں سے نکاح اور باندی کو جائز بتایا ہے کافروں کی وہ عورت جو جنگ لڑنے آئے اپنے مردوں کے ساتھ قیدی بن جائے۔ کما غدا نجیف کسی سپاہی کے نام لگا دے تو بعد استبراء (ایک ماہ جنسی استبراء کے بعد) اس سے عورتوں والا تعلق جائز ہے۔ تاہم مذکورہ خاص گویا نکاح ہے۔ پھر جواز شادی کی یہ شرط لگائی "کہ تم ان کو مال (مہر) کے بدلے لو۔" (گواہوں کی موجودگی اور دونوں کا مسلمان ہونا دونوں کی احادیث میں متفق ہے۔)

مُحْصِنَاتٍ غَيْرِ مُسَاهِيحَاتٍ۔ کہ ان کو دائمی بیوی بنا کر رکھو۔ عارضی شہوت کا پانی نکالنے والے نہ ہو۔ اس سے حد حرام ہو گیا کیونکہ وہ عارضی شہوت رانی کا نام ہے۔ دائمی بیوی بنا کر رکھنے کا نام نہیں۔ پھر آگے لفظ لَمَسًا ہے اور ف کے معنی پس کے ہیں جو پہلی بات سے تعلق جلتا ہے۔ ما بے جان چیز یعنی عورت کے مقام خاص کی طرف اشارہ ہے کہ بعد نکاح دائمی بیوی کے مقام خاص (بہ) سے فائدہ جماع اچھا تو مقررہ مہر اور کر دو" (پارہ 5 پہلا صفحہ وایت)

اب حد والوں نے قرآن پر دو براہِ عقلم یہ کیا کہ ف کا معنی پس کے بجائے اور نئی عورت حد والا کر دیا۔ بہ کا ترجمہ کیا گئے۔ دھرا ہا کو منہ والا بنا کر عورت مسموم بنا دیا اور اِنْشَفَفْنَاهُمْ کالغوی ترجمہ (تم نے نفع اٹھایا) نہ کیا۔ بلکہ اپنا اصطلاحی بنا دئی ترجمہ تم نے منہ کیا۔ بنا ڈالا یہ تین غلط خیانتیں کسی سخت و قانون میں جائز نہ تھیں۔ مگر بددیانت اور بے جا

کوئی قانون نہیں ہوتا

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اگر یہاں لغوی کے بجائے اصطلاحی ترجمہ درست ہے تو اس آیت میں بھی یہی کرلو

فَلْيَقْتَصِرُوا فَإِنْ مَصِيْرٌ كُمْ إِلَى النَّارِ فرمایئے خوب لُغِ احْثالو (یعنی متہ کرلو) ٹھکانا تو تمہارا دروغ ہی ہے۔

(سورۃ ابراہیم، پارہ 13 رکوع 17)

33 ﴿نکاح کی دو قسمیں ہیں۔ 1- نکاح دائمی 2- نکاح منقطع جو متہ کہلاتا ہے﴾ (تحقیقی دستاویز صفحہ 77)

جھوٹ ہے۔ کیونکہ دو نکاح بنانا یہ خود ان کی ایجاد ہے کسی لغت فقہ اور قانون میں یہ تقسیم نہیں ہے۔ پھر یہ کہنا ”تمام شرائط و احکام جو

نکاح دائمی میں ضروری اور لازمی ہیں وہ سب نکاح متہ میں بھی ضروری ہیں“ دوسرا صریح جھوٹ ہے کیونکہ نکاح دائمی میں دو

مسلمان گواہ شرط اور اعلان عام کے مستحب ہونے کا اتفاق ہے (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 238 از قسینی)

خود مختار عاقلہ بالغہ عورت کا باپ دادا بھائی سے اجازت نکاح لینا بھی مناسب اور اچھا ہے (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 256 از قسینی)

مگر متہ میں ایسی کوئی بات ضروری نہیں۔ تہاد و آدمیوں کا ایجاب و قبول۔ وقت اور نفیس کا مقرر کرنا ہی شرط ہے (ہر کتاب شیعہ)

فروع کافی جلد 5 صفحہ 455 باب شروط متہ میں ہے ”امام جعفر نے فرمایا متہ میں صرف دو باتیں شرط ہیں۔

1- مدت مقرر کرنا۔ 2- اجرت مقرر کرنا (گواہ، اذن، خطبہ شرط نہیں) شیعہ کتاب الاستبصار جلد 3 صفحہ 148 طبع تہران باب

”متہ بغیر گواہوں کے“ میں ہے امام جعفر نے فرمایا بغیر گواہوں کے متہ میں کوئی حرج نہیں گواہ اس متہ میں ہونے مناسب ہیں

جب آدمی لڑکا (حلالی) چاہے (در نہ اسے خرای کہا جائے گا)

4 ﴿قرآن میں نکاح کا جہاں بھی ذکر ہے۔ یہ دس شرائط ہیں۔ 1- دائمی بیوی بنانا، 2- عارضی مستی نہ نکالنا آیا ہے۔ 3- اولیا

سے اجازت مانگنا بھی آیا ہے، 4- باندیوں سے اس وقت بتایا ہے کہ 5- آزاد عورت سے نکاح کی طاقت نہ ہو یا 6- زمانہ جلا

ہونے کا ذرہ نہ 7- پھر بھی مہر کریں باندیوں سے شادی نہ کریں تو بہتر ہے اللہ تو بخشنے والے مہربان ہیں۔ 8- غیر شادی شدہ

عورتوں غلاموں کو بیاہ دینے کی تاکید ہے۔ 9- باندیوں کا غیر سے جنسی فعل کرنا۔ خصوصاً ان کو مجبور کرنا بتلایا ہے۔ 10- جو

شادی کی طاقت نہیں رکھتے ان کو پاکدامن رہنے کی تلقین ہے حتیٰ کہ ان کو اللہ مالدار کر دے۔ 11- کتابی عورتوں کے ساتھ نکاح بھی

اس شرط پر ہے کہ ان کو دائمی بیوی بناؤ۔ صرف جنسی خواہش پوری نہ کر دو۔

(دیکھئے پارہ 5 پہلا صفحہ - پارہ 6 رکوع 8 - پارہ 8 رکوع 10)

اگر شیعوں کا عقدہ قرآن میں جائز ہوتا تو خدا اتنی شرطیں کیوں لگاتا۔ صاف بتاتا کہ جب تم جنسی خواہش پوری کرنا چاہو تو ایک

ایک کپڑا دو مٹھی غلہ دے کر متہ ہی کرلو۔ - کم خرچ بالانشین

حرمت متعہ قرآنی آیات کی روشنی میں

اب مقبول ترجمہ سے ہی یہ 10 شرطیں ملاحظہ کر لو

- 1- اس کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں کہ تم اپنے مال خرچ کر کے بحالت پاکدامنی نہ بغرض بدکاری ان کی خواستگاری کرو۔ (پارہ 5 صفحہ 161 انفکار بک ڈپولا دور)
- 2- اور جو تم میں سے اتنا مقدور نہ رکھتا ہو کہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومن لونڈیوں سے نکاح کر لے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تمہارے ایمان سے خوب واقف ہے تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ (ایضاً)
- 3- تم پس ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو اور ان کو ان کے مہر نیکی کے ساتھ ان کو دے دو۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۲)
- 4- (بشرطیکہ) وہ عقیقہ ہوں نہ بدکاریں اور نہ چوری جیسی آشنائی کرنے والیاں۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۲)
- 5- یہ تجویز (باندیوں سے نکاح) ان کے لئے ہے جو تم میں سے زحمت تجرد (گناہ) سے ڈرتے ہوں۔ (ایضاً صفحہ ۱۶۲)
- 6- اور صبر کرنا تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ نساء، پارہ 5 رکوع 1 صفحہ ۱۶۲)
- 7- اور تم میں سے جو مرد بے زوجہ ہوں اور جو عورتیں بے شوہر ہوں ان کے اور تمہاری لونڈی غلاموں میں جو نکاح کے قابل ہوں ان کے نکاح کر دو اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔ (پارہ 18 رکوع 10)
- 8- اور تمہاری لونڈیاں اگر پاکدامنی کی خواستگار ہوں تو ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ (پاکدامنی کی شرط احترازی نہیں بدکاری کی گندگی جتانے کے لئے ہے کہ وہ تو پاک رہیں تم برا کرادیہ کیسے ہو سکتا ہے؟) (ایضاً)
- 9- اور جن کو تم میں سے نکاح میسر نہ ہو ان کو عفت برتنی چاہئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

(سورۃ نور، رکوع 10)

- 10- اور مسلمان پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جن کو تم نے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ (نکاح میں جائز ہیں) جس وقت کہ تم ان کے مہر دے دو۔ درآنحالیکہ ان سے نکاح کرنا منظور ہونہ کہ زنا یا خفیہ تعلق اور جو ایمان کا منکر ہو گیا تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں نوناٹا ٹھانے والا ہوگا۔ (پارہ 6 سورۃ مائدہ رکوع 1)
- ﴿5﴾ قرآن کی ان 10 آیات سے صراحتاً عارضی عقد نکاح موت کا حرام ہونا جب واضح ہو گیا اور شیعہ اسے ہی متعہ کہتے ہیں تو وہ حرام ٹھہرا۔ متعائی عورت نہ بیوی ہے کہ اسے طلاق ملے۔ دراثت پائے، روٹی مکان کی مالک ہو، تہمت لگے تو ان کو ان کے عزت بچائے۔ بیوی جیسی عدت گزارے اور عدت کا خرچہ پائے۔ 4- سے زیادہ بیویوں پر اس کا لانا ممنوع ہو، شیعہ روایات صریح ہیں کہ وہ بازاری عورت کے سوا اور کچھ نہیں۔ شیعہ کا بغیر گواہوں کے عقد کو متعہ کہنا گویا خنزیر کو بکرا کہنا ہے۔

شیعہ روایات میں متعانی عورت کا مقام

امام باقر فرماتے ہیں کہ وہ نہ چار میں سے نہ ستر میں سے صرف کرایہ دار عورت ہے۔ اجرت اور حدہ کرانے کے سوا کسی چیز کی حدہ نہیں ہے۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 451) الفقیہ جلد 3 صفحہ 294 میں ہے ”کہ حدہ کی کم سے کم اجرت گندم سے بھری دو بھیلیاں ہیں“ الفقیہ صفحہ 297 میں ہے ان المومن لا یکمل حنسی یتمتع مومن حب کامل ہوتا ہے کہ حدہ کر لے صفحہ 296 پر ہے حدہ کی مدت 45 دن ہیں جب مدت ختم ہوئی تو بغیر طلاق کے جدائی ہوگئی۔

حدہ کا ثواب امام باقر سے پوچھا گیا تو فرمایا ”جب صرف اللہ کی رضا اور منکرین کی مخالفت کے لئے کرے تو بر بات کے بدلے نیک، اچھے بڑھانے پر نیکی ملے گی۔ جب اس کے قریب ہوگا تو گناہ معاف ہو جائیں گے جب غسل کرے گا تو ہر بال پر پانی تلنے کے بدلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے لئے یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا سے چلا جائے اور حضور کی سنت پوری نہ کی ہو (یعنی بغیر حدہ کئے کرائے وہ مکروہ دنیا سے رخصت ہوا) الفقیہ جلد 3 صفحہ 295

تحقیقی دستاویز میں پیش کردہ حلت متعہ پر احادیث و آثار پر ایک نظر

خیانت سے پہلی روایات جواز تو نقل کی ہیں مگر پھر حرمت و نسخ والی روایات نقل نہیں کیں سوال کو اصل عبارت بنا کر لکھتے ہیں جواب نقل نہیں کرتے لَا تَغْرِبُوا الصَّلَاةَ پڑھتے ہیں وَ أَنْتُمْ مُكَادِمُونَ نہیں پڑھتے شیعہ اسی خیانت میں ممتاز ہیں۔ اسی خیانت سے امام حسینؑ کو بلایا۔ ان کی درخواست کے باوجود وہ اس نے جانے دیا۔ خود نسخ کر کے تو امین بنے اب نثر یہ جلوس نکالتے ہیں۔ کہ ہم زندہ ہو گئے۔ پہلی روایت حضرت جابر سلمہؓ سے ہے کہ ایک لشکر و جنگ میں ہم کو حضور نے حدہ کی اجازت دی تھا۔ پھر اسی حدیث کے آخر میں ہے امام ابو عبد اللہ بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے انہ منسوخ کر دیا اجازت بند ہوگئی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 767 طبع نور محمد کراچی)

اباب کا نام بھی نکاح حدہ کا حرام ہونا ہے۔ پھر حضرت علیؑ کی یہ حدیث ہے کہ آپ نے ابن عباس سے کہا کہ حضور ﷺ نے خیر کے دلوں میں حدہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا ہے۔

پھر اگلی روایت میں ابن عباسؓ نے رخصت اس شرط کے ساتھ بتائی کہ آپ کے زمانہ میں سخت حالت میں عورتوں کی تلک کی وجہ سے یہ رخصت ملتی تھی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 767)

تارکین! آپ نے شیعہ مؤلف کی تین خیانتیں دیکھ لیں۔

1۔ باب حرمت حدہ کا نام ہی نہیں لیا۔ روایت نقل کر دی۔

2۔ آخر حدیث بھی نقل نہ کی کہ حضرت علیؑ سے حضور ﷺ سے منسوخ ہونا بیان کیا تھا۔

3- حضرت علیؓ کی حرمت متحد اور گدھوں کی حرمت بھی بیان نہ کی۔ اللہ کا فرمان سچا ہے وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمَخَانِينَ۔

دوسری روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے ہے کہ ہم نے خسی ہونا چاہا حضور نے منع فرمایا کہ ایک کپڑے پر بھی نکاح کے لئے عورت ملے تو نکاح کر لو مگر خسی نہ ہو۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 759)

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں مطلق نکاح کرنے کا حکم ہے متعہ کا تو لفظ ہی نہیں باب ہی "علیحدگی اور خسی ہونے کی کراہت کا ہے" بالفرض اپنی محبت سے شیعہ متعہ ہی مراد لیں تو اپنے محبوب علیؓ کی اوپر والی حدیث پر بھی ایمان لائیں کہ حضور ﷺ نے حرم منسوخ کر دیا۔ حرام بتایا۔ اب اگر ایک حدیث منسوخ کو مانیں ناح کو نہ مانیں تو کیا خود غرضی اور بددیانتی یہود کی عادت نہیں

"کہ کتاب کی ایک بات تو مانتے ہو تو دوسری بات سے کافر بن جاتے ہو۔ تمہارا بدلہ اس کے سوا کیا ہے کہ دنیا میں تو سوار رہو" (چیز اور لبوہان بنو) اور قیامت کے دن بدترین عذاب میں لوگو " (القرآن پارہ 1 رکوع 9) مسند احمد کا حوالہ بھی ملا ہے۔ وہاں حضور ﷺ پر متعہ کی تہمت لگائی ہے۔ معاذ اللہ۔ آپ نے کس ہاشمی مطلبی اپنے کفو کی خاتون سے کیا؟ امام باقرؑ کی طرح اس سوال سے سب شیعہ مجتہدوں کا سر شرم سے جھک جائے گا۔ یہاں حضور ﷺ کا حج تمتع مراد ہے۔ کہ شیخین نے عارضی پابندی لگائی "کحج کرنے آتے ہو پھر عمرہ تمتع کر کے بیویوں کو جھاڑیوں میں لئے پھرتے ہو"

تیسرا حوالہ تفسیر مظہری کا دیا "کہ متعہ پر صحابہ تابعین کا عمل تھا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 79)

جواب یہ ہے کہ حضرت علیؓ کے دوست کہلا کر 80 ہزار مسلمان کٹوا کر پھر جماعت علی سے نکل کر خارجی بننے والے آپ سے ہجرت لڑ کر پھر آپ کو شہید کر دینے والے یہ مومن روایتی خیانت کے یہاں بھی مرتکب ہوئے کہ علامہ مظہری نے 4 صفحات تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 272 تا 275 پر متعہ کی بحث کی ہے۔ ایک صفحہ پر مؤید روایات نقل کر کے تین صفحوں پر ان کا جواب اور اسی روایات تفصیل سے ذکر کی ہیں۔ پھر آخر میں فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

"والا جماع منعقدة علی عدم جواز المتعة و تحريمها ولا خلاف لی ذالک فی علماء

الامضاء الا من طائف من الشيعة"

(ترجمہ) متعہ ناجائز ہونے اور اس کے حرام ہونے پر امت کا اجماع ہے سب ممالک کے علماء میں سے کسی

کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں صرف شیعہ کا طائف (گروہ) اس کا قائل ہے (طائف کی جمع طوائف

کنجریاں اس کا اردو ترجمہ بنتا ہے)

ناخ 22 احادیث

ناخ 22 احادیث ہم یہاں نقل نہیں کر سکتے کچھ مطاعن کے اندر آگئی ہیں۔ رجوع ابن عباس پر یہ روایات ملاحظہ فرمائیں۔

1- حضرت علیؓ نے ابن عباسؓ کو ڈانٹا کہ آپ ﷺ راہ پر ہیں۔ (حالہ)

2۔ بیہوشی نے زہری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اس وقت تک نہیں مرے جب تک جواز حد کے فتویٰ سے رجوع نہ کر لیا۔
3۔ ابو داؤد نے اسے صحیح میں ذکر کیا ہے۔

4۔ ابو داؤد نے ناخ میں اور ابن المنذر نے نخاص وغیرہ میں ابن عباس کے شاگرد عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا آیت طلاق نساء نے عدت کے ذریعے حد کو ختم کر دیا۔

5۔ ابن سینب نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حد کو آیت میراث نے ختم کر دیا ہے۔ (ابو داؤد، بیہقی وغیرہ)

6۔ جب تک ابن عباس نے رجوع نہ کیا تھا تو وہ حالت اضطراب میں مجبور کے لئے جائز کہتے تھے۔

(تفسیر ابن المنذر، بیہقی) تفسیر مظہری صفحہ 274-275

نیز جواز پر جو صحابہ و تابعین کے نام لکھے ہیں وہ دھوکہ ہے کہ منسوخ کا ذکر کیا ناخ روایات نہ بتائیں۔ تابعین کی جہالت ہم پر حجت نہیں۔

تابعین متعہ کو ابن حجرؒ کے جوابات

فتح الباری جلد 9 بھی سامنے کھلی ہے اس میں ہے بھی شیعہ کی یکطرفہ کارروائی ہے۔ جو کچھ علامہ ابن حجر نے حد کی حرمت پر فتویٰ جواز کے بعد دائی نسخ اور جوابات دیئے ہیں۔ ان کو شیعہ شیر مادر جان تک ہنسن کر گئے ہیں۔ ابن حجر فرماتے ہیں "بہت سی احادیث صحیحہ صریحہ اس پر آئی ہیں کہ آپ نے اجازت کے بعد حد سے منع فرما دیا تھا۔ وفات سے پہلے بھی منع فرمایا جیسے ابو داؤد نے زہری سے روایت کی ہے کہ ربیع کے والد برہہ نے فرمایا آپ نے حجۃ الوداع کے دن بھی حد سے منع فرمایا پھر جواز کے ایک راوی عبد اللہ بن محمد بن علیؒ پر بڑی گہری جرح کی ہے۔

"کہ حسن بن محمد بن علیؒ ہم کو سب سے پیارا ہے۔ عبد اللہ تو سبائی تھا۔ سبائی عبد اللہ بن سبا کی طرف منسوب ہے یہ رافضیوں کا برابر تھا۔ بخاری بن ابی عبد اللہ ثقفی بھی ابن سبا کی رائے رکھتا تھا۔ جب وہ کوفہ پر قابض ہو گیا اور امام حسینؑ کے قاتلوں کو تلاش کیا تو امام حسین کے جباروں نے اس سے محبت کی پھر ان کی اکثریت اس سے الگ ہو گئی کیونکہ اس کے بہت سے جھوٹ نکل آئے۔ سبائی کی رائے میں محمد بن علیؒ سے محبت تھی اور وہ اس کو امام مہدی جانتے تھے کہ وہ مرے گا نہیں آخر زمانہ میں نکلے گا۔ کچھ نے اس کی موت کا قرا کر لیا اور یہ سمجھا کہ اب امام اس کا بیٹا ہاشم (بن محمد بن علی) ہے ہاشم سلمان بن عبد الملک کی حکومت میں 99ھ تک حکومت ہوا۔ (فتح الباری جلد 9 صفحہ 72 طبع دار الریان قاہرہ باب لہنی رسول ﷺ عن نکاح المتعہ اخیراً) پھر زہری پر یہ احادیث بھی لکھی ہیں۔

1۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں نے تم کو حد کی اجازت دی تھی اسے قیامت تک اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ (جلد 1 صفحہ 74 ایک روایت میں ہے فتح مکہ کے سال ہم کو حد کی اجازت تھی پھر ہم نے مکہ فتح کر لیا تو مکہ (ومضافات) سے

نکلنے سے پہلے اللہ نے حرام قرار دے دیا۔ طاؤس بھی مضافات کہہ رہے ہیں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی تو متعارض روایات صحیح نہیں صرف غزوہ فتح مکہ کے موقع پر متحدہ چند دنوں کے لئے حلال کیا گیا تھا۔ غزوہ خیبر والی روایات میں بھی اہل علم کے ہاں کام ہے اور عمرۃ القضا میں تو کوئی روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ حسن بصری کی مراسیل سے ہے اور اس کی مراسیل کمزور ہیں کیونکہ وہ ہر کسی سے روایت کرتے ہیں۔ بالفرض ثابت ہو تو ایام خیبر مراد ہیں۔ اور عمرۃ القضاء اسی سال (7ھ میں) ہوا تھا۔

(فتح الباری جلد 9 صفحہ 75 طبع ہدایت)

پھر علامہ آخر میں صفحہ 79 جلد 9 پر فرماتے ہیں

”ثم اجمع السلف والخلف على تحريمها الا من لا يلتفت اليه من الروافض و جزم

جماعة من الا نمة بتفرد ابن عباس باباحتها“

(ترجمہ) سلف و خلف (تمام صحابہ و تابعین اور ائمہ دین) کا اجماع ہے کہ متحدہ حرام ہے ہاں روافض کی

طرف توجہ نہ کی جائے گی وہ حلال کہتے ہیں ایک جماعت ابن عباس کو بھی منفر د مانتی ہے۔

پھر ابن حجر چند افراد کا نام لے کر جن کا ذکر صفحہ 79 پر شیعہ نے کیا ہے ایک ایک کی تردید کرتے اور جواب دیتے ہیں۔ ابن عبد البر کا ان افراد کو قائل ماننا محل نظر ہے۔ ابن مسعود سے تو حرمت صریح اسماعیلی نے نقل کی ہے معاذیہ نے بھی اباحت کے موقع پر معاندہ سے کیا تھا۔ ابوسعید کی تو روایت بھی کمزور ہے۔ رہے ابن عباس تو ان سے مروی حرمت کی حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے۔ رہے سلمہ اور معبد دونوں کا قصہ ایک ہے کہ واقعہ متحدہ ہونے میں ہی اختلاف ہے۔ جابر کا لفظ فعلنا ہے یہ تو عام صحابہ کو شامل ہے ان کا اپنا کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ واقعہ بھی حرمت سے پہلے کا ہے پھر حجت بر جواز نہ رہا۔ رہے عمرو بن حرث اور ان کا جابر سے روایت کرنا کہ تمام صحابہ تھے عجیب ہے۔ ایک صحابی کے کرنے پر بھی یہ لفظ سچا ہو جاتا ہے۔ پھر جو تابعین کا ذکر کیا ہے تو عمر کے اعلان کے بعد کسی کا کرنا حجت نہیں۔ پھر ابن حزم کچھ افراد کا ذکر کرنے کے بعد جو یہ کہتے ہیں کہ قیامت تک متحدہ کی حرمت ثابت ہے تو ہم (سب مسلمان) اسی پر ایمان رکھتے ہیں کہ حرمت نے متحدہ کو منسوخ کر دیا ہے۔ واللہ اعلم (فتح الباری جلد 9 صفحہ 170)

اب آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ کتاب میں پورا کیا ہوتا ہے اور یہ مطلب پرست سیاق و سباق کا حوالہ دینے بغیر کیا نقل کر دیتے ہیں حضرت اسماء بنت ابی بکر پر بہمت۔

حضرت اسماء پر جھوٹی تہمت لگا کر یہ دوسری مرتبہ ہمارا دل دکھا رہے ہیں۔ کاش یہ اپنی بہن بیٹیوں کو بھی اس کی اجازت دیتے۔

1۔ آپ غور فرمائیں کہ صرف حضرت ابو بکر صدیق کی بڑی صاحبزادی حضور ﷺ کی نسبت بہن سالی اور آپ کے بھوپتی زاد

بھائی حضرت زبیر کی الہیہ محترمہ پر یہ کتنی بڑی تہمت ہے ان کا تو ایک ہی نکاح حضرت زبیر سے عمر بھر کے لئے ہوا تھا۔ یہ متحدہ ہونے

و آپ کی نسبت بہن پر یہ جھوٹی تہمت بار بار لگائی ہے۔ ہم ان کو گالی تو نہیں دیتے۔ روافض کو متحدہ باز ہی کہا ہے۔

حق۔ خاندہ والی تو حقہ نہیں کیا کرتی۔ وہ جواز متعہ کے دنوں میں عام مسلمان عورتوں کی نسبت سے جمع منکمل کا منہ بولتی ہیں۔ فعلناھا کچھ ہماری عورتوں نے یہ کیا ہے۔ بطور جھوٹ اور لاذاری اس لفظ کا ترجمہ شیعہ نے کیا ہے "خود میں نے حقہ کیا" (تحقیقی دستاویز صفحہ 79) ہمارے خیال میں یہ روایت ہی صحیح نہیں پھر سند کسی کتاب میں مذکور نہیں کہ ہم رافضی راویوں کے پرچے غلم رجال سے اڑاتے۔ کیا یہ بددیانتی اور خیانت نہیں۔ رسول پاک ﷺ کے گھرانہ بیوی اور بہن کے ان دشمن یہود و نجوس پر کیا اللہ کی لعنت نہیں برستی؟ مانا کہ آپ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے ساتھ اتنی ہی دشمنی ہے جتنی شاہ کسریؒ ایران اور شاہ فیروزؒ روم تھیں کہ ان مسلمان غلیغوں نے ہماری بین الاقوامی سلطنتیں کیوں خاک میں ملا دیں۔ مگر اب تو وہ حضور ﷺ کے خزان محترم اور باپ کی طرح معزز ہیں ان کی دو بیٹیاں حضور ﷺ کے حرم محترم اور مومنین کی مائیں ہیں۔ نام کے مسلمان و مومن کہلانے والے فرقہ کو کچھ تو حضور ﷺ کے گھرانہ اور اہل بیت کی لاج رکھنی چاہئے۔ اور یوں یادہ گوئی سے ہر دور میں حضور ﷺ کے علاوہ کروڑوں مسلمانوں کا دل نہ دکھانا چاہئے۔

کیا میں قسم اٹھا کر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ایسے ذاکر، مجتہد، عزادار دنیا بھر کے بدترین کفار یہود و نجوس سے بھی بدتر حضور ﷺ کے دشمن ہیں کہ کسی کا فرقہ بھی آپ کے گھرانہ کی معزز خواتین کی ایسی بے عزتی نہیں کی جو یہ رات دن تقریر و تحریر میں یادہ گوئی کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کون شیر بہادر ہے کہ اس کی بہن، سالی، بیوی پر کوئی ایسی بکواس کرے اور وہ خوشی سے برداشت کر لیں؟

جمع منکمل کا منہ فرد واحد پر منکمل کے بغیر بولا جاسکتا ہے۔ فتح الباری جلد 9 صفحہ 174 پر ہے فعلناھا یہ تمام صحابہ کی تعظیم نہیں پاتا بلکہ ایک شخص کے فعل پر سچا ثابت ہو جاتا ہے۔ (نسخ البلاغہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

"کنانقتل آباءنا و ابناءنا و اخواننا فی الاسلام و ما لزید الا ایمانا و احسانا....." الخ

(نسخ البلاغہ جلد 1 صفحہ 100)

(ترجمہ) ہم اسلام کے لئے جہاد میں اپنے باپوں بیٹوں بھائیوں وغیرہم کو قتل کرتے تھے اس سے ہمارا

ایمان و یقین اور بڑھ جاتا تھا۔

بتائے حضرت علیؓ نے کونسا باپ قتل کیا۔ کونسا بیٹا مارا۔ کونسا بھائی ختم کیا تھا۔ اگر حضرت علیؓ کا یہ کلام اس لئے سچا ہے کہ دیگر صحابہ نے یہ بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ اور حضرت علیؓ اسے مسلمانوں کے لئے باعث فخر جانتے ہوئے جمع منکمل کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں تو تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوتی تو حضرت اسماءؓ کا فعلناھا کا مطلب یہی جانیں نہ کہ خود ان پر جہد کی تہمت لگا دیں۔ اللہ ان شیعوں کو ہدایت دے کہ وہ ایسی جھوٹی دلائل و باتیں چھوڑ دیں۔

آخر میں مولانا مسرور دی کا جواز متعہ پر حوالہ بھی شیعہ نے دے دیا ہے۔ ہم اس کی وضاحت کتاب کے آخر میں کر چکے ہیں۔

نیک مسلمان افسروں سے احقر کی اپیل

یہاں میں پاکستان کے خیر خواہ، قانون اسلام کے طالب، امن پسند، وحدت امت کے خواہاں باشرعاً یا کم از کم ابراہیم گونمازی افسران بالا سے جو مولانا مودودی مرحوم کے عقیدت مند اور جو جماعت اسلامی سے وابستہ سینئر سرکاری ملازمین ہیں۔ ان سے عرض گزار ہوں کہ وہ خود غرض فرقہ کے مولانا مودودی کی تحریرات سے حوالے دیکھ چکے۔ مولانا مرحوم تو حضرت ابو بکرؓ کے اہل سنت کی طرح بڑے عقیدت مند تھے۔ ان کی ایسی بین الاقوامی خدمات پر تحریر کا تو کسی شیعہ نے آج تک حوالہ نہ دیا۔

ندوے گا یہیں سے آپ سمجھ جائیں کہ ان کو آپ سے کوئی محبت نہیں وہ

۔ سلام روستائی خالی از غرض نیست (دیہاتی کا سلام غرض کے بغیر نہیں ہوتا)

والے ہیں۔ آپ سے بس نئے لائسنس بنوا لیتے ہیں۔ اور آپ ان کے ایرانی انقلاب کے آج تک مداح ہیں۔ حالانکہ اپنے اقتدار کے لئے تقریباً 25 لاکھ افراد مروانے مارنے والے نے وہاں اقلیتی 35 یا 25% یا زیادہ مسلمانوں کو اپنے حقوق تو نہیں دیئے کروڑ بھر آبادی کے تہران دار الحکومت میں ایک مسجد بھی نہ بننے دی پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے سفیر اپنے سفارت خانوں میں نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔ یہاں اسلام آباد کی سرکاری ہستی میں ان کے بیسیوں امام باڑے بنائے جا چکے ہیں۔ تو اللہ آپ کو پاکستان میں اسلامی انقلاب قرآن و سنت کا نفاذ اور خلفاء راشدین کا عدالتی نظام زندہ کرنے کی توفیق دے۔ فقہ جعفریہ والوں کو ان کی فقہ میں ہی مذکور مذہبی باتوں کا صرف عبادت گاہ میں پابند کریں۔ بازاری بد امن جلوس رکوادیں۔ جو نہ ان کا فقہ میں ہیں نہ ایران و عراق میں نکلتے ہیں۔ اور وہ ناموس صحابہ اور مسلمانوں کے لئے بہت دلازار ہیں لعنتیں، تہرے، لوٹے پڑھتے ہیں۔ سنی مسلمانوں کو آوارہ، مغربی تہذیب کا دلدادہ اور ارکان اسلام سے آزاد بالکل نہ ہونے دیں۔ بدعات اور سرکوں پر ہلڑ بازی سے جلوسوں پر قدغن لگائیں۔ کسی سرکاری ملازم کی ترقی فرض کی ادائیگی کے علاوہ نماز اور اسلام پر عمل سے بھی وابستہ کر دیں۔ تو انشاء اللہ پاکستان امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

دنیا بھر میں غیرت و بہادری میں مشہور ہماری فوج امریکہ کے کہنے پر اپنے دیندار مسلم بھائیوں کو مارنے سے باز آ جائے گی۔ اور پھر اس ایٹمی ملک پر تمام مسائل معاش سے آراستہ ریاست اور اسلام کے نام سے اپنے برصغیر کے صرف 15 رقبے اور مسلم آبادی پر کثیر مشتمل خطہ پاکستان عطیہ رخصن کو کوئی مغربی شرتی بین الاقوامی طاقت بری نگاہ سے نہ دیکھے گی نہ دھکی دے سکے گی نہ ہمارے وسائل پر عراق کی طرح قبضہ اور ایٹمی مسائل کا اجتماع کر سکے گی۔ کیونکہ ہم وَاَنْتُمْ اَلَا غُلُوْنُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ کا مصداق ہوں گے۔ جبکہ 2011ء کے آخر میں فوج پر امریکی حملے کے بعد وہ جاگ گئی اور پالیسی بدل دی گئی۔ اے اللہ نفاذ تو انہیں اسلام سے پاکستان اور مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ ان کو اپنے طاقتور قدموں پر براہمان فرما۔ آمین

متحدہ بین الاقوامی قوانین کے تحت بھی حرام ہے

دنیا بھر کا قانون ہے کہ ہر حکومت و شریعت کے احکام حالات زمانہ سے بدلتے رہتے ہیں مگر آخری حکم قانون بن جاتا ہے پہلے منسوخ اور ختم کر دیے جاتے ہیں۔ اسلامی احکام مثبت و منفی تدبیراً آئے۔ مکہ میں توحید و رسالت، قیامت اور کچھ اخلاقیات کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بخود نماز 10 نبوت میں شب معراج فرض ہوئی اب اگر کوئی مکرین حدیث کی طرح 3-2 نمازیں مانے اور قرآنی آیات صبح و شام نماز پڑھنے والی پیش کرے تو اس کی غلطی ہوگی۔ شراب، جوا، سود پہلے جائز تھے۔ مدینہ میں حرام ہوئے تو جواز پر پہلی آیات کوئی پڑھے تو گمراہی ہوگی۔ اسی طرح متحدہ ایک دو جنگوں کے وقت ضرورت کے لئے جائز ہوا۔ پھر آپ نے منع اور حرام بتا دیا اب کوئی شخص پہلی حلت والی روایات اور کچھ صحابہ کے اعمال تو بتائے مگر حرمت والی آیات اور صحابہ کا رجوع نہ مانے تو اس کی گمراہی میں کیا شک ہے؟ شیعہ فرقہ دارانہ تعصب سے بٹ کر بین الاقوامی ترقی سے سوچیں تو ان کو سود، شراب کی طرح حرمت متحدہ کا یقین ہو جائے۔

متحدہ فطرت انسانی اور غیرت کے بھی خلاف ہے

کسی شیعہ کو آپ کہیں تم اولاد متحدہ ہو وہ لڑ پڑے گا۔ کوئی شخص، چند گھنٹے، دن، ہفتے، ماہ، وقت معین کے لئے کسی سے رشتہ منگے اس کی خیر نہیں۔ اگر کسی شیعہ کو یہ چلے کہ اس کی ششماہی، بیٹی محرم نے متحدہ کرایا ہے وہ اسے مارنے پر تل آئے گا۔ کیونکہ اجازت تو اس کی ملی نہ تھی خفیہ کیا تو گھر والے زنا سمجھ کر مارنے پر آ گئے۔ اس سے یہی بات معلوم ہوئی کہ شیعہ دینی ہر غیر خدا سے گناہ، فطرت کے خلاف اور غیرت کا قتل جانتا ہے۔

ائمہ سے شیعہ روایات دیکھیں تو وہ بھی اس حرکت کو بے غیرتی کہتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

1) امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آدمی کنواری سے متحدہ کر سکتا ہے؟ فرمایا (نہ کرے) کہ اس کے گمراہوں پر عیب (بے غیرتی کا داغ) لگانا (مجھے) پسند نہیں ہے۔ (الفتاویٰ جلد 3 صفحہ 293 طبع بازار سلطانی تہران)

2) امام جعفر نے فرمایا۔ دو شیرازہ متحدہ نہیں کر سکتی جب تک اسے باپ اجازت نہ دیدے۔ (ایضاً)

تو کنویں کی حیا دار لڑکی یہ اجازت مانگے گی۔ اور کون غیر متحدہ باپ اس کی اجازت دے گا؟ کوئی مجتہد بتا دے۔

3) امام صادق سے کنواری لڑکیوں کا متحدہ کرنا پوچھا گیا تو فرمایا کیا متحدہ صرف ان کے لئے بنایا گیا ہے؟ یہ (متحدہ والوں سے)

چمپ کر پردہ میں رہیں اور پاک دامن بن کر رہیں۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 3 صفحہ 297 فی الجمعہ)

4) امام صادق نے فرمایا کہ اللہ نے ہمارے ہر شیعہ پر نشہ حرام کیا ہے اور اس کے عوض متحدہ دے دیا ہے (ایضاً صفحہ 298)

تنبہ ہے کہ شراب و نشہ کے مقابل گناہ زنا ہے وہ متحدہ کے نام سے کیسے شیعہ کو بدلہ میں حلال بنا کر دیا گیا۔ منہ

﴿5﴾ امام جعفر نے فرمایا۔ مومن سے متعہ نہ کرتو اسے ذلیل اور بے عزت کر دے گا۔ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 143)

چونکہ یہ حدیث قائلین متعہ سب شیعوں کو ذلیل بتا رہی ہے تو علامہ طوسی کہتے ہیں کہ یہ مرسل اور سند کئی روایت ہے بنا بر حلیہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت شریف گھرانے کی ہو تو اس سے متعہ نہ کرنا چاہئے کہ اس کے خاندان کی بے عزتی اور ذلت ہوگی۔ مومن اور حرام نہیں ہے۔

پتہ چلا کہ متعہ کے ترازو میں شریف اور رذیل مومنوں کے باٹ اور پیمانے جدا جدا ہیں۔ شریف گھرانے کی عورت سے متعہ نہ کرنا چاہئے۔ اور شریفوں کو کمین و غریب شیعوں کی عورت چھوڑنی نہ چاہئے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا امام کا فرمان ہے مومن کا ایمان تب مکمل ہوتا ہے کہ وہ متعہ نہ کر لے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 3 صفحہ 297 فی المسعہ)

﴿6﴾ امام صادقؑ نے اپنے دو سریدوں۔ عمار اور سلیمان بن خالد۔ سے فرمایا میں نے اپنی طرف سے تم پر متعہ حرام کر دیا ہے اس لئے کہ تم دو (متعہ باز) میرے پاس بہت آتے جاتے ہو مجھے ڈر ہے کہ تم پکڑے جاؤ گے۔ فیصلہ ہوا، اصحاب جعفر تو لوگ کہیں گے یہ حرکت کرنے والے جعفر کے اصحاب شیعہ ہیں۔ (فروع کاafi جلد 5 صفحہ 467)

﴿7﴾ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا "کہ متعہ کرنا چھوڑ دو کیا تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ وہ بے عزتی کے مقام (مرکز متعہ پنگا) میں دیکھا جائے تو اس کے نیک بھائیوں اور دوستوں پر یہ تہمت لگ جائے۔ (فروع کاafi جلد 5 صفحہ 453 کتاب النکاح) مگر اب 2011ء میں امام خمینی کی حکومت نے ایران کے ہر شہر میں (بڑا کارٹواں جان کر) یہ جنسی اڈے کھول دیئے ہیں۔ (اخبارات نومبر 2011ء)

﴿8﴾ امام ابو الحسن (آٹھویں امام رضا) نے اپنے کچھ خادموں سے کہا متعہ پر اصرار نہ کرو صرف سنت (نکاح و بیوی) پر ثابت قدم رہو اپنی آزاد بیویوں کے بستروں سے الگ رہ کر متعہ میں نہ لگے رہو ورنہ بیویاں کافر ہو جائیں گی تم سے تمہارا کریں گی (خاندان سے تمہارا کفر ہے) اور وہ ان لوگوں پر لعنت کریں گی جنہوں نے ان کو متعہ کرنے کا کہا تو لوگ ہم (اہلبیت) پر لعنت کریں گے۔ (فروع کاafi جلد 5 صفحہ 453 کتاب النکاح)

﴿9﴾ زرارہ کا بیان ہے کہ امام باقر نے متعہ کو جائز ہونا بتایا ہے تو ایک مرید عبد اللہ بن عسیر نے کہا "ایسرک ان لساءک و بناتک و اخواتک و بنات عمک یفعلن قال فاعرض عنہ ابو جعفر علیہ السلام حین ذکر نساءہ و بنات عمہ" (فروع کاafi جلد 5 صفحہ 1449 ابواب المسعہ) (ترجمہ) اے امام کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی عورتیں، بیٹیاں، بہنیں اور چچا کی بیٹیاں متعہ کرائیں تو (شرم کے مارے) امام باقر نے اس سے منہ موڑ لیا جب اپنی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر سنا۔

﴿10﴾ امام رضا سے محمد بن سنان نے پوچھا کہ یہودی عیسائی عورتوں سے ہم متعہ کریں فرمایا کوئی جرح نہیں میں نے کہا نبی

سے؟ فرمایا اس سے متعہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (الاسبصار جلد 3 صفحہ 144)

﴿11﴾ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ متعہ والی 4 (بیویوں) میں سے ہے فرمایا (نہیں) تم ہزار سے متعہ کر لو کیونکہ وہ تو کرائے پر لی گئی ہیں۔ (فروع کافی جلد 5 صفحہ 452 کتاب النکاح)

﴿12﴾ علی بن یقطین نے امام ابو الحسن سے پوچھا کہ مدینہ منورہ کی عورتیں (کیسی ہیں) فرمایا فواسق وہ بدکار ہیں۔ قلت لزوج منهن قال نعم کیا میں ان سے متعہ کی شادی کر لوں فرمایا ہاں۔ (الاسبصار جلد 3 صفحہ 144 پہلی سطر)

﴿13﴾ تیرہویں امام غائب امام شنئی بھی فرماتے ہیں "زانیہ عورت سے متعہ جائز ہے۔ ناپسندگی کے ساتھ خصوصاً جب وہ کنجریوں میں سے ہو اور مشہور بدکارہ ہو۔ (امام کی ایک روایت میں ہے فہی الذی وہ تو بڑی لذیذ ہوتی ہے) اگر ایسی سے متعہ کرے تو اسے بدکاری سے روک دے۔"

﴿14﴾ (اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مسلمان عورتوں کی عزت کنجروں سے بچائی۔ ہر کتاب کے باب متعہ میں یہ حدیث ہے امام نے فرمایا "ناموسی (سنی) اور خارجی عورتوں سے متعہ نہ کرو"

روایات متعہ پر تبصرہ

قارئین کرام اور شیعہ برادران! تیرہ اماموں کے 14 ارشادات بار بار پڑھئے۔ پھر اگر ذرہ عقل وغیرت اور شرم و حیا ہے تو غور سے سوچئے "چور کی داڑھی میں تنکا" کی مثل سچی نہ ہوگی؟ کہ ۱۔ اپنے مردوں کو کنواریوں سے متعہ کرنے کو روکتے ہیں۔ ۲۔ ان کو بیس پردہ اور پاکدامن رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ۳۔ اپنے خاص لوگوں پر پابندی لگاتے ہیں کہ متعہ نہ کرو۔ کیونکہ ہمیں بدنام کر دے۔ ۴۔ تمہاری بیویاں ہم اہل بیت کو بددعائیں دیں گی۔ ۵۔ شریف زادیاں متعہ نہ کرائیں۔ ان کی عزت کو نہ لگ جائے گا۔ ۶۔ امام متعہ کے لئے اپنی خواتین کا تو نام ہی نہیں سن سکتے شرم سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ کیا یہ وہی غیرت نہیں ہے کہ اللہ نے اس متعہ اور بے غیرتی سے روک دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے قانون بنا کر لا کر دیا۔

خدا و رسول اور حضرت علیؑ نے متعہ سے روک دیا

"إِنَّمَا عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَفَالِكُهُمْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۚ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَآذُونَ"۔ (سورۃ مومنون و سورۃ معارج)

(ترجمہ) صرف منکوحہ بیویوں یا عذریوں پر ستر کھولنے کی اجازت ہے جو اس کے سوا اور دروازہ شہوت

دھوئیں دینی بدکار ہیں۔

حضور ﷺ نے اسی غیرت کو بچا کر حرمت کا اعلان حضرت علیؓ جیسے پاکدامن سے کرایا اور آپ نے ابن عباس کو ذائقہ رکھا "جواز کافتوی دینے سے رک جاؤ کیونکہ حضور ﷺ نے منع سے منع فرمایا ہے" (بخاری و مسلم باب الجور)

حضرت علیؓ کا یہ مذہب و اعلان شیعیہ کا متفقہ ہے الاستبصار میں ہے
 "عن زید بن علی عن آباءہ عن علی علیہم السلام قال حرم رسول اللہ ﷺ لحوم
 الحمرا لا ہلیہ و نکاح المتعہ"

(ترجمہ) حضرت زین العابدین کے بیٹے امام زید اپنے باپوں اور علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت اور نکاح حرام کر دیا ہے (الاستبصار جلد 3 صفحہ 142)
 موصوف طوسی التونی 460ھ حسب عادت ہر مفید اہل سنت روایت کو تفتیح والی بتاتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ حضرت علیؓ جیسے بڑے بہادر کے لشکر نے قصاص کا مطالبہ کرنے والوں کو تو بھون دیا تفتیح نہ کیا۔ مگر متد کو حلال بتانے اور متد خانے چلانے میں تفتیح کر لیا؟ اسی لئے تو تاحضی نور اللہ شوستری اور محمد ذککوسرگودھی علیؓ سے ناراض ہیں۔ "کہ علیؓ کی حکومت برائے نام تھی۔ مذہب شیعہ کا ایک بات بھی اپنے ظاہری دور خلافت میں نہ چلا سکے۔ مجالس المؤمنین، تجلیات صداقت وغیرہ شیعہ کتابیں۔ یہی روٹا روٹی ہیں۔ اے عمر! تجھے کروڑوں سلام! اتنے خدا و رسول کی اس غیرت کو قانون بنا کر نافذ کر دیا اور لاکھوں غریب مسلمان عورتوں کی عزتیں بچ گئیں۔

شیعیہ نے مذہب علیؓ چھوڑ کر ابن عباس کا اپنا یا

پھر اس بے اصول خود غرض قوم کی مثال اور کہیں نہ ملے گی۔ کہ خود کو تابعدار ابن علی کہتے ہوئے نہیں جھکتے مگر اب متد میں علیؓ کا مذہب حرمت متد چھوڑ چکے اور ابن عباس کا چھوڑا ہوا مذہب چا دیا حالانکہ اس باپ بیٹا کو باقی رشتہ دار ابن رسول کی طرح نگاہ کیاں دیتے ہیں۔ لاجواب رسالہ شیعہ حضرات سے سوالات صفحہ 72 پر ہے "آپ کے محترم چچا حضرت عباس کو کیوں ضعیف الایمان، ذلیل النفس، خوار (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618) کے الفاظ سے بری گالیاں دی جاتی ہیں۔ آپ کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ حیرت و درجہ ان القرآن کی امانت و دیانت پر کیوں حملہ کیا جاتا ہے۔ (رجال کثی صفحہ 35) ان دونوں باپ بیٹے کے تعلق یہ آیت کیوں پر مبنی جاتی ہے۔

"جس دنیا میں اللہ ہے وہ آخرت میں بھی اللہ حال اور زیادہ گمراہ ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)"

متعہ کی بحث کا خاتمہ

میں شریف وغریب شیعہ دوستوں سے اس ایبل پر کرتا ہوں کہ آپ اس کتاب میں بحث متعہ کو بار بار اپنی پاکدامنی اور مستورات کی عزت بچانے کے لئے پڑھیں۔ پھر یہ مذہب چھوڑ دیں جس میں شرقاء اور دین دنیا میں ادنیٰ شیعہ اپنے گھروں کو تو آپ سے بچاتے ہیں کہ ان کی بے عزتی نہ ہو۔ مگر وہ آپ کو حقیر کہیں اور غریب و کمزور جان کر عزت پر بھی ایمان و جیب کی طرح ہاتھ صاف کر جاتے ہیں۔ جیسے ہندو برہمن اپنی شہرہ تو کم کو حقیر اور کمینہ سمجھتے ہیں۔ اسلام میں یہ امیر و غریب، شریف و ذلیل اور طاقتور و کمزور کی تفریق نہیں ہے۔ خدا کا فرمان سچا ہے ”کہ یہ قوم و قبیلہ تمہاری پہچان کے لئے ہم نے بنائے ورنہ خدا کے ہاں سب سے بڑا معزز وہ ہے جو تم میں سے خدا سے بہت ڈرنے والا ہے۔“ (پارہ 26 رکوع 14)

اسلام میں مساوات کا اصول

چنانچہ بلال حبشیؓ جیسے کالے صہیب روئے جیسے کمزور پر دیسی قریش کے سرداروں سے افضل تھے۔ حضرت عمرؓ حضرت بلالؓ کو اپنا سردار کہتے تھے۔ حضرت صہیبؓ کے بارے فرمایا کہ میرا جنازہ یہی پڑھائیں۔ خلیفہ بننے جانے تک امامت بھی یہی کرائیں۔ مساوات مسلمین کی تعلیم دینے والے رسول پاکؐ نے فرمایا جرم میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؑ بھی یہ چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (نسائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ سنن شیعہ متفقہ حدیث)

جہ اللوداع کے سوا لاکھ مجمع عام و خاص میں فرمایا۔

”عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر تقویٰ کے سوا کسی چیز میں ایک دوسرے پر فضیلت نہیں۔ قریش کو غیر قریش پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب اللہ کے بندے ہو (میرے امتی ہو) آدم و حوا کی اولاد برابر برابر بھائی ہو تم میں سے کوئی (بڑا بن کر) دوسرے کی گردنیں نہ کائے لگے“ اسی سلسلہ میں فرمایا۔ ”اے لوگو! ایک دوسرے سے نفی نہ رکھو ایک دوسرے کی نعمتیں دیکھ کر حسد اور جلن نہ کرو۔ ایک دوسرے کے عیب بنا کر چنل خوری نہ کرو۔ تم سب اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ“ نیز فرمایا ”لوگو! اللہ سے ڈرو، متقی بنو اور گناہوں سے بچو، اور پانچ نمازیں (اپنے اپنے وقت پر) پڑھو ماہ رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو، اپنے حاکموں کے تابعدار رہو، رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے (رواہ الترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۳ کتاب الصلوٰۃ)“

سنن شیعہ ہر شخص کو ان اعمال کی پھر جنت کی ضرورت ہے۔ آئیے توبہ کریں باہم حیدار بھائی بھائی بن کر رہیں۔ آمین

شیعوں کے ہاں متعہ بڑا کار ثواب ہے

ہم اس کا قرآن و سنت عمل اہل بیت اور عقل و غیرت کے خلاف ہونا بار بار بتا چکے مزید لکھنا باعث عار ہے مگر ہم مجبور ہیں کہ شیعہ لکچر سے نئے حسین چہرے ملیں تو وہ ہم آپ سے چھپا کر ان کو ناراض نہ کر دیں۔ یہ لوگ ہر دور میں اپنی جعلی روایات سے ایسی

کتابیں لکھتے آرہے ہیں۔ علامہ مجلسی کے رسالہ متحدہ کا ترجمہ بحالہ حنہ کتاب کے اندر ہم بتا چکے ہیں۔ یہ کوئی لاہور کے اہل اہم صاحب ہیں انہوں نے 1305ھ میں برہان المحمد لکھ کر لاہور سے چھپوایا تھا ان کے ثواب متحدہ میں کچھ روایات ملاحظہ فرمائیں

باب اول سے 1۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ (14 احادیث متحدہ تو آپ پڑھ چکے)

﴿15﴾ جو متحدہ کرتا کراتی ہے تو ان کے غسل کے ہر قطرے سے 70 فرشتے پیدا ہوتے ہیں۔ جو تاقیامت اس کے لئے مغفرت کرتے ہیں۔ اور ان (شیعوں) پر تاقیامت لعنت بھیجتے ہیں۔ جو متحدہ سے بچتے رہتے ہیں۔ (صفحہ 51)

﴿16﴾ شیخ علی بن عبدالحالی نے اپنے رسالہ متحدہ میں تفسیر صحیح الصادقین سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو ایک دفعہ متحدہ کرے اس کا تیسرا حصہ جو دو دفعہ متحدہ کرے اس کے دو حصے اور تین دفعہ متحدہ کرے پھر اس کا سارا بدن دوزخ سے آزاد ہوگا۔ (متحدہ کئے کرانے بغیر مرنے تو دوزخ میں چلے؟) (برہان المحمد ص 51)

﴿17﴾ آپ نے فرمایا جو ایک دفعہ متحدہ کرے خدائے جبار کی ناراضگی سے امن میں ہوگا جو دو دفعہ متحدہ کرے نیکیوں سے اٹھایا جائے گا۔ جو تین دفعہ متحدہ کرے وہ جنتوں میں میرا مقابلہ کرے گا۔ صفحہ 51

باب دوم ”امامیہ کے ہاں متحدہ بہت اچھا تاکید کی عمل ہے ایمان کی نشانی ہے کیونکہ اہل بدعت (اہل سنت) اور باطل پرست اس کو حرام اور بدعت کہتے ہیں۔ شریعت سے اس کا نام مٹا دیا ہے تو اسے زندہ کرنا رواج دینا ملت جعفریہ کو زندہ کرنے کا ثواب اور ایمان کی نشانی ہے۔ متحدہ کے ثواب کی فصل میں چند احادیث یہ ہیں۔“

1۔ امام جعفر صادق ”کا فرمان ہے۔ جو رجعت (قیامت سے پہلے ایک قیامت) پر ایمان نہ لائے ہمارے متحدہ کو حلال نہ جانے وہ ہمارا شیعہ نہیں۔ (برہان المحمد صفحہ ۴۵)

2۔ کتاب ہدایت الامة میں مروی ہے کہ جو مومن شخص متحدہ نہ کرے کرانے اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ صفحہ 45

3۔ امام باقر نے فرمایا شب معراج حضور ﷺ کو وحی آئی اللہ نے فرمایا ”میں نے آپ کی امت کی متحدہ کرانے والی عورتیں بخش دی ہیں۔“ مصنف عورتوں کے ذکر کی خاص وجہ یہ بتاتے ہیں کہ وہ (شرم کے مارے) متحدہ سے منہ موڑتی ہیں ورنہ مردوزن بنتے ہوئے ہیں۔ صفحہ 47

4۔ ایک شخص نے امام جعفر سے کہا میں متحدہ کبھی نہ کروں گا تو امام نے فرمایا جب تو نے اللہ کی اطاعت نہ کی تو ما فرمان و گنہگار ہوگا۔ (صفحہ 50)

5۔ آپ نے فرمایا جو ایک دفعہ متحدہ کرے حسین کا درجہ پائے گا جو دو مرتبہ متحدہ کرے حسن کا درجہ پائے گا جو تین دفعہ متحدہ کرے علی کا درجہ پائے گا جو چار دفعہ متحدہ کرے وہ میرا درجہ پائے گا۔ صفحہ 52 (اور جو پانچ دفعہ متحدہ کرے کیا خدا تو نہ بن جائے گا؟)

(بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 737)

شیعہ دوستو! اب تو اس لمحہ بے توبہ کرو جو محمد و آل محمد کو معاذ اللہ کھجروں کے برابر کر چکا ہے۔ (معاذ اللہ)

(تحقیقی دستاویز ہے) چند اشتباہات اور ان کا ازالہ

سنہ 81 سے 93 تک موصوف نے پہلے اس شبہ کا ازالہ کیا ہے کہ سپاہ صحابہ والے صحابہ کرامؓ کی تو حین کرنے والوں اور امہات المؤمنین کو برا کہنے والوں کی سزا موت، عمر قید یا کوڑے کی سزا یا تعزیر حکومت سے کیوں طلب کرتے ہیں۔ پھر یہ کہا کہ قرآن و سنت میں اس کی سزا موت مذکور نہیں۔ اور مختلف کتب حدیث اور حج صاحبان کے حوالے دیئے کہ وہ حضور ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل و موت کے سوا اور کسی کی سزا قتل و قتل نہیں کرتے۔

الجواب میں گذارش یہ ہے کہ جب چاروں سزائیں مجرم کی پوزیشن پر ججوں کی صوابدید سے لکھی ہیں۔ تو ہماری طرح آپ کو بھی مان لینی چاہیے۔ قتل از وقت یہ وادیا تو ایسا ہی ہے کہ گرفتار مجرم پولیس کو اپنا علم یوں بتلائے کہ تم مجھے جس دفعہ کی سزا مقدمہ بنا کر دلاؤ گے۔ آئین پاکستان اور ملکی دستور میں تو لکھی ہوئی نہیں ہے۔ تو یہی کہا جائے گا کہ آئین اجمالی ہوتا ہے تفصیلات اور سزائیں کتب قوانین و تعزیرات میں لکھی ہوتی ہیں۔ جب ہر دفعہ قانون اور علم کلام و عقائد کی کتابوں میں ان کی صراحت آ جاتی ہے تو یہی ملکی قانون بن جاتا ہے۔ شکر ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کے ساب (گالی دینے والے) کی سزا قتل مان لی۔ اور ہماری کتب کے علاوہ کتب شیعہ میں بھی صراحت ہے۔ علامہ مثنیٰ فرماتے ہیں۔

”فدو و نعبو ۱: جس نے العیاذ باللہ نبی ﷺ کو گالی دی تو سننے والے پر اس کا قتل کرنا واجب ہے۔ جب تک اسے اپنی ذات عزت دوسرے مومن کی ذات اور عزت ضائع ہونے کا خوف نہ ہو ورنہ جائز نہیں۔ اگر اپنے معقول مال یا بھائی کے معقول مال کا زور ہو تو بھی اسے قتل نہ کرنا جائز ہے“ (تحریر الویلہ جلد 2 صفحہ 476)

گو اس میں شیعہ تفسیر اور اپنے بچاؤ کا خاص ذکر ہے تاہم ساب نبی کا قتل درست ہونا تو ثابت ہو گیا۔

آپ کے رشتہ دار کو گالی بھی حضور ﷺ کو گالی ہے

اب آپ اپنی ذاتی عزت کے تحفظ کے لئے سوچیں کہ جو شخص آپ کو ماں کی، بیوی کی، بہن کی، بیٹی کی گالی دے گا جیسے پاکستان کا جاہلی معاشرہ 95% یہی بالواسطہ گالی دیتا ہے تو کتنا خنزیر ہے کچر ہے وغیرہ کم کہتا ہے آپ اسے ذاتی گالی سمجھتے ہیں اور ہنگ عزت کے مقدمہ میں تعزیر پاکستان سے مجرم کو سزا دلاتے ہیں یا نہیں؟ کبھی اسی پر لڑائی اور قتل تک کی نوبت آ جاتی ہے۔ آپ اگر اسے ذاتی گالی اور ذاتی ہنگ عزت سمجھتے ہیں تو سب کائنات کی سردار اور ہم جیسوں سے کروڑوں گنا افضل سرکار خاتم المرسلین ﷺ کو یہ حق کیوں نہیں دیتے۔ کہ جو شخص آپ کی بیویوں کو برائے بیٹیوں کو بدنسب کہے کہ وہ آپ کی بیٹیاں نہ تھیں کسی اور نامعلوم کی غدیجہ کے بطن سے زوج بننے کے بعد تھیں۔ کیا یہ بالواسطہ بیوی بیٹی کی پاکستانی معاشرہ کے مطابق پٹنمبر پاک کو گالی

نہیں ہے؟ اور اس کے علاوہ مرکب کو قتل کی سزا نہ ملنی چاہئے؟ ذرا غور کر کے بتائیں۔ اپنی عزت کو حضور کی عزت سے تو کم ہی جانیں جن کی ذات بابرکت کی عزت بچانے کے لئے سارا عالم قربان ہو سکتا ہے۔

آپ نے شفاء از قاضی عیاض مالکی کا حوالہ ٹھیک لکھا ہے۔ پس جس نے نبی کو گالی دی اس کا خون مباح ہے۔ (کتاب الشفاء جلد 2 صفحہ 325) حافظ ابن تیمیہ دمشقی کا حوالہ از صادم سلول صفحہ 579 طبع مصر کا حوالہ بھی بر محل ہے۔

”کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی اور کو مطلق گالی دینا کفر نہیں کیونکہ کچھ لوگ آپ کے زمانے میں ایک دوسرے کو گالی دینے دیکھتے گئے۔ مگر کسی کو کافر نہ کہا گیا“ تمام شیعہ دوست اس پر تو صاف فرمائیں کہ حضور ﷺ کی گستاخی اور گالی دینے والے کو قتل کیا جائے۔ جیسے ”تحفظ ناموس رسالت“ ملکی قانون بنا ہوا ہے اور آپ کی طرح عیسائی وغیرہ غیر مسلم چیتے ہیں۔ اب یہ بیخ صاحبان کا مجرم، اس کے الفاظ اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ ہوگا۔

- 1- کہ اس نے بیوی، بیٹی چھو بھی کے لحاظ سے آپ کی کیا گستاخی کی۔
- 2- دامادوں، سرور، خوشدامنوں، بستی بھائی بہنوں کو برا کہہ کر حضور ﷺ کو کیا ایذا پہنچائی۔
- 3- تمام صحابہ کرام کو غیر مومن منافق جان کر حضور کے مشن تبلیغ و ہدایت کو براہ راست کیا گالی دی۔
- 4- نامزد کردہ سب مسلمانوں کے محبوب و مشفقہ خلفاء راشدین پیغمبر کو گالی دینے والے کی کیا سزا ہونی چاہئے؟
- 5- یا قرآن کی صحت بحال اور واجب الایمان نہ ماننے والے نے آپ کو کیا اذیت پہنچائی ہے؟

آپ کا خود سزا نہ دینا رحمت کا تقاضا تھا

رہا یہ کہ آپ نے کچھ صحابہ کرام کی باہم تلخ گوئی میں کسی کو سزا نہ دی ایک کو ذانت کر صلح صفائی کرادی تو رحمت للعالمین کا یہی تقاضا تھا۔ کیا آپ نے کسی جنگ میں کسی کافر کو قتل کیا؟ اگر بطور معجزہ صرف ایک خراش کی وجہ سے امیہ بن خلف بدر میں مرا تو محض آپ کا فرمان سچا ہوا ”کہ تجھے میں قتل کروں گا“ (کتب سیرت) پھر آپ اپنے صحابہ کو محض برے الفاظ کی وجہ سے کیسے قتل کرائے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بھی قتل کا حکم نہ دینا یا بیٹے نے قتل کی اجازت آپ سے چاہی تو آپ نے منع کر دیا یا رحمة للعالمین کا تقاضا تھا۔ انک کے موقع پر آپ دل سے چاہتے تھے کہ اس دشمن صدیقہ حبیبہ حبیب رب العالمین کو کوئی ظم کر دے۔ جب صحابہ نے کہا کہ حضرت آپ اشارہ فرمادیجئے تو ہم جنم رسید کردیتے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کے مناسب نہیں کہ کن اکھیوں کے اشارے سے بھی ذاتی مجرم کو قتل کرائے۔ جبکہ آپ نے مدینہ میں کعب بن اشرف اور ابو رافع دو بیرونی بد معاشوں کو اس لئے قتل کرادیا تھا کہ وہ ذاتی نہیں قوی مجرم تھے۔ اپنے گندے اشعار کی وجہ سے مسلمان عورتوں کو گناہ کی دعوت دیتے تھے۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 576-577) ان کا قتل بغیر جنگ و مقدمہ حاکمانہ بادشاہت کے تحت تھا۔ اسی سنت پر ابھر معاویہ نے چند غنڈوں کو اس عامہ کے لئے سزا دی تو آپ کو بادشاہ کہا گیا۔

محسوس نہ کریں تو پوچھ سکتا ہوں کہ آپ لوگ 100 - 100 ملاعن آپ کے خسران محترم پر تو چلاتے ہیں۔ مگر اس ابن ابی موسیٰ ازواج مطہرات اہل بیت رسول پر تو 10 ملاعن کر کے اپنے مومنوں کو نہیں سناتے تو کیا آپ ابن ابی کے ہی مذہب پر تو نہیں؟ جب کہ خدا اس موسیٰ عائشہ و رسول بدترین منافق کے متعلق یہ فیصلہ سناتا ہے، ”اور جوان میں سے (عائشہ کو ستانے سے) گناہ کا بڑا حصہ لے لگا اسی کے لئے بڑا عذاب ہے۔“

(مقبول صفحہ 420 سورۃ نور آیت ۱۱)

اسی سلسلے میں آگے فرمایا ”حاشا و کلا یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو پھر کبھی نہ کرنا“ صحابی کسی غلط فہمی سے دوسرے اپنے بھائی کو متقاضاء بشریت برا کہہ ہی دے یا ادب رسول کا لحاظ کر کے کہے جیسے حضرت اسید بن حذیفہ نے ایک ساتھی کو (ابن ابی کی حمایت کی وجہ سے ڈانٹا تو یہ اس کے ایمان کا تقاضا تھا۔ ابن ابی نر فسادی تھا۔ مہاجرین و انصار کو باہم لڑانے لگا حضور تشریف لائے۔ اور فتنہ رفع کرا دیا ابن ابی سے وابستہ ایسے نازیبا واقعات کے جو یہ جوادی حوالے دے رہا ہے کیا خود اس کا منافق ہونا ثابت نہیں کرتا کہ حضور ﷺ نے تو صلح کرا کر معاف کرا دیا اور یہ چاہتا ہے کہ حضور ان کی پائی کریں اور کرائیں اور ہم شیعہ صحابہ کو بدنام مشہور کر کے دنیا کو یہ باور کرائیں کہ محمد کے صحابہ ایسے غلط کار تھے۔ معاذ اللہ

جب حضور ﷺ صحابہ اور شاگردوں کو بیٹوں کی طرح جان کر خود معاف کرتے باہمی معاف کراتے تھے۔ جیسے ایک مرتبہ ایک صحابی نے دوسرے کی شکایت کی تو آپ فرمایا۔ میرے پاس شکایت نہ کیا کرو خود رفع دفع کرلو فاسی احب ان اخراج البکم وانا سلم الصدو (ابوداؤد) میں تو چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس ایسے آؤں جاؤں کہ میرا دل ہر کسی سے صاف ہو فتنہ نہ ہو۔ تو ہم کو کبھی سنت نبوی دلی روش اپنانی چاہئے۔ حضرت عمرؓ بھی اسی جذبے سے صحابہ کا احترام کرتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے عبداللہ نے حضرت مقداد بن اسود کندیؓ بزرگ صحابی کو نازیبا الفاظ کہے۔ حضرت عمرؓ نے اس کی زبان کا ٹٹا چا پی لوگوں نے حیرا لیا تو فرمایا یہ صحابی کو برا کہتا ہے ایک بدو نے انصار کی مذمت میں اشعار کہے۔ حضرت عمرؓ نے پکڑ لیا اور خوب ڈانٹ کر کہا اگر تو صحابی نہ ہوتا تو تجھے بدترین سزا دیتا۔ تو حضور ﷺ کے صحابہ کو برا کہتا ہے حضرت امیر معاویہؓ کے ایک افسر نے حضرت علیؓ پر تنقید کی تو آپ نے اسے جہز کا عہدہ لے لیا کیا تو حضرت علیؓ جیسی بزرگ شخصیت کے متعلق ایسا کہتا ہے۔ (تاریخ ابن کثیر) حضرت تلبہؓ بھی فرماتے ہیں۔ ”لوگو! اپنے نبی کے اصحاب کرام کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو کیونکہ حضور ﷺ نے ان کے متعلق (اچھا کہنے کی) تاکید کی ہے (الصواعق المحرقة صفحہ ۷ کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

الناقعات اور احرام صحابہ کے خدمات کا تقاضا ہے کہ حضور ﷺ تو خود کسی کو سزا نہ دیں احرام صحابہ اور مصالحت بین المسلمین کا عی دریں پڑھائیں جو آپ کے رحمت کائنات ہونے کا تقاضا تھا۔ مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ایرا غیرا نحو خیرا بخذا سرا ی حضور ﷺ کے صحابہ کرام کو اس لئے برا کہتا پھرے کہ آپ نے کسی کو قتل نہ کرایا تھا۔ مگر صحابہ کا قانون بنانا سزا دینا تو

اپنی جگہ حقیقت ہے۔ اس رافضی نے الشفاء الصارم السلول، الطبقات الکبری، امام نووی، شافعی، ملا علی قاری، درمختار، ابن حجر، حینئی کی کسی صواعق محرکہ اور دیگر علماء یوہند وغیرہ کے جو حوالے دیئے ہیں۔ ”کہ ایسے مجرم کو سوائے حضور ﷺ کو گالی دینے کے نہ کافر کہا جائے گا نہ قتل کیا جائے گا“ ہمارے حق میں مؤید ہیں۔ کہ کو کافر نہ کہا قتل کی سزا نہ دی مگر اور سزائیں دروں سے چٹائی قیود بند اور تعزیرات تو ذکر کی ہیں۔ اور ان کا بیان ہم کرنے والے ہیں۔ مجرم بد کو صحابہ کو بری تو نہیں بتایا۔ شیعوں کو شرم آنی چاہئے۔

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق بد گوئی کن صورتوں میں کفر اور سزا قتل ہے رافضی کی محولہ بالا کتاب الشفاء آخری فصل سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

- (1) آپؐ کے آل بیت ازواج پاک اور صحابہ کرام کو گالی دینا تنقیص کرنا حرام ہے ایسا آدمی لعنتی ہے۔ (صفحہ 266)
- (2) مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو (اعتزازات کا) نشانہ نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی تو میرے ساتھ اپنی محبت کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی تو میرے ساتھ اپنی دشمنی کی وجہ سے رکھی۔ (یعنی ان کا محبت میرا محبت اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے) جس نے ان کو تکلیف پہنچائی تو مجھے تکلیف پہنچائی۔ جس نے مجھے تکلیف دی تو اس نے اللہ کو تکلیف دی۔ اللہ کو تکلیف دینے والا قریب ہے کہ خدا اسے پکڑ لے۔ (ایضاً)
- (3) میرے صحابہ کو برا نہ کہو جس نے ان کو برا کہا تو اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔
- (4) میرے صحابہ کو برا نہ کہنا۔ آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے تم ان کا جنازہ نہ پڑھنا ان کے ساتھ دل کر نماز نہ پڑھنا، رشتے نہ کرنا، مجلسوں میں نہ بیٹھنا یا رہوں تو پوچھنے نہ جانا۔
- (5) مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچانا اور فاطمہؓ کے حق میں فرمایا میرے بدن کا حصہ ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچائے مجھے تکلیف دیتی ہے۔ (الشفاء صفحہ 266)

(6) امام مالک نے فرمایا جس نے حضور ﷺ کو گالی دی وہ قتل کیا جائے۔ جو آپ کے صحابہ کو گالی دے اسے سخت سزا دی جائے (تحقیقی دستاویز صفحہ 89) نیز فرمایا جس نے کسی بھی صحابی کو گالی دی۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ ہوں یا حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ ہوں۔ پس اگر یوں کہا کہ وہ گمراہ اور کفر پر تھے تو اسے قتل کیا جائے۔ اور اگر عام گالی جیسی گالی دے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے۔ (یہ بات بھی رافضی پوری نقل کر دیتا تو بہتر تھا)

- (7) جس نے 4 خلفاء راشدین کو گمراہ اور کافر کہا تو بروایت ابن زید امام مالک نے فرمایا اسے قتل کیا جائے گا۔ (ایضاً)
- (8) امام مالک نے فرمایا جس نے عائشہؓ کو برا کہا تو قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ آپ کو برا کہنے والا قرآن کا مخالف ہے۔ خدا نے فرمایا پھر تم ایسی بات کہی نہ کرنا اگر تم مومن ہو تو جو ایسی تہمت لگائے وہ کافر ہو گیا۔ (الشفاء صفحہ 267) پھر یہ دو آیتیں لکھ کر رافضی

ابو بکر غیب مآلی کہتے ہیں کہ امام مالک کی ان آیات میں تصدیق ہے کہ سب عائشہ کو قتل کیا جائے۔

(9) جو حضرت عائشہ کے سوا کسی اور ماں کو گالی دے اس میں دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ قتل کیا جائے۔ کیونکہ اس نے حضور ﷺ کی بیوی (مثلاً ام المومنین حصہ) کو برا کہہ کر آپ کو گالی دی ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ باقی صحابہ کی مانند ہے تو برا کہنے والے کو مغتری (بہتان باز) کی حد (80 درے) لگائی جائے۔ میں پہلی بات (قتل کی سزا) کہتا ہوں (الافتاء جلد 2 صفحہ 269)

رافضی کی دوسری محولہ کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول سے حوالہ جات

(1) اہل کوفہ وغیرہ کی ایک جماعت نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ اس شخص کو قتل کیا جائے جو صحابہ کو گالیاں دے اور رافضی کافر ہیں۔ محمد بن یوسف فریابی سے پوچھا گیا جو ابو بکر کو گالیاں دے فرمایا وہ کافر ہے۔ کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ فرمایا نہیں۔ وہ پڑھتا تو لا الہ الا اللہ ہے؟ تو کیا کریں فرمایا اسے ہاتھ نہ لگاؤ لکڑی سے دھکیل کر گڑھے میں ڈال دو۔ (صفحہ 570)

(542 طبع بیروت)

(2) احمد بن یونس نے کہا۔ رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاؤں گا کہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے۔ (صفحہ 570) (542 طبع بیروت)

(3) ہماری بہت سی جماعتوں نے خوارج کو صراحۃً کافر کہا ہے جو حضرت علی و عثمان سے برأت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور رافضیوں

کو بھی کافر کہا ہے جو تمام صحابہ کو برا فاسق اور کافر کہتے ہیں۔ (543 طبع بیروت)

(4) ابو بکر بن عبدالعزیز نے متبع میں کہا رافضی اگر گالیاں (صحابہ کو) دیتا ہے تو کافر ہے رشتہ نہ دیا جائے گا (543 طبع بیروت)

(5) امام احمد نے بروایت ابی طالب اس شخص کے متعلق کہا جو حضرت عثمانؓ کو گالیاں دیتا تھا۔ یہ زندقہ ہے (دشمن دین ہے)

جو بھی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عائشہؓ کو برا بھلا کہے میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔ (یہ مروزی کی روایت ہے)

(543 طبع بیروت)

(6) تافضی نے کہا جس نے حضرت عائشہؓ پر وہ تہمت لگائی جس سے وہ بری ہیں تو وہ بلا اختلاف کافر ہے۔ (صفحہ 571)

(544 طبع بیروت)

جو علما صحابہ کرامؓ کے بدگو کو کافر اور قتل کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دلائل یہ ہیں

(7) لَا يَغْنِظُ بِهِمُ الْكُفَّارُ: صحابہؓ کے ذکر خیر ترقی اور فتوحات سے جلتے ہیں۔ کفر وہ عمل ہے جس پر مسلمان ناراض ہے۔

جب کافر بھی مسلمان پر ناراض ہوتا ہے تو تمام صحابہ پر ناراض جلتے والا ان کو برا جاننے والا کیوں کافر نہ ہوگا۔ امام احمد نے یہی کہا

ہے کہ افسوس کو میں مسلمان نہیں جانتا کہ وہ صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے اور برقیات سے جلتے ہیں۔ (صفحہ 579)

(552 طبع بیروت)

(8) حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس نے دانا پھاڑا اور روح کو پاک کیا مجھ سے حضور ﷺ نے وعدہ لیا تھا کہ تم سے مومن ہی محبت (اتباع دالی) رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی دشمنی رکھے گا (جبار بن کر مجھ دشمن کی طرح شہید کر دے گا) (مسلم) ایسی ہی حدیث حضرت انسؓ سے حضرت براء بن عازبؓ سے بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے دشمنی ہے "حضرت علیؓ کی طرح یہ انفاذ میں ہیں" کہ ان سے صرف مومن محبت رکھے گا اور ان سے بغض صرف منافق رکھے گا" روایت حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ میں یہ لفظ ہیں جو آدمی خدا اور آخرت پر ایمان لائے وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا" (الصارم صفحہ 581)

(554 طبع بیروت)

(9) طلحہ بن مصرف نے کہا بنو ہاشم کا بغض نفاق ہے اور ابو بکر و عمر کا بغض بھی نفاق ہے ابو بکر میں شک کرنے والا کو یا سنت نبویؐ میں شک کرنے والا ہے۔

(10) اے علیؓ تو اور تیرے تابعدار جنت میں ہوں گے۔ اور ایک قوم کا بد لقب رافضی (سب کو جھوڑنے والا) ہوگا۔ اگر تو ان کو پائے تو ان کو قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا وہ ہم اہل بیت سے محبت کے دعویدار ہوں گے۔ حالانکہ جبار اہل بیت (شریعت کے مطابق) نہ ہوں گے ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر کو برا کہتے ہوں گے۔

(555 طبع بیروت)

(11) حضرت علیؓ نے فرمایا ہمارے بعد ایک قوم محبت کی دعویدار بنے گی۔ ہم پر جھوٹ بولیں گے (الزہریؒ بنا لیں گے) دین سے خارج ہوں گے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکر و عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہوں گے۔ (556 طبع بیروت)۔

(12) بروایت ابو سلیمان ہمدانی حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم کا برالقب رافضی ہوگا وہ ہمارے شیعہ (عات) کہلائیں گے۔ حالانکہ ہمارے شیعہ (تابعدار جماعت) بالکل نہ ہوں گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابو بکر و عمرؓ کو گالیاں دیتے ہوں گے تم ان کو جہاں پاؤ قتل کر دینا کہ وہ مشرک ہوں گے۔ (الصارم صفحہ 583 فصل صحابہ کو گالیاں دینے والے کا حکم)

(556 طبع بیروت)

(13) حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن سوادہ (مذہب شیعہ کا بانی یہودی جو آپؓ کا لشکر تھا) حضرت ابو بکر و عمرؓ سے بغض رکھتا ہے تو آپؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپؓ سے کہا گیا کہ آپؓ اپنے شخص کو قتل کرتے ہیں جو آپؓ اہل بیت کی محبت (حسب عتقاد شیعہ نہ عقائد مسلمین) کی دعوت دیتا ہے تو آپؓ نے فرمایا (اے جلا وطن کر دو) اور میرے ساتھ کسی جگہ نہ رہ سکے گا۔ (الصارم صفحہ 584) (557 طبع بیروت)

(14) شباک کی روایت یہ ہے کہ آپؓ نے اسے قتل کرنا چاہا تو لشکر نے قتل نہ ہونے دیا تو آپؓ نے اسے مدائن کی طرف جلا وطن

کر دیا۔ ابوالاحوص سے یہی محفوظ روایت ہے اسے نبی ادا بن بطلہ لکائی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے ابراہیم کے مراسیل عمدہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے قتل کرنا چاہیں تو اس کا قتل حلال ہی جانتے ہیں۔ مگر اسے اس لئے قتل نہ کیا کہ اس کے قتل سے کوئی باہمی فتنہ مکرانہ ہو جائے جیسے خود حضور ﷺ بعض منافقوں کے قتل سے بچتے تھے۔ کیونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے لوگوں کے دل پر اکندہ تھے۔ اور آپ کے لشکر میں قاتل عثمان فتنہ باز وہ بھی تھے جن کی تو میں قاتل تھے اگر ان سے بدلہ لینا چاہتے تو وہ قاتل مجرمک اٹھتے اسی وجہ اور شبہ سے حادثہ جمل پیش آیا (کہ حضرت طلحہ و زبیر و عائشہؓ نے قصاص کا دعویٰ کیوں کیا) (557 طبع بیروت)

صحابہ کو برا کہنے والے پر سزا ہونی چاہئے

اہل فتنہ زیارات اسلام کی کتابوں سے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے والوں کا شرعی حکم مختلف اقوال اور فتاویٰ جات سے ہم واضح کر چکے جیسے رائیسی نے انہی کتب سے موت کی سزا کی نفی ثابت کی ہے ہم نے کفر اور قتل کی صورتیں بھی لکھ دی ہیں۔ دراصل یہ سنی و شیعہ کا اپنا اپنا پسندیدہ فیصلہ نہ ہوگا۔ بلکہ اسلام کا قانون عدل و انصاف، صحابہ و اہل بیت کے ناموس کا تحفظ جب آرڈر کی شکل میں نافذ ہو جائے گا۔ تو کسی بھی فریق کے مجرم کی حالت کے مطابق قاضی اسلام، مسلمان شخصیات کے مقام و مرتبہ کے مطابق زجر مجرم نامد کر کے اپنا فیصلہ سنائے گا۔ اور سب کو تسلیم کرنا ہوگا۔

قرآنی عدالت کے 3 فارمولے

کیونکہ خدا ہی فرماتا ہے۔

- 1۔ تم کو دوسری قوم سے دشمنی بے انصافی پر نہ ابھارے۔ تم انصاف ہی کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ کو تمہارے اعمال کی خبر ہے۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 6 آیت نمبر ۸)
- 2۔ یہ بھی خدا کا حکم ہے کہ تم ایک دوسرے سے بھلائی کرو اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (پارہ 7 رکوع 2 وغیرہ)
- 3۔ یہ بھی اسی کا ارشاد ہے "اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرو دو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ تاکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے پس اگر رجوع کرے تو انصاف سے ان دونوں کے درمیان اصلاح کرو اور عدالت برتو بے شک اللہ عدالت برتنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں۔ پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ حجرات۔ آیت ۱۰/۹ پارہ 26 رکوع 13 شیعہ مقبول ترجمہ دہلوی)

مجرم فتنہ باز کی 10 علامتوں سے شناخت

میرے شیعہ دوست، منج صاحبان، انتظامی افسران قرآن کے یہ عدالتی فارمولے اپنا ایمان بنائیں فرقوں کو نہ دیکھیں بلکہ اسلامی

سلسلہ عقائد کو اپنا متفقہ Motto بنا کر مجرم فتنہ باز کی تشخیص یوں فرمائیں۔

(۱) جو بھی اللہ وحدہ لا شریک لہ کی ذات و صفات اور حقوق میں شریک بنائے۔ اسے مجرم جانیں۔

(۲) جو بھی خاتم المرسلین ﷺ کے حقوق نبوت میں کسی کو شریک بنائے اسے مجرم جانیں۔

(۳) جو بھی کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں یا اذان میں کی بیشی کرے اسے مجرم جانیں۔

(۴) جو بھی اہل بیت قرآنی میں تفریق کرے کچھ کو مانے کچھ کو نہ مانے اسے مجرم جانیں۔

(۵) جو بھی حضور ﷺ کے چاروں خلفاء میں سے کسی پر طعن کرے اسے مجرم جانیں۔

(۶) جو بھی غیر معلوم اتفاق کسی صحابی پر طعن کرنے اسے مجرم جانیں۔

(۷) جو بھی چند نفوس کے سوا تمام صحابہ اور امت محمدیہ کو برا بنائے اسے مجرم جانیں۔

(۸) ہر گروہ اپنے فقہ میں لکھے مسائل پر ضرور عمل کرے دوسرے پر کچھ نہا چھالے ورنہ مجرم ہے۔

(۹) جو بھی قرآن و سنت حضرت علیؑ اور صحابہ خلفاء راشدینؓ کے خلاف نئی روش دین بنائے وہ مجرم ہے۔

(۱۰) جو بھی اپنی عبادت گاہ کے علاوہ گلی بازار میں غیر مسلموں جیسی عبادت اپنائے وہ مجرم ہے۔

ان دس اصولوں کو سامنے رکھنے سے دین اور کھیل تماشے کی رسوم و رواج پانی کی طرح الگ ہو جائیں گے۔ اور سب مسلمان نفی اختلافات کے باوجود One Unit مسلمان کہلائیں گے۔

غیر نبی علیہ السلام کو سب کرنے والوں کے متعلق شیعوں کا فیصلہ

انام شیعہ تحریر الوسیلہ میں فرماتے ہیں۔

وكذا الحال في سب بعض الانعمة عليهم السلام وفي الحاق الصديقة الطاهرة بهم وجه

بل لود جمع الى سب النبي (ص) يقتل بلا اشكال. (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 477 بقیہ الحمد و)

(ترجمہ) ”یہی حال (قتل مباح) ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دینے کا ہے صدیقہ طاہرہ (حضرت

فاطمہؑ) کو ان کے ساتھ ملانے کی بھی یہی وجہ ہے بلکہ اگر حضور ﷺ کے رشتہ دار کو برا کہنے سے گالی حضور

کی طرف لٹتی ہے تو اسے بلا اشکال قتل کیا جائے گا“

تاریخین کرام! سوچیں جب شیعہ حضرات اپنے بارہ ائمہ کو بیعت حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا کو گالی اور گستاخی میں حضور ﷺ کے ساتھ ملارہے ہیں۔ اور فیصلہ سب کو قتل کرنے کا ہے تو اہل سنت کے عقائد و شخصیات کو بھی انصاف کا یہ حق دیجئے۔ کہ جو شخص بھی خلفاء راشدینؓ ازواج پاک 4 بات پاک ان کے خاندانوں، عام صحابہ کرام اور چاروں مکاتب فکر کے ائمہ دین کو نفی ایمان و سب اور نفی عدالت و حسن کردار کی گالی دے اس کو بھی یہی سزائے قتل لٹی چاہئے

ایک فائدہ اٹکیت کو ہوا کثرت محروم ہے جمہوریت کے ساتھ بڑا ظلم ہے۔
حضرت لاطی قاری شرح نقدا کبرا کی بحث میں لکھتے ہیں۔

جو ابوبکر صدیق کی صحابیت کا منکر ہوا وہ کافر ہے۔ جس نے شیخین کی خلافت کو نہ مانا وہ بھی ایسا ہی ہے (شرح
نقدا کبر صفحہ 163) جس نے ان دو صحابہ کو معاذ اللہ کافر جان کر گالی دی تو اس کی سزا قتل ہے (مخلص بالمعنی)

جب خلفاء ثلاثہ عقیدہ اہل سنت میں تمام صحابہ اور مابعد والوں سے افضل ہیں امہات المؤمنین بیس قرآنی "سورتن کی مائیں ہیں
کوئی عورت تمہاری جیسی نہیں تم پاک اہل بیت نبوی ہو" (سورۃ احزاب) اور وہ اپنی بیٹیوں سے بھی افضل ہیں۔ تو ان کے بدگو
مناہ کو قتل کی سزا شیعہ قانون کے مطابق بھی کیوں نہ ملنی چاہئے؟ بینوا تو جو ہوا۔

وہ کفریات جن کی وجہ سے اہل سنت والجماعت سب صحابہ کو سخت سزا دلانے پر مجبور ہیں
(1) تین (ابوذر، مقداد، سلمان) کے سوا سب صحابہ مرتد ہو گئے۔ ان تینوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت تب کی جب حضرت علیؓ
نے مجوراً بیعت کر لی۔ (روضہ کافی جلد 8 صفحہ 245، تفسیر صافی صفحہ 305 جلد 1 طبع تہران، پارہ 4 آیت وما محمد الا
رسول ما تقانی نے ارتداد صحابہ دلی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ عین الحیۃ صفحہ 3 ملخصاً، حق الیقین حیات القلوب جلد 2 صفحہ ۶۷۶
و غیر)

(2) حضرت مقداد کے سوا یہ تین بھی مشکوک الایمان تھے "عمار بھی گمراہ ہو گئے تھے پھر پلٹے اگر تم وہ آدمی جانتا چاہو جس نے کوئی
شک نہ کیا وہ حضرت مقداد ہیں (رجال کشی صفحہ 8)

(3) حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کافر تھے اور جو کوئی ان کو مانے وہ بھی کافر ہے (حق الیقین صفحہ 522)

(4) یہ چار۔ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ۔ دوزخ کے مندوق میں ہوں گے۔ (حق الیقین قاری صفحہ 524، حال جہنم)

(5) حق الیقین صفحہ 342 پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کو فرعون و ہامان کہا ہے اور صفحہ 259 پر حضرت عمرؓ کے حسب و نسب پر
اشغال انگیز تہمت لگائی ہے۔

(6) فتنی کشف الاسرار صفحہ 107 میں کہتا ہے "ہم ایسے خدا کی پرستش نہیں کرتے جو یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور
بقا شوں کو امارت و حکومت سپرد کر دے (حالانکہ حکومت دینے لینے والا اللہ ہی ہے۔ پارہ 3 رکوع 11)

(7) کہا ہے "جب میں فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلا میرا یہ کام ہوگا کہ حضور ﷺ کے روضہ میں
ہائے ہوتوں (ابوبکر، عمر، خسران و خلفاء پیغمبر) کھنکال باہر کر دوں گا (خطاب بہ نوجوانان فرانس صفحہ 1) ہاں غالباً 1982ء
مکرم کعبہ پر یلغار کی 300 لاشیں چھوڑ کر ایرانی بھاگ آئے۔ ابرہہ کو ختم کرنے والے خدا نے انتقام لیا فتنی نامراد مرا۔

(8) حضرت عائشہ صدیقہ و خضہ امہات المؤمنین کو گالیاں۔

مجلسی لکھتا ہے ”جب ہمارا امام مہدی غار سے نکل کر قائم ہوگا تو عائشہ کو زندہ کر کے حد جاری کرے گا۔ حضرت فاطمہ کا بدلہ لے گا۔ (حق الیقین صفحہ 347) اس دشمن آل رسول نے پاک دامن حضرت فاطمہؑ پر بھی ماں سے تہمت لگوا دی (معاذ اللہ) (9) یہی مجلسی حرم رسول کو عائشہ غدارہ، خضہ کو ساتھ ملا کر آں دو منافقہ عائشہ ملعونہ جیسے الفاظ میں گالی دیتا ہے۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 610/611)

(10) مقبول دہلوی حاشیہ قرآن پارہ 4 سورۃ آل عمران صفحہ 144 در ضمیر میں لکھتا ہے۔

مطلب حضرت کا وہی دو غور تمس ہیں۔ (عائشہ و خضہ) خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے، (معاذ اللہ)

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 700)

(11) مجلسی حق الیقین صفحہ 519 پر لکھتا ہے ”تمرا اور بیزاری میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ 4 بتوں سے تمام شیعہ تمرا کریں۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ اور 4 عورتوں سے بھی تمرا کریں یعنی حضرت عائشہؓ و حضرت خضہؓ، ام القلمؓ، اور ان کے تمام ماننے والے پیروکاروں (سنیوں) سے کیونکہ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔ اور خدا اور رسول پر اقرار ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کی جائے (سوچئے کوئی بھی مسلمان شیعہ کے یہاں مسلمان رہا؟)

(12) حضرت عقیلؓ و عباسؓ کو گالیاں۔ مجلسی حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618 میں لکھتا ہے۔

”دومرد ضعیف ایمان والے اور ذلیل ذات والے تو مسلم رہ گئے جن کا نام عباس (حضرت نبی و علیؑ کے چچا محترم) اور علیؑ کا بڑا بھائی عقیل ہے جو جنگ بدر میں قیدی ہو کر آزاد ہوئے ان جیسا ایمان کوئی طاقت نہیں رکھتا“ حضرت عباسؓ پر نسب بد کی تہمت لگائی کہ نیلہ باندی سے مالک کی اجازت کے بغیر عبدالمطلب نے وٹلی کی تو عباس..... پیدا ہوئے۔ (روضہ کافی صفحہ 260)

(13) حضرت علیؑ کو بھی گالیاں۔

”لوگو! تمہیں مجھے گالیاں دینے کے لئے بلایا جائے گا تو مجھے گالیاں دیتے رہنا۔ پھر مجھ سے برأت کا کہا جائے گا تو بیزاری نہ کرنا میں دین محمدؐ پر ہوں یہ کہا مگر مجھ سے برأت نہ کر دینے نہیں کہا۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 219)

(14) پھر حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کو یوں گالیاں دیں

”رحم میں بچہ کی طرح ہناؤ گزین ہو چکے ہو خائون (چوروں) کی طرح گھر بھاگ آئے ہو اس کے بعد کہ جہان کے بہادروں کو خاک میں ملایا اب ان نامردوں (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) سے مغلوب ہو چکے ہو (حق الیقین صفحہ 203)

دوسرا شبہ

”جو مسلمان حضرت عائشہ صدیقہ کو برے اعمال یا افعال کا ذمہ دار گردانتا ہے ان کے ایمان کا منکر ہے ان کو غیر مومنہ تصور کرتا ہے اور حد کا سزاوار جانتا ہے اس مرتد قرار دے کر سزائے موت دی جائے“

جواب میں موصوف نے یہ جملہ لکھا ازواج رسول واقعی قابل احترام ہیں۔ لیکن تاریخی واقعات سے انکار کرنا کیسے ممکن ہے پھر اس دشمن ازواج مطہرات نے چھ صفحات اپنی بدگوئی اور بد عقیدتی سے پُر کر دیئے۔ (صفحہ 94 تا 99 تحقیقی دستاویز)

الجواب میں گزارش ہے کہ ان آیات و احادیث سے غلط استدلال اور دشمنی کے اظہار کے رد میں ہم مطاعن ام المومنین عائشہ صدیقہ میں عقلی نقلی جوابات دے چکے۔ اختصاراً یہاں بھی کچھ ڈرڈر کر کہتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی شان اور آپ کی ازواج پاک اہل بیت عظام کی شان سب دنیا کے گھرانوں سے افضل ہے تو کیا پڑی اور کیا پڑی کا شور بہ ہم ایسے جنگجاء رد قاع میں کیا کہہ سکتے ہیں؟ اس کے باپاک استدلالات پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) سورت تحریم کی آیات سے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ حالانکہ حضرت عائشہ و حضرت حفصہؓ نے زیادہ محبت رسول کی وجہ سے یہ بات کہی کہ آپ کے منہ سے صغیر بوٹی کی بو آتی ہے جس سے بنا شہد آپ نے حضرت ام المومنین زینبؓ کے گھر سے پیا تھا تا کہ آپ زیادہ وقت ہمارے پاس گزاریں۔ چونکہ آپ کو ان دونوں بیویوں سے زیادہ محبت تھی۔ آپ نے شہدائے اوپر حرام کر دیا۔ بظاہر ان کا منصوبہ کامیاب رہا مگر حضرت زینبؓ کی حق تلفی ہوئی تھی۔ عادل اللہ نے ان بیویوں کو مناسب تنبیہ کی اور ایسے عمل سے روک دیا۔ گھرانوں میں بڑی ذات ہی دخل دے کر اصلاح کرتی ہے۔ ہم ایسے بے وقوف تو ذرہ تبصرہ کر کے ایمان سے محروم ہو جائیں گے۔ خدا نے پہلے حضور ﷺ کو تنبیہ فرمائی

”اے نبی جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو۔ کیا تم اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ برا بننے والا مہربان ہے۔“ (پارہ 28 سورت تحریم پہلی آیت، ترجمہ مقبول صفحہ 670)

جیسے دشمن رسول کسی ہندو سکھ کو اجازت نہیں کہ وہ مسلمانوں کے آگے ایسی عتاب والی آیات پڑھ کر اپنا بغض رسول جتلائے اس طرح کسی یہودی، مجوسی یا مومن کو بھی یہ حق نہیں کہ آپ کی بیویوں پر طعن کرنے کے لئے یہ آیات پڑھے کیونکہ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ دونوں کے ذکر کے بعد ہے۔ تو حضور ﷺ اور آپ کی پاک بیویوں کو مغفور لیم نہ ماننے والا پکارا فحش ہے۔

(۲) لَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا کا ترجمہ ”تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے“ کیا ہے۔ یہ ترجمہ کوئی شیعہ کرے خود اس کے ٹیڑھے دل کی اور بغض ازواج پاک والے مذہب کے ٹیڑھے ہونے کی دلیل ہے۔ صفا بصفوا کا معنی ایک طرف جھکانا مل ہوا ہے۔ ٹیڑھا ہو جانا نہیں۔ لغت کی کتاب المنجد میں ہے۔ صفا بصفو و بصفی صفا الیہ ادھر جگہ ستارے یا سورج چھپنے کے لئے۔ اصغیٰ الیٰ حدیث اس نے اپنی بات کی طرف جھکایا۔ صاغیۃ الرجل اس کی وہ قوم جو اس کی طرف

حجتی (اجماع کرتی) ہے۔ تو کہے گا اکر مو اللہ لانی صاغتہ تم فلاں کی عزت کرو اس کی طرف جھکے دو ہار میں۔ (الہی صفحہ 439 صفحہ) یہی کچھ سب لغات میں ہے کہیں ”ٹیزھا ہو جانا نہیں“ ہے۔ یہاں یہ جھکاؤ نیکی اور توبہ کی طرف بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ان تنوبا شرط ہے۔ لفظ صفت اس کی جزا ہے۔ شرط و جزا کا باہم تلازم ہوتا ہے۔ جیسے والد اپنے بیٹے کو تنبیہ میں کہے۔ ان تخدمنی لسانت ابنتی اگر تو میری خدمت کرے (تو بہتر ہی ہے) تو تو میرا بیٹا ہی ہے۔ یہاں بھی مطلب و ترجمہ یہ ہے کہ اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو تو بہتر ہے کہ تمہارے دل اس کی طرف جھک چکے ہیں۔“

شیشی ترجمہ گناہ کی طرف جھکنا۔ اس شرط و جزا میں نہیں ہو سکتا۔ وہ اگلی شرط و جزا سے میل کھاتا ہے۔ وَإِنْ تَسْأَلْهُ رَافِعًا لَّنِی اللّٰهُ فَهُوَ مُوَلَّاهُ وَ جِبْرِئِلُ..... الخ (ترجمہ) ”اور اگر تم دونوں اس کے خلاف زور دکھاؤ تو اللہ اس کا مددگار اور جبریل و میکائیل حضور ﷺ کو تسلی دلانے کے لئے حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ بولے تو اللہ نے وحی کے مطابق اتار دیئے ظاہر ہے کہ انہوں نے توبہ کی طرف جھک کر خدا و رسول کو راضی کر دیا۔“ قصص الانبیاء صفحہ 1875 از عبد الرشید قاسمی میں ہے ”اور جناب رسول اکرم ﷺ حضرات ازواج مطہرات کی جانب تشریف لائے جنہوں نے اپنی غلطی پر توبہ کر لی تھی اور وہ عبادت الہی میں مصروف تھیں اور پھر روح الامین حضرت جبریلؑ جناب رسول کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لائے۔“ (جس میں ان ماؤں کی 6 صفات توبہ کرنے والیاں عبادت گزار مذکور ہیں) شیعہ اگر ماؤں سے اب بھی ناراض ہے تو اپنی یہ روایت دیکھ لے۔ بروایت صادق حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وحی بھیجی کہ فاطمہ سے کہو علی کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ اس کے قصہ سے مجھے غصہ آ جاتا ہے۔ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 185)

(۳) اگلی آیت کو بھی رافضی نے ازواج کی دشمنی کے رندے پر چڑھایا ہے۔ حالانکہ وہ ان دو کو ہی نہیں سب ہماری ماؤں کو ”سب دنیا کی عورتوں سے افضل مسلمان، مومن عبادت گزار، توبہ کرنے والیاں، اطاعت کرنے والیاں، روزے دار، شوہر دیدار اور کتواریاں“ بتلاتی ہے۔ کیونکہ اس فرضی دھمکی کے بعد بھی حضور ﷺ نے ان کو طلاق نہ دی تو وہ جوں کی توں سب کائنات سے افضل رہیں۔ اب آپ ان مجبوبات محبوب رب العالمین کو طلاق دے ہی نہ سکتے تھے۔ خدا نے دنیا کے بجائے رسول اور آخرت کو چاہئے والی ازواج پاک کے حق میں یہ سفارش کر دی۔

”یہ خصوصیت اس سے قریب تر ہے کہ ان سب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنجیدہ نہ رہیں۔ اور جو کچھ تم

نے ان کو دے دیا ہے اس سے وہ سب خوش رہیں..... اُس کے بعد نہ تمہارے لئے اور عورتیں حلال

ہیں اور نہ یہ بات کہ تم موجودہ ازواج کے بدلے اور ازواج کر لو۔ گو تم کو ان کا حسن کتنا اچھا معلوم ہو“ الخ

(پارہ 22 رکوع 3 مقبول صفحہ 508)

(۴) رافضی نے یہ جملہ لکھ کر ہمارا دل دکھایا ہے ”حضرت عائشہ کا خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ کے خلاف آمادہ جنگ ہونا اور علما

اس میں شامل ہونا ہے کہ جب وہ اس واقعہ کو یاد کرتیں تو اتنا روٹی تھیں کہ دوپٹہ تر ہو جاتا تھا۔ ”عرض یہ ہے کہ آپ تو حضرت علیؓ کو بڑے نام ظاہری خلیفہ مانتے ہیں۔ علماء خود مختار قیہ سے پاک خلیفہ راشد مانتے ہی نہیں۔ ورنہ ابھی حکام کو لکھ کر اپنا یہ مطالبہ دیدار کر لیں کہ علیؓ کے دور خلافت کا اسلام ہم شیعوں پر نافذ کر دو بعد کے تجاوزات اور بدعات سب واپس لے لو۔“ امن ہو جائے گا۔ مجرم کو ہر عبادت صرف مسجد میں ادا کرنی ہوگی قانون حیدری۔ یہی چاہیے گا۔

حضرت عائشہؓ دشمن علیؓ نہ تھیں

سب تاریخی متفق ہیں کہ حضرت عائشہؓ صلح کرانے بصرہ آئی تھیں حضرت علیؓ کے بقول آپ کو حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ مانہ لائے تھے۔ سب کا مقصد حضرت علیؓ سے جنگ لڑنا نہیں بلکہ آپ کو سبائیوں سے الگ کر کے آپ کی حکومت کو تمام رعایا مانہ لا کر مستحکم کرنا تھا۔ ہر تاریخ والے آپ کا یہ جملہ نقل کرتے ہیں۔ ”کہ میں مسلمانوں میں صلح کرانے آئی ہوں۔ مگر جیسے دتین عثمان نے صلح کے بعد غداری سے جنگ اچانک سحری کو بھڑکا دی۔ ہزاروں بے گناہ سوئے پڑے مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد حضرت عائشہؓ کے اونٹ اور محافظین پر بھی حملہ کر دیا۔ اور یکطرفہ خون بہایا۔ اسی طرح ان خالوں نے حضرت عائشہؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ پر بھی یہ جھوٹ باندھا اور اپنی جعلی تاریخ میں قلمبند کر دیا۔ کہ معاذ اللہ یہ تینوں حضرت علیؓ کے دشمن تھے۔ لڑنے آئے تھے۔ حالانکہ یہ حضرات بصرہ میں قاتلین عثمان کے مقابل اپنے حامیوں کا گردو بنانے پھر حضرت علیؓ کے ساتھ فحاص میں تعاون کرنے آئے تھے۔ حضرت علیؓ کے مخالف ہوتے تو دارالحکومت مدینہ جاتے۔ ان پر تو وہاں سے آکر سبائی لشکر نے حملہ کیا تھا۔ پھر دنیا کی یہ انوکھی مثال کہیں نہ ملے گی۔ کہ ماں کا ایک حاکم بیٹا قتل ہو جائے دوسرا بیٹا حاکم بنے۔ ماں اس حاکم کے پاس آئے کہ تم اپنے بھائی مقتول کا بدلہ لو۔ جبکہ قاتل آپ کی فوج میں شامل ہیں گو وہ مدعا علیہ مجرم سب آپ کے سامنے ہیں مگر قاتل کا علمہ رپورٹ درج کرانے والی ماں پر حملہ کر دے۔ الٹا مشہور یہ کرے کہ ماں بیٹوں سے لڑنے آئی تھی۔ اسلام اور کفر کے ہر قانون میں ماں بیٹوں کی جنگ میں ماں کو حق دار اور لڑنے والے بیٹوں کو بُرا جانا جاتا ہے۔ مگر یہاں الٹ ہو گیا کہ قاتلین عثمان قاتلین عائشہؓ ہو کر ماں کو بدنام کرتے آرہے ہیں۔

شکر ہے کہ اتنی عجیب بات لکھ دی ”کہ وہ درود کر دوپٹہ تر کر دیتی تھیں“ یہی تو ان کے ایمان، تقویٰ، توبہ اور خدا خونی کی دلیل ہے۔ لیکن صاحب اسلاموں کو مارنے والی نہ عائشہؓ تھی نہ آپ کا لشکر تھا۔ بعد از صلح دھوکہ سے مارنے والے تو یہی سبائی تھے۔ کیا ان کو توبہ اور دُعا بچھتا آپ اپنی، پرانی تاریخ سے ثابت کر سکتے ہیں؟ پھر علیؓ کے ان خدادادوں پر برسنے ان کے کفر و فتنہ سے تنگ آنے پر تو نیک البلاغہ و غیر ذہنی تاریخیں بھری پڑی ہیں مگر ان کی سازشوں سے 80 - 90 ہزار مسلمانوں کا آپ کے دور حکومت میں کٹ جانا تاریخ کا بہت بڑا المیہ حادثہ ہے مگر آج رافضی اپنی تاریخ سے حضرت علیؓ کا رد بھی بتا سکتے ہیں؟ کیا یہ قتل عام بڑا کاروبار تھا؟ ہماری تاریخوں اور صحیح علیؓ کے شہدوں سے یہ خدا خونی اور توبہ نہ دکھائیں۔ اہمیت ہو تو اپنے لڑ بچے سے دکھائیں؟

☆ موصوف بار بار لکھتے ہیں کہ تاریخی واقعات سے انکار کیسے ممکن ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 94)

☆ کیا صحیح بخاری کی درس و تدریس اور نشر و اشاعت بھی تو ہیں کے زمرے میں آتی ہے۔ الخ

جب کہ اس میں امہات المؤمنین کے ایمان و اخلاق کو چونکا دینے والی یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ کے کمر کی طرف اشارہ کر کے 3 مرتبہ یہ ارشاد فرمایا تھا

”یہی فتنہ کے ظہور کی جگہ ہے جہاں سے شیطان کے سینگ ابھریں گے“ (تحقیقی دستاویز صفحہ 96)

الجواب۔ اس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے کہ مسکن عائشہ مراد نہیں اس میں تو حضور ﷺ خود رہتے تھے۔ شیطان یہاں سے کیسے ظہور ہو سکتا تھا۔ حجرہ عائشہ اور روضہ اقدس کی جگہ کو شیطان کا سینگ رافضی کا فرکہہ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں۔ البتہ سمت مشرق مراد ہو سکتی ہے۔ جیسے کئی اور جگہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ کفر کا سر یہاں ہے۔ اشارہ مشرق کی طرف کیا کہ ربیعہ اور منہر کے قبائل سے شیطان کے سینگ یعنی فتنے ابھریں گے۔ چنانچہ پہلا فتنہ مالک بن ابراہیم اشتر فنی کا ہے کہ اس نے کوفہ سے سبائی گروہ لا کر حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ پھر یہی کوئی آکر بصرہ میں مسلمانوں سے لڑے جنگ جمل پر پناہ ہوئی۔ پھر یہیں سے لاکھ بھر کا لشکر نکلا اور شام پر عات گری کی۔ یہیں سے خارجی ابھرے حضرت علیؓ سے جنگ لڑی آپ کو شہید کیا۔ انہی لوگوں اور عبید اللہ بن زیاد کی وجہ سے حضرت امام حسینؓ عالی مقام کی شہادت ہوئی۔ مختار بن عبید ثقفی کا فتنہ یہیں سے اٹھا کہ 70 ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ یہی خلفاء راشدین کے دشمن رافضیوں کا کھانا اور گڑھ رہا۔ معتزلہ قرامطہ اسی سمت مشرق بصرہ اور کوفہ سے نمودار ہوئے۔ دجال اصفہان سے اسی سمت سے نکلے گا۔ حضرت عائشہ کے سبز بصرہ کو اس پر منطبق کرنا صحیح نہیں۔ کہ آپ کا حجرہ رأس شیطان نہ تھا۔ یہ تو رأس سید المرسلین تھا۔ پھر حضرت عائشہؓ مدینہ سے مکہ کوچ کرنے لگی تھی۔ اگر مکہ سے بصرہ آئیں تو پھر آپؓ مکہ کی طرف اشارہ کرنے کا فتنہ کا سر وہاں سے ابھرے گا۔

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی ماخوذ از تحفہ اثنا عشریہ مترجم صفحہ 696

☆ موصوف عنوان باندھتے ہیں حضرت عائشہ پر تہمت کس نے لگائی۔ پھر ابو بکر کے بھانجے مسطح حضرت حسان اور آپؓ کی سالی حنہ بنت جحش کا نام تو لیا۔ (صفحہ 96) مگر اپنے پیر دشمن عائشہ و اصحاب رسولؐ ریکس المنافقین عبد اللہ بن ابی کا نام نہ بتایا۔ تاریخین انہیں اب بھی آپ کو شیعہ کے منافق دشمن عائشہ اور دشمن صحابہ اور اہل بیت رسولؐ ہونے میں شک ہے؟ قرآن نے صراحۃً وَالَّذِي تَوَلَّى بَيْنَظَرًا کہہ کر اسے جہنمی بتایا۔ یہ شیعہ اپنے گرد کا نام نہیں لیتا عقیدہ وہی رکھتا ہے۔ یہ تین صحابہ کا نام لیتا ہے۔ حالانکہ یہ اس کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے۔ حدیث کی سزا پر کمانہ سے پاک ہوئے۔ مگر شیعہ ہر دور میں ان کو لاپتہ نام کر کے خود کو پاک ہوتا آرہا ہے۔

شدت غیرت میں حضرت ابو بکرؓ نے اپنے بھانجے مسطح کی مالی امداد بند کی تو اللہ نے اس بدری صحابی کی سفارش کر دی اور تم میں سے فضیلت والے اور مالدار لوگ یہ قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین کو اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے اور ان کو چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں آیاتم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“ (پارہ 18 رکوع 9)

اس سے حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت اور ماموں بھانجے کی بخشش نمایاں ہو گئی۔ ان کے دشمن کو چاہئے کہ چھریوں سے خود کشی کر لیں۔
☆ حضرت عمرؓ کی دخل اندازی کا لکھا ہے کہ اس نے حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ کو ڈانٹا تھا۔
تذکرہ ایشیہ یہ ہے کہ خدا کے بعد بڑے گھرانوں میں بڑے لوگ ہی دخل دیتے ہیں۔ اور مصالحت کراتے ہیں۔ کیا حضرت عمرؓ اپنی بی بی بنتی کو ایسا نہ کہہ سکتے تھے۔

☆ بہت تنگ دل اور دکھی ہو کر عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ اور ان کی دو بیٹیوں ہماری ماؤں کو یہ شیعہ شاید گالیاں نہ دیئے اگر حضور ﷺ کے مانگنے کے باوجود سچا ابو طالب حضرت ام ہانیؓ کے رشتہ دینے کا انکار نہ کرتے۔ کہ میں تو بڑے چہ بدری حمیرہ بن ابی وہب کو دوں گا (تاریخ) جو بدترین کافر اور فحش کے دن واجب القتل رہا۔ حضرت عائشہؓ قتل کرنے آئے حضرت ام ہانیؓ نے چھپالیا۔ پھر کہیں بھگا دیا پھر بھی حضور ﷺ نے چچا پر احسان کرنا چاہا کہ اس کی بیٹی کو امہات المؤمنین بنے کا شرف بخشیں مگر حضرت ام ہانیؓ نے کہا بچے دار ہوں اب اس جہنم میں نہیں پڑتی۔ (کتب سیرت) رشتہ چچا نہ دے شیعہ گالیاں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ اور ان کی بیٹیوں کو اس لئے دیتے رہیں کہ انہوں نے رشتے کیوں دیئے۔ حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ حضور ﷺ کی محبوب بیویاں اور سوسنوں کی مائیں کیوں نہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی بجوسی ہی سہائیں کی دشمن رسول اور حامد ہونے کی مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ فَاغْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

☆ ”حدیث سیرت تاریخ میں مذکور واقعات کا ہم شیعہ ذکر کیوں نہ کریں“
کا جواب اتنا ہی ہے کہ بڑے شوق سے کریں مگر ہر کام میں نیکی کا جذبہ کارفرما ہونا چاہئے۔ بدعتی اور دشمنی سے کسی بڑی ہستی کا ذکر نہ کریں۔ آپ کا ایمان مردار ہو جائے گا۔ جنہی بن جاؤ گے نیک نیتی اور اچھائی سے کسی معنوی آدمی کا تذکرہ اپنا دوست رشتہ دار محبوب سمجھ کر کر دے تو مومن کا ثواب مل جائے گا۔ راستے سے تنکا اٹھا دینا کارِ ثواب ہے۔ بڑا پتھر بھیک کر سڑک ہلاک کر دینا بڑی برائی جرم ہے۔

☆ شیعہ کہتے ہیں کہ 80% یہ عیوب والا لٹریچر اہلسنت اکثریت کے لٹریچر میں ہے۔ ہم کیوں نہ اس کی تشہیر کریں۔
انہی یہ ہے۔

(۱) کہ ہندو، سکھ، عیسائی، مشرق ہر کافر قوم اسے پڑھتی ہے۔ وہ شیعوں کی طرح چند نفوس کے سوا دولاکھ صحابہ و صحابیات کو مرتد

اور برا کیوں نہیں کہتی۔

(۲) وہ حضور کے گھرانہ اہبات المؤمنین کے عیوب کیوں جمع نہیں کرتی۔

(۳) وہ حضور ﷺ کے علی کے مواسب رشتہ داروں کو حضرت نبی و علیؑ کا دشمن کیوں نہیں مانتی۔

(۴) یہود و مجوس کی سازش سے وہ صحابہ کرام کے باہمی مشاجرات اور نقصانات پر شیعوں کی طرح خوشی کیوں نہیں مناتی۔

(۵) وہ سیرت پڑھ کر حضور کے انقلاب کے گمن گاتی ہے۔ شیعوں کی طرح حضورؐ اور صحابہ کرام کی کردار کشی کیوں نہیں کرتی۔

(۶) وہ چلتے پھرتے حضور کے قریبی رشتہ داروں پر لعنتوں کے دھانف کیوں نہیں پڑھتی۔

(۷) وہ قرآن کی صداقت اس کے اعجاز اور ہادیانہ تاثیر کا انکار کیوں نہیں کرتی۔

(۸) وہ حضرت علیؑ کو خدا کیوں باور نہیں کراتی۔

(۹) وہ آپ کو پیغمبروں سے افضل کیوں نہیں مانتی۔

(۱۰) وہ اپنے بزرگوں معبودوں کو منوانے کے لئے مسلمانوں سے شیعوں کی طرح کیوں نہیں لاتی۔

یہ صرف اعداء صحابہ کے جیسے پن اور کالی عینک کا اثر ہے۔ کیا اب بھی ان کے بدتر از کفار ہونے کی مزید دلیل مانگی جائے گی۔

اہل بیتؑ اور گھرانہ نبویؐ کی صفائی

سورت تحریم کے حوالہ سے ماؤں کی صفائی میں اتنا عرض کرنا چلوں کہ اگلے رکوع میں ہے

”اے ایمان والو! خدا کے حضور میں اثر پذیر تو بہ کرو قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر

دے۔ اور تم کو اس دن ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی۔ جس دن خدا تعالیٰ

نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے

دائیں بائیں ہاتھ چلا ہوگا۔ اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمارے نور کو ہمارے لئے پورا

کر دے اور ہمارے گناہ بخش دے بے شک تو ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے نبی تم

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو..... الخ

(سورۃ تحریم ترجمہ مقبول صفحہ 672، پارہ 28 رکوع 20)

جب اللہ تعالیٰ نبی کے ساتھیوں صحابہ کرامؓ کو رسوا نہ کرے گا تو آپ کے گھر اور بستر پر زندگی گزارنے والیوں۔ کہ حضرت عائشہ

کے بستر پر حضور ﷺ کو وحی بھی آ جاتی تھی۔ (بخاری، مسلم) کو بھی ہرگز رسوا نہ کرے گا۔ نور ان کے آگے پیچھے ہوگا اور وہ مغفوری

ہوں گی جب حضورؐ کو کافروں منافقوں سے جہاد کا حکم ہے اور آپ نے تو صحابہؓ اور بیویوں سے یہ جہاد نہ کیا۔ آخر دم تک ساتھ رکھا

ان کے گھروں میں وفات پائی۔ ان کے باپوں کو اپنے ساتھ روضہ اقدس میں ملائے رکھا ہے۔ تو ان کو معاذ اللہ منافق جاننا اور

دو کافرانہ بیویوں کو مومنوں پر فٹ کرنا کفر ہے

حضرت نوح و لوط کی بیویوں کو ان پر فٹ کرنا۔ اور نہروں پر ناچنا بدترین قرآنی تحریف، ظلم استدلال اور گمراہی رسول سے دشمنی کا اعلان ہے پہلے کافروں سے نکاح جائز تھا اب حرام ہے ”مشرکات سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہوں“ (پارہ 2 رک 11) پھر آسیہ زوجہ فرعون کی مثال کس پر فٹ کر دے گی؟ کیا خاریجی یہی آیت معاذ اللہ..... پر فٹ نہیں کرتے۔

تاریخی روایات پر ناز کرنے والوں اپنی کتابیں -- مجلسی کی ہی نوشتہ -- پڑھو کہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی زندگی کس تکلیف سے گزری روٹھ جاتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت تھی۔ اور فرماتے فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے تکلیف پہنچائے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ”ہر آیت وحدیث کو اپنے شان نزول پر پہلے فٹ کیا کرو یہی امانت کا تقاضا ہے حضرت عائشہؓ وضعہ پر برسنے سے پہلے اپنا گندہ لٹریچر بھی پڑھ لو۔ ہم مسلمان تو حضور ﷺ اور آپ کی سب بیویوں سے جیسے محبت رکھتے ہیں اسی طرح حضرت علیؓ و فاطمہؓ کے مثالی جوڑے سے بھی محبت کرتے ہیں۔ رافضی، خاریجی کسی بھی جوڑے کے دشمن پر یہ آیت پڑھتے ہیں۔
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

تیسرا شبہ

جس نے ابو بکر صدیقؓ کی خلافت یا حضرت عمرؓ کی خلافت کے حق ہونے سے انکار کیا وہ کافر سمجھا جائے گا۔ پھر 10 صفحات اس پر یاد کئے ہیں۔ کہ ان حضرات صحابہ کرام نے بیعت نہ کی تھی جن میں حضرت سعد بن عبادہؓ اور ابو سفیان بن حرب کا نام بار بار آیا ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 99 تا 109)
اس سلسلے میں چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

اکثریتی فیصلہ سے خلیفہ بن جاتا ہے ووٹ نہ دینے والے پر اعتراض نہیں کیا جاتا

1- باب خلافت اور کسی کو رائے سے منتخب کرنے میں اکثریت کا فیصلہ تسلیم کیا جاتا ہے یہی آج عالمی جمہوری اصول بن چکا ہے۔ ایرانی مذہبی انقلاب میں بھی یہ طے ہو چکا ہے 6 نئی ایرانی حکومتیں آپکی ہیں۔ تو جو تکلیل افراد کسی کو ووٹ نہ دیں تو ان کے دین ایمان اور وطن دوستی میں نہ کوئی حرف آتا ہے نہ اکثر رائے سے خلیفہ بننے جانوں کی خلافت پر طعن ہو سکتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کو باضابطہ 98% مثلاً اکثریت سے چنا گیا تو حضرت مقداد بن اسودؓ نے جو حضرت علیؓ کے بڑے جوش حامی تھے۔ اور فرمایا تھا ”لوگوں کو ہدایت تو اہل بیت سے ملی مگر سب لوگوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ خلافت علی کے بجائے عثمان کو ملے“ (ہر تاریخ اسلام) حالانکہ حضرت عثمانؓ بھی تو دودھ پیرے داماد اور گمراہ نبوی کے فرد تھے) پھر حضرت علیؓ سمیت سب نے حضرت عثمانؓ پر ہی اتفاق کیا۔ اور آپ مہاجرین و انصار کے مجمع علیہ خلیفہ بنے۔ تو چند ووٹ نہ دینے والوں کا نقصان ہوا نہ حضرت عثمانؓ

ذوالنورینؑ کی خلافت پر حرف آیا۔ اسی طرح جب حضرت علیؑ کو بلا مقابلہ کثرت رائے سے خلیفہ چن لیا گیا تو آپ بھی متفقہ خلیفہ راشد قرار پائے۔ پاسداران انقلاب کچھ تائیں عثمان کی سیف نمائی اور غلط کاری سے تقریباً 70 مہاجرین و انصار البربرید النہایہ کے بیان کے مطابق آپ سے الگ رہے۔ مگر انکار و مخالفت بھی نہ کی۔ (کیونکہ وہ درحقیقت محبوب خدا اور رسول حضرت علیؑ کے ہی حامی تھے) نہ حضرت علیؑ کی خلافت پر حرف آیا نہ ان پر منکر علی ہونے کا فتویٰ لگا۔ صحابہ کے باہمی سیاسی اختلافات اور کم و بیش خدمات پر ایسے فتوے نہ اسلام لگاتا ہے نہ کوئی جمہوری حکومت لگاتی ہے۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ پر 99% امت نے بعد از بیعت امام حسنؑ اتفاق کر لیا اور وہ متفقہ خلیفہ اسلام امیر المؤمنین قرار پائے۔ تو جن 1% حضرت علیؑ کے حامیوں نے ان کو نہ ان پر کسی قسم کا فتویٰ لگایا گیا نہ باغیانہ کردار کے بغیر ان پر کوئی گرفت کی گئی۔ ہم بعد والوں کے فتوے ان پر لگانا ان کی شان کے خلاف ہے۔

شیخین کی خلافت متفقہ انہی ہے

2- حضرات شیخین کا مسئلہ ان پچھلی 4 خلافتوں سے مختلف ہے کہ ان پر تمام امت کا 100% اتفاق ہوا حضرت عمرؓ کا تو واضح ہے کہ وہ ابوبکرؓ نے نامزد فرمائے تھے۔ سب مسلمانوں نے اتفاق سے بیعت کی از اول تا آخر وہ فتوحات اسلام کرتے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی حضور ﷺ کے منتخب کردہ امام منبر و معلیٰ بنے۔ اور فرمان نبوی و یا بی اللہ والمؤمنون الا ابابکر (بخاری و مسلم) سچا ثابت ہوا۔ 100% سب مہاجرین و انصار اموی و ہاشمی تیسرے دن آپ کی خلافت پر متفق ہو گئے۔ جن دسیوں کتابوں کے اس رافضی نے چند حضرات کے بیعت نہ کرنے کے حوالے جمع کئے ہیں۔ انہی کے آخر میں ان کا ابوبکر کو مان لینا اور بیعت کر لینا بھی لکھا ہے۔ مگر یہ خائن زخم کرنا تو جانتا ہے۔ ہاں علاج و دوا ہم پٹی سے تندرست ہو جانا ہرگز ہرگز نہیں جانتا۔ اور پوری امت سے علیحدگی مسلمانوں کی کردار کشی خون اہل بیت سے اپنی پیٹ پروری ہی اس کی پہچان ہے۔ تو سب کی متفقہ خلافت سے آج کسی کا انکار کرنا جمہوری نظام میں جرم ہے تو اسلام میں بھی یہ گناہ ہے۔ مسلم شریف جلد 2 صفحہ 126 پر یہ باب ہے ”متفقہ مسلمانوں میں جو تفریق ڈالے اس کا حکم کیا ہے“

پھر حضرت عرفہؓ سے یہ تین احادیث مروی ہیں۔ ایک یہ ہے

”حضور ﷺ نے فرمایا کچھ فتنے اور اختلافات ہوں گے جو آدمی اس امت کی متفقہ حکومت میں اختلاف ڈالے

اسے کوار سے مار دو کوئی بھی ہوا ایک حدیث میں ہے جو شخص تم میں (اختلاف ڈالنے) آئے حالانکہ تم ایک

پر متفق ہو چکے ہو وہ تمہاری لاشی توڑتا ہے، یعنی جماعت میں تفریق برپا کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے قتل کر دو“

صحابہ کے باہمی مشاجرات اسی اصول پر تھے۔ ہر ایک کی نیت نیک تھی دونوں ماجور ہوئے۔ اتفاق اور کثرت رائے سے اتحاد کو

ایک سنی عالم نے شیعہ تفسیر فرمات کوئی صفحہ 19 کا یہ حوالہ دیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔

تو خدا نے بھی بڑا جرم بتایا ہے۔ ارشاد الہی ہے ”اور جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لئے کھل جائے رسول کی مخالفت اختیار کرے گا اور مومنوں کے (مشفقہ) راستہ کے خلاف اور کوئی راہ اختیار کرے گا ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ (سورۃ نساء ترجمہ مقبول، صفحہ 115 پارہ 5 رکوع 14)

منکر خلافت شیخینؓ کی سزا سخت کیوں ہے

شیخین کے مسئلہ خلافت پر اتفاق کے دلائل کتاب کے اندر بار بار آچکے ہیں۔ کہ حضور ﷺ نے ان سے ولیمعہ کا مبارک و کیا خیر غیب بھی دی ان کی اتباع کا بھی بار بار حکم دیا سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ سارے مسلمان ان پر متفق رہے ان سے کسی قسم کا اختلاف نہ کیا ان محبوب المسلمین کو اب شیعہ صرف بت کہہ کر بغض کی بھڑاس نکالتے (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 588) اور برحق ہی نہیں مانتے بلکہ ان کو ایمان سے بھی خارج یا کافر جانتے ہیں۔ اور ان کو ماننے والے سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو اس لئے منکر خلافت شیخین کافر یا مسوت کی سزا کا حقدار ہے۔ بالفرض محال ان کے بقول ان چند صحابہ نے بیعت نہ کی تو وہ ان کا اپنا معاملہ تھا۔ غلط فہمی ہوگی جیسے جن صحابہ نے حضرت عثمان غنیؓ کو دوڑ نہ دیا تو ان پر غلط فہمی کے سوانتوئی نہ لگا۔ اسی طرح بالفرض مال حضرت سعد بن عبادہ وغیرہ پر بھی غلط فہمی کے سوا اور کوئی فتویٰ نہ لگے گا۔ لیکن اب جب امت خلفاء راشدینؓ کی عظمت مہدات اور عدالت پر متفق ہے تو جو شخص امت کے اتفاق میں انتشار پیدا کرے اور بجز چند نفوس کے تمام صحابہ کے ایمان، کردار، یک نیتی پر حملہ کرے قرآن کی لاتعداد آیات کا انکار کرے تو اس پر کفر کا فتویٰ یا قتل کا فیصلہ اس لئے آئے گا کہ وہ رافضی اسلام کے تمام اصول و عقائد اور شخصیات کو چھوڑ چکا ہے۔ فافہم

شیعہ کے پیش کردہ حوالوں میں ”جشن ملک غلام علی کا خلافت ولوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ سے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔“ لیکن کسی نے انہیں (حضرت سعد بن عبادہؓ) باغی قرار دے کر نہ قید کیا نہ قتل کیا“ (تحقیقی دستاویز صفحہ 108) یہاں سے ہم کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کی ”بیعت علی بشرط قصاص عثمان“ کو مان لیا جاتا ان کو باغی قرار نہ دیا جاتا ان کو مذاکرات کی میز پر قائل کر کے شام پر لشکر کشی نہ کی جاتی تو تاریخ کا نقشہ اور ہوتا۔ صحابہ کرام کے معاملات میں اصول اہلسنت کے مطابق ہم دخل نہ دیں گے غلط فہمی کے سوا کوئی فتویٰ کسی صحابی تک ہمارا نہیں پہنچے گا۔ (رضی اللہ عنہم)

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت خلافت پر تمام صحابہ کرامؓ کا اتفاق

1۔ تمام انصار نے بیعت کر لی۔ تاریخ طبری جلد 2 مطبوعہ بیروت لبنان صفحہ 458 پر ہے۔

”کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہ ابن الجراحؓ سقیفہ بنی ساعدہ۔۔ انصار کے کھلے میدان میں۔۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی طرف آئے تو حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ نے پہلے بیعت کر لی پھر ان دونوں نے یہ

دلیل دے کر کہ آپ سب مہاجرین سے افضل ہیں۔ ثانی ائین اور آپ کے غار کے ساتھی ہیں۔ اور نماز پڑھانے میں حضور ﷺ کے خلیفہ ہیں۔ نماز دین کا سب سے افضل عمل ہے۔ اور کون ہے جو آپ سے افضل ہو اور خلافت کا حقدار ہو۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ ہم بیعت کر لیں۔ مگر ان سے پہلے بشیر نے کر لی تھی۔

2۔ انصار کے اوس قبیلہ کے سردار حضرت اسید بن خضیرؓ نے کہا جو بارہ نقباء انصار میں سے ایک تھے۔
”لوگو! ابوبکرؓ کی بیعت کرو تو سب اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔“ (ایضاً)

3۔ اسلم قبیلہ کا سردار اپنی پوری جماعت کو لے آیا گلیاں ان سے پڑ ہو گئیں۔ سب نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔ حضرت فرماتے تھے کہ جب میں نے اسلم کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ اللہ کی امداد آگئی۔

4۔ پس لوگ ہر طرف سے آگئے اور حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو رش کی وجہ سے 10 دیں۔ تو حضرت سعدؓ کے رشتہ داروں نے کہا کہ سعد کو بچاؤ نہ لٹاؤ۔

5۔ و تصابع القوم علی البیعة و بايع سعد۔ انصار قوم بیعت صدیقی پڑوٹ پڑی اور حضرت سعدؓ نے بھی بیعت کر لی۔ یہ جاہلیت کے اچانک کاموں کی طرح اچانک کام ہو گیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ قرار پائے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 459) (پہلے سے کسی کا منصوبہ نہ تھا) اس روایت میں حضرت سعدؓ کی بیعت کرنے کی صراحت ہے۔ سب اہل سیر اس پر متفق ہیں۔
(تحد اثنا عشر یہ صفحہ 562)

6۔ فقہ حنفی کی مشہور بڑی کتاب مبسوط رحمہ میں ہے کہ حضرت سعدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ حضرت سعدؓ کی جلالت شان اور تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو جب قوم نے نہ چنا تو پھر قوم کے موافق ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں۔ اور قوم میں تفریق نہ کریں آج بھی جو امیدوار صدر، وزیر اعظم یا ممبر نہ بن سکے اور وہ مقابل کامیاب امیدوار کی بیعت کر لے مبارک دے تو اس کی سنہری تاریخ بن جاتی ہے۔ تو طبری کی یہ عقل و نقل دیانت کے لحاظ سے بیعت سعدؓ کی صریح روایت ان روایات پر رائج ہے جو رافضی نے دی ہیں۔ مگر اس کی حوالہ دی ہوئی جب اصل کتاب ہم دیکھیں تو اس خائن کی بددیانتی نمایاں ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس نے حاشیہ نیراس علی شرح العقائد صفحہ 494 طبع میرٹھ کا حوالہ دیا ہے۔ یہاں تو اصل کتاب کی یہ عبارت ہے۔

وقال سعد بن ابی عبادۃ لا بی بکر لحن الوزراء والتم الامراء فاخذ عمر بید ابی بکر لبایعہ ثم المهاجرون ثم الانصار..... وما قبل ان سعد بن عبادۃ لم یبایعہ و خرج من المدینة..... فلم یصح شئ منہما (نیراس صفحہ 495 طبع دین محمد لاہور)

(ترجمہ) حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ ہم وزیر ہیں۔ اور تم امیر ہو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہ لی پھر مہاجرین اور سب انصار نے کی یہ جو کہا گیا ہے کہ حضرت سعدؓ

نے ان کی بیعت نہ کی تھی یا بیعت کے وقت ان کو لڑکر قتل کیا گیا کچھ بھی صحیح نہیں۔

امام احمد بن حنبل کی روایت سے حضرت سعدؓ نے یہی بات حضرت ابو بکرؓ سے کی ہم دہریہ ہیں۔ اور آپ امیر ہیں۔
البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 6 طبع رشیدیہ کوئٹہ، اور جلد 5 صفحہ 247 اور صفحہ 248 پر ہے ”کہ اللہ نے تم سب کو اپنے سب سے افضل پر متفق کر دیا ہے۔ تو بیعتِ منقہ کے بعد سب لوگوں نے مسجد نبویؐ میں حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔“
حضرت علیؓ نے بھی بیعت کر لی۔ اسی شرح عقائد کے متن میں ہے۔

بایع علی علی رؤس الاشهاد بعد توقف کان مند کہ حضرت علیؓ نے بھی کچھ دیر کے بعد سب کے سامنے بیعت کر لی۔
صاحبِ نبراس شرح میں فرماتے ہیں حضرت علیؓ کی بیعت کی روایات متعدد ہیں ایک یہ ہے کہ سب سے پہلے کر لی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سقیفہ کے اجتماع میں حضرت ابو بکرؓ انصار کے سبر پر چڑھ گئے۔ لوگوں کو دیکھا تو حضرت علیؓ نظر نہ آئے تو ان کو بلایا جب وہ آئے تو پوچھا اے حضورؐ کے چچا کے بیٹے کیا مسلمانوں میں تفریق چاہتے ہو تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے رسول اللہؐ کے خلیفہ مجھ پر کوئی گرفت نہ کریں۔ تو حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ اسے حاکم بیہقی نے روایت کیا ابن حبان نے تصحیح کی اور یہ دیر بھی حضور ﷺ کے غسل کی وجہ سے تھی۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ الزہراءؓ کی وفات کے بعد۔ یعنی چھ ماہ بعد وفات نبویؐ۔ حضرت ابو بکرؓ (دوبارہ) بیعت کی۔ رضی اللہ عنہا یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

تیسری روایت یہی صحیح ہے کہ پہلے بھی سب لوگوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں کم آئے کیونکہ حضرت فاطمہؓ کی تار داری میں رہے پھر چھ ماہ بعد دوبارہ بیعت کی وجہ تاخیر خدمت حضرت فاطمہؓ تھی۔ (صفحہ 496)
ایک روایت یہ بھی ہے کہ (حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کے ساتھ مل کر) حضرت علیؓ وجہ تاخیر یہ بتاتے تھے کہ اس اہم کام میں ہم کو کیوں شریک نہ کیا گیا ہم بھی رائے وغیرہ کے حقدار تھے۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اچانک معاملہ درپیش آ جانے کی وجہ مسجد نبویؐ کے مجمع میں بتادی تھی)

مولانا عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں تاخیر کی چاروں وجہیں درست ہیں۔ کسی میں کوئی تضاد نہیں۔ (نبراس صفحہ 496)
البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ 24 طبع بیروت، جلد 7 صفحہ 7 طبع کوئٹہ میں ہے کہ حضرت زبیرؓ کو اور پھر حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ نے کہا۔ کیا مسلمانوں کے اتفاق کی لائحہ توڑنا چاہتے ہیں۔ تو ان دونوں نے کہا نہیں۔ لا تریب یا خلیفہ رسول اللہؐ اے رسول خداؐ کے جانشین ہم پر کوئی گرفت نہ کریں۔“ (ہم آپ کی بیعت کر چکے)
آگے علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

”کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کی بیعت وفات نبویؐ کے بعد پہلے دن یا دوسرے دن ہو گئی اور یہی برحق بات

ہے کیونکہ حضرت علیؓ بن ابی طالب حضرت ابوبکرؓ سے کسی وقت جدا نہیں رہے آپ کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے بھی جدا نہیں رہے۔ جیسے ہم آگے بتائیں گے۔ حضرت ابوبکر کے ساتھ ذی القعدہ میں بھی نکلے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ تنگی کو ابلے کر مردوں سے جہاد کرنے نکلے تھے۔

(البدایہ جلد 5 صفحہ 249، جلد 7 صفحہ 7)

کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت صدیقی پر 10 حوالہ جات

حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خلافت پر تبصرہ بھی اپنی تصدیق اور ان کی صداقت پر دال ہے فرماتے ہیں۔

- 1- ”اس امارت میں حضور ﷺ نے ہم سے کوئی وعدہ نہ کیا تھا حتیٰ کہ ہم نے آپ کی رائے دیکھی کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا وہ شریعت پر قائم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا حتیٰ کہ جنت کی راہ چلے گئے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنی رائے سے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا۔ وہ دین پر ثابت قدم رہے۔ اور دوسروں کو بھی قائم رکھا حتیٰ کہ اپنی راہ پر چلے گئے یا یہ کہا کہ دین نے انہیں زمین پر نیک دیا یعنی خوب مضبوط ہو کر جم بیٹھا۔ (نسخ البلاغ، البدایہ جلد 2 صفحہ 250)
- 2- کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت۔ تاریخ التواریخ جلد 2 صفحہ 449 طبع تہران میں ہے۔

نہ مدیدہ لبایع حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ان کی خلافت پر بیعت کر لی۔

- 3- شیعہ کی سب سے مستند کتاب کافی کتاب الروضہ میں ہے۔ امام باقرؓ فرماتے ہیں کہ 3 آدمیوں کے سوا سب لوگ (حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر کے) مرتد ہو گئے۔ حضرت مقداد بن اسودؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ۔ امام باقرؓ نے فرمایا یہی لوگ ہیں جن پر چکی گھومی اور (حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے) انکار کیا یہاں تک کہ امیر المومنین علیہ السلام کو لوگ لے آئے لبایعہ و بایعہ جب حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تو ان تینوں نے بھی کر لی۔ (روضہ کافی صفحہ 245)
- معلوم ہوا یہ تین حضرت علیؓ کی آمد کے منتظر رہے۔ جب آپ نے آکر بیعت کر لی تو ان مجاہد و حامیاں علیؓ نے بھی کر لی۔ کوئی اختلاف نہ رہا سب مہاجرین انصار، بنو ہاشم و حامیان علیؓ حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنانے پر متفق ہو گئے اب ان پر انکار یا زور اور تہدید کا اتہام لگانا مسلمان کا کام نہیں۔

- 4- تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 75 طبع نور محمد کراچی میں ہے کہ حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی معذرت سن کر کہا ہم حضرت ابوبکرؓ کو ہی خلافت کا سب سے زیادہ حقدار جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے غار کے ساتھی ہیں۔ شریف اور سب سے افضل ہیں۔ رسول خدا نے آپ کو امام نماز بھی بتایا ہے۔

- 5- یہی کچھ تاریخ اسلام جلد 1 صفحہ 239 از اکبر شاہ نجیب آبادی میں ہے۔

- 6- شیعہ کی احتجاج طبری جلد 1 صفحہ 110 طبع نجف اشرف پر ہے۔ ہم تساول بد ابی بکر لبایعہ حضرت علیؓ نے اٹھ

کر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

7۔ حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور لوگوں کو بیعت سے نہ روکا تا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنا عین اسلام تھا۔ جو حضرت علیؓ نے پسند کیا۔ بیعت کا انکار کرنا ارتداد تھا۔ جس سے حضرت علیؓ نے روکا تو مگر حضرت ابوبکرؓ اب خود مرتد ہوئے۔

8۔ حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر و پس حضرت سلمان فارسیؓ نے بیعت کر لی۔

9۔ حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی فرمایا ہاں اور یہ بیعت خلافت تھی۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 676)

10۔ شیعہ کی مجالس المؤمنین از قاضی نور اللہ شوستری جلد 2 صفحہ 566 میں ہے کہ مسلمانوں نے مطمئن ہو کر خوشی سے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور کہا کہ آپؐ کا مخالف بدعتی اور خارج از اسلام ہے۔ (بحار الانوار، روضۃ الصفاء وغیرہ)

حضرت ابوسفیانؓ حضرت علیؓ کے حامی تھے

جواہری نے صفحہ 104 پر تاریخ طبری وغیرہ کے حوالہ سے عنوان باندھا ہے۔

”جناب ابوسفیان بن حرب“ جو خود غرضی اور مطلب پرستی کی بدترین مثال ہے۔ جب تمام بنو امیہ کے تم دشمن ہو والدہ حضرت معاویہؓ ابوسفیان کو ڈر کر کلہ پڑھنے والا کہتے ہو۔ مسلمان ہی نہیں مانتے تو اب حضرت ابوبکرؓ دشمنی میں ان کا ذکر ”جناب“ کے انعکاسی لفظ سے کیوں کر رہے ہو؟

اس میں اس کی حضرت ابوبکرؓ سے معاذ اللہ دشمنی نہیں بلکہ آپؐ کی قوم بنو تمیم کو قلیل الافراد اور کمزور جلتا ہے جس کا ترجمہ آپؐ بدویانہ سے ذلیل اور رذیل اردو معنوں میں کر رہے ہیں۔ رذیل تو آپؐ جیسے رذیل ہی کہہ سکتے ہیں۔ اور ذلیل بھی آپؐ لوگوں کی صفت ہے جب کہ قرآن میں لفظ ذلیل جمع اذلاء، اذلہ صرف عدد کی کمی کمزوری کے لئے آیا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔ اللہ نے تمہاری مدد کے دن کی جب تم کمزور تھے۔ (پارہ 4 رکوع نمبر 4 سورۃ آل عمران صفحہ 123)

دوسری جگہ ہے۔

”اللہ کا انعام یاد کرو جب تم قلیل تھے زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے۔ اور تم ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں گے پس تم کو اللہ نے (مدینہ میں) ٹھکانہ دیا۔ اور اپنی مدد سے تم کو طاقتور بنایا۔ اور پاکیزہ رزق دیئے۔ تاکہ تم شکر بجالاؤ۔“ (پارہ 8 رکوع 17)

تو حضرت ابوسفیانؓ آج کے شیعوں سے حضرت علیؓ کے زیادہ خیر خواہ تھے۔ وہ بنو ہاشم کو بنو تمیم سے زیادہ طاقتور اور اپنا قریبی بھائی،

۔ عبد شمس اور ہاشم۔۔۔ بھائی تھے۔ جیسا کہ حضرت علیؑ کو ابھارتے ہیں کہ تم خلیفہ بننا چاہو تو عرب کے لشکر تمہارے لئے ہیں۔
 کر کے لاسکتا ہوں۔

مگر اسلام کے خیر خواہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو پسند کرنے والے حضرت علیؑ اس مخلص چچا کو ڈانٹ کر کہتے ہیں۔
 ”تم کب سے اسلام کے خیر خواہ بنے ہو۔ اگر ہم حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کا زیادہ حقدار نہ جانتے تو نہ بنے دیتے۔“
 یہ بات تمام ان تاریخی روایات میں ہے جن سے یہ بات آپؑ لیتے ہیں۔ مگر حضرت علیؑ کا جواب خیانت سے چھپا دیتے ہیں۔ اور
 یہ عالمی مثل آپؑ پر صادق آتی ہے۔ ”حب علی نہیں بغض معاویہ و صدیق“ ہے۔

ہم نے یہ حوالہ طبری عربی جلد 2، 11ھ کی روایات، پھر آپؑ کا درج کردہ جلد 3 صفحہ 203 اور البدایہ میں کافی تلاش کیا مگر نہ
 پایا۔ تاریخ الخلفاء عربی صفحہ 49 جو آپؑ نے صفحہ 104 دستاویز میں دیا اور متوقع مقامات میں دیکھا نہ پایا۔ وہ بھی تو جب صحابہؓ نے
 کر لی تو ابوسفیانؓ نے بھی علیؑ سے انکار اور ڈانٹ سن کر بیعت کر لی۔ سب لوگوں میں وہ بھی شامل ہیں۔ (طبری، البدایہ وغیرہ)
 دل کا خال تو اللہ جانتا ہے مگر ہمارے خیال میں یہ دعویٰ آپؑ کی شان کے مناسب نہ تھا خود عہدہ طلب کرنے والوں کو حضور ﷺ
 نے اچھا نہیں جانا۔ مثلاً آپؑ نے دعویٰ خلافت نہ کیا نہ کسی نے بیعت کی اور یہ کہنا تو بڑی تو حین ہے کہ آپؑ نے ابوبکرؓ کے مقابل
 بیعت مانگی مگر 5 آدمیوں نے بھی نہ کی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ اپنے لئے خلافت چاہتے تھے۔ علیؑ کے لئے نہیں۔ ان کا حوالہ بھی
 آپؑ کو نہ دینا چاہئے تھا۔ نہ ان کی مدح کا آدھا صفحہ 103 آپؑ کے عقیدہ کی غمازی کرتا ہے۔ حضرت زبیرؓ حضرت علیؑ کے
 پھوپھی زاد، اور داماد حضرت ابوبکرؓ ہو کر آپؑ کے لئے ضرور خلافت چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے آگے جان خطرے میں ڈال دی
 ہے۔ مگر آپؑ تو حضرت علیؑ کے بھی دشمن اور حضرت علیؑ کے دوستوں کے بھی دشمن اس حد تک بن چکے ہیں۔ کہ ان کا نام ذکر کرنے
 سے کبھی نہیں لیتے اور ان کے جہنمی قاتل عمرو بن جرموز سے کبھی تبرا نہیں کر سکتے۔ گو وہ حضرت علیؑ کے سامنے خود کشی کر کے جہنم رسید
 ہوا۔ آپؑ نے اس پر اور حضرت طلحہؓ کے قاتل پر پھینکار کی۔ مگر شیعہ تو حضرت علیؑ کا یہ عمل خیر کرے کیا پسند ہی نہیں کر سکتا۔ اور نہ
 اپنے ان سبائی بھائیوں سے دوستی چھوڑ سکتا ہے۔ ابن جرموز سے تبرا کسی نے کیا، تو تو مجھے بتائیں۔

طالب علیؑ کا زمانہ بھی عجیب مستانہ ہوتا ہے۔ میں نے بانی تحریک فقہ جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسینؒ کو جرنوالہ کی مترجم
 البلاغہ پڑھی۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کا ذکر شریزہ کرطیشؒ آیا کتاب لے کر ان کے قدیم مگر قیتی سترے مکان واقع چوک
 نیاں اردو بازار کو جرنوالہ پر چڑھ گیا۔ مفتی صاحب تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا آپؑ نے حضور ﷺ اور حضرت علیؑ کی
 پھوپھی کے صاحبزادے زبیرؓ اور پھر طلحہؓ کا یوں ذکر بہت غلط اور بغض سے کیا ہے۔ نہ کرنا چاہئے تھا۔ دشمن کی شرافت مانی پڑتی
 ہے اس نے میری شکایت اور گری سن کر قسم کیا مجھے ڈانٹا جھڑکا بھی نہیں۔ اور اس پر تبصرہ یا جواب بھی کچھ مرحمت نہ فرمایا۔ اللہ بہ
 دشمن صحابہؓ کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ایسا واقعہ لالو کھیت کراچی جو قتلوں کا گڑھ ہوتا ہے۔ تخصص فی علوم اہلحدیث کے دور 1968ء کا ہے۔ کہ شیعہ سے بڑے خارجی محمود احمد عباسی سے ملنے گیا مباحثہ رہا مگر طبری کا قدیم نسخہ مطبوعہ مصطفیٰ البانی مصر کا دو باب بیڑوں پر لغت کا جملہ دیکھ کر میں چپ ہو گیا "کہ تم اس کو کسی کہتے ہو"

شیعہ دوستو! آپ جن چار صحابہ کو صرف محبوب مانتے ہیں تاریخ والے ان کی ابو بکر کی بیعت نہ کرنے کا ذکر نہیں کرتے صرف شیعہ کتابیں یہ بتاتی ہیں کہ ان چاروں کو علیؑ کی بیعت ابو بکر کا انتظار رہا۔ جب آپ نے کر لی تو انہوں نے بھی کر لی اور جو چند آدمیوں کا آپ نے بیعت نہ کرنا بتایا ہے۔ سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ بیعت کرنے سے ایک دو دن پہلے غلیٰ ثبت تبرے ہر کوئی کرتا ہے۔ جب 51% ووٹ لینے والا کامیاب ہے بالفرض 22 میں سے 12 ہزار اہل مدینہ بیعت کرتے 10 ہزار نہ بھی کرتے تو ابو بکر کی خلافت برحق واجب التسلیم تھی۔ پھر شیعہ کا یہ کہنا کہ حضرت علیؑ کے حامی تو صرف 10-12 حضرات تھے۔ 22 ہزار افراد نے تو بخوشی ابو بکر کی بیعت کر لی تھی۔ صرف 4 نے مجبور ہو کر کی۔ (دیکھئے احتجاج طبری صفحہ 48)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہود و مجوس کی بنام دوستی حضرت علیؑ سے دشمنی ہے ورنہ الیکشن کے قانون میں حضرت علیؑ کی زور نہایت بھی ضبط ہو گئی۔ (معاذ اللہ)

جب یہ چاروں لیڈر حضرت سعدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوسفیانؓ حضرت علیؑ سمیت حضرت ابو بکر کے مرید بیعت کرنے والے اور تابع دار بن گئے تو کیا مذہب شیعہ بدنامی کے گڑھے میں دفن نہ ہو گیا جن کا امام بھی غار میں غائب ہے۔ کہ وہ آج 5-7 عام آدمیوں کا بیعت نہ کرنا بڑی محنت سے نکالتے بتاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ ابوسفیان کا بیعت کرنا مذکور ہو چکا ہے جب کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پہلے خطبہ میں ارشاد فرمایا

"اللہ کی قسم میں امارت کا ایک دن رات بھی شوقین نہ رہا نہ اللہ سے خفیہ علانیہ اس کی دعا کی لیکن میں (انکار سے) قند پڑنے سے ڈر گیا (اور قبول کر لی) ورنہ مجھے امیر بن جانے میں کوئی راحت نہیں مجھ پر ایک بڑے کام کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے جس کی مجھے اللہ کی طاقت دیئے بغیر کوئی طاقت اور ہمت نہیں ہے (تاریخ الخلفاء صفحہ 58-59 البدایہ، طبری وغیرہ) اس موقع پر حضرت علیؑ اور زبیرؓ نے فرمایا ہم صرف اس لئے ناراض ہوئے کہ ہم مشورہ سے لیٹ رکھے گئے۔ ورنہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ حقدار خلافت ہیں۔ کیونکہ وہ صاحب غار ہیں۔ اور ہم ان کا شرف و فضیلت پہچانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کا امام بنادیا تھا۔ (ایضاً)

آخر میں صفحہ 109 پر جواد صاحب نے یہ عنوان لکھا ہے "خلافت راشدہ کی تقسیم۔ پھر بتایا کہ صرف شیخین کی خلافت ماننا غار میں مذہب ہے مورودی صاحب نے بھی خارجی عقائد یہ بتائے ہیں۔"

جواب میں گزارش ہے کہ ہم مسلمان 4 خلفاء راشدینؓ کو برحق مانتے ہیں جو ان کو نہ ماننے میں اختلاف کرے اسے بر غلط

کہتے ہیں خواہ وہ رافضی ہوں یا خارجی۔ سبائی ٹولہ نے حضرت امیر المومنین عثمانؓ کا انکار کیا۔ شہید کر کے حضرت علیؓ کے حامی بن گئے مطالبہ قصاص شرعی کرنے والے مسلمانوں سے خوفناک جنگیں لڑیں۔ پھر ان الحکم الا للہ امامت منصوص من اللہ کا نعرہ لگایا اور علیؓ کے بھی دشمن خارجی کہلائے۔ چونکہ بعد میں ان کے صحابہ دشمن بھائی شیعہ روافض نے ابو بکر و عمرؓ کو بھی برا بتایا۔ تو خوارج نے علیؓ کے ساتھ دشمنی رکھ کر شیعہ کے مقابل صرف حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بچایا اور باقی سب مسلمانوں کو کافر بتایا تو ہم مسلمانوں کی یہ تقسیم نہیں ہے۔ شیعہ سبائی خوارج کی اپنی تقسیم ہے ہم دونوں کو گمراہ بلکہ مسلم دشمنی اور مشرک ہونے کی وجہ سے کافر کہتے ہیں۔ کیا خارجیوں کا حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو خلیفہ ماننا برا تھا تو کیا ان کا فاطمہؓ کو ماننا بھی برا ہے؟

چوتھا شبہ غیر صحابی کو صحابی پر تنقید کا حق نہیں ہے

پھر کہتا ہے کہ یہ خیال سراسر باطل اور جہالت کا حیرت ناک مظاہرہ ہے۔ دلائل میں صحابہ کا معصوم نہ ہونا اہل سنت کا مسلہ اصول کہ غیر صحابی صحابی پر تنقید کر سکتا ہے۔ ائمہ دین نے صحابہ پر جرح و تنقید کی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے ابو حریرہؓ، انس بن مالکؓ اور ہرودہؓ پر تنقید کی ہے۔ امام شافعیؒ نے 4 صحابہ کی گواہی قبول نہ کی۔ محمد حسین نیلوی نے ابو حریرہؓ کی روایت نہ مانی مودودی نے خلافت و ملوکیت میں تنقید کی ہے۔ ملخصاً

الجواب میں گزارش ہے کہ یہ موصوف کا صحابہ کرامؓ سے بغض کا مظاہرہ اہل سنت کے اصول سے جہالت اور اپنا خیال باطل ہے۔ بارہا کتاب میں بتایا جا چکا ہے کہ غیر معصوم ہونے کا معنی یہ نہیں کہ ہر کہ وہ ان کی برائی کرتا رہے۔ کیونکہ کسی کا عیب ظاہر کرنا غیبت ہے جو بدترین گناہ ہے۔ اہل سنت کا اصول ہی یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل، راست باز، سچے اور نیک نیت تھے۔ ورنہ ان سے دین ثابت نہ ہو سکے گا۔ ائمہ دین نے اختلافی مسائل میں کسی صحابی سے اختلاف کیا یا اس کے بجائے کسی دوسرے صحابی سے روایت لی اسے ترجیح دی ہے۔ تو اسے تنقید، عیب جوئی اور اس پر جرح نہیں کہتے۔ زمانہ حاضر کے نیلوی صاحب اور مودودی صاحب صحابہ پر تنقید کے بارے میں حجت نہیں ہیں۔ جو پہلی کتابیں روضۃ العلماء، کتاب اعلام الاخیار اور روضۃ المناظر امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ پر تہمت لگا کر اس عیب۔ گری کو بتاتی ہیں۔ نہ وہ اہل سنت کی ہیں نہ معتبر ہیں۔ یہاں صرف علماء کلام و عقائد اہل سنت کی کتابیں درکار ہیں۔ مثلاً مفتی اعظم پاکستان کی مقام صحابہ، راقم مہر محمد میاں نوالوی کی عدالت صحابہ، نور الحسن شاہ بخاری کی عادلانہ دفاع، امام المسلمت مولانا عبدالشکور لکھنوی، علامہ دوست محمد قریشی، مناظر اسلام مولانا اللہ یار خان صاحب کی تصانیف، علامہ خالد محمود کی مبعثات، بریلوی عالم مولانا محمد علی کی تحفۃ جعفریہ، اہل حدیث کے علامہ احسان الہی ظہیر کی تصانیف معتبر ہیں۔ جن میں سب ائمہ صحابہ کی تعریف کرتے ہیں۔

شیعہ کی تنقید اور غیبت برابر ہے

جب انہوں نے اسے جائز مانا تو کیا ان کے بارہ اماموں کے سوا کوئی صحابی، رشتہ دار رسول، اہل بیت امہات المؤمنین و بیات نبوی کوئی ولی و امام ان کی تنقید عیب جوئی اور غیبت مسلم جیسے حرام کام سے بچا ہے۔ کیا کسی امام معصوم کا چچا، بیٹا، بھتیجا، جسے امام نہیں مانتے۔ بچا ہے۔ شیعہ کا سارا الشریح ہی سب مسلمانوں کے عیوب سے معمور ہے لغت کی کتاب النجد میں ہے۔ نقد نقد و تنقاداً الکلام اظہر مالمیہ من العیوب او المحاسن۔

در اہم کلام کسی کی ذات پر تنقید کی یعنی عمدہ سے ردی نکالنے کا کام کے عیوب یا محاسن ظاہر کئے پرندے نے کسی کو چوچ مار کر زخمی کیا نقد العیوب۔ اسے سانپ نے ڈس لیا۔ نقد الضرس او القرن داڑھ یا سینک نے کسی چیز کو توڑ دیا (النجہ صفحہ 905) غیبت کے باب میں ہے۔ غابہ، غیبة و اغتایہ، اغتایا۔ عابہ و ذکرہ بمعانیہ من السوء۔ (النجہ صفحہ 593) اس نے اس کی غیبت کی یعنی اسے عیب لگایا اور جو اس میں برائی تھی اسے ظاہر کیا۔ لغت میں دونوں لفظوں تنقید اور غیبت کے معنی ظاہر ہیں۔ کسی کا عیب ظاہر کرنا اسے توڑنا کا شای ہے۔

غیبت، طعنہ، عیب جوئی بڑے گناہ ہیں

اسلام نے حقوق العباد میں سوائے عدالت کی گواہی رپورٹ درج کرانے اور علاج میں اپریشن وغیرہ کے کسی شخص کے عیب بتانے ظاہر کرنے جیسے تنقید عرفی کہتے ہیں۔ اسے بدنام کرنے بے عزت کرنے طعنہ دینے زخمی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بارہا سورت حجرات پارہ 26 رکوع 2 کی آیات ہم سنا چکے ہیں۔ پھر غیر معصوم جان کر بہتان تراشی اور اسے مذہب بنا لینے کو تو بہت بڑا جرم بتایا ہے قرآن ایسے عیب جو طعنہ باز کو جہنمی کہتا ہے۔

”بر عیب جوئی کرنے والے طعنہ دینے والے کے حال پر افسوس ہے جو مال جمع کرنا اور اسے گننا ہوتا ہے۔

گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ایسا نہیں ہو سکا وہ ضرور بھسم کرنے والی آگ میں ڈال

دیا جائے گا۔ الخ (ترجمہ مقبول صفحہ 719، پارہ 30 سورۃ صھرہ)

امید ہے صحابہ پر تنقید کرنے والوں کو جہنم میں داخلہ کے وقت یہ سند کام دے گی۔

پانچواں شبہ پاکستان سنی State ہے لہذا انفاذ فقہ جعفریہ کا مطالبہ ناجائز ہے

پھر بوسوف نے 1951ء میں 31 علماء کرام کے 22 اسلامی نکات کا ذکر کیا ہے جن کے مطابق پاکستان میں اسلامی قانون بنایا اور نافذ کیا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں

”پاکستان میں اکثریت و اقلیت کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ آئین پاکستان تو اقلیتوں اور غیر مسلموں تک کو آزادی دیتا ہے۔ اور آئین

پاکستان آرٹیکل نمبر 1 میں یہ کہا گیا ہے پاکستان ایک "Muslim Republic State" کے نام سے موسوم ہوگی۔ آئین کی شق نمبر 11 میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کا State Religion "اسلام" ہوگا۔ جب کہ شیعہ ایک عظیم اسلامی فرقہ ہے آئین کی بعض دیگر دفعات میں بھی مسلمانوں کو اپنی زندگی قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کا حکم دیا گیا ہے۔

الجواب: گزارش یہ ہے کہ الحمد للہ ہم علماء کے اسلامی نکات کا بھی احترام کرتے ہیں اور پاکستان کے آئین کو بھی سرانگھوں پر جگہ دیتے ہیں۔

آپ اگر واقعی شیعہ فرقہ اسلام بن جائیں قرآن و سنت کو مانیں اپنی احادیث ائمہ کو قرآن و حدیث نبوی کے مطابق تلاش کر کے لائیں اپنے عوام کو ان کے تابع بنائیں شرک و بدعات اور مسلم دشمنی چھوڑ دیں خلفاء راشدینؓ اور ان کے ماننے والے مسلمانوں کو موسن بھی جائیں تو ان شاء اللہ آپ اسلامی فرقہ شمار ہوں گے۔ آپ سے ایمان و کفر کا اختلاف اس وقت نمایاں ہوا جب آپ نے کلمہ اذان نماز سے لے کر مرنے تک ہر بات میں اپنے آپ کو مسلمانوں سے جدا کر لیا ان کو نام کا مسلمان مگر حقیقتہً منافق و کافر جانا خود اسلام کے ہر عقیدہ اور اسلام کی ہر شخصیت سے جدا ہو کر موسن بن گئے۔ صحابہ رسولؓ ازواج رسولؓ اقرباء رسولؓ کو پانچ انگلیوں کے سوا موسن نہ جانا دوزخی مانا بڑی مسلم کشی کے بعد ایران میں یک طرفہ مذہبی انقلاب آیا تو آپ لوگوں نے نقل و غارت سے فقہ جعفریہ کو پاکستان میں نافذ کرانے کی دہشت گردی سے تحریک شروع کر دی۔ لامحالہ مسلم اکثریت میں صحیحان پیدا ہوا۔ 1985ء میں ایک جماعت کھڑی ہوئی اس کو کچلنے کے لئے آپ نے ایک سپاہ کھڑی کر دی۔ ہر فرقہ دارانہ فسادات شروع ہو گئے۔ اور ہوتے رہتے ہیں۔ بنیادی وجہ آپ کا ظلم اور نفاذ فقہ جعفریہ کا مطالبہ ہے جو کسی بھی توحید رسالت کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان کو موسن ناجی نہیں مان سکتے۔ سب پر تہر کر کے اسے دوزخی اور دشمن علی جانتے ہیں۔

(معاذ اللہ)

فقہ جعفریہ اپنے اوپر نافذ کرائیں

پھر بھی اگر آپ کو فقہ جعفریہ نافذ کرانے کا شوق ہے تو بسم اللہ

(۱) اپنے 5 فٹ کے وجود پر تو پہلے نافذ کرائیے شکل شرع اور سنت نبوی کے مطابق بتائیے جیسے حضور پاک ﷺ اور ائمہ علیہم الرضوان کی تھی۔

(۲) کلمہ اسلام دایمان صرف حضور ﷺ کا سکھایا ہوا پڑھنے اضافہ جرم بتائیے۔

(۳) آپ کو ہی معصوم وحی و امت کا حقدار اور خاتم النبیین مانئے۔ ملت ابراہیمی محمدی کہلائیں۔ ملت جعفریہ نہ کہلائیں۔

(۴) قرآن و سنت کے علاوہ تعلیمات اہل بیت میں بھی 5 نمازیں اپنے اپنے 5 اوقات میں پڑھنا فرض ہیں۔ آپ نے بیان

مجبوری طرح اسے صرف 3 اوقات میں مختص کر دیا یہ شریعت پر بڑا ظلم ہے اسے ختم کرائیں۔

(۵) قرآن و سنت میں خدا و رسول کی ذات صفات حقوق میں شرک کرنا بہت بڑا جرم ہے آپ نے اماموں کو خدا کا شریک اور رسولوں سے بھی افضل مان لیا۔ براہ کرم اپنے عوام سے یہ شرک دور کیجئے۔

(۶) حضرت علیؑ کا قانون تو ان کو زندہ جلانے کا 70% کے ساتھ 2-3 زیر واد بھی لگ سکتی ہیں۔

(۷) شرک کے بعد بدعت فقہ جعفریہ میں بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ تعزیئے، روئے، ضریح، جھنڈے، تابوت پوجنا اسلام میں حرام ہیں۔ ایک قسم کی بت پرستی ہے۔ اِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَاٰبَاكُنَا نَسْتَعِيْنُ کا انکار ہے براہ مہربانی اسے ختم کرائیں۔

(۸) اسلام میں خدا کی عبادت گاہ مسجد ہے امام بارگاہ اور نیا عبادت گاہ بنانا حرام ہے فقہ جعفریہ میں بالکل نہیں ہے یہ شرک کے اڑے بند کرائیں۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ مسجد میں نماز کے لئے ترسیں اور امام بارگاہ بھرے رہیں۔

(۹) اسلام میں موسیقی اس کی دھنوں پر مذہبی گیت اور مرثیہ خوانی حرام ہے یہ گناہ مٹائے۔ گاڑیوں میں سنانا جرم بنائے

(۱۰) چیخ چیخ کر رونا پیٹنا، ماتم اور سیدہ کو بی کرنا اسلام اور فقہ جعفریہ میں حرام ہیں۔ ختم کرائیے۔

(۱۱) یہ ماحی جلوس تو فساد فی الارض ہیں مذہب کی ریاء و نمائش حرام ہے۔ ان کو بند کرائیں۔

(۱۲) کلہ کی روح آذان بھی اسلامی شعار ہے اس سے وہ بناوٹی الفاظ نکالنے جو صدیوں بعد اڑالے گئے۔ اور شیخ صدوق جیسے اکابر علماء و محدثین نے ان کو منصوص کہہ کر لعنت کی ہے۔ (من لائحہ من الفقہ صفحہ 188)

(۱۳) اوامر و نواہی خدا و رسول کے احکام ہیں۔ مولویوں ذاکروں کے بتائے ہوئے نہیں۔ براہ کرم قرآن و سنت کے حلال

و حرام مسائل بتائیں۔ بدعات و رسوم چھوڑیں۔ امر بالمعروف اور نہی ازگناہان و منکرات سے تعلق چھوڑنا پڑتا ہے تو چھوڑ دیں۔

(۱۴) اسلام میں غیبت، بدگوئی، گالی تبرائمت، طعن، مسلم آزاری سب حرام ہیں۔

براہ کرم مسلمانوں میں قرآن و سنت پر عمل باہمی محبت و پیارا مانت و دیانت، جھوٹ و فراڈ سے اجتناب کی تلقین بنائیے۔

ناری تحقیق و مطالبہ میں یہی فقہ جعفریہ ہے جس کی جھلک ہم کتاب ایمانی دستاویز کے شروع میں دکھانچکے ہیں۔ براہ کرم یہ اپنے

اوپر ضرور لاگو کرائیں۔ تاکہ مسلمان بن جائیں۔ 14 کے مبارک عدد میں یہ اسلام اور فقہ جعفریہ کے احکام حکومت سے مطالبہ

کر کے اپنے اوپر لازم کرائیں۔ تبارک فقہ جعفریہ پر تہمات کریں اور مخالف قرآن و سنت پر خود کفر کا فتویٰ لگائیں۔ ہم آپ کے ساتھ

ہیں۔ اس فقہ جعفریہ کے نفاذ کی کوئی مسلمان مخالفت نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے کہ اقلیت و اکثریت کے حقوق کا

جو معیار ایرانی انقلاب میں رکھا گیا ہے۔ وہ یہاں ہو۔ اہل سنت کو پاکستان میں وہ مذہبی حقوق ضرور ملیں جو ایران میں شیعوں کو

ملے ہیں۔ اور یہاں ان کو وہ حقوق ملیں جو ایران میں اہلسنت کو ملے ہیں۔ (آمین)

چھٹا شبہ افسانہ عبداللہ بن سبا

پھر موصوف نے صرف بنو امیہ اور بنی عباس کی خالمانہ حکومتوں اور دیگر مفسد اور فتنہ پرداز افراد کو ذمہ دار قرار دیا کہ انہوں نے شیعہ کو بدنام کرنے کے لئے یہ فرضی خیالی شخصیت گھڑی ہے پھر صرف عمر حاضر کے آزاد خیال طحسین مصری اسے فرضی آدمی اور عراق کے شیعہ عالم محمد حسین کا شرف المظاہر اسے ہر لحاظ سے ملعون بتاتے ہیں۔ (اصل الشیعہ واصولھا صفحہ 57)

تو جوادی صاحب اسے فرضی آدمی قرار دیتے ہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 113-114) چونکہ مولانا فاروقی نے تاریخی دستاویز میں اسے تاریخ طبری کے حوالہ سے مفصل ذکر کیا تھا۔ تو موصوف نے اس کی پوری سند کی تضعیف کتب رجال سے نقل کی ہے۔ (ملخصاً)

الجواب : چند باتوں پر توجہ فرمائیں۔

(1) یہ شخص تو شیعہ کی کتب حدیث میں پھر تمام علم رجال شیعہ کی کتابوں میں پایا جاتا ہے آج کے دو شخصوں کا اسے فرضی بتانا پورے لٹریچر کی تکذیب ہے۔

(2) اہل سنت کے علماء رجال بھی اس کا ائمہ اہل بیت کرام کی طرح ذکر کر رہے ہیں۔ مثلاً علامہ شمس الدین الذمعی، جس نے تاریخ طبری کے ایک راوی کو ضعیف کہا اور اس جوادی نے بڑی خوشی سے اسے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں

”عبداللہ بن سبا من غلاة الزنادقة ضال مضل احسب ان علیا حرقه بالنار“

(ترجمہ) عبداللہ بن سبا غالی زندقہ سے ہے۔ گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں سے تھا۔ میں سمجھتا ہوں

کہ اسے حضرت علیؑ نے آگ میں جلا دیا تھا۔

جو زبانی کہتے ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ موجودہ قرآن 9 حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے پورے کا علم علیؑ کو تھا۔ حضرت علیؑ نے اسے یہ بات کہنے سے روک دیا جب کہ اس نے اسے مشہور کرنے کا ارادہ کر لیا تھا (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 426 طبع مصر)

بنو امیہ اور بنو عباس سے مجوسیوں کا سلوک

(3) اسے بنو امیہ اور بنو عباس کی رقابت کا شاخسانہ اور شیعوں کو بدنام کرنے کا بہانہ بتانا بھی غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ شخص حضرت علیؑ کا غالی محب شیعہ تھا۔ تمام علماء شیعہ اسے حضرت علیؑ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مسائل پوچھنا اور شیعیان علیؑ کو بتانا ان کو گمراہ کرنا حضرت علیؑ کا اس کو توبہ کرنے کا حکم دینا اس کا تقیہ کر لینا مگر توبہ نہ کرنا اور حضرت علیؑ کا اسے 70 مریدوں سمیت زندہ جلا دینا جلاوطن کر دینا لکھتے ہیں۔ تو بنو امیہ اور بنو عباس سے اس ابن سبا کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ان دونوں کا اقتدار تو اس کے عہد مرتضوی میں چل چکنے کے بعد آتا ہے۔

یہ بات کہہ کر انہی اپنے منہ پر خود طماچہ مارتے ہیں۔ ”کہ بنو امیہ۔۔ جو بنو عبد مناف اور حضرت علیؑ و نبیؐ کے سب سے قریبی رشتہ دار اور بھائی تھے۔ وہ حضرت علیؑ اور اولاد علیؑ کے دشمن تھے“ شیعوں نے خود ان کو دشمن بتالیا اہل بیت کے ساتھ اپنے کر بلائی کر قوت بھول گئے۔ بنو عباس تو حضرت علیؑ و نبیؐ کے چچا زاد تھے۔ دور بنو امیہ میں اولاد علیؑ کے ساتھ رہے۔ دوسری صدی کے آغاز میں ابو مسلم خراسانی ایرانی منافق نے ان کو بنو امیہ کے خلاف ابھارا۔ لاکھوں عربوں اور ہزاروں امویوں کو بے حق کڑے اقدار بنو عباس کو دلا دیا۔ مگر جب انہوں نے سوائے کچھ مامون کے شیعہ مذہب قبول نہ کیا تو انہوں نے بنو عباس کو بھی اولاد علیؑ کا دشمن مان لیا اور ان سے لڑا لڑا کر بنو عباس کو بھی معاذ اللہ اہل بیت کا (در اصل شیعہ کا) دشمن کہتے آ رہے ہیں۔ در نہ تاریخ سے دلچسپی رکھنے والا ہر مسلمان غور کرے کہ ان مجوسیوں نے بنو عباس کے بغل میں رہ کر بقیہ ماندہ بنو امیہ کو تو عرب ریاست سے بجا دیا اور وہ طارق بن زیاد کی صورت میں سات سمندر پار یورپ کے فاتح بن گئے اور اسپین، مغرب، ایشیہ میں 800 سال مسلم حکومت قائم رکھی۔ سائنسی علم ایجاد کئے کہ انگریز سیاست دان ان کے آج تک مداح ہیں۔ کہ ہم نے ٹیکنالوجی کے اصول ان اموی مسلمانوں سے سیکھے مگر ایران پرست یہ تو بتائیں کہ بنو عباس سے انہوں نے کتنی فتوحات کرائیں۔ کیا چوتھی صدی میں عبیدی اسماعیلیوں سے بغداد و عراق کی تباہی نہیں کرائی؟ کیا ان کے وزیر ابن علقمی نے ساتویں صدی میں تاتاریوں کو بلا کر حملہ کرا کر انقلاب ایران کی طرح بغداد و دجلہ کو لاکھوں مسلمانوں کے سیلاب خون سے تباہ نہ کرایا ان میں ذرہ بھر شرم ہوتی تو بنو عباس کو خاتم نہ کہتے خود اپنے کو کہتے۔

ابن سبا کا تذکرہ تاریخ میں

- (4) بانی مذہب شیعہ ابن سبا یہودی کا تذکرہ قدیم مورخ طبری التوتی 310ھ کے علاوہ درج ذیل مورخین نے بھی کیا ہے
- (5) محمد زماصری التوتی 1354ھ السنۃ والشیعہ میں ابن اثیر جزری سے کیا ہے۔
- (6) ابوالفداء التوتی 727ھ نے کتاب المختصر میں جزری سے ابن سبا کا حال بتایا ہے۔
- (7) ابن اثیر التوتی 630ھ نے تاریخ الکامل میں اسے طبری سے مفصل نقل کیا ہے۔
- (8) علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ جلد 6 میں حضرت عثمان کے خلاف بھڑکانے والوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔
- (9) فرید وجدی نے دائرۃ المعارف نے واقعہ جمل میں اس کی شراںگریزی اور صلح کے بعد غداری کا ذکر کیا ہے۔
- (10) استاد المورخین علامہ ابن خلدون نے بھی واقعہ جمل میں اس کی خباثت کا ذکر کیا ہے
- (11) البستانی نے بھی دائرۃ المعارف میں ابن کثیر کے حوالہ سے اسے لکھا ہے۔
- (12) مصر کے احمد امین نے مشہور کتاب فجر الاسلام میں اس کو مزوکی مجوسی دین کا بانی کہا ہے۔
- (13) مصر کی یونیورسٹی کے پروفیسر اذبیات حسن ابراہیم نے ”تاریخ الاسلام السیاسی“ میں اس کے حضرت عثمانؓ کے خلاف

کرتوت بتائے ہیں۔

(14) میرا خواندہ نے روضۃ الصفائیں اور ان کے بیٹے غیاث الدین نے ”حبیب السیر“ میں بواسطہ طبری ابن سبا کا ذکر کیا ہے مواد کے لحاظ سے گویا یہ دو کتابیں شیعہ کتب فکر کی ہیں۔

(15) (20) انگریزوں میں سے نین فلوئین، نکلسن، حوسین، ڈوایٹ ایم ڈونیلو، ڈین ڈلہازن نے بیان کیا ہے۔

(21) طبری نے یہ واقعہ سری بن یحییٰ بن ابیاس بن حرملة الشیبانی البصری ثقة اخطاء الازدی فی تضعیفه من السابعة مات 167ھ (تقریباً 167ھ) طبع قدیمی کراچی) سے اس نے شعیب بن ابراہیم سے اس نے سیف بن عمر سے اس نے عطیہ سے اس نے یزید نقعی سے نقل کیا ہے۔ خود سیف بن عمر کی دو کتابیں ہیں۔ الفتوح والردۃ۔ الجمل و سیر عائشہ

(22) ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں۔

(24) ابن پدران التونی 1346ھ نے خلاصہ تاریخ ابن عساکر میں۔

(25) ابن ابی بکر التونی 541ھ نے اپنی التعمید والبيان سیف بن عمر تیس کی الفتوح والردۃ سے بیان کیا ہے۔

(26) ذہبی التونی 748ھ نے بھی تاریخ اسلام میں ابن سبا کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ تحقیق میں نے ٹکٹ سے شائع شدہ ایک شیعہ عالم کے رسالہ ابن سبا سے نقل کی ہے۔ پھر آخر میں راویوں کا ضعیف ہونا بتایا ہے

ابن سبا شیعہ کا راوی ہے اہلسنت کا نہیں

چونکہ یہ ابن سبا شیعہ رجال میں سے ہے انہوں نے ہی اپنی حدیث کی کتابوں میں اس کا ذکر دیکھ کر اس پر اپنا اچھا متبرہ کیا ہے اصول شیعہ کی معتبر کتاب من لا یخضرہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 213 میں ہے حضرت علیؑ نے فرمایا نماز پڑھ کر آدمی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے فقال ابن سبا یا امیر المومنین الخ شیعہ اگر کسی اصول کے پابند ہیں تو ان کو اس کا وجود مان لینا چاہئے۔ پھر خود اگر اس کے مذہب سے پاک صاف ہیں تو اس کے عقائد و مذہب سے تبرک کرنی چاہئے ایسے عقیدہ رکھنے والوں پر لعنت بھیجنی چاہئے۔ جیسے حضرت علیؑ اور امام جعفر صادقؑ نے اس پر اور اس کے عقیدہ و مذہب پر لعنت کی ہے۔ ان بزرگوں کا یہ عمل ان کو مسلمانوں کا پیشوا بتاتا ہے۔ شیعہ کانٹیں۔ کیونکہ وہ ابن سبا پر نہ لعنت بھیجتے ہیں۔ نہ اس کے عقائد سے تبرک کرتے ہیں۔ نہ جوادی نے ایسا کیا ہے۔ یہ تو کوئی اصول نہیں۔ کہ اپنے کنوئیں میں پڑے اس کتے کو باہر نہ نکالیں نہ کنواں پاک کریں۔ اور سڑکوں پر یہ شور مچاتے رہیں ہم پاک ہیں۔ ہمارے مذہب اور کنوئیں کا پانی پاک ہے پھر اہلسنت پر تاریخی الزام لگادیں کہ انہوں نے جن تاریخی لوگوں سے اس کا ذکر کیا ہے وہ کمزور اور مشکوک راوی تھے۔ اہل سنت نے روایت حدیث میں اس سند کا ذکر کیا ہے۔ تو کچھ کمزور بتایا ہے۔ مگر حدیث سے تاریخ کا معیار بہت کم ہے۔ وہی راوی تاریخ مغازی اور سیرت کے بیان میں بسا اوقات قابل اعتماد سمجھا

جاتا ہے ورنہ یہ فنون بالکل ناکارہ ہو جائیں۔ بشرطیکہ یہ راوی اسلامی عقیدہ اور شخصیات اور ائمہ دین کو مجروح نہ کریں۔

طبری کی سند اور راویوں کا حال

اب یہ شیعہ کہتے ہیں کہ طبری کی اس سند کے راوی یہ ہیں۔

سری بن جحی شعیب بن ابراہیم سیف بن عمر عطیہ یزید بن نقیص
ہم نے تقریب الجذب، میزان الاعتدال وغیرہ سے تفتیش کی تو یہ معلومات حاصل ہوئیں۔

1۔ سری بن جحی بن حرمۃ الشیبانی البصری ثقہ ہیں۔ ازدی کو اسے ضعیف بتانے میں غلطی لگی ہے (تقریب صفحہ 117 اس کی وفات 167ھ ہے۔ طبری اس سے متاخر ہے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایک سری بن مسکین مدنی ہے۔ جو مقبول (یعنی ثقہ قابل قبول) ہے۔ نویں طبقہ کا ہے۔ ملاقات ممکن ہے مگر والد کے نام میں شاید غلطی لگی ہو۔

2۔ شعیب بن ابراہیم، تقریب میں تو اس کا ذکر نہیں البتہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 275 میں کہا ہے۔

شعیب بن ابراہیم کوئی سیف کی کتابوں کا راوی ہے۔ اس میں جہالت ہے (یعنی تفصیلی حالات نہیں ملتے)

3۔ سیف بن عمر۔ تقریب میں ہے سیف بن عمرو اسمعی کوئی کتاب الردۃ کے مصنف ہیں۔ حدیث میں کمزور ہیں۔ مگر تاریخ میں عمدہ ہیں۔ (تقریب صفحہ 142)

اس سند کا مرکزی راوی یہی ہے جو خود مصنف ہے اور اس کا مواد طبری تک پہنچتا ہے۔ ابن حجر اسے تاریخ میں عمدہ بتا رہے ہیں۔ تو ابن سبا کے تعارف شر کے لئے یہی توثیق کافی ہے۔ شیعہ کا خیالی محل زمین بوس ہو جاتا ہے۔

اب میں تفصیل نہیں بتا سکتا کہ اس سند کی طبری کی اکثر روایات میں معاصیہ صحابہ کتنے ہیں؟ شیعہ وہ بھی نہ مانیں تو بہتر ہو ہمارا اصول تو یہ ہے کہ حدیث میں کمزور راویوں سے تاریخ لیا جائے گی بشرطیکہ اسلام کے کسی عقیدہ اور شخصیت پر حرف نہ آئے۔ یہاں صرف ابن سبا کی برائی ہے۔ ضمنہ صحابہ کرام کی صفائی ثابت ہوتی ہے۔ تو اسے ماننے میں نفع مسلمین ہے نقصان نہیں۔

4۔ عطیہ اس نام کے راوی بہت ہیں۔ دو ہو سکتے ہیں۔

(1) عطیہ بن حارث البورق ہمدانی کوئی ہیں صاحب التفسیر ہیں۔ صدوق ہیں۔ پانچویں طبقہ کے ہیں۔ (تقریب صفحہ 240) اگر یہ ہیں تو اس کے ثقہ ہونے میں شبہ نہیں۔

(2) عطیہ بن سعید بن جنادہ عونی جدلی۔ صدوق ہیں۔ غلطیاں بہت کرتے ہیں شیعہ مدلس تھے۔ تیسرے طبقہ کے ہیں۔ 119ھ میں وفات پائی (تقریب صفحہ 240) اگر یہ ہیں تو ابن سبا کے تذکرہ میں سونے پر سبا کہ ثابت ہوئے۔

5۔ یزید بن نقیص کا تذکرہ ہمیں نہیں ملا۔ غالباً تابعی اور حضرت علیؑ کے ساتھی ہیں تو اس دشمن اسلام علی کا قصہ سناتے ہیں۔ شاید ان کا حال کسی اور کتاب میں ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب اس سند کے اکثر راوی ثقہ اور اپنے فن تاریخ میں عمدہ مقبول ہیں تو ابن سبا کو برا

باجائے گا۔

ابن سبا کا تذکرہ شرکب شیعہ سے

شیعہ تاریخ، تاریخ التواریخ جلد 2 صفحہ 524 میں ہے کہ ابن سبا یہودی تھا عہد عثمان میں مسلمان ہوا وہ پہلی کتابوں کا عالم فاضل تھا اسے حضرت عثمان کی حکومت پسند نہ آئی جس مجلس میں بیٹھا حضرت عثمان اور آپ کے عمال کی برائی بیان کرتے۔ حضرت عثمان نے اسے مدینہ سے نکالا تو وہ مصر چلا گیا اور وہاں کہتا کہ جب عیسیٰ دوبارہ آئیں گے تو ان سے افضل محمد بھی آئیں گے اور عقیدہ درجعت بنایا، پھر کہا ہر خلیفہ کا وہی تھا محمد کے وہی علی ہیں۔ حضرت عثمان نے آپ کا منصب غصب کیا ہے۔ امیر المعروف اور غمی از سر کے لئے اٹھوا۔ اسے حکومت سے ہٹا کر حضرت علیؑ کو بٹھاؤ۔ چنانچہ خفیہ خطوط سے تحریک چلا اور لوگ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے آئے۔ الخ (ملخصاً صفحہ 525)۔

یوں تو اس کا ترجمہ رجال کشی، رجال طوسی، رجال نجاشی، ابن قولون ہر شیعہ رجال کی کتابوں میں ہے لیکن ہم اپنے پاس موجود ب سے بڑی جامع کتاب تنقیح المقال فی علم الرجال للعلامة باقر (چودھویں صدی کے ایرانی محقق) سے نقل کرتے ہیں۔

”عبداللہ بن سبا یہ شیخ صدوق کے باب العقیب کا راوی ہے شیخ فرماتے ہیں کہ یہ امیر المومنین علیؑ کے اصحاب میں سے ہے جو کفر کی طرف لوٹ گیا تھا اور غلو ظاہر کیا۔ انتہی۔ خلاصہ قسم ثانی میں ہے اس عالمی ملعون کو حضرت امیر المومنین نے جلادیا تھا۔ کیونکہ یہ کہتا تھا علیؑ ہیں اور وہ ان کی طرف سے نبی ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ حرفاً حرفاً یہ طوسی کی عبارت ہے۔ خلاصہ میں شیخ صدوق جیسے الفاظ ہیں۔ مگر ابن سبا کا لفظ نہیں لکھا ہے۔ اسی لئے مرزا نے کہا ہے کہ لفظ ابن سبا اس کی کاپی سے رو گیا۔ ورنہ اس کی کتاب میں بھی عبداللہ بن سبا ہے جو کفر کی طرف لوٹا اور غلو (حضرت علیؑ میں خدائی صفات رب کا رساز مشکل کشا کائنات کا خاتمہ کل وغیرہ) ظاہر کیا تھا۔ ابن داؤد کہتے ہیں۔ یہ کفر کی طرف لوٹا اور غلو ظاہر کیا۔ کشی نے کہا یہ نبوت کا دعویٰ کرتا تھا۔ حضرت علیؑ کو (آج اسماعیلیوں کی طرح) اللہ کہا تھا۔ آپ نے اسے تین دن توبہ کرنے کی مہلت دی جب تائب نہ ہوا تو اسے اس کے 70 شاگردوں، مریدوں سمیت زندہ آگ میں جلادیا۔ جو حضرت علیؑ کو خدا کی صفات والا مانتے تھے۔ کفر و غلو سے بھراس کی کچھ روایات کشی نے یہ لکھی ہیں۔

مشرک ابن سبا پر چھ احادیث اور ائمہ کی پھٹکار

پہلی روایت: امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سبا نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت علیؑ ہی خدا ہیں خدا کی ذات اس شرک سے بہت اونچی ہے۔ یہ بات امیر المومنین کو پہنچی تو آپ نے اسے بلایا پوچھا تو اس نے اقرار کیا ہاں آپ ہی اللہ ہیں۔ میرے دل میں یہ عقیدہ بیٹھ گیا ہے کہ آپ اللہ ہیں۔ میں نبی ہوں۔ آپ نے فرمایا شیطان نے تجھ سے ٹھٹھا کیا ہے۔ تیری

اس مرے توبہ کر۔ تو آپ نے 3 دن توبہ کے لئے اسے بند کر دیا اس نے توبہ نہ کی تو جلا دیا اور فرمایا شیطان نے اسے گمراہ کیا ہے۔ وہی اس کے پاس آتا اور اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

دوسری روایت: امام جعفر صادق اپنے ساتھیوں سے فرماتے تھے کہ وہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کے رب ہونے کا دعویدار تھا امیر المومنین نے اسے توبہ کا حکم دیا اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے اسے آگ میں جلا دیا۔

تیسری روایت: امام صادق نے فرمایا عبد اللہ بن سبا پر اللہ کی لعنت ہو اس نے امیر المومنین کو رب (روز کی دینے والا) مانا۔ خدا کی قسم امیر المومنین (تو ایسے نہ تھے) اللہ کے فرمانبردار بندے تھے جو ہم پر جھوٹ بولے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ ایک قوم ہمارے بارے ایسی باتیں کرتی ہے جو ہم نہیں کہتے اور کرتے۔ ہم ان سے اللہ کے آگے بیزار ہیں۔

چوتھی روایت: امام زین العابدین نے فرمایا جو ہم پر جھوٹ بولے اس پر اللہ کی لعنت ہو میں نے جب عبد اللہ بن سبا کو یاد کیا تو میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے اس نے بڑا دعویٰ کیا جس کا اسے حق نہ تھا۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو حضرت علی تو اللہ کے نیک بندے اور رسول اللہ کے بھائی تھے کسی شخص کو بزرگی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر نہیں مل سکتی اور رسول اللہ ﷺ کو یہ مرتبہ اللہ کی فرمانبرداری سے ہی ملا ہے۔

پانچویں روایت: امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں ہم سچے اہل بیت بھی کذابوں سے خالی نہ رہ سکے ایک بڑا جھوٹا ہم پر جھوٹ گھڑتا ہے تو اس کے ہم پر جھوٹ (جھوٹی روایات) بولنے کی وجہ سے لوگوں کے ہاں ہمارا راج ختم ہو جاتا ہے۔ رسول خدا ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سچے تھے۔ اور سب مخلوق سے زیادہ پاک لہجہ تھے۔ مسئلہ کذاب آپ پر دعویٰ نبوت کر کے جھوٹ بولتا تھا۔ حضرت امیر المومنین رسول اللہ ﷺ کے بعد ان لوگوں سے زیادہ سچے تھے جو اللہ کو وحدہ لا شریک جانتے ہیں۔ اور جو شخص آپ پر جھوٹ بولتا ہے اور اپنے جھوٹ سے لوگوں کے ہاں ہماری سچائی کو جھٹلاتا ہے اور خدا پر (شریک بنانے) کا جھوٹ بولتا ہے وہ کالی مسکین کا بیٹا عبد اللہ ہے۔ اللہ کی اس پر لعنت ہو۔ (منتخب المقال جلد 2 صفحہ 184)

ابن سبا کا مذہب

حقیقی روایت: جو عبد اللہ بن سبا کا پورا مذہب بتاتی ہے۔ محمد بن قنولون نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ اہل علم (فقہاء و محدثین شیعہ) کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن سبا یہودی تھا۔ وہ مسلمان بنا تو حضرت علی سے (خاص) محبت کرنے لگا وہ اپنی یہودیت کے زمانے میں غلو کر کے کہتا تھا کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی (خاص رازدان) تھے تو اسلام لانے کے بعد حضرت علیؑ کو بھی بعد وفات نبویؐ کا خاص وصی مان لیا۔ تو یہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت علیؑ کی امامت کو سچ فرض بتایا۔ آپ کے دشمنوں (ابو بکر و عمر و عثمان) سے کھلی برأت کی۔ اور مخالفین (کے عیوب) کو نکال دیا اور ان کو کافر (غیر مومن) بتایا۔ یہی مذہب

شیعہ کے مخالف (مسلمان) کہتے ہیں۔

”ان اصل الشیعہ والرفض ماخوذ من اليهودیة الی غیر ذلک من الاخبار“
(ترجمہ) کہ اہل تشیع اور رافضی کے مذہب کی بنیاد یہودیت ہے اس کے علاوہ ایسی اور روایات بھی ہیں۔
(تنقیح المقال جلد 2 صفحہ 184 کلاں سائز)

طبری وغیرہ کی روایات سے ابن سبأ کے مذہب کا خاکہ۔۔ جو آج شیعہ کا ایمان و عمل ہے۔۔ یہ ہے
”حضرت عثمان کے خلاف ۱ تحریک چلائی۔ گورنروں پر ۲ اعتراضات کی بوجھاڑ کی۔ حضرت عثمان کو ۳ شہید کرایا
ان قاتلوں کو ۴ بے قصور اور برحق مانا۔ حضرت عثمان کو ۵ قتل کا مستحق اور علی کا حق ۱۲ خلافت چھیننے والا مانا۔ حضرت
ابوبکر و عمر کو بھی غاصب و ظالم ۱۳ خلیفہ مانا۔ رجعت کا ۱۴ عقیدہ ایجاد کیا۔ کہ جیسے حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف لائیں
گے (دو ارب عیسائیوں یہودیوں کو مسلمان کریں گے) اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی دوبارہ آئیں گے ۱۵ ظالموں سے
انتقام لیں گے۔ حضرت علی و صی رسول (خاص خلیفہ ہدایت والے) ہیں۔ جیسے حضرت یوشع موسیٰ کے خلیفہ و صی تھے۔ اہر
بالعرف اور نبی من المنکر کا دعویٰ کر دے پھر تمام ۱۶ اصحاب رسول اور خلفاء اسلام کے دانیوں پر اعتراضات کرتے رہو۔“
تنقیح المقال کی چھ روایات ساتھ ملاؤ۔

۱ تو حضرت علیؑ کو خدا۔ خدائی صفات والا۔ رب۔ علی کا ساز ۱۸ حاجت روا ۱۹ مشکل کشا ۲۰ نور من نور اللہ
۲۱ عالم الغیب ۲۲ ہر جگہ حاضر ناظر و معبود۔ خالق کائنات ۲۳ مدبر ۲۴ منتظم ۲۵ مختار کل ۲۶
ہر چیز پر قادر ۲۷ ہر کسی کے دل کے حالات جاننے والا۔ اسی ابن سبأ نے حضرت علیؑ کے لشکر کو باور کرایا آپؑ نے توبہ کرائی
جو نہ مانے وہ 70 سوئین مریدین ابن سبأ اپنے ہمہرسمیت حضرت علیؑ نے جلا ڈالے۔ یہی کچھ شیعہ کی معتبر کتاب انحصال الامان
بابوینہ میں ہے۔ (اعلام خصال صدوق صفحہ 316 مطبوعہ ایران)۔

سب عیسائی پولوس کے مذہب پر اور سب شیعہ ابن سبأ کے مذہب پر ہیں

میرا ہر شیعہ دوست غور سے سوچے کہ کیا نمبر دار 27 عقائد و نظریات اس کے نہیں ہیں؟ کیا وہ حضرت علیؑ کی ذات کے
متعلق آخری 12 صفات کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ جن کے ماننے والوں کو خدا پرست موجد حضرت علیؑ نے اور اپنے ایسے 70 قاتل
حیداروں کو جلا دیا۔ کیا آپ سولا علیؑ کے اس کارنامہ کی تعریف اپنی مجالس میں عوام کے سامنے ذرائع ابلاغ سے کبھی کرتے ہیں۔
ہرگز نہیں کر سکتے۔ نہ کریں گے۔ کیونکہ عقیدہ توحید اور مذہب علیؑ کھل کر سامنے آجائے گا۔ جسے آپؑ نے تقیہ کے بونے میں
لوٹوں کی طرح چھپا رکھا ہے۔ لوگ آپؑ کا شرکیہ مذہب چھوڑ کر قرآن و سنت والے مذہب علیؑ پر آجائیں گے۔ تقویٰ بھی، ذاکری
اور شیخی العقیدہ 98% شیعہ کا شرکیہ مذہب فنا ہو جائے گا۔ خون اہل بیت کے تاجروں کی منڈی ختم ہو جائے گی۔

ان حقائق کے واشگاف ہو جانے کے باوجود کیا اب بھی ہمارا یہ دعوئی سچا نہیں ہوا؟ کہ شیعہ مذہب کا بانی حضرت علیؑ نہیں ابن سہا یہودی ہے۔ جیسے حضرت علیؑ نے غیرت سے جلاؤ والا۔ آج بھی عامی شیخی شیعہ خود کو لہذا لہان کرتا آگ میں چھلاک کا کرہ جسم تو ہو جاتا جس چٹکی پر فخر کرتا ہے۔ مگر علیؑ کا مذہب نہیں اپنا سکتا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ توحید و رسالت کو ہرگز نہ کلمہ ایمان و نجات نہیں مان سکتا۔ پانچ وقتوں میں نماز کا حق پابند نہیں ہو سکتا۔ حق پوری زکوٰۃ نہیں نکال سکتا۔ روز و اوقات سنت کے مطابق نہیں رکھتا اور کھول سکتا۔ حاجی کو زوار سے افضل نہیں جان سکتا۔ بے ابن سہاسیت کسی کا فرہشت نہیں کیا کرتا۔ حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ داروں پر لعنت کا در نہیں چھوڑ سکتا۔

اسانہ ہر شیعہ کو یہودی مذہب سے بچا حضرت علیؑ کے مذہب پر چلا۔ (آمین)

ساتواں شبہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

برے صحابہ ستاروں جیسے ہیں تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 116) پھر اس پر ابن تیمیہ ع۔ الاحیان سے ابن حزم سے ابن قیم سے محبت اللہ بہاری سے اور جسٹس ملک غلام علی سے تنقید تصنیف اور غیر صحیح نقل کی ہے

الجواب: چند باتوں پر غور فرمائیں۔

1. گواہ کے متعدد راویوں، سندوں پر ماہرین نے گرفت کی ہے اور شیخین کی اتباع والی صحیح حدیث اقتدواہا للہدین من بعدی ایسی سکر و عمر کے مقابل جان کر اس کی تصحیف کی ہے۔ حالانکہ عام و خاص میں تقاریر تضاد اور مخالفت نہیں ہوتی کہ ایک کو مانیں تو دوسری دوسری کو رد کرتا پڑے۔

2. شیخین کی اتباع خاص ہے کہ میرے بعد بحیثیت خلیفہ و حکمران ان کو مان کر ان کی اتباع کرنی ہوگی فرمان رسول پر عمل کر کے صحابہ کرام نے ان کی اتباع و اقتداء میں کسری و قصیر کی بین الاقوامی طاقتیں متاویں اور نصف معلوم دنیا تک کلمہ اسلام کا جھنڈا لہرایا کہ حدیث بایہم اقتدیتم اہتدیتم عام ہے۔ کہ ان سے دین کی ہر بات پوچھو، سیکھو۔ پھر اتباع کرو۔ ہدایت تمہارے تمام چرے کی۔ کیونکہ وہ سب عادل، صادق، راست رو اور دیندار ہیں۔

3. ان کی اقتداء ایسی ہے جیسے مہاجرین و انصار کے ذکر خیر میں ان کے تابعداروں کو بھی اللہ نے سید رضاد جنت دے دی۔

”دین میں پہل کرنے والے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے مہاجر ہوں یا انصار ہوں اور جو ان کے احسان و اخلاص میں یا نیک کاموں میں تابعدار ہوں ان سب سے اللہ راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ اور ان کے لئے جنتیں نہروں والی تیار کر رکھی ہیں۔ جن میں سدا رہیں گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے“

(سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 2)

الآیت سے علامہ ابن حزم ظاہریؒ (غیر مقلد) کا قول غلط ہوا کہ ہر صحابی کی اقتداء جائز نہیں۔ کیا مہاجرین و انصار کے معارف

ہام میں ہر ایک کو اور ختم مفسول پہ کا صیغہ سب کو شامل نہیں ہے؟ اللہ فرماتے ہیں۔

جس نے واضح ہدایت آپکنے کے بعد رسول اللہ کی مخالفت کی۔ (پہچان یہ ہے) کہ مومنین کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر چلا تو اسے ہم جانیں دیں گے۔ جدھر جائے پھر اسے جہنم میں پھینکیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (پارہ 5 رکوع 14)

اس آیت سے اجماع صحابہ اجماع امت کی حقانیت جیسے واضح ہے عام صحابہ مومنین کی انفرادی اتباع بھی ثابت ہے۔ جسے عرف میں اس پر اعتماد کر کے اس کی نیک کام میں اتباع و تھلید کرتا ہے گناہ یا غلطی میں کوئی کسی کی تھلید نہیں کرتا۔

4۔ قرآن مجید کے علاوہ حدیث شریف بھی عموم ظاہر کرتی ہے۔ حجۃ الوداع کے سوال کا مجمع میں جو آپؐ فرما رہے ہیں۔

”الایلیع الشاهد الغائب لرب مبلغ اوعی من سامع“ (الحدیث)

(ترجمہ) سنو! جو تم میں موجود ہیں وہ غیر موجود تک یہ میرے احکام پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات وہ غائب

اس سننے والے سے ان کو زیادہ یاد رکھے گا۔ (کہ اس کا دماغ اور قوت حافظہ زیادہ ہو سکتا ہے گو درجہ میں

مجھے دیکھنے والا اور براہ راست سننے والا صحابی زیادہ شان رکھتا ہے)

اس صحیح حدیث سے جب سب سے پہلے اور سب سے آخر میں ایک ہی دفعہ حجۃ الوداع میں مسلم صحابی کو تبلیغ دین کی یہ سند اور ذمہ داری مل رہی ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو یہ احکام پہنچائے اور وہ اللہ عادل معتبر واجب الاطاعت ہے۔ کہ ان سے غیر صحابی سننے والا یہ تو نہیں کہہ سکتا ”میں تم کو معتبر نہیں مانتا تم جھوٹ بولتے ہو میں تو دین مدینہ جا کر صرف اکابر صحابہ خلفاء راشدینؓ سے یا اہل بیت کرامؓ سے سیکھوں گا“ کیونکہ اس سے دین کی تبلیغ و اشاعت بہت محدود ہو جائے گی۔ نہ اہل بیت و اکابر صحابہ ہر شہر و گاؤں پہنچ سکیں گے نہ ہر آدمی ان تک پہنچ سکے گا تو روایت کے علاوہ عقل و درایت سے بھی ہر بڑے چھوٹے خوش قسمت زائر صحابی کا عادل ہونا۔ دین کی معلوم بات دوسرے تک پہنچانا اور عمل کر کے دکھانا ضروری ہے۔

5۔ تو بالفرض تعدد طرق اسناد کی وجہ سے اس حسن الثبوت حدیث ”جس کی تابعداری کر دے حدایت پاؤ گے“ کو اگر کوئی صحیح نہ مانے تو اس کی مؤید صحیح احادیث کو مان کر معنوی لحاظ سے تو اس حدیث کو سچا جانا ضروری ہوا۔

نجوم ہدایت کی مؤید احادیث

6۔ چند مؤید احادیث یہ ہیں۔ پوری تفصیل عدالت حضرات صحابہ کرامؓ میں دیکھ لیں۔

1۔ آپؐ کا ارشاد ہے۔

ستارے آسمان کے امان کا سبب ہیں۔ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو وعدہ موعود (قیامت) آسمان کو بھی آپہنچے گا۔

میں اپنے صحابہ کے لئے امن و سلامتی کا سبب ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے صحابہ کو بھی وعدہ موعود (اخلاقات و فتن) آپہنچے گا۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں۔ جب یہ رخصت ہو جائیں گے تو میری

امت کو ان سے وعدہ موعود آئینے گا۔ (یعنی گمراہی و تفرقہ بازی) مسلم جلد 2 صفحہ 308 والفاظ لہ جمع الفوائد جلد 2 صفحہ 492، مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 17 قال الحنفی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جید

(بحوالہ عدالت صحابہ کرام صفحہ 126)

ابن بکر اسن و ہدایت ستاروں اور صحابہ کرام کا ذکر آئے سائے آپؐ نے کر دیا۔

ب: فرمان نبوی ہے۔ میرا کوئی بھی صحابی کسی زمین میں فوت ہووے قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لئے قائم و زرور بن کر رہے گا۔ (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن)

اب اگر علاقہ والوں کے لئے وہ صحابی حجت نہیں ان کو اس کی تھکید میں ہدایت پانا ضروری نہیں۔ یا یہ غیر عادل ہے۔ اور ثقہ نہیں ہے تو پھر اس کا ان کا قائم اور نور ہدایت ہونا کیسے مانا جائے گا۔ حدیث نبوی غلط ہوئی معاذ اللہ۔

ج: حضرت انسؓ فرموا فرماتے ہیں۔ میری امت میں صحابہ کی مثال کھانے میں نمک جیسی ہے۔ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں رہا حسن بصریؒ کہتے ہیں ہمارا نمک جانا رہا تو ہم کیسے درست ہوں گے۔ (رواہ ابو یعلیٰ مشکوٰۃ صفحہ 554)

د: سب لوگوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ (صحابہ) پھر جو انکے بعد ہوں گے (تابعی) پھر جو انکے بعد ہوں گے (تابعی) پھر ایسے لوگ آئیں گے جن کی قسمیں گواہی سے پہلے ہوں گی۔ (جھوٹی گواہی دیں گے) ان میں مونا پنا (یعنی عیسیٰ و عیون) آجائے گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 553/554)

و: لوگو! میرے صحابہ کی عزت کرنا وہ تم سے بہتر ہی ہیں پھر ان کے بعد کے لوگ پھر ان کے بعد کے لوگ اچھے ہیں۔ یہ سب احادیث بتا رہی ہیں کہ ہم ایسوں کو صحابہ کی عزت کرنا ان کی اتباع کرنا اور اپنی اصلاح کرنا ضروری ہے اسی کا دوسرا نام اقتداء اور اعتقاد ہے جو ان پر احمد پھر ان کی تھکید سے حاصل ہوگی۔

ز: قدیم الاسلام نقیبہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ لوگو! جو سنت پر چلنا چاہے تو وہ ان صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلے عزت ہو گئے۔ زندہ ہو تو آزمائش کا خطرہ رہتا ہے۔ اور وہ اصحاب محمد ﷺ ہیں۔

(۱) وہ اس امت کے سب سے افضل لوگ تھے۔

(۲) ان کے دل بہت پاک اور نیک تھے۔

(۳) علم ان کا بہت گہرا تھا۔

(۴) عبادت و تکلف ان میں بہت کم تھا۔

(۵) اللہ نے ان کو اپنے نبیؐ کی صحابیت اور دین قائم کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ تو تم ان کی فضیلت پہنائو۔ ان کے پیچھے چلو۔ جو امت ان کے اخلاق اور ان کی عادات پر جبر رہو کیونکہ وہی سیدھی راہ ہدایت پر تھے۔ (رواہ رزین مشکوٰۃ صفحہ 32)

صحابہ کرامؓ نجوم ہدایت ہیں

متعدد سندوں سے یہ حدیث مروی ہے۔

”حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اپنے رب سے پوچھا تو اللہ نے مجھے وحی (خفی) کی کہ تیرے صحابہ میرے ہاں آسمان کے ستاروں جیسے ہیں روشنی میں اگرچہ کچھ دوسروں سے زیادہ ہیں مگر نور ہدایت ہر ایک میں ہے تو ان سے جو بھی دین کی بات حاصل کرے گا وہ میرے ہاں ہدایت پر ہوگا۔

(رواہ رزین بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ 554)

اور یہاں مشکوٰۃ میں یہ لفظ زائد ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تو تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند سے کفایہ صفحہ 46 پر اسے روایت کیا ہے

محدث بخاری نے ابانہ میں ابن عساکر تہمتی اور ابن عدی نے ریاض النضرۃ جلد 1 صفحہ 9 میں محبت طبری نے بھی روایت کیا ہے (حاشیہ جمع الفوائد جلد 2 صفحہ 492 نیز مسامرہ صفحہ 314 پر ہے کہ اسے داری ابن عدی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔)

الحاصل : اس کی متعدد اسناد ہیں جو جامع بیان العلم وفضلہ میں اور مجمع الزوائد وغیرہ میں مذکور ہیں۔ بعض میں اگرچہ کچھ کلام ہے مگر تعدد طرق کی وجہ سے یہ حسن الغیرہ ہے۔ معنوی لحاظ سے اس کی صحت مسلم ہے۔ چونکہ شیعوں کو تمام صحابہ کرام سے اس واسطے کا بغض ہے۔ کہ وہ حضور ﷺ سے دین کی بات کیوں نقل کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے بدعتیہ فاسق و فاجر ذاکروں کو صحابہ سے افضل و ماخذ دین ماننے اور مذہب کے نام سے ہر بات میں ان کی اتباع کرتے ہیں۔ مگر صحابہ نبوی سے بداعتاد و چلانے کے لئے راویوں کی بحث چھیڑ دیتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ماہ کثیر وریاء، نہروڈیم، بڑی بن اور تالاب میں جانور پانی پی کر پیشاب بھی کر دے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ یہاں اتنا واضح رہے کہ جس مسئلہ میں خلفاء راشدین کا اتفاق ہو۔ یا فقہاء صحابہ کا اجماعی مسئلہ ہو تو اس کے خلاف یا کسی صحابی سے غلطی یا گناہ ہو گیا ہو۔ یا اسے کسی بات کا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو یا وہ اپنی بات سے رجوع کر لے تو اس میں اس کی اتباع و تقلید نہ ہوگی۔ مگر اس بیان سے ان کی عدالت، ثقاہت اور عام اتباع ختم نہ ہوگی۔ فافہم

اصحابی کا نجوم شیعہ کے ہاں بھی مسلم ہے

یہ شیعہ کی کتب معتبرہ میں ہے چنانچہ ابوعلی حسن بن احمد حاکم کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن یحییٰ صوفی نے ان سے محمد بن موسیٰ الحر راوی نے اور ان سے ان کے والد نے روایت کی ہے فرماتے ہیں۔

”سئل الرضا علیہ السلام عن قول النبی ﷺ اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اہتدیتم
وعن قوله دعولی اصحابی لقال صحیح عیون اخبار الرضا“

(ترجمہ) امام رضا سے حضور ﷺ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا گیا کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پالو گے اور اس فرمان کے بارے میں کہ میرے صحابہ کو میرے لئے (برا کہنا) چھوڑ دو تو فرمایا یہ دو حدیثیں صحیح ہیں۔

اس کی تائید میں ایک اور روایت بھی ہے جسے ملاحید علی آملی نے جامع الاستفسار میں لکھا ہے۔

قال النبی ﷺ انا كالشمس وعلى كالقمر و اصحابی كالنجوم باہم القديتم اھتديتم
(بحوالہ آیات پر بات و عدالت صحابہ) آپ نے فرمایا میں سورج جیسا ہوں علی چاند جیسے ہیں (تو علی کو حضور کے برابر یا افضل ماننا غلط ہوا) اور میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں۔ تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اس تفصیل سے ان سب حوالوں کا جواب ہو گیا جو روایت کو کنز ورتبائے کے لئے لکھے ہیں۔

الندوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر صحیح حدیث ہے۔

یہ ترمذی صفحہ 526 پر تین سندوں سے ہے راویوں کی توثیق یہ ہے۔

پہلی حدیث: حسن بن صباح المز ارد صدوق و اہم ہیں۔ عابد فاضل دسویں طبقہ سے تھے۔ 249ھ وفات پائی۔

2۔ سفیان بن عیینہ ابو محمد کوئی پھر کی ثقہ حافظ امام مجتہ ہیں۔ (تقریب صفحہ 128)

3۔ زائدہ بن قدامہ ابو الصلت ثقفی ثقہ اور ثبت ہیں۔ 160ھ یا بعد میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 105)

4۔ عبدالملک بن عیمر بن سوید لخمی ثقہ فقیہ ہیں۔ آخر عمر میں حفظ میں فرق آیا۔ (تقریب صفحہ 105)

5۔ ربیع بن حراش ابو مریم عیسیٰ کوئی ثقہ حافظ عابد مخترم ہیں۔ 100ھ میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 105)

6۔ حذیفہ بن الیمان صحابی جلیل سابقین، رازدار رسول ہیں۔ حضرت علیؑ کی خلافت کے آغاز 36ھ میں فوت ہوئے۔

دوسری حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں۔ ہذا حدیث حسن۔ جو مشہور امام حدیث سفیان ثوری نے عبدالملک بن عیمر از سوئی ربیع بن حراش از حذیفہ نقل کی ہے۔ راویوں کی توثیق ہو چکی۔

تیسری حدیث: کے راوی یہ ہیں۔

1۔ سعید بن یحییٰ بن سعید ابو عثمان اسوی بغدادی ثقہ ہیں۔ کبھی غلطی کرتے طبقہ عاشرہ میں سے ہیں۔ وفات 249ھ میں پائی۔

2۔ کوثر بن جراح بن ملحج روای کوئی ثقہ حافظ نویں طبقہ کے کبار محدثین سے ہیں التوتنی 197ھ (تقریب صفحہ 369)

3۔ سالم ابو العلاء المرادی۔ یہ سالم بن عبدالواحد کوئی مقبول چھٹے طبقہ کے ہیں۔ شیعہ تھے۔ مدح صحابہ میں شیعہ راوی کی روایت منہج تہمت ہوتی ہے۔ والفضل ما شهدت به الاعداء

4- عمرو بن عزم از دی بصری ثقہ چنے طبقہ کے ہیں۔

5- ربیع بن حراش عن حذیفہ کی کتابت بیان ہو چکی

یہ حدیث "میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا" ابن ماجہ میں بھی ہے اس کے رواد کی توثیق یہ ہے۔

1- علی بن محمد بن علی ابی العلاء المصنفی قاضی اور ثقہ ہیں۔ گیارہویں طبقہ سے ہیں۔ (تقریب صفحہ 248)

2- دکنج بن جراح مشہور امام کی توثیق ہو چکی۔ ابن ماجہ کی دوسری سند میں۔

3- محمد بن بشار ہیں۔ جو ابن عثمان عبدی بصری ابو بکر بن دار ہیں۔ ثقہ طبقہ عاشورہ سے ہیں التوتی 252۔ (تقریب صفحہ 291)

4- مؤمل بن اسماعیل زویل مکہ صدوق ہیں۔ بڑی یادداشت تھی۔ نویں طبقہ کے صفاد میں سے ہیں۔ التوتی 206۔

(تقریب صفحہ 353)

5- سفیان بن عیینہ یا ثوری۔

6- عبد الملک بن عبید۔

7- ربیع بن حراش

8- حذیفہ بن الیمان کی توثیق ہو چکی۔

اہل تشیع کے متعلق علماء اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات

موصوف نے یہ عنوان قائم کر کے تکفیر شیعہ کے الزام کی نفی کی ہے۔ کہ یہ لوگ شیعہ کو مسلمانوں کا فرقہ جانتے ہیں۔ ان میں سید شریف جرجانی، ابن اثیر جزیری کے علاوہ مصر کے 4 عالم شام کے ابو عبد الفتاح کے حوالے ہیں۔ کہ یہ شیعہ کو کافر نہیں کہتے

شیعہ مؤلف نے مولانا فاروقی کے کسی الزام اور حوالہ کی تردید نہیں کی

الجواب: گزارش یہ ہے کہ یہ آپ نے شیعہ کے کفر یہ 55 عقائد از صفحہ 52 تا 59 تاریخی دستاویز کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے آپ کو چاہئے تھا کہ ان 55 عقائد کفر کی تردید کرتے۔ کہ

1- یہ ہمارے عقائد نہیں ہیں۔ ہماری طرف غلط منسوب ہیں۔

2- ہمارے عقائد کی کتابوں، فقہ و حدیث کے مرویات میں سے نہیں۔ کتابیں ہی غلط ہیں۔ ہماری نہیں۔

3- یامانتے کہ یہ ہمارے عقائد ہیں۔ ہماری تفسیر، حدیث فقہ علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مگر قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ اہلسنت کے مطابق یہ عقائد کفر یہ نہیں ہیں عین اسلام ہیں۔ پھر دلائل سے ثابت کرتے۔

آپ نے کتاب تاریخی دستاویز کے سات بابوں کے مضامین کی طرح ان کے جواب میں بھی کچھ خامہ فرسائی نہیں کی۔
 ہر علامہ قادری شیعہ نے صفحہ 60 تا 64 تک علماء اکابر اسلام پہلی صدی سے چودھویں صدی تک کے 22 فتاویٰ تکفیر لکھے ہیں۔
 ان سے بھی آپ نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ صفحہ 65-66 سے 116 تک علامہ احمد رضا بریلوی، پیر مرعلی شاہ صاحب گولڑوی،
 خواجہ فرالدین سیالوی، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، دارالعلوم غوثیہ لاہور، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، اہلسنت بریلوی علماء کے
 علاوہ علامہ دیوبند، انڈیا بنگلہ دیش کے علماء کرام پاکستان کے آزاد کشمیر اور 4 صوبوں کے اکابر علماء کرام اور اہل حدیث علماء کرام
 کے 100 سے زائد تکفیر شیعہ پر فتاویٰ جات لکھے ہیں۔ ان کو آپ نے ہاتھ نہیں لگایا۔

آپ کی اس مختصر صفائی نامہ پر ہماری عرض یہ ہے

- 1۔ جہاں تک آپ کا خود کو فرقہ اہل اسلام کہنا مشہور ہے۔ تو جس عالم، محدث، مورخ، مفسر کو آپ کے پورے عقائد کا پتہ نہ ہوگا
 کیونکہ فقہ، اندر سے کفر چھپانا، باہر سے مومن مسلمان ہونے کے نعرے لگانا آپ کا محفوظ قلعہ ہے۔ تو وہ آپ کو مسلمان ہی جانے
 گا۔ بلاشبہ کسی کو کافر کہنا بہت خطرناک چیز ہے۔
- 2۔ فقہاء اہل قبلہ کو کافر کہنے میں بہت محتاط ہیں۔ اسی طرح علم کلام والے جن میں سید میر شریف جرجانی اور ابن اثیر جزیری بھی ہیں
 مگر جہاں شیعہ کا کفر ان کو معلوم ہو جاتا ہے تو پھر تکفیر سے نہیں گھبراتے۔

کفریات شیعہ کی ایک جھلک

یہی لوگ حضرت عائشہؓ پر بہت قذف اور صحابیت ابو بکر صدیقؓ کا انکار جان لیں تو فتویٰ کفر تمام ردائیں پر لگاتے ہیں۔ مثلاً
 علامہ عطاء تفتازانی، علامہ جلالی جرجانی عتقاد کے باب میں لکھتے ہیں۔ جیسے شرح عتقاد میں ہے ”فسبهم والظعن لبهم ان
 کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشہ والا لبدعة“ (نیر اس شرح، شرح عتقاد تفتازانی
 جلد 551 طبع لاہور) (ترجمہ) صحابہ کو برا کہنا اور ان پر اعتراضات کرنا اگر دلائل قطعیہ (قرآن و حدیث اجماع) کے مخالف
 ہو تو ایسا فحش کافر ہے۔ جیسے حضرت عائشہؓ پر بہت لگائے ورنہ بدعت ہے۔

اس سے بڑا کفر شیعہ کا کیا ہوگا کہ تمام صحابہ کرامؓ کو غیر مومن کافر منافق اور دوزخی مانتے ہیں۔ قرآن میں سنکڑوں مرتبہ آمنوا
 تکفروا، یکتفرون بؤمنون، تکفرون مؤمنون، امن فلا تکفروا کے الفاظ آئے ہیں۔ کفر و ایمان کا مقابل کیا گیا ہے
 اب ج 4+4 کے سوا تمام صحابہ کا انکار کر کے ان کو غیر مومن مانے تو وہ ان کو علانیہ کافر جانتا ہے۔ خود اسلام کے ہر عقیدہ اور
 شخصیت کا انکار کر کے مومن کہلاتا ہے۔ ارداد صحابہ اور ان کی تکفیر کی شیعہ روایات متواتر ہیں۔ تو پھر شیعہ کیوں کافر نہیں۔ ملاحظہ
 ہمارا کافی جلد 2 صفحہ 344 باب قتلہ عدد المؤمنین، تفسیر صافی صفحہ 389 پارہ 4 آیت ”وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ“ (تنقیح

القال للامانی جلد 1 صفحہ 216، رجال کشی صفحہ 8، حق الیقین صفحہ 522، حیات القلوب جلد 2 صفحہ 982 حق الیقین صفحہ 519۔ کہ ابو بکر و عمر فرعون و ہامان ہیں۔ حق الیقین صفحہ 322/259 (معاذ اللہ)
کفریات شیعہ یہاں جمع کرنے کا مقام نہیں۔ ان کی کتاب تحقیقی دستاویز ہی اس سے بھری پڑی ہے آپ کے 900 سے زائد
مطالعن الزامات کفریات کا ہم نے جواب دیا ہے۔

جب وہ صحابہ کے علاوہ تمام اہل سنت مسلمانوں کو کافر جانتے اور کتے خنزیر سے بدتر کہتے ہیں۔ ہم ان کو کیسے مسلمان جانیں۔
ذرا جگر تمام کر پڑھیں۔

ملا باقر علی مجلسی (امام خمینی کا مدد و ح) حق الیقین صفحہ 521 پر لکھا ہے کہ
”شیعوں نے (امام 10) علی نقی سے پوچھا کہ ہم ناصبی کی پہچان میں کیا اس سے زیادہ کے محتاج ہیں۔ کہ
وہ حضرت ابو بکر و عمر کو امیر المومنین سے پہلے خلیفے (اور عالی رتبہ) سمجھتا، دو تو حضرت علی نقی نے جواب میں
لکھا جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔“

ابو بکر و عمر کو خلیفے ماننے والے سنی ناصبی کتے سے بدتر ہیں

1۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ

اے شیعو! وہاں غسل نہ کرو جہاں غسل کا پانی جمع ہوتا اور گرتا ہے کیونکہ وہاں ولد الزنا حرامی اور سنی کا
دھوون ہوتا ہے اور سنی ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے کتے سے زیادہ بری کوئی مخلوق
پیدا نہیں کی اور سنی خدا کے ہاں کتے سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔ (حق الیقین صفحہ 516)

2۔ ”شیعہ کی کتاب من لا یحضرہ الفتنہ جلد 1 صفحہ 8 میں ہے۔ یہودی، عیسائی، ولد الزنا اور کتے کے جھوٹے سے وضو جائز نہیں
سب سے زیادہ جلیلہ پانی سنی مسلمان کا جھوٹا ہے“ (معاذ اللہ) ناصبی سنی کو کہتے ہیں۔

اب آپ انصاف سے بتائیں کہ یہ عقائد مصر کے افسروں اور جامعہ ازہر کے شیوخ کو معلوم ہو جائیں تو وہ شیعہ کو
مسلمان کہیں گے؟ جالانکہ وہ اب انگریزی تہذیب میں رنگے ہیں۔ غیر کے کفریات کا علم نہیں۔ داڑھی منڈواتے سگریٹ پیچے
قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں۔ ان کو مرزائیوں کے کفریات اور ختم نبوت کے انکار کا پتہ نہ تھا تو انہوں نے تکفیر مرزا پر بھی جاتے
والے لٹاء برصغیر کا ساتھ نہ دیا۔ مثنیٰ دیوبند کے فتویٰ کا جواب یہ ہے کہ وہ انتظامی لحاظ سے اور کلمہ گو مسلمانوں میں کفار کے مقابلے
میں امدت کا درس دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کافر جانتے ہوئے ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ کسی کا کافر اور حرامی ہونا اپنی جگہ حقیقت ہے۔
تنب اور تباہی اسے مشہور کیا جائے یا گواہی دی جائے یا ایک انتظامی اور شرعی امن کا متقاضی بھی ہے۔

تو ان دونوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ شیعوں کا نہیں۔ اظہر علی نے تو شیعوں کو لاہور کی عدالت میں خوب ڈانٹا تھا۔

(دیکھئے تاریخ ختم نبوت)

غفر علی بزرگ ابھی تک زندہ ہیں میں نے خط کے ذریعے رابطہ کیا تو جواب خوش کن آیا۔ مگر اب جوادی جیسے بی لوگوں نے تعلقات توڑ دائے۔

مرزائی اور رافضی اہل قبلہ کے زمرہ میں نہیں آتے

پھر موصوف صفحہ ۱۳۰-۱۳۱ سے ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور متکلمین اور فقہاء کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں "کہ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے"

فتویٰ اپنی جگہ درست ہے۔ امت مسلمہ کو خامیوں غلطیوں کے باوجود اکثریت کفار کے سامنے اقلیت مسلمین کو ایک متحدہ قوم بنا کر دکھانا بھی شرعی تقاضا اور معاشرتی ضرورت ہے۔ علماء دیوبند اور وادان تحریک شاہ عبدالعزیزؒ نے سکھوں کے خلاف جنگ بالاکوٹ کے مقام پر لڑی اور 1100 پابند شرع مسلمان اپنے خانوں کی غداری سے شہید کئے گئے۔ پھر انہوں نے انگریزوں کے خلاف دہلی، شالی، آگرہ دیوبند وغیرہ میں 1857ء میں اور اس سے پہلے آزادی وطن کی جنگیں لڑیں جو اپنے دُریوں، جاگیرداروں، چوہدریوں، مفاد پرستوں کی ملی بھگت سے ناکام ہوئیں۔ اور انگریز پورے ملک پر قابض ہو گئے۔ جیسے آج افغانستان، عراق اور اب پاکستان میں غداران وطن انگریزوں سے مل کر حامیوں کو مروارہ ہیں۔ اور آزاد ملک پر 1857ء کے حالات آچکے ہیں۔ معاذ اللہ۔ پھر اسی خاص طبقہ کے مسلمانوں کو جن کو غداروں نے دہائی مشہور کیا انگریزوں نے ہزاروں کی تعداد میں ان کو درختوں پر سولی چڑھایا۔ مگر ان کے ایمان اور امت استقلال میں فرق نہ آیا۔

ایک مذہبی فتویٰ فروش طبقہ نے ان کے خلاف کفر کے فتوے داغے اور سائل پر رسالے چھاپے۔ مگر ان مظلوم علماء دیوبند نے شرک سے بچنے اور کفار سے نمٹنے کی تلقین تو کی۔ مگر پوری قوم پر کافر مشرک ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا۔ زخم سرہ کر مسلمان گروہوں کو مستحکم رکھا اور اسلام کو بچانا۔ اسی اصول پر تھا "کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کریں" مگر اس کی بھی حدود ہیں۔ جو ان حدود سے تجاوز کر لے ختم نبوت کا انکار کر کے نیابی معصوم مرزے قادیانی جیسا بنالے یا کچھ صحابہ و اہل بیت کو یہ مقام دے اور نبوت سے افضل بتائے دتی اور خلیفہ نے احکام کا مستحکم بنائے ان کے نام کا نیا کلمہ اور ملت بنالے تو وہ حد سے بڑھ کر فتویٰ اپنے اوپر لگوائے گا۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے انکار المسحدین اسی مسئلہ تکفیر مرزائیت پر لکھی۔ اللہ فرماتے ہیں "اور جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے ذلت والا عذاب ہوگا۔ (سورۃ نساء آیت 14 ترجمہ مقبول صفحہ 94، پارہ 4 رکوع 13) تو خدا و رسول کی صفات میں کسی کو شریک بنانے والا، اہل قبلہ و کلمہ کو حد سے تجاوز کر گیا اور کافر بن گیا۔

عالیوں پر فتویٰ کفر ہر کوئی لگاتا ہے

حد سے تجاوز پر یہ کفر کا فتویٰ خود علیؑ نے اپنے حیداروں پر لگایا زندہ جلایا ذرا ترس نہ کھایا اور اسی طرح ہر شیعہ اپنے لے عالیوں پر عسائیہ فرقہ پرست اسماعیلیہ پر ایرانی علماء شیخیؑ احسانی فرقہ پر نبوت کے دعویدار فرقہ پر اثنا عشری دوسرے لے شیعوں پر خالص اصولی توحیدی شیعہ شیخیؑ کے تقویمی 98% سرکوں پر پانچنے والے لے شرک شیعوں پر لگاتے رہے ہیں۔

ملا باقر علی کا فتویٰ حق البقیں صفحہ 537 سے ملاحظہ فرمائیں۔ ”اس شیعی ایمان کے مقابل کفر ہے اس میں تمام مذاہب باطلہ کے فرقے شامل ہیں۔ جیسے کفار، منافقین، شرکین، اہل سنت اور فرقہ 9 شیعہ کے سب فرقے جیسے لے زیدیہ، لے فطیہ، لے الدقیہ، لے کیسانہ، لے ناؤسیہ جو بھی اثنا عشری نہیں ہے کیونکہ یہ سب ہمیشہ کے دوزخی ہیں۔“ (بحوالہ عقائد الشیعہ صفحہ 68)

ہمارے سامنے السلسل والخل از عبدالکریم شہرستانی مطبوعہ قاہرہ مصر کھلی ہے۔

اس میں فصل سادس الشیعہ کے 30 فرقے صفحہ 146 تا 188 تک لکھے ہیں۔ تو علامہ ملا باقر علی مجلسی کا بالافتویٰ اثنا عشریوں کے سوا باقی 29 امامیہ شیعوں کو کافر اور دائمی دوزخی بتاتا ہے۔ تو $29 + 14 = 43$ شیعہ فرقے اثنا عشریوں کے کافر بنا دیئے۔

جوادی نے السلسل والخل صفحہ 146 سے فصل السادس الشیعہ سے پہلی لائن تو لکھ دی ہے۔

کہ شیعہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالخصوص حضرت علیؑ کی پیروی کی اور آپ کی امامت و خلافت کے قائل ہوئے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 131) مگر اس دیا نندہ لے صفحہ 188 تک شیعہ کے 30 فرقے تو نہ بتائے جن کو مجلسی نے اثنا عشری کے سوا سب کو کافر اور دائمی دوزخی بتایا ہے۔ پھر اثنا عشریوں کو ان کے کون سے امام نے یا باقی شیعوں نے سچا اور حقیقی بتایا ہے یہ شیعوں پر تاقیامت فرض رہے گا۔ جدت پسند اور شیعہ عقائد سے ناواقف مصری علماء و مصنفین کے کوئی حوالے مسلمانوں پر حجت نہیں ہیں۔

صفحہ 135 تا 137 سپاہ صحابہ پر غلط عقائد کے الزامات کا جواب ہم اپنی جگہ تفصیل سے دے چکے ہیں۔

شیعہ کی تحقیقی دستاویز کا جواب از اول مقدمہ تا آخر 9 ابواب الحمد للہ مکمل ہو چکا۔

اب ہم نے ایمانی دستاویز کے آغاز و مقدمہ میں اہل بیت کے فضائل اور 100 ارشادات ائمہ شیعہ پر بطور حجت پیش کر دیئے ہیں۔ ہمارے ”اثنا عشریہ سے 100 سوال“ بھی ملاحظہ کریں۔ اور ان سے ان کے واقعی جوابات۔ گالیاں نہیں۔ طلب کریں۔ اللہ ہر مسلمان کو ہدایت دے قرآن و سنت اور عباد اللہ الصالحین کی راہ پر چلائے۔ یہ شیعہ ٹیم اگر اپنے اوپر کفریہ الزامات کی سی تردید کر دیتی کہ یہ غلط ہیں ایسے عقائد والوں کو ہم شیعہ کافر کہتے ہیں تو فتاویٰ کے ان 5 صفحات کی ضرورت نہ تھی

ثناء اہل سنت اپنے فتوے واپس لے لیتے توحید و رسالت کا کلمہ پڑھنے والے سب مسلمان ایک اور نیک بن جاتے۔ آمین

مؤلف غفرلہ الصمد

نقشہ ایمان و اسلام

قرآن کریم اور سنت نبوی علی صاحبہا الف الف ملاءة و سلام کے پابند ہم مسلمانوں کا سید ہا سادہ ایمان و اسلام یہ ہے کہ خدا کو وُحْدَہ لَا شَرِیکَ لَهُ مانو پھر سب کائنات سے افضل انبیاء علیہم السلام کو مانو وَ تَخْلًا فَضَّلْنَا عَلَی الْعَالَمِینَ (پارہ 7 رکوع 16) ان سب سے افضل سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کو یوں مانو۔ کہ آپ کے گھرانہ آپ کی جماعت صحابہ اور آپ کی امت کو سب پیغمبروں کے متعلقین سے افضل جانو۔ تمام مسلمانوں کے اتفاق سے جن ہستیوں کو اللہ نے آپ کے جانشین بنایا اور انہوں نے نصف معلوم دنیا فتح کر کے کلمہ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔ اور آج 58 ممالک کے ہم مسلمان ان کی فتوحات کے ذریعے عزت سے جی رہے ہیں۔ ان سب کو سچے خلفاء اسلام مانو کسی سے دشمنی عناد نہ رکھو۔ سب پیغمبروں کے سردار حضور ﷺ کو اپنے مشن تبلیغ و ہدایت میں کامیاب اور سچا مانو ان کو ناکام فیضان ہدایت سے خالی اور مظلوم مقبور ہرگز نہ مانو اسی طرح آپ کی آل اور جماعت کو بھی مشن ہدایت میں کامیاب وَ أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ کا مصداق اقتدار میں اعلیٰ اور فاتحین اسلام مانو۔ محض اپنوں بیگانوں سے مظلوم و مقبور اور ہر کسی سے مار کھا کر مظلوم جٹا کر غیر مسلموں کے پروپیگنڈہ سے ان کی توہمین ہرگز نہ کرو۔ خدا کا فرمان إِنْ أَنْتُمْ رُسُلُنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا إِلَى الْخَبْرَةِ الْوَحِيدَةِ [پارہ 24 رکوع 11] (ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کی دنیا میں مدد کرتے آئے ہیں اور آخرت میں بھی کریں گے) کو بھی سچا مانو۔ باہم منافرت کی جھوٹی باتیں نہ پھیلاؤ۔ جب ہم سب مسلمان طاقتور اور متحد ہو کر رہیں گے۔

بے شک خدا و رسول اور مسلمانوں کے محبوب امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ اپنے وقت میں سچے برحق امام و ولیفہ ہیں۔ ان کو ہر کسی نے لائق خلافت مانا اختلاف مانا اختلاف برف قاتلین عثمان نے ڈالا کہ آپ کو اپنے بھروسوں سے بدلہ نہ لینے دیا۔ اب طالبان قصاص سے نکرا گئے اور زبردست خوریزی سے آپ کی سیاسی پوزیشن کمزور کر دی پھر بھی ہم سب مسلمان آپ کے طرفدار ہیں۔ ”حضرت علیؑ اور کسی صحابی پر طعن نہ کرو“ اصول بنا کر لوگوں کا منہ بند کر دیا۔ اور آپ کے دور کے سب شہداء پر دعائے رحمت و درخوان بھیجے آ رہے ہیں۔ مگر ہم غالی اور سبائی بھی نہیں کہ آپ کو اور آپ کی ہزاروں نیک اولاد میں سے صرف 11 کو خور جن لیں۔ پھر ان کو پیغمبروں سے بھی افضل خدائی صفات والا مانیں اور 99% جو مسلمان ان کو ایسا نہ مانیں ان کو کافر اور دوزخی مان لیں اور ذرہ طاقت ملے تو کافروں سے نہیں ان کو مسلمانوں سے لڑاتے آئیں۔ کیونکہ ہمارے سامنے شیخ ایمان حضرت علیؑ ۲ یہ سچا فرمان ہے۔ ”ہسٹک فسی رجھلان“ اٹھ میرے بارے دو گردہ حلاک (اور دوزخی) ہوں گے۔ ایک حد سے بڑھ کر محبت کرنے والا جو ناحق عقیدے بنا لے گا۔ دوسرا وہ حد سے بڑھ کر میری شان گھٹانے والا (خارجی) جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا۔ (مجھے حق گو شریف مسلمان بھی نہ رہنے دے گا۔) (نسخ البلاغہ جلد 3 فرمان 469 مترجم مفتی جعفر صفحہ 953)

دوسری جگہ اس کے بعد یہ ہے میرے بارے سب سے اچھے اور معتدل عقیدے والے وہ اکثریتی (اہل سنت) مسلمان ہیں۔ جو درمیانی راہ چلتے ہیں (کہ وہ مجھے آپ کا بھائی مغرور داماد شاگرد اور جانشین مانتے ہیں) ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں حضور ﷺ کی مثال ہزاروں مرتب میل پر پھیلے ہوئے ذم اور حوض کی سی ہے جو وحی الہی کی بارش قرآن سے لبریز ہے۔ ہدایت کرام اور صحابہ کی مثال ان ٹوٹیوں کی سی ہے جو دنیا کے چاروں طرف تاقیامت یہ آب حیات پہلائی کر رہی ہیں۔ مانا کہ حضرت علیؑ کے گھر کی 4 ٹوٹیاں عمدہ شیل اور پتیل کی ہیں۔ مگر ان سے فائدہ تو صرف مدینہ اور کوفہ کے لوگ اٹھائیں گے جہاں وہ جلی ہیں۔ بشرطیکہ کوئی فرقہ ان پر اجارہ دار نہ بن جائے کہ ہم ہی ان کو مانتے ہیں۔ ان کا پانی صرف ہمارے گھروں میں آئے گا۔ اب سوچئے دنیا کے کروڑوں اربوں مسلمان اس ذم سے آب جنت و نجات کن پائوں اور ٹوٹیوں سے پائیں گے؟ اگر کہ، مدینہ، حجاز و عرب سے فیض نبوی پا کر یہ لاکھ سے زائد صحابہ کرام تبلیغ دین اور قرآن و سنت کی ترسیل میں عادل اور حجت نہیں تو دودھروں کے سوا سب دنیا دین محمدی سے محروم رہ جائے گی۔ اگر آپ کہیں کہ کوفہ سے مزید ٹوٹیاں اور پائپ لائنیں حضرت علیؑ و اہل بیت نے چند ملکوں اور شہروں میں اپنے شاگردوں راویوں سے پہنچا دیں اور 5 - 7 فی ہزار ایسے جبار ولایت علیؑ کے نئے کلمہ سے دین امامت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ گویہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ابھی ہم بتائیں گے کہ شیعہ لٹریچر میں تو باب "کلمۃ ہدایۃ المؤمنین" کا ہی پرچار ہے وہ پینمبر سمیت دو ہاتھوں دو پاؤں کی اگلیوں کے برابر بھی شیعہ ناجی جنتی مومنین اپنے ائمہ کی تعلیم و ہدایت سے نہیں بٹلا سکتے اور امام العصر تو 1200 سال سے 313 کی انتظار میں غائب ہیں۔ تو حضور ﷺ کی عمر بھر کے تربیت یافتہ تقریباً دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو کونسا کالا سانپ سونگھ گیا کہ وہ حجت اور معتبر نہ رہے۔ خدا کو نئی وحی ائمہ پر بھیجی پڑ گئی اور نیا کلمہ ولایت چالو کر دیا آج لاکھوں روپے کی مقررہ فیسیں بٹورنے والے ڈاکٹر و مجتہد تو حید و رسالت کے کلمہ کو کلمہ ایمان و نجات نہ بنانے والے خیر العمل نماز تک کو حکم خدا و رسول سے 5 اوقات میں نہ پڑھنے والے کھل کر کیوں نہیں کہتے؟ "کہ ہم محمد رسول اللہ کا کامیاب نبی ہدایت نہیں مانتے۔ ائمہ اثنا عشر کو ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ اگر حضرت علیؑ دائرہ شیعہ عقیدہ میں عالم لدنی پیدا ہوئی ہدایت یافتہ تھے۔ اور دین و ایمان کی کسی بات میں حضور ﷺ کے محتاج نہ تھے کہ ان کو تو پیدا ہوتے ہی تورات، انجیل، زبور، قرآن سب کچھ یاد تھا۔ (جلاء الضمیر ذکر علی) وہ تو صرف تصدیق کرنے آئے جیسے وزیر اعظم یا صدر کسی کو صوبائی گورنر یا وزیر اعلیٰ بنا کر بھیجے۔ اور تصدیق کر دے کہ ہمارا مقرر کردہ ہے اسے مان لو۔

اور اگر امامت کا یہ آب حیات کسی نئی وحی کی بارش سے اور نئے چشمہ ہدایت سے آ رہا ہے تو پینمبر پاک کی رسالت کے ذم سے تو یہ نہ آیا۔ ختم نبوت و رسالت کا انکار ہو گیا۔ تو پھر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا منافقوں والا دھوکہ نہیں؟ میرے عام شیعہ دوست اس نئے کلمہ ولایت و ہدایت پر بار بار سوچیں اپنا دین و ایمان صرف قرآن و سنت اور شاگردان نبوت سے ہی وابستہ کر کے مسلمان بن جائیں۔ آمین۔

ایک طبقہ سے امن قائم کرانے کی اپیل

چونکہ ان کا ہر بے دین فرد تارک نماز بھی صحابہ کرامؓ ازواج رسول اقرار نبوی بلکہ قرآن پاک پر بھی 100-100 مطاعن کی زبان درازی کرتا ہے۔ انگلش لاء کے نجاری افسروں نے تو ان کو کھلی جھٹی دے رکھی ہے کہ جو مرضی ہے کرو، بولو اور لکھو۔ ہم تمہارے مذہب میں رکاوٹ اور مداخلت نہیں کر سکتے نہ مسلمانوں کی دینی بڑی سے بڑی جماعتوں کے معزز افراد علماء دین کی بات۔۔۔ انٹی شیم جیسوں پر فریفتہ، چینی دو شیزاؤں سے مالشیں کرانے والے، جامعہ حصصہ کو بموں سے اڑانے والے اکثر غیر مسلم سینئر افسران۔۔۔ ہرگز نہیں سنتے گوان کی حکومت جاتی رہے پھر ان سے بڑے امریکہ پرست خونخوار ہم پر مسلط ہو جائیں۔ ہم مسلمان خود پوچھیں تو لازماً فساد ہو جاتا ہے۔ افراد و بستیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ خون آشام افسران عامہ کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کر سکتے۔ نہ ہر فرقہ میں غیر مذکور، قرآن و سنت کی رو سے شرک و بدعت والی دلائل ازاد رسوم و بدعات پبلک مقامات سے بند کراتے ہیں۔ تو پھر اب ہم انتہائی شرم سے ملک کی متعانی مومنات سے ہی یہ اپیل کرتے ہیں کہ قیام امن کے لئے تم ہی اپنے آشناؤں جنت کے ٹکٹ پانے والوں کو سمجھادیا کرو کہ وہ اپنی زبان و قلم سے حضور ﷺ کی ذات کا آپ کے پاک اہل بیت امہات المؤمنین کا نبات طاہرات کا آپ کے دامادوں و رشتہ داروں خلیفوں اور صحابیوں کا ذکر بد نہ کیا کریں۔ ان کے ایمان و کردار اور نسب پر حملے نہ کیا کریں۔ صرف اپنے نام ماؤں کے نام سے لکھوایا کریں۔ جیسے انگریزی ممالک میں دستور ہے۔ انتہائی شرم سے یہ اپیل آپ سے اس لئے ہے کہ یہ نام کے مومن صرف آپ کی بات مانتے ہیں۔ خدا و رسول اہل بیت نیک افسروں اور شریف مسلمان کی ہرگز نہیں مانتے۔ شیم اینڈ گزٹرز کو جب جامعہ حصصہ کی طالبات باعزت مدرسہ میں لے گئیں اور اسلامی عفت کی تلقین کی تو وہ گھور کر کہتی تھیں ”میرے ہاتھ بڑے لمبے ہیں تم یاد رکھو گی“ افسوس کہ وہی جچی نکلی اس کے اشاروں پر ہزار ہر طالبات کو جامعہ حصصہ کی 4 منزلہ عمارت۔۔۔ 5 ہزار طالبات کی دنیا میں واحد دینی درس گاہ۔۔۔ سمیت زمین میں بغیر جنازہ اور قبروں کے ملا دیا گیا اور جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا نام امریکہ برطانیہ وغیرہ میں بڑا باوقار ہو گیا۔ (معاذ اللہ)

اب ہم مجبور ہیں کہ ان کے مطاعن کو بریک لگانے کے لئے آخر میں 100 سوال ان سے بھی کریں جیسے جوانی میں 100 سوال کا قرض ان کو دیا تھا اب بڑھاپے میں بھی حاضر ہے یہ قرض تو تاقیامت انشاء اللہ گالیوں کے بغیر یہ مومن ادا نہ کر سکیں گے۔ ہاں سوا علی کا تابعدار یہ مزدور بن مزدور خدا سے جنت میں انشاء اللہ پناہ مل پالے گا وہ دیوانے ملکوں اور دنیا دار ذاکروں و مجتہدوں سے بنظر انصاف و ایمان غور سے ایمانی دستاویز کے مطالعہ کی اپیل کرتا ہے خصوصاً ان تینوں کے علاوہ 90% ان کے عقلمند عوام شیعوں اور افسروں سے باادب درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو حصول ایمان کے لئے بار بار دل کی گہرائی اور اہل بیت عظام کی چٹائی حاصل کرنے کے لئے غیر جانبدارانہ پڑھیں جو بات بھی خدا و رسول اہل بیت عالمی اخلاق اور اسن عامہ کی تعلیم دیتی ہو ضرور مان لیں۔ تاکہ آپ کو حق و ہدایت حاصل ہو جائے اور گویوں ناچوں شعبہ بازوں کے ڈاکہ سے آپ کی جان مال عزت بچ جائے۔ آمین

اثنا عشری دوستوں سے 100 سوال

جو بظاہر تو سوال ہیں۔ مگر دراصل شیعہ لوگوں کو خدا و رسول اہلبیت اور مسلمانوں سے منحدر رہنے کا پیغام ہدایت ہے۔

(1) توحید

سوال نمبر 1: موحداً عظیم حضرت علی المرتضیٰ نے یہود و مجوس کے شر سے دین اسلام کو بچانے کے لئے اپنے 70 جباروں کو آگ میں جلانے کی سزا دی۔ (بحار الانوار جلد 7 صفحہ 349، منہاج البراءہ جلد 4 صفحہ 357)

مسلمانوں کی مشکوٰۃ کتاب الجہاد میں ہے ان علیاً حرق زنداقدہ کہ حضرت علیؑ نے زعمیقوں کو جلادیا۔

سوال یہ ہے کہ مہربان افسروں نے آپ کو ذرائع ابلاغ پر قبضہ تو دے دیا ہے۔ کیا آپ ان پر اور اپنی مجالس میں مولانا علیؑ کے اس کارنامہ کی تعریف اور جلنے والے مشرکوں کی مذمت کرتے ہیں؟

سوال نمبر 2: یہ جبار کیا مکہ مدینہ سے آئے تھے یا شام سے امیر معاویہؓ نے بھیجے تھے۔ یا فارس کے مجوسی تھے۔ جو عراق میں آکر بے پھر ابن سبا یہودی نے ان کی ایسی تربیت کی کہ وہ جل کر دوزخ تو پہنچ گئے مگر اس عقیدہ مشرک سے توبہ نہ کی آپ کا ان پر کیا تبصرہ ہے؟ کیا ہمارا یہ تبصرہ کافی نہیں کہ آج بھی ایسے جبار امام حسین کی بددعا سے لبو لہان ہو کر جان دیتے اور آگ پر ماتم میں رہتے ہیں۔ مگر عقیدہ مشرک سے باز نہیں آتے۔ جیسے کفر پر کچے کمر مشرکوں نے کہا تھا۔ ”اے اللہ اگر یہ تیرا پیغمبر سچا اور تیری طرف سے ہے۔ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر دردناک عذاب بھیج دے۔ (سورۃ انفال رکوع 3 پارہ 9) مگر قاتلان حسین پر بھی مہربان خدا فرماتا ہے خدا ان کو عذاب نہ دے گا جب تک آپ ان میں ہیں یا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں۔ (سورۃ انفال رکوع 3 پارہ 9)

سوال نمبر 3: بڑے بڑے ذاکر اور فاضلان تم و نجف مجتہد صاحبان ہی بتائیں کہ ان غالی جباروں کے جرائم کی لسٹ کیا تھی۔ کہ مہربان علیؑ کو اپنے ان عاشقوں پر ذرا ترس نہ آیا۔ اور کیا وہ جرائم اور شرکیہ صفات و کلمات آج کے ہر عزا دار، ذاکر و مجتہد گلوکار میں نہیں پائے جاتے؟

سوال نمبر 4: سوچئے آج جو نام کا مومن اللہ رب العالمین کی صفات و ربوبیت میں ائمہ کو شریک جانے ان کو اپنا عطائی، رب، مالک، کارساز، مشکل کشا، حاجت روا، جنت و دوزخ کا مالک، خدا کے نور کا حصہ، غیب دان، ہر چیز پر قادر مختار کل، دل کے راز جاننے والا، مصائب ٹالنے والا، بیماری سے شفا دینے والا، کائنات و خداوندی کا سب نظام انکے سپرد کر کے انکو قیوم اور مدبر الامور جانے۔ (دیکھئے آگے تاریخی دستاویز کا پہلا باب شیعہ اور عقیدہ توحید) تو ایسا گروہ کیوں غالی مشرک اور علیؑ کی سزا کا حقدار نہیں؟

سوال نمبر 5: جو گروہ اپنا کُنفِئین (اے اللہ ہم صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کا منکر و مخالف ہو۔ ہر وقت یا علی مدد کا نعرہ لگائے۔ جلوس نکالے۔ گھروں، گاڑیوں اور شرکیہ جھنڈوں پر یہ لفظ لکھے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے وقت تو نہیں ہر جائزہ جائز مشکل کام حتیٰ کہ مسلمان سے لڑتے وقت بھی یا علی مدد کہہ کر آپ سے مدد مانگے۔ موحداً عظم حضرت علی اور آپ کے تابعین ہم سنی موحداً مسلمان اسے کیوں قاتل سزا اور مجرم نہ بنائیں؟

سوال نمبر 6: آج کے شیعہ علی کی پہچان یہ باتیں ہیں۔ 1. تعزیر اور روضہ بنانا۔ 2. قبر کی شبیہ بنانا۔ 3. علم بنانا۔ 4. اسے بلند رکھنا۔ جگہ جگہ اونچے بانس، لمبے اونچے کھجے گاڑنا ان پر کئے ہاتھ کا 5. چٹا لگانا۔ ان کے آگے بے ہاتھ جڑ کر یا نیچے سے اُگد کر مرادیں مانگنا، ذلزل، 9. ذوالجناح کسی گھوڑے کا نام رکھ کر اس کی بتوں جیسی تنظیم کرنا، نیچے سے گدڑ کرنا لید لے کر بدن پر تبرک ملنا، تعزیوں پر 11. پیشانی نیکنا 12. عرضیاں لگانا، اناموں کے نام پر 13. خٹیں ماننا، غیر اللہ کی 14. نذر خوشی سے کھانا، یا علی مدد کہہ کر 15. سلام دینا لینا وغیرہا لاتعداد شرکیہ امور ہیں جو ہر شیعہ کا ایمان ہیں۔ ہماری طرح تم و نجف کے فاضل اصولی خالصی علماء، جامی شیعوں کی حرز جان ان سب باتوں کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔ دیکھئے علامہ محمد حسین ذھلوی اور محمد الفت حسین بکھنوی کی اصلاح الرسوم وغیرہ کتابیں۔ کیا یہ 15 باتیں قرآن و حدیث فقہ جعفریہ اور عقائد و کلام کی کسی کتاب میں مذکور ہیں۔ یا کسی مستند عالم نے ان کو جائز کہا ہے؟ بلکہ ان علماء اہل بیت نے چند سال پہلے جامعہ المستنصر لاہور میں اسی شرک و زکری مذہب سے اور عوام کو ان کی غلامی سے آزادی کرانے کی آواز بھی اٹھائی۔ مگر بے سود رہی، حل صرف یہ ہے کہ امام بارگاہ میں منبر و مصلیٰ تو خود یہ پابند شرع علماء سنبھالیں۔ شرکیہ رسوم سے بچانے کا حق پولیس کے سپرد کر دیں۔ امن عامہ اور اٹھانا فقہ جعفریہ کی یہ تجویز کیا ملک کے اعلیٰ علماء شیعہ اور امن پسند خیر خواہ ملک و دین افسروں کو منظور ہے؟

فرضی قبریں، روئے تعزے بنانے تو حرام ہیں ہی۔ اصلی قبروں پر روضہ بنانا، چونا گچ کرنا زائد لیا پوتی کرنا حرام ہے۔ از موسیٰ کاظم باب النبی عن جھصص القبر (الاستبصار جلد 1 صفحہ 217)

سوال نمبر 7: سر اللہ فی العالمین حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں۔

”میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حالانکہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ ایک حد سے بڑھا نے والا (نام نہاد مومن دوست) اور دوسرا حد سے گھٹانے والا (بد بخت دشمن) خارجی۔ میں بارگاہ ایزدی میں ان لوگوں سے جو ہمارے متعلق غلو کرتے ہیں اور ہمیں ہماری حدود سے بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح اپنی برأت کا اعلان کرتا ہوں جیسے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے نصرائیوں سے برأت کی تھی“

(عیون اخبار الرضا صفحہ 372-373) (جلد 2 صفحہ 201 عربی طبع تہران)

یہی فرمان امام علیہ السلامؑ ببلاغہ جلد 2 صفحہ 11 طبع مصر میں ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔

”خیر الناس فی النمط الاوسط فالزموہ“ میرے متعلق قابل تعریف حالت درمیانہ روی اختیار کرنے والوں کی ہے تم اس طریقہ کو لازم پکڑو (بحوالہ اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 23 از علامہ ذہکو)

جب یہ توحید مستند علماء اہل بیت اور مسلمانوں میں مسلم ہے تو اس کے مخالف 99% جاہل شیعہ عوام کیوں شرک نہیں چھوڑتے جب جاہل حیدر شیعوں اور بد بخت خارجی دشمنوں کے درمیان کی حالت ہر دور میں اوسطاً 95% سنی اکثریتی مسلمانوں کی ہے۔ تو قرآن و سنت کے مطابق اہل بیت کا عقیدہ رکھنے والے اہلسنت کو کیوں مومن برحق اور محب اہل بیت جنتی نہیں سمجھا جاتا؟ کیا محب اہل بیت جنتی کے لئے یہ ضروری ہو گیا کہ وہ علانیہ شرک و بدعت کرے۔ اور صحابہ و خاندان نبوی کے ہر فرد سے دشمنی رکھے۔ اور جنتی ہونے کی سند بھی متعہ کرنے کے لئے سے پائے۔ بینوا

سوال نمبر 8: خدا کی ربوبیت کی صفات میں شیعہ اماموں کو کیوں شریک کرتے ہیں۔ حالانکہ ائمہ اہل بیت کے ارشادات سے وہ صرف خدا کا خاصہ معلوم ہوتی ہیں۔

”شرعی نقطہ نگاہ سے رب اس ذات کو کہا جاتا ہے جو خالق، رازق، مالک دو جہان اور ساری کائنات کا ناظم اور مدبر الامور ہے“
جیسے صفحہ 20 میں حضرت امیر المومنین نے یہ معنی بیان فرمائے ہیں۔

”یعنی ہر مخلوق کا خالق اور مالک ہے اور وہاں سے ان کو رزق پہنچاتا ہے جہاں سے ان کو گمان ہو یا نہ ہو تمام حیوانات کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ التا پلٹتا ہے۔ اپنے رزق سے ان کی غذا کا بندوبست کرتا ہے۔ اور اپنی حفاظت سے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اپنی صوابدید کے مطابق ہر ایک کی تدبیر کرتا ہے۔“
(علل الشرائع صفحہ 181)

آج کے غالی شیخی تفویضی شیعہ یہ سارے خدائی حقوق و صفات عطا کی طور پر 12 اماموں میں مانتے ہیں۔ اپنی حاجات و ضروریات کی دعائیں ان سے مانگتے ہیں۔ تو وہ کیسے شرک نہیں ہیں؟
مجدد محمد حسین ذہکو سرگودہوی اپنے ایسے شرک شیعوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

”کیا ان کو خدا یا رسول کہنے یا صفات خداوندی میں شریک قرار دینے میں ان کے حدود سے تجاوز نہیں؟ اور کیا یہ کھلا ہوا غلو نہیں؟ اسی طرح اگر یہ کہا جائے کہ ان کی عبادت کرنا روا ہے یا خدا ان میں حلول کرتا ہے یا یہ خدا کے اوتار ہیں۔ یا وہ خدا کے ساتھ متحد ہیں۔ یہ واضح تجاوز عن الحد نہیں ہے؟ نیز اگر ان کو مرئوس کے بجائے رب، عابد کی بجائے معبود، مرزوق کی جگہ رازق، حادث کی جگہ قدیم، ممکن کی جگہ واجب الوجود کہا جائے تو یہ کھلم کھلا غلو اور ان کے حدود عبادت سے تجاوز نہیں؟

انتاہو ہمارے یہ مولوی صاحبان بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو بالذات خالق، رازق اور بالذات عالم الغیب کہنا غلو ہے۔ پھر ان کا

یہ کلیہ کہاں گیا کہ ان کے حق میں غلو ممکن ہی نہیں ہے۔ (اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 29)

سوال نمبر 9: ایسے غالیوں کے کافر ہونے پر سب علماء شیعہ کا اتفاق ہے ”فقہ امامیہ کا غالی کے کفر اور اس کی نجاست پر اتفاق ہے جیسے کہ ان کی فقہ کے ابواب الطہارۃ شاہد عدل ہیں۔ شیخ عبد اللہ مامقانی فرماتے ہیں۔ اجمع العلماء علی کفر الغالی (رجال مامقانی جلد 3 صفحہ 268)

سوال نمبر 10: خدا فرماتا ہے۔

”جب وہ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف خدا پر یقین کر کے اسے ہی پکارتے ہیں۔ جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر اتارتا ہے تب شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ (فلاں امام و ولی نے بچایا) [پارہ 21 رکوع 3]

معاصب میں پکارنے پر دنیا میں تین مذہب چلے آ رہے ہیں۔

(1) عام مشرک ہندو وغیرہ بدو بحر میں خدا اور اس کے خاص نیک بندوں کو معاً پکارتے ہیں۔ جو کھلا شرک ہے۔

(2) جاہلیت پرست عرب خشکی میں دونوں کو سمندر میں صرف خدا کو پکارتے تھے۔ جیسے اوپر والی 4 آیات عرب مشرکوں کا یہ عقیدہ بتاتی ہیں۔ بڑے دشمن اسلام ابو جہل کا بیٹا عکرمہ بھاگ کر سمندری سفر میں تھا۔ طوفان آیا ملاحوں نے صرف خدا کو پکارنے کا حکم دیا۔ اس نے صرف خدا کو پکارا طوفان کیا ختم کیا۔ اسے عقیدہ توحید سمجھ آ گیا۔ واپس آ کر حضور ﷺ کے قدموں پر گرا مسلمان ہو کر حضرت وحشیؓ، حضرت معاویہؓ کے ساتھ مل کر میلہ کذاب کے قتل جیسی بڑی خدمات انجام دیا۔ (تاریخ)

(3) خشکی سمندر ہر جگہ صرف خدا وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ کو پکارا اِنِیْکَ نَسْتَعِیْنُ کو سچا کر دکھاؤ۔ یہی عقیدہ اسلامی سب پیغمبروں کا تھا۔ انہوں نے ہی یہ سب استوں کو سکھایا۔ شیعوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ مسلمانہ صرف خدا کو پکارنے کا ہے یا اماموں کو بھی مجرور میں مشکل کشا جان کر پکارنے کا ہندو مشرکانہ عقیدہ ہے؟ بینوا

سوال نمبر 11: خدا فرماتا ہے۔

لَاذْعُوا لِلّٰهِ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كُفِّرَ الْكَافِرُونَ .

مسلمانو! صرف خدا پر یقین کر کے اسے ہی پکارو اگرچہ کافروں کو یہ بات بری لگے (مومن پارہ 24 رکوع 7)

حضرت علیؓ کی طرح خدا بھی مشرکوں کو آگ میں جلائے گا۔

سوال نمبر 12: شرک اعتقادی اور قوی کے بعد شرک فعلی خدا کے نیک بندوں کے نام پر نذر ماننا ہے۔ تاکہ وہ انکا ہوا مشکل کام کر دیں یا خدا سے کرا دیں۔ سورت انعام میں اس کی بڑی مذمت ہے۔ اور سورت بقرہ وغیرہ میں بھی ہے۔ ”کہ بے شک اللہ نے مردار، ذبح کا خون خنزیر کا گوشت اور خدا کے سوا نذر مانی ہوئی ہر چیز کا کھانا حرام قرار دیا ہے۔“ شیعہ اماموں کے نام پر نذر نیاز کی چیزیں خود کھاتے جاہلوں کو کھاتے ہیں۔ بتائیے یہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے؟

(2) مذمت شرک والحاد

سوال نمبر 13: قرآن نے شرک کو ظلم عظیم اور ناقابل مغفرت جرم بتایا ہے۔ (پارہ 21 و 5)

بلا سبب قرآن کا 3/4 حصہ اثبات توحید و شرک اور شرک تو سوں کی تباہی پر مشتمل ہے۔

اصول کافی جلد 2 صفحہ 397 باب الشرک طبع ایران میں امام محمد باقرؑ نے شرک کی تعریف یہ کی ہے۔

1۔ ”کہ کسی معمولی سی چیز پر اعتقاد جمالیات جس نے کھٹلی کو کہا یہ کنکری ہے۔ یا کنکری کو کہا یہ کھٹلی ہے پھر اس کو دین بنائے تو ایسا فتنہ شرک ہو جاتا ہے“

شیخ بہائی حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ ”کہ کسی چیز پر عقیدہ دین بنالے اور وہ حقیقت عقیدہ کے لائق نہ ہو تو یہ ادنیٰ شرک ہے“

2۔ امام جعفر نے فرمایا اس بات سے آدمی کم از کم شرک ہو جاتا ہے کہ ایک نئی رائے اور بدعت بنالے تو اسی سے محبت کرے اور

(لوگوں سے) اسی پر دشمنی رکھے۔ آج ہر شیعہ اپنی شریکہ رسوم و بدعات پر اپنوں سے محبت کرتا اور پابند سنت مسلمانوں سے دشمنی

رکھتا ہے۔ شیعہ مذہب اور اس کے افراد چونکہ پہچانے ہی شرک و بدعت سے جاتے ہیں۔ ان کا امتیازی قول و وصف ایک بھی

ایسا نہیں جو شرک و بدعت کی نجاست سے ملوث نہ ہو۔ ابھی توحید کے سوالات میں ان کی 15 باتیں اور مقدمہ ایمانی دستاویز میں

56 باتیں بطور نمونہ ہم بتا چکے ہیں۔ ہم شیعہ دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ نام لیتے تو حضرت علیؑ کو ملوث نہ کہتے ہیں۔ پھر یہ شرک و

بدعت ہی آپ کے رگ ریشہ میں کس نے بھر دیا؟

سوال نمبر 14: آپ کہتے ہیں کہ سینکڑوں اہل بیت میں سے صرف 12 کو ہم امام مانتے ہیں۔ جو مظلوم ہی تھے۔ نتیجہ کر کے

خاموش زندگی گذاری تو ہم ترس کھا کر ان کی یادگاروں کی تعظیم سے اپنا ایمان بناتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ یہی دلیل بت پرست مشرکوں کی تھی۔ وہ ہائیل مظلوم کا یادگار مجسمہ بنا کر پوجتے اور جنگوں میں یا علیؑ مدد کی

طرح اہل ہبل و انصرو کانفرہ لگاتے تھے (ہبل خیری شان بلند ہو ہماری مدد فرما) قاتل ظالم کو تو نہ پکارتے تھے۔ اسی طرح

مکہ کے بت پرست حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ پیغمبروں، لات، منات، عزی، ولیوں کے یادگار بت بنا کر پوجتے ہیں۔

آپ حضرت علیؑ و حضرت حسینؑ کے تعزیئے اور یادگاریں بنا کر پوجتے ہیں۔ انصاف سے بتائیے ناموں کے بدلنے کے سوا ان

کے اور آپ کے شرک میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر 15: یہودی، عیسائی تورات و انجیل پر عمل نہ کرتے ہاں اپنے مولویوں پیروں کی بات کو بھی قطعی حجت مانتے اور

شرک کرتے تھے۔ (پارہ 10 رکوع 10) آپ بھی قرآن و سنت اور احادیث ائمہ کو اپنے ذاکر و مجتہد کے قول و فعل کے خلاف ہر

گز نہیں مانتے۔ بتلایئے یہود و نصاریٰ کے شرک سے آپ کا کیا فرق رہا؟

سوال نمبر 16: اصول کافی جلد 2 صفحہ 386 میں ہے من شک فی اللہ و فی رسولہ لہو کالمر خدا و رسول کی بات

میں شک کرنے والا کافر ہے۔ پھر کفر کی پانچ قسمیں لکھی ہیں۔ انکار کرنا، تجوہج جان کر بھی انکار کر دینا، نعمت کی ناشکری کرنا، حکم سن کر نافرمانی کرنا کچھ مرضی کے مطابق باتیں ماننا، اور مرضی کے خلاف شرع کی باتیں نہ ماننا جیسے یہودیوں کی عادت تھی۔ ”کیا تم کچھ باتوں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ باتوں کا انکار کرتے ہو۔ جو ایسا جرم کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہے۔ کہ دنیا میں رسوا ہو (خود پیٹ کر لہو لہان ہو) اور قیامت کے دن تو بدترین عذاب میں لوٹائے جائیں گے۔ (سورۃ بقرہ پارہ 1 رکوع 9) آپ عدلیہ والے کہلاتے ہیں۔ اپنے دل کے عدل و انصاف سے کہتے کہ ان پانچ کفروں کے آپ مرتکب ہیں؟ یا ایک دو کے؟ پھر حضرت علیؓ و ائمہ اہل بیتؑ آپ شیعوں کو ہر دور میں کیوں کافر کہتے آرہے ہیں۔ کہ آپ تو لاکھوں ہونے کے خود مدعی ہیں۔ مگر ائمہ چند/چند کے سوا کسی کو مومن نہیں بتاتے قرآن نے تو ہزار سے زائد الفاظ میں کافر مومن کا تضاد و تقابل بتایا ہے۔ مومن مسلم کی تفریق خود شیعوں کی ایجاد ہے۔

سوال نمبر 17: خدا و رسول میں شک نہ کرنے کا مطلب قرآن و حدیث کو ماننا ہے۔ آپ قرآن کو نہیں مانتے صحیفہ عثمانی کہہ کر مشکوک اور بدلا ہوا مانتے ہیں۔ دیکھئے باب سوم شیعہ اور تحریف قرآن۔ پھر حدیث پیغمبر تا قیامت حجت ہرگز نہیں مانتے صرف ائمہ کی احادیث جعفری باقری حجت مانتے ہیں۔ تو فرمائیے ابھی بھی فتویٰ امام میں آپ کافر نہیں ہیں؟

کوئی احادیث حجت ہیں

سوال نمبر 18: آپ کا یہ بہانہ بھی غلط ہے ”کہ ہم حدیث رسول ائمہ کی سند سے مانتے ہیں“

وجہ یہ ہے کہ ہر فن کے اصولوں کے مطابق بات حجت ہوتی ہے۔ اصول حدیث میں آخری مرجع دین محمد رسول اللہ تک سند متصل اور مرفوع ذکر کا رہا ہے۔ ورنہ روایت مرسل، منقطع، معطل، غیر مستند اور مقطوع ہو جائیں گی۔ جو حجت نہ ہوگی۔ گو چھوٹے ہوئے سب راوی ثقہ اور امام ہوں۔ جیسے امامیہ کے ہاں سب ثقہ راویوں کا فرمان امام تک حدیث پہنچانا حجت اور ضروری ہے ورنہ بلا حجت ہے۔ اسی طرح ہم اہل سنت مسلمانوں کے ہاں ثقہ ائمہ اہل بیت کے ذریعے قال الرسول تک سند پہنچنا ضروری ہے۔ چنانچہ ہماری کتب اہل سنت میں پہلے اٹھ شیعہ اماموں کی سینکڑوں احادیث متصل سند سے ہی مذکور اور حجت ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حضرت امام باقر و جعفر نے قال الرسول تک آباد اجداد کی سند کیوں ذکر نہ کی۔ گو ایسی منقطع مرفوع احادیث نبویہ بھی 7-5% ہیں۔

سوال نمبر 19: اگر یہ اس لئے حجت ہیں کہ وہ آخری مرجع دین عالم لدنی امام معصوم ہیں جیسے ہم احادیث نبویہ میں قال ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کی بات صرف اس لئے حجت مانتے ہیں کہ ہمارے آخری مرجع دین محمد رسول اللہ سے مروی ہے ہم امت محمدیہ ہیں۔ اوپر کی سند ضروری نہیں۔ کیونکہ ہم امت ابراہیم و موسیٰ بھی نہیں کہلاتے اسی طرح شیعہ دوست ملت جعفریہ، باقریہ، امامیہ بطور فقر کہلاتے ہیں۔ اور آخری مرجع دین صرف ائمہ کو مانتے ہیں۔ امت محمدیہ ہونے پر فخر نہیں کرتے جیسی تو شیعہ آخری مرجع

دین ختم المرسلین کو نہیں مانتے۔ اسی سے شیعہ کا منکر ختم رسالت ہونا واضح ہو گیا۔ گویا ان سے ائمہ کو بھی نئی کہنا کر دہاتے ہیں۔

(اصول کافی جلد 1 صفحہ 268 طبع ایران)

بہر حال ان کے منکر ختم نبوت ہونے کو زور سے بتائے شیعہ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ لہذا لہم والجمع
 20: شیعہ دو مسئلہ آپ شرک کی تردید اور توحید سے پیارا اپنے محبوب علیؑ کے فرمان سے کیوں نہیں لیتے۔
 ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ہادی نہیں۔ (جو دلوں میں ہدایت ڈالے مطلوب تک پہنچا دے منہ)
 اور کائنات (کی سب چیزوں) کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خالق و رازق، معبود، نقصان دینے
 والا لطف دینے والا، قہنہ کرنے والا، کھولنے والا، دینے والا، روکنے والا، خیر خواہ، کافی، شافی، تقدیم، تاخیر
 کرنے والا نہیں ہے۔ پیدا کرنا اور حکم دینا اس کے قہنہ میں ہے۔ وہی برکت والی ذات تمام جہانوں کو
 پالنے والی ہے۔“ (عماد الاسلام صفحہ 181)

21: اگر آپ توحید و سنت کو نہیں مانتے، بے علم اور بدعتی ذاکروں کے پٹوں مرثیوں کو دین بیابلیس کے تو علمائے
 اعلیٰ کی طرح مستند علماء شیعہ آپ کی یوں کوشاں کرتے رہیں گے۔

کچھ جھوٹے ہیں کچھ سچے ہیں کچھ بڑے ہیں کچھ بچے ہیں
 کچھ مفتی اور مٹلانے ہیں کچھ جاہل اور سیانے ہیں
 بولیں تو خلیفہ شہر بھی ہیں گھولیں تو سیاسی زہر بھی ہیں
 کچھ فتنہ و شر کے بانی ہیں کچھ دین کے دشمن جانی ہیں
 کچھ امین علیؑ کے تاجر ہیں کچھ کارسے لیس مہاجر ہیں
 کچھ موتی ہیں کچھ مالا ہیں کچھ مال میں کالا کالا ہیں
 اب تو کم کی خاطر مرتے ہیں اسلام کا بھی دم بھرتے ہیں (اصول الشریعہ صفحہ 61)

(3) شرک کے بعد بڑا گناہ بدعت اور خود دین سازی ہے

(شیعہ حضرات اپنے ایک بڑے عالم کی ہدایات پر عمل کریں)

خدمت کی تعریف خدا نے یہ کی ہے جو کام خدا کی رضا و ثواب جان کر از خود گمراہ لیا جائے (سورۃ حدید پارہ 27 رکوع 20) جب کہ
 دین خدا و رسول کی بات مان کر عمل کرنے کا نام ہے۔ ایجاد بندہ کا نام نہیں ہے وہ تو دین کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ ہم بدعت کی
 خدمت اور دین کو نقصان پہنچانے میں فریقین کی بہت سی احادیث مقدمہ صفحہ 62 تا 67 میں بیان کر چکے ہیں۔ یہاں صرف ایام
 محرم و محرمیہ بدعات دین محمدیہ کا کیسے استیصال کرتی ہیں؟ خود شیعہ عالم سے سنئے۔

مولانا محمد حسین ذہک صدر مدرس و مترجم علماء شیعہ پاکستان اصلاح المجالس والمجاہل میں فرماتے ہیں۔

یہاں سوال نمبر سے مراد ان کی عبارت مختصر تبصرہ اور پھر اس سے شیعہ دوستوں کی اصلاحات و توجہ فقط مقصود ہے۔

ایک شیعہ عالم کے ارشادات اور شیعہ سے ماننے کی اپیل

سوال نمبر 22: "اب بالانصاف ناظرین فرمائیں کہ اس واقعہ سے ان تاجران خون حسین کی تردید ہوتی ہے یا تائید جہاں ایمان کی عورتوں کے زیورات تو کجا وہ تو کہتے ہیں خود اپنی عورتیں بھی فروخت کرنا پڑیں تو کروگر ہماری مقررہ فیس میں کمی نہ کرو ایک (حسینی) نمبر کے اجارہ دار لکھتے ہیں "اگر کوئی شخص بطور خوشی نذرانہ نہ دے تو بطور جبرانہ وصول کیا جائے۔ (ذاکری کا شرعی مقام صفحہ 47) سبحان اللہ دین کے ایسے ہی تاجروں کے متعلق اقبال نے کہا ہے

بہیم بوڑڑ و دلتی اولیس و چادر زحرؑ (صفحہ 37)

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے

تبصرہ

آزادی کے اس زمانہ میں "عورتوں کا فروخت کرنا" ہماری سمجھ میں نہیں آتا شاید متحہ کے قائل اور اس پر لین دین کی حقیقت وہ خوب جانتے ہوں گے۔

میری شیعہ لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ اس بدعتی مذہب سے توبہ کریں جس میں جیب کے علاوہ عورتوں کی عزت بھی بچتی پڑے۔ آپ کو اہل سنت کی مساجد بدادس اور خانقاہوں میں ایسے ہزاروں درویش البوڑڑ و اولیس مفت ملیں گے۔ جو قوت لا موت اور مزدور سے بھی کم آدھے روزینہ پر دین پڑھ پڑھا رہے ہیں۔ قوم کے بچوں کو دیندار بنا رہے ہیں۔ عوام کو صرف قرآن و سنت کا ہی درس دے کر سکھا رہے ہیں۔

آذان میں اضافہ بھی بدعت اور گناہ ہے

(۱) الاستبصار جلد 1 صفحہ 305-306 میں آذان کے جملے 18 اور اقامت کے 17 لکھے ہیں۔ ان میں 4 مرتبہ اللہ اکبر کے بعد دو اور مرتبہ توحید و رسالت کی گواہی اور پھر 4/4 مرتبہ حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح کے کلمے ہیں اور پھر دو اور مرتبہ حی علی خیر العمل اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ ہے۔ چھوٹی بڑی 18 روایات ہیں کسی میں بھی ولایت علی کی شہادت نہیں ہے۔

(۲) فروع کافی جلد 3 صفحہ 302 تا 308 تک آذان و اقامت کے باب اور الفاظ میں 35 روایات ہیں۔ کسی میں ولایت علی کے کلمے نہیں۔ دراصل ایک مشرک فرقہ مغضوبہ کی چوتھی صدی میں یہ ایجاد ہے۔

(۳) چنانچہ اصول کی تیسری معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب الاذان جلد 1 صفحہ 188 میں دو شہادتوں کے بعد تیسری کے مختلف الفاظ ذکر کر کے فرماتے ہیں مغضوبہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے یہ الفاظ خود بنا کر بڑھائے ہیں اور یہ تفویض کی تہمت والے چپکے سے چھپ کر ہم شیعوں میں گھس آئے ہیں۔ [صفحہ 189] (پتہ چلا 4 کتب اصول شیعہ میں یہ اضافہ نہیں ہے)

(اب علماء شیعہ کو چاہئے کہ یہ بدعتی قابل لعنت الفاظ بند کرنا مسلمانوں سے مل جائیں)
 سوال نمبر 23: موصوف لکھتے ہیں

”اخر دی نجات یا بارگاہ ایزدی میں قرب حاصل کرنے کا معیار تقویٰ الہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد قدرت ہے۔
 اِنْ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اتَّقَاكُمْ خدا کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا بڑا متقی ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی
 ہے جنت اس کی ہے جو اللہ کا فرمانبردار ہے اگرچہ حبشہ کا غلام (بلال) ہی کیوں نہ ہو۔ اور آگ اس کے
 لئے ہے جو خدا کا نافرمان ہے اگرچہ سید اور قریشی (مثلاً ابولہب) ہی ہو۔ (صفحہ 50)

تبصرہ

شیعہ دوستوں سے ہماری درخواست یہی ہے کہ تقویٰ اور جنت کی یہ دولت پیٹنے کی مجالس اور سڑکوں پر جلوسوں میں نہ ملے گی۔
 سنت کے پابند مسلمانوں میں آئیں کلمہ طیبہ کو ہی کلمہ ایمان مانیں قرآن وحدیث کا درس سنیں نیک اعمال اپنائیں لعن وتبرا، طعن و
 تشنیع، ماتم نسب پر فخر اور مسلمانوں کی غیبت چھوڑ دیں، پھر جنت آپ کی منتظر ہے
 سوال نمبر 24: ”مومن کی عیب جوئی اور گلہ گوئی بالاتفاق حرام ہے۔ خدائے قہار کا ارشاد ہے یقیناً وہ لوگ جو اس بات کو
 دوست رکھتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی باتیں رائج ہوں ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور
 آخرت میں بھی (مقبول ترجمہ پارہ 18 رکوع 8)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام بھی فرماتے ہیں

”جو شخص اپنے مومن بھائی کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو اور
 اپنے کانوں سے سنی ہو۔ مگر وہ بات ایسی ہو کہ اس بندہ مومن کی عزت کو ٹھیس پہنچاتی ہو تو ایسا کرنے والا شخص
 انہی لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق خدا فرماتا ہے (جہنمی ہیں وہ لوگ) جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ
 اہل ایمان کی برائیاں نشر کی جائیں الخ (اصول کافی)

اور جہاں تک مومن کی توہین کا تعلق ہے حدیث قدسی ہے جو شخص میرے کسی بندہ مومن کی توہین کرے وہ مجھ سے اعلان جنگ
 کرتا ہے۔ (جامع الاخبار) جو عالم دین کی توہین کرے اس نے میں نبی کی توہین کی“ (اصلاح المجالس والمجالف صفحہ 51)
 شیعہ دوستو! آپ کے عالم نے سچی بات بتادی مگر یہ خود رات دن اصحاب رسول، آپ کی ازواج خلفاء اور تمام پابند
 شرع مسلمانوں کی توہین کر کے خدا و رسول سے لڑتے ہیں۔ براہ کرم اس مذہب سے توبہ کریں تمام مومنوں کی عزت کر کے
 مسلمان ہو جائیں۔

(4) جھوٹ اور نفاق کبیرہ گناہ ہیں

سوال نمبر 25: اس مدعا پر (کہ مجالس عزائمناہوں سے بھری ہوتی ہیں) چوتھا شاہد ناطق یہ ہے کہ اس گروہ کی اکثریت اپنی مجلس کی ظاہری کامیابی کے لئے اور بالخصوص رونے دلانے کی خاطر بلا تشامشہ کذب و افتراء (اور وہ بھی معصومین پر) ایسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتی ہے۔ جس کا عدا ارتکاب کرنے والا بالاتفاق دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے کذب تمام صفات نذیل کی جڑ ہے۔ کذب کی مذمت میں آیات متکاثرہ اور روایات متواترہ (بہت ہی زیادہ) موجود ہیں۔ مثلاً حدیث نبوی ہے کہ (۱) خداوند عالم ایک جھوٹ کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ایسے ستر ستر ناکاذاب لکھتا ہے جو اپنی محارم کے ساتھ کئے ہوں۔ (جامع الاخبار)

(۲) جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

(۳) حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص ایمان کا مٹھاس نہیں پاسکتا جب تک وہ حقیقت اور مذاق میں جھوٹ نہ چھوڑ دے۔ (صفحہ 154 الخ)

شیعہ دوستو! عیاں راجد بیاں۔ یہ جھوٹی مجالس چھوڑو مسلمانوں کی مساجد میں درس سنو جیسے پڑھو۔

سوال نمبر 26: جھوٹ کی مذمت میں موصوف مزید فرماتے ہیں ”گناہ کے اعتبار سے جھوٹ کے تمام اقسام میں سے وہ جھوٹ زیادہ سنگین ہے جو خدا و رسول اور ائمہ ہدیٰ پر بولا جائے اور اس کی مذمت کے لئے یہی امر کافی ہے کہ یہ جھوٹ روزگار باطل کر دیتا ہے اور علی الاقویٰ قضاء و کفارہ دونوں واجب کر دیتا ہے۔ (صفحہ 57 بلطفہ ملخصاً) مزید فرماتے ہیں۔

”ہر کہ دمہ کی لقل کردہ حدیث بیان کر دے صحیح ہو تو فریقین کا علم رجال اور علم درویش الحدیث اور اس کی بے شمار کتابیں ایک دفتر بے معنی ہو کر رہ جائیں گی اور ان کی مساعی جیلہ ایک عبث اور بے کار فعل بن جائے گی“ (صفحہ 59)

ہماری عرض یہ ہے کہ غلو محبت میں فرقہ واحد کی یادوں کی ایسی جھوٹی حدیثیں ہی مسلمانوں میں تفریق پیدا کرتی ہیں۔ ان سے ہر فریق بچے۔ قرآن و سنت اور محدثین کے اتفاق کے مطابق ہی روایات ماننے اور پھر اپنی ہستیوں کی اتباع شرع کرے۔

(5) حرام کام ہونے لگے تو مستحب چھوڑ دینا واجب ہے

سوال نمبر 27: موصوف فرماتے ہیں ”اگرچہ سردار سید الشہداء یا دیگر ائمہ ہدیٰ کے مصائب و آلام پر رونا یا ان کے فضائل و حامد کا بیان کرنا بہت بڑا فعل جلیل اور موجب ثواب جزیل امر ہے۔ لیکن پھر بھی ہے تو بہر حال مستحب اور کذب و افتراء اور غلو اسلحہ حرام ہیں۔ عقل سلیم اور شرع تو ہم اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی مستحب امر کی بجا آوری کسی حرام امر کے ارتکاب پر

موقوف ہو تو اس کے لئے حرام کو ہرگز حلال و جائز نہیں قرار دیا جاسکتا بلکہ اس صورت میں وہ حرام اس مستحب امر کو بھی لے ڈیتا ہے یعنی وہ مستحب حرام ہو جاتا ہے۔ (صفحہ 61)

برے مومن نادر دستوا ہم مسلمان بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ان مستحب مجالس عزاء اور ان میں ہونے والے حرام کاموں کو چھوڑ دو۔ اہل بیت پر نماز میں اور باہر بھی درود شریف کافی جانوان کی اتباع کرو۔ ذاکری مذہب چھوڑ دو۔

”کیا خدا نے وہ ماننے کا حکم دیا ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھتے ہو“ (پارہ 11 رکوع 11، بحوالہ صفحہ 61) اگر فریقین کے علماء یہ مسئلہ نکرانیں پولیس اس پر عمل کرائے تو خدا و رسول بھی راضی ہوں ملک میں امن ہو مقربوں ملک کر دلوں کے اسراف سے بچ جائے

غناء و موسیقی سے مجالس عزاء پڑھنا حرام ہے

حوالہ نمبر 28: ”پانچواں شاہد یہ ہے کہ روضہ خواں طبقہ کے اکثر بلکہ تمام ذاکرین اور بعض مقررین بھی بلا تماشائے غناء و ہرود (گانے) کا استعمال کر کے مجالس خراب کرتے اور اپنی آخرت بھی برباد کرتے ہیں۔ غناء و سرود کی حرمت اسلام کا اجتماعی مسئلہ ہے بلکہ ان ضروریات مذہب میں داخل ہے جن کا منکر دائرہ اسلام و مذہب سے خارج سمجھا جاتا ہے“ (صفحہ 62)

نقصہ

ہم بھی کہتے ہیں کہ گانوں، بجانوں پر مشتمل بے نمازوں کی ایسی مجالس پر حکومت پابندی لگائے۔ جو ایسی کیٹیں ڈرائیوروں کو دیں و لوگوں کو پکڑ کر خوب سزا دی جائے ”مرثیوں میں گانا گویا مسجدوں میں زنا کرنا ہے“ (صفحہ 67)

حوالہ نمبر 29: موصوف مزید لکھتے ہیں کہ ہم تو کسی چیز کو حرام یا حلال - قرآن - سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کے فرمان سے بتاتے ہیں۔ مگر ہمارے کرم فرما تو سعدی شیرازی اور ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے حلت و حرمت کا ثبوت پیش کرتے ہیں.....

ایک غیر جانبدار شخص یہ امتیاز نہیں کر سکتا کہ قصیدہ پڑھا جا رہا ہے یا فلمی گانا گایا جا رہا ہے۔ پھر سید محمد بسطین التوئی 1944ء کا مجالس پر تبصرہ یہ نقل کیا ہے ”کہ باہر سے سننے والا یہ سمجھتا ہے کہ کسی تھیمز یا سینما کا تماشا ہے یا شیرے لڑائے جا رہے ہیں“

(صفحہ 70-71)

ہم مسلمان بھی یہی کہتے ہیں کہ حسنی محبت رکھنے والو! ان تماشوں سے اہل بیت کو داغ نہ لگاؤ۔ متبع اہل بیت مسلمان بن جاؤ۔

حوالہ نمبر 30: موصوف مجالس عزاء قائم کرانے والوں کی بے اخلاصی پر یوں رد و ناروتے ہیں۔

”ہم یہ سمجھتے سے قاصر ہیں کہ مظلوم خیزا کے مصائب و آلام پر چند اشک غم بہانے کے لئے فضول تکلفات و رسمیات کی کیا ضرورت ہے کیا نوبت نقارہ اور پڑھنے والے کے راگ و سرور کے بغیر گریہ و بکا نہیں ہوتا۔ اگر کسی کا کوئی عزیز مر جائے تو کیا اس پر جو رنج و الم کا اظہار کیا جاتا ہے۔ وہ مجلس سماع منعقد کر کے دخول بجانے اور راگ رنگ کرنے سے کیا جاتا ہے؟“ (صفحہ 77)

(۴) ایک روایت میں ہے میری شفاعت اسے نہ ملے گی جو نماز میں سستی کرے۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 270)
 (۵) اور قرآن میں ہے کہ بے نماز جہنم میں جائیں گے۔ (فروع کافی جلد 3 صفحہ 270 باب نماز کی پابندی اور سستی)
 مجالس والے عزادار اور ذاکر سوچیں کہ وہ کیوں بے نماز ہیں؟

سوال نمبر 32: ”بعض اوقات (مجلس) پڑھنے والے پڑھانے والوں کو جنت کی نکت بھی دے دیتے ہیں۔ ہاں اگر کسی بونی ہے تو اس بات کی کہ ان حضرات میں سیرت و کردار حسین علیہ السلام کی جھلکیاں دکھائی نہیں دیتیں ان کے عقائد و نظریات اخلاقی و اطوار ائمہ اطہار کی سیرت و کردار کی بجائے کچھ اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی غمازی و عکاسی کرتے ہیں اور نہیں تو کم از کم ایمان مجالس کو نمازی تو ضرور ہونا چاہئے اور نمازی بھی مثالی نمازی“ (صفحہ 80)

شیعہ دوستو! سوچو کہ یہی کچھ ہم مسلمان کہتے ہیں کہ خدا کے حکم کے مطابق 5 نمازیں 5 اوقات ہی میں پڑھو جمع کر کے و رقت سے پہلے نہ پڑھو۔ نور خدا کا حق ضائع نہ کرو۔ قرآن و سنت کے مطابق ائمہ اہل بیت کے عقائد و اعمال اپناؤ۔ گویوں کا مذہب چھوڑو کوئی تمہیں کافر نہ کہہ سکے گا۔

سوال نمبر 33: اب موصوف مجلس خواں گروہ کے 10 وظائف بتاتے ہیں۔

”عقیدہ توحید درست ہونا عقیدہ کی خرابی کی وجہ سے ہی کافروں اور مشرکوں پر جنت حرام کی گئی۔ آیت 1 اور جس نے بھی اللہ کے ساتھ شریک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی۔ (پارہ 6 رکوع 14) آیت 2 بے شک اللہ نے کافروں پر یہ حرام کر دی ہیں (پارہ 8 رکوع 13) عقیدہ کی درستی قرآن و سنت اور علماء دین کی شاگردی سے حاصل ہوگی۔ (صفحہ 82-83)

”قوم کی حالت زار اس کے اختلاف و انفریق کا یہ عالم ہے کہ آج جتنے مبلغ ہیں اتنے ہی عقائد ہیں۔ اور جتنے افراد قوم ہیں اتنے ہی نظریات ہیں۔ ایسے ایمان پر رونا چاہیے۔ آج ملاؤں کے ذاتی اقتدار کے دنگل اور اکھاڑے دیکھ کر لوگ مذہب حق شیعہ سے ٹکرائے ہوئے ہیں۔ (صفحہ 85)

تبصرہ

ہر دور میں اہل تشیع کے (الگ الگ گروہ بن کر چلنے والے) بیسوں فرتے ہر مفتی عالم نے بتائے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس دور میں وہ متحد ہو کر صرف 7 گروہ ہیں مگر گھر کا بھیدی لکا ڈھائے آل پاکستان کا سب سے بڑا مجتہد و محکمہ گاندرونی اختلافات کا راز ناش کر رہا ہے۔ اور وہ سب بھانت بھانت کی بولیاں ہیں۔ اس لئے ہم اہل سنت مسلمان شیعوں کو رمت دیتے ہیں۔ کہ وہ انفریق و تشیع چھوڑ کر مسلمانوں سے متحد ہو جائیں۔ یہاں صرف قرآن و سنت کے 4 مجتہد ہیں ایک دوسرے کو سچا جانتے ہیں گمراہ نہیں کہتے۔ امت کی آسانی ان کے فردی اختلافات میں ہے آپ جسے سب سے نیک اور اہل ایمان میں اسی کی تقلید کریں بلکہ صرف خدا و رسول کا ہوگا۔ حدیث رسول کی ہوگی۔

جھوٹی روایات مجالس میں نہ پڑھی جائیں

سوال نمبر 34: موصوف اصلاح المجالس صفحہ 90 پر یہ عنوان قائم کرتے ہیں۔ ”غیر مجاز مجالس خواں کی مجالس میں شمول نہ جائز نہیں پھر کتاب احیاء الشریعہ جلد 1 صفحہ 80-81 سے اپنے مذہب کی مجبوری حالت یوں بیان فرماتے ہیں۔

”یعنی کتب حدیث میں غالیوں کی بہت سی روایتیں گنڈ کر دی گئی ہیں۔ جو سراسر کفر ہیں۔ اور ہمارے اس زمانہ میں کچھ ایسے خطیب و واعظ پائے جاتے ہیں۔ جن میں علمی لیاقت و قابلیت ہوتی نہیں۔ (کہ وہ ردی قہقی اور صحیح دلائل میں امتیاز کر سکیں) اس لئے وہ بلا تماشہ ایسی کفریہ روایات کو منبروں پر بیان کر کے عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں ایسے لوگوں کی بات سننا ان کی مجالس و محافل میں شمولیت کرنا جائز نہیں۔ اور ان حضرات پر بھی الہی روایات کا نقل کرنا حرام ہے“ (صفحہ 91)

تبصرہ

واضح رہے کہ مسلمانوں کے بالقابل حب اہل بیت کے نام سے جعلی راویوں نے ہزاروں سن گھڑت روایتیں امام باقرؑ و جن کے نام سے بنا کر چلا دیں جن کا شکوہ علامہ محمد حسین اور مصنف احیاء الشریعہ کو بجا ہے۔ میری ان علماء سے گزارش ہے کہ جیسے مسلمانوں نے موضوع روایات کی چھاننی کر کے ایسی موضوع و مذکور روایات الگ کر کے کتابیں چھاپی ہیں۔ آپ بھی جانا الاخبار از شیخ صدوق جیسی اچھی احادیث مختصراً الگ کر کے موضوعات کو الگ شیخ دیں۔ اور محقق علماء امامیہ سے تصدیق کرا دیں۔ تاکہ جاہل ذاکروں کی کان بند نہ جائے۔ مسلمان مستفیع احادیث پر ایمان و عمل کی بنیاد استوار کر دیں۔

سوال نمبر 35: صفحہ 98 پر ہے ”مجلس خوانی میں سے چوتھا، پانچواں، چھٹا وظیفہ یہ ہے کہ وہ مجالس و محافل خوانی پر اجرت ملے نہ کریں۔ نیز وہ ان مقدس مجالس عزاء میں غناء و موسیقی ایسے گناہ عظیم کا ارتکاب نہ کریں اور ان مقدس روحانی اجتماعات کو کذب و افتراء کی آلائش سے بھی ملوث نہ کریں۔“

صفحہ 99 پر ہے ”ایسا نہ ہو کہ ذاتی منفعت کے لئے حق و باطل کے امتیاز کو پس پشت ڈال دیں اور باطل کی ترویج کا باعث بن جائیں مجلس عزاء کو مناظرہ و مبارزہ کا دنگ بنا دیں۔ صرف اپنے گروہ (شیعہ) کو خوش کرنے کیلئے دوسروں کے بزرگوں (صحابہ ازواج بنات و دیگر اقارب نبوی) پر چوٹیں کریں ان کو ایثار کی صفت سے متصف ہونا چاہیے“

تبصرہ

قبلہ ایہ جو عمدہ و خائف اپنے ذاکروں کو بتا رہے ہیں یہی کچھ ہم مسلمان شیعہ دوستوں سے۔۔ جب سے وہ پیدا ہوئے۔۔ سچے آرہے ہیں کہ وہ صرف نبوت کے مقابل امامت پر امت کی تفریق نہ کریں تمام صحابہ و اہل بیت اور اقارب نبوی پر متحد ہو کر رہیں

جنت اتنی سستی نہیں

سوال نمبر 36: (واعظین وذاکرین نے) جنت کو اس قدر ارزاں کر دیا ہے کہ آج ہر شخص جنت کا ٹھیکیدار نظر آتا ہے۔ ایسے خوش فہم حضرات کو یاد رکھنا چاہئے کہ بہشت اور دائمی نجات کے پئے ایسے ارزاں نہیں پڑے کچھ کہ اس طرح رائیگاں اور مفت میں ہاتھ آجائیں شفاعت ضرور برحق ہے۔ مگر ہمارا مسئلہ شفاعت نصرانیوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ گناہوں کی گھڑی خدا کے بیٹے کے دوائے کر دیں اور پھر مطلق العنان ہو کر جو چاہیں کرتے پھریں ارشاد قدرت ہے ”جو بھی ذرہ بھر نیکی کرے گا دیکھ لے گا اور جو بھی ذرہ بھی برائی کرے گا دیکھ لے گا۔ (سورۃ زلزال پارہ 30)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی نظرت میں نہ ٹوری ہے نہ ناری ہے یہی کچھ ہم مسلمان شیعہ دوستوں کو سناتے آرہے ہیں۔ مگر وہ خود خدا و رسول اور ائمہ اہل بیت اور ہم تمام صحابہ کرامؓ کے تابعداروں کی ایک بھی نہیں سنتے اپنی ایک جعلی حدیث سے جابلوں کو خوش کر دیتے ہیں۔

”حضرت علیؓ سے (نئے کلمہ کی) محبت وہ نیکی ہے کہ اس کے ساتھ کوئی برائی نیتمان نہیں دیتی۔ اور اس کے بغیر کوئی نیکی کسی کو بھی فائدہ نہیں دیتی۔ (اصول کافی جلد 2) (حالانکہ یہ گمراہ فرقہ مرجعہ کا عقیدہ ہے)

سوال نمبر 37: موصوف بحار الانوار جلد 7 صفحہ 461 پر علامہ مجلسی سے ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں جس کا ایک حصہ یہ ہے

”ہمارے فضائل میں تین قسم کی احادیث مخالفین نے بنائی ہیں۔ ایک قسم غلو دوسری تفصیر اور تیسری قسم ہمارے دشمنوں کے مطاعن و مثالب کی تصریح اس طرح جب عام لوگ غلو والی حدیثیں سنیں گے تو ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور ان کے بارے میں یہ نظریہ قائم کریں گے کہ وہ ہماری ربوبیت کے قائل ہیں۔ اور جب ہمارے حق میں تفصیر اور کوتاہی والی حدیثیں سنیں گے تو ان پر اعتقاد کر لیں گے اور جب ہماری طرف سے ہمارے دشمنوں کے مطاعن سنیں گے تو لوگ ترکی بہ ترکی اسی طرح ہمارے متعلق ناسزا کلمات کہیں گے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ خدا کے علاوہ دوسرے معبودان باطلہ کی پرستش کرتے ہیں ان کو بھی سب دشمن نہ کر دو ورنہ خدا کو دشنام دیں گے۔ اے فرزند ابی محمود جب لوگ گمراہ ہوں تو تم ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو۔ جو ہمارے طریقہ کو پکڑے ہم اسے لازم پکڑیں گے اور جو جدا ہوا ہم اس سے جدا ہو جائیں گے“ (صفحہ 106)

تبصرہ

کئی شیعہ فساد کیوں ہو جاتا ہے؟ اس کی وجہ ہے امام اہل بیت نے بتادی ہے کہ ہمارے نام لیوا جو دراصل عقیدہ و عمل میں ہمارے خلاف چلتے ہیں۔ وہ تین قسم کی

حدیثیں خود بنا لیتے ہیں۔ غلو والی کہ ہم کو رب باور کراتے ہیں۔ تو لوگ ان پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کے خود ساختہ عیوب والی تو وہ برداشت نہ کر کے ہمارے شیعوں سے لڑتے یا گالیاں دیتے دلاتے ہیں۔ حالانکہ کافروں اور ان کے معبودوں کو بھی گالی دینا جائز نہیں ہے یہ دو قسم کی روایات اہل بیت کے غالی دوست اور تمام صحابہ و مسلمانوں کے دشمن بناتے چلاتے ہیں۔ تیسری روایات بھی ان کی اپنی ہیں۔ جب ائمہ اہل بیت اپنے آپ کو خدا کا بندہ، نائب، عاجز خدا کے ہر بات میں محتاج، آدم زاد، غیر نبی کہتے ہیں۔ تو یہ ایسی صحیح روایات پر تفسیر و کوتاہی کا التزام لگا دیتے ہیں۔

سوال نمبر 38: صفحہ 110 پر دوسرا ادب یہ لکھا ہے جن مجالس میں بعض امور شیعہ مثل کذب و افتراء علی المعصومین، تو حین و جرمونین اور غناء و سرود کے ساتھ جنگ دین کی جائے تو بائیان کرام اور سامعین اصلاح کریں ورنہ مقاطعہ کریں ان مجالس میں شریک نہ ہوں۔ خدا بھی فرماتا ہے۔

”جب تم دیکھو کہ آیات خداوندی کا انکار اور ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے تو تم ان کے پاس نہ بیٹھو۔ جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہی کی طرح (کافر) سمجھے جاؤ گے“ (پارہ 5 رکوع 17 صفحہ 110)

تبصرہ

شیعہ دوستو! انصاف سے سوچو کہ آپ کے عالم نے ذاکروں کی مجالس کو کیا کفر تک نہیں پہنچا دیا۔ بھلا جہاں شرک، کفر، جھوٹ، افتراء، گانا، غناء، عقائد اسلام سے مذاق، گھرانہ نبوی آپ کے رشتہ داروں سے تہرا، جماعت رسول، تلامذہ نبوی، آپ کے سردار بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خوشدامنوں، فسقی، بہنوں، بھائیوں پر لعن و تہرے ہی پڑھائے جاتے ہوں کیا وہ مرکز کفر چھوڑنے کے قابل نہیں؟ پس اپنے عالم کی باتیں تو مانیں اس کفر و شرک اور مسلم دشمنی والے مذہب سے توبہ کریں تاکہ جنت پہنچ جائیں۔ آمین

(6) ذاکری مجالس عزاء سے دین کی تباہی کا دکھ

اپنی کتاب میں علامہ صاحب یوں ظاہر کرتے ہیں۔

سوال نمبر 39: امام صادق فرماتے ہیں ایک فرقہ نے ہم سے محبت کی ہماری باتیں سنیں ہمارے افعال کی پیروی میں کوئی نہ کی مگر یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ ہمارے ذریعہ سے لوگوں کا مال ہضم کر لے خدا ایسے لوگوں کا پیٹ آتش جہنم سے بھرے گا اور ان پر بھوک اور پیاس کو مسلط کرے گا۔ (معاذ اللہ) (تحف العقول صفحہ 25)

تبصرہ

پوری کتاب دین فروش دنیا دار ذاکروں جو 99% شیعہ قوم کے جیب ایمان اور عزت پر قابض ہیں کے رد میں ایک دیکھی شیعہ نے لکھی ہے۔ فرماتے ہیں۔

”یہ افسوسناک امر بھی کسی مزید ثبوت کا محتاج نہ رہا کہ آج کل مجالس عزائمیں تھامد اور مرانی بلکہ نوحوں کو بھی جن طرزوں اور دھنوں پر پڑھا جاتا ہے اس نے فلمی گانوں اور ریڈیائی گیتوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ (صفحہ 30)

واقعات شاہد ہیں کہ خود کوئی شای ظلم بھی کرتے جاتے تھے۔ اور روتے بھی جاتے تھے (صفحہ 19)

شای لکھنا غلط ہے کیونکہ خلاصۃ المصابین میں ہے لیس فیہم شامی ولا حجازی بل کلہم من اهل الکوفہ قاتل حسین ب کوئی تھے۔ شای حجازی کوئی نہ تھا۔ وہی قتل بھی کرے وہی لے ثواب الہی

حصہ 40: (عوام شیعہ) ”ذاکرین، واعظین کی بھاری بھر کم فیسیں بھی ادا کرتے ہیں لیکن انصاف سے بتائیے کہ محمدی مشن اور حسینی مشن کا کون سا کام کرتے ہیں۔ ہمارے سارے کام بڑی ہمارے سارے افعال بڑی۔ کیا ایسی حالت میں ہم کو دربار محمدی یا سرکار حسینی سے کسی انعام کی امید رکھنی چاہیے شخص رونے پینے اور رسوم ظاہری ادا کرنے سے روح محمدی اور روح حسینی ہرگز خوش نہیں ہو سکتی جب تک حسینی مشن کی تکمیل نہ کریں۔ (مجاہد اعظم)

..... جن کی ذیل ڈول سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ العیاذ باللہ کسی میلہ مسرت میں شریک ہیں نہ کہ مجلس عزائمیں اور سو منات ماشاء اللہ اس سلسلہ میں مومنین سے بھی دو ہاتھ آگے دکھائی دیتی ہیں

عشرت مے کنیم تعزیه اش مے نہیم نام حاشا کہ رسم و رواہ محبت چنیں بود۔ (مڑے اڑائیں اس کا نام عزاداری ہو خدا کہ قسم محبت کی راہ ایسی نہیں ہوتی)

لیکن رونے کا مقام تو یہ ہے کہ جہاں منبر رسول اور حسینی سٹیج پر جانے والے بعض نالائقوں کی حالت یہ ہو کہ عین ایام محرم الحرام میں دو بجائے واعظ یا زاکر حسین معلوم ہونے کے اپنی وضع قطع، شکل و سیرت اور ذیل ڈول سے کسی تھیر کے ایکٹر معلوم ہوتے ہوں وہاں اگر سامعین کی یہ حالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگی

وزیرے چنیں شہر یارے چنیں

شیعہ قوم کی بد عملی اور آخری اپیل

موصوفہ صفحہ 125 پر آخر میں بد عمل شیعہ قوم پر یوں آنسو بہاتے ہیں۔

”صرف فرائض ہی کو لیجئے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس جمعہ تلاوت قرآن، ہم میں کس قدر ہے؟ کس قدر شرم کی بات ہے کہ حافظ قرآن ہوتا تو درکنار قاری قرآن بھی بہت کم ملیں گے نماز باجماعت اور نماز جمعہ سے تو غرض ہی کیا۔ عبات، عالیات کی زیارات کو اگر 100 جائیں گے تو حج کو پاؤں بھی نہیں اما مبارکوں کی عمارتیں عالی شان ہیں مگر مساجد ویران پڑی ہیں۔ اول تو مسجد میں نماز کی پابندی ہی نہیں۔ کبھی ایک آیا کبھی ایک دو (تباہ پڑھ لی) مجالس کی ترتیب و روشنی اور تکلفات کی افراط زاکرین کی خدمت اور شیرینی کی تقسیم

پردل و جان سے روپیہ صرف کرنے کو تیار ہیں۔ مگر زکوٰۃ و صدقات سے سروکاری نہیں۔ ایسی حالت میں ان کا دعائے پیروی حسین اس شخص سے بلند درجہ نہیں جو مسلمان ہی نہ ہو۔ (اصلاح المجالس صفحہ 126)

تبصرہ

ہم نے پوری دیانت سے "اصلاح المجالس والحاظ" کا خلاصہ نقل کر دیا ہے جو جذبہ اصلاح قوم اس شیعہ عالم کو ہے وہی اس عاجز مسلمان کو ہے۔ مگر

خشست اول چوں نہد معمار کج
تاثیریا فیرو د دیوار کج

(پہلی اینٹ ٹیرھی ہو تو ساری دیوار (بلڈنگ) ٹیرھی ہوگی) کا مصداق ہم دو علماء کا چٹخا بے سود ہے۔ س۔ ش کی تھہ حدیث نبوی ہے کہ جس قوم نے جتنی بدعت نکالی اتنی سنت اس سے دور ہوگئی۔ (مشکوٰۃ، کافی)

جب خدا کی عبادت گاہ سجد کے مقابل امام کی عبادت گاہ باڑہ بن گیا نبوت و رسالت سے بھی افضل امامت اپنے کلمے کے ساتھ معرض وجود میں آگئی نئی ملت جعفریہ قائم ہوگئی۔ جس نے پوری امت محمدیہ کو توحید و رسالت کے کلمہ سمیت ایمان و جنت سے خارج کر دیا۔ یا محسوس نہ فرمائیں تو بعدی مثال میں سمجھیں کہ ایک نیک آدمی کی بہن بیٹی اپنے سب سے حسین عمدہ شوہر کے ساتھ نہ بسی اس نے اپنی تسکین اور لذت کے یقین کے لئے فیافرنیز تلاش کر لیا۔ دو خاندانوں کی عزت تو خاک میں مل گئی۔ گورو زبان دراز اس بات میں بھی بن جاتی ہے "کہ میرا خاوند تو یہی پچازاد ہے۔ اس کے مکان میں رہتی ہوں مگر ایمان و ہدایت اور تسلی کی زندگی تو فرنیڈ سے ملتی ہے۔ مجھے اس کے ساتھ بھی خفیہ قبیحہ سے رہنے دیجئے"

تیسری/چوتھی صدی میں پھر اس امام غائب کے بعد یہی کچھ ہوتا تھا۔ جس کی شکایت ہر طبقہ کے نیک عالم دین کو ہے۔ بدعت۔ سنت اور دین کو مٹانے والی ہے۔ شہداء کے لئے ایسی یادگاریں، نئی عبادت گاہیں پھر جاہلی تاقی رسوم اور جلوس اسلام ہوتے تو حضرت نبیؐ و علیؑ خود نکال کر بنا جاتے۔ بدر و احد صفین کے شہداء سامنے تھے۔ جب خود ان کے اقرار کے مطابق 14 معصومین نے نہ ایسا کیا نہ کسی کو اجازت دی۔ نہ ایسی کوئی بات ان کی کتب حدیث و فقہ میں ہے چوتھی، پانچویں صدی میں مصری غیاثیہ نے اور فارس کے مجوسیوں نے امام کو غائب اور فضا ہموار پاکر شدید دہشت گردی اور لاکھوں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد یہ نئے کلمے، امام باڑے، مجالس عزاکندہ ب جعفری چاڑیا۔ انگریز دور میں جلوسوں وغیرہ کے لائنس بھی لے لئے قوم دین محمدی سے تو بیزار ہوگئی۔ مگر بدعات پر تو جانیں دیئے گئی۔ فواصفا

میرے شیعہ دوستو! اور مذہدار افسرد! خدا و رسول دائرہ کی تعلیم اور فساد کی تالکوں کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ صبح کا بھلا شام کو گھروا ایس آجائے تو اچھا ہے۔ مرنے سے پہلے ان کفریات سے توبہ کر لو۔ بے دینوں پر پابندی لگا کر بحر مسوں کو تقیہ کے نہاں خانہ میں بند کر کے سب مسلمانوں کو امن دلا دو۔ دین قرآن و سنت کے اتباع اور سب نیک مسلمانوں سے اتفاق و اتحاد ہی کا نام

ہے۔ شریک رسوم جاہلی ماتم، بدعات، مسلم دشمنی کے جلوسوں کا نام دین نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ ہی خاتم المرسلین ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ دینی اور ان کی اولاد خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کسی کے نام پر نئے کلمے اذانیں الگ نمازیں، زکوٰۃ کے بجائے آمدنی پر ٹیکس نئے حج جالس عزاء جلوس، جھنڈے نعرے الگ فرتے اور ملتیں بنانا چلانا اور مسلمانوں کو تقسیم کرنا حرام ہے حرام۔ خوب سمجھ لو۔

(7) حادثہ کربلا میں اہل بیت کرامؑ پر ظلم ڈھانے والے کون؟

حوالہ نمبر 41: آپ خلاف شرع و فقہ جعفریہ جلوسوں میں اس پر دو پیگنڈہ میں بڑے شیر ہیں "کہ ہم اور ہمارے ائمہ مظلوم ہیں۔ ہم یہ احتجاج کرتے ہیں" ایمان و انصاف سے اپنے جھوٹ پر غور فرمائیں

(1) حضرت امام حسینؑ نے اپنے ان شیعہ قاتلوں کو بدو عادی تھی "تم پر دوائے ہو خدا دونوں جہان میں میرا بدلہ تم سے لے گا۔ ایک نے پوچھا کیسے لے گا؟ حضرت نے فرمایا خدائے عالم ایسا حکم کرے گا کہ تم اپنی تلواریں ایک دوسرے پر کھینچو گے اور اپنا خون بہاؤ گے دنیا سے متعلق نہ ہو گے۔ اور تمہاری امید ہائے دل بھی حاصل نہ ہوگی جب جانب سرائے آخرت جاؤ گے وہاں عذاب ابداً تمہارے لئے مہیا ہے اور تمہیں بدترین بے دین کافروں کا عذاب ہوگا۔ (جلاء العیون مترجم جلد 2 صفحہ 251 طبع لاہور)

(2) اے بے وفاؤ خدا رو مجبوری کے وقت اپنی مدد کے لئے تم نے ہم کو بلایا جب ہم آگئے تو کہنے کی تلوار ہم پر چلا دی۔

(جلاء العیون صفحہ 391 قاری)

حوالہ نمبر 42: حضرت زین العابدین، سیدہ زینب، حضرت یحییٰ بن اسماعیل نے بھی یہی بدو عادیں دیں۔

(2) جب شیطان کو قتل کے بعد ماتم کرنے لگے تو زین العابدینؑ نے فرمایا "تم ہم پر روتے ہو تو بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا ہے۔ (جلاء العیون صفحہ 391 قاری)

(3) سیدہ زینبؑ نے فرمایا جب یہ گرگ ماتم کرنے لگے تم نے ہمیشہ کے لئے اپنے کو چھٹی بنا لیا تم ہم پر ماتم کرتے ہو جب کہ تم نے ہی خود قتل کیا ہے اللہ کی قسم یہ ضرور ہوگا کہ تم بہت روؤ گے اور کم ہنسو گے۔ تم نے عیب اور الزام اپنے لئے خرید لیا یہ دھبہ کسی پانی سے زائل نہ ہوگا۔ (ایضاً صفحہ 424 قاری)

(5) سیدہ فاطمہ بنت حسینؑ نے فرمایا اے کوئی غدار اور مکار رو ہمارے قتل کے بعد جلدی اپنے انجام کو پہنچو گے پے در پے آسمان سے نواب تم پر نازل ہوں گے جو تمہیں برباد کریں گے اپنے کرتوتوں کی بدولت دنیا میں اپنی تلواریں اپنے آپ پر چلاؤ گے۔ (ایضاً صفحہ 525)

بٹائیے ظالم قاتل ان مظلوموں کی بددعا سے شیعہ خود نہ ہوئے؟ اگر تمہارا یہ پروپیگنڈہ سچا ہے کہ ہم پر ہر دور میں مکاروں نے سختی کی۔ قاضی نور اللہ شوستری کی مصائب النواصب اسی پر دال ہے۔ انصاف سے فرمائیے کہ قاتل اہل بیت کی بددعا میں آپ پر بھی نہ ہو گئیں؟

سوال نمبر 43: شیعہ کتاب اعلام الوری صفحہ 219 قاتلین امام کی کیا خوب نشاندہی کی گئی ہے۔

”کہ اہل کوفہ۔ شیعہ مومنین۔ آپ کی بیعت کی نصرت کے ضامن بنے پھر بیعت توڑ دی اور آپ کو بے یار و مددگار دشمن کے حوالے کیا آپ پر خدج کر کے آپ کا محاصرہ کر لیا جہاں حضرت حسینؑ کا نہ کوئی مددگار تھا نہ جانے فرار (تعب ہے کہ شیعہ عقیدہ کے مطابق نہ علیؑ مشکل کشا کو حسینؑ نے پکارا نہ آپ نے قادر و مختار ہو کر اپنی مظلوم اولاد کی امداد کی) ان لوگوں نے آپ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا (نلکا تو نہ تھا۔ ایک گھات دشمن نے بند کیا۔ تو دریائے اور گھات آگے پیچھے بنا سکتے تھے) پھر قدرت پا کر آپ کو اس طرح شہید کر دیا جس طرح آپ کے والد اور بھائی ان کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے“

انصاف سے بتائیے ظالم و قاتل اہل بیت بھی کوئی مومن نہیں؟ مکہ مدینہ اور شام سے تو نہ آئے تھے۔

قاتل رافضی ہی تھے

سوال نمبر 44: انصاف سے بتائیے آپ کا سر جدا کرنے والے شیعہ عقیدہ رکھتے تھے یا نہیں؟

”سنان بن انس شقی نے سرباگ تن سے جدا کیا۔ کہتا جاتا تھا میں جانتا ہوں کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور تمہارے مادر و پدر ب خلق خدا سے افضل ہیں“ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 204 از مجلسی مترجم) مسلمان تو حضرت علیؑ کو پیغمبروں کے بعد چوتھا خلیفہ اور اپنے زمانے کے لوگوں سے افضل جانتے ہیں۔ سب مخلوق سے نہیں ایک روایت میں خولی شقی تیسری میں شمر کا نام ہے مگر یہ ہے کہ تینوں ملعون قتل امام حسینؑ میں شریک تھے۔ (ایضاً صفحہ 204)

سوال نمبر 45: انصاف سے بتائیے کہ مندرجات پر غارت ڈالنے والے بھی کوئی مومن نہ تھے؟

”قاتلہ دختر امام حسینؑ کہتی ہیں میں کم سن بچی تھی سونے کے دو پارے میرے پاؤں میں تھے ایک بے جایا نے دو دونوں اتار لئے اور روتا تھا میں نے کہا دشمن خدا روتا کیوں ہے۔ اس نے کہا کیوں نہ روتوں جب میں دختر خدا کو لوٹ رہا ہوں میں نے کہا جب تو جانتا ہے کہ یہ پیغمبر کی بیٹی ہے تو لو شقا کیوں ہے؟ اس نے کہا اگر میں نہ لوٹوں گا تو یہ اور کوئی لوٹ لے جائے گا۔ [جلاء العیون جلد 2 صفحہ 206]

سوال نمبر 46: ذرا انصاف سے کہئے کہ اپنی حکومت اور اس میں عمل دخل کے لئے حضرت امام حسینؑ کو بلانے والے کون تھے؟ وہی شیعہ مومنین نہ تھے۔ جنہوں نے پہلے جمل میں غدر کر کے پھر شام پر چڑھائی کر کے مسلمانوں کے خون کے دریا بہائے تھے۔ اسی جلاء العیون صفحہ 129 میں ہے کہ اہل کوفہ نے بکثرت خطوط بلانے کے لئے لکھے۔ 18 ہزار کو فیوں نے مسلم بن عقیلؑ کے ہاتھ پر بیعت کر لی (صفحہ 143) پھر انہوں نے بے وفائی کر کے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا (صفحہ 151) یہی کوئی لشکر امام حسینؑ کے لشکر کے ساتھ آپ کے پیچھے لائیں پڑھتا تھا (صفحہ 165) انہی کو امام حسینؑ نے فرمایا تھا میرے آنے سے بیزار ہو تو وطن واپس

جاتا ہوں (صفحہ 165) جب واپس جانے کا راستہ انہوں نے روک دیا (صفحہ 166) حضرت نے ضرورت راہ قادسیہ سے جاب چپ توجہ کی (صفحہ 166) تاکہ شام جا کر حاکم وقت سے خود ملیں۔

فرمائیے اگر حضرت امام حسین واپس آجاتے یا حاکم وقت سے مل کر حضرت حسن و حضرت علیؑ کی طرح تصفیہ کر لیتے تو بہتر نہ تھا؟ انصاف سے بتائیے کہ پھر یہی کوئی منافق امام حسینؑ کے دشمن اور ظالم نہیں؟ جو آپ کی اور آپ کے 72 ساتھیوں کی جان کے لیے اویں۔ پھر خود شہید کر کے دورانہ مٹی سے حکومت بنو امیہ کو بدنام کرنے کا نیا منصوبہ مذہب نکالنے کا پروگرام بنالیا ہے۔ سوال نمبر 47: جب انہوں نے شام جانے سے روک دیا آزاد سرحدوں پر بھی نہ جانے دیا۔ مدینہ نہ آنے دیا گھیراؤ کر کے آپ کو گرفتار کرنے اور شیعہ ابن شیعہ ابن زیاد (کہ صفین میں شامیوں سے لڑے تھے) تک قیدی بنا کر لے جانے پر مجبور کیا تب آپ نے فرمایا ”خدا کی قسم میں (ان خطا کھینے والے) منافقوں سے مقاتلہ کروں گا اور مرجانے کی مجھے پروا نہیں“

(جلاء العیون صفحہ 166)

آپ لوگوں میں اگر رتی بھر ایمان اور امام عالی مقام سے ذرا محبت ہو تو بتائیں کیا آپ کی جنگ ان شیعہ منافقوں سے نہیں؟ ابن سعد ابن زیاد یزید تو علانیہ سیاسی مخالف تھے۔ امام حسینؑ کا آپنا پسند نہ تھا۔ واپس جانے پر خوش تھے۔ منافق کہتے ہی اس بظاہر دوست اور اندر کے بدخواہ دشمن کو ہیں۔ جو صلح صفائی کی کوئی بات نہ ہونے دے۔ حضرت علیؑ کو اس لئے شہید کر دے کہ حکیم صلح کیوں کی۔ حضرت امام حسنؑ پر اس لئے قاتلانہ حملہ کرے کہ ہمارے دشمن معاویہؓ سے صلح کیوں کی۔ اب امام حسینؑ کو واپس جانے سے روکا اور شہید کر ڈالا کہ مسلمان ان کے زندہ رہنے پر پھر متحد ہو کر رہیں گے۔ ہر شیعہ اور ہر عقلمند مسلمان انصاف سے بتائے کہ الہی ہو جانے پر آل رسول اور مسلمانوں کو اتحاد امت کا فائدہ حاصل ہوتا تو بہتر تھا۔ یا کوئی خالوں کے ظلم اُحسانے سے آل رسول اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچا؟ کہ وہ بد عمل ہو کر لڑتے مارتے آرہے ہیں۔

سوال نمبر 48: فریقین اپنی غلطی محسوس کریں کہ جو اتان جنت کے سردار کی اتنی بڑی قربانی سے نیک باشرع حاکم لانے منتخب کرنے کی کما حقہ نہ مسلمانوں نے کوشش کی نہ سیاست کا ہی کو اڑانے والے آل مسلمانوں کو برا جاننے والے شاطر گردونے کی کہ امام حسینؑ کے اس مقدمہ کو بروئے کار لاتے

”کہ امام دی ہے جو درمیان مردم خدا کی کتاب اور سنت نبوی کے مطابق عدالت قائم کرے اور شریعت مقدسہ سے باہر قدم نہ رکھے اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے۔ والسلام نامہ امام حسینؑ بنام اہل کوفہ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 140)

یہ دینی نظام اسلام ہے جس پر ان دو بیانیوں نے امیر المومنین معاویہؓ کو 20 سال پابند کئے رکھا اور خود حضرت علیؑ نے حضرت ابو بکرؓ و عثمانؓ کے حق میں گواہی دی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد جو حاکم بنے وہ دین پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی دین پر ثابت رکھا حتیٰ کہ اسلام کا اذیت اپنی گردن یک کر بیٹھ گیا۔ (منہبوط ہومیاء) (شیخ البلاغہ تاریخ طبری تقریر اتحاد ہنودہ جنگ جمل

وغیرہ) قاتل امام حسینؑ گردہ تو مشن امام کا اتنا دشمن ہے کہ جس حاکم نے قرآن و سنت نافذ کرنے کی کوشش کی۔ جیسے مفیلہ دور میں عالمگیر نے نافذ کیا یہ مخالف ہو گئے پھر ضیاء الحق نے کی یہ سیکرٹریٹ اسلام آباد کا گھیراؤ کرنے جلوس نکال کر آگئے "اے بند کرو ہمیں نماز پنجوقتہ کا پابند نہ کرو۔ زکوٰۃ نہ لو۔ فقہ جعفریہ نافذ کرو۔ شیعہ اور تہرا کی اجازت دے دو"

سوال نمبر 49: کیا یہ حقیقت نہیں کہ حضرت علیؑ اور امام حسنؑ کا یہ نافرمان، خون کا پیاسا گردہ، ان دو بزرگوں کا خون پی کر امام حسینؑ کو کہتا ہے کہ حضرت حسن کا کاٹنا تو ہم سے دور ہو گیا۔ اٹھو معاویہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرو۔ آپ نے وحکار دیا پھر وہ آپ کے بہادر بھائی محمد بن ضیفہ سے ملے۔ اور یہی کہا اس نے جب امام حسین کو یہ بتایا تو حضرت امام حسینؑ نے کہا۔۔۔۔۔ بھائی! ان کی بات ہرگز نہ سنو یہ تو چاہتے ہیں کہ ہمیں حکومت سے لڑا کر خود پیچھے ہٹ جائیں ہمارے خون سے کھیلیں اور پھر پروپیگنڈہ کریں۔ (جلال العیون صفحہ 131 تاریخ طبری وغیرہ)

کیا یہ بگل صداقت نہیں کہ ان اصل ایرانیوں پھر کوفیوں نے اپنے تین اماموں کا غداری سے خون پیا اور پھر پروپیگنڈہ سے جان بٹالی

تینوں اماموں کا قاتل ایک ہی فرقہ تھا

سوال نمبر 50: میرا ہر شیعہ دوست غور سے سوچے اور جواب اپنے بچھد سے پوچھے کہ ان تینوں اماموں کا قاتل ایک ہی سبائی ٹولہ نہیں؟ اگر ان کے یہ کام غلط تھے تو ذوالنورین عثمان کا قتل، جل میں بعد از صلح بارہ ہزار کے قتل کے بعد نماز کی حالت میں حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ کا قتل پھر شام پر چڑھائی اور 70 ہزار مسلمانوں کی تباہی کون سا اچھا کام تھا۔ کہ شیعہ اس پر فخر کریں اور حضرت علیؑ پر الزام لگا کر (معاذ اللہ) کہیں کہ ذوالفقار حیدری بے نیام ہو گئی تھی۔ انصاف سے بتائیے کہ ان تین اماموں کو شہید کرنے اور طالبان قصابوں سے لڑ کر امت محمدیہ کو تباہ کرنے سے اسلام اور پیغمبر اسلام کو کیا فائدہ ملا؟ کیا کسی کو اپنا قاتل بنانا کراس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا بھی شریعت کا کوئی اصول ہے؟

سوال نمبر 51: ہم مانتے ہیں کہ شہادت حسینؑ سے شیعوں نے اپنے فرقہ دارانہ اغراض میں خوب فائدہ اٹھایا۔ لیکن دن لاہور، رات کراچی میں روزانہ بذریعہ ایریل، یا 5 دن لندن اور 5 دن نیویارک میں مجلسیں پڑھنے والے کروڑ پتی تاجران حسینؑ کی بتائیں کہ باقی 19 ائمہ نے امام حسینؑ کی اس اعلیٰ شہادت کی سنت پر عمل کیوں نہ کیا اور شیعہ عقیدہ میں ہر امام نے جانے بوجھے زہر کا پیالہ پی کر کیوں شہادت پائی (جلال العیون ذکر ہر امام)

ہاں آپ کے پوتے زید بن علی بن حسینؑ نے ایک اموی حاکم کے خلاف لڑ کر شہادت پائی مگر آپ کے بھائی باقرؑ اور جتنے جعفر صادقؑ نے ان کو غلط کہا۔ اثنا عشری شیعوں نے اسے اپنا امام بھی نہ مانا۔ کیونکہ کوئی ٹولہ نے ان کو ابھارا تھا۔ پھر عین موقعہ پر 40 ہزار مومن الگ ہو گئے۔ کہ تم ابو بکر و عمر سے تمہارا تہرا ساتھ دیں گے۔ تو امام زیدؑ نے فرمایا کہ وہ تو میرے بھائی تھے۔ کیسے تمہارا کروں پھر یہ ان کو تہا شہید کرنا کرافٹسی کہلائے۔ (ہر شیعہ کتاب ذکر زید)

سوال نمبر 52: فرمائیے شہادت حسین سے اگر آپ کے بھائی اسلام کو اتنا فائدہ ہوا کہ آپ زندہ ہو گئے۔ تو امام زین العابدین اسلام کے نقصانات پر کیوں روتے تھے۔ فرمایا ان کے قتل سے ایک عالم گمراہ ہو گیا، دین خدا ضائع ہوا، حضرت رسول کی شش مٹ گئیں، بنو امیہ کی بدعتیں ظاہر ہو گئیں۔ اس سبب سے روتے تھے۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روزنا (باپ پر اہم تھا) خدا کے (دین ضائع ہونے) کے لئے تھا۔ (جلاء المصون جلد 2 صفحہ 254)

ابوبکر، عمر، عثمان پسران علیؑ کر بلا میں شہید ہوئے

سوال نمبر 53: حضرت علیؑ کے 3 بیٹے ابوبکر، عمر، عثمان امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے آپ ان کا ذکر خیر و شہادت اپنی مجالس میں کیوں نہیں کرتے؟ بتائیں اگر حضرت علیؑ کو خلفاء ثلاثہ سے دشمنی تھی تو اپنے بیٹوں کے نام کیوں رکھے۔ پھر تم بڑے دھرم، شان اپنے بیٹوں کے نام کیوں نہیں رکھتے۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

(1) "اول عبد اللہ فرزند جناب امیرؑ کہ ان کو ابوبکر کہتے تھے۔ میدان کارزار میں شہید ہوئے۔

(2) امام محمد باقر و امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ حضرت عباس و جعفر و عثمان و عمر فرزند ان جناب امیر جو صحرا کر بلا میں شہید ہوئے ان کی مادر گرامی ام العین دختر خرام کلابیہ تھیں۔ (جلاء المصون جلد 2 صفحہ 245)

تعارف مختار اور اس کی اہل بیت سے دشمنی

سوال نمبر 54: میرے شیعہ دوستو! عبداللہؑ میں تو کوئی شیعہ ان کا وفادار نہ تھا ان کے نام سے صرف لیڈری اور مسلمانوں سے دشمنی چکاتے تھے۔ مثلاً بڑا ناصر حسین، امیر مختار بن ثقفی جو مشہور بدنام ظالم حجاج بن یوسف ثقفی کا رشتہ دار تھا۔ اور مشہور شیعہ تھا۔ حادثہ کر بلا کے وقت 18 ہزار شیعوں کو ساتھ ملا کر کوفہ میں چھاپا رہا کہ امام حسین کو شہید ہونے دو پھر ہم انتقام کے لئے اٹھیں گے۔ چنانچہ یزید کے بعد امام زین العابدین کی امامت چھوڑ دی کہ وہ اسے مسلم کشی سے روکتے تھے۔ اس نے محمد بن حنفیہ کو امام بن لیا۔ فرمایا کہ امام کو امام ماننا ہی مرتد ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے سے سب صحابہ کو شیعہ مرتد کہتے ہیں۔ پھر کوفہ والوں کو باہم لڑایا۔ کہ چند طاقتور حسین کے علاوہ 70 ہزار بے گناہ بھی مارے گئے۔ اور اس پر امام زین العابدین نے لعنت کی۔ (تاریخ)

اب اس بے دین خود غرض کی امام حسنؑ سے دشمنی ملاحظہ ہو۔

"تھما اپنے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے پاس آیا اور کیا چلو امام حسنؑ کو ہم معاویہ کو دے دیں شاید معاویہ اس کے غمخ ہم کو ولایت دیدے۔ سعد نے کہا تیرا اہو یہ کیا بکاتا ہے۔ میں حسن اور علیؑ کی طرف سے مدائن کا حاکم ہوں ان کا حق نعمت فراموش کر دوں اور فرزند رسول خدا کو معاویہ کے سپرد کر دوں (جلاء المصون جلد 1 صفحہ 346)

پھر اسی نے امام حسن پر قاتلانہ حملہ کیا مال لوتا (یہی وجہ ہے کہ آج ہر شیعہ امیر مختار کو اپنا ہیرو مانتا ہے مگر امام حسن کا تو اتنا دشمن ہے کہ مظلومی کی کوئی تقریب و یادگار نہیں مانتا)

ایک شیعہ خاتون جلاء العیون کے مقدمہ میں لکھتی ہیں ”(شیعو!) ابھی تم نے امیر مختار جیسے جری اور نادر شاہ جیسے عسکران کو۔۔ جس نے مغلیہ دور کے آخر میں ایران سے آکر دہلی پر حملہ کیا اور 3 لاکھ تقریباً مسلمان ذبح کر کے کروڑوں کا خزانہ لوٹ کر لے گیا۔۔ اپنی گود میں پرورش کر کے ملت جعفریہ کی حفاظت کرنی ہے (جلاء العیون صفحہ 15) (اس کی مسلم کشی کی تعداد) تاریخ اتر صفحہ 309 از علی حیدر نقوی پر 80303 لکھی ہے۔ مسلمان افسرو! اندازہ لگاؤ کہ ان کی خواتین بھی کیسے مسلم کش افراد تیار کرنا چاہتی ہیں۔

سوال نمبر 55: ہم اس حق میں نہیں کہ یزید کی برأت کریں۔ وہ اپنے زمانہ خلافت میں گندے اعمال کی وجہ سے فاسق بنا جاتا ہے اور اشرار کے علاوہ صلحاء امت کی بڑی تعداد بھی اس سے بیزار ہے تاہم اخلاقی طور پر جو اچھی باتیں۔۔ برے سے بدنام برا۔۔ باپ بیٹے سے ظاہر ہوئیں ملاحظہ فرمائیں۔

(پھر زبیر کو زندہ نہ چھوڑا) لیکن امام حسین پس ان کا حضور ﷺ سے رشتہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بدن کا ٹکڑا ہیں۔ اور ان کے گوشت و خون سے پلے ہوئے ہیں میں جانتا ہوں کہ بے شک اہل عراق ان کو بلائیں گے۔ اور یاری و نصرت نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کو تنہا چھوڑ دیں گے لازم ہے کہ اگر تو ان پر ظفر پائے تو ان کے حق حرمت کو پہچانا اور ان کے منزلت و قربت جو رسول خدا سے ہے اس کو یاد کرنا اور ان کی باتوں پر ان کا مواخذہ نہ کرنا۔ اور جو روابط میں نے اس مدت میں ان سے محکم کئے ہیں ان کو قطع نہ کرنا اور ہرگز ہرگز ان کو کوئی صدمہ و ضرر نہ پہنچانا۔ (جلاء العیون صفحہ 129-130)

کیا حضرت امیر معاویہؓ کی حضرت امام حسینؓ سے یہ محبت و وصیت ان کے مومن ہونے کی نشانی نہیں؟ تو اچھا مالو۔
ما تم یزید کے گھر میں

سوال نمبر 56: فرمائیے آپ کے عقیدہ میں غم حسین میں ایک آنسو بہانے سے سمندروں کی جھاگ کے برابر گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (جلاء العیون) یہ معافی یزید اور اس کے گھرانہ کو ملے گی؟ ملاحظہ ہو۔

(1) جب مخدرات اہل بیت عصمت و طہارت اس کے محل میں داخل ہوئیں۔ اس کی بیوی نے زیور اتار دیئے۔ اور اتنی لباس پہن کر آواز لود کر یہ بلند کی اور تین روز تا تم رہا۔ اس کی بیوی ہند بنت عبد اللہ بن عامر پہلے امام حسین کی خدمت میں تھی اس نے پردہ کا خیال نہ کیا۔ یزید نے اس کے سر پر پردہ ڈال دیا اور کہا گھر میں چلی جا اور فرزند رسول خدا بزرگ قریش پر نوحہ و ذاری کرنا زیاد نے ان کے بارے میں جلدی کی میں ان کے قتل پر راضی نہ تھا۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 246)

یزید نے سر لانے والے قاتل کو قتل کرادیا

(۲) کیا آپ مانتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کا سر لانے والے کو یزید نے قتل کرادیا کہ وہ اپنی شیعیت پر باز میں کہتا تھا کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا جو سب سے افضل ہے۔ یزید نے کہا جب تو ان کو اتنا بڑا جانتا تھا تو کیوں قتل کیا پھر اس کے قتل کا حکم دیا۔
(جلاء العین جلد 2 صفحہ 248)

یزید اور قاتلوں کا معاہدہ

موالہ نمبر 57: کیا آپ دنیا کمانے والے اپنے یزیدیوں کو بھی کچھ کہیں گے۔ یا امام حسینؑ کا غم منانے والے اور اچھے سلوک والے کوئی برا کہتے رہیں گے؟

حضرت زین العابدینؑ اور قافلہ اہل بیت سے اچھا سلوک

”یزید نے زین العابدینؑ سے کہا ابن مرجانہ پر خدا کی لعنت اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو امام حسینؑ جو کچھ مجھ سے طلب کرتے ان کو دیتا اور ان کے قتل پر راضی نہ ہوتا آپ ہمیشہ مجھ کو خط لکھا کریں جو حاجت ہو طلب فرمائیں۔ پھر تمام نقصانات کی تلافی کر کے قافلہ کے ساتھ مدینہ جانے والے نگہبان کو بہت اچھے سلوک کی وصیت کی اس وجہ سے سیکندہ بنت الحسین نے کہا میں نے ناشکروں میں سے سب سے اچھے سلوک والا یزید سے بڑھ کر کسی کو نہ پایا۔ جب حضرت ابن زبیر نے اس حادثہ کے رد عمل میں یزید کے خلاف مدینہ میں تحریک چلائی تو امام زین العابدینؑ نے اس سے ان کو منع کیا اور بغاوت میں کوئی حصہ نہ لیا۔ لشکر یزید نے مدینہ کی بہت بے حرمتی کی مگر زین العابدینؑ اور گھرانہ اہل بیت کے متعلق جو یزید نے خاص حسن سلوک کی تاکید کی تھی۔ لشکر نے اس کا خیال رکھا۔ (جلاء العین وغیرہ ہر تاریخ کر بلا)

موالہ نمبر 58: سوچئے کہ دونوں بھائیوں کو زہر دینے والے اور شہید کرنے والے یہی کوئی منافق نام کے مومن نہ تھے؟ لا حقہ۔
”ایک دن امام حسینؑ بھائی حسنؑ کو دیکھ کر رونے لگے۔ حسنؑ کے پوچھنے پر فرمایا مجھے اس پر رونا آتا ہے کہ آپ سے منافقین کیا سلوک کریں گے امام حسنؑ نے فرمایا مجھ سے جو سلوک کریں گے یہ ہے کہ زہر سے مجھے شہید کریں گے۔“

(پتہ چاکہ زہر خورانی کی نسبت معاویہ کی طرف جھوٹ ہے۔ یہی آپ پر صلح کے جرم میں قاتلانہ حملہ کرنے والے عراقی شیعہ اور مومن تھے) لیکن وہ دن مثل تمہارے دن کے نہیں اسے برادر تم کو تیس ہزار ستکار، جھاکار، مسلم کی بیعت کرنے والے (اور مختار کے ساتھ چھپے رہنے والے 18 ہزار بھی شامل ہیں) کہ سب دعویٰ تمہارے جد بزرگوار کی امت سے ہونے کا کریں گے۔

(جھوٹ ہے جب سب سے افضل امت صحابہؓ کے منکر ہیں۔ تو خود امتی کیا نہیں گے ہاں خود کو مومن شیعہ کہتے ہوں گے۔ اپنے کو مسلمان (نہیں مومن) کہتے ہوں گے) وہ تمہارے قتل و خونریزی و جنگ حرمت کرنے اور تمہارے فرزند ان و زنان محترم کو اسیر کرنے اور مال لوٹ لینے پر آمادہ اور جمع ہوں گے..... الخ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 258)

سوال نمبر 59: پاکستان کے سب سے بڑے مجتہد علامہ محمد حسین ذہلوی کی کتاب اصلاح المجالس کا خلاصہ ہم پیش کر چکے ہیں۔ ان کا یہ جملہ بار بار پڑھیں۔ "ہمارے سارے کام یزیدی ہمارے سب افعال یزیدی" ہیں۔

بھائیو! پھر آپ پہچنتا کر مسلمان تو ہو جائیں ذاکر و مجتہد امام حسینؑ کی خون فروری سے رونے پینے والے اور اتباع شرع سے بالکل آزاد و جنت کے ٹکٹ پانے والے عوام اور عزا دار صاحبان یہ مذہب چھوڑ کر امام حسینؑ کے مذہب پر آ جائیں۔ آپ کا قانون اپنے اور پر لاگو کر آئیں۔ فقہ جعفریہ کی اعلیٰ عملی اخلاقی اور وحدت امت کی ساری تعلیمات قانون بنوائیں اور یہ فقہ اہل بیت اپنے اوپر نافذ کر آئیں۔ سرکوں پر جلوس بازی مجالس میں گلہ و غیبت چھوڑ دیں پھر دیکھیں سب مسلمان ایک ہوتے ہیں یا نہیں کمرہوں کے مقروض ملک کا خزانہ اربوں روپے کی فضول خرچی سے بچتا ہے یا نہیں۔

نے اصول حکم آید نے فردغ شرم باید از خدا و از رسول

شہادت امام حسینؑ پر خوش کون ہے؟

سوال نمبر 60: ذرا خالم و مظلوم کی پہچان میں غور فرمائیے۔ دنیا میں دشمنی اور قتل و غارت تو ہوتی آئی ہے۔ مگر عالمی اصول کے مطابق مظلوم اور قاتل افسوس وہ مقتول گنا جاتا ہے جو نہ لڑے نہ اس پر قصاص ہو نہ وہ دین سے پھرے۔ پھر بھی ایک ظالم طبقہ اسے قتل کر دے شرع میں وہ شہید کہلاتا ہے۔ جیسے حضرت عثمانؓ کو اور پھر حضرت طلحہ و زبیرؓ جیسوں کو بعد صلح شہید کیا گیا تاریخی حقائق کی رو سے حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت امام حسینؑ اسی طرح مظلوم شہید تھے سبائیوں کے ہاتھ سے راہی جنت ہوئے اکثر جی مسلمان طبقہ کہتا ہے۔

"کہ امام حسینؑ سیاسی عزائم رکھتے تھے نہ لڑنے کے لئے کوفہ جانا چاہتے تھے۔ بار بار کے اصرار و دعوت پر مجبور ہو گئے۔ جب بلانے والوں کو حسب سابق جھوٹا اور غدار پایا تین شرطوں سے واپسی چاہی مگر بلانے والے منافقوں نے واپس نہ آنے دیا۔ جنگ پر مجبور کر کے بلکہ پہل کر کے ظلم شہید کر دیا۔"

واللہ اعلم بالصواب (رحمہم اللہ)

دوسرا اقلیتی طبقہ سیاسی عزائم کی یہ جنگ کہتا ہے۔

"کہ آپ ابائی کا تحت خلافت ہی لینے گئے۔ جنگ لڑنا اور واپس نہ آنا ان کے لئے ضروری تھا ان کو بلانے والے پھر مارنے مروانے والے برحق مومن تھے گو بعد میں وہ تو ایمین اور خاص مذہب کے بانی بنے"

آپ ہی عالم اور دل کے انصاف سے کہئے کہ جو کسی کو بلا کر قتل کرنا اپنی ضرورت جانے اور واپس نہ جانے دے کیا وہی مکر وہ عالم اور قاتل نہیں؟ جب کہ وہ اس پر ناز کرتا فخریہ جلوس نکالتا اور اپنا زندہ ہو جانا برملا کہتا ہے کیا ان کا امام کو اپنی سیاست و فحش امان، وحی الہی کو سچا قرآن، سنت نبوی کو واجب الطاعات، تاویم المیزان امت محمدیہ کو صاحب ایمان ہرگز نہ مانتا۔ مسلمانوں نے تلخہ ہونے اور قاتل اہل بیت بتانے کے لئے کافی نہیں؟ ہر مسلمان افسر اس پر غور کرے تاریخ شاہد ہے کہ 72 آپ کے ساتھی شہید ہوئے۔ اور مقابلہ کی کھلی جنگ میں 88 ہلائے والے کو فی مردار ہوئے۔ کون مظلوم ہے؟ اور اب کس کو عالم کہا جائے؟ کیا اسی شاطر ٹولہ کو نہیں جو بقول امام خمینی اس ظلم پر ناز کرتا ہے۔

فہن اور دیگر شیعوں کے فخریہ کلمات دیکھئے اس کی کتابیں الہی سیاسی و میت نامہ وغیرہ بر ظلم حسین سے ان کا لڑچکر ہے۔

تاریخ کے جھروکہ میں

مقالہ نمبر 61: آپ نام کے مومن، ام المومنین عائشہ کے دشمن اور حضرت علیؑ کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ اگر آپ علیؑ کے فرمانبردار اور حضور ﷺ کے حیدار ہیں تو حضرت علیؑ کا یہ قانون نافذ کر اگر اسن دلائیے تمہاری اسح تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 544 حالات 36 کے باب ”علیؑ کا عائشہ کے پاس جانا اور گستاخوں کو سزا دینا“ میں ہے۔

ایک گستاخ عائشہ بولا: ای ہم تجھے بدلہ دیں گے جو نافرمان اپنی ماں کو دیتے ہیں۔

دوسرا بولا: اے ہماری ماں تو بہ کر لے تو نے غلطی کی ہے۔

حضرت علیؑ نے اپنے پولیس افسر حضرت قتاد بن عمرو کو پکڑنے کے لئے بھیجا وہ ان کو پکڑ لائے تو آپ نے فرمایا

اضرب اعناقکم ہائم قال لا ینھکن ہما عقوبۃ لضر بہا مائۃ مائۃ و اخر جھما من لیا بہما .

(طبری جلد 3 صفحہ 544 والبدایہ والنہایہ وغیرہ)

(ترجمہ) ان کی گردن اڑا دو پھر فرمایا میں ان کو بدترین سزا دوں گا پھر ان کے کپڑے اتارے اور

100/100 درے بھی لگا دیئے۔

انہی ماں کی عزت بچانے والے اے علیؑ! تجھ پر اپنے نبی کے بعد لاکھوں درد و سلام ہوں تو نے قانون اسن بنا دیا۔

ہائے! آج کوئی مومن مسلمان افسر و حاکم آپؑ کی ماں عائشہ کو بھونکنے والوں پر ایسی اسلامی سزا جاری کر دیتا۔

مقالہ نمبر 62: اسی طبری جلد 3 صفحہ 499 میں ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے کوفہ کی جامع مسجد میں بصرہ کی جنگ میں

حضرت علیؑ کے لئے لوگوں کو ابھارا تو فرمایا۔ تمہاری آزمائش آگئی کہ ایک طرف حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی و داماد حضرت علیؑ

بیٹا۔ دوسری طرف تمہاری ماں عائشہ ہیں۔ جو اس دنیا میں اور آخرت میں بھی تمہارے نبی کی بیوی ہیں۔ کس کا ساتھ دو گے؟

لوگ حیران ہو کر خاموش رہے۔ پھر سبط النبی الحسن نے تقریر فرمائی تو لوگ ساتھ لے پھر حضرت عائشہ بھی ایک اور اچھی بات سن کر حضرت عمار کو یوں خراجِ حمین پیش کرتی ہیں۔

اے ابوالیقظان! اللہ کی قسم جتنا مجھے معلوم ہے آپ حق بات کہنے والے ہیں۔ عمار نے سن کر کہا سب تعریفیں اللہ کی ہیں۔
”کہ آپ کی زبان سے میرے لئے فیصلہ کرادیا“ (طبری جلد 3 صفحہ 448)

شیعو! اگر آپ حضرت عمارؓ کو مانتے ہیں تو ای عائشہؓ کو جنتی بھی مانیں اور حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ کا جبار بھی۔

سوال نمبر 63: آپ لعنتوں میں بڑے شیر ہیں۔ کفار تو محروم ہیں۔ مگر آپ سے نہ کوئی صحابی و خلیفہ بچا نہ کوئی عالم و قنادار۔ قاتلانِ عثمانؓ پر حضرت علیؓ نے لعنت بھیجی ہے۔ آپ بھی ان سے دشمنی رکھ کر حضرت علیؓ کے تابعدار نہیں۔

(۱) حضرت علیؓ نے فرمایا۔

اے ظلو! آپ عثمانؓ کے قاتلوں کا بدلہ چاہتے ہیں۔ اللہ عثمانؓ کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ [طبری جلد 3 صفحہ 514]

(معلوم ہوا حضرت ظلوؓ حضرت علیؓ کے مخالف و دشمن نہ تھے دونوں سبائیوں کے دشمن تھے)

(۲) اور طبری جلد 3 صفحہ 523 پر ہے۔

کہ حضرت علیؓ نے ایک شورنا تو پوچھا لوگوں نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ ہیں وہ اور بصرہ کے لوگ عثمانؓ کے قاتلوں اور ان کے حامیوں پر لعنت بھیج رہے ہیں۔ تو حضرت علیؓ بھی ان پر لعنت کرنے لگے۔

وَقُولِ اللَّهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ عِثْمَانَ وَ أَشْيَاعِهِمْ . اے اللہ عثمانؓ کے قاتلوں اور ان کے حامیوں پر لعنت فرما۔

شیعو دستو! اگر آپ واقعی حضرت علیؓ کے تابعدار ہیں۔ تو عثمانؓ کو مظلوم جانیں۔ قاتلوں پر لعنت بھیجا کریں۔ اور نہیں کریں کہ حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ و زبیرؓ میں سے کوئی بھی حضرت علیؓ کا مخالف نہ تھا۔ سب قاتلانِ عثمانؓ کے دشمن تھے۔ جنگ ان کی سازش سے ہوئی۔

سوال نمبر 64: حضرت نبکاؓ و حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ کو عمرو بن جرموز سبائی نے دھوکہ سے شہید کیا۔ ابن جرموز نے کہا آؤ نماز پڑھیں۔ حضرت زبیرؓ نے کہا ہاں نماز پڑھتے ہیں۔ ابن جرموز پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر پیچھے سے بڑھا مار کر شہید کر دیا۔ آپ کا گھوڑا، انگٹھی اور ہتھیار اٹھا کر (حضرت علیؓ کی طرف انعام لینے) چلا گیا۔ (طبری جلد 3 صفحہ 540) حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو مارنے بہت دفعہ حضور ﷺ کی ذات کو پچایا اور دو کوار حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دی۔ (ابنا) پھر اس نے حضرت علیؓ سے انعام مانا کہ آپ کے دشمن کو مار دیا ہے آپ نے فرمایا تجھے انعام تو حضور ﷺ نے جہنم کا دیا ہے مگر اس نے حضرت علیؓ کے سامنے خود کشی کر لی۔ آپ نے فرمایا حضور ﷺ نے سچ فرمایا ہمارے سامنے جہنم پہنچ گیا ہے۔ سبائیوں کی سازش اور صلح کے بعد غداری کی جنگ سے حضرت علیؓ و حضرت عائشہؓ دونوں پچھتائے۔ ای نے کہا کاش میں

20 سال پہلے مر چکی ہوئی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کاش میں بھی 20 سال پہلے مر چکا ہوتا۔ دونوں نے ایک ہی بات کہی۔

شعبہ دوستو! انصاف سے بتاؤ۔ ابن جرmoz کے ساتھی ہو۔ یا حضرت علیؑ، زبیرؓ کی عائشہؓ کے؟ خدای تم کو ہدایت دے۔
 سوال نمبر 65: یہ تینوں حضرات علیؑ کو سبائی قاتلوں کے زعفران سے چھڑانے اور باہم صلح منافی کے لئے آئے تھے۔ ملاحظہ ہو
 (۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم میرے اور علیؑ کے درمیان اتنی بات ہوگئی جتنی دیور اور بھالی میں ہو جاتی ہے۔ وہ میرے ہاں
 انتہائی چنے ہوئے نیک لوگوں میں سے ہیں۔
 (۲) تو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

اے لوگو! اس نے سچ کہا اللہ کی قسم یہ بہت نیک ہے میرے اور اس کے درمیان اتنی ہی بات تھی جو اس نے
 بتائی دنیا و آخرت میں یہ تمہارے نبی ﷺ کی بیوی ہیں۔ حضرت عائشہؓ یکم رجب 36ھ میں مدینہ کو
 رخصت ہوئیں حضرت علیؑ نے کئی میل تک رخصتی کی پھر بیٹوں کو ایک دن رات کے سفر تک ساتھ بھیجا۔

(طبری جلد 3 صفحہ 547)

(۳) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں۔

ہم مدینہ سے 700 آدمی بصرہ میں آئے (شہری نہ تھے باہر سے آئے ہوئے قاتلین عثمان تھے) کوڑے سے
 سات ہزار آگئے دو ہزار اس پاس سے بھی مل گئے..... محمد اور طلحہ کہتے ہیں لوگ اترے مطمئن تھے۔
 حضرت علیؑ طلحہؓ اور زبیرؓ آپس میں ملے متفق ہو گئے۔ صلح سے بہتر اور جنگ سے روکنے کے سوا کوئی

اچھی بات نہ پائی اپنے لشکروں میں لوٹ آئے۔ (طبری جلد 3 صفحہ 517)

سوال نمبر 66: ماں سمیت تینوں بھائیوں کی صلح تو اس بات پر ہوئی کہ قاتلین عثمان سے بدلہ لیا جائے مگر قاتلین عثمان نے
 رات بری طرح کاٹی صلح توڑنے کے مشورے کرتے رہے۔ حضرت علیؑ کے لشکر کا کمانڈر انچیف مالک بن حارث اشجری جو
 با اتفاق تاریخ حضرت عثمان کو شہید کرانے والا ان کا قاتل تھا۔ بولا طلحہؓ و زبیرؓ کا مقصد تو ہم جانتے ہیں (کہ ہم قاتل کرنا چاہتے ہیں
 مگر علیؑ کا مقصد تو ہم آج تک نہ جان سکے۔ فہلمو فلنستو انب علیؑ فذلحقہ بعثمان۔ آؤ سب علیؑ پر اکٹھا حملہ
 کر دوں اور عثمان سے ملا دیں۔ تو ابن سودا (یہودی) نے ڈانٹا کہ تو نے بری رائے دی۔ ایک بولا ہم لڑیں گے تو ابن سبائے کہا
 تم 2500 ہو اور طلحہؓ والے 5000 ہیں تم کو کھا جائیں گے۔ سب کی سن کر پھر بولا میری رائے یہ ہے کہ تم کو غلبہ (بطور ترقیہ)
 لوگوں میں مل کر رہنے سے ہوگا۔ جب لوگ صبح ملیں تم جنگ چھیڑ دو۔ ان کو سوچنے کا موقع نہ دو خدا طلحہؓ، زبیرؓ اور علیؑ کو باہم چھٹا

دے گا تم سے انتقام نہ لے سکیں گے پیرائے مکمل طے کر کے وہ الگ الگ (لشکروں میں) چلے گئے اور لوگوں کو ان کی سازش کا پتہ نہ چلا (طبری جلد 3 صفحہ 507-508) پھر حمیری کو دونوں لشکروں میں جا کر جنگ بھڑکادی۔ (ہر تاریخ)

سوال نمبر 67: دنیا کے دانشوروں اور منصف مزاجوں! غور سے سوچو کہ غداروں نے جنگ چھیڑ دی حضرت طلحہ و حضرت زبیرؓ کے ساتھی جوابی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ ان کو روکتے ہیں کہ ہم تو ان کو صلح کی دعوت دے چکے ہیں۔ یہ نئی بات درپیش آگئی ہے جو پہلے نہ تھی اس کام میں غدار کرنے والا قیامت کے دن خدا کے آگے کوئی عذر نہ کر سکے گا ہم تو ان سے صلح کر چکے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ صلح مکمل ہوگئی تم خوش خبری سناؤ اور (یہ جملہ) برداشت کرو۔ حضرت طلحہ نے اپنے ساتھی مبرہ بن شیماء سے کہا ہم اور وہ مسلمان ہیں۔ آج سے پہلے ایسا معاملہ پیش نہیں آیا کہ قرآن اترے حضور ﷺ کی سنت سے مسئلہ حل ہو بات نئی ہوگئی ہے۔ (طبری جلد 3 صفحہ 508)

سوال نمبر 68: شیعہ حضرات سوچیں کہ غدار کون کر رہا ہے۔ اور طلحہ و زبیرؓ نہیں لڑنا چاہتے۔ حضرت علیؓ بھی صلح نہیں کر رہے ہیں وہ اس جنگ میں کمزور روایت سے ان کو غلطی جتلا کر اپنے ساتھ واپس لے جاتے ہیں۔ آپ کی طرف سے تو جنگ بند ہوگئی پھر بھی جنگ نہیں رکتی۔ اُشتر نخعی کا لشکر 5 ہزار سوئے ہوئے مسلمانوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پھر امی عائشہؓ کے اونٹ پر حملہ کر دیتا ہے بنو ضہ کے لوگ امی کے تحفظ میں اونٹ کی مہار پکڑتے اور سر کٹواتے جاتے ہیں۔ تقریباً 5 ہزار سروں کی یہ وفاداری اور قربانی کی اور دشمن اہل بیت رسول و ذوالنورین، اُشتر نخعی کے ظلم کی مثال کہیں بھی نہ ملے گی پھر بھی ظالموں کی بناوٹی تاریخ میں احد پہاڑ پر شہادت و جنت کی خبریں سننے والے باغی ہیں۔ (معاذ اللہ) اور دنیا کا بدترین غدار و ظالم موسیٰ و قادیار بنا ہوا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

سوال نمبر 69: پھر یہ سبائی لشکر 50 لاکھ بعمرہ کا سارا خزانہ ہضم کر کے 10 گنا مزید عراقی ساتھ لے کر اہل شام کو قتل کرنے چلا دیتا ہے کہ ہماری حکومت میں ہم سے قصاص کا مطالبہ عثمان کے بیٹے، حضرت معاویہ امویؓ پر دوسرے شاہی کیوں کرتے ہیں۔ اس اپنے فتح کردہ صوبہ سے در بدر کیوں نہیں ہوتے مگر جل کا بدلہ خدا وہاں دلاتا ہے یہ لشکر منہ کی کھاتا ہے پھر خود نکڑے نکڑے ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 70: میں نے عربی، فارسی، اردو میں سچا البلاغہ کی شروح دیکھیں مگر مولانا علیؒ کے اس فرمان کی وجہ اور شرح کہیں نہ ملی وہ حضرت طلحہ و حضرت زبیرؓ سے فرماتے ہیں ”میں ان سے کیسے بدلہ لوں ہم بملکوننا ولا لملکھم (سچا البلاغہ) صفحہ 457، طبری وغیرہ) وہ قاتل ہمارے مالک بن گئے ہیں۔ وہ ہماری ماتحتی اور ملکیت میں نہیں“ کیا کوئی مجھ سے حضرت علیؓ کی ملکیت اور قاتلوں کی ملکیت کی شرح کر سکتا ہے؟ بیٹو!

عدالت کی کھلی کچہری میں

حوالہ نمبر 71: دنیا کے ہر قانون میں کافر، مسلم، کمزور، طاقتور، اپنے، بیگانے سے مقتول کا بدلہ لیا جاتا ہے۔ آج قرآنی اصول (وجہ ح رسالت ح آسمانی کتابیں ح فرشتوں اور ح قیامت پر ایمان میں تغیر کر کے امامت اور عدل کے دو نئے اصول ڈالنے والے امامیہ اور عدلیہ کہلانے والے انصاف سے بتائیں کہ حضور ﷺ کی پھوپھی بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے یا نواسے حضور ﷺ کے دوہرے داماد خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کو بیدردی سے مدینہ طیبہ میں بروز جمعہ تلاوت قرآن پاک اور روزہ کی حالت میں جن منافقوں نے شہید کیا ان سے بدلہ کیوں نہ لیا گیا؟ کیا خدا کا حکم ”تم پر مقتولوں کا بدلہ لینا فرض ہے“ اور تمہاری زندگی بدلہ لینے میں ہے“ (سورۃ بقرہ پارہ 2 رکوع 6) سہائی قاتلوں نے منسوخ کر دیا؟ یا سابق فرمان علی کے مطابق حکومت ہی ان قاتلوں کی تھی؟

حوالہ نمبر 72: اگر آپ کہیں کہ وارثوں نے مقدمہ درج نہ کر لیا وہ رشتہ دار جان بچا کر شام بھاگ گئے تھے تو عرض یہ ہے کہ یہ معمولی قتل نہ تھا۔ خلیفہ وقت کا تھا۔ اب مدعی آپ کا جانشین حاکم ہی تھا۔ صرف وارث رشتہ دار نہ تھے۔ یہی بین الاقوامی قانون ہے گواہ۔ محمد بن ابی بکر اور اشتر نخعی وغیرہ دربار میں معتمد علیہ اور ہر وقت موجود رہتے تھے مدعیہ آپ کی بیوی نائلہ نے مقدمہ درج کر دیا تھا۔ انصاف سے بتائیے۔ ان سے تفتیش کرنا اور مجرموں کو پکڑ کر سزا دینا۔ حاکم وقت کا کام تھا۔ یا صوبائی گورنر معاویہ کا فریضہ تھا؟ وہ تو بار بار بذریعہ خطوط مطالبہ ہی کرتا رہا۔ کہ مدعی قاتل گواہ عدالت سب کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے ان سے بدلہ لیں مجرم سے بیعت لے کر عالم اسلام پر مستحکم حکومت کریں۔ (ہر تاریخ)

حوالہ نمبر 73: یعنی گواہی تو کوئی نہیں دیتا بلکہ جب بلوائی قاتل بزرور بازو حاکم وقت کو کہتے ہیں ہم سب عثمان کے قاتل ہیں۔ معاویہ آئے ہم سے بدلہ لے (ہر تاریخ در واقعہ صفین) تو اقبال جرم اور اقرار قتل بھی دنیا کے ہر قانون میں موجب قصاص بناتا ہے یا نہیں؟ وکیل درج صاحبان ہی بتائیں۔ جب یہ حضرت علیؓ کو بھی دھمکی دیتے ہیں کہ بدلہ نہ لو ورنہ ہم تمہاری حکومت بھی الٹ کر تم کو عثمان سے ملا دیں گے (قول اشتر نخعی بکاثر الانجیف لشکر مرتضوی) مشاجرات صحابہ کی بحث بہت نازک ہے۔ ہم مسلمان آگے مہربان ہیں۔ رات دن اصحاب رسول کو غوغا کرنے والوں سے کوئی مسلمان قاضی تو پوچھیں کہ خدا کا حکم پورا نہ کرانے میں یہ سبائی درباری کتنے بڑے مجرم تھے؟

حوالہ نمبر 74: آج آپ ظہور مہدی سے قبل تقیہ والی بیسیوں سچی احادیث ائمہ تو جھٹلا چکے بڑے مالدار بھی ہیں۔ اور تقیہ تو ذاتی مفاد میں خوف اور لالچ پر شیعہ کرتے ہیں۔ 9/10 حصے مذہب بھی چھپاتے ہیں۔ تو بلا تقیہ و خوف فرمائیے۔ کہ حضرت علیؓ نے اتنے بڑے مجرموں سے کیوں بدلہ عثمان نہ لیا۔ جب کہ اسی گروہ کے خارجیوں نے آپ کے ایک ساتھی کو قتل کیا تو قصاص لے لیا۔ (ہر تاریخ) اب دوسری باتیں لازم ہیں۔

(۱) معاذ اللہ بقول شیعہ آپ حضرت عثمانؓ کے دشمن تھے۔ قتل پر خوش ہوئے۔ عازم قتل مجرموں کو بیخِ البلاغہ کے مطابق ”میں قتل کا حکم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں“ منع نہیں کیا۔ تقریرات پاکستان اُس پر لاگو ہوتی ہے۔ جس کے حامی اس کے دشمن کو سائے قتل کریں اور وہ طاقتور ہو کر نہ روکے شامیوں کے سامنے قاتلان عثمان نے آپ کا یہی کردار جتلا یا اور معاذ اللہ وہ آپ سے اور لشکر سے بدلے لینے اٹھے۔

(۲) یا پھر آپ بہت کمزور تھے۔ بدلہ نہ لے سکتے تھے۔ تو پھر آپ امام نہ بنے آپ کی اطاعت کسی پر واجب نہ تھی۔ حضرت علیؓ خود امام کا فرض یہ بتاتے ہیں ”خدا نے امام کو اس کا پابند کیا ہے کہ وہ وعظ، اجتہاد، خیر خواہی میں کوشش کرے سنت کو زندہ کرے خدا کی حدیں مجرموں پر جاری کرے۔“ (اصول کافی، بیخِ البلاغہ عربی وغیرہ صفحہ 202) براہ کرم اس شبہ کا ازالہ فرمائیے۔

اصول کافی جلد 1 صفحہ 200 امام کی فضیلت اور صفات کے باب میں ہے ”امامت انبیاء کا درجہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی خلافت ہے۔۔۔۔۔ دین کی باگ ہے مسلمانوں کا نظام اور درستی دنیا کی ہے مومنین کی عزت و غلبہ ہے امامت اسلام کا بلند سر اور اعلیٰ شاخ ہے امام سے نماز و زکوٰۃ روزے حج اور جہاد کا کام پورا ہوتا ہے اور صدقات پورے ملتے ہوتے ہیں۔ حدود اور احکام پورے ہوتے ہیں سرحدوں اور کناروں کی حفاظت ہوتی ہے۔ امام خدا کے حلالوں کو حلال اور حراموں کو حرام کر کے دکھاتا ہے۔ اللہ کی حدود کو قائم کرتا اور اللہ کے دین کی حفاظت کرتا ہے۔“ (اصول کافی طبع تہران)

نوٹ: شیعہ دوست انصاف سے بتائیں کہ امام و خلیفہ کی یہ صفات خلفاء ثلاثہ میں پوری ہوئیں کہ سب مسلمان متحد نمازیں پڑھتے کنارے جہاد کرتے حدود و قصاص قائم رکھتے۔ غنائم و صدقات وصول کرتے اور حقداروں میں بانٹتے تھے۔ یا شیعہ عقیدہ میں صرف علیؓ تھے کہ مسلمانوں میں نماز و زکوٰۃ کی وحدت نہ رہی 3 فرتے بن گئے کفار سے جہاد نہ ہوا لاکھ بھر مسلمان خانہ جنگی کی نذر ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے بدلہ نہ لیا گیا۔

سوال نمبر 75: انصاف سے بتائیے آپ کے بقول ان مجرموں کی آپ نے حمایت کی ان کو طالبان انصاف و قصاص پڑھا دیا ان سے حضرت علیؓ کو کیا فائدہ پہنچا۔ میں نے جیل میں ایک کتاب تاریخ اسلام پڑھی جو 50 سال پہلے سرگودھا کالج کے پروفیسروں نے لکھی تھی۔ ”کہ جنگ جمل حضرت علیؓ نے جیتی مگر اس کا فائدہ معاویہؓ کو پہنچا حضرت علیؓ کا سیاسی نقصان ہوا“ حالانکہ معاویہ اس جنگ سے غیر جانبدار ہے مثبت منہی کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ ان جنگوں کے علل و اسباب پر اور پھر نتائج پر مصنفانہ رائے دیں۔ صرف صحابہ کرام کو ہی مطعون نہ کریں۔ سبائی قاتلوں پر بھی تبرہ کریں۔

سوال نمبر 76: تاریخ طبری وغیرہ میں ہے کہ جب شہادت عثمان کے لئے بلوائی اپنے حامی بنانے صوبہ شام میں گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے انکو اڑی سے ان کے عزائم بھانپ لئے اور دھتکار کر نکال دیا تو انہوں نے گھور کر کہا معاویہ اہلاری حکومت آنے والی ہے ہم (عثمان کو شہید کر کے) تم سے نہیں گے۔ پھر یہ لاکھ بھر مرقا لشکر لے کر شام پر حملہ آور ہوئے حضرت

ہونے کی مراحت ہم نے نہیں دیکھی۔

قاتلان عثمان ملعون ہیں

سوال نمبر 79: منصف مزاج شیعہ صاحبان غور فرمائیں کہ شہادت عثمانؓ کے وقت مدینہ کے تین بڑے لیڈر حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے۔ مصر کے بلوائی حضرت علیؓ کے، بصرہ والے حضرت طلحہؓ کے اور کوفہ والے حضرت زبیرؓ کے عقیدت مند اور خلیفہ بنانے والے تھے۔ جب وہ ایک جھوٹے خط اور محمد بن ابی بکر کے قتل کا ڈرامہ رچا کر مختلف سمتوں سے ان تینوں بزرگوں کے پاس اکٹھے آ گئے۔ اور قتل عثمان کا متفقہ منصوبہ بتا دیا۔ تو ان تینوں نے حضور ﷺ کی زبان سے ان پر لعنت فرمائی۔

(۱) نیک لوگ جانتے ہیں کہ مردہ شب اور اعمش کے علاقوں میں جمع ہونے والے لشکر پر حضرت محمد ﷺ نے لعنت فرمائی ہے دفعہ ہوا خدا تمہیں اپنا ساتھی نہ بنائے (فرمان علیؓ)

(۲) اہل بصرہ کو حضرت طلحہؓ نے ڈانٹ کر دھکرا کر مومن جانتے ہیں کہ یہ لوگ حضور ﷺ کی زبان سے ملعون ہیں۔
(۳) کوئی حضرت زبیرؓ کے پاس آئے تو آپ نے بھی ان کو دھکیلا اور فرمایا بے شک مسلمان جانتے ہیں کہ مردہ شب اعمش والے لشکر حضور ﷺ کی زبان سے لعنتی ہیں۔ (تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 387 طبع بیروت) اس تاریخی حقیقت پر ہر مسلمان غور فرمائے۔ اور رافضی کا پروپیگنڈہ ہرگز نہ مانے کیونکہ

- (۱) یہ تینوں بزرگ حضرت عثمانؓ کے حامی تھے۔ کوئی دشمن اور خواہش قتل نہ رکھتا تھا۔
- (۲) یہ فساد ہی باہر کے 3 شہروں کے تھے مدینہ والے ہرگز ان کے ساتھ نہ تھے۔
- (۳) ان پر حضور نے سب مسلمانوں کی شہادت سے لعنت فرمائی تھی۔ قاتلان عثمان کبھی بچے نہیں ہو سکتے۔
- (۴) ان کے سارے الزامات خود ساختہ اور جھوٹے تھے۔ وہ غلط تاریخوں میں سازش سے درج کرائے گئے۔

سوال نمبر 80: حضرات حسنینؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے آپ کو رائے دی تھی کہ ان تاجکوں کو ایک رکھیں بیعت نہ لیں ابھی حضرت معاویہؓ کو معزول نہ کریں۔ حالات کو کنٹرول کریں۔ چونکہ حضرت امیر معاویہؓ کے اذلی دشمن اشتر نخعی وغیرہ سبائیوں کا مشورہ مان لیا گیا (البدایہ والنہایہ، طبری) تو حضرت امام حسنؓ نے چیخ کر کہا اباجی! "قلید غلبک للان و للان" کہ آپ سے اپنی منوانے میں فلاں فلاں غالب آ گئے ہیں" یہی وجہ ہے کہ آج بھی بڑے ذاکرین محمدوں کو ان سبائیوں سے پیار ہے اور نواسہ رسول جگر گوشہ بتول نوجوانان جنت کے سردار امن و صلح کے شاہکار امام حسنؓ نامدار سے بغض ہے کوئی انتظامی افسر صرف ایک گھنٹہ ہی امام حسنؓ کے کسی کمال پر تقریر کر کر تو دیکھے۔ خطا و دسیان آدم کی اولاد میں فطری ہے جو معاف کی گئی ہے مگر یار لوگوں نے یہ عقیدہ عصمت اہل خطا و دسیان سے بھی پاکی کا عقیدہ تراشا ہی اس لئے ہے کہ ان عظیم

حادثات کی ذمہ داری امام معصوم پر ڈال دیں۔ ہر عقل مند مسلمان سوچ کر بتائے کہ حضرت علیؑ کے جگر گوشوں اور بھائیوں کا مشورہ بہتر تھا۔ یا حضرت عثمانؓ کے تاکون کا؟

عند الشیعہ صرف 14 معصومین کی دینی خدمات

اب ہم تاریخی حادثات اور ان پر کھلی کچہری کے فیصلے بند کر کے ان کے اپنے 14 معصومین پر اتہامات کو نمایاں کرتے ہیں۔ آج ہر بے شرع تارک نماز، پنجتن پاک 12 امام، 14 معصومین کا نعرہ لگاتا پھرتا ہے ان سے خود دین کتنا پایا اور یہ اپنی نبوت، امامت اور ہدایت میں عند الشیعہ کامیاب ہو کر کیا دنیا سے رخصت ہوئے؟ عقیدہ شیعہ اور ان کے لٹریچر پر یہ سوالات ہیں معاذ اللہ مسلمانوں کے عقیدہ میں ان مجبوبات الہی پر ہمارے اعتراضات ہرگز نہیں ہیں۔

سوال نمبر 81: 25-30 لاکھ ایرانیوں کا قتل عام کر کر آپ کو امام غنی کے انقلاب پر تو ناز ہے صرف چند صد صحابہ کرامؓ کی شہادتوں کے بعد مکہ، مدینہ، عرب و عجم میں محمد رسول اللہ کے انقلاب اسلام پر بھی خراج عقیدت پیش کریں؟ سوال نمبر 82: آپ جب اپنے عقیدہ میں دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو منافق، خلفاء ثلاثہ کو ماننے اور بیعت کرنے کی وجہ سے کلمہ مرتد کہتے ہیں۔ صرف 4 صحابہ کو ہی حضرت علیؑ کے جبار اور گویائوشن پڑھ لینے کی وجہ سے مومن مانتے ہیں۔ تو کیا ابھی بھی آپ مگر رسول اور دشمن نبی نہیں ہیں۔ اگر میری یہ بات غلط ہے تو کھل کر یہ کہیے لکھئے "کہ جو بھی خلفاء ثلاثہ کو ماننے کی وجہ سے تمام صحابہ سے دشمنی رکھے وہ کافر کتا ہے۔ مومن مسلمان ہرگز نہیں ہے"

سوال نمبر 83: اپنے لٹریچر اور عقیدہ کی رو سے بتائیے -- سیرت نبوی، تاریخ اسلام اور سنی کتب سے نہیں -- کہ حضرت علیؑ کو رشتہ دینے کے سوا حضور ﷺ کے کس کارنامہ پر آپ فخر کرتے اور بتاتے ہیں؟ اور کیا ہدایت رسول اپنی مجالس میں بتاتے ہیں؟

سوال نمبر 84: جب آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے خاص 8 سرالی رشتہ داروں، 4 مردوں اور 4 عورتوں پر لعنت و تہرا کے سوا کسی شیعہ کا ایمان نہیں بن سکتا خدا و رسول پر ایمان و کلمہ معتبر ہے۔ تو آپ کیا اس آیت کے منکر نہیں "اسی اللہ نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور اس کے خاندانی سرالی رشتے بنائے وہ ہر چیز پر قادر ہے" (سورۃ الفرقان، رکوع 3 پارہ 19) جب خدا خاندانی رشتہ کی طرح سرالی رشتوں کی بھی عزت و احترام کا سبق دے رہا ہے آپ حضور ﷺ کے ان سرالی رشتہ داروں کے علاوہ دشمن ہیں۔ تو کیا حضرت علیؑ و حسنین کے بھی ایسے 8 رشتہ داروں کے دشمن ہیں؟ بیہوش!

ملا باقر علی مجلسی، شیخ مفید، طوسی، نجفی، صاحب اصول کافی وغیرہ تمام شیعہ کے اکابر علماء و مجتہدین اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ "تمہارا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ۔ جو بتوں کی طرح سب مسلمانوں کو محبوب تھے۔ (حیات القلوب جلد 2) سے اور 4 عورتوں عائشہ، حفصہ (حضور کی بیویاں اہل بیت اور

ہومنوں کی مانگیں) ہندو ام اٹھم (امیر معاویہ کی ماں اور بہن) اور ان کے تمام ماننے والوں سے ان کے تابعداروں سے تمرا کریں۔ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔ اور خدا و رسول پر شیعہ کا ایمان و اقرار مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ ان دشمنوں سے بیزاری اختیار نہ کریں۔

(حق یقین صفحہ 539 بحار الانوار جلد 7 صفحہ 386 وغیرہ کافی)

اگر میرا شیعہ دوست مسلمان ہے اپنے نبی کے ان قریبی رشتوں سے تمرا نہیں کر سکتا جیسے حضرت علیؑ کے ان رشتہ داروں سے تمرا نہیں کر سکتا تو وہ مکمل کر مسلمانوں کی طرح کہہ دے "کہ جو بھی حضور ﷺ کے ان رشتہ داروں سے تمرا کرے وہ کافر کتا ہے۔ شیعہ اور مومن مسلمان ہرگز نہیں ہے"

سوال نمبر 85: ہم سیدہ خاتون جنت کو بتولہ۔ تارک دنیا۔ بھی مانتے ہیں اور آپ یہ آیت پڑھتے ہیں۔

"وہ خدا سے محبت کی بنا پر مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) تم کو خالص اللہ کی رضا کے لئے کھلاتے ہیں۔ تم سے کوئی بدلہ شکر یہ نہیں چاہتے" (سورۃ دھر، پارہ 29)

جب آپ کے ماننے فرمان رسول آپ کو سنا دیا کہ یہ باغ فدک بیت المال کا حصہ اور غریبوں کے لئے صدقہ ہے "تو آپ کے عقیدہ میں فاطمہ اتنی ناراض کیوں ہو گئیں کہ عمر بھر گالیاں ترے پڑھتی رہیں۔ بات کرنی چھوڑ دی وغیرہ۔ اپنی لاکھوں کی نفیس حلال کرنے کے لئے آپ حضرت بتول خدا کی مقبول زادہ پر دنیا طلبی اور صریح گناہ کی تہمت کیوں لگاتے ہیں۔ اور فاطمہ کا بتول ہونا ہرگز نہیں بتاتے۔

شیعہ کتاب اصول کافی جلد 2 صفحہ 244 باب قلۃ عدد المؤمنین کے حاشیہ پر ہے کہ حضرت فاطمہؑ کا جنازہ صرف 5 آدمیوں نے پڑھا۔ سوچئے بتول پر مسلمانوں کے دشمن ہونے کا کتنا بڑا بہتان ان منافقوں نے لگایا ہے۔

سوال نمبر 86: حضرت علیؑ آپ کے عقیدہ میں پیغمبروں سے افضل اور پہلے امام تھے۔ حالانکہ ان کو پیغمبروں سے افضل کہا ٹھو اور کفر ہے۔ شیعہ کتابوں میں ہے کہ عثمان کے خارجیوں کی طرح وہ عالی شیعہ بھی کافر ہیں۔

"کہ ائمہ را خلا دانند یا بہتر از پیغمبران دانند یا گویند خلا در ایشاں حلول کردہ است یا ایشاں را خالق عالم دانند بنا بر بعضی از احادیث" (حق یقین صفحہ 536 وغیرہ طبع ایران)

(ترجمہ) جو اماموں کو خدا مانتے ہیں (کہ وہ حاجت روا مشکل کشا ہیں) یا ان کو پیغمبروں سے افضل مانتے ہیں یا خدا ان میں رہتا ہے یا ان کو کائنات کا (عطا کی طور پر) خالق مانتے ہیں۔ شیعہ کی ایسی کچھ احادیث کی وجہ سے۔

شیعہ حضرات بتائیں کہ وہ یہ عالی کفر یہ عقیدہ تو رکھتے ہیں مگر اس امام اول نے اپنے دور امامت میں کتنوں کو مومن جنتی بنایا؟ ان کی اس لفظ پر مذرت خواہ ہوں جب ان کا ہر فرد آپ کے اہل بیت، پیغمبروں، اماموں، مثل باب خسرو کو بدترین مخلوق (کتا، خنزیر) کہتا اور جانتا ہے تو قرآن میں "برائی کا بدلہ برائی" سے یہ لفظ ہم مسلمانوں کا کہنا، مجبوری ہے۔ منہ

کتابیں خاموش ہیں۔ 25 سال حضرت ابو بکرؓ، عثمانؓ کے شیرداز اور ہمیش بن کر رہے۔ شیعہ عقیدہ میں ان سے یہ دوستی کفر تھی۔ خدا نے بھی منع کیا تھا ”کہ تم ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ آگ پکڑے گی۔“ (پارہ 12 رکوع 10 سورۃ حمد) پھر پونے پانچ سال اپنے ظاہری دور خلافت میں شوستری دھکو کے اقرار کے مطابق شیعہ اسلام تو نافذ نہ کیا۔ ہاں شیعہ کو 80 ہزار کے قتل مسلمان پری ناز ہے۔

سوال نمبر 87: امام دوم حسن المجتبیٰ کے دست بالا پر ہی انگلیوں کے برابر مومنوں کی تعداد اپنی کتب سے دکھائیں؟
سوال نمبر 88: حضرت امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہونے والے 40 اہل مکہ اور 132 اپنے رشتہ داروں کے سوا کوئی مومنوں کی بھی 12-14 گنتی دکھائیں؟

سوال نمبر 89: تو پھر حضرت سجادین العابدین کا کوئی کارنامہ بتائیں کہ کتنے مومن شیعہ بنائے حالانکہ یزید سمیت ہر حکومت آپ پر مہربان تھی۔ تقیہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ چلئے دو، چار صد احادیث نبویؐ بھی اپنے لڑ بچر سے بتادیں؟ (سنی کتابوں سے نہیں)
سوال نمبر 90: حضرت باقرؓ و حضرت جعفرؓ کی بزرگی مسلمانوں میں مسلم ہے شیعہ دوستوں نے بھی کوئٹہ و عراق کے خاص راویوں سے -- جن کو امام نے کذاب، بدتر از یہودی، ملعون وغیرہ کہا ہے۔ (رجال کشی وغیرہ) -- ہزاروں احادیث ان سے روایت کی ہیں۔ جو ان سے خفیہ رات میں مل کر لیتے اور عراق میں جا کر مشہور کرتے تھے۔ (اصول کافی) مگر یہ دو بزرگ سابق اہل بیتؑ کی طرح مدینہ میں علانیہ درس حدیث دیتے ان سے سینکڑوں شاگرد احادیث لیتے ہزاروں لوگ استفادہ کرتے تھے۔

تہذیب المتہذیب وغیرہ کتب رجال اہل سنت میں سے ان کے شاگردوں کی تعداد بڑی معلوم ہوتی ہے۔ جن میں امام ابوحنیفہؒ اور مالک امام دارالہجرہؒ کو بھی لکھا ہے۔ اور 3/4 امت ان کی تابعداری اور تقلید کرتی آ رہی ہے۔ یہ مدینہ وغیرہ کے شاگرد قرآن و سنت کے برخلاف امام باقرؓ و جعفرؓ سے وہ روایات نہیں کرتے جو مسلمانوں کے خلاف عراقی راوی اگلے نام سے بتاتے ہیں۔

فرمائیے۔ ایسے مقبول عام شاگرد امام امت بن کر دین خدا و رسول اہل بیت سے بھی روایت کریں تو بہتر ہے یا ایسے جھوٹے جن کو ائمہ اہلبیتؑ بھی مومن نہیں کہتے اور شیعہ بھی ان کے نام نہیں بتا سکتے۔ تاریخ ائمہ صفحہ 357 میں وفیات میں بتلایا ہے کہ 150ھ میں محمد زمانہ ابوحنیفہؒ نے وفات پائی۔

”امام جعفرؓ نے ابو بصیر سے کہا خدا کی قسم میں تم میں 3 مومن بھی نہیں پاتا جو میری حدیثیں چھپائیں ورنہ حدیث چھپانا اور تقیہ کرنا میں مخالف نہ جانتا (اصول کافی جلد 2 باب قلۃ عدد المومنین صفحہ 242) دوسری روایت ہے کہ 17 افراد اگر میرے شیعہ ہوتے تو مجھے بیٹھ رہتا جازنہ تھا۔ (میں ان کو لے کر حاکم وقت سے نکر جاتا) ملی کو خواب میں چھجڑے نظر آتے ہیں۔ اور ان عالموں پر یہ بہتان لگاتے ہیں۔

سوال نمبر 91: شیعہ دوست بتائیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے کتنوں کو مومن مسلمان بنایا اور ان سے کن راویوں پر شیعہ کو اعتماد ہے
سوال نمبر 92: آٹھویں امام رضاؑ نے کتنے لوگوں کو دین پڑھایا اور وہ با اعتماد شیعہ بنے یہ روایت کیا واضح کرتی ہے؟ امام رضاؑ نے فرمایا اگر آپ میرے شیعہ کی پہچان کریں تو سب کو ٹیل پائیں۔ اور اگر آپ ان کو پرکھیں تو سب کو مرتد جانیں اگر ان کی چھاننی کریں تو ہزاروں میں سے ایک بھی نہ نکلے اور اگر چھاننی سے چھانیں تو ایک بھی نہ بچے بجز اس کے جو میرا بویہ مدت سے تکریر کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم شیعہ علی ہیں۔ حالانکہ شیعہ تو صرف وہ ہے جو اپنے قول و فعل کو سچ کر دکھائے۔
(روضہ کافی صفحہ 228 طبع ایران)

سوال نمبر 93: نویں امام محمد تقیؑ کے ہاتھ پر فیض پانے والے با اعتماد شیعہ ہمیں نہیں ملتے۔ ذرا وضاحت فرمائیں۔
سوال نمبر 94: دسویں امام علی نقیؑ کے حالات میں بھی فیض پانے والے شیعہ مومنوں کی تعداد نہیں ملتی۔ تا مگر فرمائیں۔
سوال نمبر 95: گیارھویں امام حسن عسکریؑ کی حیات میں بھی ان کے خاص ثقہ شاگردوں کی تعداد نہیں ملتی۔ گو پہلے پارے کی ایک تفسیر ملتی ہے اور فضائل صحابہ میں ہم نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ یہ بزرگ صرف 12 کی کتنی ہیں۔ نہیں یہ ادلیاء کرامؑ تھے۔ صاحب کرامت تھے۔ وقت کے عباسی بادشاہوں کے مقرب تھے۔ کلمہ حق بھی سناتے تھے۔ مالوں سے لوگوں کی حاجات پوری کرتے تھے۔ صالح شب بیدار تھے۔ مگر منصوص از خدا نہ تھے۔ نہ شیعہ نے ان سے ایسا روایت کیں۔ کہ جو ان کا نام نہ جانے وہ پکا کافر ہے۔ (معاذ اللہ)

امام مہدیؑ کی تعارف

سوال نمبر 96: حضرت امام العصرؑ الزمان۔۔ جو شیعہ عقیدہ میں 260ھ سے 5 سال کی عمر میں چچا جعفر کذاب کے ذریعے عصائے موسیٰ اور اصلی قرآن لے کر ایک غار میں اس لئے غائب ہیں کہ ابھی تک 313 مومن نہیں ہیں۔ جب وہ بین جائیں گے تو امام ظاہر ہو کر اہل سنت مسلمانوں کا خاتمہ کریں گے اور شیعہ کے عدل و انصاف والی حکومت کریں گے۔ ہم اہل سنت مسلمانوں کے عقیدہ میں وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے قرب قیامت میں پیدا ہو کر مکہ مکرمہ میں پہچانے جائیں گے اس وقت دجال بھی نکل آئے گا۔ سب دنیا میں فساد پھیلانے گا۔ خدا اس سے بچائے۔ ایران کے اصفہان شہر سے 70 ہزار کالے جھنڈوں والے اس دجال کا استقبال کریں گے۔ (علامات قیامت) حضرت عیسیٰؑ و محمدیؑ شام میں اکٹھے ہوں گے۔ مہدیؑ امامت کریں گے حضرت عیسیٰؑ یہود کے ساتھ جنگ میں دجال کو قتل کریں گے۔ 40 سال عادل حکومت قائم کریں گے۔ دو ارب عیسائی یہودی نص قرآنی (پارہ 6 رکوع 2) کے مطابق مسلمان ہو جائیں گے۔ شیعہ بھی درست ہو جائیں گے اور بھی بہت سی قومیں مسلمان ہو جائیں گی۔ یہ غلبہ اسلام کی انتہاء ہوگی۔ جیسے غلبہ کا آغاز عہد نبوت اور عہد صحابہ میں ہوا تھا۔ شیعہ عقیدہ میں امام مہدیؑ کا حضور علیؑ اختلاف الروایات 3-30-313 مومنین شیعہ بیک وقت نہیں ہوئے۔

اہل کافی باب التمجیس والامتحان جلد 1 صفحہ 370 میں ہے

کہ امام جعفر صادق سے سوال ہوا کہ قائم کے ساتھ کتنے لوگ ہوں گے فرمایا لفسر یسیر قہوڑے سے لوگ ہوں گے راوی نے کہا۔ مہدی کی حمایت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت ہیں فرمایا یقینی بات ہے کہ شیعہ لوگوں کو پرکھا چھاننا اور چھاننا جائے گا بہت سی مخلوق چھاننی سے نکل جائے گی۔ (بحوالہ تحفہ امامیہ صفحہ 312)

شیعہ حضرات یہ 16 سوالات پھر سے پڑھیں کہ ان 14 ہستیوں نے دنیا میں کتنا اسلام پھیلا یا؟ جو وہ آج ان کا صرف نام اور غرہ کا کرڑکوں پر اودھم مچاتے ہیں۔

شیعو! مان لو کہ سچا اسلام وہی ہے جو حضور آفتاب رسالت و ہدایت نے پڑھایا۔ تمام صحابہ و اہل بیتؑ نے اسے دنیا میں پھیلا یا۔ اور تاقیامت کم دیش رہے گا۔ البتہ حضرت عیسیٰ و مہدیؑ سے خاص بہار آئے گی۔ یہ نظریہ عقل و نقل کے خلاف اور نام خیالی ہے کہ امام غائب کی صرف معرفت ہی ایمان ہے ان کے وجود سے ہی دنیا قائم ہے ورنہ فنا ہو جائے۔ 1250 سال سے کوئی ان سے مل نہ سکے وہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی قرآن و امامت کی سچی تعلیم کسی کو نہیں سکھا سکتے نہ لک عراق بچاتے ہیں۔ جب کہ نوری، مالکی شیعہ حکمران امریکہ سے 30-35 لاکھ عراق کی 1/4 آبادی تو فنا کرا چکا ہے۔ پھر کیا دنیا کو بچانے کے لئے خدا کافی نہیں۔ اگر آخری امام العصر کا ہونا پچھانا ضروری ہے تو اس کا کلہ پڑھنا کیوں ضروری نہیں۔ اگر پہلے امام کا کلہ ولایت کافی ہے تو سید الرسل خاتم النبیین علیہم السلام کا کلہ ہدایت کے لئے کیوں کافی نہیں۔ کیا وہ کلہ نفاق و دوزخ کا ہے اور صرف امامت کا کلہ ہی نجات اور جنت والا ہے؟ بینوا

مسئلہ امامت پر ایک نظر

سوال نمبر 97: شیعہ لوگ امامت کو رسالت و نبوت سے افضل کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ بدلتہ عقل و نقل کے خلاف ہے کیونکہ حضور ﷺ کے جانشین امام کو آپ کا شاگرد، مرید اور کم رتبہ ہونا چاہئے۔ وہ اگر رسول و نبی سے بھی افضل یا برابر ہو تو اصل اتباع اس کی ہوئی۔ نبوت و رسالت تاقیامت کی تو ختم ہو گئی۔ یہی ختم نبوت کا انکار ہے۔ براہ کرم اس کی وجہ بتائیں؟

سوال نمبر 98: آپ از خود اس پر دلیل یہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نبی تو پہلے تھے۔ پھر خدا نے آپ کو امام بنایا تو پہلے مرتبے سے افضل ہو گئے۔ جواب یہ ہے کہ یہ تو ایک ہی شخص کی دو جہتیں ہوئیں۔ جیسے BA کے بعد کوئی MA کر لے یا ڈیرہ اٹلی سے دو وزیر اعظم بن جائے۔ مگر جسے نبوت کا درجہ حاصل ہی نہیں ہے وہ نبی سے افضل امام کیسے بنے گا؟ یہ امامت و ہدایت پیغمبروں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ خدا نے پیغمبروں کی امامت کے بارے فرمایا

”اور ہم نے ان کو ایسا امام بنایا جو ہمارے حکم کے بموجب ہدایت کرتے تھے۔ اور ان کی طرف ہم نے نیکیاں کرنے کی اور نماز پڑھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی وحی فرمائی اور وہ سب کے سب ہماری بندگی کرنے

والے تھے۔ (ترجمہ مقبول صفحہ 392 سورۃ انبیاء)

پھر اس سے حضرت علیؑ کی ذات براد لینا بھی قرآن کی تحریف ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کلمات سے آزمائے جانے کے بعد امام یعنی مقبول عوام ہو گئے۔ ہر موافق، مخالف نے مان لیا پھر آپ کو اور آپ کی اولاد کو بغیر کسی کے بعد سیاست و حکومت بھی عطا فرمائی۔ ”بے شک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ان کو بہت بڑی (حقیقی) سلطنت دی“

(ترجمہ مقبول صفحہ 103 پارہ 5 رکوع 5)

جب کہ شیعہ حضرت علیؑ کی مقبولیت عامہ کے منکر ہیں۔ اور حکومت و سیاست نہ ملنے کی وجہ سے روتے پیٹتے اور ان کی مظلومی بتاتے ہیں۔ (دیکھئے پالس المومنین اور مصائب النواصب وغیرہ)

حوالہ نمبر 99: شیعہ کہتے ہیں کہ امام منصوص من اللہ ہیں۔ یعنی اللہ نے ان کے امام ہونے کی نص (خبر) کر دی ہے۔ خدا کی نص اور خبر تو کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ پھر ان کو امامت کیوں نہ ملی۔ دوسرے کیسے غصب کر کے لے گئے؟ پھر قرآن میں ایسی ایک آیت بھی اشارہ و کنایہ سے نہیں۔ خدا پر یہ بہتان بہت بڑا جرم ہے۔ ”اس سے بڑا ظالم کون جو خدا پر بھی جھوٹ باندھے“ (پارہ 28 رکوع 9)

حوالہ نمبر 100: شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ غدیر خم کے موقعہ پر حضور ﷺ نے بھی نص اور خبر دے دی کہ جس کا میں حاکم ہوں علیؑ بھی اس کے مولیٰ اور حاکم ہیں۔ یہ رسول خدا پر بھی بہتان ہے اور آپ کو جھوٹا کہنا ہے۔ کیونکہ یہ ثقہ راویوں سے ثابت نہیں۔ پھر مولیٰ کا لفظ ہم اور 22 معنوں میں مشترک ہے۔ خلیفہ، بلا فصل، حاکم، امام اس کا ترجمہ کسی لٹ کا کتاب میں نہیں۔ ایجاد شیعہ ہے۔

سچا معنی صرف ایک اور یہ ہے کہ ”جس کا میں محبوب ہوں علیؑ بھی اس کے محبوب ہیں“ دلیل اگلی دعا ہے ”اے اللہ تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے“ اور یہ خبر اس وقت سے اب تک اور تاقیات تک رہے گی۔ ہر مسلمان آپ سے محبت کرتا اور درد پڑھتا ہے۔ شیعہ اس سچی خبر کے بھی منکر ہیں۔ وہ محبت صرف خدا باز کو اتے ہیں۔ نیک مسلمان کو ہرگز محبت علیؑ اور ناجی نہیں مانتے۔ امامیہ کو ان چار دلائل پر ناز تھا وہ بھی غلط لکھے۔

وصلی اللہ علی محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

تاریخی دستاویز سے شیعہ کے کفریہ عقائد

پہلا باب

شیعہ اور عقیدہ توحید

17 کتابوں سے 30 حوالہ جات

نوٹ:-

اہم تہذیبی کفریہ باتیں مختصراً لکھتے ہیں۔ کہیں تبصرہ بھی کریں گے۔ شیعہ نے کسی کا جواب نہیں دیا ان کے 9 باب الزامی ہیں۔
۱۔ عقیدہ بدا (خدا کا جاہل ہونا) از اصول کافی لابن جعفر محمد بن یعقوب کلینی رازی متونی 329 طبع تہران 1388ھ

۱۔ سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ما نبائی قط حتی یقرلہ بخمس خصال
بالبداء والمشیء والسجود والعبودية والطاعة (اصول کافی جلد 1 صفحہ 148)
کہ ہر پندیر نے خدا کی پانچ منتوں کا اقرار کیا۔ بداء۔ ارادہ۔ سجدہ۔ عبادت۔ اطاعت۔

۲۔ سمعت الرضا علیہ السلام ما بعث اللہ نبیا قط إلا بتحريم الخمر وان یقرلہ بالبداء

(اصول کافی جلد 1 صفحہ 148)

(ہرمی نے حرمت شراب اور بداء کا اقرار کیا) گو بداء کے اکثر شیعہ قائل ہیں مگر محققین خدا کی جہالت نہیں مانتے علامہ علی بھی نہایت تہذیب اور کشف الحق میں اس بداء کا انکار کرتے ہیں۔ (تقدیر ۱۰ عشریہ صفحہ 236)

بداء یہ ہے کہ پہلے خدا ایک بات کہہ دے وہ وقت پر پوری نہ ہو تو شیعہ کہتے ہیں خدا کو بداء ہو گیا جیسے امام جعفر کے بھائی اسماعیل کا امام ہونا خدا نے بتایا تھا۔ وہ زندگی میں وفات پا گیا۔ پھر بعد میں موسیٰ کاظم بن گیا۔ (کافی)
خود شیعوں نے امام سے پوچھا کہ امام اسماعیل کے متعلق خدا کی بات غلط کیوں نکلی تو امام نے فرمایا اللہ کو بداء ہو گیا تھا (ایضاً)
اب وہ باتیں لازم ہیں۔

(۱) کہ یا خدا کو اسماعیل کی موت کا پتہ نہ تھا۔ یا

(۲) پتہ تو تھا۔ مگر اسماعیل کے خلیفہ بننے کی بات جھوٹی نکلی
شیعہ محمد ولد علی کسنوی اساسن الاصول صفحہ 219 پر لکھتا ہے

2:۔۔ کلمہ طیبہ کا بناء جس سے انکار یا اس سے انکار پر ہے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج۔ ولایت۔
 ۱۔ عن ابی جعفر کا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔
 اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا۔
 (شیارۃ خجستان، جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

(شانی ترجمہ کافی جلد 2 صفحہ 33 طبع کراچی)

۲۔ فقال ابو عبد الله . شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله

۲۔ فقال ابو عبد الله : سمعنا رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : انما اقرأ ركنًا جواً تخضرت خدا کی طرف لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھ
اور وہ ولایت آل محمد ماننا جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ (ایضاً)

3:۔۔ خدا و رسول کی طرح اہل بیت سے محبت ایمان اور ان سے بغض کفر ہے

قال ابو جعفر حبنا ايمان و بغضنا كفر

ہم سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے۔ (اس پر غیر امی مسلمان قائم ہیں۔ الحمد للہ)

پھر یہ الحمد کا ذکر کیا ہے :

علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ پھر حسن امام ہیں ان کی اطاعت فرض کی ہے۔ پھر حسین امام ہیں ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد آپ (باقر) امام ہیں ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے۔ (الثانی جلد 2 صفحہ 42)

بن الحسین اور ان کے بعد آپ (باقر) امام ہیں ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے۔ (الثانی جلد 2 صفحہ 42)

بشانی ترجمہ اصول کافی جلد 2 صفحہ 30 باب 12 اسلام کے مستون میں ہے

”کہ امام باقرؑ نے فرمایا۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتیں ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت۔ کسی چیز کا اتنا

اعلان نہیں ہوا جتنا دلایت کا ہوا“

قارئین! آپ نے دیکھ لیا۔ کہ خدا و رسول کا کلمہ یا نام لینا منفی چیز ہے۔ کسی حدیث میں ذکر ہے کسی میں نہیں۔ مگر ولایت کا ذکر ان کی سب حدیثوں میں ہے۔ حالانکہ قرآن میں خدا و رسول کے کلمہ اور ایمان کا ذکر 100 سے زائد آیات میں ہے۔

4:۔۔ انکم بطور الہ ہیں

۱۔ جلاء العیون جلد 2 مترجم صفحہ 85 مطبوعہ شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور میں ہے

”محمد وآل محمد علیہم السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان کی صفت ہے نہ کہ خدا کی صفت ہے..... لہذا خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا بے دینی ہے یہ صفت محمد وآل محمد علیہم السلام کی ہے اور ان میں یہ صفت بالذات

نہیں بلکہ عطاء الہی ہے اور اس کو ماننا عین ایمان ہے" (پھر قریمیت میں آنا ان کے متعلق سوال ہوتا آیا ہے)
 ساقی کوڑمولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوڑ علی ہے۔ انبیاء نے تبلیغ فرمائی تو حید کی، مہجود کی اور
 ہند کی، جب آفات آئیں تو پکارا ہے (رب) علی کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور
 قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے مشکل کشا، پرورش کنندہ، نگہبان۔ (جلاء العین جلد 2 صفحہ 66)
 حضرت علی فرماتے ہیں۔

"میرے پاس غیب کی سمجھیاں ہیں رسول اللہ کے بعد میرے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا..... یوم حساب کا
 مالک ہوں میں صراط اور میدان حشر کا مالک ہوں قاسم جنت اور نار ہوں میں اول ہوں آدم و نوح سے
 جاری آیت ہوں میں سب رازوں کی حقیقت (جانتا) ہوں درختوں کو پتوں کا لباس دینے والا ہوں میں
 پہلوں کو پکانے والا ہوں چشموں کو جاری کرنے والا ہوں نہروں کو بہانے والا ہوں علم کا خزانہ ہوں"
 (جلاء العین جلد 2 صفحہ 60)

حیات القلوب جلد 3 باب دوم ایمان اہلیت کی ولایت کا ہی نام ہے

"خدا نے لوگوں کو روز الست اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
 علی امیر المومنین ولی اللہ پر یہاں تک داخل توحید ہے اگر امامت امیر المومنین کا اقرار نہیں ہے تو خدا کی
 وحدانیت کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے" (حیات القلوب جلد 3 صفحہ 233)

آپ سوچئے کہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ خدا کی توحید اور حضور ﷺ کی رسالت سے متعلق سینکڑوں آیات ہیں ان کا ذکر نہیں کرتے۔
 حضرت علیؑ کی امامت اور ولایت کے متعلق بھی ایک آیت نہیں بتاتے بس اپنی جعلی روایات سے بار بار یہ جھوٹ بول رہے
 ہیں کہ ولایت علیؑ کو ماننا ہی توحید و رسالت کو ماننا ہے جو علیؑ کا کلمہ امامت و ولایت نہیں پڑتا وہ خدا اور رسول کا منکر ہے بلکہ مشرک
 ہے۔ (معاذ اللہ) کیا یہی علیؑ کو خدا و رسول سے بھی افضل ماننا نہیں ہے؟

5:- شیعہ کے لئے متعہ ہی سب سے بڑا کار ثواب ہے

ازہندہ کی مستتر تفسیر منہج الصادقین فی الخیرات الخافضین جلد 2 صفحہ 39 فارسی تصنیف ملا فتح اللہ کاشانی مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ ایران
 حضور ﷺ کی طرف منسوب جھوٹی روایات پڑھ کر شیعہ کی عیاشی پھر جنتی ہونے کی داد دیں

خدا نے تم پر متعہ لازم کر دیا ہے جو اس کا مخالف ہو وہ میرا مخالف ہے جو میرا مخالف ہو وہ خدا کا مخالف (منکر) ہے جو خدا کا
 مخالف ہو وہ پکا دوزخی ہے

تم جان لو کہ متعہ و دو کام ہے کہ خدا نے مجھے اس کے ساتھ مخصوص کیا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ مجھے باقی سب پیغمبروں پر فضیلت

ہے جو شخص زندگی میں ایک دفعہ بھی متحہ کرے وہ بہشتی ہوگا (اور جس نے نہ کیا وہ مخالف رسول پاک و زنی ہے)

۳۔ جب متحہ کرنے والا کرانے والی متحہ کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں تو ایک فرشتہ ان کی حفاظت کے لئے اتر آتا ہے یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں وہ جو بات کریں گے وہ ذکر و تسبیح ہوگی جب ایک دوسرے پر ہاتھ ڈالیں گے ان کی انگلیوں کے سب کچھ معاف ہو گئے جب ایک دوسرے کو بوسہ دیں گے ایک بوسہ کے بدلے خدا ج اور عمرہ کا ثواب ان کے لئے لکھ دے گا۔ جب مزے لوٹیں گے تو ہر لذت و شہوت کے بدلے بڑے اونچے پہاڑوں جیسی نیکیاں خدا لکھ دے گا۔

۴۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے بتایا کہ خدا فرماتا ہے کہ جب ستانی جوڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے غسل کرنے کے لئے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں ان کا پروردگار ہوں اور یہ متحہ میری سنت ہے میرے پیغمبر پر تو میں اپنے فرشتوں کو کہتا ہوں کہ ان میرے بندوں کو دیکھو جو مجھے پروردگار مانتے ہیں میں نے ان کو بخش دیا ہے۔

۵۔ اے ہر بال پر جو پانی کا قطرہ پڑتا ہے تو ہر بال کے بدلے خدا دس نیکیاں لکھتا، دس گناہ معاف کرتا اور دس درجے بڑھاتا ہے۔
۶۔ پس امیر المومنین اٹھے کہ میں آپ کو سچا نبی مانتا ہوں۔ حضرت یہ تو بتائیں کہ جو اس جوڑے کا دلال بنے اس کا ثواب کیا ہے؟
۷۔ فرمایا اس کو بھی متحہ کرنے والی کا ثواب ملے گا۔

حضرت علیؑ نے پوچھا ستانی جوڑے کو کیا ثواب ملے گا

۸۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جب یہ غسل کریں گے تو گرنے والے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا ہوگا کہ خدا کی شہادت و تسبیح بیان کرے گا اور اس کا ثواب ان نہانے والوں کو ملے گا اور قیامت کے دن ان کے نامہ اعمال میں بڑا ذخیرہ ہوگا۔

۹۔ اے علی جو اس سنت کو معمولی جانے گا اور (متحہ نہ کر کرار) اسے زندہ نہ کرے گا وہ میرا شیعہ نہ ہوگا میں اس سے بیزار ہوں۔

۱۰۔ نیز روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا ایک دن صحابہ کرامؓ میں بیٹھے تھے ہر قسم کی باتیں ہو رہی تھیں متحہ کی بات بھی چلی پڑی اور

حضور ﷺ نے فرمایا اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ متحہ کی فضیلت اور ثواب کیا ہے؟

صحابہ نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جبریل ابھی مجھ پر آئے ہیں اور بتایا کہ خدا آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور رو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنی امت کو متحہ کرنے کا حکم دے یہ نیک لوگوں کی سنت ہے۔ قیامت کے دن جو متحہ نہ کرے گا اس کی نیکیاں متحہ کے غیر ناقص (نا قابل مقبول) ہوں گی۔

۱۱۔ اے محمد جو درہم متحہ میں مومن خرچ کرے خدا کے ہاں اس ہزار درہم سے افضل ہے جو اور کسی نیک کام (مثلاً زکوٰۃ، حج، غنیمت صدقات وغیرہ) میں خرچ ہو۔

۱۲۔ اے محمد بہشت میں سوئی آنکھیں والی عورتیں ہیں جو خدا نے صرف متحہ کرنے والوں کے لئے تیار کیں ہیں۔
اے محمد جب مومن اور مومنہ متحہ کا پروردگار مانتے ہیں تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے خدا ان کو بخش دیتا ہے۔

بلفظ از تفسیر مجمع الصادقین جلد 2 صفحہ 494 سورت نساء آیت والمحصنات الخ تاریخی دستاویز صفحہ 150 عکسی صفحہ 494

نقصہ:-

اب آپ ایمان سے سوچیں کہ اتنا بڑا جھوٹ خدا پر اور اس کے پیغمبر پر کوئی باندھ سکتا ہے۔ جو ان 12 روایات کے اثنا عشری فرقہ نے باندھا ہے اور خدا کے کلام کی تفسیر بنا کر چلا دیا ہے۔ یہ ثواب جب خدا کو دہ لا شریک ماننے، حضور ﷺ کو خاتم المرسلین ماننے اور 12 آنرز کو سب کائنات سے افضل (شرکیہ عقیدہ) ماننے پر بھی کسی شیعہ محدث، مفسر، مجتہد نے نہیں لکھا اور اگر لکھا ہے تو صرف بغیر دلی اور گواہوں کے۔ وقت اور نفیس مقرر کر کے متعہ کی جنسی لذت پر لکھ دیا ہے۔ ان کے ملک ایران و عراق میں تو ہر ہوٹل اور سرائے میں اس کا انتظام ہے جو پاکستانی مومن یہاں یہ جنت کا ٹکٹ حاصل نہیں کر پاتے وہ زواری کی نیت سے شاد کام ہو کر آتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنی مجالس عزاد وغیرہ میں شجی بگھارتے ہیں کہ ہم زوار حسین و علی خانہ کعبہ اور مکہ و مدینہ کے حاجیوں سے افضل ہیں کہ ہمارا متعہ پر لگا ہوا 100 روپیہ ان کے لاکھ روپے حج پر لگے ہوؤں سے افضل ہی ہے۔ (شاباش مذہب شیعہ زندہ باد) تنقذ العوام صفحہ 304 حصہ دوم باب بار ہواں ثواب مباشرت و متعہ میں فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک دفعہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے مگر عورت غیفہ ہو مومنہ ہو اس سے متعہ کرے اور بدت اور مہر معین کریں۔ (بحوالہ تاریخی دستاویز صفحہ 724)

متعہ کا ثواب 70 حجوں کے برابر ہے:

- 1۔ طائفہ مجلسی رسالہ متعہ صفحہ 15 میں فرماتے ہیں کہ سید عالم نے فرمایا کہ جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔ (بحالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ طبع لاہور)
- 2۔ جاننا چاہئے کہ زن بالغہ عاقلہ اگر چہ باکرہ ہو تو بھی صحیح ترین اقوال کے مطابق اسے متعہ کرانے کے لئے اس کو اجازت دلی کی احتیاج نہیں۔ (بحالہ رسالہ متعہ صفحہ 22)

6۔ مذہب شیعہ کا بانی کون ہے اور اس کے فرقے کتنے ہیں

علامہ فاروقی نے شیعہ کا تعارف کرایا اور محدث جلیل سید نعمۃ اللہ موسوی جزائری التونی 1112ھ کی الاوار النعمانیہ کے صفحہ 234 کا عکس پیش کیا اس کے نچلے آدھے صفحہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

”اسلامی فرقوں میں سے دوسرا بڑا فرقہ شیعہ ہیں۔ جو حضرت علی علیہ السلام کے حامی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہی رسول اللہ کے بعد نص کی وجہ سے امام ہیں۔ یادہ جلی نص ہے یا خفیہ ہے (معلوم ہوا خود بھی شک میں ہیں کہ کوئی قرآنی آیت نص میں آئے اور حدیث نبوی نص صریح صحیح ان کی کتابوں میں بھی نہیں چوڑی سینہ زوری سے یہ مذہب بنا لیا ہے۔ منہ) شیعہ کا

عقیدہ یہ ہے کہ یہ امامت حضرت علی اور ان کی اولاد سے باہر نہیں جاسکتی پس اگر نکل گئی (اور یہ حاکم و امام نہ بن سکے) تو غیروں کے ظلم سے ہوگی یا حضرت علیؑ اور ان کی اولاد کے کسی اور کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے نکلے گی (جیسے حضرت علیؑ نے خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حسینؑ نے باپ کے بعد امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی) (کتاب شیعہ و تاریخ) اور شیعہ کے 22 فرقے ہیں۔ اصولی سب سے بڑے فرقے تین ہیں۔ غالی۔ زیدی اور امامی۔ غالی تو 18 فرقے ہیں ایک سبائی ہیں (جس کا بانی عبداللہ بن سبا یہودی تھا اس نے حضرت علیؑ سے کہا آپ برحق خدا ہیں حضرت علیؑ نے (اسے قتل نہ کیا ورنہ آپ کا لشکر آپ سے بغاوت کر دیتا) مدائن کی طرف جلا وطن کر دیا۔ کہا گیا ہے کہ یہ یہودی تھا۔ مسلمان بنا تو یحییٰ بن نون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق (وصی ہونے کی) بات کہتا تھا اسی طرح حضرت علیؑ کو حضور ﷺ کا وصی بنالیا۔ یہ قول ہے کہ حضرت علیؑ کی امامت واجب ہونے کا قول اسی نے بتایا غالیوں کے اس وجہ سے کئی فرقے بن گئے۔ ابن سبا کہتا تھا کہ حضرت علیؑ مرے نہیں نہ شہید ہوئے ابن ملجم نے آپ کی شکل میں ایک شیطان کو قتل کیا ہے حضرت علیؑ علیہ السلام تو بادل میں ہیں۔ گرج ان کی آواز ہے بجلی کی چمک ان کی روشنی ہے اس کے بعد وہ زمین پر اتریں گے تو وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے اور یہ بجلی کی گرج سن کر آپ کو سلام کہتے ہیں“

(اتھی علی ص 234 از انوار العمانیہ)

خود شیعہ علماء محققین کی مصراحت اور تصدیق سے آپ کو معلوم ہو چکا کہ شیعہ مذہب کا موجد ابن سبا یہودی ہے۔ یہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل کا اسی نے عقیدہ نکالا اور پھر بعد کے شیعوں نے کلمہ بنا کر چلا دیا ہے۔

7:- مسلمانوں کا رب اور نبی جدا ہے۔ شیعوں کا رب اور رسول جدا ہے

نعت اللہ جزائری اسی کتاب انوار نعمانیہ میں مذکور ہے کہ خدا اور رسول کا بھی انکار کر رہا ہے جلد 2 صفحہ 278 پر لکھتا ہے۔

”ہماری کچھ احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ۔ خدا، نبی اور امام پر بھی متفق نہیں ہو سکتے

کیونکہ مسلمان تو کہتے ہیں کہ ان کا رب وہی ہے جس کے نبی حضرت محمد ﷺ تھے جس کے خلیفے بعد میں ابو

بکر (عمر، عثمان و علی) بنے۔ اور ہم شیعہ اس رب کو اور اس نبی کو نہیں مانتے بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ وہ رب ہمارا

نہیں ہے جس نے اپنے نبی کا خلیفہ ابو بکر کو بنایا اور نہ وہ نبی ہمارا نبی ہے“

اسے کہتے ہیں خود انکار اور کھلا کفر۔ حالانکہ بادشاہ بھی خدا بناتا ہے کوئی اسے مانے یا نہ مانے اس کی مرضی۔ ارشاد قدرت ہے۔

”کہہ دو اے اللہ سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت

چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو ذلت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تیرے ہی

ہاتھ ہے“ (ترجمہ مقبول پارہ 3 رکوع 11)

8:۔۔۔ چودہ ستارے لکھنے والا نجم الحسن بھی تقویٰ یعنی شیعہ ہے۔ وہ سارا نظام کائنات خدا کے بجائے ان کے حوالے کرتا ہے

”یہ وہ ذات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں یہ جب عالم نور میں تھے انہوں نے ملائکہ کو شیخ جمید کا سبق دیا جبریل کو علم معرفت سے بہرہ ور کیا آدم و حوا جو گمراہ ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت (معاذ اللہ) ہو چکے تھے انہیں شرف انسانیت میں توبہ کے ذریعے عروج و فروغ بخشا اور جب عالم ظہور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی جلادے کر چمکایا مگر اہل کور و ہیری کا جادہ مستقیم بتایا جنت میں جانے کا راستہ دکھایا“ (چودہ ستارے صفحہ 2)

وہی اسی درد و غم کو فاعلی اور ان کو شریک خدا بنالینے سے وہ گھنٹوں میں لاکھوں روپے تو کھاتے ہیں مگر ایک آنسو سے جنت کے نکل جانے والوں سے خدا کا کوئی بندہ پوچھے کہ خاتم المرسلین علیہ السلام سے تمہارے عقیدہ میں کتنوں کو ہدایت ملی اور وہ جنت پہنچ گئے۔ حضرت علیؑ نے دور امامت میں کتنوں کو جنت پہنچایا۔ شیعوں کو ذوالفقار حیدری پر ناز تو 80 ہزار مسلمانوں کے کانٹے کٹوانے پر ہی ہے مگر اپنی کتابوں سے 10 سو سن جنتی غی ثابت کر دکھائیں۔ حضرات حسینؑ جنت کے سرداروں نے اپنے اپنے دور امامت میں کتنے خوش بختوں کو موسن اور جنتی بنایا۔ شرمندگی کے سوا اس کا جواب صرف اصول کافی باب قلة عدد المؤمنین سے یہ ہے کہ کسی کے پاس 20/10/4 موسن بھی نہ تھے

غالی شیخی اور تقویٰ یعنی فرقہ کا تعارف اور ان پر امام جعفر صادق کا فتویٰ:

بلا ہوتے کیسے پورے مذہب اہل بیت پر قبضہ تو ابن سبا یہودی اور اس کے مریدوں نے کر لیا وہ بر ملا اپنی پیغمبری جتلاتا اور حضرت علیؑ کی خدا کی اعلان کرتا تھا۔ شیعہ کی رجال کشی صفحہ 71 پر ابن سبا کے ترجمہ میں ہے

سیدنا امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں

ان عبد اللہ بن سبا کان يدعى النبوة و يزعم ان امير المؤمنين هو الله تعالى

یہ عبد اللہ بن سبا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور عقیدہ رکھتا تھا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام اللہ تعالیٰ ہیں نہ خبر جب حضرت علیؑ کو پہچانے آپ نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ ”آپ اللہ ہیں اور میں نبی ہوں“ آپ نے توبہ کا حکم دیا وہ نہ مانا پھر تکمیل اس مرتد کو قید رکھا جب اس نے توبہ نہ کی تو اسے جلادیا (رجال کشی صفحہ 70)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے بھی یہی مروی ہے۔

”خدا ابن سبا پر لعنت کرے اس نے علیؑ کو رب کہا حالانکہ امیر المؤمنین تو اللہ کے بندے تھے وہ جاہ ہو جو ہم پر

جھوٹ باندھے ہم خدا کے آگے ایسے لوگوں سے بری ہیں یہ (ابن سبا کے تابعدار) ہمارے بارے دو
(شرکیہ منات) بتاتے ہیں جو ہم نہیں کہتے ہم ان سے بری ہیں بری ہیں (معرفۃ اخبار الرجال للکشی صفحہ 71)

بیر اتمام شخی العقیدہ تقویٰ جی یہ شرکیہ سبائیہ اعتقاد رکھنے والے 98% مسزکوں پر جلوس نکالنے والے شیعوں سے باادب یہ سوال ہے
(۱) کیا آپ نے ابن سبار لعت کی۔
(۲) اس کے مذہب سے بیزاری کی۔

(۳) اس کے جو ستر افراد آپ نے زندہ جلائے ان سے تبر کیا۔
(۴) جو اس نے نصیری فرقہ بنایا اور اس کی پوری قوم یہی عقیدہ رکھتی تھی کہ ”حضرت علی رب ہیں کار ساز مشکل کشا ہیں جنت و
دوزخ اور ہر چیز کے مالک ہیں کائنات کا نظام وہ چلا رہے ہیں وہ مختار کل حاضر ناظر عالم الغیب اور نور من نور اللہ ہیں۔ ہر کسی کی
سنتے مصائب ہلے اور رزق اولاد صحت بخ دیتے ہیں“ آج آپ ان شرکیہ عقائد میں سے کس کا انکار کرتے ہیں؟
(۵) کیا خدا و رسول حضرت علیؑ و اہل بیتؑ کا جعفری مذہب رکھتے ہیں اور ان کو جلائے پر حضرت علیؑ کی تعریف کرنے
ہیں؟ تو ریڈ پر اعلان کریں اور حضرت علیؑ و ائمہ میں یہ منات ماننے والوں کو مشرک بتائیں۔ اگر یہ شرک سے اعلان برأت آپ
نہیں کرتے اور نہ آپ ہر گز ان شرک و کفر والے نظریات سے توبہ کر سکتے ہیں۔ نہ ایسے مشرکوں پر لعنت بھیجتے ہیں تو امام جعفر صادقؑ
کا لٹوئی تو اپنے اوپر فٹ کر ادیں۔

۱۔ اللہ کی ان لوگوں پر لعنت ہو جو یہ کہتے ہیں کہ ہم پیغمبر ہیں (اب تو پیغمبروں سے بھی افضل مانتے ہیں) جو اس لعنت کرنے میں
شک کرے اس پر بھی لعنت ہو (رجال کشی صفحہ 194)

۲۔ اس پر بھی لعنت ہو جو ہم کو خدا کا بندہ نہ مانے اسی نے تو ہم کو پیدا کیا ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ہماری پیٹنائیاں
اسی کے قبضہ میں ہیں (رجال امقانی جلد 3 صفحہ 236)

۳۔ امام صادقؑ نے ایسے مشرک غالیوں کے متعلق فرمایا ان کے پاس بیٹھنا، کھانا، پینا، مصافحہ، وراثت میں حصہ ختم کر دو۔

(رجال کشی صفحہ 192، رجال امقانی جلد 3 صفحہ 190، ہفتم بحار صفحہ 348 علامہ مجلسی ان کو مشرک کہتے ہیں)
۴۔ علامہ محمد محمد حسین ذکوا اصول الشریعہ صفحہ 27 میں لکھتے ہیں متعدد اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر
علیہ السلامؑ نے اپنے ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو کرنے والوں کو زندہ نذر آتش کر دیا تھا۔

(ہفتم بحار صفحہ 349، منہاج البراءہ جلد 4 صفحہ 357)
9۔۔۔ قدیم شیعہ کی کتاب بصائر الدراجات صفحہ 22 سے بھی حضرت علیؑ کی خدائی کا کھلا کفر و شرک یوں باور کرایا ہے
”میں اللہ کے اسم حسنی ہوں اس کی بلند امثال ہوں اور اس کے آیات کبریٰ ہوں میں جنت اور دوزخ کا

مالک ہوں بہشتی کو بہشت میں اور جہنمی کو جہنم میں ٹھہرا دوں گا جنتیوں کی شادی میں کروں گا جہنمیوں کو عذاب میں دوں گا میری طرف تمام مخلوق لوٹ کر آئے گی..... میں تمام مخلوق سے حساب لوں گا میں صاحب صفات (خدا کی) ہوں اعراف پر میں اعلان کروں گا میں سورج کو نکالتا ہوں ولید الارض ہوں میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں..... الخ (منتخب بصائر الدرجات صفحہ 22 طبع لبنان)

اور خود خدا کیا کرتا ہے؟ اس کا جواب کوئی شیعہ نہیں دے سکتا۔ شاید یہ دے کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے خلافت چھین لی تو اس خدا نے امداد نہ کی۔ چوتھے خلیفہ تو آپ ہوئے۔ مگر معاویہ نے اٹھ کر خلافت چھین لی خدا نے کوئی مدد نہ کی پھر حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ساتھ جو کوئی مومنوں اور دشمنوں نے سلوک کیا سب کو معلوم ہے مگر خدا نے مدد نہ کی حالانکہ وہ تو فرماتا ہے

”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْغَيْبِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ آلَاُ شَهَادَاتٍ“

ترجمہ:- بے شک ہم زندگانی دنیا میں اپنے رسولوں کی (بھی) مدد کرتے رہتے ہیں اور ان لوگوں کی بھی جو ایمان لائے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔ (پارہ 24 رکوع 11 ترجمہ مقبول)

کیا خون حسینؑ کے کروڑ پتی تاجر یہ بتا سکتے ہیں کہ ان چودہ چھوٹے بناوٹی خداؤں کی دنیا میں بڑے خدا نے امداد کیوں نہ کی؟ اور شیعہ ان کو کامیاب ہادی و رہبر نہ بتا کر صرف 14 ہی کو دنیا کے مظلوم و کمزور ترین جٹا کر کیوں خود رو تے پیٹتے آرہے ہیں؟ اَلَيْسَ بِسُكْنَمَ زَجَلٌ دُشِيْدٌ۔ ”کیا تم میں ایک بھی عقل والا نہیں“ صرف خاص دنوں میں چھٹی کر کر جرائم پیشہ مردوں اور عورتوں سے نرگوں پر جلوس نکلا کر سادہ لوح دین سے بیزار افسروں کو مرعوب کر کے مقرر و ض ملک کے کروڑوں اربوں روپے اپنے اوپر خرچ کرانے میں ہی شیر بہادر بنے ہوئے ہیں؟

بہر ای بصائر کے صفحہ 23 پر خدا کی صفات کا علیؑ نے اپنے لئے یہ دعویٰ کیا ہے

”میں وہ ہوں جس کے بادل، رعد، بجلی، تاریکی، روشنیاں، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند تابع کر دیئے گئے ہیں میں وہ ہوں جس نے عاد، ثمود، اصحاب الرس اور بہت ساری قوموں کو ہلاک کیا ہے میں وہ ہوں جس نے بڑے بڑے جابروں کو ذلیل کیا ہے میں صاحب مدین ہوں فرعون کو میں نے ہلاک کیا مویٰ کو میں نے نجات دی..... الخ (بصائر الدرجات صفحہ 23)

اب آپ سوچئے۔ کہ جس خدا نے وعدوں کے باوجود حضرت علیؑ اور ائمہ مظلومین کی بروقت امداد نہ کی اور ان سے خلافتیں چھین لی گئیں تو اس مضموب علیؑ نے خدائی درجہ پا کر اللہ رب العالمین سے کیا شیعہ عقیدہ اور انتقام میں اس کا سب کچھ نہ چھین لیا؟

10:- ریاض المصاب صفحہ 78 طبع امامیہ کتب خانہ لاہور میں حضرت علیؑ کی علمبرداری بتا کر فرشتوں کی تو حین یوں کرتے ہیں

”اور تیسری سطر میں ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ“ (شیعہ کا پورا کلمہ 5 جز والا بھی نہیں) لکھا ہو گا مگر کلمہ کو حکم ہو گا کہ اس علم کو اٹھائیں جب کوئی ملک (فرشتہ) نہ اٹھا سکے گا تو وہ اس قدرت سے آواز آئے گی این اسد اللہ الغالب اس کو وہ سن کر جناب جمع محشر سے انھیں گے اور اس علم کو اٹھائیں گے“ (تاریخی دستاویز صفحہ 160)

11:- دھکو کی کتاب اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ صفحہ 422 ”دسواں فرق کلمہ ولایت“ کے تحت

مروجہ کلمہ شیعہ لکھا ہے

مگر قرآن سے حدیث سے اپنی کسی امامی کتاب سے 5 جزئی کلمہ کا ایک حوالہ بھی نہ دیا۔ اگر ہوتا تو دیتے لطف یہ ہے کہ شیعہ پاکستان کے اس سب سے بڑے اصولی خالصی موجد محمد نے اپنی کتاب نماز میں بھی پورا کلمہ نہیں لکھا صرف اتنا لکھا ہے ایمانی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حجة اللہ“ او کما قال (آغاز نماز)

کلمہ ایمان و جنت تو حید و رسالت والا ہی ہے

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ یہ بناوٹی کلمہ امامت خدا اور رسول پر بہتان ہے مرزا کی نبوت کی طرح اس کو ماننا کفر ہے جب کہ خود کتب شیعہ میں بیسیوں روایات میں صرف تو حید و رسالت کو کلمہ ایمان اور جنت کی ضمان بتایا گیا ہے

۱۔ خدا کی تو حید بیان کرنے والے محمد ﷺ کی سورت میں یہی کلمہ تو حید ہے

لَا عِلْمَ اَنْتَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ (پارہ 26 رکوع 6) ترجمہ: یقین جانو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ (پارہ 26 رکوع 12) محمد کی سچائی بتانے والے خدا نے آپ سے اسی کلمہ رسالت کا اعلان کرایا

۲۔ خود آپ نے پہلے دن حضرت علیؓ، خدیجہؓ، زید اور ابوبکر وغیرہ کو یہی کلمہ پڑھایا

تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ (روضہ کافی صفحہ 298)

ترجمہ: آپ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو میں (ابوذر غفاری) نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے پیغمبر ہیں۔

۳۔ اللہ نے وحی کی کہ اے محمد لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کریں۔ (حیات القلوب جلد 1 صفحہ 3)

۴۔ مکہ سے مدینہ کو آپ نے ہجرت کی تو اہل مدینہ کو بھی آپ نے یہی کلمہ پڑھایا۔

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔
لا الہ الا اللہ ان محمد اعبده ورسوله کی گواہی ۲۔ نماز (ہجگاہ) کی پابندی ۳۔ زکوٰۃ ۴۔ حج

خبر روز

(ابول کافی جلد 2 صفحہ 46)

قلت نبوت سے سرفراز ہو کر غار حرا سے گھر پہنچے تو غدیجہ سے فرمایا

بگو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 263)

تو کلمہ کے وقت بھی ابوسفیان سردار قریش اور سب لوگوں کو یہی کلمہ پڑھایا تو ابوسفیان وغیرہ نے کہا

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ارسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 456)

سید اشعہ حضرت خزہ کو آپ نے اسی کلمہ کی ترغیب دی تو وہ بول اٹھے

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ارسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 657)

حضرت سلمان فارسی نے یہی کلمہ پڑھا

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ارسول اللہ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 655)

حضرت امام حسنؑ نے ایک شخص کو مسلمان کیا تو یہی تو حید خدا محمدؐ کی عبدیت و رسالت کا کلمہ پڑھایا۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 248)

حضرت امام باقرؑ و جعفرؑ بھی فرماتے ہیں ”جب بندہ خدا کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لے تو اس

نے پورے ایمان کا اقرار کر لیا (من لائحہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 196)

امام صادقؑ فرماتے ہیں اپنے مردوں کو تو حید و رسالت کے کلمہ کی تلقین کرو (من لائحہ الفقیہ جلد 1 صفحہ 79)

حضرت علیؑ نے وفات کے وقت یہی تو حید و رسالت کا کلمہ پڑھا اور آنکھیں بند کر لیں۔

(کارروان اسلام صفحہ 199 از رئیس احمد جعفری)

ایشا لکھنوی دوستو! خدا و رسول اور اپنے سچے اماموں کی یہ 12 گواہیاں مان لو۔ تو حید و رسالت کے کلمہ ہی کو کلمہ ایمان

دعوتِ نواز و جنت پہنچو ذاکر و محمد کا گھر نہ تو کلمہ چھوڑ دو جو آپ کے ایمان، عزت اور جیب پر تابش ہو چکے ہیں۔

12، 13، 14۔۔۔ عبد الکریم مشتاق کے جعلی روایات کے حوالے ہیں۔

اللہ اکبر خدا و رسول اور اہلبیت کے بتائے پڑھائے ہوئے کلمہ تو حید و رسالت کو کلمہ ایمان اور قابل اعتبار نہیں کہتا۔ وہ لکھتا ہے

سنی کلمہ پر اعتبار نہیں ہے:

”میں نے خدا کی عطا کردہ عقلی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے بغور فیصلہ کر لیا کہ جب سنیوں کا کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھ لینا دلیل ایمان نہیں..... لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو (شیعہ کو) قبول و مقبول ہو“ (شیعہ مذہب حق ہے صفحہ 324)

الجواب:

اتحادِ شیخ رہے کہ ایمانِ دل سے ماننے کا نام ہے۔ جب منافق ”نَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ“ زبان سے پڑھ لیں دل سے نہ مانیں اور خدا بھی رسول کے سچا ہونے کی گواہی دے کر ۱۔ منافقوں کو ہی سمجھاتا ہے ۲۔ ان کی نشانی بھرتی تسمیں کھا کر (بطور تہیہ) جانیں بچاتا ہے ۳۔ حضور کے پاس رہنے والے صحابہ کرامؓ کے مان و فقہ کو بند کرتا ہے تاکہ وہ بھاگ جائیں ۴۔ رسولِ بندہ ہو جائے ۵۔ وہ منافق ان نہا جروں کو مدینہ سے نکالنے کی تجویز کریں ۶۔ خود کو مسز شاہ و سردار اور ان کو ذلیل و کمین بتائیں ۷۔ پھر خدا نے ان کو جو عزتیں، غلبے اور فتوحات سے رزق دیئے۔ ان پر چڑیں، نہ مانیں اور دشمنی رکھیں ان کو ہی خدا نے سورت منافقون میں منافق بتایا ہے۔ آج 100% شیعہ کا مذہب ان منافقین کی صحابہ دشمنی والا ہے وہ صاف کہتے ہیں کہ ”محمد رسول اللہ“ کے کلمہ میں ایمان و نجات نہیں وہ تو علیؑ کے کلمہ ولایت میں ہے۔ محمد کے شاگرد تو سب منافق، مرتد اور دوزخی تھے صرف شیعہ جنتی ہیں تو ان کے کلمہ تو حید و رسالت پڑھنے کا بقول خود اعتبار نہیں۔ اور ان کا خود ساختہ کلمہ ولایت علیؑ بنانا چاہنا تو اہل بیت کیلئے قابل اعتبار نہیں۔ ورنہ وہ حضرت علیؑ اور حسینؑ کی اپنے دور میں کچھ تو امداد کرتے دشمنوں سے بچاتے۔ حتیٰ کہ وہ بارہ کے بارہ ہی اپنے دور میں شیعوں کے وجود اور پھر ان کی حمایت سے محروم اور دشمنوں کے مغلوب و مقہور رہے یہاں تک کہ شیعہ عقیدہ میں بارہویں امام العصر اعلیٰ صحیح قرآن کو بھی چھپا کر اس لئے روپوش ہیں کہ 313 مومن ہو جانے پر غار سے برآمد ہو کر یہ کلمہ و قرآن پڑھائیں گے۔ اور پھر بڑی قتل و غارت کے بعد ظلم کا خاتمہ کر کے انصاف کی حکومت لائیں گے۔

بھائیو! جب شیعہ کا یہ یو مالائی عقیدہ ہے کہ نہ امام پاس ہے نہ قرآن پاس ہے۔ ایمان تو صرف ان سے حاصل ہوتا تھا تو انہوں نے زمانے کا امام نہ پا کر اس کا کلمہ نہ پڑھ کر پہلے پیغمبروں کے منسوخ کلموں کی طرح پہلے امام کے فرضی کلمہ کو کلمہ ایمان و نجات کیسے بنالیا ہے؟ اس سے بڑھ کر بھی خود لفرجی اور عوام کو دھوکہ دینے کی بات ہو سکتی ہے؟ بینوا و توجروا

15:۔۔۔ کلمہ طیبہ ان کے گھر کا ربڑ ہے جتنا کھینچیں بڑھائیں گھٹائیں کوئی پوچھنے والا نہیں خوشاب

کے ایک مبلغِ اعظم نے یہ لکھا ہے

لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله ابدتہ به (تاریخی دستاویز صفحہ 168)

16:- مشاق تو مفوضہ فرقہ کے علمبردار ہیں۔ لکھتے ہیں

”باقی دشمن جلے یا مرے میں تو یا علی مدد کہہ کر رزق، اولاد، صحت، فلاح، حاجت برآری سوا مشکل کشا سے چاہوں گا۔ میں اسے شرک نہیں سمجھتا۔ علی سے مدد مانگنا میرے نزدیک سنت انبیاء باسبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے۔“ (ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور صفحہ 41)

اسے علامہ شریک کرنے والے صاحب!

(۱) خدا تو نیک بندوں کی شان یہ بتائے۔ اِنَّا كَ نَعْبُدُ وَاِنَّا كَ نَسْتَعِيْنُ اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور

صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (فاتحہ)

(۲) نیک بندوں کو حکم دے ”کہ صرف اسی کو پکارو یقین رکھ کر اگر چہ کافر اسے بُرا جانیں“ (پارہ 24 سورۃ سوسن رکوع 2)

(۳) خدا اپنے پیغمبر کو بھی یہ حکم دے ”پس اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو

غضب دیا جائے گا اور اپنے بہت قریب کنبہ والوں کو (اس شرک سے) ڈراؤ۔“ (پارہ 19، سورۃ شعراء، رکوع 15) مقبول ترجمہ

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ سیکھ کر اپنے غالی حیداروں۔ آپ سے رزق، اولاد، صحت، فلاح، حاجت برآری، آپ کو

مشکل کشا کہہ کر مشاق کی طرح چاہنے والوں کو زندہ جلادیں (بحار الانوار، مغمم اصول الشریعہ صفحہ 27) اور آپ خدائی دلی کا

مذہب نہ مانیں تو آپ کی مرضی! لَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ جو چاہے مومن بنے اور جو چاہے کافر بنے (بے شک

ہم نے مافران لوگوں کے لئے ایسی آگ تیار کی ہے جس کے پرے ان کو گھیر لیں گے) (پارہ 15 رکوع 16 مقبول)

17:- حیدر علی نقوی نے بھی مسلمانوں اور شیعوں کا کلمہ الگ الگ لکھا ہے۔ پھر طعنہ دے کر کہا ہے کہ

”قادیانی بھی یہ کلمہ پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا“ ادیان عالم اور فرقبائے اسلام صفحہ 172 (تاریخی دستاویز)

صاحب! یہی دلیل حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی سے افضل، صاحب کلمہ، صاحب ملت، صاحب وحی اور واجب

الاجار، یا مضمون ہادی ماننے ختم نبوت کے انکار اور کفر کی ہے۔ مرزائی ایسا ایک مان کر کافر ہیں۔ آپ تو ایسے 12 مانتے ہیں تو

کیے کافر نہ ہوں گے؟

18:- مشاق سے ”شیعہ مذہب حق ہے“ کی وہی رٹل ہے کہ تو حید و رسالت کے کلمہ سے ایمان نہیں ملتا جواب ہو چکا

19:- بشیر انصاری کی تاریخ اسلام سے ہے

”بعض احادیث میں وارد ہوا کہ خدا جب رحمت اور مہربانی کی باتیں کرتا ہے تو فارسی زبان میں کرتا ہے۔“

اور جب ناراضی اور عذاب کی باتیں کرتا ہے تو عربی زبان میں کرتا ہے۔ جیسا کہ (شیعہ تفسیر) تفسیر روح

البیان جلد 10 صفحہ 480 طبع استنبول میں ہے۔
ان فارسی ایرانیوں کی عرب دشمنی ملاحظہ فرمائیے۔ خدا کی عربی باتوں اور قرآن کو تو سب عرب مسلمانوں پر غصے والا بنادیا مگر فارسی کی ایرانیوں کے حق میں محبت آمیز رحمت کی باتیں شاید ان کے ایرانی باندیوں سے پیدا شدہ 9 اماموں پر فارسی زبان کی وحی میں خدا نے اتاری ہوں گی۔ فلو اسفا۔ (دیکھئے جلاء العین حالات ائمہ مجلسی)

بداء کا مسئلہ:

20:- خدا کی طرف بداء۔ مستقبل سے جا ملے ہونا۔ یا جاننے ہوئے جھوٹ بولنا۔ مخفی نے منسوب کیا ہے۔ پھر جواب دتا ویل میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب نہ آنے کا ذکر کیا ہے۔
جواب یہ ہے کہ اس میں خدا کو بداء ہونے، حضرت یونس کو ان کے مرنے کا بتا کر پھر خبر کے جھوٹے ہونے کی بات ہی نہیں۔
مقبول ترجمہ صفحہ 262 پارہ 11 رکوع 14 کے حاشیہ پر ہے

”یونس۔ الجوامع میں ہے کہ یونس علیہ السلام کو علاقہ موصل کے قریب نینوا کی طرف خدائے تعالیٰ نے مبعوث کر کے بھیجا تھا وہاں کے لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ ان سے خفا ہو کر چلے گئے مگر جب لوگوں نے پیغمبر یونس کو اپنے میں نہ پایا اور نزول عذاب کے آثار نظر آئے تو ڈرے کھل کے کپڑے پہنے اور بہت روئے پیٹے خدائے تعالیٰ نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا“

یہاں سے پتہ چلا کہ حضرت یونس ان سے ناراض ہو کر چلے گئے۔ اس عذاب سے مارنے کی خدا نے یونس علیہ السلام کو کوئی خبر نہ دی تھی جسے بداء اور تکذیب خبر کہا جائے۔ بلکہ نافرمانی اور کفر پر عمومی عذاب کی خود یونس نے ان کو خبر دی تھی جیسے ہر پیغمبر شروع سے ہی اپنی قوم کو بتا دیتا رہا ہے۔ مثلاً 900 سال بعد میں ڈوبنے والی قوم نوح کو حضرت نوح علیہ السلام نے شروع میں بتا دیا تھا۔ ”ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو توحید کی تعلیم دے کر فرمایا میں ضرور تمہارے لئے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (پارہ 8 و 12)

لغت میں بداء بیدو (دعا بدعوا کی طرح) ظاہر ہونا خدا کے لئے عیب ہے ابدی پیدی باب افعال سے ظاہر کرنا خدا کے لئے کمال ہے۔ بدالہ۔ اس کے لئے اس پر بات ظاہر ہو گئی جو پہلے پوشیدہ اور نامعلوم تھی۔ یہ انسانوں کے حق میں تو درست ہے کہ وہ آئندہ کے حالات نہیں جانتے مگر خدا کے لئے عیب، نادانگی اور جہالت کا ثبوت ہے سوائے شیعہ روایات باب بداء کے قرآن وحدیث میں خدا کی طرف نسبت نہیں کی گئی۔ انسانوں کے حق میں بار بار آیا ہے۔ وَبَدَّ اللَّهُ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

جواب کا ڈکار یک نہیں لیا۔ ہم نے یہ مشقت اٹھائی کہ ساتھ ساتھ ان کا رد کرتے آئے ہیں اب ان کے ایک مستند ترجمہ قرآن سے ان شرکیہ عقائد کی تردید۔ اور خدا کی خود اپنی صفائی قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے وحدہ لا شریک اور علام الغیوب کا دور مختار نے جبکہ جبکہ یہ فرمایا ہے۔

”سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ“ ﴿ترجمہ﴾ اللہ کی ذات پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو شرک کرتے ہیں۔

1:- خدا کی معرفت پہچان

”رحمن ورحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں۔“

(۱) کل عالموں کے پرورش کرنے والے خدا کے لئے ہر قسم کی تعریف خاص ہے جو رحمن ورحیم ہے (اور) فیصلے کے دن کا مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ خاص راہ حق پر ہم کو ثابت قدم رکھیو۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا ان کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی“ (سورہ فاتحہ)

سب مسلمان دعا مانگیں کہ اللہ ہمیں صراط مستقیم انعام یافتہ لوگوں (پیغمبر، صدیق، شہید اور صالحین کی) راہ پر چلائے۔

(۲) ”اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ اور قائم ہے نہ اس کو ادنگاہ آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔“
نہیں ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی حضور میں سفارش کرے وہ لوگوں کے آئندہ اور گزشتہ کا حال جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہتا ہے اس کی کرسی آسمان و زمین کو حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند مرتبہ اور صاحب عظمت ہے“ (آیہ الکرسی)

2:- قادر مطلق اور مختار کل صرف اللہ ہے

(۳) ”کہہ دو اے اللہ اے سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ تو رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں اور تو مردے کو زندہ سے نکال لاتا ہے اور زندے کو مردے سے نما کو چاہتا ہے تو بے حساب رزق عنایت فرماتا ہے“ (سورہ آل عمران پارہ 3 رکوع 3)

(۴) ”اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کا ہے اور کار سازی کے لئے اللہ کافی ہے اے لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور بجائے تمہارے اور پیدا کر دے اور اللہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے“ (پارہ 5 رکوع 16)

(۵) ”تم اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ (اگر اماموں پر ایمان ضروری ہوتا تو ان کا ذکر خیر بھی ہوتا م) اور مظلوم کے قاتل نہ ہو (تم خدا نہ مانو) اس سے باز آ جاؤ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اللہ تو ہی یکلا معبود ہے اس کی ذات اس سے سزا ہے کہ اس کے کوئی بیٹا نہ ہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی انتقام کے لئے کافی ہے“ (پارہ 6 رکوع 3)

(۶) ”کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو (خدا کی طرف سے میری طرف وحی کی جاتی ہے) تم کہہ دو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔ (سورۃ انعام پارہ 7 رکوع 11)

3:- خدا اولاد اجزاء اور اعضاء سے پاک ہے

(۷) ”تم کہہ دو اللہ یکا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ (وہ خود) کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہسر ہے“ (سورۃ اخلاص)

(۸) ”اور انہوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک جز (یعنی اولاد۔ اسی طرح نود من نور اللہ کا عقیدہ) بنالیا۔ بے شک انسان کھانا شکر ہے۔ کیا جو کچھ وہ پیدا کرتا ہے اس میں سے بیٹیاں تو اس نے لیں اور بیٹوں سے تم کو نوازا“

(پارہ 25 رکوع 8)

(۹) ”لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ“ (ترجمہ) کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہی خوب سننے والا دیکھنے والا ہے“

(سورۃ شوریٰ، پارہ 25، رکوع 3)

(۱۰) ”بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہے حالانکہ مسیح نے یہ کہا کہ ابے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے بے شک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اس پر اللہ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور خالوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا“۔ (سورۃ مائدہ پارہ 6 رکوع 14)

نوٹ:-

آج نام کے مومن مسلمان اپنے محبوبوں کو خدا کی اولاد تو نہیں کہہ سکتے۔ مگر نود من نور اللہ کہہ کر اس کے اجزاء اور حصے مانتے ہیں اور وہ خود اپنے آپ کو خدا کے ہاتھ، منہ، چہرہ، آنکھ، ناک، کان، زبان اور دیگر اجزاء کہہ کر اس کے شریک بن جاتے ہیں۔

(اصول کافی کتاب الحج)

یہ بزرگان اہل بیت پر مجوسیوں کا بہتان ہے اور خدا کے وحدہ لا شریک لہ ”اور اس جیسا کوئی نہیں“ کا انکار ہے۔

4:- نذر و نیاز اور صدقہ کسی کے نام دینا اللہ کا خاصہ ہے غیر کے لئے حرام ہے

(۱۱) ”اور جو کچھ بھی تم نے راہ خدا میں خرچ کیا اور جو کچھ بھی تم نے منت مانی وہ اللہ کو ضرور معلوم ہے اور خالوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا“ (پارہ 3 رکوع 5)

(۱۲) ”اے میرے پروردگار جو میرے پیٹ میں ہے اس کو تیرے نام پر چھوڑ دینے کی منت مانتی ہوں پس تو میری یہ منت قبول

کر لے بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے" سورة آل عمران پارہ 3 رکوع 4)

(۱۳) "وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ" (ترجمہ) تم نے جو خرچ کرتا ہے وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے" (سورة بقرہ پارہ 3 رکوع 5)

5:- ذبح بغیر اللہ اور نذر بغیر اللہ حرام ہے

(۱۴) "اس نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور ذبیحہ جس پر خدا کے سوا اور کا نام لیا گیا ہو وہ حرام کیا ہے" (پارہ 2 رکوع 5)

نوٹ:-

یہاں خون والے ماکول حرام جانوروں کا ذکر تھا۔ تو مَا أَهْلٌ سے غیر خدا کا نام لے کر ذبح ہونے والا جانور مراد لیا گیا اور نہ اہل کا اصل معنی نذر ماننا ہے۔ اور وہ عام ہے ذبیحہ یا کھانے کی اور چیز دیگر تو گزرے ہوئے نیک لوگوں کو خوش کرنے اور ان سے مشکل یا انکا ہوا کام کرانے کی نیت سے ان کے نام پر کسی بھی چیز کی نذر ماننا نذر بغیر اللہ ہے جو اسلام میں حرام ہے۔ تو آیت میں بھی عام ہر چیز کی نذر کی حرمت مراد ہے

سنی، شیعہ کی مشترکہ حدیث ہے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی نذر مانی یا جانور ذبح کیا تو اس نے شرک کیا اور اس منذور چیز کا کھانا حرام ہے۔ (مشکوٰۃ، کافی)

آج بہت سے جاہل مزارات پر بزرگوں کے تھانوں پر تزیین، روضہ، علم، ضریح، تابوت، ذوالجناح وغیرہ یادگاروں پر اپنی حاجت برآری کے لئے امام حسینؑ وغیرہ اولیاء کرام کے نام پر نذریں مانتے دیکھیں چڑھاتے اور جانور ذبح کر کے کھاتے ہیں۔ یہ نذر و ذبح بغیر اللہ شرک کا گناہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے:

امام طہنی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 112 کتاب الایمان والند در میں لکھتے ہیں:-

"لَا يَنْعَقِدُ الْبَيْبِ إِلَّا إِذَا كَانَ الْمَقْسَمُ بِهِ هُوَ اللَّهُ جَلَّ شَانُهُ أَمَا بَلَدٌ كَرَامَةِ الْعِلْمِي الْمَخْتَصَّ بِهِ كَلْفُ الْخِلَالَةِ كَالرَّحْمَنِ وَمَقْلَبُ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ كَالرَّبِّ وَالْخَالِقِ وَالْبَارِي الخ"

(ترجمہ) قسم تب صحیح ہوتی ہے کہ اللہ جل شانہ کے نام سے اٹھائی جائے جو اس کا علم مختص ہو یا اس کا صفاتی نام رحمان وغیرہ سے ہو یا اس کے خاص افعال کے ساتھ ہو جیسے دلوں نگاہوں کے پھیرنے والے کی قسم یا جس کے قبضے میں میری جان ہے رب، خالق، باری وغیرہ

پھر مسئلہ نمبر 5 میں فرماتے ہیں۔ ”اگر نبی ﷺ اور ائمہ علیہم السلام یا باقی پاک ہستیوں کے نام پر قسم کھائی تو قسم نسبت کی“
ان دو حوالوں سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے نہ وہ منعقد ہوتی ہے نہ اس کا پورا کرنا واجب ہے نہ اس پر کفارہ کی سزا ہے۔

6:- نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے

(۱۵) ”اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم اسی کی طرف خلوص سے متوجہ رہو اور یہ کہ تم ہرگز مشرکوں میں سے نہ بنو اور اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تم کو نفع پہنچائے نہ ضرر پھر اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اللہ تم کو کوئی ضرر پہنچائے گا تو اس کا دور کرنے والا سوائے خود اس کے کوئی نہ ہو گا اور اگر وہ تمہارے لئے کسی کار خیر کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کا دفع کرنے والا بھی کوئی نہیں“ (پارہ 11 رکوع 16)

(۱۶) ”اور اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو ان کو کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے ستارہ ہیں“ (پارہ 11 رکوع 7)

7:- صرف اللہ ہی کو مصائب میں پکارو

(۱۷) ”اسی سے دعا کرتا برحق ہے اور جو اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ ان کو کچھ جواب نہیں دیتے“ (پارہ 13 رکوع 8)

(۱۸) ”إِنَّا نَعْبُدُ وَإِنَّا نَكْتُمُ“ (ترجمہ) اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں“ (سورۃ فاتحہ)

(۱۹) ”جب خدائے یکم کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کیا کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو اس پر ایمان لے آ کر تے تھے سو اب تو حکومت خدائے بزرگ و برتری کی ہے“ (سورۃ مؤمن پارہ 24 رکوع 7)

(۲۰) ”لہٰی تم اب اللہ ہی کے لئے دین خالص کر کے اسے پکارو گو کافروں کو برا لگے“ (سورۃ مؤمن پارہ 24 رکوع 7)

8:- علم غیب خاصہ خداوندی ہے

(۲۱) ”بے شک قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی یقینہ برساتا ہے اور وہی یہ جانتا ہے کہ حل میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ حل اس کے نصیب میں کیا ہے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور باخبر ہے“ (سورۃ لقمان آخری آیت، پارہ 21 رکوع 13)

(۲۲) ”اور وہ کون ہے جو آسمان و زمین میں تم کو رزق دیتا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ تم کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی

دلیل پیش کرو۔ تم یہ کہہ دو کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ان میں سے غیب کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے“ (سورۃ نمل پارہ 20 رکوع 1)

9:- ہر جگہ حاضر و ناظر اور مصیبت میں فریاد رس صرف اللہ ہے

(۲۳) ”آیادہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ دعا مانگے اور تکلیف کو رفع کر دیتا ہے اور تم کو زمین کا حاکم مقرر کرتا ہے۔ آیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اس کی نعمتوں کو تم کس قدر کم یاد کرتے ہو“ (سورۃ نمل پارہ 20 رکوع 1)

(۲۴) ”اے پیغمبر جس وقت ہم نے موسیٰ کا معاملہ طے کیا ہے تم تو طور کی غریب جانب موجود نہ تھے اور نہ تم اس معاملہ کے دیکھ والوں میں سے تھے“ (سورۃ قصص، پارہ 20 رکوع 5)

(۲۵) ”اور اے رسول تم جس حال میں بھی ہوتے ہو اور جو حصہ قرآن کا بھی تم پڑھتے ہو اور جو عمل بھی تم کرتے ہو ہم ہر حال میں تمہارے پاس ہوتے ہیں خواہ تم کسی وقت بھی اس کا آغاز کرو اور تمہارے رب سے زمین و آسمان کی ذرہ بھر کوئی چیز غائب نہیں ہوتی“ (سورۃ یونس، پارہ 11 رکوع 11)

10:- انبیاء و حضور ﷺ بشر و رسول ہیں

(۲۶) ”ان کے رسولوں نے ان سے کہہ دیا کہ ہم تو تم ہی جیسے آدمی ہیں۔ لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے“ (سورۃ ابراہیم، پارہ 13 رکوع 2)

(۲۷) ”تم جواب دے دو کہ میرا پروردگار اس سے منزہ ہے..... میں تو صرف ایک انسان رسول ہوں (کچھ اور نہیں)“ (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 10)

(۲۸) ”اور آدمیوں کو جب کہ ان کے پاس ہدایت آچکی ایمان لانے سے روکا کس چیز نے ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہہ دیا کیا خدا نے کسی آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ تم یہ کہہ دو کہ اسی زمین میں اگر فرشتے اطمینان سے چلے پھرتے ہوتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتہ ہی کو رسول بنا کر بھیجتے“ (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 11)

(۲۹) ”وہی ہے جس نے کئے کے رہنے والوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنانا ہے۔ اور ان کے ظاہر و باطن کو پاک کرتا ہے اور ان کو قرآن اور شریعت کی تعلیم دیتا ہے۔ گو اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے“ (سورۃ جمعہ، پارہ 28 رکوع 11)

(۳۰) ”اور ان ہی میں سے دوسروں کے لئے مبعوث فرمایا جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں۔ اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے“ (سورۃ جمعہ، پارہ 28 رکوع 11)

ان سب آیات سے معلوم ہوا کہ خدا ذات و صفات و حقوق میں وحدہ لا شریک ہے اس کے منکر شیعہ مسلمان نہیں۔

شیعہ کا عقیدہ ختم رسالت و توہین انبیاء علیہم السلام

بارنچی دستاویز میں جن شیعہ حوالہ جات کا جواب نہ دیا گیا ان کا خلاصہ یہ ہے

اب باب میں 30 کتب شیعہ سے 34 حوالہ جات ہیں

۱: اصول کافی جلد 1 صفحہ 53 سے تمام احادیث ائمہ نقیہ سے پر ہیں۔

قلت لاہی جعفر الثانی . جعلت لداک ان مشائخنا رووا عن ابی جعفر و ابی عبد اللہ علیہ السلام فی کتاب فضل العلم "کانت التقیۃ شلیدۃ لکنموا کتبہم ولم نرو عنہم فلما ماتو صاروا الکتب الینا فقال حدثوا بها فانہا حق۔"

۲: بمن اصول کفر۔ حرم، تکبر اور حسد میں سے آدم نے حرم، البیس نے تکبر اور ہاتل و قاتل نے حسد کیا۔

(اصول کافی جلد 2 صفحہ 289)

۳: جلاء العین مترجم جلد 2 صفحہ 59 پر ہے۔ آدم اور ان کی اولاد آل محمد کی جنس سے نہیں اور محمد و آل محمد علیہم السلام ان کی جنس سے نہیں اگر یہ بھی اولاد آدم میں آتے ایک جنس ہوتے تو روز ازل وعدہ میں بھی آتے مگر یہ آئے نہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آدم اور اولاد آدم اور ہے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ہیں۔

۴: حضرت علی اور دیگر اہلبیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت (اِنَّمَا وَلِیْکُمُ اللّٰہُ) کے ولی ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں..... اگر نبوت و رسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہلبیت نبی و رسول ہوتے (جلاء العین جلد 2 صفحہ 20)

۵: امام مہر کی پیدائش در جلاء العین جلد 2 صفحہ 474 میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ حل ہم امویہ پیغمبران کا حکم میں نہیں ہوتا بلکہ ہلوس ہوتا ہے اور ہم اور راہ سے متولد ہوتے ہیں اس لئے کہ ہم نور حق تعالیٰ ہیں اس نے ہم سے چوک نباست و کثافت کو دور کیا ہے

۶: واول کسینکہ باو بیعت کند محمد باشد و بعد ازاں علی (حق الثقیین از مجلسی صفحہ 340)

۳۴۰ تاہر ابن خیابان نامر خسرو) ترجمہ: امام مہدی کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت حضرت محمد و علی کریں گے۔

۷: امام باقرؑ اور جعفرؑ سے کتاب فضل العلم سے یہ مروی ہے "کہ تقیہ بہت سخت تھا تو انہوں نے اپنی کتابیں چھپا دیں ان کے لے کے بعد کتابیں ہم تک پہنچیں تو امام ابو جعفر ثانی نے کہا وہ (تقیہ والی) احادیث سناؤ۔ برحق ہیں"

7:- حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ زیادہ تر علماء شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب امیر اور تمام ائمہ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور انہوں نے احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ اس باب میں اپنے ائمہ سے روایات کی ہیں (حاشیہ ترجمہ حیات القلوب جلد 2 صفحہ 1797)۔

8:- یہی بات حیات القلوب جلد 3 صفحہ 10 باب 1 میں ہے۔

9:- تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 پارہ 5 میں (مطبوعہ ایران) فتح اللہ کاشانی ایرانی میں ہے کہ (معاذ اللہ) ضرر علیؑ نے فرمایا کہ 1-2-3-4 دفعہ نہ کرنے والا بالترتیب حضرت حسینؑ، حضرت حسنؑ، حضرت علیؑ اور محمدؐ کا درجہ پائے گزرنے والا تک کان کثا قیامت کو اٹھے گا۔

10:- ولہیا ان یولس النکر ولایة علی علیہ السلام فحبسہ اللہ فی بطن الحوت حتی اقرہا

(البرہان فی تفسیر القرآن جلد 1 صفحہ 75 تہران)

11:- حضرت یونس نے حضرت علیؑ علیہ السلام کی ولایت کا انکار کیا تو اللہ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا تب امامت علیؑ کو ما

12:- ائمہ خود ذات محمد اور ان کے ہم مرتبہ ہیں اسی تفسیر برہان جلد 1 صفحہ 25 میں ہے۔

لانا کلنا واحد اولنا محمد و آخرنا محمد و رسولنا محمد ہم سب (14 معصوم) ایک ہیں

ہمارے پہلے آخری اور رسول محمد ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

13:- حاشیہ ترجمہ مقبول پارہ 11 صفحہ 434 "وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ" کی تفسیر میں ہے۔

پس سوائے علیؑ علیہ السلام اور اولاد علیؑ علیہ السلام کے اور کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے

اور جب حالت میں شب باش ہو اور جس کو یہ بات بری لگے تو اس کا راستہ یہ رہا۔ مترجم کہتا ہے کہ اشارہ نبوی یہ ہے وہ یہودی جو جاگم جیسے معاویہ شامی ہو جائے (اشاہد اللہ مسجد نبویؐ میں اولاد علیؑ جماع کرے جہنمی رہے۔ جماع نہ کرے وہ معاویہ شامی بن جائے۔ م؟)

14:- امامت علیؑ کا منکر۔ خدا کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کے منکر کی طرح ہے۔

"ولم یکن الکافی عن الصادق ان من النکر الائمة منا کان کمن انکر معرفتہ اللہ و معرفتہ رسولہ" (مقدمہ تفسیر مرآۃ الانوار و مشکوٰۃ الاسرار صفحہ 24 (از مجلس عالی))

15:- تو حسین رسول امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے۔ اے رسول آپ نے اگر اپنے بعد علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی

اور کی ولایت کا حکم دے دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا لَیَحْبِطَنَّ عَمَلُکَ وَلَکَ کُوْنٌ مِنَ الْخَیْرِ یٰنَ ☆

(ترجمہ مقبول صفحہ 927 سورہ زمر)

16:- حضور پرستہ کا بہتان۔ برہان المحمد از سید ابوالقاسم صفحہ 46 پر ہے بخم درصافی از فقیہ آورده

لقلت هل لمع رسول الله لقال نعم وقرأ هذه الآية واذ اسر النبي الى بعض ازواجه

حدیث النبی قولہ تعالیٰ ابکارا (معاذ اللہ)

17:- إِنَّ الدِّينَ جَسَاءٌ وَيَسْأَلُ لِكُلِّ غَضَبَةٍ قِتْنُكُمْ حضرت عائشہ کی برأت میں ہے۔ مگر تفسیر قرنی میں خاصہ (شیعہ) کی روایت یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ابراہیم بن ماریہ قطیبہ کے غیر حلالی ہونے کی خبر دی۔ حضرت علیؓ کو آپ نے حکم دیا کہ جرجہ کو قتل کر دو۔ وہ بھاگ کر نکلا ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے اسے مقطوع آلہ دیکھ کر چھوڑ دیا اور آپ کو آ کر بتلایا تو آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔ (ترجمہ القرآن الحسین و تفسیر المستمین صفحہ 455 سورہ نور پارہ 18) (معلوم ہوا آپ کی ازواج مطہرات بطلیت اور بدنامی سے پاک تھیں ان پر تہمت لگانے والے شیعہ خود ناپاک ہیں۔ منہ) (تاریخی دستاویز صفحہ 307)

18:- حکومت اسلامی از امام شعیبی میں ہے ”کوئی بھی امام کے معنوی مقام پر نہیں پہنچ سکتا خواہ وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہو“

19:- اتحاد بیعتی امام شعیبی کی نظر میں صفحہ 15 پر ہے جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے..... لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے یہاں تک کہ خاتم المرسلین جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے..... لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ (تاریخی دستاویز صفحہ 311)

20:- وسیلہ انبیاء صفحہ 90 از طالب حسین کرپالوی ساندہ کلاں لاہور پر ہے ان احادیث سے واضح ہوا کہ انوار خمسہ مطہرین تمام خلق سے افضل ہیں۔ (یہ خدا کے حکم کے برخلاف ہے۔ وَكُنَّا فَضْلًا عَلَى الْعَالَمِينَ)

21:- چودہ سٹے از عبدالکریم مشتاق صفحہ 173 پر ہے ”لہذا اعلیٰ سوائے حضور اکرم کے تمام نبیوں سے افضل ہیں۔

اہل ائمہ علیہم السلام از غلام حیدر کلکتہ الساجد ملتان میں ہے۔ ”اب جب تمام خلق پر اہل سلوات پر ائمہ علیہم السلام حجت ہوں تو گویا سب کے حاکم ہوئے اور سب انبیاء و ملائکہ حکوم تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ حضرات ان سے افضل ہوں میرے عقیدے میں تو تمام انبیاء و ملائکہ آل محمد کے سامنے شاکر و ذلیل ہیں۔ (بجز سرور دو عالم ﷺ کے)

22:- المجالس الفاخرہ فی اذکار العترۃ الطاہرہ صفحہ 12 از حسین بخش جاڑا طبع دریا خان میں ہے۔

حضور نے فرمایا کوئی نبی نبی نہیں بن سکا جب تک اس نے ولایت علیؓ کا اقرار نہیں کر لیا۔ (برہان)

23:- ذکر العباس علیہ السلام صفحہ 92 (حضرت حسین کے صاحبزادے) از نجم الحسن کراروی میں ہے

حضرت عباس کو یہ بلند درجہ نصیب ہوا ہے جس سے بہت سے انبیاء بھی محروم رہ گئے۔

اجاب رسول بجواب اصحاب رسول صفحہ 23 از حسین بخش جاڑا پر ہے (جعلی احادیث کا پس منظر)

کہ غیر القرون قرنی۔ لا تسبوا اصحابی۔ اکرموا اصحابی۔ لا تجعلوہم غرضاً

یہ سب حدیثیں جھوٹی ہیں۔ معاذ اللہ

24:- مقدمہ تفسیر انوار التجف فی اسرار المصحف از جازا صفحہ 19 پر ہے۔ لہذا ان کے اوصیاء ظاہرین ان کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء سے افضل نہیں بلکہ تمام انبیاء سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

25:- مسلم اول از طالب حسین کرپالوی صفحہ 59 پر ہے اسے چاہئے کہ وہ علی بن طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس میں پیغمبروں کی نوے خصلتیں پائی جاتی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں جمع کی ہیں اور اس کے سوا اور کسی میں ان کو جمع نہیں کیا۔

26:- معاذ اللہ حضور کی میت خراب اور پیٹ پھول گیا تھا۔ شیعہ کتاب تزییہ الانساب فی قبائل الاعراب و شیوخ الاصحاب مصنفہ محمد ماہ عالم (پتہ ندارد) صفحہ 10 میں ہے (اس وجہ) وفات نبوی کے بعد حکومت پانے کی خواہش کی وجہ سے) تمام مکانات بند اور ہڑتال ہو گئی تھی نہ سقہ میر تھا نہ کفن نہ گور کن کیونکہ تمام ساکنان مدینہ سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچ کر خلافت کی جڑ میں بدل معروف تھے اور دو دن دو رات سب وہیں رہے اور زہر خورانی کے سبب میت بکس گئی اور پیٹ پھول گیا۔ جن توں نہلا کر کفن تو پہنایا مگر..... (صحابہ دشمنی میں اس نے کتنی بڑی تہمت آپ ﷺ پر لگادی) انبیاء والے اوصاف اماموں میں ہوتے ہیں۔ صرف علیؑ کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی۔ (چودہ ستارے صفحہ 568)

27:- علی تمام کائنات سے افضل ہیں۔ دیکھو عمدۃ الطالب جلد 1 صفحہ 534 ترجمہ مناقب آل ابی طالب مطبوعہ مکتبہ الساجد 85 شمس آباد کالونی ملتان

28:- امہات ائمہ از ملک غلام حیدر کلکو ناشر مکتبہ الساجد ملتان صفحہ 57 پر ہے (کہ حضور نے اقرار ولایت علی کے لئے والدین کو قبروں سے اٹھایا) غلام ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد موت زندہ فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں سے اٹھے ہی شہادت تو حیدر رسالت ادا کرنے لگے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی ضروری ہے کہ علی بن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فردا فردا اقرار ولایت کیا۔

29:- اسرار آل محمد کتاب شیعہ سلیم بن قیس متونی 90ء کی تالیف ہے کہ حضرت امام صادق نے اس کے متعلق فرمایا جو ہمارے پیروکار دوستوں میں سے سلیم بن قیس کی کتاب نہ جانتا ہوا سے مسائل امامت سے کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ نہ ہمارے ذرائع سے آگاہ ہے۔ یہ کتاب شیعوں کے لئے اسرار آل محمد میں سے ہے۔ (اس کتاب میں حضور ﷺ کی حضرت علی اور عائشہ سے محبت کہو کہ سفر میں بھی ساتھ رکھتے تھے۔ یا تو ہیں کہو کہ بستر ایک ہوتا تھا) ابان سلیم سے ناقل ہے کہ آیات پردہ سے پہلے حضرت ایک سفر میں تھے۔ خدمت گار حضرت علی بھی ساتھ تھے۔ آپ کے پاس لحاف ایک ہی تھا۔ عائشہ بھی ساتھ تھی۔ حضور ان دونوں کے درمیان سوتے تھے۔ جب آپ ضرورت کے لئے اٹھتے تو لحاف کو درمیان سے ڈھیل کر کے زمین پر لگادیتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ (تاریخی دستاویز صفحہ 338)

30:- خلقت نورانیہ از طالب کرپالوی میں ہے "غرض یہ کہ حضرت علی کے دور کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں"

اس تیرے باب توھین انبیاء کے بالقابل

تحقیقی دستاویز میں دوسرا باب

عقیدہ رسالت ہے جو توھین پیغمبر اسلام و دیگر انبیاء علیہم السلام

میں صفحہ 178 سے 282 تک پھیلا ہوا ہے۔

اس میں تاریخی دستاویز کے 30 حوالہ جات کا تو جواب نہیں البتہ..... الزامی حوالہ جات یہ ہیں۔

تحقیقی دستاویز کے الزامی حوالہ جات کے جوابات

اعتراض :- 1۔ نبی کریمؐ اور آپ کے والدین گمراہ تھے۔ حوالہ مناقب النیب تفسیر کبیر امام رازی کا دیا و وجد ک خلا لہدیٰ کے تحت
الجواب :- مگر یہ خیانت ہے یہ کبھی لا اور سدی ۲ کا قول ہے جو غیر معتبر اور گمراہ تھے۔ فتح الباری جلد 8 سورۃ حج کی تفسیر
میں ہے۔ والکلبی متروک لا يعتمد علیہ جلد 8 صفحہ 254 کلینی اور سدی کو شیعہ بھی کہا گیا ہے۔
ثم الحسن کراروی نے اپنی تفسیر المتقین کے مقدمہ میں تحریف قرآن کے قائل 142 عدد شیعہ علماء میں۔ کلینی کا نام بھی لکھا ہے۔
یہی 5 سطر بعد میں ہے۔

واما الجمهور من العلماء فقد اتفقوا على انه عليه السلام ما كفر بالله لحظة كما آپ نے ایک سیکنڈ بھی کفر نہیں کیا۔
۱۔ تقریب الجندیب صفحہ 298 پر ہے محمد بن سائب بن بشر ابو النضر کوئی سائب مفسر جھوٹ سے متہم اور رافضی ہے۔
۲۔ امام شیعہ کی تنقیح المقال جلد 1 صفحہ 287 پر الحسن بن علوان کبلی (انساب) کے ترجمہ میں ہے۔ خلاصہ (شیعہ رجال کی
کتاب قسم اول میں) ہے۔

کبھی مولاہم کوئی ثقہ ہے یہ اور اس کے بھائی حسین نے جعفر صادق سے روایت کی ہے حسین سنی ہے اور حسن ہمارا پیارا اور خاص
آؤی ہے پھر آخر میں ہے یہ کبھی تاوفاات المی بیت کے محبت کے مذہب پر تھا۔

۳۔ سدی نام سے 3 راوی تقریب میں ہیں۔ (۱) اسماعیل بن موسیٰ فزاری صدوق خاظمی اور رافضی ہے۔ ۲۳۵ھ میں
لا۔ (۲) اسماعیل بن عبد الرحمن سدی کوئی صدوق دھمی اور شیعہ ہے۔ (صفحہ 34) (۳) محمد بن مردان سدی
کوئی جھوٹ سے متہم آٹھویں طبقہ کا ہے۔ (تقریب صفحہ 318) تو تینوں سدی جھوٹے اور شیعہ نکلے۔

پھر وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ کی تفسیر میں یہ تین قول اسی صفحہ پر لکھے ہیں۔

1- ابن عباس، ضحاک، حسن بصری اور صفہ بن حوشب نے کہا ہے کہ آپ کو نبوت کے ستونوں اور شریعت کے قانون سے بہرہ پایا۔ تو ان کی راہ سنجادی اللہ کے اس ارشاد سے یہی مراد ہے۔

مَا كُنْتُ تَلِدِي مَا لِكِتَابٍ وَلَا اِلٰهَ اِلْمَانِ اور ارشاد الہی ”وَإِنْ كُنْتُ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَالِبِينَ“

2- آپ اپنی دودھ پلانے والی ماں سے گم ہو گئے تھے جب وہ آپ کو دادا جان کے پاس لے جا رہی تھیں تو وہ جبل (بت) کے پاس پہنچیں اور شکایت کی تو سب بت گر پڑے اس نے ان کی یہ آواز سنی کہ ہم تو اس بچے کی (حبیب کی) وجہ سے ہلاک ہو گئے اس کی طویل کہانی ہے۔

3- آپ علیہ السلام نے خود فرمایا کہ میں بچپن میں دادا عبدالمطلب نے گم ہو گیا قریب تھا کہ بھوک سے مر جاتا فہد السیاف اسے ضحاک نے ذکر کیا ہے اور آپ کے دادا کی غلاف کعبہ سے چٹ کر یہ دعا نقل کی ہے۔

یارب رد ولدی محمدا
ارددہ ربی واصطنع عندی بدلا

(ترجمہ) اے پروردگار! میرا بچہ محمد واپس لوٹا دے۔ میرے رب اے لوٹا دے اور میرے ہاں اسے طاقتور بنا۔
دعا مانگ رہے تھے۔ کہ ابو جہل اسے اپنے سامنے ڈاچی پر بٹھا کر لے آیا۔ اور کہا تجھے پتہ نہیں کہ اس بچے کا ہم نے کیا بکھاریا ہے۔ اے بچھے بٹھایا تو ڈاچی نہیں اٹھی جب آگے بٹھایا تو اٹھ کھڑی ہوئی گویا کہتی تھی کہ یہ تو امام ہے یہ مقتدی کے بچھے کیوں ہو۔ ابن عباس نے کہا کہ اللہ نے آپ کو دشمن کے ہاتھ سے لوٹایا جیسے موسیٰ علیہ السلام کو واپس کیا تھا۔

کاش فاضل شیعہ جمہور اہلسنت کاغذ باب اور ضالہ کی تفسیریں اسی صفحہ سے نقل کر دیتا تو خود یہ کفر نہ کرتا۔

اعتراض :- 2 مکثورۃ الصانع سے روزہ کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار اور زبان چوسنا لکھا ہے۔

الجواب :- یہ ہے کہ بیان مسئلہ کے لئے کیا ”کہ جس شخص کو اپنی ذات پر کنز دل ہو کہ جماع نہ کر سکے گا اور روزہ میں اس و کنار کر لے ورنہ نہ کرے اس باب کی ساری احادیث میں یہ تفصیل آگئی ہے۔ زبان چوسنے سے لعاب منہ میں رہے گا۔ لگائے جائے گا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس مجاہدہ بیوی اور اپنی امی سے شیعہ کا بغض خدا کی پناہ؟ شیعہ کی کافی جلد 4 صفحہ 104 پر بھی یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے۔

اعتراض :- 3 رسول خدا اپنی بیوی عائشہ کو نایج دکھلاتے تھے۔ معاذ اللہ جائزۃ الشوری ترجمہ جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 2۔

الجواب :- دشمنی کی وجہ سے بھونٹنی تعبیر ہے ورنہ جمعی عورت کا نایج ایک مباح فعل تھا۔ جو آپ نے دیکھا دیکھا۔ ورنہ اس صفحہ پر ترجمہ نے جواب دے دیا ہے ”اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت میں ایسا ہوا کہ چہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو صحیح شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملتی ہو جائیں تو ہر

جائے گایازمین میں دھنس جائے گا اور اگر صالح انسان یا فرشتہ یا مسلمان جن ہوگا تو اسے آیہ الکرسی سے کوئی گزند نہ پہنچ سکے گا۔ جیسے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ان سے ایک جن نے کہا جب سونے لگو تو آیہ الکرسی پڑھ لیا کرو تا کہ خدا محافظ رہے اور شیطان قریب نہ پھٹکے۔ حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا جھوٹے نے سچی بات کہی یا یہ کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ کہے۔ شیطان نبیوں کو بھی دکھ دیتے اور ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

3- نبی کریم ﷺ کا جنات سے مقابلہ..... چنانچہ خود نبی کریم ﷺ پر ایک دفعہ جنات حملہ آور ہوئے جیسا کہ ابو التیاح سے روایت ہے کہ شیطان کے ہاتھ میں بھڑکتا ہوا شعلہ تھا اور آپ ﷺ کو جلاؤ لٹا چاہتا تھا آپ خوفزدہ ہو گئے مگر فرما حضرت جبریل آگئے..... الخ

اعتراض :- 6- شیطان نے رسول اللہ ﷺ کی زبان پر بتوں کی تعریف جاری کر دی (ازغنیۃ الطالبین عربی اردو صفحہ 172) اسی طرح تفسیر کشاف، احکام القرآن بھاص، تفسیر ابن جریر طبری، ارشاد الساری قسطلانی شرح بخاری، ابن کثیر، جلالین اور الباری سے نقل کی ہے۔

الجواب :- 1- لفظ اٰمَنَیۃ اور فِرَاقَہ آیا ہے اس کا ترجمہ ”زبان“ شیعہ معترض کی اپنی ایجاد ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ تو قرآن سے توحید بیان کر رہے تھے مگر ادب کھنے کی کیفیت سے آواز میں نرمی تھی شیطان نے آپ جیسی آواز اونچی بنا کر بتوں کی تعریف میں اشعار پڑھ دیئے۔ شرک بہت خوش ہو گئے کہ انہوں نے اسے آپ کی زبان سے بھرا پھر جب آپ نے سورۃ نجم ختم کر کے سجدہ تلاوت کیا تو انہوں نے بھی ساتھ سجدہ کر دیا۔ مسلمانوں نے تعجب کیا کہ کافروں نے ایمان لائے بغیر ہمارے ساتھ سجدہ کیوں کیا۔ مشرکین نے تعجب کیا کہ روزانہ بتوں کی مذمت کرنے والے محمد (ﷺ) نے کبے ان کی شان بیان کر دی مسلمانوں نے اس شیطانی آواز و کلمات کو حضور کی آواز سے ہرگز نہ سمجھا ورنہ وہ اس پر تعجب کرنے کیوں بتوں کی تعریف ہوئی پھر وہ جب آپ سے پوچھتے ہاں مشرکین نے اس ہم آہنگ آواز کو حضور کی زبان سے سمجھ کر خوشی کی اور تعجب سے سجدہ کر دیا۔ اور بتوں کی تعریف میں خوب نعرے لگائے اور حضور ﷺ کی زبان سے بتوں کی تعریف کا خوب پردہ پیگنڈہ کیا (جیسے شیعہ ہر دور میں آج تک بطور اعتراض یہ پردہ پیگنڈہ کرتا آرہا ہے) تو اللہ نے اس کے ازالہ کیلئے سورۃ حج میں یہ آیت اتار دی

”اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر وہ وحی الہی پڑھتا تو شیطان اس کی قراءت میں غیروہی

اپنی آواز ملا دیتا پھر اللہ تعالیٰ شیطان کی آواز تو مٹا دیتا اور (پیغمبر کی زبانی) اپنی آواز کو مضبوط کر دیتا اور اللہ

خوب جاننے والے حکمت والے ہیں“ (سورۃ حج پارہ 17 رکوع 13)

جب اللہ نے اس شبہ کا خود جواب دے دیا اور پیش کردہ درج ذیل تفسیروں نے بھی بتا دیا کہ یہ شیطانی آواز اس کی اپنی تھی حضور کے زبان سے نہ نکلی تھی تبھی تو مسلمانوں نے نہ سنی۔ اور شیطانی آواز حسب مرضی مشرکین نے سن کر خوشی سے سجدہ کر لیا اس شبہ

ترجمہ تفسیر کے علاوہ اہلسنت کی تفاسیر بھی دیکھیں اب انہی کتابوں میں اس کی وضاحت اور جواب سنئے۔

2- نبیۃ الطالین اسی جگہ ہے

”پس یہ دونوں کلمے کہ شیطان نے اپنی لے اور آواز میں حضرت رسول مقبول ﷺ کی قراءت کے ساتھ آخر سورۃ میں طافخوتوں اور بتوں کے حق میں شریک کئے تو دونوں گروہوں نے تعجب سے حضور ﷺ کے ساتھ جہد کیا یہاں صحیح الشیطان و ختمہ کے لفظ ہیں۔ لسان النبی کے الفاظ نہیں۔ یعنی شیطان نے شرارت سے اپنے لہجہ اور زبان سے یہ الفاظ حضور کی قراءت میں گڈمڈ کر دیئے“ کہ یہ بت (لات، منات، عزی) بڑی شان والے ہیں ان سے سفارش کی امید ہے“

3- تفسیر کشاف میں ہے کہ شیطان نے دوسرے ڈالاکو بھول اور غلطی سے (بغیر نیت اور پروگرام کے) یہ الفاظ نکل گئے زحتری معتزل ہیں۔ سنی معتبر عالم نہیں کہ ہم پر حجت ہوں۔ تاہم دوسرے تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی ڈالاکو اور بھول چوک بلا ارادہ غلطی بالاتفاق معاف ہے تو یہ شیطان نے حرکت کی۔ پیغمبر کی شان میں فرق نہ آیا۔

4- احکام القرآن بھصاص میں اسی جگہ ہے ”کہ شیطان نے آپ کی تلاوت کے دوران اپنے یہ الفاظ ڈال دیئے۔

تلك الغرائب العلیٰ وان شفاعتھن لتولجھن

یہ بن کفار نے کہا کہ محمد نے ہمارے خداؤں کی تعریف کر دی اور یہ گمان کیا کہ حضور نے یہ الفاظ پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کو باطل بتایا اور وضاحت کی کہ حضور ﷺ نے یہ الفاظ نہیں پڑھے بلکہ ایک مشرک شیطان نے یہ الفاظ کہے۔

(احکام القرآن للجصاص جلد 3 صفحہ 246)

5- تفسیر ابن جریر طبری التونی 310ھ صاحب تاریخ طبری جسے کچھ لوگ شیعہ بھی کہتے ہیں۔ پارہ 17 اس آیت کے تحت ہے۔

”اس کا سبب جس کی وجہ سے یہ آیت اتری کہ آپ جو سورۃ نجم خدا کی اتاری ہوئی پڑھ رہے

تھے تو شیطان نے آپ کی زبان پر وہ الفاظ ڈالے جو اللہ نے نہ اتارے تھے۔ یعنی شیطان نے آپ کی زبان جیسی آواز بنائی کہ لوگ اسے حضور کی زبان سے سمجھیں۔ تو یہ بات حضور پر بہت گراں گزری بہت غمگین ہوئے تب اللہ نے آپ کی قسلی کے لئے یہ آیت اتاری۔ آگے تفسیر میں یہ فقرہ ہے ”کہ شیطان نے یہ دو کلمے آپ (کی تقریر) پر ڈالے تھے“

6- ارشاد الساری شرح بخاری از قسطلانی مقام ہذا جلد 7 صفحہ 194 پر ہے۔ ”القی الشیطان لی فستہ“

”کہ آپ کی بات میں شیطان نے اپنی بات ڈالی یعنی سکتہ۔ سانس لینے کی خاموشی کے دوران نبی ﷺ کی ”سرجیسی آواز میں وہ الفاظ نکالے جو مشرکوں کی رائے کے موافق تھے تو انہوں نے سن کر حضور کی تلاوت

سمجھا حالانکہ حضور ﷺ اس غلط ملط کرنے سے پاک ہیں حق کو باطل سے نہیں ملاتے تو اللہ نے آپ کو

اس سے بچایا ہے

7- تفسیر ابن کثیر دمشق جلد 3 صفحہ 229 اس آیت کی تفسیر میں ہے

”وكان ذالك من سبع الشيطان ولتنته“

کہ یہ شرارت شیطان تھی کہ اس نے اپنے لہجے میں یہ دو کلمے کہے جو مکہ کے ہر مشرک کے دل میں بیٹھ گئے..... اور سب نے سجدہ کیا تو

8- فتح الباری جلد 8 صفحہ 354 سورۃ حج کی اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

الفي الشيطان على لسانه تلك الغرائق العلى وان شفاعتهم لتروجى.

تو مشرکین نے کہا اس ہے پہلے تو اس نے ہمارے خداؤں کا اچھا ذکر کبھی نہیں کیا تھا تو سب سجدے میں پڑ گئے تو یہ آیت (آپ کی صفائی کے لئے) اتری پھر علامہ سند کے لحاظ سے تنقید کرتے ہیں گو یہ حدیث ابن عباس سے مروی ہے مگر بڑا ارے مہمل

صرف امیر ابن خالد کی وجہ سے مانتے ہیں پھر فرمایا یہ کلمی از ابی صالح از ابن عباس سے مروی ہے۔

والکلبی متروک لا يعتمد عليه کلمی کی تفسیر حدیث علماء نے چھوڑ دی اس پر کوئی اعتما نہیں کرتا

9- تفسیر جلالین صفحہ 284 اس آیت کے تحت ہے آپ ﷺ کے علم کے بغیر شیطان نے آپ کی زبان پر یہ دو کلمے ڈال دیئے۔

(یعنی آپ کی زبان جیسی آواز بنا کر لوگوں کو سنائے)

10- اہلسنت کی معبر تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 229 طبع مصر میں ہے۔

”کما اس واقعہ کے سارے طریقے مرسل ہیں ٹھیک سند کے ساتھ میں ایک سند بھی نہیں جانتا“

پھر صفحہ 229 پر اس واقعہ کی حقیقت یہ لکھتے ہیں کہ آیت

”أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۖ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۖ“

آپ نے پڑھی تو شیطان نے جن کے پاس یہ آواز لگائی ”کہ یہ اونچی شان والے ہیں ان کی شفاعت کی امید ہے“ یہ شیطان کی آواز اور شرارت تھی ہر مکہ کے مشرک کے دل میں پڑ گئی اور یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ محمد اپنے دین سے قوم کے دین میں

پلٹ آئے ہیں۔ طبری کی شیعہ تفسیر میں ہے ”کہ تمہی کا معنی یا تو تلاوت ہے جیسے حسان بن ثابت نے کہا لَمَنْعَنِ كِتَابِ اللَّهِ

اول لیسلة۔ کہ پہلی رات اللہ کی کتاب پڑھی۔ یا دل کی تلاوت مراد ہے دونوں کا مفہوم یہ ہے کہ آپ سے پہلے رسول بھی جب

(زبان یا دل سے) تلاوت کرتے تو کفار اس میں تحریف کرتے اور اس کی بات میں کمی بیشی کر دیتے۔ جیسے یہود نے کیا اور

شیطان کی طرف نسبت اس لئے کی کہ اسی کے دعوے سے یہ ہوتا ہے۔ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ۔ یعنی شیطان کی باتوں

بولی آواز اللہ مٹا دیتے ہیں آپ ﷺ کی تسلی کے لئے یہ آیت اتری (مجمع البیان جلد 7 صفحہ 91) پھر اس باب کی روایات

یہ مفسر تنقید کرتے ہیں کہ یہ سب مطعون ہیں اصحاب حدیث کے ہاں چبائی ہوئی ہیں۔ ان سے حضور ﷺ کی ذات منزہ ہے یہ حضور ﷺ پر کیسے جائز ہے جب کہ اللہ تو فرماتے ہیں ہم آپ کے دل کو تابوت رکھیں گے اور فرمایا ہم آپ کو پڑھائیں گے۔ پھر آپ نہ بھولیں گے ہاں جو خدا چاہے

اس شیعہ تفسیر اور مفسرین تفسیروں سے معلوم ہوا کہ روایات سب غلط ہیں۔ قرآن کا مطلب اور آپ کی صفائی اور دل کی تسلی مستند یہ ہے کہ یہ شیطان کے (آپ کی سر اور لہجہ سے ملا کر) الفاظ تھے۔ مشرکین نے حضور کی آواز سمجھا مگر مسلمانوں نے یہ لفظ سنا ہی نہ تھا۔ قارئین کرام! ہم نے معترض کی پیش کردہ تفسیروں سے پھر خود شیعہ تفسیروں سے یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ یہ شیطان کی آواز اور مشرکوں کا پردہ پیگندہ تھا اپنے اختیار اور زبان سے حضور ﷺ کا فعل ہرگز نہ تھا۔ مگر موصوف شیعہ اور ب مسلمانوں کو ان کے نبی کو اپنی بددیانتی سے آزار پہنچاتے آرہے ہیں۔

اعتراض:- 7 نبی کریمؐ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے (العیاذ باللہ) سنن ابی داؤد

الجواب :- یہ صرف زندگی میں ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ ایک قوم کے ڈھیر گندی جگہ میں تھے بیٹھنے سے کھڑے وغیرہ خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ جنگل یا اور موزوں جگہ نہ ہوگی تو آپ نے کھڑے پیشاب کیا یہاں سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بصورت مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ جیسے انگریزوں کے ملک اور ماحول میں اب بھی ہاتھ روم نہ ملنے سے ایسا ہوتا رہتا ہے ورنہ سنت اور عام عادت طیبہ یہی ہے کہ حضور ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کھڑے کھڑے پیشاب نہیں کیا۔ چنانچہ اسی مسئلہ میں صحیح السنن ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق اسنن ابی التوفی 316 ھ میں باب ہے۔ باب ایسا ترک البول قالما۔ اور یہ اس پر دلیل ہے کہ کھڑے ہوئے پیشاب کرنا آپ کے دائمی فعل سے منبوخ ہے پھر حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے جب سے قرآن آپ پر اتارا گیا کبھی کھڑے ہوئے پیشاب نہیں کیا۔ (مسند ابی عوانہ جلد 1 صفحہ 198)

ابن داؤد اور مسند ابی عوانہ کی روایت۔۔ جس کے دو صفحے معترض نے ٹکس دیئے ہیں۔ اس میں وضاحت ہے باب 12 البول قالما۔ کہ (مجبوراً) کھڑے ہوئے پیشاب کرنا۔ پھر یہ الفاظ ہیں۔

”السی سباطة القوم لبال قالما“۔ قوم کے گندے ڈھیر کے پاس آئے تو کھڑے ہوئے پیشاب کیا۔

یہ باب ان احادیث کے ارد گرد ہے جن میں پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کی بہت تاکید ہے۔ ایک شخص کو قبر میں عذاب ہونا ای جہ سے اور پھر غیبت کرنے سے۔۔ جیسے شیعہ صحابہ کرام کی خوب بدگوئی اور غیبت کرتے ہیں۔ بتایا ہے ایک صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اسی ڈر کے مارے نبول میں پیشاب کر کے دور پھینک آتے تھے۔ تو دوسرے صحابی حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ اتنی سختی نہ کرو میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا ہے۔ شاید پیشاب کرنے کی جگہ نہ ملے ہوگی۔ قطرے پڑنے کا خوف نہ ہوگا۔

تیسرے بار شرح بخاری از وحید الزمان میں بھی اسی بات کا ذکر ہے جس کو برائے اعتراض اس نے نقل کیا ہے۔

اعتراض :- 8 حضرت ابو بکر بنیبر علیہ السلام سے بڑے عالم تھے؟ ریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ

الجواب :- ریاض النضرہ کے اس کے پیش کردہ دو صفحے 190-191 سامنے ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیوں اعتراض کیا ہے یہاں ایک عبارت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ مختلف مسائل پر فتوے دیتے تھے۔ ہم بصدقہ الرسول ﷺ پھر آپ ﷺ اس کی تصدیق کر دیتے تھے۔ یہ وہ خصوصی حضرت ابو بکرؓ کا شرف ہے جو اور کو حاصل نہیں۔ (ورنہ) حضور ﷺ کی زندگی میں تو 14 صحابہ کرام مفتی تھے اور فتوے دیتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت حذیفہ بن الیمانؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابوالدرداءؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت موسیٰ اشعریؓ ہم شیعہ سے الزام پوچھتے ہیں کہ کئی انقلاب میں ایرانی قوم کو صحابہ اور اصحاب علیؓ پر کیوں ترجیح دی گئی۔

(اتحاد و یکجہتی صفحہ 15)

..... پھر مؤلف فرماتے ہیں حضور ﷺ کی موجودگی میں۔ جیسے ہم نے بتایا ابو بکر کے سوا کوئی فتویٰ نہ دیتا تھا۔ کیا شیعہ مغربی یہاں سے یہ نتیجہ نکال رہا ہے کہ ابو بکر بنیبر علیہ السلام سے بڑے عالم تھے؟

تو یہ سمجھ غلط ہے۔ کیونکہ ایک شاگرد استاد کے سامنے کسی کو مسئلہ بتاتا اور سبق پڑھا دیتا ہے۔ تو یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ یہ شاگرد استاد سے بڑا عالم ہے۔ ہاں اس شاگرد کی مائٹری اور باقی سب ساتھیوں پر برتری واضح ہو جاتی ہے۔

کئی مواقع پر صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں۔ ”وکان ابو بکر اعلمنا بہ“۔ حضرت ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ یہ مسئلہ جانتے تھے۔ حضور ﷺ کو بھی اپنے شاگرد کی علمی لیاقت کا یقین تھا۔ جب ایک خاتون نے آپ کی آخری عمر میں ایک مسئلہ پوچھا آپ نے بتا دیا۔ پھر اس نے کہا اگر میں اور دفعہ پوچھنے آؤں۔ آپ کو نہ پاؤں تو کس سے پوچھوں جب آپ نے فرمایا اگر تو (میری وفات کا وجہ سے) مجھے نہ پائے تو ابو بکر سے پوچھنا (بخاری جلد 1 صفحہ 516)

اسے ہی صحابہ کرامؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت نبوی اور جانشینی پر دلیل بنایا۔

تعب ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی منقبت اور کمال علمی پر بھی شیعہ کو اعتراض ہے۔ کیونکہ اس کا تو مذہب ہی ”میں نہ انوں“ ہے۔ اور اگر اعتراض اگلی عبارت پر ہے کہ ابو بکرؓ نے حضرت ابوطالب کے قاصد سے کہا ”کہ جنت کی نعمتیں خدا نے کافروں کو حرام کی ہیں۔ پھر ابوطالب نے دوسرا قاصد خود حضور ﷺ کے پاس بھیجا تو آپ نے بھی یہی فرمایا ان الله حرمها علی السکالوین۔ یہ سرکل روایت حضرت ابو بکرؓ کے فضائل میں مذکور ہے (ریاض النضرہ صفحہ 191) اس میں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حضور ﷺ نے تائید کر دی۔ جیسے حضرت عمرؓ اپنی صوابیہ سے کوئی اچھی بات کہتے تو خدا قرآنی آیات اسی طرح اتار دیتا۔

کاش شیعہ حضرات انصاف سے کام لیتے تو ایسے واقعات کون کر مانتے اور سنجین کی فضیلت کے قائل ہو جاتے۔

اعتراض :- 9۔ رسول پاک نماز میں آیتیں پڑھنا بھول گئے۔ (ابوداؤد صفحہ 350، صحیح بخاری صفحہ 58)

الجواب :- قرآن کلام اللہ ہے جو اللہ کی صفت ہے پیغمبر کی زبان سے اپنے بارے خدا فرماتا ہے۔

لَا يَجْعَلُ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ﴿١﴾ (ترجمہ) میرا رب نہ بھولتا ہے نہ بھولتا ہے۔ (سورہ طہ پارہ 16 رکوع 2) جبکہ بھول چوک حضرت آدم علیہ السلام سمیت انبیاء علیہم السلام سے بھی ہو سکتی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔ ہم آپ کو قرآن پڑھائیں گے آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے۔ (پارہ 30 رکوع 12)

اگرچہ آیت نسخ شدہ آیات کے بارے میں ہے مگر الفاظ تو عام ہیں۔ قرآن سمندر ہے بحر ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آیت ذہن سے اوجھل ہو جائے۔ دوسرے سے سن کر یاد آجائے جیسے دوسری باتوں میں ایسا ممکن ہے۔ قرآنی سمندر کی کسی لہر اور آیت میں ایسا عقلاً کیوں ممکن نہیں؟ مسلمانوں کے لئے ہر نیک اور فطری جائز بات میں سنت رسول ہونی چاہیے۔ اگر صرف ایک درجہ آپ بھول گئے یا رکعتیں یاد نہ رہیں یا سجدہ سہو کی ضرورت پڑ گئی تو یہ سب کام امت کے لئے معیار اور نمونہ بنے۔ دین پر پلانا آسان ہو گیا۔ حدیث ”رفع عن امتی الخطاء والنسيان“ سچی ہو گئی۔

کس قدر عجیب بات ہے کہ جو لوگ خاتم المرسلین ﷺ کے منصب نبوت - تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و تزکیہ میں 100% آپ کو ناکام کہتے ہیں۔ کہ سوالا کہ شاگردوں مریدوں میں کسی کو بھی ہدایت و ایمان نصیب نہ ہوا کبھی منافق جاحل اور دوزخی رہے۔ صرف 3 صحابہ عالم، لدنی حضرت علیؓ کے شاگرد بن کر مومن ہوئے وہ ایسی باتوں سے اپنے جاحلوں کا دل بہلاتے اور تہمتا تم اور مسلم دشمنی میں ہی ان کو مصروف رکھتے ہیں۔

اعتراض :- 10۔ رسول خدا نے ایک نامحرم عورت سے کہا کہ اپنے آپ کو میرے حوالہ کر دو۔

الجواب :- پیش کردہ صحیح بخاری کے دونوں صفحے بتاتے ہیں۔ کہ معترض نے حضور ﷺ پر بہتان لگایا ہے ورنہ

”باب 58 من طلاق کہ جو شخص طلاق دے اور کیا یہ ضروری ہے کہ مرد طلاق دیتے وقت اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہو“

پھر حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جون کی بیٹی۔ جس کا نام امیہ بنت ثراحیل تھا۔ (کاح ہو چکنے کے بعد) حضور ﷺ کے پاس لائی گئی آپ اس کے قریب ہوئے تو اس نے آپ سے اللہ کی پناہ مانگی آپ نے فرمایا تو نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے۔ جا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا“

اگلی روایت جو اسید بن اسیدؓ سے ہے کہ جب حضور ﷺ اس کے پاس گئے تو فرمایا کہ اب تو (میری بیوی ہے) اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے اس نے کہا کیا شہزادی اپنے آپ کو بازاری کے حوالے کر سکتی ہے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ اس کے سر پر رک کر اسے تسکین دیں تو اس نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس ذات کی پناہ مانگی ہے

جس کی پناہ مانگی جاتی ہے۔ پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا اے ابواسید اس کو دور از قی۔ خاص قسم کا جوڑا پہنا کر اس کے گمراہوں کے پاس پہنچادے۔ پھر راوی کہتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس امیہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اس نے ناپسند کیا تو آپ نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے سامان مہیا کر دے اور دور از قی جوڑے پہنا دے۔ (بخاری مترجم جلد 3 صفحہ 132)

ہمیں نامعلوم ہے کہ اس عورت کو معترض نے نامحرم کیوں کہا۔ جبکہ باضابطہ اس کا نکاح ہوا تھا اور وہ شادی میں دلہن بن کر لائی گئی وہ بد نصیب تھی نہ آپ کا ادب جانتی تھی کہ معاذ اللہ بازاری کہہ دیا۔ نہ آپ کو ہاتھ لگانے دیا اور اعوذ باللہ پڑھنے لگی۔ تو آپ کا یہ کہنا کہ اسے اس کے گمراہوں کو دو عملاً طلاق تھی۔ باب اسی لئے باعہا گیا مگر حضور ﷺ پر تو حرف نہ آیا۔ آپ علیہ السلام الفطرت حیا دار تھے۔ محض حسن پسند اور شہوت پرست نہ تھے۔ جیسے عیسائی، یہودی آپ پر اعتراض کرتے ہیں اور شیعہ بھی انہی کا راگ الاچے ہیں۔ گمراہ نبوی اور ازواج مطہرات کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔

شیعہ کی معتبر کتاب حیات القلوب مجلسی میں ازواج میں اس عورت کا یوں ذکر ہے۔

پانچویں اسماء دختر نعمان بن شراحیل ہیں جب حضرت نے ان سے نکاح تجویز فرمایا تو حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ نے ان سے حسد کیا..... وہ بد نصیب ان کے فریب میں آگئی اور جب آنحضرت اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضرت نے فرمایا تو نے بڑی مضبوط پناہ اختیار کی میں نے تجھ کو پناہ دی جا اپنے گمراہی جاہر حضرت نے اس کو طلاق دے دی“ (حیات القلوب مترجم جلد 2 صفحہ 882)

کتاب شیعہ کی ہوادار حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ پر حسد کی جھوٹی تہمت یا اظہار دشمنی نہ ہو ناممکن ہے۔

چند امہات المؤمنین کا ذکر خیر:

مناسب ہے کہ امہات المؤمنین میں سے حضرت خدیجہؓ حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ کا تذکرہ خیر مجلسی سے کر دوں تاکہ بدگو لوگوں کی زبان کچھ تو چپ رہے۔ شیخ طبری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ سب سے پہلی بیوی آپ کی حضرت خدیجہؓ تھیں جبکہ آنحضرت کی عمر مبارک پچیس سال تھی وہ پہلے عتیق بن عائد خزومی کی زوجہ تھیں ایک لڑکی اس سے ہوئی تھی۔ پھر ابوہالہ اسدی نے ان سے نکاح کیا اس سے حند بن ابوہالہ پیدا ہوا پھر جناب رسول خدا نے (خدیجہ سے) نکاح کیا اور حند کی پرورش فرمائی..... اور سب سے پہلے جو فرزند ان سے پیدا ہوا عبد اللہ تھے جن کا لقب طیب و طاہر تھا ان کے بعد قاسم پیدا ہوئے بعض نے کہا کہ قاسم عبد اللہ سے بڑے تھے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور جناب حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا۔ (ہندوپاک کے جاہل شیعوں کا ان بات کو پہلے خاندن کی بتانا جھوٹ ثابت ہوا)

آنحضرت کی دوسری زوجہ سودہ دختر زمعہ تھیں وہ حضرت سے پہلے سکران بن عمر کی زوجہ تھیں سکران مسلمان ہوئے اور

جہ میں رحمت الہی سے حاصل ہوئے۔

تیسری عائشہ دختر ابوبکرؓ تھیں۔ حضرت نے ان سے مکہ میں نکاح کیا جب کہ وہ سات برس کی تھیں ان کے سوا کسی باکرہ سے آپ نے نکاح نہیں کیا۔ ینہ میں ہجرت کر کے آنے کے 7 ماہ بعد ان سے حضرت نے زفاف کیا وہ اس وقت 9 سال کی تھیں اور معاویہؓ کی خلافت کے زمانہ تک زندہ رہیں اور ان کی عمر ستر سال کے قریب تک پہنچی۔

چوتھی ام شریک تھیں جنہوں نے اپنا نفیس جناب رسول خدا کو حصہ کر دیا تھا ان کا نام عربیہ دختر دوران بن عوف بن عابر تھا (عام ہیرت نگار اس کا ذکر نہیں کرتے۔ منہ)

پانچویں حفصہ بنت عمر بن خطابؓ تھیں ان کا شوہر حمیس بن عبد اللہ کو آپؐ نے بادشاہان عجم کی طرف سفیر اسلام بنا کر بھیجا تھا۔ وہ اسی سفر میں مر گئے ان سے اولاد نہ ہوئی۔ حضرت حفصہؓ مدینہ ہی میں خلافت عثمان کے زمانہ تک رہیں۔

چھٹی بیوی ام حبیبہؓ دختر ابوسفیانؓ (معاویہؓ کی بہن) تھیں ان کا نام رملہ تھا وہ پہلے عبد اللہ بن جحش کی بیوی تھیں۔ ہجرت مدینہ میں وہ عیسائی ہو کر مرا تو شاہ نجاشی نے حضور سے عمر بن امیہ کو وکیل بنا کر نکاح کر دیا۔ (حیات القلوب جلد دوم صفحہ 880/881) حضرت ام حبیبہؓ نے مقام رسول کا پاس رکھتے ہوئے اپنے باپ کو حضور ﷺ کے بستر سے اٹھا دیا۔ مجلسی لکھتے ہیں۔

”شیخ طبری نے بسند موثق حضرت جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان دوبارہ معاہدہ امن کے لئے مدینہ آ کر حضور علیہ السلام سے ملے پھر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ تم قریش کو امان دو۔ ابوبکرؓ نے کہا تم پر دئے ہو بغیر حضرت کی اجازت کے کون امان دے سکتا ہے پھر وہ عمر کے پاس گیا وہاں بھی ایسا ہی جواب ملا آخر میں اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہؓ کے پاس گیا جو رسول خدا کی زوجہ تھیں اور بستر پر بیٹھنا چاہتا تھا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے بستر کو اٹھا دیا اور نہ چاہا کہ وہ حضرت کے فرش پر بیٹھے۔ ابوسفیان نے کہا۔ بیٹی! اس فرش کو مجھ سے بہتر سمجھتی ہو؟ اس نے کہا ہاں یہ وہ فرش ہے جس پر رسول خدا بیٹھتے ہیں میں پسند نہیں کر سکتی کہ تم اس پر بیٹھو جب کہ تم مشرک اور نجس ہو۔

پھر ابوسفیان سیدہ فاطمہؓ کے پاس آیا۔ اے سیدہ عرب کی بیٹی قریش کو امان دو جناب فاطمہؓ نے فرمایا جس کو رسول خدا امان دیں گے تو میں دوں گی۔ اس نے کہا کہ حسینؑ کو کیسے کہ وہ قریش کو امان دیں فرمایا وہ بھی اپنے نانا کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے پھر وہ امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا تم قریش کے سردار ہو مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہو کر اعلان کرو کہ میں قریش کو امان دیتا ہوں پھر چلے جاؤ۔ وہ اپنی طرف سے اس کا اعلان کر کے مکہ چلا گیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا کر کے آئے اس نے کہا میں نے محمدؐ سے گفتگو کی پھر ابوبکرؓ و عمرؓ کے پاس گیا ان سے بھی کوئی بات نہ بن سکی پھر حضرت فاطمہؓ کے

پاس حاضر ہوا کچھ نہ بنا آخر حضرت علیؑ کے پاس پہنچا تو ان کے کہنے پر عمل کیا اور واپس آ گیا قریش نے کہا علیؑ نے تجھ کو بے وقوف بنایا تو خود قریش کو امان دیتا ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 694-695)

نوٹ :- یہاں سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

1- ابوسفیان کے کافر ہونے کے باوجود بنو ہاشم نے اسے برادری طرز پر ملاقات کا موقع دیا یہ معیوب نہ تھا۔

2- حضرت ام حبیبہؓ نے کمال حضورؐ سے محبت و ادب کا ثبوت دیا اور باپ کے بد مذہب ہونے پر نفرت کا اظہار کیا۔

3- حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ صرف شیخین صحابہ ہی نہ تھے بلکہ اہل بیتؑ کی طرح آپ کے قریب ترین مشیر و وزیر بھی تھے۔

تہی تو ابوسفیان حضور ﷺ کے بعد ان سے ملا اور کسی سے نہ ملا۔

اعتراض :- 11 کہ حضور کے گھر میں شیطانی ساز بجائے جاتے تھے۔

الجواب :- اتنی بات نہیں جس کا بے فکر بنایا گیا ہے اور نہ یہ الفاظ حضور ﷺ کے ہیں شیعہ حضرت ابوبکرؓ کو تو ماننے لہجہ دراصل آپ ﷺ معتدل مزاج تھے۔ عید کے دن ہر کوئی خوشی مناتا ہے تو یہ رزمیہ جنگی اشعار غیر پیشہ در انصار کی بچاں پڑ رہی تھیں حضرت ابوبکرؓ آپ کے گھر کا بہت ادب کرتے تھے اس لئے بیٹی کو ڈانٹ کر کہا یہ حضور کی موجودگی میں شیطانی کت کیوں۔ تب حضورؐ نے فرمایا یہ بات جانے دو۔ جب حضور ﷺ کی توجہ ابوبکر کی طرف ہوئی میں نے بچوں کو اشارہ کیا کہ پہلی جاؤ وہ چلی گئیں۔ عید کے دن سو ڈانی حبشی ڈھالوں اور برہمیوں سے کھینچے تھے میں نے ان کا کھیل دیکھا چاہا تو آپ نے مجھے بچے کھڑا کر دیا اور بنی ارفدہ کو کہا کہ کھیل (مسجد و عید گاہ) میں دکھاؤ۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 393 باب الحراب والدرق یوم العید "عید کے دن ڈھالوں اور برہمیوں سے کھیل کا بیان")

پورا باب اور حدیث آپ کے سامنے ہے۔ جو کام آگے پیچھے گانا یا کھیل تماشا سمجھے جاتے ہیں۔ اور لوگ بچے ہیں عید کے دن آپ نے خاص خوشی یا جنگی تربیت کے لئے وہ کام جائز سمجھے اور کرائے حضور ﷺ کا فعل حجت ہوا۔ اسی بات کے لئے یہ باب باعہا گیا۔ ان گیتوں میں آلات گیت طلبہ سرگی و محول وغیرہ کچھ نہ تھا جیسے آج ہم تقیس سننے کے بغیر آلات عادی ہیں۔ اور جشیوں کا کھیل تو جنگی تربیت تھی کہ ایک دوسرے کو برہما مارا اور وہ ڈھال آگے کر کے بچاؤ کرتا تھا۔ ہم کو ساز سے گانے بجانے والے قوالوں، اداکاروں، ڈاکروں، گلوکاروں اور مغنیوں نے بدست اور جہادی رزموں سے بالکل بے گانہ کر دیا ہے تو ہم کو یہ باتیں اچھی اور قابل اعتراض نظر آتی ہیں۔ خصوصاً حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ پر ہر سنے کے لئے بہانہ چاہیے شیعہ حوالہ یہ ہے کہ فروغ کافی جلد 5 میں یہ باب ہے عید کے دن کھیل اور گیت کے جائز ہونے کا بیان۔ ہم نے دوسری جگہ حدیثیں بیان کر دی ہیں۔

اعراض :- 12 رسول پاک کا سینہ چاک کر کے ایمان سے مجرود یا گیا۔ (بخاری باب المعراج)

الجواب :- ہم جیسے لوگ اپنی عقل مارا سے یہ بات نہیں سمجھتے۔ سائنسی ذہن بنا کر انکار کر دیتے ہیں۔ واقعہ معراج اور اس کے تمام امور معجزہ تھے۔ سب مسلمانوں کا اتفاق چلا آ رہا ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں صرف عقل پرست، مرزائیں، منجریوں، کیمونسٹوں اور منکرین حدیث نے جسمانی معراج کا انکار کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے دشمن ردافض کو تو بہانہ چاہیے۔ غیر مسلم مسلمانوں اور ان کے عقائد کے خلاف جو آواز دہ نکالیں گے یہ اس کا پسپیکر بن جائیں گے۔ ورنہ جہت کا پھٹنا، براق کا آنا، مکہ سے بیت المقدس تک رات کے ایک حصہ میں سب سفر ہونا، ساتوں آسمانوں تک بالترتیب پہنچنا گزرنا، پیغمبروں سے ملاقاتیں کرنا، عرش معلیٰ تک پہنچ کر خدا سے ہم کلامی کا شرف پانا، جنت و دوزخ کے نظارے دیکھنا، پھر 50 نمازوں کا تحفہ لے کر اترنا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بار بار ان کو کم کرانے جانا۔ پھر 5 کارہ جانا، واپسی پر بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کی اہانت کرنا کہ امام الانبیاء کہلاتا، رات بھر کی سیر کا نکات آ کر صبح لوگوں کو بتانا تو کفار کا انکار کر دینا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور کافروں کا ابوبکر صدیق کو طعن دینا کہ اب بھی تم اپنے صاحب و ساتھی محمد کو سچا مانو گے تو ابوبکر کا صرف ان سے من کر مان لینا کہ جو پیغمبر روزانہ وہاں کے حالات بذریعہ وحی سناتا ہے آج خود دیکھ آیا ہے کیوں نہ مانوں؟ تو دوبار رسالت سے "صدیق اکبر" کا لقب لیا۔ سب باتوں پر سب مسلمانوں کا ایمان و یقین اور عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہ قرآن، حدیث، سیرت، تاریخ سے ثابت اور مسلمانوں کے مسلمہ عقائد میں شامل ہے۔ تو آپ کے دل کا آب زمزم سے دھویا جانا اس میں خاص قسم کا نور ایمان اور جذبہ ایقان بھرا جاتا کیوں قابل انکار ہے؟ ان سب امور کا تعلق ہمارے معنی مشاہدہ اور جسمانی اعمال صالحہ سے نہیں بلکہ ایمان بالانصیب سے ہے۔ خدا نے آغاز قرآن میں ہی متعین مومنین کی تعریف یوں کی ہے "اس کتاب میں کوئی شک نہیں پر ہیزگاروں کی راہنما ہے جو ان دیکھے حقائق پر ایمان لاتے پابندی سے (5 وقت) نمازیں پڑھتے ہمارے دیئے رزق سے کچھ خرچ کرتے آپ پر اور پہلے پیغمبروں پر اتارے ہوئے کلام کو مانتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی تو اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ اور کامیاب ہیں (سورۃ بقرہ ۱۲۹)

کتب شیعہ سے معراج کے ان واقعات کا ثبوت ملتا ہے۔ مجلسی نے حیات القلوب میں معراج میں حضور کا جبریل کو اصل شکل میں دیکھنا، بیت المعمور جانا، براق پر سواری، آپ کی اقتداء میں انبیاء علیہم السلام کا نماز پڑھنا لکھا ہے۔ مالک مؤکل اور زین نے آنحضرتؐ کو جہنم کی جھلک دکھائی۔ اگر عذاب سے بھرپور آگ سے لبریز جہنم کا دیکھنا ممکن ہے تو ہمیں پیغمبر نہیں تو آغاز سفر سے پہلے سینہ میں خدا کی معرفت ایمان کا بھرا جانا ہی وہی کی طرح مقامات سفر پہلے سے دیکھ لینا دل کا ان کے شوق میں نوز ہو جانا، خدا سے گفتگو یا ملاقات کے لئے دم بخود ہو جانا کیسے تو ہمیں ہوئی۔ جبکہ حیات القلوب اردو جلد 2 صفحہ 149 میں بھی ہے کہ فرشتوں نے سینہ چاک کر کے سیاہ نقطہ نکالا۔

اعتراض :- 13 کہ حضور ﷺ نے بھول کر چار رکعتی نماز دو رکعت پڑھادی۔ (بخاری، ابوداؤد)

الجواب :- پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ بھول عدا خدا کی جانب سے کرائی گئی تاکہ امت کے لئے دلیل بنے اور نہ یہ شان پیغمبر کے خلاف ہے۔ خود قرآن پاک میں آپ کو خطاب ہے

”اور کسی چیز کے متعلق ہرگز نہ کہئے کہ میں کل یہ کروں گا اِلَّا اَنْ يُّشَاءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کو یاد کریں اور کہئے کہ جلدی ہی خدا مجھے اس سے بہتر بات سمجھا دے گا۔“ (سورۃ کہف پارہ 15 رکوع 4)

دوسری آیت خدا کی شان میں یوں ہے ”تمہارا پروردگار تو وہ ہے جو نہ بے خبر ہوتا ہے نہ بھولتا ہے۔“ (سورۃ طہ پارہ 16 رکوع 1)

بھول چوک نادانگی غیر خدا بندوں کی صفت ہے پیغمبروں تک کی طرف خدا نے نسبت کر دی ہے حضرت یوشع بن نون پیغمبر فرماتے ہیں مجھے وہ جگہ (مقام خضر) یاد آنے سے شیطان نے بھلا دی جہاں مچھلی نے زندہ ہو کر پانی کی غار میں ڈبکی لگائی۔

(پارہ 15 رکوع 20)

ہمیں مسئلہ سمجھانے کے لئے خدا حضور ﷺ سے مخاطب ہیں۔

”اگر تمہیں شیطان کوئی بات بھلا دے۔ تو یاد آنے کے بعد خالموں کے پاس مت بیٹھیں۔“ (پارہ 7 رکوع 14) یہ نماز میں بھولنا کافی جلد 3 صفحہ 355 اور تہذیب الاحکام جلد 3 صفحہ 180 پر بھی ہے۔

قبر پرستی جائز نہیں

اعتراض :- 14 پیغمبر اسلام کی قبر ایک بت ہے۔ (شرح الصدور بتحریم رفع القبور از محمد بن عبد الوہاب)

الجواب :- سوادو سال پہلے کے اس جنہلی بزرگ بہادر عالم دین سے ہمیں کئی باتوں میں اختلاف تو ہے اور تغیر مسئلہ میں ہم اس سے زیادہ مؤدب ہیں۔ مگر نفس مسئلہ قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ کہ قبروں پر سجدے نہ کرو ان سے مددیں نہ مانگو۔ ان کو کائنات میں متصرف اور عطا فی خدا مستعان، رب حاجت روا، کار ساز سب کچھ جاننے والے ہر جگہ ہر وقت موجود سب کچھ کر سکنے والے یا کر سکنے والے نہ مانو ان کے نام کی نذر و نیاز مت دو۔ نہ ان کو مصائب میں پکارو کیونکہ ہمارے ان اعمال سے یا خدائی صفات کا انکار ہو جائے گا۔ یا ہم ان کو خدا کا شریک بنالیں گے۔ ہم روزانہ 40 مرتبہ نمازوں میں اپنا یہ عمل بتاتے ہیں۔

”اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ“ (ترجمہ) اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں تو ہم کو خدا کے آگے تو جھوٹ نہ بولنا چاہیے۔

سورۃ زمر پارہ 23 رکوع 1 میں ارشاد ہے

”سنو! صرف اللہ ہی کی پکار دین خالص ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کار ساز بنا لیے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب کر دیں گے۔ اللہ ان کے درمیان

نیلے کرے گا جن میں یہ (پنچبیروں سے) اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ جھوٹے ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا۔
 طائیفہ خیر الاولیاء جلد 1 صفحہ 155 نماز کے باب میں لکھتے ہیں۔

”وان یکون صادقا فی مقالة یناک نعبد و یناک نستعین“۔ (اے اللہ ہم صرف تجھے پوجتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کہنے میں سچا ہو۔ وہ آدمی یہ کہنے میں سچا نہیں ہو سکتا جو اپنے خواہش کی عبادت کرے اور اپنے محبوب خدا کے سوا کسی اور سے مدد مانگتا ہو۔ (مثلاً کسی نبی، ولی، امام کو مدد کے لئے پکارتا ہو) اور وہ تکبر، حسد، خود پسندی، غیبت، حقوق راجبہ اور زکوٰۃ بندینے سے بھی بچا رہے۔
 مولانا مالک میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے دعا فرمائی تھی

”اللهم لا تجعل قبری و ثنا بعدی“ (ترجمہ) اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنے دینا کہ لوگ پوجے لگیں۔

امام جعفر صادق نے بھی قبر پرستی کی فرضی مزار بنا کر پوجنے کی بہت زیادہ مذمت کی ہے۔ مثلاً اصول کافی جلد 2 صفحہ 397 باب الشک میں ہے ”کہ امام باقر نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ کم از کم کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے۔ تو فرمایا۔ جس نے مٹلی کو کہا کہ یہ سنگری ہے اور سنگری کو کہا کہ یہ سٹھلی ہے پھر اس کو مذہب بتالیا“ شیخ بہائی اس کی شرح میں کہتے ہیں ”کہ دین میں کوئی لٹلا اعتقاد رکھا اور اس پر جمار ہا تو بھی ادنیٰ شرک ہے“ اس لئے قبر، مزار، تعزیہ، تابوت پرستی شرک ہے۔

مجلسی بروایت راوندی نباتات کے معجزات کے تحت لکھتے ہیں ایک بدو نے یہ کلمہ پڑھا ”اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ“ پھر اس نے گواہ مانگا تو ایک درخت آپ کے حکم سے زمین چیرتا ہوا آیا اور شہادتین کی گواہی دی۔ تو بدو نے کہا مجھے اجازت دو کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ حضرت نے فرمایا ”خدا کے سوا کسی کے لئے سجدہ جائز نہیں در نہ میں عورتوں کو حکم دینا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں غرض وہ مسلمان ہو گیا۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 346)

مرض وفات میں آپ نے فرمایا اللہ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو کہ انہوں نے پنچبیروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ اپنی امت کو ان یہود و نصاریٰ کی کارروائی سے ڈرا رہے ہیں۔ (مسند عائشہ وابن عباس مسند احمد جلد 1 صفحہ 275)، بخاری جلد 1 صفحہ 189، مسلم باب النہی عن بناء المساجد علی القبور۔ نسائی جلد 2 صفحہ 40-41

باب النہی عن بناء المساجد علی القبور واتخاذ الصور علیہا بحوالہ محلی ابن حزم جلد 2 صفحہ 348
 چونکہ حوام کا لالعام محض تماشاکی ہیں اپنے علماء دین کی۔ خواہ سنی ہوں یا شیعہ اصولی ہر گز ان کی زبان سے قرآن، حدیث اور قطعیات ظفاہ راشدین و اہل بیت کرام کو ماننے کو تیار نہیں اس لئے تعزیہ، روضہ، مزار، ضریح، فرضی قبریں بنا کر پوجتے ہیں۔
 100% قبر کے پجاری اور تعزیہ، ٹکیے کے عابد وہی کچھ کرتے ہیں جو بت پرست اپنے بزرگوں، پنچبیروں کے ناموں اور صورتوں پر بسنے ہوئے مجسموں اور بتوں سے کرتے ہیں۔ اللہ ہی ان کو ہدایت دے۔ کاش کہ یہ موحدا عظم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سے یہ پوچھ لیجے کہ حضرت آپ نے ہمارے 70 مومن حیدار بھائیوں کو کیوں زندہ آگ میں جلایا تھا۔ اس لئے تو ہم آپ کے اس فعل کی مجلسوں میں تعریف نہیں کرتے تو حضرت فرماتے کہ انہوں نے مجھے رب، کار ساز، حاجت روا، عالم الغیب، بخاک کر، نور من نور اللہ ہر جگہ موجود مان کر خدا کا شریک بنالیا تھا۔

اعتراض :- 15 نبی کریم نے معاذ اللہ مسجد میں شراب نوش فرمائی۔ (مسند احمد)

الجواب :- بکواس محض ہے جذب القلوب کے پیش کردہ صفحہ 125 پر تو یہ لکھا ہے۔

کہ حضرت ابوالیوب اور کچھ صحابہ اس مسجد کی جگہ۔ مسجد بننے سے پہلے۔ بیٹھے تھے اور فصیح جو ایک قسم کا شراب ہے استعمال کر رہے تھے۔ جب حرمت شراب والی آیت نازل ہوئی تو یہ خیر سنتے ہی انہوں نے صراحی کا منہ کھولا اور سب شراب پینے لگادی۔ بعد میں اس جگہ مسجد بننے پر اس کا نام ہی ”شراب والی جگہ پر مسجد“ بن گیا۔ مسند امام احمد بن حنبل سے ابن عمر والی حدیث دیکھی جائے۔ ہم نے گھر کے کتب خانہ میں مسند احمد قدیم مصری باریک چھاپہ کی جلد دوم مسند ابن عبد اللہ بن عمر کی تقریباً دو ہزار احادیث دیکھیں۔ سرسری نظر سے حدیث بالا نظر نہیں آئی۔ ہوگی ضرور مگر اس کا یہ مطلب کہ آپ نے شراب پی ”راضی اپنی عادت بیان کر رہا ہے۔ ورنہ جذب القلوب کی عبارت کی طرح بیان واقعہ ہے۔ کہ جس جگہ حرمت شراب سے پہلے لوگ شراب پیتے تھے۔ اور حرمت شراب والی آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے صراحیوں کے منہ کھول کر منگے گرا تو ذکر سب ضائع کردی پھر اسی فصیح جگہ پر ایک مسجد تعمیر کردی گئی۔ تو حضور علیہ السلام کے شراب پینے کا الزام رافضی کا بہتان دیکواس ہے۔

اعتراض :- 16 قبر نبی پر صلاۃ و سلام عرض کرنا شریعت میں ممنوع ہے۔ ہدایۃ المستفید ترجمہ کتاب التوحید ترجمہ و تفسیر از عطاء اللہ ثاقب مطبوعہ لاہور۔ (یہ عطاء اللہ ثاقب غیر مقلد ہیں ہم پر حجت نہیں۔)

الجواب :- یہ وہ بات ہے جسے پہلے ہم نے ذکر کیا۔ کہ اس سے اختلاف ہے ہم صلاۃ و سلام کے قائل ہیں جیسے عطاء اللہ یونہی تصریحات آپ دیکھیں گے۔ یہ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

”لا تسخذوا قبوری عیداً ولا بیوتکم قبوراً“ کہ میری قبر پر میلہ (معین دن میں عرس کی طرح حاضری) نہ لگاؤ اور نہ اپنے گھر دن کو قبریں بناؤ۔ کہ وہاں نفل نمازیں بھی پڑھنا چھوڑ دو۔ (مسند احمد جلد 2 صفحہ 367)

ان کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں غلو نہ کرو کہ ہر نماز پڑھ کر صلاۃ و سلام کرنے جانا ضروری جانو کیونکہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کا یہ دستور تھا کہ وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے کاروبار کے لئے نکل جاتے یا بیٹھ جاتے صحابہ کرامؓ کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلاۃ و سلام جو ہم نے نماز میں پڑھا ہے وہ کامل اور افضل ترین ہے اس کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

گویا یہ عام باشندگان مدینہ کے لئے ہر نماز کے وقت حاضر نہ ہونے کی سہولت ہے۔ جہاں تک بیرونی احباب کا مسئلہ ہے جو آٹھ دن وہاں نماز پڑھنا اتفاق سے برأت نامہ جانتے ہیں تو ان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ بار بار حاضری دیں ذل کی حسرت اور

شق محبت پوری کریں۔ گو فرض ایک ہی مرتبہ تھا ورنہ خاص حج کے دنوں میں تو تمام نمازیوں کو ہر وقت موقع اور قرب نصیب نہیں ہو سکتا۔ تاہم نماز کے وقت کے علاوہ دن رات میں حاضری ایمان کا شعار ہے۔

اعتراض :- 17 رسول پاک دوران نماز بچوں کو اٹھاتے اور بٹھاتے تھے۔ (سنن ابی داؤد ص 353)

الجواب :- یہ بھی بات کا بھٹکڑ ہے ورنہ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ نقلی نماز میں گھر میں بچہ اٹھانے کو ضد کرے یا خود کندھے پر سوار ہو جائے۔ تو اس عمل کے ساتھ نماز درست ہے۔ اسے اتارنا بچہ حائماً عمل کثیر نہ ہو تو درست ہے۔ یہ عمل چونکہ حضور ﷺ کی نواسی امہ بنت زینب زوجہ ابوالعاص سے محبت کا ہے تو رافضی نے اعتراض جڑ دیا۔ ورنہ حسین کا عمل بھی پیار لینے اور پیار کرانے میں امہ سے کم نہ تھا وہ بھی نماز میں آپ پر چڑھ جاتے کندھے پر بیٹھے ہوتے۔ (چودہ ستارے صفحہ 180) معترض وہاں تو حضور ﷺ کے عمل پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ ان کی شان نمایاں کرتا ہے۔ مگر حضرت عبداللہ بن عثمان ہوں یا امہ کی طرح علی بن زینب ہوں تو ان کے ذکر خیر سے اسے سانپ سونگھ جاتا ہے۔ الا حضور ﷺ پر اعتراض کر دیتا ہے۔ خدا ایسی نفرت اور تعصب کی باری سے بچائے۔

اعتراض :- 18 نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کو بچوں اور چوپایوں سے تشبیہ از حفظ الایمان

الجواب :- کسی چیز کی دوسرے سے تشبیہ معمولی سے وصف کی وجہ سے بھی دے دی جاتی ہے اس میں دونوں کی برابری یا ایک کی توہین مقصود نہیں ہوتی کسی نیک آدمی کو کہو کہ تو شیر اور چیتے جیسا ہے۔ اور وہ لڑ پڑے کہ تو نے مجھے جنگلی درندے اور حیوان حرام جیسا کیوں کہہ دیا میں تو افضل ترین مخلوق حضرت انسان ہوں جسے اللہ نے بہترین تقویم اور ذہانت میں بنایا ہے تو تشبیہ دینے والا اتنا کہہ کر اپنی مغالطی حاصل کر لے گا کہ تو بہادر اور لڑاکا ہے ہر کسی پر حملہ کر دیتا ہے اور یہ صفت تجھ میں شیر چیتے جیسے درندے کی ہے بلکہ بلا اذہار بھیڑ یا بھی یہ صفت رکھتا ہے اب اگر اس کا مقصد صرف اس کی بہادری لڑاکا پن اور دوسرے کو مارنے نقصان پہنچانے اور خود نقصان نہ اٹھانے تک ہے تو اسے اس کی توہین نہ سمجھا جائے گا بلکہ بسا اوقات وہ ان الفاظ کو اپنے حق میں اچھا سمجھے گا لیکن ان جانوروں کے ساتھ تشبیہ سے اگر اس کا مقصد اسے ظالم بے رحم خونخوار اور سفاک ثابت کرنا ہے تو یہ مذمت بن جائے گی۔ تو پتہ چلا کہ ایک ہی شخص کی ایک جیسے جانوروں کے ساتھ تشبیہ میں اس کی نیت اور طرز ادا سے اچھے اور برے الگ الگ مفہوم نکل آتے ہیں قائل اور مقول بہ کی پوزیشن اس کے مطابق مراد ہوگی۔ بسا اوقات قاعدہ کلیہ یا اہم شخصیت کو بچانے کے لئے کمزور الفاظ سے دوسروں کو۔ خواہ وہ کتنے بڑے ہوں۔ یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی توہین مقصود نہیں ہوتی مثلاً ایک شہر کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ 10 ہزار روپے کا ہے اس کے پاس 9800 روپے ہیں تو ٹکٹ دینے والا یہی کہے گا میاں! خواہ تم امیر ہو یا غریب۔ جب میں 100 روپے ہے یا پونے دس ہزار میں پوری رقم لئے بغیر ٹکٹ نہ دوں گا اس جملے سے اس بڑی شخصیت کی توہین نہ ہوئی۔

اس مثال کو قرآن کریم سے بھی سمجھئے کہ خدا کے آگے سب کمزور ہیں۔

”إِنَّ كُلَّ مَنْ لَبِيَ السُّمُوتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا ابْنِي الرُّحْمَنِ عَبْدًا“ ☆ (سورۃ مریم پارہ 16 رکوع 9)
(ترجمہ) آسمانوں اور زمین میں جو بھی (فرشتے، انسان، جنات) ہیں سب کے سب رحمان کے آگے عاجز ہو کر آئیں گے۔
اب اس میں ملائکہ مقررین اور انبیاء مرسلین کی معاذ اللہ تو حسین ہے نہ مقصود ہے صرف مالک یوم الدین کی خدائی کا اعلان ہے۔

عامۃ الناس میں شرک کیسے آتا ہے؟

اب مجھے ایک تاریخ دان کی حیثیت سے بڑے انفس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہر دور میں جاہل لوگوں نے اپنے پیارے نیک لوگوں کو حد سے بڑھا کر یوں مانا کہ وہ خدا کا نور اور حصہ ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جانتے ہیں۔ جو چاہیں کر سکتے ہیں ہر قسم کی خدائی طاقت اور صفات ان کو عطائی طور پر حاصل ہیں۔ وہ ہر جگہ موجود ہمیں دیکھتے ہماری سنتے اور بلائیں مالتے ہیں۔ حضرت ابراہیم کی اولاد کہ کے یہ بت پرست بھی عطائی عقیدہ رکھ کر تلبیہ میں کہتے۔

”لا شریک لک الا شریکاً تملکھ انت وما ملک“ (مسلم جلد 1 صفحہ 376)

(ترجمہ) تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہی جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک (اپنا بھی) نہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام اسی شرک کی صفائی کے لئے تشریف لائے اپنی مشرک قوموں سے نکالیے اٹھائیں۔ کچھ مومن ہوئے اور زیادہ ضدی اور کافر رہے۔ پھر وہ خدا کے عذابوں کا شکار ہوئے 3/4 قرآن اسی تاریخ سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے آقا مہمدر کوئین خاتم المرسلین علیہ السلام بھی یہی پیغام توحید و رسالت لے کر آئے۔ آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے بڑی قربانیوں کے بعد عرب، یمن، تمام متحدہ امارات کے علاقوں ایران و روم کی بین الاقوامی جبار طاقتوں اور افریقہ و روس وغیرہم ممالک کو فتح کر کے نصف معلوم دنیا تک پر جم اسلام ایسے لہرایا کہ

يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كِبْلَهُ (ترجمہ) تاکہ اللہ اپنے پیغمبر کو سب پر غالب کر دے۔ (پارہ 26 رکوع 12) کا وعدہ پورا ہوا۔
وَاتَّقُمُ الْاَعْلَاقُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ☆ تم مومن ہی سب دنیا پر غالب رہو گے (پارہ 4 رکوع 5) مومنین بچے ہوئے
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے (اقبال)

یہود و مجوس نے شرک پھیلایا:

مسلمانوں کی آزمائش کو یہاں بد قسمتی کہ خلفاء ثلاثہ راشدینؓ کی ان برق رفتار فتوحات سے جل کر کچھ یہودی مجوسی منافقانہ طرز سے مسلمانوں میں گھس آئے۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو بے دردی سے مدینہ پاک میں شہید کر دیا پھر خلیفہ راشد رابع مولائے کل المسلمین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے سے بدلہ عثمان تو لینے دیا مگر مسلمانوں کو قصاص عثمان کے مسئلہ باہم لاکر 90 ہزار مسلمانوں کے خونی دریا بہا دیئے اور امت مسلمہ کو مسلمان۔۔۔ سبائی رافضی اور خارجی تین گروہوں میں بانٹ

دیا۔ جو فتوحات صحابہ کے مشن کو چھوڑ کر باہم دست بکریاں چلے آ رہے ہیں۔ پھر یہ شرک و بدعت اور تمرا سی کرود کے کارنامے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنے ایسے غالی 70 حیدار سبائی سرداروں کو بطور کافر و مرتد زندہ آگ میں جلایا۔
(رجال کشی مشکوٰۃ) ہفتم بحار صفحہ 349 منہاج البراء جلد 4 صفحہ 357 (بحوالہ اصول الشریعہ صفحہ 27 از محمد حسین دھکو) شیعہ کے محقق طوسی التونی 460ھ فقہ میں اپنی کتاب المبسوط کی فہرست فصل کتاب المرتد میں باب باندھتے ہیں۔
غالی کا مرتد ہونا اور حضرت علیؑ علیہ السلام کی سبائیوں کو سزا دینے کی سیرت صفحہ 335، پھر صفحہ 281 پر فرماتے ہیں کہ ایک قوم نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا آپ تو خدا ہیں۔ (یعنی خدائی صفات والے رب، رازق، مالک، مشکل کشا، حاجت روا ہیں) تو آپ نے آگ کے بھٹے جلانے اور ان میں ان کو جلا دیا تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر میں (غلیظہ) ہوتا تو ان کو تگوار سے قتل کرتا۔ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ تم اللہ کا عذاب نہ دو جو انہا دین بدلے اسے قتل کر دو۔ حضرت علیؑ جو ش تو حید میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ جب میں نے برا کام دیکھا تو قہر کو بلایا اور آگ بھڑکا کر (شرکوں کو) جلا دیا۔ (مبسوط جلد 7 صفحہ 281) یہ اپنے مشن شرک و کفر میں اتنے کچے تھے کہ جلتے وقت کہہ رہے تھے اے علیؑ! ہمیں یقین ہے تو ہی ہمارا رب، کارساز، مشکل کشا، غیب داں، متصرف کائنات اور جنت و دوزخ کا مالک ہے کیونکہ آگ کا عذاب سوائے رب اور خدا کے کوئی نہیں دیتا۔

دی جل گئی مگر بل نہیں گیا۔

میسے قورات و انجیل اور تاریخ کے اتفاق سے پولوس یہودی نے مسیحیت میں گھس کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدا پرستی والی تعلیم سیکھ لی اور ان کو تثلیث۔۔ کہ خدا تین ہیں۔ خدا نے آسمان، جبریل، حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے۔ سکھائی اسی طرح سب کالی یہودیہ کے بیٹے عبد اللہ بن سبا۔ جو ٹھگنے قد کا بڑا شاطر زبان دراز یہودی عالم تھا۔ نے حیدار علی بن کر امامت، رجعت، انکار قرآن اور عداوت خلفاء راشدین کا نیا مذہب نکالا۔ گو اسے حضرت علیؑ نے زندہ جلایا یا ساسری کی طرح اسے بدو عادی کر جنگل میں بھاگ دیا تھا۔ اور دو درندوں کا لقمہ اجل بن کر جہنم رسید ہوا مگر اس کا مذہب تو اس کے ہم خیال ہر دور میں پھیلاتے اور مسلمانوں سے خبر دانا چلے آ رہے ہیں سب دنیا کے فاتح صرف اہلسنت والجماعت میں بھی آج شرک و بدعت یا اہی منافرت کی تباہی ان کی ہی پیدا کر رہے۔

فرقہ مفوضہ کے عقائد:

شیعہ کا ایک فرقہ مفوضہ ہے۔ مُفَوِّضَہ (سپرد کرنے والا) کہتا ہے کہ اللہ نے مخلوق کا انتظام ائمہ کے سپرد کر دیا ہے۔ مگر اللہ نے کچھ نہیں پیدا کیا بلکہ ہر چیز کی تخلیق اور انتظام کی قدرت رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمادی۔ اور حضرت علیؑ کے متعلق بھی ان کا اسی طرح کا خیال ہے ان میں سے بعض لوگ تو ابر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ علیؑ اس میں ہیں۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 130 مترجم)

پھر محبوب سبحانی عارف ربانی امام الاولیاء ثلاثی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس غالی فرقہ پر برستے ہوئے فرماتے ہیں۔
 رافضیوں میں غالیہ فرقہ تو حساب اور حشر کا بھی منکر ہے۔ رافضیوں کا یہ بھی خیال ہے کہ امام ہر گزشتہ اور آنکھ اور آنکھ
 جانتا ہے خواہ وہ کوئی دنیوی چیز ہو یا دینی یہاں تک کہ کنکریوں بارش کے قطروں اور درختوں کی پتیوں کی تعداد سے بھی واقف ہو
 ہے۔ (عالم الغیب کلمی ہوتا ہے)..... غالیہ گروہ تو یہ بھی کہتا ہے انبیاء کی طرح ائمہ کے ہاتھوں سے بھی معجزات ظاہر
 ہوتے ہیں..... اور علی تمام انبیاء سے افضل ہیں..... جن لوگوں سے علیؑ نے جنگ کی وہ کافر ہیں..... وہ اس بات کی
 مدعی ہیں کہ علیؑ اللہ تھے۔ اللہ ملائکہ اور تمام مخلوق کی قیامت تک ان پر لعنت ہو اللہ ان کی آبادیاں برباد کرے ان کی کینوں
 اجاڑے زمین پر ان کی کوئی بستی نہ چھوڑے انہوں نے غلو کی حد کر دی کفر پر جم گئے اسلام کو چھوڑ دیا ایمان سے الگ ہو گئے اور
 انبیاء اور قرآن کے منکر ہو گئے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 128-129 مترجم اردو)

پیر جیلانیؒ کا سنی مذہب حق ہے:

میرے عاشق رسول سنی بھائی گیارھوں شریف والی سرکار کے صحیح عقیدہ کو دیکھیں اور اپنائیں۔ اعلیٰ حضرت نے جو ان
 غالیوں کے عقائد اپنا کر اور نیا مذہب بنا کر اپنے مخالفوں پر جو بڑے بڑے فتوے لگائے ہیں۔ ان پر امانت سے غور فرمائیں تو اس
 نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مذہب حق اہلسنت والجماعت ہر دور میں وہی ہے جو حضرت محبوب سبحانیؒ نے پیش کیا ہے۔ کہ خدا کے نام
 کسی ہستی کو ذات صفات حقوق و عبادات اور نذر و پکار میں شریک نہ کر و تمام خلفاء راشدینؓ کو برحق خلیفے بالترتیب مانو اور اس
 ترتیب سے افضل جان کر ان سے پوری پوری محبت و اتباع کرو نعرہ تحقیق حق جا رہا تو لگاؤ مگر نعرہ حیدری کسی اور فرقہ کی ملاوٹ
 جانو اور حضرت حسن المجتبیٰؑ کی حضرت معاویہؓ سے صلح و بیعت کے بعد ان کو بھی برحق خلیفہ مانو ان کی برائی بد گوئی سے بچو (غلام
 نبیت) پھر گزشتہ چودھویں صدی کے ان اکابر اہلسنت کی روش اور فتووں کو اپناؤ جو تقویٰ اور اعمال صالحہ میں اساطین امت تھے۔
 علماء دیوبند کو اپنے جیسا اہم عقیدہ علماء اہلسنت مانا۔ تکفیر نہ کی بلکہ اعلیٰ حضرت سے کھل کر اختلاف کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

- 1- حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوئی رئیس و شیخ الجامعہ بہاولپور
- 2- مولانا مشتاق احمد صاحب خٹکی چشتی اہمگھوٹی
- 3- مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا سید ہر علی شاہ صاحب گولڑوئی
- 4- آپ کے صاحبزادے سید محی الدین صاحب گولڑوئی
- 5- سید کمال حضرت مولانا میاں شیر محمد صاحب شر قیوڑی
- 6- مولانا دلدار علی صاحب سابق خطیب مسجد وزیر خان لاہور
- 7- حضرت خواجہ سید قمر الدین صاحب سیالوٹی
- 8- مولانا غلام محمد صاحب پٹیلانوی ضلع میانوالی (رحمہم اللہ)

ان کا پورا تعارف اور علماء دیوبند کی تعریفات "عبارات اکابر" از حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ جلد میں ملاحظہ فرمائیں۔

علماء دیوبند پر اتہامات کا جائزہ:

اب آپ سمجھئے کہ یہاں شیعہ مؤلف نے جو چند اعتراضات علماء دیوبند کی کتابوں سے معاذ اللہ حضور ﷺ کی توہین کے باب میں نقل کئے۔ ان کا پس منظر ایک صاحب کا غلو اور فتویٰ بازی ہے اور دوسری جانب کے علماء نے مسئلہ کی قرآن و سنت سے امانت اور اپنی صفائی پیش کی ہے۔ خدا کی صفات مختصہ میں آپ کو شریک نہ مان کر معاذ اللہ آپ کی توہین نہیں کی جیسے حضرت جعفر طیارؑ نے بادشاہی دربار حبشہ میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے بندہ خدا ہونے۔ اور من نور اللہ اور ابن اللہ نہ ہونے پر کائنات کے انتظام میں شریک نہ ہونے کا قرآنی آیات سے ذکر فرمایا۔ تو سب عیسائی درباری چیخ اٹھے اور بادشاہ کو بڑھاکا کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کر دی خدا نے بادشاہ کو ہدایت دی تو اس نے ایک تنکا زمین سے اٹھا کر سب درباریوں سے کہا "خدا کی قسم جو کچھ قرآن نے ان کی شان میں بتایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکا کے برابر زیادہ نہیں ہیں" (کب سیرت)

پھر توہین نہیں۔ بلکہ خدا کی توحید اور عیسیٰ علیہ السلام کی بندگی اور بے بسی کا اعلان ہے۔ تو میرے بریلوی اور شیعہ دوست علماء دیوبند کی ایسی عبارات کو توہین نہ جانیں ہاں خدا کو وحدہ لا شریک مانیں ان عبارات کو اصل سیاق و سباق کے ساتھ اور ہمارے پیش کردہ دلائل اور مثالوں کے بعد پڑھیں تو کوئی ان کی توہین محسوس نہ ہوگی۔ ہاں کوئی دشمنی کا عقیدہ بنالے تو زموذ کو توہین بنالے اور خود بڑی شخصیات پر چپاں کر دے تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں۔ خدا کی عدالت میں ہوگا۔

خط الامان صفحہ 8 سے پیش کردہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد اطلاعات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر "لَا يَفْلَحُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ" (زمرہ) کہ آسمان و زمین میں رہنے والے سب لوگ غیب نہیں جانتے مگر صرف اللہ جانتا ہے۔ (پارہ 20 رکوع 1) اور "لَوْ كُنْتَ غَلَمَ الْغَيْبِ لَا سَتَكْفُرُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ" الخ

(زمرہ) اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو سب بھلائیاں جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف پیش نہ آتی میں تو صرف ماننے والی قوم کو اور انے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ (پارہ 9 رکوع 13)

اور جو علم بواسطہ ہواں پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی واسمی و ربی کہنے سے بھی اسی وجہ سے وارد ہے۔ اس لئے حضور ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا۔

مگر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد

باب دوم

بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا (جزی) علم غیب تو زید و ابرہہ ہر مہی و جنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہلا کر تو پھر علم غیب کو مجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے۔ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے۔

..... اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے (کہ حضور ذرہ ذرہ کا علم غیب رکھتے ہیں) تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بے شمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آیت "وَلَوْ كُنْتُمْ أَغْلَمُ الْغَيْبُ لَا تُمْسِكُونَ مِنَ الْخَبِيرِ" میں اور نفی کرنا آپ سے علم تعین قیامت کی (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْغَيْبِ مَا خَبَرَ) (سورۃ اعراف پارہ 9 رکوع 13) آپ سے یوں قیامت کا وقت پوچھتے ہیں گویا آپ مجیدی ہیں کہنے اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے) اور بہت سے علوم کی نفی صاف صاف مذکور ہے احادیث میں ہزاروں واقعات (نفی غیب کے) ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے پورے عکس صوفی کی عبارت پڑھ لی خدا لگتی کہنے کہ اس میں محاذ اللہ حضور ﷺ کی تو صحت ہے؟ یا کتر مثال دے کر علم غیب کلی کی نفی کی گئی۔ یہ شور تو ایسا ہے کہ جب اللہ نے غیر اللہ کے مکھی اور چھپر کے خالق نہ ہو سکنے کی مثال پیش کی تو شرک بت پرستوں نے جلوس نکال دیا کہ اتنی بری مثال خدا نے کیوں دی تب یہ آیت اتری۔ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا يَبْغُضُ فَمَا فَوْقَهَا" (سورۃ بقرہ پارہ 1 رکوع 3) (ترجمہ) اللہ اس سے نہیں شرماتے کہ چھپر یا اس سے بڑھ کر حقیر مکھی کی مثالیں قرآن میں بیان کریں۔

اعتراض :- 19 دیوبندی نبی اکرم کے استاد ہیں۔ (براہمین القاطعہ)

الجواب :- خواب کا واقعہ ہے جو تعبیر میں اصل سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے اس پر اصل کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ نہ احکام رب ہوتے ہیں۔ واقعہ یوں لکھا ہے "کہ ایک صالح بزرگ فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اس کا کلام کرتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا

کہ جب سے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا کہ یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا" صفحہ 26 استاد کا لفظ شیعہ نے خود ایجاد کیا ہے۔ وہ تہمت کے ایجاد اور از خود بات بنانے میں دنیا کے استاد ہیں۔ کیا کسی کا دوسرے ملک میں آنا جانا ہوا اور وہ زبان بولنے لگے تو ان کا شاگرد کہلائے گا؟

اعتراض :- 20 نبی اکرم کا نہیں بلکہ شیطان کا علم ثابت ہے۔ (معاذ اللہ)

الجواب :- بددیانتی ہے۔ کسی خاص بات کا مجرم، شیطان، گنہگار وغیرہ کو علم ہوتا اور پیر فقیر نیک حتیٰ کہ پیغمبر کو اس غلط اور گناہ کی بات کا علم نہ ہوتا۔ کسی مذہب میں غلط اور پیر پیغمبر کی توہین نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ علم نہ ہونا کمال اور باعث نجات ہے۔ ورنہ پولیس دھرم کی تشکیش ہوتے ہوئے کبارہ ہو جائے گا۔ شیطان جرم کرتا کرتا ہے جن ہو کر ساری زمین پر پھرتا ہے۔ قرآن میں ہے
 اِنَّهُمْ يَرْتَابُونَ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَلْبَسْ لَهُمُ الْبُيُوتُ فَهُمْ لَا يَخِفُّونَ
 (ترجمہ) بے شک وہ شیطان اور ان کی پارٹی تم کو دیکھتی ہے۔ جہاں تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا مددگار (گناہ کرانے والا) بنایا ہے۔ جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔

(سورۃ اعراف پارہ 8 رکوع 3)

حدیث میں ہے کہ شیطان انسان میں ایسے چلتا ہے جیسے خون (بخاری جلد 1 صفحہ 464)

اب شرکوں کی ذلیف قلبی اور کور باطنی دیکھئے کہ وہ حضرت نبی و علی کو علم غیب کلی میں خدا کا شریک بناتے ہیں مثال خود دیتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کا علم اور گردش در دنیا اتنا وسیع ہے تو ان کی کیوں نہیں ہے؟ جیسا اہل حق مسلمان اس باطل عقیدہ اور قیاس فاسد کی تردید میں یہ کہتے ہیں ان کی جنس اور ہے ان کا مقصد پیدائش اور کارحیات اور ہے جو ان کو خدا کی نص سے ملا ہے۔ تو شور مچا کر کتب و رسائل چھاپتے اور جلوس نکالتے ہیں کہ حضور ﷺ کے علم کو شیطان سے کم کہہ کر توہین کر دی جالانکہ توہین انہوں نے خود کی کہ شیطان کے علم گناہی ہے حضور کے علم شرعی کا موازنہ کر دیا (معاذ اللہ) جب کہ ہر دور کے گناہوں کی ایجاد کا ان کے اڈوں کا دہاں پر فاسق کارندوں اور ان کے پیغمبروں کا علم ہوتا۔ اس دور کے نیک آدمی کے لئے باعث عیب ہے چہ جائیکہ یہ نام کے مسلمان قرآن وحدیث کے صریح منکران شیطان علوم کو حضور ﷺ کے لئے باعث کمال بتادیں دنیا کا سب سے بڑا کارآمد علمہ شعر گوئی ہے۔ ہم اقبال، سعدی، حالی کی اسی لئے عزت کرتے ہیں۔ مگر خدا اس سب سے بڑے کمال کو حضور کے لئے عیب بتاتا اور شعر جاننے کی نفی کرتا ہے۔

”وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ“ ☆ (سورۃ النحل رکوع 4)

(ترجمہ) ہم نے اپنے پیارے کو شعر کہنا نہیں سکھایا نہ یہ اس کی شان کے لائق ہے۔ یہ تو ذکر خدا اور کھلا قرآن سکھاتا ہے۔

کاٹ کہ پیدائش و وفات کے دنوں میں غیر مسلموں کی نقالی کرنے والی اور سرکوں بازاروں میں ناچنے کودنے والی بے نماز بے شرم و تہ آن وحدیث کا دین سیکھتی اس پر عمل کرتی، مساجد و مدارس دینیہ کو آباد رکھتی، حضرت نبی و علی (علیہما السلام) کی پیروی کا نئی تو کو کیوں، ناچوں قوم کا ایمان جیب اور عزت لوٹنے والے مذہبی پیشواؤں سے نجات پاتی اور سیدھی جنت چلی جاتی (آمین)

علم غیب خاصہ خداوندی ہے:

شیعہ بریلوی مستند علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

(1) سورۃ لقمان کی آخری آیت میں علامہ طبرسی فرماتے ہیں۔

”وقد روى عن ائمة الهدى عليهم السلام ان هذه الاشیاء الخمسة لا يعلمها علی التفصیل والتحقیق غیرہ تعالیٰ“

(ترجمہ) ائمہ ہدایت اہل بیت نے فرمایا۔ کہ ان پانچ باتوں کو صرف اللہ ہی جانتا ہے اور ان پانچ باتوں کو تفصیل اور تحقیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (تفسیر مجمع البیان جلد 8 صفحہ 324)

امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ کہ ان پانچ باتوں پر نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہے اور نہ کوئی رسول و نبی (امام)۔ نہج البلاغہ صفحہ 497 میں حضرت علی کا بھی یہی ارشاد ہے

(2) تنویر المقیاس تفسیر از ابن عباس (صفحہ 87 طبع مصر قدیم) میں ہے

”میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے، فضلیں، پھل، بارشیں اور عذاب ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں کہ

تم پر عذاب کب آئے گا اور تم سے یہ نہیں کہتا (بشر نہیں ہوں) آسمان سے فرشتہ بن کر آیا ہوں“ الخ

اس آیت کے تحت کنز الایمان کے حاشیہ میں علامہ نعیمی مراد آبادی لکھتے ہیں۔ ”خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے

اور انبیاء و اولیاء کو (جزوی) علم غیب اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے“ (تفسیر قرآن صفحہ 492)

یہ تو سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ معجزات و کرامات برحق ہیں مگر وہ خدا کا فعل ہیں ہر وقت ہر کسی پر ہر محالہ میں ظاہر نہیں ہونے

اللہ تعالیٰ جب چاہیں کسی شریعت کے پابند بندے پر ظاہر کر کے اس کی بزرگی بڑھا دیتے ہیں۔ منہ

اعتراض :- 21 نبی اکرم کے بعد بھی کوئی نبی آ سکتا ہے۔ (تحدیر الناس)

الجواب :- ہاں یہی یاد دہانی سے یہ طعن کیا جاتا ہے۔ ورنہ حضرت بانو تو توئی سب بزرگوں سے بڑھ کر حضور ﷺ کی ختم نبوت ہے

ہمہ گیر شان رسالت بیان فرمانے والے ہیں۔ دراصل یہ حضرت ابن عباس کا اثر، حدیث موقوف بر صحابی بیان کرتے اور الہامی سچا مان کر بھی حضور کی ختم نبوت پر آٹھ نہیں آنے دیتے۔

ختم نبوت اور 7 زمینیں:

وہ اثر یہ ہے کہ سات آسمانوں کی طرح سات زمینیں بھی ہیں جیسے قرآن کی ایک آیت ہے۔

”اللہ الہی خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَ مِنْ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِيَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَأَنَّ اللَّهَ قَلِيلٌ مَّا يَحْصِيهِ عِلْمًا. (سورۃ طلاق پارہ 28 رکوع 18)
(ترجمہ) اللہ نے سات آسمان بنائے اور اتنی زمینیں بھی جن میں خدا کا حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جانو کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز کو گہرے ہوئے ہے۔

7 زمینوں کی مفسرین نے کیا تشریح کی ہے۔ ہم یہاں اس کی بحث نہیں کرتے صرف یہ بتاتے ہیں کہ اگر اثر ابن عباس صحیح ہے تو انہی آیات بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ الفاظ ابن عباس یہ ہیں کہ ”وہاں بھی انسان ہیں۔ تمہارے آدم، لوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ﷺ کی طرح وہاں بھی انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں ہیں۔“ اب اس بات کو ختم نبوت کے مخالف جان کر بریلوی کب گلے لگنے تو انکار کر دیا حضرت نانوتوی نے اسے صحیح جان کر حضور ﷺ کی ختم نبوت ایسے بیان کی کہ ان سب پر بھی آپ کی برتری اور عظمت و فوقیت ثابت ہو جائے۔

۔ یہی وہ بات تھی جس کا افسانہ کر دیا۔

حضرت نانوتوی نے تخریر الناس اور مناظرہ عجیبہ وغیرہ میں شان ختم نبوت پر جو کچھ فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ختم نبوت کی تین قسمیں ہیں

(1) رتبہ (2) مکانی (3) زبانی ان سب میں حضور ﷺ سب پر فائق ہیں۔

رتبہ کا معنی رتبہ ہے۔ یعنی حضور ﷺ سب سے پہلے پیغمبر بنائے گئے۔ کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کا روح اور بدن نہیں ملا تھا۔ (مکلوذ) پھر باقی پیغمبروں کو نبوت آپ کے طفیل ملی۔ گویا وہ آپ کے شاگرد، نبوت میں محتاج اور خوشہ چین ہوئے۔ اور آپ کا مرتبہ سب سے اوپر رہا۔ مکانی کا مطلب یہ ہے کہ سب انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے علاقوں، قوموں اور محدود رقبوں اور زمانوں کے لئے بھیجے گئے اس پر لا نداد آیات ہیں۔ مگر حضور ﷺ دنیا کے تمام رقبوں سب ممالک بلکہ سات زمینوں والوں کے لئے بھیجے گئے اور ان کے پیغمبروں نے آپ کا خاتم النبیین ہونا ان کو بتایا ہوگا۔ جیسے یہاں حضرت موسیٰ و عیسیٰ وغیرہم علیہم السلام نے حضور کے آنے کی بشارتیں اپنی قوموں کو سنائی تھیں۔

”وَمَنْبَشُوا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ (سورۃ صف پارہ 28 رکوع 9)

(ترجمہ) میں (عیسیٰ) خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے بعد ایک عظیم پیغمبر آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس موضوع پر تمام (تین سو تقریباً) آیات کا احاطہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی پھر کراچی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ختم نبوت کامل تین حصے میں کر دیا ہے مثلاً
1۔ ”لَقَدْ بَيَّنَّاهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“

(ترجمہ) فرمائیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول بن کر آیا ہوں۔

2. "نَزَلَ الْفُرْقَانُ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا"

(ترجمہ) اللہ نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ سب جہانوں کو ڈرانے والا ہو۔

3. "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا"

(ترجمہ) آپ کو ہم نے سبھی لوگوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مسئلہ کی تشریح سے پہلے ہم فرقہ پرست مسلمانوں کا ختم نبوت کا حق ادا نہ کرنے کا تاریخی لطیفہ سن لیں۔

مسلمانوں کی محکومی اور قلت کی وجہ و لطیفہ:

یہاں تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام محسوس نہ کریں تو اپنا درد دل بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ قیامت کے دن خدا صحابہ کرامؓ و تابعینؓ کے بعد اگر تمام بادشاہوں سے قرآن وحدیث واجتماع امت کے خلاف بننے چلنے والوں فہر قتل سے اور ایک دوسرے کی تھلیل و تکفیر کرنے والے لیڈروں سے سوال کرے کہ "سب دنیا کے ہادی اتنی بڑی شان والے پیغمبر کا دین تم نے غیر مسلموں تک کیسے پہنچایا کہ وہ تو تم 714000000 ارب سے (5 گنا) زیادہ ہو کر کفر پر جسے تم سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد، دیوبندی، بریلوی بن کر ایک دوسرے کو ایمان سے محروم اور اسلام سے خارج بتاتے رہے تم نے پہلی صدی ہی میں یہود و مجوس سے مل کر اپنے دوزاں دشمنی (عثمان و علی) شہید کئے۔ جمل و صفین میں مالک بن خارث بن ابراہیم اشتر ثقفی کے ہاتھوں 80 ہزار کی تباہی پھر متافق عراقیوں سے حادثہ کر بلا کر اچکنے کے بعد برائے قصاص مختار بن عبید ثقفی کے ہاتھوں 80 ہزار کی بربادی پھر معز الدولہ اور تاناریوں اور تادر شاہ سے بغداد و مصر دہلی میں کئی لاکھ مسلمانوں کے تباہ کرانے پر ہی راضی نہ رہے بلکہ خلفاء ثلاثہؒ کے بعد موجودہ اسلامی ممالک کو فتح کر کے ذبح کرنے والے بنو امیہ کے خلاف سازش کی۔ اور بنو عباس نے ایرانیوں کے پیشوا ابو مسلم خراسانی جیسے سفاک کو ساتھ ملا کر اموی عرب لاشوں کا ڈھیر لگایا پھر ان پر میزیں بچھا کر ناشتے کئے۔ فتوحات کا دروازہ ایسے بند کیا کہ اگر امویوں نے چین سے یورپ کی طرف یا ترکی عثمانیوں نے اپنے دور میں کھولنا چاہا تو صفوی ایرانی 40 لاکھ سنت کے پابند مسلمانوں کو ذبح کر کے ان پر حملے کر کے اپنے قائد و امام یورپ کو بچاتے رہے۔ جب خلفاء راشدینؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو ماننے والے افغانی مسلمانوں نے محمد بن قاسم کے بعد سلطان محمد غوری، سلطان محمود غزنوی، خلجی ایک، غلامان اور شاہان مغلیہ نے ہندو کو فتح کر کے 800 سال مسلمان حکومت تو بنائی مگر اولیاء کرامؓ اور چند علماء و فقہاء دین کے سوا کسی نے ہندوؤں، بدھ مذہب والوں کو مسلمان بنانے کی کوشش نہ کی یورپ سے بھیک کو اپنی بھوک کا علاج بنا۔ فرانسیسیوں کے بعد برطانیہ کو بھی صنعت و حرفت اور تجارت میں ملانے کے بعد سیاست بھی ان کے حوالے کر دی۔ انہوں نے ہندوؤں کو ابھار کر جمہوریت کا سبق پڑھایا ہم نے ان کے جمانے میں آکر 22 میں سے صرف 5 اکثریتی مسلم صوبے لئے پھر سازش سے سندھ، پنجاب اور بنگال بھی آدھے آدھے

تغیر سمیت ہم سے نکل گئے۔ یہاں نفاذ اسلام کے لئے 10 لاکھ مسلمانوں کی قربانی اور کروڑ بھری بے دلی اور ہجرت کے بعد ہم نے حسب وعدہ قرآن و سنت کا تو نہیں بلکہ صرف انگریزی لاء ہی نافذ کیا۔ اب اکیسویں صدی کے عشرہ اول سے انگریز کے امتیازوں پر ہی ہم اپنے ہر نیک مسلمان کو دہشت گرد کہہ کر مار مروا رہے ہیں۔ نیو افواج سے افغانستان و عراق کو تباہ کر چکے ہیں ہمارے سب حکمران صرف انگریز کے آگے جھکتے اور اسے سجدے کرتے ہیں۔ مکہ، مدینہ والے اور خدا، رسول کے قانون کا نام لیتا نہیں چاہتے۔

کیا خدا کے دربار میں اپنی یہ تاریخ اور فاتح دنیا اسباب رسول ﷺ کے دشمنوں کے ہاتھوں اپنی جابی سا کر ہم سرخرو ہو جائیں گے؟

اے سب مسلمانو! ابھی توبہ کا وقت ہے۔ اپنی روش بدلو۔ قرآن و سنت کے بعد خلافت راشدہ، صحابہ و اہل بیت کرام کے اعمال صالحہ کو اپناؤ۔ جدا جدا فرقہ دارانہ رسوم کو چھوڑ دو تا کہ خدا کا قانون قرآن و سنت نافذ کر کے پھر دنیا کے فاتح بن جاؤ۔

۔ سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اب اصل مسئلہ ختم نبوت کی طرف آئیے:

میں نے تحذیر الناس دیا ہے پوری پڑھ لی۔ کتاب انتہائی عام مضامین مشکل انداز میں فلسفہ و منطق کی عام فہم مثالوں سے لبریز اور مشن محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سمندر میں غوطہ زنی کراتی ہے۔ تعجب ہے کہ مغرضین 3 مختلف مقامات سے چند سطروں کو نکال کر اپنی مرضی تکفیر کے مطابق ایک مربوط عبارت ظاہر کرتے ہیں (جیسے کوئی تین اسوات کے سر، ٹانگیں، دھڑ، غلغلیہ، ٹیٹھہ کر کے پھر ایک نئی بیہودہ باڈی بنا لے اور کہے کہ یہ میت اور اس کی شکل کتنی بری لگتی ہے) اعلیٰ حضرت اپنے کمالات سے جانے پہچانے اور تکفیر بازی میں مشہور ہیں۔

اب حضرت نانوتوی کی تحذیر الناس سے چند عبارات پڑھیے پھر خود انصاف سے فیصلہ فرمائیے۔

1۔ زید کے اس سوال کہ اثرا بن عباس سے سات زمیں ان میں 7 انسانی قومیں پھر ان کے اتنے تغیر عقیدہ ختم نبوت کے خلاف نہیں؟

جواب :- بعد حمد و صلاۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اہل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کج فہم نہ ہو۔ سو حوام انبیاء کرام اور راسخون فی العلم عوام نہیں خواص ہوتے ہیں۔

(تاسم العلوم نمبر 1 مکتوب دوم صفحہ 4)۔

کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نمایاں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدیم یا تاخیر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (جیسے کسی لشکر کا قائد و امام اس کے پیچھے،

آگے یاد میان میں چل پھر سکتا ہے) پھر مقام مدح میں "وَلَيَكُنْ رُسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ" (لیکن اللہ کے پیغمبر اور تاجدار ختم نبوت ہیں) فرماتا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر صفحہ 3)

2- سو اسی طور پر رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اور وہ آپ کی نبوت کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے غرض جیسے آپ نبی اللہ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔

3- اور یہی وجہ ہوئی کہ شہادت "وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ" الخ اور انبیاء علیہم السلام سے ایمان لانے اور آپ کے اہل اور اقتداء کا عہد لیا گیا۔ اور آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میرا اتباع کرتے۔ علاوہ ازیں ہر نزول حضرت عیسیٰ کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ 4)

4- "کہ نبوت کمالات علمی میں سے ہے اور آپ جامع العلوم ہیں اور انبیاء باقی جامع نہیں غرض جو بات حدیث و تواتر علم الاولین (مجھے پہلے پیغمبروں کے علوم دیئے گئے) سے ثابت ہوئی مع شی زائد آیت مذکورہ (بالا) سے ثابت ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ 6)

5- سو وہ یہ ہے کہ تقدیم تاخیر یا زمانی ہو گا یا مکانی یا رتبی یہ تین نوعیں ہیں۔ باقی مفہوم تقدم و تاخر ان تینوں کے حق میں جنس وار ظاہر ہے کہ مثل چشم و چشمہ و ذات وغیرہ معانی لفظ معین کی تسمیہ ہیں (یعنی لفظ معین کے عربی میں تین معنی ہیں۔ آنگہ پانی کا چشمہ، کسی شخص کی ذات۔ ان میں تقدم و تاخر ہو سکتا ہے تو زمانی، رتبی، مکانی ختم نبوت میں تقدم و تاخر سے آپ کی ذات پر حرف نہیں آتا آپ اول ہوں در میان میں ہوں سب سے آخر میں ہوں سب پر آپ کی برتری فوقیت اور جامعیت ہے آپ سب کا گھیرے ہیں۔ اگلے پچھلے آپ کے پیچھے ہیں۔ ظاہر چھپے سب آپ کے تابع ہیں۔

ختم نبوت زمانی پر ایمان۔۔۔۔۔ اور منکر کے کافر ہونے کا اعلان یوں فرماتے ہیں۔

6- سو اگر (معنی خاتم النبیین میں) اطلاق و عموم (دلیل مطابقی سے) ہے تب تو ثبوت ختم نبوت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم فرم خاتمیت زمانی بدالات الترامی ضرور ثابت ہے اور پھر بتقریحات حدیث نبوی مثل "انت منی بمنزلہ ہارون الا انہ لالی بعبدی" اے علی آپ میرے ہارون کی طرح بھائی ہیں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔

..... جیسا کہ ان (رکعات نماز) کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس (ختم نبوت زمانی) کا منکر کافر ہے (تحذیر الناس صفحہ 9)

7- اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہو گا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور آپ پر ختم ہو گا۔ (تحذیر الناس صفحہ 13)

8- بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں..... بالمثل ثبوت اثر مذکور و گناہ ثابت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین جنہیں جو یوں کہا جائے کہ:-

یعنی مخالف روایت ثقات ہے۔ (تخذیر الناس صفحہ 24) طبع کراچی عکس 1355ء

قارئین کرام! ان سب عبارات میں غور فرمائیے وہ کشیدہ 3 عبارات بھی آگئیں جن کو ایک جگہ مربوط بنا کر اعتراض کیا ہے تو آپ کا منکر ختم نبوت ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ نہ مرزا نیوں کو اجزاء ختم نبوت کا عقیدہ تراشنے کی گنجائش ہے۔ وسیع جامع اور سب سے افضل ختم نبوت کی شان فرضی مثالیں دے کر نمایاں کی گئی ہے فرضی اور واقعی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت جلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اے سب لوگو! اللہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور دوسروں کو لے آئے خدا اس پر قادر ہے" (پارہ 5 رکوع 16) "وَلَيْسَ جِثْنَا لَنُقْتَلَنَ بِاللَّهِ جِثًّا اَوْ خَيْنًا اَلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ اِلَّا زَخَفْنَنَ ذُنُوبَكَ اِنْ فَضَلْنَا عَنْكَ غِيْرًا" ﴿سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 10﴾

(زجر) اور اگر ہم چاہیں تو وہ وحی ہم آپ سے واپس لے لیں جو ہم نے آپ کو دی (بالفرض نبوت لے لیں) تو آپ اپنے لئے ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پائیں گے۔ ہاں یہ تو آپ پر رب کی مہربانی ہے بے شک آپ پر اس کا بڑی طاقت کا فضل ہے۔

اس کو آپ ایک حسی مثال سے یوں سمجھیں کہ ایک ارب پتی صنعت کار کے چھوٹے بڑے بہت سے بیٹے ہوں وہ سب کو کپڑے بنانا کر دیتا ہے۔ پھر ان سب سے محبوب اور لائق کو سب کا قائد اور انچارج بنادے اور یہ کہہ دے کہ پورے ملک اور دنیا میں ان کی ہی پروڈکشن اور پیداوار سپلائی ہوگی۔ نئی فیکٹری، کارخانہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا۔ بالفرض بعد میں کوئی سپلائی کا گودام، سٹور ہاؤس مارکیٹ بنائے اور منجربین کر پورے ملک میں ترسیل کرے تو نداس کی اس پر مہر لگے گی نہ خود وہ اس کی مثل اور ماڈل بنا سکے گا ورنہ صرف تنخواہ دار سرکاری ملازم ہو کر ملکی صنعت کی بڑی طوں کا مال سپلائی کرے گا اپنی مہر نہ لگائے گا جیسے کوئی ملازم ملکی کرنسی پر اپنا نام اور مہر نہیں لگا سکتا۔ اس سے آپ کو "علماء امتیٰیٰ علماء بنی اسرائیل" (اللہ بیٹ) کی حقیقت بھی سمجھ آگئی ہوگی

تخذیر الناس کی تائید سب علماء نے کی:

جب تخذیر الناس چھپی اور اعلیٰ حضرت نے شور سے اپنی شہرت بنائی تو سب کے محبوب اور پسندیدہ شہر لکھنؤ کے مستند علماء نے اس عبارت کی وضاحت اور حضرت نانوتوی کی شہادت یوں بیان فرمائی۔

"خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث ابن عباس صحیح و معتبر ہے اور اس سے طبقات تھنائیہ میں وجود انبیاء ثابت ہے اور بسبب اہل ان لا متناہی سلسلہ کے ہر ایک طبقہ میں ایک آخر انبیاء بہ نسبت اس طبقہ کے ہونا ضروری ہے لیکن مطابق عقائد اہل ملت یہ امر ہے کہ دعوت ہمارے حضرت (محمد رسول اللہ) کی ہی تمام مخلوقات کو شامل ہے پھر اس امر کا اعتقاد کرنا چاہئے طبقات باقیہ بعد عمر نبویہ نہیں ہوئے (بالفرض) ہوئے یا ماقبل ہوئے یا ہم عصر اور بر تقدیر اتحاد عصر و تبع شریعت محمدیہ ہوں گے اور ختم ان کا بہ نسبت اپنے طبقہ کے اضافی ہو گا اور ختم ہمارے حضرت کا نام ہو گا۔ تفصیل ان سب امور کی میں نے لکھا ہے دو رسالوں میں ایک سبکی بالایات الہیات علی وجود الانبیاء فی الطبقات دوسرے سبکی بدائع الوساوس

فی اثر ابن عباس میں کی ہے..... ابو الحسنات محمد عبدالحی (التونی 1304ھ) لکھنوی واقعی زید بوجاس تحریر کے کار
یافاس نہ ہوگا۔ (رحمہم اللہ) (بالعصر) و عندہ ام الکتاب مہر ابو الحیث محمد مہدی..... اور عدم تکفیر و تکلیف بخود
علماء دیوبند، سمار پور، گنگوہ، الہ آباد، آگرہ اور سورت نے اتفاق کیا۔ (بحوالہ تحذیر الناس صفحہ 40 مطبوعہ 1355ھ)
علماء دیوبند، سمار پور، گنگوہ، الہ آباد، آگرہ اور سورت نے اتفاق کیا۔ (بحوالہ تحذیر الناس صفحہ 40 مطبوعہ 1355ھ)

بریلوی کتب فکر کے مشہور عالم دہیر خواجہ قمر الدین سیالوی بھی حضرت نانوتوی کی حمایت کرتے ہیں۔
میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فکر ہے کہ میری
حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے
وہاں تک مترجمین (خان صاحب بریلوی وغیرہ صفحہ 116) ماخوذ از عبارات اکابر صفحہ 37

آیت وَ مِنْ الْأَذْهِبِ مِثْلُنْ کی تفسیر کا تو یہ موقع نہیں تاہم علماء دیوبند پر تکفیری مگن چلانے والے سورت طلاق کی اس آخری آیت
کی تفسیر دیکھیں پھر ترمذی مسند احمد مشکوٰۃ باب بدء الخلق تیسری فصل دیکھیں تو پتہ چل جائے گا کہ بروایت ابو ہریرہؓ خود حضور
ﷺ نے اس زمین کے نیچے 7 زمینوں کا اور یَنْزُلُ الْأَمْسِرُ سے مراد نزول وحی کا ذکر کیا ہے اسی طرح شیعہ تفسیروں میں
بھی بروایت امام رضاؑ 7 آسمانوں کا پھر ہر آسمان کے نیچے بالترتیب 7 زمینوں کا ذکر کیا ہے۔ اور امر سے حضور ﷺ کی ذات

مراد لی ہے دیکھئے تفسیر البرہان بحرانی جلد 4 صفحہ 350 مطبوعہ ایران۔
گو ہم خود ان کی واقعی تفصیل وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کے سپرد کرتے ہیں۔ مگر گالی تیرا اور توپ فتویٰ کے عادیوں کا
یوں شرفاء و علماء دین پر نہ برسن چاہئے۔ (رحمہم اللہ) (بالعصر)۔
اعتراض :- 22 نماز میں حضور ﷺ کا خیال آتا ہے۔

الجواب :- اس اعتراض سے بھی عوام کو خوب بھڑکایا جاتا ہے۔ مگر مسئلہ کی حقیقت اور سیاق و سباق کو چھپایا جاتا ہے۔ مراد
مستقیم فقہ کی کتاب نہیں کہ اس میں آپ کے خیال آنے کو اس لئے برا کہا ہو کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ تصوف خدائے تعالیٰ نے
انتہائی یکسوئی اور محبت نیز خالص خدا کی طرف عبادت میں دھیان ہونے کے لئے یا ایسی توجہ پیدا کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔
جیسے حدیث جبریل میں آپ نے فرمایا ہے "اعبدوا اللہ کالک ترواہ لان لم تکن ترواہ لانه یراک"
(بخاری جلد 1 صفحہ 12 و مسلم جلد 1 صفحہ 27)

(ترجمہ) اللہ کی عبادت یوں کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو ورنہ وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔
اب ہر مسلمان خدا کے بعد سب سے زیادہ محبت حضور ﷺ سے رکھتا ہے۔ خدا کی عبادت میں آپ کو بھی شریک کرنا باطلان
مسلمین ممنوع ہے۔ درود شریف پڑھتے وقت آپ کی طرف دھیان اور اظہار محبت سے صلاۃ ضروری ہے تو اسے سب سے آخری

فہمیں رکھا ہے جب تمام ارکان ادا ہو جاتے ہیں۔ جب ایک شخص نماز میں عدا حضور کا خیال لائے گا تو اس کی توجہ خدا سے ہٹ کر آپ کی طرف مبذول ہوگی۔ تو اخلاص اور عبادت میں خلل اور نقصان ہوگا۔ جب کہ کترین جانور کے خیال کو آدمی برا سمجھ کر نہ لائے گا نہ دھیان جائے گا تو عبادت خدا کی کے لئے وہ اتنا برا نہیں جتنا غیر خدا مقدس محبوب ہستیوں کا خیال لانا یا آنا برا تھا۔ وہ بڑا۔ محسوس نہ کریں تو آپ کی نفسیات کے مطابق مثال دیتا ہوں۔ آپ کسی بڑے تاجر وغیرہ سے لین دین کی بات کر رہے ہوں تو اس وقت جو تاجر خریدار بلا اجازت یا اچانک آجائے تو آپ کو بہت برا لگے گا۔ لیکن معمولی آدمی یا جانور آنے سے آپ کو کشت نہ ہوگی۔ میاں بیوی تنہائی میں پس پردہ قول و فعل کر رہے ہیں کہ اچانک ان کے ہاں باپ میں سے کوئی آجائے تو ان کو بہت برا لگے گا یا ہی توجہ پیا ر ختم ہو جائے گا جب کہ نا سمجھ بچہ یا کتا بلا آجائے تو وہ اتنے پریشان نہ ہوں گے۔ بس یہی نفسیاتی مسئلہ خدا کے بعد محبوب ترین ہستی اور رذیل جانور کی مثال دے کر دلی کامل سکھوں کے ہاتھوں بالا کوٹ جہاد میں شہید اور حضرت شاہ اسماعیل بن عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ نے سمجھایا ہے اور نیک مسلمانوں کے گھدہ وغیبت کو خلال جاننے والے دو فرقے ایمان بچ کر فرب و رات نکاتے آرہے ہیں۔

میں اپنی مثال سے سمجھاتا ہوں کہ میں 86-87ء میں جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں تخصص فی علوم الحدیث کا طالب علم تھا ہمارے انچارج و استاد حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی تھے جو مولانا بدر عالم میرٹھی مؤلف فیض الباری علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے۔ پاکستان کی محبوب ترین شخصیت حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ بانی ادارہ ہذا شاگرد خاں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، امیر مجلس ختم نبوت و فاتح قادیانیت برٹکفیر از قوی اسبلی پاکستان 1974ء عصر کی نماز کے بڑا ایک بزرگ ہمارے میں کلمے بیٹھے۔ عوام اساتذہ اور طلبہ 100 سے بھی زائد یہاں بیٹھتے ارشادات سنتے تھے۔ ہماری دلی تمنا اور دعا یہ تھی کہ اس مجلس خاص میں استاد محترم مولانا ادریس رحمہ اللہ ہمارے پاس آکر نہ بیٹھیں کہ وہ ہماری توجہ بنوری سے ہٹا کر اپنی طرف کھینچیں گے۔ جب کہ وہ کلاس میں ہم سے درسی خطاب فرماتے تو ہم چاہتے تھے کہ کہیں حضرت بنوری نہ آجائیں کہ ہماری نیابتی طرف رافب کر دیں گے۔ تو اس تجربہ کا حاصل یہ نکلا کہ ایک بڑی شخصیت دوسرے بڑے کی مجلس میں اچانک آکر حاضرین کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ عابد و معبود کا خاص رابطہ ایسی ہی محفل عبادت ہے کہ اس میں حضور ﷺ کا خیال آنا بہت اہم ہے۔ یہی حکمت حضرت شاہ محمد اسماعیلؒ نے سمجھایا ہے۔ جیسے خود فرماتے ہیں۔

”اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب راسخ آباء علیہ السلام ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے نکل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور تیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (تعلق و لگاؤ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ

کر لے جاتی ہے۔ حاصل کلام اس جگہ دوسروں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انسان کو چاہئے کہ آگاہی حاصل کر کے کسی مانع کے ساتھ اللہ عزوجل کے حضور سے بندہ کے اور نہ پیچھے ہوئے اور اس موقع پر اس غفل کا علاج اس طرح سے بیان کرنا مقصود ہے کہ ہر کس و نا کس کو سمجھ آ سکے۔

(صراط مستقیم صفحہ 95-96-97)

اعتراض :- 23 شیطان آپ کی شکل میں آکر کیسے امداد کرتا ہے۔ (ترجمہ کتاب الوسیلہ از ابن تیمیہ)

الجواب :- اس کے بڑے سائز کے صفحہ 41 کا عکس آپ نے دیا ہے اور چھوٹے سائز کے صفحہ 55-56 ہمارے سامنے ہیں اس میں آپ کا اشتغال انگیز جملہ ”شیطان نبی پاک کی شکل میں آکر مدد کرتا ہے“ ثابت نہیں ہوتا، ترجمہ آیت سے صفحہ کا آغاز ملتا ہے۔ ”اور جب وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا کہ یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے وہ (فرشتے) کہیں کے پاک ہے تو آئے خدا تو ہی ان کے سوا ہمارا مددگار ہے وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر جنوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔“ (سورہ سبار کوکوع 5 پارہ 22 رکوع 11) ترجمہ قرآن کے بعد وہ تفسیری عبارت یہ ہے جس پر آپ کو اعتراض ہے۔ فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے نہ زندگی میں اور نہ موت میں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں ہاں کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلاں شیخ، طریقت ہوں، اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی فلاں شیخ یا خضر ہے۔ حالانکہ وہ سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی گواہی دیتے ہیں۔

”جنات بھی انسانوں کے مانند ہیں ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم، باغی اور جاہل ہیں جبکہ دوسرے مسلمان صالح عبادت گزار اور مطیع فرمانبردار ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کئی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں ان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور بیابانوں میں دکھائی دیتے ہیں آنے جانے والوں کو کھانا پانی دیتے راستہ بتاتے اور ہونے والے واقعات کی خبریں دیتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ کھاتا اور یقین کر لیتا ہے کہ اس نے فلاں مردہ یا زندہ شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔“ کیونکہ ملائکہ شرک بہتان گناہ اور ظلم میں کسی کی مدد نہیں کرتے خدا فرماتا ہے۔ ”تو کہہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم اختیار والے سمجھتے ہو ان کو پکارو پھر وہ تم سے تکلیف نہ دور کر سکیں گے۔ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کا قرب چاہتے ہیں کہ کون خدا کے زیادہ قریب ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ واقعی خدا کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔“ (پارہ 15 رکوع 6)

شیعہ بریلوی حضرات خود سوچیں؟ کیا ان آیات میں انبیاء و ائمہ اولیا کی توہین ہے؟ یا ان میں خدائی صفات نہ ہونے کی بات اور اس کی نفی ہے۔

اعتراض :- 24۔ قبر نبی کے پاس دعا مانگنا بدعت ہے۔ از سبب القبول مصنفہ نور الحسن غیر مقلد مطبوعہ بمبھال
الجواب :- یہ صاحب بنام الحمد میٹ غیر مقلد ہیں۔ ان کو چھوٹے شیعہ بھی کہا جاتا ہے مگر عقیدہ توحید میں متحد ہیں۔ ہم چند
 باتوں میں ان سے اختلاف بھی رکھتے ہیں جن میں عند القبر دعا از خدا اور استشفاع از رسول ہم جائز کہتے ہیں۔ یہ صاحب بھی
 بمبھور رسول آداب زیارت رسول بطریقہ سنت بیان کرتے ہیں اور عکسی صفحہ 43 کے آخر کا ترجمہ یہ ہے۔
 ”نماز در مسجد نبوی پڑھ چکنے کے بعد حضور ﷺ کے ہاں حاضر ہو اور سلام پڑھے حضرت عبداللہ بن عمرؓوں سلام پڑھتے تھے۔

السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابی
 اس کے یاد جو اگر آپ ﷺ کی شان و صفات میں اضافہ کرے۔ جیسے

السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلقہ یا اکرم الخلق علی ربہ یا امام المتقین

وغیرہ یہ تمام صفات آپ کے لئے ثابت ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ امداد طلبی جائز نہیں اور صلاۃ و سلام تو ان باتوں
 سے ہے جن کا حکم دیا گیا ہے۔ چہرہ آپ کے حجرہ مبارک کی طرف اور پشت قبلہ کی جانب کرے۔ (حجر اسود کی طرح) ہاتھ اٹھاتا
 حجرہ کو بوسہ دینا ثابت نہیں۔ طواف کرنا اور آپ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں اور قبر مبارک کے پاس اپنے لئے دعا کرنا
 ثابت ہے۔“

ہم نے زیارت نبوی علماء اہل سنت دیوبند کے حوالہ جات بکثرت ہیں جن میں مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی،
 مولانا ظلیل احمد سہارنپوری، اور شیخ الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر کی تحفیم اللہ کی مستقل کتابیں ہیں۔ ان میں خدا سے دعا اور آپ
 ﷺ سے استشفاع جائز لکھا ہے۔

اعتراض :- 25۔ نبی پاک نے بغیر عدت کے نکاح پڑھ لیا۔

الجواب :- آپ پر بہتان ہے۔ حضرت زید نے اپنی منکوحہ زینب (جن کے متعلق خدا نے فرمایا زوجنا کما ہم نے وہ
 آپ کو بیاہ دی)۔ سے وطن نہیں کی تھی تو عدت واجب نہ تھی اسی واقعہ کے بعد ہے۔ ”ایمان والو! اگر تم مومنات سے نکاح کرو اور
 ملاپ سے پہلے طلاق دے دو تو ان پر عدت نہیں“ (سورۃ احزاب رکوع 6) اسی عکسی صفحہ پر بھی بلغۃ النحیر ان میں حضرت مولانا
 حسین علیؒ نے لکھا ہے۔ ”اے مومنو! اگر نکاح کرو مومنات کے ساتھ خواہ حیض کی عورت ہو یا اور قبل الدخول طلاق

دے دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دی گئی“ (بلغۃ النحیر ان صفحہ 227)

یہ حضرت کو غلطی لگی جو جمہور علماء کے خلاف ہے۔ مگر وہ اپنی تحقیق میں قرآن سے استدلال کرتے ہیں۔ ”جب دخول نہ ہو تو عدت
 گزارنے بغیر نکاح درست ہے اور علماء مفسرین طلاق کے بعد عدت گزارنے کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً تفسیر معالم المشرع
 ابنی التوتنی 516ھ میں ہے ”کہ مغیرہ بن ثابت حضرت انس سے راوی ہیں“ کہ جب آپ نے ان کے دروازہ کی طرف پشت

کر کے پیغام دیا اس نے کہا خدا سے استخارہ دشورہ کروں گی۔ چنانچہ گھر کی مسجد گاہ میں استخارہ کیا۔ تو قرآن میں زوجہ نکاح والی آیت اتری۔ زینب ہم نے آپ کو بیاہ دی (کہ اس نے مشورہ ہم سے کیا) تو آپ بغیر اجازت ان کے گھر چلے گئے۔ اور بہت بڑا دلیر (بکری ذبح کر کے) صحابہ کرام کو کھلایا۔ (تفسیر بغوی جلد 3 صفحہ 532)

تفسیر بیان القرآن تھانوی جلد 3 صفحہ 176 میں ہے۔

”پھر جب زید کا جی اس (زینب) سے بھر گیا یعنی طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی تو ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا۔“

تفسیر جلالین کی شرح کمالین جلد 5 صفحہ 148 اس آیت احزاب کے تحت ہے۔

”آخر کار پیشگوئی کے مطابق حضرت زید نے طلاق دے دی اور عدت سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ کا نکاح حضرت زینب سے معروف طریقہ کے برخلاف صرف اللہ کے حکم سے قرار پا گیا“

شیعہ تفسیر طبری جلد 7 صفحہ 360 پارہ 22 میں ہے۔

”اس کا معنی یہ ہے کہ جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی نکاح سے دل بھر گیا تو اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت گزر گئی..... تو ہم نے وہ آپ کو بیاہ دی“ الخ

تفسیر العباس از ابن عباس میں ہے ”يقول اذا خرجت من عدتها من زيد زوجنا كها“ الخ

کہ جب حضرت زید سے طلاق پا کر عدت سے فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ سے نکاح کر دیا۔

تفسیر طبری جلد 8 صفحہ 111 اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

”کہ حضرت زید کے طلاق دینے اور اس سے جدا ہو جانے (عدت کے بعد) کے بعد زینب کی آپ سے شادی کر دی“

تفسیر کبیر رازی جلد 25 صفحہ 212 میں ہے۔ ”کہ جب زید نے اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت ختم ہو گئی (تو ہم نے آپ کو بیاہ دی تاکہ مومنین پر اپنی مصیبتی بہو کے ساتھ نکاح کرنے میں حرج نہ رہے)

اسی طرح تفسیر بیضاوی، مدارک، خازن، ابن کثیر، فوائد قرآن از عثمانی میں طلاق کے بعد عدت گزارنا پھر آپ کی زوجیت میں آنا لکھا ہے۔ بلکہ صحیح مسلم اور نسائی میں بھی عدت کا گزارنا لکھا ہے۔ (ہدایۃ النحر ان صفحہ 225)

حضرت کی ظلمی خدا معاف فرمائے۔ شیعہ کا اعتراض تو غلط ہوا کہ اہلسنت ناجائز نکاح یا بلا عدت شادی کے قائل ہیں یہاں شیعہ تفسیر طبری وغیرہ میں ایسی روایات ہیں جو بغیر انہ منصب کے منافی ہیں۔ ہم ایسی روایات کی نقل سے حتی الامکان بچتے ہیں شیعہ کی طرح نہیں کہ بات کا جتن کرنا یا بغض کا عقیدہ رکھ کر حضور ﷺ کی یا آپ کے محبوب قطعی جنتی صحابہ کرام کی غلط اور جعلی روایات سے یا صحیح روایات کو بددیانتی سے دشمنی کا جامہ پہنا کر ان محبوبان خدا کی کردار کشی کرتے رہیں جیسے کتب شیعہ اس گندگی سے بھر پوری ہیں۔

سرد کائنات سے زیادہ ایک لامنی فائدہ مند ہے۔ (اشہاب القاب)

اعتراض :- 26۔ خیانت ہے کہ گمراہ فرقہ کی بات اہل دیوبند کا عقیدہ بنا کر لکھ دی اور نہ حضرت مدنیؒ نے اس کا ردی لکھا ہے۔ یہ الجواب :- مسلم کفار کی کوئی بات بحوالہ قرآن لکھ دے۔ اور قرآن کا جواب نہ لکھے۔ اسی عکسی منہ 47 پر ہے۔

ایسے ہے کہ کوئی غیر مسلم کفار کی کوئی بات بحوالہ قرآن لکھ دے۔ اور قرآن کا جواب نہ لکھے۔ اسی عکسی منہ 47 پر ہے۔ یہ شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ماسک ذات سرد کائنات خیال کرتے ہیں۔ اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی ماننے ہیں۔ اور اپنی شقاوت قلبی اور تحف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لارہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ رسول متبول ﷺ کا حق انہیں پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وقات ہے اور اسی وجہ سے قبول دنا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وقات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ لعل کفر کفر لہائے کہ ہمارے ہاتھ کی لامنی ذات سرد کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام..... الخ

اب اس کے مقابلے میں ان حضرات ہمارے اکابر کے اقوال و عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔

یہ جملہ حضرات ذات پر نور ﷺ کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد رکھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت و جود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح ہر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا ہے اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں..... الخ

راہ مؤلف و مجیب یہاں اگر یہ کہے۔ کہ رافضی شیعہ ہادی برحق اور آفتاب رسالت کی شان میں گستاخی سے سب سے بڑا کر ہے تو بے جا نہیں۔ کہ وہ اپنے عقیدہ میں ائمہ کو عالم لدنی پیدا کٹی ایمان و ہدایت یافتہ اور آپ پر قرآن اترنے سے پہلے ہی لوح محفوظ والے اصل قرآن کا جافظ مانتے ہیں۔ اور دین کی کسی بات میں حضور ﷺ کا محتاج نہیں مانتے (دیکھئے علاء الدین باب دوم در شان علی) اسی لئے بزرگ خود شیعیان علی کی بزرگت مدح میں رطب اللسان ہیں۔ اور سوالا کہ اصحاب رسول کو مٹا اللہ مرتد کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت ابو بکر و عمر اور عثمانؓ کی خلافت پر اتفاق کیوں کیا تھا؟ (اصول کافی وغیرہ)

حضرت عمرؓ سے شیطان کا ڈر:

اعتراض :- 27۔ شیطان رسول پاک ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت عمرؓ سے ڈرتا تھا۔ (ترمذی)

الجواب :- کیونکہ جو اچھے امام مسجد عالم اور معزز بادشاہ تک لوگوں سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا پولیس خانے دار اور ایس پی ایف ڈرتے ہیں۔ عکسی منہ پر پوری حدیث نکلی ہے۔ کہ ایک کالی جیٹن نے حضور ﷺ کے ایک غزوہ پر صحیح سلامت راہیں اپنے ہنر زمان رکھی تھی کہ آپ کے سامنے دف ڈھولکی بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تو نے ہنر زمان

ہے تو بخار نہ نہیں تو اس نے بجائی شروع کی۔ (آپ کی اس اجازت سے وہ ناپسند عمل اب جائز ہو گیا تھا۔ کہ جائز و ناجائز کا مسئلہ آپ کے فرمان و عمل سے ہی ثابت ہوتا ہے۔) اتفاقاً حضرت ابو بکر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کی تشریف آوری سے وہ مسئلہ حضرت عمرؓ کے آنے سے رک گئی ڈھولکی سرین کے نیچے چھپالی اب حضور ﷺ نے فرمایا ”اے عمر تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے“ (ترمذی ابواب المناقب صفحہ 698)

اب اس بدیع عمر میں فرمان رسول پر شیغہ نے اعتراض کر دیا۔ جبکہ گانے بجانے والا خاص طبقہ حضرت عمرؓ کے نام سے آج بھی بدن ڈرتا اور فتوحات عمری اور آپ کے کارناموں کے ذکر خیر سے بھاگ جاتا ہے اسی باب کا دوسرا فرمان رسول بھی سچا ہے۔ ”جس کی (مجلس) میں عمر ہو۔ شیطان راہ چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔“ (مسلم جلد 2 صفحہ 276، بخاری جلد 1 صفحہ 520 وغیرہ) اس فرمان رسول کی صداقت بھی واضح ہے کہ عہد نبوت میں یہودی سازش سے مدینہ میں کچھ منافق شیطان ظاہر ہو گئے تھے مگر ناکام رہے۔ پھر یہی عہد صدیقی میں مرتد منکر زکوٰۃ اور حسنی کذاب بن کر سامنے آئے تو چھ ماہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صفایا کر دیا اور فتوحات شروع ہو گئیں۔ پھر عہد عمر میں کوئی شیطان ظاہر نہ ہوسکا اور 22 لاکھ مربع میل ممالک آپ نے فتح کئے۔ پھر فتوحات حضرت عثمان کے دور میں بھی بہت ہوئیں۔ مگر آخر میں شیطان منافق ظاہر ہوئے اور آپ کو شہید کر دیا۔ پھر عہد رضوی میں ان شیطانوں نے 80 ہزار مسلمانوں کو شہید کر کر خود آپ کو بھی شہید کر دیا۔ (لعنہم اللہ) اور ان کی سازش سے آج تک امت تین فرقوں میں لڑائی آرہی ہے۔ منہ

اعتراض :- 28- رحۃ للعالمین رسول اللہ کی مفت خامہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 218)

الجواب :- ایک ہے کسی خوبی اور مفت سے کسی کا موصوف ہونا۔ ایک ہے بطور لقب و علم کسی خاص پر بولا جانا۔ مولانا مکتوبی نے سوال کے مطابق یہی فرق بتایا کہ رحۃ للعالمین بطور لقب و علم تو آپ پر بولا جائے گا کہ خدا نے فرمایا وَقَدْ أَرْسَلْنَاكَ أَلَّا وَخَمَّةً لِّلْعَالَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ (سورۃ انبیاء پارہ 17 کو 7) کہ ہم نے آپ کو رسول بنا کر تمام جہانوں پر مہربانی کی ہے۔ مگر مہربانی اور دیوہدایت و رحمت مفت کے لحاظ سے ہے تو عام دیگر انبیاء وغیرہم پر بتاویل بولنا جائز ہے فرماتے ہیں جواب ”لَقَدْ وَخَمَّةً لِّلْعَالَمِیْنَ“ مفت خاص رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں کوئی اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط“ لفظ تاویل بتاتا ہے کہ بطور لقب آپ کا نام ہے۔

اعتراض :- 29 حضور ﷺ کے والدین کے ایمان کی بحث

الجواب :- اس نازک مسئلہ پر آپ نے ہماری دکتی رنگ کو دیا ہے اور 4 کتابوں کے حوالے دیئے ہیں تو عرض یہ ہے کہ ایک ہے قرآن دست سے کسی نفس مسئلہ کا ثبوت اس پر اجبالی ایمان لانا کافی ہے۔ جیسے قرآن میں بار بار آیا ہے۔ ”کہ خدا زندہ و کرم“

سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے" اس کی حسی مثالوں میں مرغی سے انڈا اور پھر انڈے سے زندہ چڑو ذکر کیا جاتا ہے۔ اور معنوی مثالوں میں حضرت آدمؑ سے قابیل، حضرت نوحؑ سے کھان، آذر سے حضرت ابراہیمؑ اور حضور ﷺ کے کلہ نہ پڑھنے والے چوں پھوپھوں کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جنہوں نے آپؐ کا زمانہ نبوت پایا اور دعوت کے باوجود کلہ نہ پڑھا اس سلسلے میں حضرت ابوطالب کی مثال سنی و شیعہ کتب اور سیرت سے واضح ہے۔ انڈیا کے انتہائی دلاؤ دار اور متعصب ترین شیعہ مقبول دہلوی اپنے ترجم قرآن آیت "إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ" پارہ 20 رکوع 9 صفحہ 469 کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

تفسیر تہی میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابوطالب عمر رسول خدا کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ آنحضرت ان سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ چچا جان لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے کہ میں قیامت کے دن اس کے ذریعے آپ کو فلاح پہنچاؤں گا اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ پیارے بیٹے میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں پھر جس وقت ان کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب نے جناب رسول خدا کے سامنے شہادت دی کہ حضرت ابوطالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہ لیا آنحضرت نے فرمایا میں نے تو ان سے سنا نہیں مگر مجھے یہ امید ہے کہ قیامت کے دن ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤں گا۔ نیز یہ ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں مقام محمود میں کھڑا ہوں گا تو اپنی والدہ کے حق میں اپنے والد ماجد کے حق میں اور ایک بھائی کے حق میں..... ضرور شفاعت کروں گا" کہ پھر اس پچا پر ٹھکن ہوئے تو اللہ نے تسلی کے لئے یہ آیات اتاری۔

"إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ" ☆

(ترجمہ) آپ کو جس سے پیار ہے اسے راہ ہدایت پر نہیں لاسکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہی ہدایت یافتہ لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (پارہ 20 رکوع 9)

"إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ" ☆

(ترجمہ) آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے اور ہدایت پر چلنے والوں کو وہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ (پارہ 14 رکوع 22)

پھر حضور ﷺ کو اور سب صحابہ مومنین کو اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے لئے دعائے مغفرت سے بھی خدا نے روک دیا۔ "حضرت نبی ﷺ اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ شرک کرنے والوں کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ اس کے بعد کہ ان کے لئے کھلا فیصلہ ہو گیا کہ وہ روزِ نبی ہیں۔ (سورہ توبہ، پارہ 11 رکوع 3) اس لئے خدا کے فیصلے کے سامنے حضور ﷺ اور مومنین بے بس ہیں۔ کو طبعاً ٹھکن ہیں جیسے اپنا آدمی طبعاً دقات پا جائے یا رشتہ دار قاتلونی سزا پا جائے۔ تو ٹھکن ہونا فطری ہے۔ اور قرآن کے مطابق ایسا یقین بھی ضروری ہے۔ اس سے ان حدیث میں کا جواب ہو گیا جو روایات کے مطابق عدم ایمان کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

ایمان والدین پر بحث نہ کی جائے:

مکرّمات خیرین اکابر اہلسنت خاص والدین کے متعلق ایمان اور عدم عذاب کے قائل ہیں۔ انہی روایات کی کتابوں اور شروح میں وضاحت ہے۔

1-2۔ اسی فقہ اکبر کے شارح علامہ ملا علی قاریؒ کچھ تنقید اور ناپسندیدگی کے باوجود مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

”راہ ابن حجر کا قول (ایمان والدین) اور حدیث ”ان کو خدا نے زندہ کیا اور وہ حضور پر ایمان لائے پھر وفات پا گئے“ حدیث صحیح ہے ہج کرنے والوں میں امام قرطبی اور حافظ ناصر الدین بھی ہیں مگر صحت حدیث ماننے کے باوجود یہ مسلم شریف کی حدیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔“ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 4 صفحہ 113)

3۔ مسند ابی حنیفہ کی شرح میں بڑی تفصیل یوں ہے۔ علامہ محمد حسن سنہلیؒ فرماتے ہیں۔

”یہ اور اس جیسی حدیثوں میں ان کے غیر مسلم ہونے پر وفات کا ذکر ہے۔ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ حنفیوں میں ظاہر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور متاخرین نے ان کا آگ میں نہ ہونا بتایا ہے اور اس پر خوب اصرار و مبالغہ کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس پر مستقل 3 رسالے لکھے ہیں اور اس پر احادیث نبویؐ اور آثار صحابہؓ سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ ملا علی قاریؒ اس پر خوش نہیں..... مگر یہاں ادب کا مقام احتیاط اور مسلک معتبر کی چاہتا ہے۔ متاخرین نے ان پر کفر کا اطلاق ناجائز بتایا ہے۔ اور عذاب نہ ہونے میں 3 مذہب ہیں۔

1۔ ان کو زندہ کر کے مسلمان بنایا گیا۔ یہ کمزور ہے۔ جنہوں نے ان روایات کو صحیح کہا ہے وہ حضور ﷺ کا یہ خاصہ جانتے ہیں۔ ورنہ ہر کسی کا آخری ایمان بوقت موت قبول نہیں ہوتا۔

2۔ نفرت۔ پیغمبر نہ ہونے کے زمانہ میں عذاب نہیں ہوتا جب کہ وہ خدا کو مانتے ہوں۔ پیغمبر نے خدا اور مقابلہ نہ کرنے والے کافر کو عذاب نہیں ہوتا۔ (جس نے پیغمبر کا زمانہ نہ پایا ہو) عذاب تو اس پر ہے جو سامنے جھٹلائے اور پیٹھے پھیر دے۔

3۔ وہ قدیم ملت ابراہیمی حنیفیہ پر تھے (جیسے حضرت سعید کے والد زید بن عمرو بن نفیلؒ کو آپ نے ایسا اور جنتی بتایا ہے، منہ) (صمیمین)

4۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے۔

کہ علامہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ان کو زندہ کیا پھر وہ ایمان لے آئے تو اللہ نے وفات دے دی۔ آپ کا ان کی زیارت کر کے استغفار سے روکا جانا پہلے کی بات ہے جو منسوخ ہو گئی اور متاخرین نے آپ کے آباء کو کافر کہنا منع قرار دیا ہے۔

(مسند ابی حنیفہ مع شرح عربی صفحہ 332)

علماء دیوبند بھی خاموش ہیں:

- 1- حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ (اللہ نے یہ مسئلہ گلدستہ توحید میں لکھا تھا تو امیر شریعت حضرت مولانا علامہ اللہ شاہ بخاری نے اسے کٹوا دیا کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ نہیں۔ چنانچہ وہ آج تک نہیں چھپتا۔
- 2- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔
- 3- یہ مسئلہ بہت نازک اور حساس ہے محققین نے اس میں گفتگو سے منع فرمایا ہے امام سیوطی نے 3 رسائل اس مسئلہ پر لکھے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کا ایمان ثابت کیا ہے۔ اگر کسی کو ان کی تحقیق پر اعتماد نہ ہو تب بھی خاموشی بہتر ہے۔ ان بہترمہ سے کہئے کہ ان سے قبر میں اور حشر میں یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کے بارے میں ان کا عقیدہ کیا تھا اس لئے وہ اس غلط بحث میں پڑ کر اپنا ایمان خراب نہ کریں اور نہ اہل ایمان کے جذبات کو بے ضرورت مجروح کریں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 1 صفحہ 25 شائع شدہ روزنامہ جنگ)

راقم گنجگار عقلی دلیل یہ دیتا ہے کہ کفر انکار کرنے اور نہ ماننے کا نام ہے۔ جب والدین آپ کے بچپن میں فوت ہو گئے انہوں نے نہ نبوت دیکھی نہ کلمہ و قرآن سنا تو کس چیز کے انکار پر کافر ہونا کہا جائے گا۔ ہاں روحانی مذہب قبولت پرستی تھا اور اسے دولت عبدالمطلب کہہ دیتے تھے۔ مگر یقینی طور پر بت کے سامنے سجدہ اور نذر و استمداد کی شہادت کے بغیر ہم کیسے مشرک یا جہنی معاذ اللہ کہہ دیں۔ جب کہ ایسے عربوں کا خدا پر یقین ہم مسلمانوں سے زیادہ تھا۔ حضرت عبدالمطلب کا ابراہم کے سامنے کعب کا ماننا خدا کو کہنا بڑی بات تھی۔

ہمارے شیعہ دوستوں کو اس مسئلہ سے اتنا اہلسنت پر نہ برسنا چاہئے۔ خود ان کی اصول کافی جلد 3 صفحہ 21-22 مترجم فارسی میں ”کتاب الکفر والايمان“ میں یہ باب ہے۔ ”کہ مومن (انبیاء و ائمہ سمیت) کافر کی پیٹھ میں ہوتا ہے پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ بے شک مومن کا نطفہ مشرک کی پیٹھ میں ہوتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا حتیٰ کہ جب مشرک ماں کے پیٹ میں آجاتا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی جب وہ اسے جنم دیتی ہے تو بھی اسے کوئی نقصان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس پر ظلم عمل جاتی ہے۔ (بالغ ہو کر اعمال لکھے جاتے ہیں) پھر اس کی فارسی شرح میں جواد مصطفوی صاحب فرماتے ہیں۔ ”یہ اس کا ظاہری حکم ہے اس کے واقعی ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی سے ولد الزنا کا حکم بھی مکمل جاتا ہے۔ کیونکہ جب ماں باپ کا کفر مشرک اولاد کے ایمان کو نقصان نہیں پہنچاتا تو ان کا گناہ و فسق بدرجہ اولیٰ اسے نقصان نہیں پہنچاتا“ (یعنی ماں باپ کے گناہ کا اسے نقصان نہ پہنچتا) اور یہ طعنہ آج ہر جسکی بطور بہتان و گالی بڑے بڑے صحابہ کرامؓ کو اپنی جہولی روا رکھ کر پودیتا ہے۔ معاذ اللہ

اعتراض :- 30 انبیاء کرام خطا کار اور گنہگار ہیں (شرح مسلم الثبوت)

الجواب :- اپنے سب شیعوں کی طرح یہ صاحب بھی بددیانتی اور بہتان تراشی میں اپنی جان پھپھان آپ میں سورہ جس سے ناراضہ کوئی خطا اور غلطی ہوا سے گنہگار کہا جائے۔ یہ کسی کا مذہب نہیں خود قرآن میں ہے۔

”وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا“

(ترجمہ) تمہارے اوپر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ بھول چوک سے غلطی کر بیٹھو ہاں گناہ تب ہوگا کہ جان بوجھ

کردل کے ارادہ سے کرو اور اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (سورہ احزاب، پارہ 21 رکوع 17)

چنانچہ علامہ بحر العلوم عبدالحی نکسودی شرح مسلم الثبوت میں اس عکسی صفحہ 359 پر یوں مسئلہ سمجھاتے ہیں

”کیا تم اہل حق اہلسنت والجماعہ کثر اللہ سواد ہم کو دیکھتے نہیں کہ وہ (بلا علم وارادہ) انبیاء سے بھول چوک خطا جازمانے ہیں جیسے بدر کے قیدیوں کے چھوڑنے میں انبیاء کے سردار علیہ السلام سے ہوا آپ کی آل ازواج اور اصحاب پر اور اور حضرت داؤد علیہ السلام سے کھیت کے فیصلہ میں اور دو عورتوں میں سے ایک کے حق میں جس کا ذکر صحیحین میں ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون کے ساتھ (داڑھی پکڑ کر) کیا جو کچھ کیا۔ اور جس وقت آپ سے کسی نے پوچھا کہ تم سے کوئی بڑا عالم بھی ہے تو فرمایا نہیں تو اللہ نے وحی بھیجی کہ ہمارے بندے خضر کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح کی بچے کو غرق ہونے سے بچانے کی دعا۔ حدیبیہ میں خواب کی تعبیر قبل از سال بتانا۔ پھر صحابہ اور آپ پر آزمائش آنا۔ اور بنا رجبہ پانا وغیرہ وَلَكِنْ لِّعَالَمٍ يٰكُنِ الْاَنْبِيَاءُ مَقْرُونٍ عَلٰى الْخَطَا (اللہ اعلم) لیکن انبیاء کو ان غلطیوں پر قائم نہیں رکھا جاتا (پاک ہو جاتے ہیں)۔“

یہ سب واقعات قرآن میں ہیں شیعہ بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ہم ان کی طرح منکر قرآن نہیں۔ جو توجیہ وہ خود کریں ہماری طرف سے دی کر لیں مگر نبیہا کو بیباک اعتراض نہ کرنا چاہئے شیعہ خود تو اصول کفر بھی انبیاء علیہم السلام پر مانتے ہیں۔

چنانچہ ان کی معتبر ترین کتاب اصول کافی جلد 2 صفحہ 289 کتاب الایمان والکفر میں ہے (مطبوعہ تہران)

”کہ کفر کی بنیاد تین باتیں ہیں۔ حرص، تکبر اور حسد۔ حرص تو آدم نے کیا کہ لالچ سے گندم کا دانہ کھایا۔ تکبر

شیطان نے کیا کہ آدم کو مجبور نہ کیا اور حسد آدم کے دو بیٹوں نے کیا جب ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔“

شیعہ کی مستند کتاب حیات القلوب جلد 2 صفحہ 994 امت محمدیہ کی فضیلت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اسے صحیح از حدیث

علی کہ میری امت سے نو باتیں اٹھائی گئی ہیں۔ (جو گناہ نہیں) (1) وہ کام جو غلطی اور نادانی سے کریں۔ (2) جو بھول جائیں۔

(3) یا دوسرے لوگ ان پر جبر و سختی کریں (4) وہ بات کہیں جو نہ جانتے ہوں۔ (5) وہ امر جس کی حالات نہ رکھتے ہوں۔

(6) وہ امر جس سے منظر ہوں۔ (7) حسد جس کا اظہار نہ کریں۔ (8) نیک و بد کا جو شکون ان سے دل میں گزرے اور ان

مجدد نہ کریں۔ (9) لوگوں کی وہ بری بات جو دل میں آئے مگر کسی پر ظاہر نہ کریں۔ (غیبت نہ کریں)۔
ان باتوں سے جب امت پر الزام نہیں تو انبیاء تو سب کے ہاں معصوم الزام سے پاک ہیں۔

اعتراض :- 31 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ (بخاری)

الجواب :- جھوٹ واقعی برا عیب ہے۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں جھوٹ اور تفسیر کا الزام انبیاء اور معصومین پر مانا اور لگایا جائے تو دین کا کوئی مسئلہ صحیح ثابت نہیں ہو سکتا اور حضرت ابراہیمؑ تو صِدِّیقاً نَبِیّاً تھے۔ اب آپ کی ذات کو اس عیب سے بچانے کے لئے واقعات کی توجیہ اور تعبیر ایسے کی جائے کہ آپ کی ذات بے عیب اور بے قصور ثابت ہو۔
چنانچہ عکسی صفحہ 266 مترجم بخاری پر حضور ﷺ حضرت خلیل اللہ کی صفائی یوں بیان فرماتے ہیں۔

”کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خلاف واقعہ بات جسے مخاطب ایسا سمجھے کبھی نہیں کی۔ ہاں صرف 3 دفعہ ہوئی۔ دو دفعہ تو اللہ عزوجل کی ذات کے لئے تھی

1۔ کہ بیمار ہوں۔ یعنی طبیعت خراب ہے کہ تمہاری بتوں کی تعظیم والی عید میں میرا دل پریشان ہے۔ شریک نہ ہوں گا۔

2۔ یہ ”تمہارے بتوں کی توڑ پھوڑ کی ہے (کسی کرنے والے نے) بڑا کدھمے پر کلبھاڑا نکاتے یہ کھڑا ہے۔ اس سے پوچھو

3۔ اپنی بیوی حضرت سارہ کو دین میں اپنی بہن ہونے کی نیت سے بھائی کہہ دیا اور بطور مجرہ اس کی عزت چُک گئی۔ تو بظاہر حضور ﷺ نے ان کو خلاف واقعہ امور کہا ورنہ حقیقت میں وہ تو یہ دل کا حال اور راز چھپانے کے لئے تھے واقعی دل بیمار تھا۔ واقعی کدھمے کے برابر بڑے بت نے آپ کو ان کی تباہی پر اکسایا کہ وہ اس کی طرف رجوع کر کے بے جان اور بے بس بتوں کی پوجا سے باز آجائیں۔ صرف خدا کو پوجیں اسی مقصد کو آپ نے اللہ کی ذات کے بارے میں کہا۔

اور ہم تو کہتے ہیں کہ بَلْ فَعَلَهُ پَرْدَفْ ہے۔ آپ فعلہ کہہ کر رک گئے۔ فعل کی نسبت بت کی طرف بظاہر بھی نہیں کی۔ بلکہ کَبُرْتُهُمْ هَذَا یہ بڑا کھڑا ہے۔ (اس سے تو پوچھو) مستقل جملہ اسیم خبریہ اسے بنا دیا۔

تیسری بات بھی سچی ہے۔ کہ اس وقت آپ اور حضرت سارہ کے سوا کوئی مومن نہ تھا تو ہم مذہب کو خاص نیت سے بہن بھائی کہنا جائز ہے۔ جیسے حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو، عمرؓ کو، اور پوری جماعت صحابہ کرامؓ کو اخی، اخوانی میرے بھائی فرمایا ہے۔

پھر کذب کا معنی جھوٹ عمد غلط بات کہنا ہی نہیں ہے لغت میں بھولنا، چوکنا، خطا کرنا بھی آتا ہے۔ اور ایسی نسبت کسی کے لئے کماؤ اور عیب نہیں۔ اور حضرت ابراہیم کو عیب سے بچانے کے لئے دوسرا معنی لینا ایمان کا تقاضا ہے۔ المنجد صفحہ 867 وغیرہ کتب لغت

نمسا ہے۔ کذب المستعین آنکھ نے دھوکہ کھایا۔ کذب الراي رائے غلط ہوئی۔ کذب السیر چلنے میں کوشش نہ ہوئی۔

کذب القوم السری لوگ رات کو نہیں چل سکے۔ قرآن میں بھی واقعہ معراج میں یہ معنی بیان ہوا ہے۔
”مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ☆ اَلْفَتَرُؤُةٌ عَلٰی مَا بَوِّیْ“ ☆ (سورۃ النجم، پارہ 27 رکوع 1)

(ترجمہ) دل نے جو کچھ دیکھا غلطی نہ کھائی۔ کیا جو کچھ اس نے دیکھا تمہیں شک ہے؟

پھر تعجب ہے کہ یہ معترضین شیعہ اپنے گھر کی خبر تو لیتے نہیں خود ہی اسی قصہ کو خلاف واقعہ جھوٹ اور تقیہ کا ہم معنی بنا دیا ہے۔ امام جعفر صادق سے راوی ہے کہ آپ نے فرمایا تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے۔ میں نے اسے (جھوٹ کا ہم معنی جان کر) توبہ سے پوچھا۔ یہ اللہ کا دین ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم یہ دین ہے بے شک یوسف علیہ السلام نے فرمایا اسے قاتل کا لالہ اور یحییٰ چور ہو! اللہ کی قسم انہوں نے کوئی چیز چوری نہیں کی تھی۔ اور بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں یا رسول اللہ! خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ (کتاب الکفر والایمان باب التقیہ جلد 3 صفحہ 308 اصول کافی مطبوعہ بازار شیرازی، تہران) اب آپ کو یہ چل گیا کہ خلاف واقعہ بات کہنے کا نام ہی تقیہ اور جھوٹ ہے۔ اور (شیعہ عقیدہ میں) یہ اللہ کا دین ہے۔ میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

اعتراض :- 32 کہ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ کی تو حسین ہوئی اور نبی کریم ﷺ نے بت پرست کے دودھ سے پرورش پائی۔ (کتاب شہادت)

الجواب :- یہ مرزا حیرت دہلوی آزاد خیال صحافی تھے۔ جیسے ڈاکٹر طحسین مصری تھے۔ باقاعدہ عالم دین یا کسی خاص گروہ کے قائل اعتقاد اور مرجع نہ تھے۔ غیر مقلد تھے۔ ان کی کوئی بات ہم پر حجت نہیں۔ یہ واحیات حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کی بے ادبی کر کے کہ وہ دین کی تعلیم و تبلیغ میں ناکام ہو کر گئے تھے۔ جیسے شیعہ کہتے ہیں۔ "کہ حضور جس مقصد ہدایت و تبلیغ اور انقلاب اسلام کے لئے آئے۔ تمام پیغمبروں کی طرح آپ بھی ناکام گئے۔ (پیغام بر جشن امام مہدی مطبوعہ 1980ء) تو عینی کی طرح ہم اسے کی نہیں مانتے۔ یہ اگر حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی غالبانہ تعریف کرتا اور حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ علیہم السلام کے مقابلے میں کامیاب بتاتا ہے جیسے شیعہ حضرت علیؓ و حسینؓ کو حضور ﷺ کے مقابلے میں کامیاب بتاتے اور ان کی ہی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ ہم اسے نہیں مانتے۔ خدا فرماتا ہے۔

"بَلِّغْ الرُّسُلَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ" کہ جن پیغمبروں کو ہم نے فضیلت ایک دوسرے پر دی۔ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَىٰ الْغَالِبِينَ ﴿۱۰﴾ (کہ سب پیغمبر تمام جہانوں سے افضل ہیں) تو وہ خود ایک دوسرے پر بھی فوقیت اور فضیلت رکھتے ہیں۔ تو ہمارے نزدیک مثنی ہو۔ عام شیعہ ہوں مرزا حیرت دہلوی ہو جو بھی پیغمبران اولوالعزم کا ذکر تنقیص شان سے کر اپنے محبوبوں کو ان پر ترجیح دے تو وہ بدترین گمراہ ہے۔

دینی بت پرست ماں (حضرت علیہ سعید) کے دودھ سے حضرت نبی کریمؐ کی پرورش یہ بھی جابلوں کو بھڑکانے کے لئے ذا کری اور دین محمدیؐ سے بیزاروں کی ایک تکنیک اور فن تقریر ہے۔ درنہا زروئے انصاف شیعہ ہی بتائیں کہ باقرؑ کی شہادت تاریخ و سیرت آپؐ نے 4 سال حضرت علیہ کے ہاں پرورش پائی تو 12 میں سے کسی امام نے ان کو مومنہ بتایا؟ اگر نہیں تو اپنے

انہ سے پوچھو کہ بت پرست عورت سے پردوش پانے والے پیغمبر کی تم اولاد اور جانشین دین کیسے بن گئے؟ جب کہ امام باقرؑ یوں سے ہیں۔ (جلاء العیون جلد 2 صفحہ 362)

موالہ نمبر 27 کے تحت امام جعفر صادقؑ کی حدیث گزر چکی ہے کہ ”مومن کا مشرک ماں کے لٹن میں رہتا ہے کچھ نقصان نہیں دیتا پھر وہ بچے اور (دودھ پلا کر) پردوش کرے بلوغ تک اسے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

(ملخصاً اصول کافی جلد 3 صفحہ 22 باب مومن کا مشرک کی پشت میں ہونا)

کس قدر تعجب اور ظلم کی بات ہے کہ جو لوگ پنجہ دکھا کر ہر مسلمان کے منہ پر بٹکا مارتے ہیں۔ کہ اس پیغمبر کے ہاتھ پر تو 5 آدمی بھی مومن جنتی محبت علیؑ نہ بنے تھے وہ ایسی لائینی باتوں سے جہلا کو بہلاتے دولت سے جبینیں بھرتے پورا سال متحدہ خالوں میں بڑے عیش سے گزارتے تا سمجھ افسروں کو اپنا ہموار بناتے سنت و شریعت کے پابند مسلمانوں کو ان سے مردواتے یا جلیں بھراتے اور ان کی مٹیوں کو امر کی ڈالروں سے خوب ترقی دلاتے ہیں۔

اعتراض :- 33 ران پر آدم اور حوا کا نام لکھیں تو احتلام نہیں ہوگا۔ (الرحمت فی الطب والحدیث)

الجواب :- یہ علامہ سیوطی کی مذہبی تفسیر کتاب نہیں۔ علم طب اور حکمت میں ہے۔ ایسی کتابوں میں شریعت کے خلاف چیزوں کی خصوصیات برائے علاج لکھ دی جاتی ہیں مثلاً شراب کے یہ فوائد ہیں فلاں گندی چیز یوں استعمال کرو تو یہ بیماری چلی جائیگی وغیرہ ان چیزوں کا حرام اور ناجائز ہونا اپنی جگہ یہی علماء دین و فقہ بیان کرتے ہیں۔

اب اس ٹکسی صفحہ کے باب 150 پر دوسووں کا علاج ہے۔ تین صورتیں بتائی ہیں ایک سے ہم کو اتفاق نہیں۔ باب 151 احتلام دفع کرنے کے متعلق ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ سوتے وقت سورۃ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ خَالِطًا تَحْتَ بَطْنِهِ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَصِرَ عَبْدُهُ وَكَذَبَ الشَّيْطَانُ وَعْدَهُ کہے تو کبھی احتلام نہ ہوگا۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنی دائیں ران پر حضرت آدمؑ کا اور بائیں پر حوا کا نام (بلا سیاحی) انگلی پھیر کر لکھے تو احتلام نہ ہوگا۔ اب اگر خالی انگلی پھیر کر لکھے جیسے کفن میت پر روشنائی بغیر چند آیات و احادیث کچھ علماء لکھنے کی اجازت دیتے ہیں تو اس میں بے ادبی نہ ہوگی۔ اس روشنائی سے بے ادبی ہے نہ لکھے۔ گناہگار ہوگا یہ ہم ناجائز کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ بے ادبی شیعہ کرتے ہیں تحفۃ العوام صفحہ 289 باب الاطفال میں ہے۔۔۔۔۔ برائے وضع حمل۔۔۔۔۔ حسب ذیل نقوش عورت اپنی دائیں ران پر لکھ کر بائیں ہر سات دفعہ علیؑ 7 دفعہ لے لے خدا کی ضمیر پھر خدا کے ذاتی صفاتی نام اور کلمہ طیبہ درود شریف لکھ کر بائیں ہاتھ لکھا ہے۔

شیخ کی کتاب تحفۃ العوام صفحہ 289 باب الاطفال میں ہے۔

1۔ ہر گاہ دلا نہ ہوتی ہو۔۔۔۔۔ سورۃ فجر 11 مرتبہ پڑھ کر آلہ تاسل پر دم کرے۔

2- بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین یہ شکل (پہلے الفاظ سمیت) لکھ کر راستہ ان پر حائل کے باندھ دیں یا آسانی بچہ ہوگا۔ ظاہر ہے بچہ ہونے تک یہ تعویذ چنار ہے گا۔ کافی وقت بے ادبی رہے گی۔

اعتراض :- 34 پیغمبر اسلام ایک منوار کے ہاتھوں درہشت زدہ اور بے حواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان)

الجواب :- جو لوگ خدا کی عظمت و شان اور ساری دنیا پر اس کی بادشاہت کا اعلان نہیں مانتے بلکہ صرف 14 معصومین کا پیدا کرنا مانتے ہیں۔ پھر ساری کائنات کی تخلیق ان مخلوقات کا نظم و نسق رزق و حاجت برآری اور تکمیلانی صرف اپنے ائمہ یا حضور ﷺ کے سپرد مانتے ہیں ان کو تقویٰ بھی فرقہ کہتے ہیں۔ گو حضرت علیؑ نے اس کے پہلے گروہ کو زندہ جلایا۔ تمام معتبر علماء شیعہ اور اصولی مجتہدوں نے ان کو کافر بتایا ہے (اصول الشریعہ فی عتقاد الشیعہ از محمد حسین دھکود وغیرہ)

مگر آج ہمارے نامی مجتہدوں کی مہربانی سے وہ 95% ہو کر سڑکوں پر شرکا نہ نعرے لگاتے ہیں اور کئی جاہل بے عمل سینوں کو بھی اپنا ہونا بتا لیا ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان سے خوب چلتے اور اس کی خوب مذمت کرتے ہیں۔ مگر کسی معترض نے 200 سال سے آج تک اعتراض کی عبارت کا آگاہ چھپایا وہ آیت وحدہ صرحت ہرگز بیان نہیں کی جس سے حضرت شاہ شہید نے یہ مسئلہ نکالا اور لکھا ہے۔ درنا اس ٹکسی صفحہ 139 کی عبارت خود اعتراض کا جواب دے دیتی ہے۔

”سوجب یہ کہ اللہ کو سفارشی ہم نے پیغمبر کے پاس ٹھہرایا سو گویا اصل مختار (سب کچھ کر سکنے والا) پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سوجب بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے سامنے ایک ذرہ نا چیز سے بھی کمتر ہیں“

توحید کی حقیقت جاننے والے اولیاء کرام اللہ کے سامنے سب مخلوق کو اس سے بھی سخت الفاظ میں تعبیر کرتے ہیں۔ جیسے حضرت سہروردیؒ کوارف المعارف میں مرفوع حدیث لکھتے ہیں ”کہ آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک سب مخلوق کو ادنیٰ کی معنی کی طرح نہ جانے“ اور حضرت نظام الدین اولیاء کے ملفوظات میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ مگر یہ سارے خدا کے مقابل مخلوق کی عاجزی، کمزوری، بے بسی بتاتے ہیں۔ در نہ مخلوق کے مقابل آپؐ اشرف المخلوقات۔ انبیاء سب سے افضل اور اولیاء سب کے محبوب ہیں اسی تقویۃ الایمان کی فصل دوم حقیقت ایمان میں ہے ”یعنی آدمی جب پیغمبر خدا ﷺ کو اپنے ماں باپ، اولاد اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے ان کی محبت سب سے زیادہ دل میں رکھے۔ (تقویۃ مع تذکیر صفحہ 139 طبع لاہور)

توحید الہی کی ایک جھلک:

حاصل یہ ہے کہ ہم آپؐ کی خدا سے سفارش اور خدا کی آپؐ کے ہاں سفارش سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ بارش دے و یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور درہشت میں آگئے۔ اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگوں کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے۔ پھر ان کو سمجھایا کہ کسی کو جو کسی کے پاس اپنا سفارشی ٹھہرائے تو یوں ہوتا ہے کہ اصل کاروبار اس کے اختیار میں ہو اور سفارش کرنے والے کی خاطر سے وہ کام کر دے سوجب یہ کہا کہ اللہ کو ہم نے سفارشی پیغمبر کے ہاں

خبر آیا سو گیا اصل بخار پغیر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی۔ سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے درجہ و ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ کہ سارے آسمان و زمین کو اس کا عرشِ قہر کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور بادِ جوہ اس بڑائی کے اس شہنشاہ کی عظمت نہیں تمام سلکا بلکہ اس کی عظمت سے چڑھتا ہوتا ہے..... پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اس کی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت۔ وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام گزار رہا ہے وہ کس کے روبرو سفارش کرے اور کس کا یہ منہ کہ اس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی (غلط) بات سنتے ہی مارے دہشت کے ہے جو اس ہو گئے اور عرش سے فرش تک اللہ کی جو عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے (یہ سب عرش کے چڑھانے والی حدیث کی شرح ہے)

میرا شیعہ دوست خدا کی عظمت اور مخلوق کی بے بسی اور اس کے پیارے مقررین کا اس کے سامنے گم سم رہنا اور خلافِ توحید کہہ کر بے حواس ہو جانا اگر اپنی دنیا پرست عقلِ نارسا سے توحین جانے تو چوتھے امام زین العابدین کا صحیفہ کاملہ پڑھ دیکھے بحار الانوار کتاب التوحید سے حضرت صادقؑ کے ارشادات پڑھ لے۔ حضرت امیر المومنین علیؑ کرم اللہ وجہہ کا بیچ البلاغ سے کلام موجب ایمان دیکھ لے تو شاید ہم مسلمانوں کی جان ان گویے مشرکوں کی زبان درازی سے بچ جائے۔

ہم چند آیات سے اس اعتراض کا خاتمہ کرتے ہیں۔

1. قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ریزہ ریزہ (اپنی آبادی سمیت) ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ انہوں نے رُخس کے بیٹا ہونے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ رُخس کے شایان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے جب کہ آسمان و زمین کی تمام مخلوق اس کے سامنے عاجز بندے بن کر آئے گی۔ (سورۃ مریم، پارہ 16 رکوع 6)

2. اے سب لوگو! تم اللہ کے فقیر ہو اور محتاج ہو۔ وہی غنی اور ستودہ صفات ہے وہ اگر چاہے تو تم سب کو ختم کر دے اور نئی مخلوق لا جائے اور یہ بات اللہ کے آگے کچھ مشکل نہیں۔ (سورۃ فاطر پارہ 22 رکوع 3) کیونکہ

3. اس کی طاقت یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو کُن کہتا ہے اور سب کچھ ہو جاتا ہے۔ (پس آخری آیت)

میرے شیعہ اور سنی دوست ان آیات پر غور کریں۔ یہود و نصاریٰ والے شرکانہ عقیدے نہ اپنائیں۔ کہ خدا نے چہارہ مومنین کو سب خدائی اختیارات عطا کر دیئے وہ (بیٹوں کی طرح) بااختیار نورس نور اللہ عالم الغیب بخار کل ہر جگہ حاضر و ناظر اور تقویٰ کے لئے کار ساز حاجت روا ہیں۔ بلکہ وہ خدا کا منہ، چہرہ، ہاتھ، پاؤں، اعضاء و ریسہ سب کچھ ہیں (دیکھئے اصول کافی کتاب الحجۃ وغیرہ) یہ سب غالباً نہ شرکی عقائد ہیں جن میں 98% زکری، سبائی تقویٰ بھی شیعہ مبتلا ہیں۔ علامہ ذھکوان کی ترمذی ہرکار مجلسی کی بحار الانوار جلد 8 صفحہ 365 طبع تہریز سے ترجمہ کر کے یوں کرتے ہیں۔

کن کن صورتوں میں غلو لازم آتا ہے:

”جاننا چاہئے کہ نبی و امام علیہم السلام میں کئی طرح غلو تصور ہو سکتا ہے۔

1۔ ان کو خدا (کی صفات والا) تصور کیا جائے۔

2۔ یا معبود مانا جائے۔ (جیسے مصائب میں ان کو پکار کر عبادت و عا میں ان کو شریک کرتے ہیں)

3۔ خالق و رازق ہونے میں ان کو خدا کا شریک قرار دیا جائے۔

4۔ یا یہ کہا جائے کہ خدا ان کے اندر ہے۔ (حلول کیا ہوا ہے) اور یہ خدا کے اوتار ہیں۔ (جیسے ہندو اپنے بڑوں کو ماننے ہیں)

5۔ یا خدا ان کے ساتھ متحد ہو گیا ہے۔

6۔ یا یہ نظریہ قائم کیا جائے کہ روحی والہام کے بغیر خود بخود غیب جانتے ہیں۔

7۔ یا ان کو انبیاءِ حلیم کیا جائے۔ (تو ان کو بغیر انہ صفت والا کہنا یا بغیر بد سے بھی افضل جاننا بڑا کبیرہ گناہ ہوا)

8۔ یا یہ اعتقاد کیا جائے کہ ان کی روحیں ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ (یا کائنات میں پھرتی اور حاضر ناظر ہیں)

9۔ یا یہ کہ ان کی معرفت تمام عباداتِ الہیہ سے بے نیاز کر دیتی ہے (کہ ہر شیعہ بغیر عبادت کئے اور گناہوں سے بچے قلعی جنتی ہے)

10۔ اور جب ان کی معرفت حاصل ہو جائے تو گناہ ترک کر نیکی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔ (اصول الشریعہ فی عقائد شیعہ صفحہ 31)

11۔ انہی سرکار سے منقول ہے کہ جو کبے ہم انبیاء ہیں تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو اس مسئلہ میں شک بھی کرے تو اس پر لعنت

ہے۔ (رجال کٹی صفحہ 194)

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اس شخص پر لعنت ہو جو ہمارے بارے وہ بات کرے۔ جو ہم اپنے بارے

نہیں کہتے اور ہمیں اس خدا کی بندگی سے ہٹائے جس نے ہمیں پیدا کیا اور پھر اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور اسی کے بقدر

قدرت میں ہماری جانیں اور پیشانیاں ہیں۔“ (رجال امامتانی جلد 3 صفحہ 236)

12۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں ”جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ خداوند عالم نے پیدا کرنے اور رزق دینے کا معاملہ اللہ

کے سپرد کیا ہے وہ تقویٰ کا قائل ہے۔ جبر کا قائل کافر اور تقویٰ کا قائل مشرک ہے۔ (اصول الشریعہ صفحہ 24-25)

ان تفصیلی حوالہ بات سے معلوم ہوا کہ شاہ اسماعیل شہید گستاخ نہیں بلکہ اس میں ائمہ اہل بیت ان کے شریک ہیں۔ اور

خود شیعہ غالی مشرک ہیں۔

تاریخی دستاویز کے باب دوم کا خلاصہ

عقیدہ تحریف القرآن الحکیم

سنی تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان کہلا کر خدا کی ذات و صفات و حقوق میں اوروں کو شریک کریں۔ مومن کہلا کر آپ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبیوں سے افضل 12 اشخاص اور آپ کے برابر مانیں ایماندار کہلا کر خدا کے قرآن پاک کو اس لئے صحیح تہدیلی سے پاک اور پورا کھل نہ مانیں اور اسے کم و بیش بدلا ہوا اعتقاد کریں کہ یہ تو معاذ اللہ ظالم غاصب خلفاء ثلاثہ نے جمع کیا تھا۔ انہوں نے اس سے شان الملکیت کی آیات اور ان کے نام نکال دیئے اپنی تعریف کی آیات ڈال دیں۔ (معاذ اللہ)

خلفاء دشمنی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے حکم سے حضور ﷺ کی تعلیم و تربیت اور یاد کرانے کے مطابق لکھا ہوا اور سب دنیا میں پھیلا یا ہوا یہ قرآن مقدس بھی غلط اور بے اعتبار مانا گیا اور اپنے لوگوں کو ڈوڈو ہڑوں، مرثیوں، ٹپوں، گیتوں اور مذہبی گانوں، نوحوں سے بہلایا جاتا ہے جب کہ خدا کا تو ارشاد ہے ”اعلان کر دو کہ سب جن دامن بھی اکٹھے ہو کر اس جیسا قرآن بنانا چاہیں تو وہ ہرگز بنا کر نہیں لاسکتے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔“ (سورۃ بنی اسرائیل، پارہ 15 رکوع 9)

مولانا فاروقی شہیدؒ نے تاریخی دستاویز میں دوسرا باب شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم قائم کیا۔ اور اس میں 30 شیعہ کتابوں سے 49 حوالہ جات پیش کئے۔ مجیب نے ان کا تحقیقی جواب تو کچھ نہ دیا نہ ان حوالہ جات کی تردید و تغلط کی نہ ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر کوئی فتویٰ لگایا۔ ہاں اپنی جبلت کے مطابق کتب المل سنت سے الزامی حوالے اور کچھ عبارات لکھیں کہ تم بھی ہماری طرح قرآن نہیں مانتے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ تحریف میں سنی و شیعہ کے 7 فرق:

ان عبارات کا تفصیل بالترتیب جواب اور مغالطوں کا حساب لینے سے پہلے ہم یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ سنی اور شیعہ کا اس مسئلہ میں فرق 7 وجوہ سے ہے۔

1۔ ہم قرآن کو صحیح مکمل نصیر سے پاک مانتے ہیں۔ وہ اسے بدلہ ہوا مانتے ہیں۔

2۔ ہم اسی پر ایمان رکھتے اسی سے مسائل نکالتے ہیں وہ ایمان و عمل کے قابل اماموں کے پاس ایک اور غائب قرآن کو مانتے ہیں

3۔ ہماری کتابوں میں تحریف والی آیات نہیں۔ وہ ایسی مرتب ہزاروں روایات اپنی مانتے ہیں۔

ج: ”ہم نے ہی قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں“ (سورۃ حجر، پارہ 14 رکوع 1)
(کہ کروڑوں اہلسنت کو بچپن میں حفظ کراتے آرہے ہیں)

د: ”آپ کے رب کے کلمے سچائی اور عدل میں پورے ہو گئے ان کلمات (قرآن) کو کوئی بدل نہیں سکتا“ (پارہ 8 رکوع 1)
ہ: ”بے شک ہمارے ذمے ہی اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہے جب ہم اسے پڑھ لیں (کہ جبریل آپ کو سنا دے) تو ہماری
پڑھائی کے پیچھے چلیں“ (پارہ 29 رکوع 18)

(یعنی ناموش رہ کر ہم سے سن لیں پھر پڑھیں کہ ہم نے آپ کے دل میں جمع کر کے یاد کرادیا ہے)
ز: ”ہمارے کلمات میں کوئی رد و بدل نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے“ (سورۃ یونس، پارہ 11 رکوع 11)

شیعہ فرقہ جو تحریف و تبدیلی قرآن کا قائل ہے وہ ہرگز یہ آیات حفاظت نہیں لکھتا اور نہ بتاتا ہے۔ تیسری صدی (مذہب
شیعہ کے آغاز و بچپن) سے شیعہ فرقہ (بقول ان کی کتابوں کے 4 علماء کے سوا) تحریف قرآن کا قائل چلا آ رہا ہے۔ تا اختتام
پندرہویں صدی یہی عقیدہ رہا۔ بیسیوں مستقل کتابیں لکھی گئیں۔ سینکڑوں کتابوں میں باب تحریف قرآن باعدہ کر ہزاروں امام
باز و جعفر کی احادیث جمع کی گئیں۔ ہندو پاک ہوا ایران و عراق ہزاروں مرتبہ مسلمانوں اور شیعوں میں مناظرے ہوتے رہے
کہ اب پندرہویں صدی میں 20 لاکھ سے زائد ایرانیوں کی قربانی دہلاکت کے بعد جو امام خمینی انقلاب لائے۔ انہوں نے یہ
عقیدہ منوع قرار دیا۔ الا انوار النعمانیہ منفعہ سید نعمت اللہ جزا لہ التوفیٰ 112ھ اور فصل الخطاب فی کتاب رب الارباب
منفعہ حسین بن محمد نوری طبری التوفیٰ تیرہویں صدی جیسی کتابوں پر پابندی لگا دی۔ اور قرآن کے غیر مخرف ہونے کا عقیدہ رکھنا
واجب بنایا۔ نجف سے ”اصل و اصول شیعہ“ میں یہی عقیدہ بتایا گیا۔ پاکستان میں اسی صدائے بازگشت میں یہ تحقیقی دستاویز بظاہر
معت قرآن کا عقیدہ بتاتی ہے۔ خدا کرے یہ انقلاب عقیدہ قیہ کا بہرہ پھیر نہ ہو۔ ”اور صبح کا بھولا شام صبح سلامت گھر لوٹ آئے“
نہیں بڑی خوشی ہوگی مگر تا کیں تحریف کو کافر تو کہنا ہوگا۔ کیونکہ کفر و گناہ سے توبہ جب سچی اور قابل قبول ہوتی ہے کہ
۱۔ پہلے کفر و گناہ کو جرم مان لے ۲۔ پھر پچھتائے ۳۔ اور نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔ (آمین)

قرآن کی صحت فضیلت اور جامعیت از احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (درصحاہ و سلم)
فلق نمبر 2:-

حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

1- قال رسول اللہ ﷺ خیر کم من تعلم القرآن و علمہ ہذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی تعلیم القرآن (ترمذی صفحہ 583)

(زہری) آپ نے فرمایا تم میں سے سب سے بہتر اور افضل وہ شخص ہے جو خود قرآن پڑھنا سیکھے اور پھر دوسروں کو تعلیم دے۔

یہ حدیث حضرت علیؓ سے بھی اسی صفحہ پر مروی ہے۔

2۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے راوی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ”کہ قیامت کے دن قرآن والا حافظ (دعالم) آئے گا تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر اسے بزرگی والا جب پہنایا جائے گا۔ پھر اعلان ہوگا کہ رب اس سے راضی ہے۔ پھر کہا جائے گا تو قرآن پڑھتا جا اور ہر منزل پڑھتا جا۔ ہر آیت کے بدلے اس کی اچھی شان بڑھتی جائے گی۔“ یہ حدیث حسن ہے۔ (ترمذی صفحہ 583)

3۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”اے قرآن کے قاریو! اللہ سے ڈرو اس بات میں کہ اس نے اپنی کتاب کا تم کو عہدہ دیا ہے مجھ سے پوچھ ہوگی رسالت کی تبلیغ میں اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میری کتاب و سنت اٹھانے کی سعادت پا کر تم نے کیا ذمہ داری پوری کی تھی۔“ (اصول کافی جلد 4 صفحہ 408 مترجم قاری)

4۔ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن (جنتی) مسلمانوں کی کل 120 ہزار (بڑی) صفیں ہوں گی۔ 40 ہزار پہلے سب پیغمبروں کی امتوں کی ہوں گی اور 80 ہزار صفیں صرف میری امت کی ہوں گی جو قرآن پڑھنے والے ہوں گے۔ (اصول کافی جلد 2 عربی صفحہ 618 فضائل القرآن)

5۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں

”خداوند عالم نے ایسی ہادی کتاب نازل فرمائی جس میں ہر برائی اور اچھائی کو واضح کیا گیا پس تم بھلائی کی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ گے برائی سے منہ پھیر لو تا کہ تم سیدھی راہ پر چل سکو۔ (نسخ البلاغہ صفحہ 166)

چونکہ ہم وحدت امت کے جذبہ سے تمام صحابہ کرامؓ کی طرح تمام اہل بیت کو بھی مانتے ہیں تو قرآن و سنت کی فضیلت میں شیعہ روایات بھی نقل کر دی ہیں۔ تو یہ سب قرآن کو صحیح کامل اور واجب العمل بتاتی ہیں۔ ان کتب میں تحریف قرآن کا عقیدہ بعد کی چیز اور غلط ہے جو یہود و مجوس نے جب دار اہل بیت بن کر نکالا ان کے نام سے ایسی روایات بنا کر دراصل مسلمانوں کو اہلیت کے مذہب سے دور کر دیا۔ یہ بھی پتہ چلا کہ قرآن کے بعد بڑا دینی ماخذ سنت نبویؐ ہے امام و اہل بیت تو اسی قرآن و سنت کے پابند تھے جب ان کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو قرآن و سنت کو صحیح ماننے اور ان کے تابع دار صحابہ و اہل بیت سے محبت عطا فرمائے یہ بھی پتہ چلا کہ حافظین قرآن کی یہ 80 ہزار صفیں اہلسنت کی ہی ہوں گی کیونکہ شیعہ تو حافظ بنا اور تراویح میں سنانا عیب جانتے ہیں۔ اس تفصیل سے فرق نمبر 2 بھی نمایاں ہو گیا کہ مسلمان تو اسی قرآن پر ایمان رکھتے اور مسائل نکال کر عمل کرتے ہیں۔ جب کہ تحریف کے قائل رافضی اس قرآن سے مسائل نہیں نکال سکتے وہ کہتے ہیں کہ یہ خاموش ہے۔ امام بول کر

اس کے لئے بتائے تو ٹھیک ورنہ حجت نہیں ہے۔ اصل قرآن تو علی کا لکھا ہوا امام مہدی کے پاس ہے۔ ہدایت اس سے ملے گی اپنی اور اللہ شہسوزی فرماتے ہیں ”یہیں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن صامت ہے۔ حجت نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں کہ امام ہم اس سے استدلال اس طرح کرے کہ کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔“ (جہاں السونین) نیز شیعہ احادیث میں تناقض کا ہزاروں شہسوزی نے یوں کیا ہے ”کہ آج سنی و شیعہ سب کا دین محرف اور غیر منزل من اللہ ہے۔“ (بحوالہ تھذیب ص 256)

ہماری کتب میں قرآن کی بابت دو قسم کی آیات ہیں

نوع نمبر 3:-

1۔ جو کچھ ان کی آیات کا منسوخ ہونا بتاتی ہیں۔ اخبار و واقعات میں فتح نہیں ہوتا اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ دلیل یہ قرآنی آیت ہیں

(مَنْقُولٌ مِّنْ لَّا تَنْسِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ) (پارہ 30)

(زمر) ہم آپ کو جلدی قرآن پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے ہاں جو خدا چاہے۔

2۔ مَنَسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَسَبَهَا لآيَةٍ بَخِيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلَهَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ☆

(زمر) ہم جو آیت منسوخ کریں گے یا بھلائیں گے تو اس سے بہتر یا اس جیسی لائیں گے کیا آپ جانتے نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پارہ 1 رکوع 13)

آئیے تدارک تحریر نہیں کہتے یہ تو خدا کا اپنا فعل ہے۔ مزید تفصیل آگے آ رہی ہے۔

3۔ دوسری قسم کی روایات سے اعراب میں تبدیلی یا کسی حرف اور لفظ میں فرق ہے اسے سات قرأتوں جو متواتر ہیں پر محمول کیا جاتا ہے سنی و شیعہ کی حدیث مشہور ہے۔ ”انزل القرآن على سبعة احرف“ (تفسیر مجمع البیان طبری) کہ قرآن کے کچھ الفاظ و حروف سات شکلوں میں اتارے گئے اور مختلف پڑھے گئے تو اسے تحریف نہیں کہتے۔

تاریخی دستاویز میں کتب شیعہ سے لا جواب 50 روایات تحریف کا خلاصہ

نوع نمبر 4۔ ہم تحریف کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ شیعہ رکھتے ہیں مولانا قادی شہیدؒ نے 30 کتب شیعہ سے جو 49 نقلیات پیش کئے۔ اور شیعہ مجیب نے تحقیقی دستاویز میں ان کا جواب نہیں دیا۔ وہ اجمالاً ہم پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ عقیدہ کو مستحکم کیا ہو جائے۔

(1) عثمانی ترجمہ اصول کافی کا ہے کہ اصل قرآن میں 17 ہزار آیات ہیں۔ (اصول کافی جلد 4 صفحہ 446 مترجم قادی طبع ہوا) اب فضل القرآن کی آخری حدیث (جب کہ اب ہر گھر میں موجود قرآن کی آیات بالاتفاق 6666 ہیں۔ آیت وہ

کہلاتی ہے جس کا گول نشان ہو خواہ اس پر لا ط ج وغیرہ ہو یا نہ ہو۔ فارسی مترجم اس کے جواب میں کہتا ہے کہ شیعہ اس سے مراد گنتی اور حساب میں فرق ہو۔ لیکن چند آیات کا فرق ہوتا تو یہ بہانہ چل سکتا تھا مگر یہ ڈیڑھ گنا سے زیادہ 10334 آیات کہاں غائب ہو گئیں شیعہ کے لئے معذہ ہیں سوائے تحریف، چوری، بکری کھا جانے یا دریا میں ڈوب کر ضائع ہونے کے اور کہ نہیں۔ یہ تینوں وجوہ اسی اصول کا بی باب ذکر قرآن میں موجود ہیں۔

(۲) قرآن الہی محمدی کے برعکس شیعہ قرآن اور چار ہیں۔
(۱) صحیفہ (۲) جفر (۳) جامعہ (۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام

اصول کا بی جلد ۲ میں ان ناموں سے مستقل باب ہے۔
صحیفہ مصحف اس خاص نوشتہ کتاب و کاپی کو کہتے ہیں جس میں وحی الہی لکھی جائے۔ حضور ﷺ پر جو وحی اتری اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ حضرت علی، حسین اور فاطمہ پر جو وحی اتری ان کا نام یہ کتابیں ہیں۔ اصول کا بی میں یہ بھی صراحت ہے کہ ان کتابوں میں زندگی کے تمام مسائل کی زخموں کی دیت تک کی۔ ماسکان و مایکون کی اور آئندہ کے درپیش مسائل کی تفصیل موجود ہے۔ مگر واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (خدا کی قسم اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔)
یہ حضور ﷺ کے بعد ان حضرات پر وحی اور نئے قرآن زندگی کے تمام مسائل کے ترجمان، شیعہ کے ہاں قرآن محمدی ہے نقل ہیں اور ختم نبوت کا انکار ہیں۔ تو شیعہ اس قرآن کو ناقض ناکارہ اور تحریف شدہ کیوں نہ کہیں؟
حالانکہ ان کا بڑا آیت اللہ الشیخ محمد حسین کا شیف الخطا عراقی اصل و اصول شیعہ صفحہ 101 طبع البلاغ السین اسلام آباد میں فرماتے ہیں ”نیز شیعہ امامیہ کا یہ عقیدہ راسخ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا یا نزول کتاب یا انوار وحی کرے وہ کافر اور راجب القتل ہے۔“

کافی کی اگلی روایت میں جعفر ابنیش (سفید صندوق) میں زبور داؤد، تورات موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحیفہ ابراہیم (حلال و حرام کی الگ بیاض) اور مصحف فاطمہ کا ذکر ہے (امام جعفر صادق فرماتے ہیں) میرے خیال میں اس میں قرآن تو نہیں ہاں وہ اب کچھ ہے جس میں لوگ ہمارے محتاج ہوں گے اور ہم کسی کے محتاج نہ ہوں گے اس میں سزا کے لئے ایک کوڑے نصف کوڑے اور بی کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی..... الخ

”اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے۔ جس میں ہتھیار ہیں وہ خوزیری کے لئے صاحب ذوالفقار (یعنی بابریاں امام مہدی قائم آل محمد) کھولیں گے۔ عبد اللہ ابو یعلفور راوی نے پوچھا۔ کیا اولاد امام حسنؑ اس کو جانتی ہے فرمایا ہاں اسی طرح جیسے رات اور دن کو جانتے ہیں لیکن حسدان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے“ اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ (الثانی جلد 2 صفحہ 124)

باب دوم

فارغین! سوچئے آپ کیا سمجھے۔ ایک سفید صندوق تو قرآن کے سوا تمام آسمانی کتابوں سے ہر ضرورت کے لئے ہمارے ہونے تو قرآن کی کیا ضرورت رہی؟ دوسرے سرخ میں خوریزی کے لئے ہتھیار ہیں۔ جو تمام امام احمدی آنے پر تمام پابند ملت مسلمانوں کے علاوہ سادات حسن پر بھی استعمال ہوں گے۔ اور خوب خوریزی ہوگی۔ کیا یہودیت نے یہ مذہب ایجاد کر کے پورے اسلام سے انتقام نہ لے لیا نہ قرآن چھوڑا نہ امت محمدیہ اور آپ کی اولاد طیبہ چھوڑی؟

تغویر تو اسے چند درجہ اور انقباض

(۲) ثانی ترجمہ اصول کافی سے ہی یہ باب ہے ”کہ قرآن کو صرف ائمہ ہی نے جمع کیا اور وہی اس کا پورا علم جانتے ہیں ان کے سوا پورے قرآن کو جمع کرنے کا دعویٰ ارکذاب ہے“ (اصول کافی جلد ۱ صفحہ 228 کتاب الحج)

سوال یہ ہے کہ اس میں تو صاف قرآن حضور ﷺ کا اور آپ کے علم قرآن کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔ کیا آپ نے قرآن کو کھوا کر یاد کرنا جمع نہیں کیا اور اس کا علم نہیں پڑھایا تھا؟ تنزیل کے مطابق حضرت علی کا حفظ و جمع اس قرآن کا ہو گا جو عید ائشؓ کے وقت آپ کو یاد تھا۔ پھر وہ آپ نے کسی کو پڑھایا سکھایا نہیں بدست ائمہ امام احمدی کو پارسل کر دیا تو شیعہ امامیہ عیبتائیں کہ بدعت سے مظلوم مہدی عجل اللہ فرجہ (اللہ ان کو جلدی رہائی دے) اربوں سنی شیعہ مسلمان بغیر قرآن کیوں کراہی پر بان دیتے آ رہے ہیں۔ کتمان حق کا ذمہ دار کون ہے؟ جب کہ خدا تو فرماتا ہے۔ ”بے شک جو لوگ ہمارا انکار ہوا (قرآن) کلی ہدایت اور لائے والا چھپاتے ہیں جبکہ ہم نے تو اسے تمام دنیا کے لوگوں کے لئے واضح کر دیا ہے۔ تو ان لوگوں پر اللہ اور سب لوگ پتھر کرتے ہیں۔ ہاں جن لوگوں نے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی اور اسے خوب بیان کیا تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا کیوں کہ میں بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔ (سورۃ بقرہ، پارہ 2 رکوع 3)

(۲) شیعہ کی اہم کتب اربعہ میں سے دو کے مصنف شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی الثونی 460ھ تہذیب الاحکام جلد 7 صفحہ 415 میں فرماتے ہیں۔

”کہ آٹھویں امام رضا علیہ السلام نے بیوی کی دہر زنی کو حلال بتایا اور یہ آیت پڑھی کہ لوط علیہ السلام نے فرمایا تھا **هَلْوَ لَا يَنْتَابِي هُنَّ أَطْفَهْوْ لَكُمْ** یہ میری بیٹیاں (تمہاری بیویاں) تم پر پاک ہیں۔ جب کہ آپ جانتے تھے کہ وہ شرمگاہ نہیں چاہتے۔“

فارغین! آپ نے جانا کہ یہی شیعہ تفسیریں اور امام ہیں۔ کہ بحللون ما بشاء ون و بحر مون ما بشاء ون (اصل کافی کتاب الحج) کہ دین اسلام کے جس (قرآن و سنت کے) حلال کو چاہیں تو حرام کر دیں اور جس حرام کو چاہیں حلال کر دیں (معاذ اللہ)

(۵) مقبول دہلوی کے ترجمہ صفحہ 479 پھر حاشیہ پر ہے۔

کہ سورت یوسف کے رکوع 6 کا آخری جملہ ولیہ یغصرون (جس میں وہ نچڑیں گے) کی پیش اور ص کی لڑکے ساتھ فعل مجہول ارتقا۔ قول مترجم معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر یغصرون کو یغصرون سے بدل کر معنی زیر و زبر کیا گیا ہے۔ (معاذ اللہ)

(۶) شیعہ مسائل کی عام کتاب تحت العوام جلد 1 صفحہ 293 باب ساتواں تولد فرزند وغیرہ کے لئے۔۔۔۔۔ میں ہے ”ہر گاہ اولاد نہ ہوتی ہو سورت آل عمران زعفران و گلاب سے لکھ کر عورت باندھے حمل رہے گا۔ سورت فجر 11 مرتبہ پڑھ کر آلہ قاتل پر دم کرے اور زوجہ سے نزدیکی کرے اللہ تعالیٰ فرزند عطا کرے گا۔“

(۷) مدار القرآن، دیباچہ مقبول ترجمہ میں دعویٰ تحریف قرآن کی آیات ہیں جو ہم پہلے بتا چکے ہیں زائد یہ ہے۔ ”صاحب کتاب کافی باسناد خود سالم بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے امام جعفر صادق کے حضور میں قرآن مجید کے کچھ الفاظ اس انداز سے پڑھے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہ اور اسی قرأت سے پڑھ جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ آجائے۔ جب وہ زمانہ آجائے گا تو کتاب خدا اپنی حد پر (یعنی جس شان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح) پڑھی جائے گی۔ اور وہ اس مصحف کو جاری فرمادیں گے جسے خود جناب علی مرتضیٰ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا“ (دیباچہ صفحہ 31 طبع لاہور)

(۸) موجودہ قرآن رطب دیالیں کا مجموعہ ہے۔ یہ ذکاء الاذہان کراچی کے ایک داعیات کے مضمون کا خلاصہ ہے۔ اس کے صفحہ 553 پر ہے۔

”جینس قرآن بلاشبہ امام محمدی علیہ السلام کے پاس ہے وہ پورا ہے اس میں تمام منسوخ آیات اور موجودہ آیات وحی کی ترتیب سے ہیں“ الخ

پھر صفحہ 554 کے آخر میں لکھتا ہے۔

”آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے کہ اسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے (حالانکہ مسلمان بے وضو، جنبی اور حائضہ وغیرہ کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے) اس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعویٰ ہے جو قرآن مجید کانسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں ہے محفوظ اس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے پس ہمارا ایمان مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے۔“

(۹) شیعہ اور تحریف قرآن تالیف آغا علی میاں مطبوعہ لاہور کے بطور نمونہ 4 صفحات کی تصویر دی ہے۔

ملی 61 قرآن میں ظاہر تحریف پر جو روایات دلالت کرتی ہیں موجود ہیں بلکہ بعض بزرگوں نے تحریف والی روایات کو بہت زیادہ رد کیا۔ لہذا تحریف کے قائل علماء اور انہی روایات سے استدلال کرنے والے بزرگان ان کو صحیح سمجھ کر ظاہر پر عمل کرتے ہیں پھر 25 آیات بیان کر کے حضرت علیؑ کے قرآن کے 3 حصے بتاتے ہیں۔ ایک ٹکٹ ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک میں سنن و امثل ہیں۔ ایک میں فرائض و احکام ہیں۔ امام جعفر صادق اس کے 4 حصے کرتے ہیں۔ پھر ان سے محرف 16 روایات تو جلد 65 تک نقل کرتے ہیں۔ (آگے پوری کتاب تک محرف آیات ہمارے علم میں نہیں کیوں کہ کتاب نہیں ہے)

(۱۰) آل و اصحاب مولفہ حاجی اظہار حسین مطبع اصلاح کجھوا صوبہ بہار انڈیا سے نکلی صلیبی یہ عبارت ہے۔

”ہیں جب حضرت ابو بکرؓ کی صاحبزادی کی یہ حالت ہو تو ان کے قرآن کے مجموعہ میں حضرت علیؑ اور ان کی اولاد کا نام کیونکر مل سکتا ہے۔ الحاصل جب اہل غرض نے قرآن میں آیتوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ منافقین کے نام جو صاحب اختیار ہو گئے تھے یا ان کے جرگے اور قبیلہ کے تھے ان کو نکال ڈالا اور حضرت علیؑ کا نام جہاں تھا یا آل رسولؐ کا جہاں ذکر تھا اس کو نکال ڈالا یا اعراب بدل کر گول مول کر دیا تو ان کے تابعین کا دعویٰ کہ کسی آیت سے نہ حضرت علیؑ اور نہ ان کی اولاد کا پتہ چلتا ہے ”نمک بر جراحت پوشیدن“ کا مضمون ہے۔

(آل و اصحاب صفحہ 13)

(۱۱) مجلسی کی کتاب حیات القلوب جلد 3 صفحہ 123 کا عکسی صفحہ ہے اس پر 3 روایات سے آیات قرآن کی تحریف بتائی ہے خط نمبر 1۔ علی بن ابراہیم نے تفسیر (تبی) میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی **وَآلُ ابْنِ مَرْثَدٍ وَآلُ عِمْرَانَ وَآلُ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ**۔ (لفظ) آل محمد کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

2۔ شیخ طوسی نے مجلس میں سند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر کو یہ روایت اس طرح پڑھتے سنا **وَآلُ ابْنِ مَرْثَدٍ وَآلُ عِمْرَانَ وَآلُ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ** لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا۔

3۔ خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ علیؑ کو میں نے تمہارا وزیر اور مددگار اور تمہارے بعد تمہارا خلیفہ مقرر کیا ہے (مگر یہ آیت نکال دی گئی)

4۔ حیات القلوب جلد 2 صفحہ 832 حجتہ الوداع کے باب 49 میں ہے۔

”اور یہی سبب ہوا کہ دوسرے منافقین نے خلافت غصب کر لی غرض رسول خدا کے ایک خلیفہ کے ساتھ یہ

برتاؤ کیا اور دوسرے کے ساتھ جو کتاب خدا تھی تحریف کی اور تغیر و تبدل کیا اور جس طرح چاہا الٹ پلٹ کر دیا

..... خذیفہ نے کہا کہ یہ لوگ قبیلوں کے سردار اور ان کے بزرگ تھے اور اس جماعت کے ہر فرد کی

تالیف عظیم مخلوق تھی کہ لوگ ان کی باتیں سنتے اور اطاعت کرتے تھے اور ان کے خبیث دلوں کی گہرائیوں

میں ابوبکر کی محبت جاگزین تھی جس طرح نبی اسرائیل کے دلوں میں چھڑے اور سامری کی محبت جگہ کے ہوئے تھی جیسے کہ خدا فرماتا ہے "وَأَشْرُوا بِنَبِيِّ قُلُوبِهِمُ الْعِجْلُ" الخ (صفحہ 832)

تاریخین! دیکھئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابہ میں یہ مقبولیت کہ بلا مقابلہ خلیفہ قرار پائے مگر شیعہ نے کس بُری مثال سے ان کی توہین کی۔

(۱۲) فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب معنفہ مرزا حسین بن محمد تقی نورب طبری شیعی (جو اس موضوع پر سینکڑوں روایات سے بھرپور ہے۔ حکومت خمینی نے اس پر پابندی لگائی ہے) کے صفحہ 64 پر ہے۔

"چنانچہ چند ہی روز میں آپ نے اس کام کو انجام دے دیا مگر جب اسے (جمع کردہ قرآن علی) آپ نے

ارباب اقتدار کے سامنے پیش کیا تو وہاں سے اسے رد کر دیا گیا اور کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ آپ خاموشی کے ساتھ اپنے اس جمع کردہ مصحف کو واپس لائے اور اپنے ذخیرہ خاص میں محفوظ کر دیا"

(۱۳) تفسیر برہان جلد ۱ صفحہ 38 معنفہ سید ہاشم بحرانی التونی 1107ھ طبع تہران میں ہے

قرآن میں کچھ تبدیلیوں کا بیان پھر بکری کا کھا جانا قرآن کے ایک حصہ کو یوں لکھا ہے

"وَجَاءَتْ شَاةُ الْيَمَامَةِ بِكِتَابٍ فَكَتَبْنَاهُ لَهُ وَزَيَّنَّا لَهُ الْكُتُبَ يَوْمَئِذٍ عِشْرَانُ"

(ترجمہ) کہ ایک بکری آئی اور وہ قرآن کی ایک کاپی لکھا کرتے تھے کھا گئی ان دنوں حضرت عثمان لکھنے والے تھے۔

یہاں وہ بات ہے جو عوام میں مشہور ہے کہ شیعہ کا قرآن چالیس پارے کا تھا۔ دس پارے بکری کھا گئی۔ میں نے پورا صفحہ عکس نور سے پڑھا قرآن کو تبدیل شدہ اور بے اعتبار ثابت کرنے کے لئے اس نے بہت کچھ اونٹ پٹا بگ اور جھوٹے قصے لکھے ہیں۔ جیسے

عنوان سے ہی ظاہر ہے (لمی بیان وقوع بعض التغيرات في القرآن) (قرآن میں تبدیلیوں کا بیان)

بالفرض ایک کاپی بکری کھا گئی۔ تو حضرت عثمان خود حافظ تھے کاتبوں کی پوری ٹیم اور بھی تھی۔ زبانی حافظ تو سینکڑوں تھے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے مشورہ اور نگرانی میں لکھا جا رہا تھا تو کیا بکری کے کھائے ہوئے حصہ کو دوبارہ انہوں نے نہ لکھا ہو گا کہ بکری کے

کھانے کا قصہ نہ کہ قرآن کے محرف ہونے کی دلیل بتا رہے ہیں؟ اور جامعین قرآن خلفاء ثلاثہ سے دشمنی اس کی وجہ ہے بات

وہی ہے کہ شیعہ لوگ قرآن کو پورا صحیح سالم ہرگز نہیں مان سکتے۔

۔ خوئے بدرا بہانہ ہائے بسیار

(۱۴) تحریف قرآن کے اثبات پر سید نعمۃ اللہ الجزائری التونی 1112ھ نے تقریباً 900 صفحہ پر مستقل کتاب (الانوار السماویہ) لکھی ہے پھر اس کی جلد 2 صفحہ 360 پر وہی مشہور بات کہی ہے۔ کہ حضرت علیؓ جمع کر کے قرآن لانے تو عمرؓ نے قبول نہ

کیا الخ لفظ یہ ہیں بنجم۔ (شیعہ کی) مشہور احادیث یہ بتاتی ہیں کہ قرآن جیسے نازل ہوا تھا حضور ﷺ کی وصیت کے مطابق

صرف علیؑ نے چھ ماہ میں بعد وفات نبوی جمع کیا تھا۔ جب وہ جانشینوں کے پاس لائے کہ یہ اللہ کی کتاب اتاری ہوئی ترتیب کے مطابق ہے تو عمر بن خطابؓ نے کہا ہمیں تیری اور تیرے قرآن کی ضرورت نہیں ہمارے پاس وہ قرآن ہے جو عثمانؓ نے لکھا ہے جب علیؑ علیہ السلام نے فرمایا تم آج کے بعد اسے نہ دیکھ سکو گے اور نہ امام مہدی کے آنے تک کوئی شخص دیکھ سکے گا۔ اس (عثمان کے) قرآن میں بہت اضافے ہیں اور (یہ میرا قرآن) کی بیشی سے خالی ہے..... الخ

ابن ابیہاں عربی حاشیہ پر عجیب بات لکھی ہے وہ بھی سن لیں
 ”کہ قرآن کی زمین پر اترنے کے بعد دو قسمیں ہو گئیں ایک تو وہ جو آپؐ نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے لکھا اور ان میں مشہور ہوا اور اس کا معجزہ ہونا ثابت ہو گیا۔

دوسری قسم مخفی اور پوشیدہ ہے سوائے امیر المومنین علیؑ علیہ السلام کے کوئی اس سے آگاہ نہیں ہے۔ پھر آپؐ سے

بقیہ ائمہ طاہرین تک پہنچا اور وہی قرآن صاحب الزمان کے پاس آج تک محفوظ ہے میں اس پر قربان جاؤں“

بھائیو! اب آپ کو کیا پتہ چلا؟ کہ شیعہ حضور ﷺ کے پڑھائے ہوئے قرآن کو تو ہرگز نہیں مان سکتے۔ وہ تو حیدری، امامی، اشاعری ہونے پر فخر کرتے ہیں اور اس مخفی قرآن ہی کو مانتے ہیں جو آپؐ نے سب سے چھپایا صرف علیؑ کو بتایا۔ آپؐ نے بھی کسی اپنے شیعہ کو بھی نہ پڑھایا۔ وہ اسی طرح ہند پکٹ بارھویں امام تک پہنچ چکا ہے۔ ذہنی آکر سب کو پڑھائیں گے۔ تو دنیا کو ہدایت عدل اور جنت کی نکت نصیب ہوگی۔ ظلم و جہل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ امام مہدی کے جشن ظہور پر قائد انقلاب امام خمینیؑ 1400ھ نے یہی پیغام نشر کرایا۔ ہر سال شیعہ بھی یہی ڈے مناتے ہیں۔ سوچئے۔ قرآن کے انکار، حضور کی نبوت سے مذاق، دین اسلام سے فراڈ اور پیغمبروں سے افضل اپنے اماموں سے دھوکہ کی اس سے بڑی مثال بھی کوئی ملے گی“

قرآن نے جگہ جگہ یہودیوں کو یہ الزام دیا ہے کہ وہ خدا کے کلمات کی تحریف کرتے ہیں ان کو چھپاتے ہیں از خود لکھ کر کہتے ہیں۔

”هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ“ ☆

(ترجمہ) کہ یہ نوشتہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہیں ہے جان بوجہ کہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

(سورۃ آل عمران، پارہ 3 رکوع 16)

پارہ 4 رکوع 10 میں ہے ”یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جن کو کتاب دی گئی کہ تم یہ کتاب لوگوں کے سامنے ضرور پھیر دو بیان کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں پس انہوں نے کتاب پس پشت پھینک دی اور اس کے بدلے تھوڑی سی دنیا خرید لی یہ ان کی خریداری بہت بری تھی“

کیا امامت کی حدیث سچی ہوئی؟

شیعہ کہتے ہیں کہ پہلے دن سے ہی پیغمبر کو خدا نے حکم دیا تھا کہ ولایت علیؑ کا اعلان کرو مگر آپؐ لوگوں سے ڈرتے اور چھپاتے رہے

حتیٰ کہ مکہ میں نبوت میں اللہ نے ڈانٹ کر یہ آیت اتاری ”اے رسول جو آپ کے رب سے آپ کو وحی آئی ہے اس کی تبلیغ کر دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کا پیغام نہ پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 83) شیعہ تفسیر مجمع البیان طبری جلد 4 صفحہ 271 سورۃ انعام کے آغاز میں ہے ”چھ آیات کے سوا سب سورت مکی ہے اور وہ چھ آیات وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ سے 3۔ اور قُلْ لِّمَنَ الْاَنْتَ لُ مَا خَوْفٌ عَلَيْنَا سے 3۔ از ابن عباس۔ سب سورت مکی ہے از ابی ہاشم کعب و عمرہ، قتادہ“ تب بھی آپ نے عرصہ تک خلیفہ بلا فصل کا اعلان نہ کیا۔ ہاں جب آپ حجۃ الوداع میں سوالا کھ صحابہ کے خطاب اور ادائیگی حج سے ان کی رخصتی کے بعد اہل مدینہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے اور ایک شخص نے حضرت علیؓ پر باندی لینے کا اعتراض کر دیا تب آپ نے محبت علیؓ کا سبق دیتے ہوئے گول مول الفاظ میں امامت اور خلافت بلا فصل کی مراحت کے بغیر فرمایا

”من كنت مولاه فعلي مولاه . اللهم وال من والاه و عاد من عاداه“

(ترجمہ) اے لوگو! جس کا میں محبوب ہوں تو علیؓ بھی اس کے محبوب ہیں۔ اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو علیؓ سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو علیؓ سے دشمنی رکھے۔“

اس روایت پر محدثین نے کلام تو بہت کیا ہے مگر ہم حضرت علیؓ سے محبت کی وجہ اسے حسن الثیرہ تو مانتے ہیں۔ فضائل میں اہل روایات مقبول ہو جاتی ہیں۔ اب آپ یہ غور فرمائیں کہ یہ حدیث جملہ اسمیہ ہے جو قائل کا اور خبر کا سچا ہونا چاہتا ہے۔ جملہ انشائیہ نہیں ہے جس کے قائل کو سچا جھوٹا نہیں کہتے۔ (مسئلہ علم نحو) ہمارے ہاں یہ کجی بات ہے کہ حضور ﷺ کے بعد حضرت علیؓ بھی سب کے محبوب ہیں۔ اور آل رسول پر درود میں ازواج مطہرات کے بعد آپ کا اور آپ کی اولاد کا پہلا نمبر ہے۔ مگر شیعہ کے بقول آپ کو خلافت نہ ملی جھین لی گئی۔ صرف صحابہ 5-10 ہی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ بیعت تو انہوں نے بھی نہ کی نہ آپ نے ان سے لی۔ بڑے بڑے کروڑ پتی مجتہد صاحبان ہی یہ عقدہ حل فرمائیں کہ خبر رسول اور بقول شیعہ فیصلہ خدا کیوں ملتا اور معاذ اللہ جھوٹا ہو گیا؟ شیعہ تفسیریں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر جگہ الْمُؤْمِنِينَ سے مراد صرف علیؓ کو خلیفہ بلا فصل ماننے والے شیعہ ہیں۔ اَلْكَافِرِينَ سے مراد آپ کی خلافت بلا فصل کے مکر ہیں۔ الْمُتَافِقِينَ سے مراد صرف علیؓ سے دشمنی رکھنے والے ہیں۔ شرک سے مراد امامت میں کسی کو شریک کرنا۔ (حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنا) ہے۔ اسلام و ایمان سے مراد صرف علیؓ اور آپ کے 11 بیٹوں کو امام ماننا ہے۔ جن آیات میں بار بار یہ آیا ہے۔

”کہ اللہ نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اسے تمام دینوں (اور اقوام) پر غالب کر دے۔ اگرچہ کافر اور مشرک ناپسند کریں۔ اللہ اپنے نور کو پورا چمکانے کا اگرچہ کافر اسے بجھانا چاہتے ہیں۔ (سورۃ توبہ، سورۃ صف، سورۃ دیگرہ) ان میں بعثت نبوی کی غرض صرف امامت علیؓ کا اعلان نور خدا چمکنے چکانے سے مراد حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل ہے۔ اب آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ خدا کی کوئی بات، حضور ﷺ کی کوئی خبر، قرآن کی کوئی آیت، اسلام کا کوئی اُفق

کتاب خدا کا کوئی اعجاز کہیں بھی واقعاتی دنیا میں شیعہ عقائد کے مطابق ظاہر ہوا یا یہ فرضی عقیدہ امامت سب کو ہڑپ کر گیا؟

فاجتر دلا الہی لا یحصر

(۱۵) پاکستان کے مشہور شیعہ مجتہد علامہ نجم الحسن کراردی فاضل مدرسہ الواحہ عظیمین لکھنؤ و شیعہ مجلس علماء پاکستان کے ناظم اعلیٰ اپنی تفسیر التفسیر کے مقدمہ روح القرآن میں فرماتے ہیں۔

”تحریف کے قائلین شیعہ مفسرین کے نام صفحہ 61 پھر صفحہ 61 سے 72 تک 142 عدد اپنے شیعہ مفسروں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے تحریف کا عقیدہ رکھ کر تفسیریں لکھیں مذہب شیعہ کی وکالت کی گویا جہاں کھایا وہیں پاخانہ پھر گئے۔ جن کا پہلا بیٹم تمار متول 60ھ اور آخری امداد حسین کاظمی لاہور والا ہے۔ مشاہیر میں عطیہ عوفی جابر بن برید ہتھی ہشام بن سالم کوئی ابو عبد اللہ محمد بن عمر و اقدی التونی 205ھ صاحب منتخب التواریخ، صاحب کلیں، علی بن ابراہیم قمی، فرات بن ابراہیم کوئی، علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی (والد شیخ صدوق محمد بن بابویہ) جس نے کتاب التفسیر لکھی۔

سوچنے والہ محرف ہے بیٹا شیخ صدوق کیسے تحریف قرآن کا منکر ہوا تعجب ہے۔ ابو علی فضل بن حسین صاحب تفسیر مجمع البیان شاد دکن ظاہر شاہ جس نے حیدر آباد میں شیعہ کو مضبوط کیا۔ ملا فتح اللہ کاشانی تفسیر مجمع الصادقین ملا غلیل قزوینی، قاضی نور اللہ شوتری، شیخ بہاء الدین عالمی ملا حسن کاشانی تفسیر صافی، سید ہاشم بحرانی، ولد ارغلی جس نے لکھنؤ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔ ابراہیم بن محمد سعید ثقفی اصفہانی التونی 1083ھ نے بہت کتابیں لکھیں یعقوب کلینی، ملا باقر علی مجلسی، مقبول دہلوی، عبد اللہ کلینیل مارہروی صاحب ترجمہ فرمان علی وغیرہم۔ یہ سب تحریف قرآن کے قائل ہیں

(۱۶) شیخ ملا حسین نوری مجتہد لکھنؤ کی فصل الخطاب میں قائلین تحریف قرآن کے نام اس عکسی صفحہ پر 21 ہیں۔ آگے کہتے ہیں کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔

(۱۷) ترجمہ مقبول دہلوی صفحہ 1011 ”کہو اما انزل اللہ فی علی“ اتر آقا مرتدین نے علی کا نام اڑا دیا

(۱۸) شیخ سیفہ صفحہ 138 علی اکبر شاہ کراچی نے حضرت علی کا قرآن لکھنا اور مقبول نہ ہونا بتایا ہے۔

(۱۹) احتجاج طبری میں صفحہ 257 پر لکھا ہے کہ جامعین قرآن نے کفر کے ستون کھڑے کر دیے۔

”ولم یعم الا اضطراب ورود المسائل علیہم عما لا یعلمون تاویلہ الی جمعه و تالیفہ

ولتضمنہ من لقاہم ما یقیمون بہ دعائم کفرہم فصرخ منا دہم من کان عنده شئی

من القرآن فلیاتنا بہ و کلو التالیفہ و نظمہ الی بعض من و افقہم علی معاداة اولیاء اللہ

.....واللہ یدلہم الی الکتاب من الازراء علی النبی ﷺ من فرقة الملحدين

وللک قال و یقولون منکرا من القول و زورا۔“

وہ اپنی طرف سے یہ مضمون بنا لیتے تھے کہ قرآن میں کفر کے ستون کھڑے کر دیں تو ان کے ہادی نے آواز دی کہ جس کے پاس کچھ قرآن لکھا ہوا ہو وہ ہمارے پاس لاؤ اور اس جمع کرنے اور ترتیب دینے پر ان (کاجان وحی) کو لگایا جو اولیاء اللہ (اہل بیت) کے دشمن تھے جو کچھ کتاب اللہ میں حضور ﷺ کی برائیاں ہیں وہ طہرین فرقہ کی ایجاد ہیں اس لئے کہ وہ جھوٹی باتیں قرآن میں کہہ دیتے تھے۔

(۲۰) حق ائقین مجلسی میں صفحہ 273 پر تحریف کا اقرار۔

(۲۱) مجلسی کی حیات القلوب جلد 3 صفحہ 389-385-378-270-234-191-123-87 میں لا تعداد آیات کی تحریف اپنی روایات سے پیش کی ہے۔

(۲۲) فصل الخطاب صفحہ 253 نوری طبری میں سورۃ فاتحہ کی تحریف یوں کی ہے کہ امام ابو عبد اللہ یوں پڑھتے تھے۔
”إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ مَصِرَاطَ مَنْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَغَيْرِ الضَّالِّينَ“

(۲۳) سورۃ بقرہ میں تبدیلی یوں کی ہے۔

1- عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبریل بھذہ الایۃ علی محمد ﷺ

مکذا فبدل الدین ظلموا آل محمد حقهم قولا غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الدین ظلموا آل محمد حقهم۔

2- فانزلنا علی الدین ظلموا غیرو او بدلوا ما قیل لهم ولم ینقاد والولایۃ

محمد و علی وآلہما الطیبین رجز آمن السماء

3- عن جابر الجعفی عن ابی عبد اللہ فی قولہ عز وجل واذ قیل لهم آمنوا بما

انزل اللہ فی علی قالوا نؤمن صفحہ 256-257 پر بھی تحریف بتائی۔

(۲۴) حلیۃ المتقین مجلسی طبع ایران میں بھی تحریف ذکر کی ہے

شیعہ کے گمراہ فرقے:

جن کے شرک و کفر اور دشمنی کی باتیں آج بھی جاہل شیعوں میں چلتی ہیں مناسب ہے کہ ان کا تعارف ہو جائے

(۲۵) مالا باقر مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں گمراہ شیعہ فرقوں کی تشریح میں لکھا ہے۔ مخلوق حضرت علی کی ذات کے بارے میں چار فرقوں میں مبتلا ہے۔

1- خارجی دشمن۔

2۔ اہلسنت تابعدار علی۔

3۔ حیدر شیعہ۔

4۔ ایک غالی گروہ جس نے آپ کی محبت میں زیادتی کی آپ کو خدا مانا کہ ان کو غالی کہتے ہیں۔ پھر یہ پانچ گروہ ہو گئے۔

اول فرقہ مَقْوُضہ:

یہ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا نے کائنات کے اکثر کام حضرت علیؑ کے سپرد کر دیئے ہیں۔ جیسے ہندوں میں رزق بانٹنا، موت کے وقت ماضی دینا، علی جو چاہیں سو کریں، پیدا کرتے ہیں۔ خدا کو ان کاموں میں کوئی دخل نہیں ہے۔

دوم فرقہ سبائیہ:

کہتے ہیں کہ نصیری فرقہ میں سے مہدائے بن سبا (بانی مذہب شیعہ) نے حضرت علیؑ سے کہا۔ تو ہے۔ تو ہے۔ یعنی تو خدا ہے پھر حضرت علیؑ (نے پکڑا چاہا تو آپ) سے بھاگ گیا اور مدائن جا پہنچا حضرت نے لشکر بھیجا۔ جو اس کے ساتھیوں کو پکڑ لائے حضرت نے فرمایا خدقین کھودوان میں ان کو ڈالو اور جلا دو۔ وہ جلتے وقت کہتے تھے ہمارے یقین بڑھ گیا کہ تو خدا ہے کیونکہ آگ میں جلا رہا ہے۔ جب حضرت کو غار جیوں نے شہید کر دیا تو وہ کہنے لگے مرا نہیں بلکہ بادلوں میں چھپا ہے یہ گرج اس کی آواز ہے اور علیؑ اس کی تلوار کی چمک ہے جلدی واپس آئیں گے۔ دشمنوں کو قتل کریں گے۔ یہ رجعت کا عقیدہ آج ہر شیعہ رکھتا ہے۔ جس کو امینؑ نے قتل کیا وہ علیؑ نہ تھا بلکہ علیؑ کی شکل میں شیطان آ گیا تھا۔

سوم فرقہ غرابیہ:

کہتے ہیں کہ خدا نے حضرت جبریلؑ کو حضرت علیؑ کی طرف بھیجا وہ غلطی سے حضرت محمدؐ پر جا اتر ا (ان کو خبری دے دی) کیونکہ کوئے کی طرح حضرت علیؑ و محمدؐ ہم شکل تھے۔

چھارم فرقہ شریفیہ:

یہ کہتے ہیں کہ خدا حضرت نبیؐ و علیؑ فاطمہؑ و حسینؑ کی شکل میں آ گیا اور علیؑ خدا ہیں۔ (یہ ان کا شعر ہے)
محمد است و علی فاطمہ حسین و حسن
خدا کے نور سے پیدا ہوئے یہ پانچ تن

پنجم فرقہ:

پانچ صحابہؓ پر جموں الزام لگا کر یہ کہتا ہے کہ پانچ آدمی جو سلمان، مقداد، ابوذر، غمار اور عمرو بن امیہ ضمیری ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ "حضرت علیؑ خدا کی طرف سے کائنات کا نظام چلاتے ہیں" بصرہ میں حادثہ (جمل) کے بعد 75 آدمی ہندوؤں سے آئے اور ہندیوں کے کہنے لگے کہ تو خدا ہے حضرت نے فرمایا میں خدا نہیں ہوں خدا کا بندہ ہوں انہوں نے نہ مانا حضرت علیؑ نے ان کو کتوں میں ڈالا ابناگ میں جا کر ختم کر دیا۔ یہ جو قلندر کہتے ہیں کہ حضرت نے 70 مرتبہ نصیر کو جلایا اور زندہ کیا اور وہ (بار بار) کہتا تھا کہ علیؑ خدا ہیں اس

کے لئے خدا کی طرف سے بھی آواز آئی کہ سب جہان کے لوگ میرے بندے ہیں گویا یہ (نصیر) تیرا بندہ ہے۔ معاذ اللہ یہ قلندروں کی بات کفر ہے اور مذمت ہے۔ خدا اس بات سے بے نیاز ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ (تذکرۃ الائمہ یا ائمہ معصومین صفحہ 63)

(۲۶) حق الیقین کے ترجمہ تحقیق المستقین صفحہ 472 پر مفضل کی حدیث عقیدہ رجعت کے بارے میں ہے۔ (کہ قیامت سے پہلے حضرت نبی و علی دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اپنے سب مخالفوں کو قتل کریں گے)

(۲۷) وسیلہ انبیاء از طالب حسین کرپالوی سے حضرت علی کا قرآن سے افضل ہونا بتایا ہے۔

جھوٹے راوی:

(۲۸) اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ از محمد حسین ذہکو صدر مؤثر علماء شیعہ ناشر کوٹ فرید سرگودھا نے شیعہ احادیث کے ان راویوں کو جھوٹا کہا ہے۔

امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ ہم اہل بیت سچا گھرانہ ہیں مگر جھوٹوں سے بچ نہیں سکتے جو ہم پر جھوٹ بولتے ہیں اور لوگوں کے ہاں ہمارا سچ ختم ہو جاتا ہے۔ (رجال کشی صفحہ 157 و 170)

اور رجال کشی صفحہ 195 پر ہے کہ بنان، زین العابدین پر، ابو الخطاب جعفر صادق پر، محمد بن بشیر امام موسیٰ کاظم پر اور محمد بن فرات امام رضا پر جھوٹ بولتا ہے۔ (صفحہ 502)

دو ہزار روایات تحریف:

(۲۹) فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب (جو 1296ھ میں لکھی گئی) کے مقدمہ میں لوری طبری محمد تقی التونی 1320ھ فرماتے ہیں۔ تحریف قرآن کی شیعہ روایات بہت ہی زیادہ ہیں حتیٰ کہ سید نعمت اللہ جزائری نے کہا ہے۔

”ان الاخبار الدالة علی ذالک تزيد علی الفی حدیث“ کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زائد ہیں۔ ان کے استفاضہ (متواتر و مشہور) کا محققین کی جماعت نے دعویٰ کیا ہے۔ جیسے علامہ مفید محقق داماد علامہ مجلسی وغیرہ بلکہ شیخ طوسی نے تفسیر التبیان میں کثیر ہونے کا اور ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بطور دھوکہ و تقیہ اسی طوسی کو تحریف کا منکر بھی کہا جاتا ہے؟

(۳۰) خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی مرآۃ العقول شرح اصول کافی جلد 2 صفحہ 536 مطبوعہ اصہبان میں لکھتے ہیں غلی نہ رہے کہ یہ حدیث اور کثیر تعداد میں احادیث صحیحہ قرآن میں کی اور اس کی تحریف میں مرتب ہیں اور میرے نزدیک تحریف قرآن کی روایات متواتر آہستہ ہیں اور تمام روایتوں کو ترک کرنے سے پورے فن حدیث سے اعتماد اٹھ جائے گا بلکہ میرے خیال میں تحریف قرآن کی روایتیں مسئلہ امامت کی روایتوں سے کم ہیں اگر روایات تحریف کا اعتبار نہ کیا جائے تو روایات سے مسئلہ

امات کیسے ثابت ہوگا۔ (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 153)

(۲۱) فصل الخطاب صفحہ 31 پر ہے بہت سے حقد میں شیعہ سے یہ عقیدہ مروی ہے کہ موجودہ قرآن وہ نہیں جو محمد ﷺ پر نازل

ہوا تھا۔ بلکہ اس میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے اور اضافہ بھی کیا گیا ہے اور کی بھی کی گئی۔ (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 153)

(۲۲) تفسیر صافی محسن فیض کاشانی التونی 1091ھ طبع بیروت کے مقدمہ چھٹا میں ہے وہ لرزہ خیز روایات کے بعد فرماتے

ہیں "میں کہتا ہوں کہ اہل بیت کے طریقہ سند سے ان تمام احادیث و روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

۱۔ ہمارے سامنے یہ قرآن وہ نہیں جو رسول اللہ پر اتارا گیا تھا۔

۲۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ خدا کی تزیل کے برخلاف ہے۔

۳۔ کچھ تبدیل شدہ اور مخرف ہے۔

۴۔ بہت سی چیزیں نکال دی گئیں جن میں بہت سے مقامات پر حضرت علی کا نام تھا۔

۵۔ خدا و رسول کی پسندیدہ ترتیب پر بھی نہیں۔" (ہمارے ذکر کردہ شیعہ، مبنی کے 7 وجوہ فرق کے ساتھ ان کو ملائیں)

(۲۳) قرآن ڈوب گیا۔ بروایت جابر امام باقر نے فرمایا کہ قرآن سمندر میں گر گیا لوگوں نے تلاش کر کے نکال لیا تو اس آیت

کے سوا سب کچھ ضائع تھا۔ سنو اتمام امور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ (گو یا قرآن خدا کے پاس لوٹ گیا)

شیعہ کے بعض قیہ باز علماء نے بین الاقوامی تحریف قرآن کی مشہوری سے گھبرا کر فصل الخطاب کا جواب لکھا ہے۔ مگر علامہ نوری نے

اس کے جواب میں "کتاب رد الشبهات عن فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" لکھ کر تحریف کے وقوع پر مہر

تہدیق ثبت کر دی اور قیہ بازوں کو جواب کر دیا۔ (از افادات علامہ صفدر اکاڑی)

الحمد للہ اس ناقابل انکار تفصیل سے ۱۔ شیعہ کا ایک اور قرآن کو غائب امام کے پاس ماننا۔ ۲۔ اپنے وقت میں

اس کا واجب العمل ہونا۔ ۳۔ اس موجودہ قرآن کا ناقص، زائد اور ۴۔ تبدیل شدہ ہونا۔ ۵۔ شیعہ کا اسے ہر گز صحیح نہ

ماننا۔ ۶۔ اس کی تحریف پر چند کے سوا تمام علماء اولین و آخرین کا شفق ہونا۔ اور قائلین تحریف پر بے گراہی یا کفر کا فتویٰ نہ

لگانا ظہر من الشمس ہو چکا ہے۔

علامہ قادری شہیدؒ نے یہی ثابت کیا تھا۔ جس کے جواب سے تمام شیعہ مؤلفین تحقیقی دستاویز عاجز ہیں۔

تحریف قرآن پر تمام شیعہ علماء کا اتفاق

فرق نمبر 5 :-

تفسیر صافی والے محسن کاشانی التونی 1091ھ نے تو اپنے چھٹے مقدمہ میں۔ جس میں حج قرآن اس کی تحریف اور اس میں کی

بُنی اور علامہ تاولین کا ذکر کیا ہے۔ اپنے ان 3 علماء کے دلائل کی تردید کی ہے جو قرآن کو صحیح مانتے ہیں۔

1- شیخ ابو علی طبری صاحب نے مجمع البیان میں یہ دلائل دیے۔ کہ قرآن مجزہ نبوی علوم شرعیہ و احکام و بیہ کا ماخذ ہے اور تمام علماء مسلمین نے اس کے حفظ، حفاظت اور انتہائی حمایت میں بہت کوشش کی ہے اور اس کی ہر اختلافی چیز کو بھی پہچانا ہے جو ارباب قرأت، حروف، آیات سے متعلق ہیں تو اتنی ہی ضبط و محنت کے بعد وہ کیسے تبدیل شدہ اور ناقص ہو سکتا ہے۔

فرق نمبر 6:-

2- جلد 1 صفحہ 54 پر کاشانی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ قرآن کی نقل و حفاظت پر جیسے بہت سے درائی مومنین کی طرف سے تھے (413 مومنین شیعہ عقیدہ میں کیا حفاظت کرتے؟ منہ) اسی طرح اس کو تبدیل کرنے پر منافقوں نے وصیت و خلافت کو اپنی مضافادار اور خواہشات سے بدلنے والوں نے قرآن میں بھی تبدیلی اس وقت کر دی جب کہ وہ ابھی دنیا میں پھیلا نہ تھا جیسے آج کل وہ جم چکا ہے (تو یہ تبدیل کر کے پھیلا یا اور متفقہ بنایا گیا)

[فرق نمبر 6 یہی ہے کہ فتویٰ نہیں لگایا]

فرق نمبر 7:- کہ محفوظ اور واجب العمل غار والا قرآن مانتے ہیں۔

3- پھر علامہ شیخ صدوق قمی اور شیخ الطائفہ طوسی کے دلائل محض قرآن کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں

”میں کہتا ہوں کہ ہر زمانے میں قرآن کا پورا موجود ہونا جیسے اللہ نے اتارا تھا اتنا کافی ہے کہ وہ قرآن والوں (امام مہدی) کے پاس محفوظ ہے اور جتنا ہمارے سامنے ہے اس سے ہم نے اپنی ضرورت پوری کی ہے اگرچہ ہم باقی پر قادر نہیں جیسے امام علیہ السلام سے کچھ لے سکتے پر ہم قادر نہیں کیونکہ قرآن و اہل بیت دو بھاری چیزیں (غائب ہونے میں) برابر ہیں شاید شیخ طوسی کے کلام (محفوظ ہونے) سے یہی مراد ہے۔“

(مقدمہ تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 55)

تاریخین اعلامہ فیہ الرٹمن فاروقی کے کتب شیعہ سے بمع زائد از راقم تحریف قرآن پر وہ دلائل ہیں جن کا جواب نہ دیا گیا نہ کوئی دے سکتا ہے

آخر میں منکرین تحریف قرآن شیعہ سے 3 سوال:

- 1- جب سب صحابہ تم شیعہ کے ہاں بر غلط، منافق اور کافر تھے تو ان سے آیا ہوا قرآن کیسے صحیح ہوا۔
- 2- جب دو ہزار متواتر روایتیں، مسئلہ امامت کی طرح قرآن کو بدلا ہوا بتاتی ہیں تو امام معصوم کی 1 خبر واحد بتائیں کہ یہ قرآن غیر محرف ہے
- 3- جیسے نئی تاہنیں تحریف کو کافر کہتے ہیں۔ تحریف نہ ماننے والے شیعہ علماء بھی ان سب شیعہ عالموں مصنفوں کو کافر کہیں جو تحریف کے قائل ہیں۔ اور ان کی 30 کتابوں سے یہ عقائد و روایات پیش کی گئیں۔

تیسرا باب عقیدہ تحریف القرآن

شیعہ کے اہلسنت پر مسئلہ تحریف قرآن پر اعتراضات اور ان کے جوابات
اعتراض 1:- قرآن میں لفظی تحریف ہوئی ہے۔ از فیض الباری الملاء شرح بخاری انور شاہ کشمیریؒ
الجواب:- یہاں موجود قرآن کے محرف ہونے پر استدلال انتہائی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ بخاری میں کتب سادیہ کے محرف ہونے
کی بحث ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ قرآن کی صفائی اور تحریف سے پاکی کا مسئلہ بیان فرما رہے ہیں۔

بخاری جلد 1 صفحہ 369 میں ”باب لا یسنل اهل الشوک عن الشهادة وغیرہ میں حضرت ابن عباسؓ کی تقریر یہ ہے۔
”اے مسلمانوں کی جماعتو! تم اہل کتاب یہود و نصاریٰ سے پوچھتے ہو جب کہ تمہارے پاس وہ کتاب
(قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ سے نئی نئی خبریں تمہیں بتانے کے لئے اس کے نبی پر اتاری ہے جو تم پڑھتے ہو۔
دراں حالیکہ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو بتایا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی
لکھی ہوئی باتوں کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے (کتاب تورات و انجیل) تبدیل کر دی ہے اور وہ کہتے
ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ وہ اس کے بدلے تمھوڑی رقم کمالیں۔“

گاہر ہے کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ قال ابن عباسؓ کی تردید نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ سابق آسانی کتب کا محرف ہونا اور قرآن پاک کا
تحریف سے پاک ہونا عند المسلمین ہی بتائیں گے۔

تیسرا جزو تحریف میں 3 مذہب نقل کئے ہیں وہ کتب سادیہ سے متعلق ہیں قرآن کے متعلق نہیں ہے۔

1: کتب سادیہ میں لفظی اور معنوی تحریف ہوئی ہے۔ ابن حزم کا یہی میلان ہے۔
برائنام الخلاء جلد 11 صفحہ 324 طبع بیروت المرتضیٰ کے ترجمہ میں ہے۔

”قال ابن حزم الا مامیہ کلہم علی ان القرآن مبدل و فیہ زیادۃ و نقص سوی المرتضیٰ“

فانہ کفر من قال ذالک و کذا لک صاحبہ ابو العلی الطوسی و ابو القاسم الرازی
علامہ ذمی کہتے ہیں کہ شریف مرتضیٰ نے کتابوں میں اصحاب رسول کو گالیاں دی ہیں۔ 436 میں مرا ہے۔ اس کی سچ
الفاظ پر تبصرہ یہ ہے۔

"لا اسأید للالک وبعثها باطل ولیہ حق ولا کن فیہ موضوعات حاشا الا امام من النطق بہا"
 (زجر) اس کی سندیں نہیں کچھ باطل باتیں ہیں کچھ حق ہیں۔ کچھ موضوع ہیں ان کے بول سے امام بری ہیں۔ (لیکن اس میں بناوٹی باتیں ہیں جو حضرت علیؑ نے نہیں فرمائیں۔)

2۔ تحریف تہذیبی ہوئی ہے شاید ابن تیمیہ اسی کی طرف جھکے ہیں۔

3۔ ایک جماعت لفظی تحریف کی بالکل منکر ہے تو ان کے ہاں تحریف صرف معنوی اور مفہوم کی ہے اس تیسرے مذہب پر اپنا تاثر یہ کہتے ہیں۔ لازم آتا ہے کہ قرآن بھی معنوی کُرف ہو کیونکہ معنی میں کی بیشی اور اختلاف قرآن کریم میں بھی کم نہیں ہے اگلی مہارت میں الماء لکھنے والے مولانا بدر عالم میرٹھی سابق استاد حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سے سہو ہوا ہے کہ اپنا کلمہ بد من الشیعة اور من البعض کا لفظ چھوٹ گیا ہے۔ دلیل اگلی عبارت ہے۔ کہ وہ تحریف انہوں نے جان بوجھ کر یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے کی والہ اعظم من الخطاء کیونکہ وہ اپنا عقیدہ عمل یا اہلسنت مسلمانوں کا مذہب نہیں بتا رہے۔ کہ ہم سب لفظی تحریف کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مذہب اور قرآن پر اطلاع علی الصیحہ من غیر تغیر کی لٹی ہو جاتی ہے۔ اس کا کسی شارح کو حق نہیں۔ وہ صرف صورت واقعہ بیان کر رہے ہیں کہ باتفاق المسلمین بمع حضرت ابن عباسؓ صحابہؓ و تابعینؓ مسلمانوں نے کوئی لفظی و معنوی تحریف نہیں کی۔ ہاں بعد میں غیر مسلموں نے ایک فرقہ کا نام لے کر ضرور لفظی تحریف مبرا لفظی سے کی ہے جیسے ہم نے اس کے بیسویں حوالے اور ان کے عقیدے بادل لکل ذکر کر دیئے ہیں اور ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ اپنی تحریف دشمنان قرآن نے اپنی روایات میں کی ہے۔ اور لفظ علی یا آل محمد کو انہوں نے خود اپنی روایات میں بڑھایا گھٹایا اور نسبت جاعین کی طرف کر دی ہے۔ معاذ اللہ۔ مگر اصل قرآن جو سب لوگوں کے پاس ہے اس میں وہ کوئی ملاوٹ اور ترمیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدائے اس کی حفاظت کا انتظام خود فرمادیا ہے اور چھ آیات حفاظت ہم شروع میں لکھ چکے ہیں۔ پھر عند الشیوعہ بعض کا لفظ ان کو تحیر اور محرم جان کر نہیں کرتے۔ عمد منہم اولم غلط کہہ کر ان کی بدعتی اور گمراہی پر استغناء کرتے ہیں۔ ہاں درجہ ہند اس عبارت کا بھی مطلب واضح کر کے روانہ کا طعن جلا دیں۔

اعتراض 2:- آیت رجم موجودہ قرآن میں غائب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 369)
 الجواب :- آئے مستقل بحث آرہی ہے کہ قرآن میں ناخ و منسوخ کا مسئلہ فریقین کا مسلہ ہے۔ شیخ صدوقؒ نے بھی منہ بحرفہ التبیہ میں فرماتے ہیں۔ "کہ قرآن میں ناخ و منسوخ آیات ہیں" تو آیت رجم پر قانونی عمل شیعہ بھی کرتے ہیں (سب فقہ) اور قرآن میں آیات نہیں ہے تو جواب یہاں دیتے ہیں "کہ یہ آیات تلاوت میں منسوخ اور عمل میں باقی ہے"
 اعتراض 3:- سورۃ وَالْزُّلُّلِ إِذَا يَفْشَى لَمَّا وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى
 وَمَا خَلَقَ غَائِب ہے۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 737)

الجواب :- دونوں روایتیں بتاتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد علقمہ وغیرہ شام میں گئے۔ حضرت ابوالدرداءؓ مشہور زہد صحابی ان کو ملنے آئے۔ آپ نے ان سے وَالْیَلِیْ اِذَا یَغْشٰی سَآءَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلٰی سَآءَ الدُّکْرِ وَالْاُنْثٰی کی تلاوت کرائی۔ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سے پڑھی تھی۔ کہ میں نے خود ان سے سنا تو حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا گوادر ہو میں نے بھی اسی طرح حضور ﷺ سے سنا ہے اور یہ اہل شام چاہتے ہیں کہ میں وَمَا خَلَقَ الدُّکْرَ وَالْاُنْثٰی پڑھوں۔ خدا کی قسم میں ان کی تابعداری نہ کروں گا۔

اس کا بھی تحریف سے کوئی تعلق نہیں اختلاف قرأت سے ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ دونوں کی قرأت ایک تھی۔ اور وَمَا خَلَقَ کا لفظ نہیں پڑھتے تھے مگر دیگر تمام صحابہ کرام حضرت عثمانؓ و علیؓ سمیت وَمَا خَلَقَ کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی پر قرآن کی مصحف صدیقی میں کتابت ہوئی۔ اور اہل عراق و کوفہ اور اہل شام اسی کے مطابق پڑھتے تھے۔ ابن مسعودؓ اور ابن ابی الدرداءؓ کی تلاوت و قرأت پر نہیں پڑھتے تھے۔ محدث کرمائی کہتے ہیں کہ اگر آپ کہیں کہ اہل شام نے حضرت ابوالدرداءؓ کی مخالفت کیوں کی۔ تو میں کہتا ہوں کہ انہوں نے سب صحابہؓ کے تواتر کے ساتھ قرأت کی پیروی کی۔ (اور حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کی قرأت خبر واحد ہونے کی وجہ سے مقبول نہ ہوئی) تو شیخ میں علامہ ابن حجر شارح بخاری سے یہ منقول ہے کہ "الدُّکْرَ وَالْاُنْثٰی" کی قرأت وَمَا خَلَقَ کے بغیر صرف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے سوا کسی سے منقول نہیں اور اس کے خلاف استقر الامر۔ اجماع امت ہو گیا۔ (حاشیہ بخاری صفحہ 737)

اعتراض 4 :- مسلم کی شرح سراج الوہاج میں اسی روایت پر شیعہ نے اعتراض کیا ہے۔

الجواب :- تو علامہ نووی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے گواہی روایتیں بکثرت منقول ہیں مگر وہ اہل نقل کے اہل ثبات نہیں اور جو ثبات ہیں۔ اجماع کے خلاف ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے مصحف میں کچھ احکام اور تفسیر قرآن نہ سمجھ کر لکھ دیتے تھے اور یہ غیر قرآن کا لکھنا بطور تفسیر ناجائز نہ جانتے تھے۔ حضرت عثمانؓ اور سب جماعت کی رائے اس کے خلاف تھی تا کہ مدت گزرنے کے بعد وہ وحی والی کاپی (مصحف) کی تفسیر قرآن نہ سمجھی جائے جیسے اب شیعہ کو یہ روایات اور کتاب المصاحف سے اختلافی الفاظ معلوم ہوئے تو اسے عین قرآن کا حصہ جان کر اعتراض کر رہے ہیں۔ جبکہ سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ اخبار آحاد سے قرآن ہونا ثابت نہیں ہوتا قرآن وہی ہے جو دشمن میں متواتر ہر دور میں چلا آ رہا ہے اور اس کی تلاوت و حفظ جاری ہے۔

آیت اللہ الشیخ محمد حسین کا شاف القطاعراتی فرماتے ہیں۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ اس قرآن میں نقص یا تحریف کی کوئی روایت ملے بھی تو وہ غیر معتبر ہو گی کیونکہ جو احادیث طرق آحاد سے دستیاب ہوتی ہیں وہ مفید علم و عمل قرار نہیں پاسکتیں بالفاظ دیگر ان کا کوئی اعتبار نہیں اور انہیں دیوار پردے مارو۔ (اصل و اصول شیعہ صفحہ 101)

عصر حاضر کے شیعہ حضرات کا قرآن کو مکمل صحیح رد و بدل سے پاک اور تحریف سے برامانا کو عجیب نظر آتا ہے۔ مگر ہم قرآن وحدت کلمہ، وحدت کعبہ، وحدت قرآن، وحدت نبوت، اور وحدت امت کے قائل ہیں۔ ایسے اقوال بشرطیکہ تفسیر و مباحثہ اور قرآن کی نیت سے نہ ہوں۔ کی بہت ہی قدر کرتے ہیں۔ مگر ایک کلمہ اور اس کی نفی دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ موجودہ اقوال و کلمات سچے ہیں تو پہلے ان کے متضاد تحریف قرآن پر سینکڑوں کلمات کو جھوٹا قائلین کو جھوٹے اور لعنت کا مصداق کہیں۔

علامہ موی جار اللہ روسی التونی 1369ھ بھی شیعہ کتب پڑھ کر پریشان ہو گیا اور اپنی کتاب الوشیعہ فی فقہ عقائد الشیعہ صفحہ 62 پر یہ باب قائم کرنے پر مجبور ہوا "الشیعہ تحرف القرآن الکریم۔۔۔ شیعہ قرآن کو مٹاتے ہیں لکھتے ہیں" شیعہ کی تمام بنیادی کتب اس بات پر مشفق ہیں کہ معاذ اللہ منافقین صحابہ نے قرآن کے مصاحف لکھے تو بہت سی وہ آیات اور کلمات مٹا ڈالے جو حضرت علی اور ان کی اولاد کے حق میں (بقول شیعہ) اترے تھے۔ بہت سی آیات کی ترتیب بدل دی حتیٰ کہ قرآن کے جملوں میں باہم ٹکراؤ ظاہر ہوا اور ربط و تناسب ختم ہو گیا۔ علامہ مجلسی اور صاحب دانی جیسے لوگ بھی کہتے ہیں "کہ شیعہ کی تحریف والی روایات ولایت اور رجعت کی روایات کی طرح متواتر ہیں۔ اگر روایات تحریف قرآن کو ہم رد کر دیں تو ولایت اور رجعت کا عقیدہ ہی نہیں ثابت ہو سکا۔ اسی کا علامہ مجلسی نے بر محل اعتراف کیا ہے" (الوشیعہ صفحہ 62)

اعتراض 5:- صحابہ کی رائے کے خلاف ہر آیت منسوخ ہے از اصول کرنی مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی 1402ھ اسلام آباد الجواب :- اس محل جملہ کا مفہوم غلط سمجھا گیا ہے "گویا صحابہ کرام اپنی رائے کے خلاف آیت کو منسوخ بنا دیتے تھے" بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام جو یُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ کا مصداق تھے اور خدا نے ان کی کامیابی یوں بتائی "جو لوگ رسول خدا پر ایمان لائے اور اس کی خوب امداد اور تقسیم کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس پر اتارا گیا۔ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ یہی لوگ تو نجات یافتہ ہیں۔ (سورۃ اعراف، پارہ 9 رکوع 10)

اب اگر کسی کو ان نجات یافتہ صحابہ کرام کا کوئی مجموعی عمل قرآن کے خلاف نظر آئے تو ان صحابہ کرام کو معاذ اللہ مخالف قرآن اور گمراہ نہ سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اوپر پیش کردہ دو آیات معاذ اللہ جھوٹی ہو جائیں گی۔ بلکہ ان مخالف آیات کو ہم منسوخ عند الصحابہ کہیں گے۔ یا محل مالی آیات کو غیر محل والی پر رائج قرار دیں گے۔ یا اس آیت کی خاص تاویل و تشریح ہو گی تاکہ دونوں آیتیں متعارض نہ ہوں یہی وجہ اس عکس صفحہ پر حضرت امام نسلی التونی 537ھ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اصحابنا سے برا صحابہ نبوی نہیں بلکہ خفی نقباء مراد ہیں۔ پھر مخالف ہونے کی 3 وجوہ بیان کرتے ہیں۔

- 1- مست قبلہ بتانے والا کوئی نہ ہو تو اپنی سوچ سے ایک سمت نماز پڑھ لے تو نماز صحیح ہوگی۔ گو واقعہ غلط ہو کیونکہ قَوْلُوا وَجُوهُكُمْ خَطْرَةٌ کی تاویل و حقیقت اس نے اپنی سوچ سے معلوم کر کے اس پر عمل کیا۔
- 2- آیت سے وَلِلَّهِ الْقُرْبَىٰ کا حق ثابت ہے۔ "ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے اجماع صحابہ سے" (عکس صفحہ 24 اصول کرنی)

3- "تم میں سے جو میں اور بیوہ چھوڑیں" تو ان کی عدت ایک سال ہے مگر سے نہ نکالی جائیں۔ (بارہ 2 رکوع 15)۔

مگر حضرت ابن عباس کی تفسیر کو ہم نے ترجیح دی اور اس آیت سے منسوخ جانا۔ جس میں ہے کہ موتی بیوہ کی عدت 10، 14 دن ہے اور اس سے بھی حاملہ بیوہ کو دوسری آیت نے نکال دیا "کہ حمل والیوں کی عدت پچھونے تک ہے خواہ چند دن تک ہو جائے" تفسیر درمنثور جلد 1 صفحہ 15 مصری اور صفحہ 41-42 لبنان بیروت میں ہے۔

اعتراض 6:- "صِرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" (آخر سورۃ فاتحہ) یہ اختلاف قرأت والی روایت نقل کی ہے۔

"اخرج وكيع وابو عبيد و سعيد بن منصور وعبد بن عبيد وابن المنذر وابن ابی داؤد و

ابن الانباری كلاهما في المصاحف من طرق عمر بن الخطاب انه كان يقرأ صِرَاطُ مَنْ

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ غَيْرِ الضَّالِّينَ"۔

الجواب :- تفسیر درمنثور فی التفسیر الماثور کی عادت ہے کہ وہ ہر آیت، جملہ بلکہ لفظ تک کی تاویل، تشریح، تفسیر، مرفوع، موقوف، مرفوع، ماثور احادیث سے بتاتے ہیں اپنی طرف سے نہ وہ تشریح کرتے ہیں نہ کسی مضمون کا عنوان باندھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ آیت یا جملہ و لفظ موئے عنوان سے لکھ دیں اب جس گروہ نے قرآن کے معنی ماثور اور عمل منقول کو ماننا ہی نہیں تفسیر اہل ائمہ کے طور پر خود بات بنانا اور دوسروں پر اعتراض ہی کرتے جاتا ہے۔ تو وہ ایسی تفسیروں کے جو معنی والفاظ اپنی منشاء کے خلاف پائیں گے وہ اعتراضات کی پٹاری کھول دیں گے۔ امام سیوطی کی مقولات میں درجہ چہارم کی اس تفسیر پر اور علوم قرآنیہ پر عجب ذخیرہ الاثقان پر اعتراضات کی بوچھاڑ شیعہ فرقہ اسی لئے کرتا ہے اور موتیوں کا بار بھڑ بھونجے جاہل کی طرح اپنے گدھے کے گلے میں ڈال دیتا ہے۔ کہ اس کا سب سے بڑا سرمایہ یہی گدھے اور اعتراضات ہیں۔

امام سیوطی یہاں اختلاف قرأت کی روایات نقل کرتے ہیں۔ جو ابن ابی داؤد کے کتاب المصاحف اور ابن الانباری کی کتاب المصاحف سے نقل کی ہیں۔ کہ حضرت عمر بن الخطاب اپنی ایک قرأت میں الدین کے بجائے من کا ادولہ کے بجائے حرف نون غیر کا استعمال کرتے تھے اور یوں پڑھتے صِرَاطُ مَنْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ غَيْرِ الضَّالِّينَ پڑھتے تھے۔ دونوں لفظ موصولے ہیں۔ ایک کی جگہ دوسرا پڑھنے سے معنی نہیں بدلتا لا اور غیر دونوں لفظوں کے لئے ہیں ایک کی جگہ دوسرا پڑھنے سے نفی میں فرق نہیں آتا یہ اختلاف قرأت ہے۔ اور امام جعفر صادقؑ سے شیعہ کتاب (تفسیر فی جلد 1 صفحہ 29 طبع نجف) میں یہ پڑھنا مذکور ہے۔ جو شروع اسلام میں جائز تھا ہر قبیلے کا آدمی اپنی لغت کے لفظ سے پڑھ سکتا تھا حضور ﷺ کے ارشاد "النزل القرآن علی سبعة احرف" کی تشریح ایسے کی گئی ہے اسی قرأت اور لغات اور انواع من الاحکام" (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 295) یعنی سات قرأتیں سات لغتیں اور احکام کی مشہور سات قسمیں یہاں مراد ہیں

پھر مختلف تشریحات کرنے کے بعد آخر میں امام تورپشتی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس آئے کہ آپ کو اور آپ کی امت کو خدا ایک لخت پر پڑھنے کا حکم دیتا ہے تو آپ نے فرمایا میں خدا سے مغفرت اور معافی چاہتا ہوں میری امت یہ طاقت نہیں رکھتی۔ آپ خدا کے پاس جا کر توسیع کرائیں۔ تب سے معنوی وحی آئی کہ آپ سات حرف یا لغات پر پڑھا کریں۔ اور سات قاریوں کی مختلف متواتر قراتوں میں یہ باتیں اعرابی، حرفی، لفظی، مد و قصر کے فرق کے ساتھ سب سے قاریوں کے نصاب میں باقاعدہ پڑھائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری اس کی شرح میں ایک قول یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سات قراتیں ہیں۔ جن کو سات ائمہ قاریوں نے پسند کیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اختلافات کی جنس مراد ہیں جو مدار اختلافات ہیں کہ وہ یا تو مفردات میں ہوتا ہے یا مرکبات میں پھر تقدیم و تاخیر میں ہوتا ہے۔ الخ

چونکہ اب سات حرف یا قراتوں کو ایک لخت قریش پر لکھا گیا ہے جس پر اصل الفاظ میں اترا تھا۔ تو اب طباعت لخت قریش کے مطابق اللہ بن اور لا الضالین سے ہی کی جاتی ہے پہلے مستقل پھر متروک الفاظ کے مطابق نہیں کی جاتی۔ قرآن کے منکروں اور جاہلوں کو تو قرآن پر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ جا معین قرآن پر طعن کے لئے بہانہ چاہئے تو ایسی باتوں کو اچھالتے اور اپنے لوگوں کو قرآن سے منحرف کرتے۔ اور غار والے غائب قرآن کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہم عاجزی سے نماز میں خدا کے آگے ہاتھ باندھنے والے مسلمان اکڑنے والوں سے یہی عرض کرتے ہیں کہ جب آپ نہ قرآن کو صحیح مانتے ہیں نہ اس کی قراتوں کو۔ نہ جامعین خلفاء راشدینؓ کو مانتے ہیں۔ نہ قرآن پڑھانے والے پیغمبر پاک ﷺ کو کامیاب استاد مانتے ہیں۔ تو مخاطب سے ہماری جان چھوڑیں۔ امام غائب "عجل اللہ فرجه" کاوردی امام بارگاہوں میں جاری رکھیں کہ اللہ امام کو جلدی آزاد فرمائے۔

یہاں اختلاف قرات کی دوسری روایت امام سیوطی نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے بھی یہی نقل کی ہے۔ پھر ابن الاباری کے حوالے سے حسن بصری سے علیہمیں، علیہمؤ اور علیہم (موجودہ قرات) نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن عباسؓ و ابن مسعودؓ کے شاگرد حضرت عمرؓ اور اسود سے یہی حضرت عمر والی قرات من اور غیر کے ساتھ نقل کی ہے۔

(درمنثور جلد 1 صفحہ 42 تفسیر سورۃ فاتحہ طبع بیروت، لبنان)

الجواب: ان اختلافات قرات پر کسی عالم دین نے اعتراض نہیں کیا کہ مسلمان ابتداء خدا کی طرف سے اجازت پا کر اپنی شریف کے الفاظ، اعراب، قرات، کتابت کی قسم پر بھی قرآن کے دشمن ملحد مکار جو اعتراضات کرتے ہیں انہی کے جوابات اور تباہی عرب کے ایسے محاورات و امثال پر مشتمل ساڑھے تین سو صفحات کی عظیم کتاب تاویل مشکل القرآن علامہ ابن قیم دینوی التونی 276ھ نے لکھی ہے۔ جس کے مشکل الفاظ پر اس راہنمائی نے تحقیقی دستاویز میں اعتراضات تو جزدیئے مگر جوابات پڑھنے

اور لکھنے کی دیانت یا عیلت نہیں ہے جیسے ہم آگے نقل کرنے والے ہیں۔

المباضیعة للامانة والذنبانة۔

چند تفسیری نکات:

یہاں ضرورۃً تا تحریک تفسیر میں چند اہم نکات درمنثور سے اقاہ عام کے لئے ہم نقل کرتے ہیں۔

1251۔ روایات سے م غضوب علیہم سے مراد (دشمنی کی وجہ سے خدا کے غضب کا شکار) یہودی اور ضالین (غلط محبت کی وجہ سے) گمراہ عیسائی ہیں۔ (درمنثور جلد 1 صفحہ 42-43)

ابن ابی حاتم کہتے ہیں مفسرین میں کسی کا اختلاف مجھے معلوم نہیں کہ م غضوب سے مراد یہودی اور ضالین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ (درمنثور جلد 1 صفحہ 42-43)

2۔ صراط مستقیم سے مراد اللہ کا دین جس میں ٹیڑھا پن نہیں اور اسلام مراد ہے۔ (از ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ، جابر بن عبد اللہؓ صحابہ وغیرہ) نیز کتاب اللہ، اور قرآن مجید مراد ہے۔ (ابن مسعودؓ)

3۔ حضرت علیؓ سے مرفوعاً روایت ہے آپؐ نے فرمایا میرے بعد فتنے ہوں گے میں نے پوچھا ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہوگا؟ تو فرمایا اللہ کی کتاب اس میں پہلوں و پچھلوں کی خبریں ہیں۔ تمہارے فیصلے ہیں۔ یہ پختہ بات ہے۔ مذاق نہیں ہے یہی اللہ کی مضبوطی خدا کا ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے۔ (ابن ابی شیبہ، دارمی، ترمذی، ابن مردویہ، بیہقی وغیرہ)

4۔ رسول اللہ کا چلا ہوا راستہ سنت اور جنت ازاہن مسعود

5۔ صراط مستقیم سے مراد حضور ﷺ کی ذات اور آپ کے دوساتھی ہیں۔ (حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ) جو آپ کے جانشین ہوئے۔

بروایت حاکم جس کی تصحیح ہوئی ہے از حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کے دوساتھی صراط مستقیم ہیں۔ (از ابو العالیہ وحسن بصری)

(درمنثور جلد 1 صفحہ 40)

تاریخ شاہد ہے کہ خلافت راشدہ کے بانی جن کی اتباع کا حضور ﷺ نے حکم دیا تھا۔ میرے بعد ابو بکر و عمر کی یہودی کرنا (ترمذی) یہ دونوں جب تک رہے دنیا پر امن صحابہ باہم مہربان، کافروں پر دمال جان و کور و بچود میں مشغول اور صرف خدا کا فضل اور اس کی رضا جاننے والے تھے۔ (القرآن)

حضرت عثمانؓ نے بیعت لینے وقت یہی شرط مانی تھی حضرت ابوذر غفاریؓ نے بھی حضرت عثمانؓ کو یہی تاکید و وصیت کی تھی۔ کہ کتاب اللہ سنت نبویؐ اور میرت شیخین پر پابند رہو۔ چنانچہ 12 سال خلافت پر امن اور فتوحات سے لبریز رہی۔ ان تینوں کا یہی وصف اسن اور خدا کا انعام حضرت علیؓ نے اپنے لشکر کو اسن قائم کرنے کے لئے سنایا تھا۔ (طبری وغیرہ) اب آپ نے صراط

مستقیم کی تفسیر میں مختلف چھ اقوال پڑھے۔ حقیقت سب کی ایک ہے کوئی جوہری اختلاف نہیں۔ اختلاف وہ ڈالتے ہیں جو چہرے کے سوا تمام صحابہ کرام سے بغض رکھتے اور امت کی راہ سے الگ ہو کر اہل تشیع بن جاتے ہیں۔

حضرت علیؓ اور تمام صحابہؓ کا بیعت صدیقی پر اتفاق:

مولانا محمد نافع مدظلہ سیرت علی المرتضیٰ صفحہ 133 پر لکھتے ہیں۔

- 1- حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جب سب لوگ حضرت ابو بکرؓ پر مشفقہ بیعت کر چکے تو آپؐ نے پوچھا علی کہاں ہیں؟ جب آپؐ آگئے تو فرمایا اے خلیفہ رسول کسی پر گرفت نہیں آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں ابو بکرؓ نے ہاتھ بڑھایا تو حضرت علیؓ نے بیعت کر لی۔ (ملخصاً) 1- کتاب السنۃ لایمام احمد صفحہ 196، 2- مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 76، کتاب معرفۃ الصحابہ، 3- السنن الکبریٰ بیہقی جلد 8 صفحہ 143، 4- البدایہ لابن کثیر جلد 5 صفحہ 249 تحت ذکر اعتراف سعد بن عبادہ، 5- طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 130، 6- مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 450، 7- مصنف ابن شیبہ جلد 13 صفحہ 50) حضرت سعد بن عبادہ خزرجی سردار انصار کی رائے کو پہلے خلاف تھی مگر رجوع کر کے صدیقی بیعت کی تائید کی۔

(ابن جریر طبری جلد 3 صفحہ 210 اخبار سفینہ)

اعتراض 7:- قرآن شریف کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان و فتاویٰ سراجیہ)

الجواب :- مذہب اہلسنت حنیفہ پر یہ بہتان ہے وہ تمام مکاتب فکر سے بڑھ کر قرآن کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ قرآن پاک ایک پاکیزہ ترین کتاب ہے اس کو ناپاک آدمی چھو بھی نہیں سکتا چنانچہ لکھا ہے ”کہ بے وضو آدمی کے لئے قرآن مجید اور پاروں کے پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس موقع کو چھوئے جس پر آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے۔

(بحر الرائق صفحہ 201 بہشتی گوہر صفحہ 14)

شامی باب المرتد جلد 3 صفحہ 284 پر مرقوم ہے ”قرآن پاک کو گندی جگہ پر رکھ دینا استخفاف ہے اور یہ ایسا کفر ہے جیسے بت کو جبدہ کرنا یا معاذ اللہ کسی نبی کو شہید کرنا یہ ایسے کفر ہیں کہ ان کے ساتھ اقرار ایمان کا کوئی فائدہ نہیں“ حالت اضطراری میں جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت خنزیر اور شراب کا استعمال خدا نے جائز قرار دیا ہے۔ مگر غیر مسلموں کا یہ پروپیگنڈہ تو ناجائز ہو گا کہ مسلمان شراب و خنزیر کو پاک اور جائز مانتے ہیں۔ اسی طرح اب کوئی مریض ایسا ہو کہ کوئی حلال دوا اس کو فائدہ نہ دی رہی ہو اور کوئی تجربہ کار دیندار طبیب یہ کہے کہ فلاں حرام دوا سے اس کو شفا ہونے کا ظن غالب ہے تو اس کو جان بچانے کے لئے بقدر ضرورت حرام دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

صاحب درمختار فرماتے ہیں کہ ہمارا ظاہر مذہب یہی ہے کہ حرام دوا کا استعمال حالت اضطراری میں بھی منع ہے۔

مسئلہ :- کسی انسان کی ناک سے خون جاری ہے اور کسی جائز دوا سے رک نہیں رہا اب وہ بالکل موت کے دروازے پر ہے اگر کسی کے علم میں ہو کہ اسی خون سے اگر سورۃ فاتحہ اس کی پیشانی پر لکھ دی جائے تو خون بند ہو جائے گا۔ جان بچ جائے گی تو کیا اس اضطراب میں جائز ہے؟ تو حنفی مذہب میں جواب یہ ہے کہ خون، منی اور پیشاب نجس ہیں اس سے شفاء یقینی ہے نہ منظون ہے بلکہ مہوم ہے اس لئے مہوم کو منظون اور یقین پر قیاس کر کے ایسی حالت اضطراب میں بھی جائز نہیں اور ظاہر مذہب حنفی میں بھی یہی ہے البتہ بعض نے اس مہوم کو منظون اور یقین پر قیاس کر کے اضطراب میں اور تکاب حرام کی اجازت دی ہے یہی کچھ اوردو فتاویٰ میں لکھا ہے۔ (تو مجبوری کی حالت نہ بتا کر حنفیہ کے خلاف جواز حرام کا پروپیگنڈہ کرنا جائز نہ ہوگا)

چنانچہ خان میں ہے جسے خون آئے اور تھکے نہیں اور علاج جانے والا یہ چاہے کہ اس خون سے اس کی پیشانی پر کچھ قرآن لکھ دے تو اب کرامت اسے جائز کہتے ہیں..... جیسے پیاسے کے لئے مجبوری میں شراب پینا حلال ہے“ (صفحہ 780)

اور فتاویٰ سراجیہ صفحہ 75 پر ہے

”اور اگر پیشاب سے کوئی چیز لکھی جائے اور یہ علم یقینی ہو کہ اس سے شفاء ہوگی تو کوئی حرج نہیں۔ ولکن لم یفعل لیکن ایسا کرے نہیں۔ تعویذ لکھنا کچھ حرج نہیں لیکن بیت الخلاء جاتے اور جماع کے وقت اتار دے“

شعبہ کتاب تحفہ العوام سے آگہ تامل پر..... پہلے بتایا جا چکا ہے۔

اعتراض 8:- تاویل مشکل القرآن از ابن قتیبہ اور الفرقان لابن الخطیب سے اعتراضات اور ان کے جوابات قارئین مسلمان! جوابات سے پہلے چند باتوں پر توجہ مبذول فرمائیں۔

1۔ یہ دو کتابیں اور اس جیسی اور بھی وہ علمی کتابیں ہیں جو غیر مسلموں کے کسی قسم کے قرآن پر اعتراضات کا ذریعہ کرتی ہیں اور قرآنی الفاظ کا اعجاز بتاتی ہیں۔ اور زبان دانی پر ناز کرنے والے عربوں کو قرآن کے اس چیلنج کے سامنے بے بس بتاتی ہیں۔

”اگر تم کو ہمارے بندے پر نازل کردہ کلام میں شک ہے تو اس جیسی ایک سورت (یا آیت) بتلاؤ اور اللہ

کے سوا اپنے سب معبودوں مددگاروں کو بلا لیا اگر تم سچے ہو“ (سورۃ بقرہ، پارہ 1، رکوع 3)

اب اگر یہ معترض فرقہ مسلمان ہوتا تو یہود و نصاریٰ کی ہاں میں ہاں تو نہ ملاتا۔ اور وہی اعتراضات اہل سنت مسلمانوں پر نہ دہراتا بلکہ بددیانتی کا یہ عالم ہے کہ اعتراض نقل کرتا ہے اور ان ہی کتابوں سے ان کا جواب پڑھنے اور لکھنے کی زحمت ہرگز گوارا نہیں کرتا یہ تو لا تقربوا الصلوٰۃ کا اعلان کرنے اور و انتہم سگاری سے چپ سادھنے کی بدترین مثال ہے۔

2۔ ایسے الفاظ سے یہ تاثر دینا کہ اہلسنت بھی شیعوں کی طرح قرآن میں تحریف اور کمی بیشی کے قائل ہیں۔ بددیانتی کی دوسری بڑی مثال ہے کہ اہل سنت تو ان کو کافروں کے اعتراضات جان کر دفاع قرآن میں مستقل کتابیں لکھتے ہیں۔ مثلاً یہی تاویل مشکل القرآن طبع بیروت از ابن قتیبہ کی وجہ تالیف مقدمہ صفحہ 4 میں یہ لکھی ہے۔

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا ہماری جنگیں تو کفار سے ہوتی رہیں گی۔ اگر سب حفاظ شہید ہو گئے تو قرآن ضائع ہو جائے گا۔ پہلے تو حضرت ابوبکرؓ نے عذر کیا کہ جو کام حضور ﷺ نے نہیں کیا۔ اپنی نگرانی میں خاص طور پر اس میں کھوایا دینا کیے کروں۔ حضرت عمرؓ کے بار بار اصرار سے حضرت ابوبکرؓ آمادہ ہو گئے۔ تو ایک کھٹی بنائی حضرت زید بن ثابتؓ انصاریؓ تھیں۔ وہ خود بھی کاتب صحیفہ اور حافظ قرآن تھے۔ تمام کا پیاں اور حافظ جمع کر لئے۔ ہر ایک سے ایک ایک آیت ترتیب وار سننے اور نوشتہ آیت پر دو دو گواہ مانگتے تھے۔ صرف ایک آیت توبہ "لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ" اے ایک ہی گواہ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ تھے۔ چونکہ خاص موقع پر حضور ﷺ نے ان کی گواہی کو دو کے برابر قرار دیا تھا۔ اس لئے ایک کی گواہی سے وہ آیت قرآن میں شامل ہو گئی۔ کئی ماہ بعد یہ جمع شدہ صحیفہ مصحف مدنی کہلایا جو حضرت حصہؓ کے پاس بطور امانت رکھوایا۔ اور قرآن کی تعلیم و تدريس تحفیز اسی عہد نبوی والی حفظ کی ترتیب سے جاری رہی۔ حتیٰ کہ دور عثمانی میں آذربایجان اور آرمینیا کی فتح کے موقع پر ایک واقعہ پیش آیا۔ کہ دو صحابہ نے لفظوں کی قرأت میں اختلاف کیا۔ نزاع تک لو بہت پہنچی تو حضرت حذیفہ بن الیمانؓ امیر سے اجازت لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس مدینہ پہنچے اور کہا کہ اس امت کو اس سے پہلے سنا ہو کہ یہود و نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کریں پھر واقعہ سنایا حضرت عثمانؓ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں ہم نے بدعت پہلے سے کر رکھا ہے۔ حضرت حصہؓ سے وہ مصحف منگوا۔ پھر 24 صوبوں کے لئے 24 کا پیاں لکھوائیں کہ کتابت قرآن جس میں اصل قرآن اتر ا تھا کے مطابق کریں چنانچہ یہ نسخے ہر ملک و صوبے میں بھیجے گئے۔ ان کے مطابق مزید تیار کئے گئے۔ ان کے سوا جو کا پیاں صحابہؓ نے از خود لکھی تھیں۔ مصحف فلاں کہلاتے تھے۔ وہ سب ضائع کر دیئے۔ تاکہ کسی میں کی بٹنی اختلاف رونما نہ ہو جائے۔ اس لئے اس کو مصحف عثمانی اور آپ کو جامع القرآن بھی کہتے ہیں۔ اللہ نے "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" کا وعدہ خلفاء راشدینؓ سے پورا کر دیا۔ یہی مصحف مدنی، فاروقی، عثمانی، مصدق علی سب دنیا میں لکھا اور سات متواتر قرأتوں میں "انزل القرآن علی سبعة احرف" کے مطابق پڑھا پڑھایا جاتا ہے سات حروف کی شیعہ حدیث بھی آ رہی ہے۔ آج کل کی اصطلاحی زبان میں عہد نبوی کا ہزاروں صحابہ کو یاد اور کا پیوں میں نوشتہ قرآن ایک مسودہ تھا تمام مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد سے عہد صدیقی کا مجموعہ کتابت شدہ اور کپنڈ تھا۔ حضرت عثمانؓ نے تاج کھنی کی طرح پبلشنگ کا فریضہ انجام دیا۔ ان کا تبیین، جامعین، ناشرین تمام صحابہ و خلفاء راشدینؓ پر اللہ کی ہر دم رحمتیں، برکتیں اور مہربانیاں برستی رہیں۔ اب آپ کو پتہ چل گیا ہو گا کہ دشمنان اسلام و قرآن کو مصحف عثمانی سے دشمنی اور خلفاء راشدینؓ سے عداوت کیوں ہے؟ انہوں نے نبوت کے مقابلے میں امامت بنائی اور ان کو سب انبیاء سے افضل بنا ڈالا۔ امت محمدیہ کے مقابلے میں ملت جعفریہ بنائی۔ صحابہ کرامؓ سمیت تمام امت کو تو منافق، کافر، جہنمی اور شیطان علی و جعفری کو صرف مومن و جنتی بنایا۔ احادیث نبوی کے مقابلے میں ہزاروں احادیث باقری و جعفری بنائیں۔ پیدائش سے لے کر مرنے تک کلمہ آذان نماز سے لے کر نماز جنازہ تک ہر

مسئلہ میں شریعت محمدیہ کے متوازی ایک نئی لائن اور پٹری بچھائی۔ اب سب مسلمانوں اور مومنوں کے لئے صرف ایک قرآن ہی ان کے دل میں کھٹکتا تھا۔ اس کا بھی منایا کر دیا۔ اسے محرف، کفر کے ستونوں سے لبریز، خاموش، ناقابل عمل و سبب جان کر معصی علی الگ بنایا اور غار میں چلائی کر دیا۔ ورنہ حضرت علی پر بھی ایمان ہوا اور علی ولی اللہ کا کلمہ سچا ہو تو حضرت علی بھی یہی قرآن ہے الگ غیب نہیں ہے۔

حضرت علیؑ جمع قرآن میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ تھے:

1. حضرت علیؑ کے شاگرد سید بن غفلہ راوی ہیں۔ کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ”لو کہ عثمان کے بارے میں حد سے نہ بڑھو قرآن جمع کرنے اور باقی مصاحف تلف کرانے پر ان کے حق میں کلمہ خیر کے سوا کچھ نہ کہو اللہ کی قسم اس نے جو مصاحف کے بارے میں کیا وہ ہم سب کی جماعت کے اتفاق و مشورے سے کیا“ (کتاب المصاحف صفحہ 22-23، فتح الباری شرح بخاری جلد 2 صفحہ 15، تفسیر القرآن للسیوطی صفحہ 59، البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 217)
 2. حضرت علیؑ نے مصاحف کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ کام (مختلف قرآن پر اتحاد السلسلین) عثمان نہ کرتے تو میں کر دیتا۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 217)
 3. اللہ عثمان پر رحم فرمائے۔ اگر میں حاکم ہوتا تو وہی کرتا جو عثمان نے مصاحف کے بارے میں کیا ہے۔ (کتاب المصاحف لابن ابی داؤد صفحہ 23)
 4. جو مصاحف جلائے گئے وہ وہی تھے جن میں اختلاف تھا اور وہ مختلف قرآن باقی چھوڑا جس کا دور حضرت جبریلؑ نے آخری سال حضور ﷺ سے کیا تھا“ (بحوالہ علی الرضی صفحہ 195 از محمد باقر)
- خادم اسلام و قرآن حضرت علی الرضیؑ کے یہ فرمان موجب ایمان بالقرآن آپ کے سامنے ہیں۔ نام نہاد شیعہ تو ان کو ہرگز نہیں مان سکتا وہ تو کہتا ہے ”خلفاء راشدینؓ پاک نہ تھے اور پلید ہنڈیا سے پاک سالن برآمد ہو ہی نہیں سکتا“
- خیر سے صحابہ ششی اسلام کی ہر بات کو لے ڈوبی۔ مگر اس کے برعکس تمام کفار قرآن مجزہ اسلام سے مرعوب بلکہ عقیدت مند ہیں۔ انڈیا کے طویل القدر عالم مولانا عبدالقیوم مددی کی کتاب تاریخ قرآن ہمارے سامنے ہے اس میں انہوں نے قرآن کے اعجاز پر غیر مسلم فضلاء کی شہادتیں 41 عدد یہود و نصاریٰ سے اور 6 عدد ہندو سکھوں سے لکھی ہیں ”یہ آپ کا بھائی“ حق پار یاری“ صرف 4 حوالوں سے آپ کا ایمان بالقرآن تازہ کر دیتا ہے۔

1. ”اسلام کی قوت و طاقت قرآن میں ہے قرآن قانون اساسی ہے اور حقوق کی دستاویز ہے۔ (سٹری ڈی ماریل)
2. تورات، زبور، انجیل اور دید و غیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا۔ قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی اگرچہ

- ۳۔ چھ توہمی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے قرآن شریف ہی ہے۔ (بابا گردناک)
 3۔ قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز موجود نہیں ہے نہ کسی کو محض خاندانی اور مالی عظمت کی بنا پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔ (جوشیدہ کاما بالامیاز ہے منہ) (بابو بن چندر بال)
 4۔ مہاتما گاندھی کہتا ہے مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے۔ ان هو الا ذکر للعالمین ☆
 (تاریخ قرآن صفحہ 72-73)

اعتراض 9:- کتاب المصاحف للہجستانی اور تاویل مشکل القرآن لابن قتیبہ سے قرآن کی غلطیوں کا مکمل جواب
 1۔ شیعہ کمیٹی نے کتاب المصاحف سے چھ غلطیاں بتائی ہیں۔

اعتراض 10:- قرآن حکیم میں 4 حرف غلط ہیں۔ کتاب المصاحف صفحہ 42 تحقیقی دستاویز صفحہ 297

اس صفحہ پر یہ روایت ہے سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ قرآن کے 4 حرفوں میں اعراب غلط ہیں

1۔ الصائبون۔ سورت 5 مائدہ، آیت 69 واؤ کے رفع کے بجائے ی کی نصب چاہئے۔

2۔ والمقیمین۔ سورت 4 النساء، آیت 162 ی کے نصب کے بجائے واؤ کا رفع چاہئے۔

3۔ فَاَصْلٰقٍ وَاَكْمَنَ بَيْنَ الصَّالِحِيْنَ ☆ سورت 63 منافقون، آیت 10 ہمیں اس میں کوئی غلطی معلوم نہیں۔

4۔ اِنَّ هٰذَا لَنَسَاجِدٍ سورت 20 طہ، آیت 63 هٰذَا میں الف کے بجائے ی منصوب چاہئے۔

الجواب :- جیسے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مصاحف اور قرآنی کاپیاں کاتبوں کی غلطی سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ مگر جب ایک مشفق

لغز تیار ہو جائے اور تمام مہاجرین و انصار، کاتبین و حفاظ، مشرعوں و مشرعات اور حضور ﷺ کی سب آں اس پر متفق ہوں تو اب لمحہ

لوگ قرآن میں شک اور بے یقینی پیدا کرنے کے لئے کبھی کاپیوں میں فرق کا حوالہ دیں۔ کبھی اعرابی لحن اور غلطیاں نکالیں۔ کبھی

کسی خاص صحابی کی طرف الگ مصحف کی نسبت کریں۔ تو کون عقل مند ایسے قرآن کے منکروں، امت میں تفریق ڈالنے والوں

اور مصادر شریعت کو بے اعتبار بنانے والوں کی طرف متوجہ ہوگا؟ علماء نحو نے ان میں کوئی لحن اور اعرابی غلطی نہیں نکالی۔ سعید بن

جبیر تابعی کا یہ وہم ہے کہ صائبین نصب کے ساتھ ہونا چاہئے۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ وَاللَّيْنِ هَآؤُ وہ یہودی ہیں اور یہ

لفظ مبتدا ہے۔ مبتدا مرفوع ہوتا ہے۔ اسی پر وَالصَّائِبُونَ کا عطف ہے۔ تو یہ بھی مرفوع ہے اور النصاری بھی مرفوع ہے۔ اور یہ

سب مستأنف نہ ہوں تو پھر بھی چونکہ اِنَّ اللَّيْنِ آمَنُوا پر معطوف ہیں۔ اور وہ محلا مرفوع ہے تو یہ سب مرفوع کہلائیں گے۔

(تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 694)

مشہور نحوئی تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 693 عربی طبع کراچی میں ہے
 لفظ نمبر 1۔ وَالصَّائِبُونَ۔ مبتدا ہونے پر مرفوع ہے۔ خبر اس کی محذوف ہے اور حذف سے نیت یہ ہے کہ

اسے اِن کے اسم بتانے سے لیت کیا جائے۔ گویا یوں کہا گیا۔ اِنَّ الْبَلِيْنَ اَمْسُوْا وَالْبَلِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصْرَتِيْ حُكْمِيْہُمْ كَذٰلِكَ اَلْصَّبِيْنُوْنَ كَذٰلِكَ کہ مسلمان، یہودی، عیسائی اور اسی طرح صابی بھی ان سب کا حکم (خبر) یہ ہے۔ کہ جو بھی اللہ پر ایمان لائے۔ نیک کام کرے تو ان پر کوئی خوف اور رنج نہ ہوگا۔ (پارہ 6 رکوع 14)

سیبویہ نے اس پر یہ شعر گواہ بنایا ہے۔

وَالَا لَاعِلْمُوَانَا وَالنَّم
بَلَاءَ مَا بَقِيْنَا لِيْ شَقَاق

ورنہ یقین کر لو کہ جب تک ہم اور تم مخالف رہیں گے۔ باغی ہوں گے (یعنی ہم باغی ہوں گے اور تم بھی اسی طرح باغی ہو گے)

لفظ نمبر 2۔ والمقیمین کو مرفوع ہونا چاہئے کہ اگلے پچھلے مرفوع ہیں۔

تو جواب یہ ہے کہ یہ منصوب علی المدرج ہے۔ یعنی میں نماز پڑھنے والوں کی خاص تعریف کر رہا ہوں۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ مقیمین منصوب علی المدرج ہے اور (ایک قرأت میں) مقیمون رفع کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔

تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 623 میں ہے۔

”والمقیمون نماز کی فضیلت بیان کرنے کے لئے بنا بر مدرج منصوب ہے اور یہ بڑا وسیع باب ہے۔ اور سیبویہ نے بہت سی مثالوں اور شواہد سے اسے توڑا ہے۔ اور توجہ نہ کی جائے جو بعض جاہلوں نے اسے مصحف میں لکھنے کی غلطی گمان کیا ہے۔ یہ وہی کر سکتا ہے جو کتاب اللہ کو تو نہ دیکھے (نہ مانے) اور عرب کے مذاہب (صرف نحو) نہ پہچانے ان کو نصب پر اعتراض کیوں سوچا کیا سابقوں اولوں صحابہ کرام جن کی قورات و انجیل میں مثالوں سے تعریف کی گئی ہے وہ اسلام کے لئے غیرت اور اس کا دفاع نہ کر سکتے تھے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب میں ایک سوراخ چھوڑ دیا جسے بعد والوں نے رنور کر کے پڑ کیا۔ یہ وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ بعما انزل الیک پر عطف ہے یعنی وہ کتاب پر اور نماز کی پابندی کرنے والوں انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں والمقیمون رفع واؤ کے ساتھ ہے۔ اور بھی مالک بن دینار، محمد زئی اور عیسیٰ ثقفی کی قرأت ہے۔

لفظ نمبر 3۔ فَأَصْدَقَ وَ اَكُنَّ مِنَ الصَّالِحِيْنَ پر تو کوئی اعتراض نظر نہیں آتا ان مقدم کی وجہ سے فی

ذہر ہے اور واؤ کے ساتھ اکن کی جزم لَوْ لَا اَخْرَجْتَنِيْ شرط کی جزا کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ترجمہ یہ ہے۔ کہ مرنے سے پہلے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کر لو ورنہ موت کے بعد تو ایسے لوگ کہیں گے ناے رب مجھے ایک مرتبہ مقرر وقت تک لٹ کر دیتا تو میں مدفن کرتا اور نیک لوگوں میں سے بن جاتا۔..... الخ (سورۃ منافقون، پارہ 28 رکوع 2) (مرنے کے بعد باتیں زندگی کی دلیل ہے)

لفظ نمبر 4۔ اِنَّ هٰذَا نِ لَسَاحِرٍ اَذِہ ہے۔ کہ موکی اوہارون دو جادوگر ہیں۔ (معاذ اللہ)

یہاں بھی اعتراض غلط ہے کیونکہ اِنْ خَفَّہُ عَنِ الْمَثَلِہ (اِنْ) سے ہے۔ کہ شد ہونے پر تو اسم بنا کر نصب دیتا ہے جب جزم نہ

جائے تو عمل باطل ہو جاتا ہے۔ وہ دونوں مبتدا اور خبر ہو کر مرفوع ہوتے ہیں۔ الف حنیہ یہاں رفع کی علامت ہے۔
تفسیر جلالین پارہ 16 میں ہے کہ اَنْ هَذَيْنِ قَارِیِ الْوَعْرَيْنِ الْعَلَامِ کی قرأت ہے۔ دوسرے قاری ہذان پڑھتے
ہیں اور اس لغت کے مطابق ہے جس میں (رفع نصب جر) تینوں صورتوں میں الف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

تفسیر کشاف جلد 3 صفحہ 74 پارہ 16 رکوع 13 میں ہے "ان هذان لساحران ابن کثیر اور امام حفص قاری کی
روایت ہے جیسے تو کہے ان زید لمنطلق بے شک زید جار ہائے نیلام ہی اَنْ اور اَنْ میں فرق کرتا ہے اور امام قراء
مجاہد حضرت ابی بن کعبؓ نے ان ذان الا ساحران پڑھا ہے۔ ابن مسعود نے ان هذان ساحران (بغیر لام کے)
پڑھا ہے۔ جرجوبی (سرگوشی) سے بدل ہے (فرعونی جادو گروں نے خفیہ مشورہ یہ کیا تھا کہ یہ دو بڑے جادو گر ہیں تو ان کا
جادو نہ دیکھے) قرأت مشہورہ میں ایک وجہ یہ بھی بتائی ہے کہ یہ لمحرث بن کعب قبیلہ کی لغت ہے کہ وہ حنیہ کے الف کو عَصَا
مسدئی کی طرح غنی پڑھتے ہیں" (ان تفسیروں سے ان غوی وجوہ کے ساتھ 4 لفظوں کے علاوہ ہونے کا اعتراض ختم ہو گیا)

اگلے صفحہ 43 تحقیقی دستاویز کے صفحہ 298 پر اعتراض "قرآن میں کتابت کی غلطیاں ہیں" بھی ختم ہو گیا۔ کیونکہ وہ
انہی لفظوں کے متعلق ہے اور حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے اسے کاتبوں کی غلطی کہا۔ بالفرض آپ نے
کاتبوں کی غلطی سمجھا ہے تو گرامر اور لغت عرب کے مطابق جب یہ الفاظ صحیح ہیں تو وہم جاتا رہا اس نکتے صفحہ 43 پر یہ بات مجھے
بہت پسند آئی کہ حضرت عثمان نے جمع قرآن کے وقت جو سب سے پہلے سات مصاحف لکھے وہ ان سات شہروں کو بھیجے تھے۔
اکہ، عثام، حاکم، بحرین، بصرہ، کوفہ، مدینہ میں ایک رکھ لیا۔

اعتراض 11:- مصاحف صفحہ 60 تحقیقی دستاویز صفحہ 299 پر ہے حضرت عمرؓ نے سورۃ الحفصہ میں اضافہ کیا
الجواب :- یہ بھی غلط ہے۔ الدین کے بجائے من اور لا کے بجائے غیر پڑھا۔ قرأت میں دونوں درست ہیں
ترجمہ میں بھی فرق نہیں ہے۔ تفسیر درمنثور جلد 1 کے حوالہ سے اعتراض پھر تفصیلی جواب گزر چکا ہے۔ مراجعت فرمائیں۔

اعتراض 12:- قرآن مجید سے 4 الفاظ غائب ہیں کتاب المصاحف صفحہ 63 تحقیقی دستاویز صفحہ 300
الجواب :- کتاب المصاحف کا یہ صفحہ 63 پورا دیکھ کر شیعہ دوستوں کو خوش ہو جانا چاہئے کہ یہاں تو مصحف ابی بن کعبؓ کی طرح
مصحف علی بن ابی طالبؓ کا بھی ذکر آگیا اور اس میں موجودہ قرآن سے ایک اختلافی قرأت (سبہ میں سے) یا سات حروف
میں سے کا ذکر آگیا۔ کہ ابو عبد الرحمنؓ مسلی کی روایت سے حضرت علیؓ یوں پڑھتے تھے۔ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ وَ آمَنَ
الْمُؤْمِنُونَ۔ کہ اپنے اور نازل شدہ قرآن پر رسول بھی ایمان لائے اور مومنین بھی ایمان لائے۔ جب کہ اب موجودہ قرآن
میں آمَن کے بجائے مَن رہا ہے اور وَالْمُؤْمِنُونَ کا عطف الرَّسُولُ پر ہے۔ کہ جو حضورؐ پر اس کے رب کی طرف سے
قرآن اترا اس پر رسول بھی اور ایمان والے بھی سب ایمان لائے۔ دونوں قرأتوں کا مفہوم ایک ہی ہے کہ رسول بھی مومن

بالقرآن ہیں۔ اور صحابہ کرام بھی رسول ﷺ کی طرح مومن بالقرآن ہیں۔ کاش کہ میرے شیعہ حضرات حضرت علیؑ کی قرأت ہی مان لیتے۔ قرآن پر مکمل ایمان لاتے۔ جس کا تذکرہ خیر اور شکایت از شیعہ کا ذکر۔ اس باب میں ہو رہا ہے اور صحابہ کرام کے لئے آمن کا ذکر مستقل ہے۔ جو ان کے مومن ہونے پر قطعی دلیل ہے۔ اور جمع صحیح سالم پر الف لام انتہائی کثیر ہونے کا معنی دیتا ہے اب معلوم ہو گیا کہ حضرت عثمان نے کچھ صحابہ کی لکھی ہوئی قرآنی کاپیاں تلف کی تھیں تو اسی لئے کہ بعد والے لوگ ان اختلافی الفاظ اور قرأتوں کو جزو قرآن نہ مان لیں۔ قرآن صرف وہی قطعی ہے جو دو گتوں کے درمیان سب کا اجتماعی مصدقہ ہے۔

حرمت متعہ قرآن و سنت اور عقل و غیرت کی روشنی میں:

اعتراض 13:- یہاں حضرت ابی بن کعبؓ کے مصنف کے حوالہ سے سورت نساء پارہ 5 کی پہلی آیت میں "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى" کا ذکر ہے۔ اور پھر شیعہ نے اس سے متعہ کا جواز نکالا ہے۔
الجواب:- پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت کا حصہ اور قرآن میں نہیں ہے اگر قرأت ہے تو شاذ ہے ورنہ بطور تفسیر ہے۔ شیعہ کے جلیل القدر عالم محمد حسین کا شفاء النظار عراقی لکھتے ہیں۔

"لیکن یہاں بھی ہم عرض کریں گے کہ رئیس ملت حضرت ابن عباسؓ کا مقام ان فقائے سے بہت بلند ہے یہ روایت (الی اجل مسمی) اگر صحیح ہے تو غالباً رسول اللہ ﷺ کے اس جلیل القدر صحابی کا مقصود یہ ہوگا

کہ پروردگار نے اس کی تفسیر یوں نازل فرمائی ہے۔" (اصل داصل شیعہ اردو صفحہ 129)

تو یہ تفسیری روایت بھی شاذ ہے قرآن کی حکم آیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بالا صاحب ہی لکھتے ہیں۔

"تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس قرآن میں نقص یا تحریف کی کوئی روایت ملے بھی تو وہ غیر معتبر ہوگی۔ کیونکہ جو احادیث طرق آحاد سے دستیاب ہوتی ہیں۔ وہ منہیہ علم و عمل نہیں قرار پاسکتیں بالفاظ دیگر ان کا کوئی اعتبار نہیں" صفحہ (102)
 استماع کا لفظ آجانے سے یہاں اتنا کہوں گا کہ اس سے لغوی معنی عورت سے نکاح کا فائدہ اٹھانا مراد ہے۔ اصطلاحی معنی حد جو گواہ دلی کے بغیر صرف وقت اور فیس مقرر کر کے عقد جنسی کا نفع ہوتا ہے۔ ہرگز مراد نہیں قرآن کا سیاق و سباق اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ محرمات کے سوا دیگر عورتوں سے خدا نے دائمی نکاح کا جواز دو شرطوں سے بتایا ہے۔

1- مہر میں مال دو (گواہ اجازت دلی وغیرہ دوسری جگہ مذکور ہیں)

2- بھینٹیں۔ دائمی شادی کی نیت سے ہر وقتی طور پر صرف شہوت پوری کرنا اور پانی نکالنا نہ ہو۔ مُخَصِّصَاتٍ غَيْرَ مُسَالِحِينَ کا لفظ نے متعہ کو بالکل ناجائز بتایا کہ اس کا مین مقصد 99% صرف جنسی نفع کا تلذذ ہے پھر آگے "فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ لِأَنَّهُنَّ آبُودُهُنَّ فَرِيضَةً" سے ادائیگی مہر کا واجب وقت بعد از جماع و استماع بیان کیا ہے۔ اور ف تعقیب (پس) کی ہے۔ جو

پہلے نکاح دائمی سے تعلق پاتی ہے۔ اگر نیا مسئلہ نہ بتاتا ہوتا تو اوہ عطف ہوتا یا جملہ مستانہ ہوتا اور ما کے بجائے من ہوتا جو جائیداد و المثل کے لئے آتا ہے۔ توبہ ما سے مراد فعل خاص یا عضو خاص -- جو یہ کی ضمیر کا مرجع ہے -- سے تلافی بعد از نکاح حاصل کرنا اور مہر ادا کرنا مراد ہے اور یہ لفظ استحاح یا تناسخ صرف فائدہ اٹھانے کے لغوی معنی میں ان آیات کی طرح آیا ہے۔

1۔ ان منافقوں کو دائمی عذاب ان لوگوں کی طرح ہوگا۔ جو ان سے پہلے ہوئے مال و اولاد میں بہت طاقتور تھے۔ "لَا تَسْتَعْتِفُوا بِنِفْلَائِهِمْ لَاسْتَعْتِفْتُمْ بِنِفْلَائِكُمْ" پس انہوں نے اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا۔ تو تم نے بھی اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا۔ جسے تم سے پہلوں نے اپنی عادت سے فائدہ اٹھایا تھا اور تم بھی ان کی طرح لذات میں گھسے رہے۔ ان لوگوں کے دنیا و آخرت میں اعمال برباد ہو گئے اور گھٹا کھایا۔ (سورۃ توبہ 9، پارہ 10)

2۔ قُلْ تَسْتَعْتِفُوا لِمَنْ مَصِيْرُكُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَزْوَاجٌ مَّا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ (پارہ 13، رکوع 17) یہاں م ت ع سے مراد عام نفع ہے تو وہاں بھی عام نکاح کی وجہ سے جائز نفع اٹھانا ہے یہاں اگر متعہ مراد لیں اور جہنم ملے۔ تو وہاں بھی مساح بن کر وقتی جنسی نفع سے جہنم ملے گی۔

اس کے علاوہ قرآن کی کسی آیت میں وقتی جنسی نفع کا ذکر و اجازت نہیں صرف نکاح اور دائمی بیوی بنانے کا ذکر آیات میں آیا ہے ایک کا پارہ 5 پہلی آیات میں نکاح دائمی کا ذکر ہو چکا۔ ہر ترجمہ قرآن اور حاشیہ تفسیر کو دیکھ لیں۔

2۔ اسی رکوع و صفحہ میں آیا ہے

"اگر تم میں سے کوئی آزاد عورتوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو تو مومن باندیوں سے نکاح کر لو تو ان کو بھی ان کے وارثوں کی اجازت سے نکاح دائمی میں لومہر و بشرطیکہ وہ بھی پاک دامن ہو کر دائمی بیوی بنیں۔ وقتی خواہش سے پانی نکالنے نکلوانے والی نہ ہوں یہ اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کا ذرہ ہمارے مہر کر د (باندیوں سے نکاح نہ کر د) تو بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔ (سورۃ نساء پارہ 5 رکوع 4 صفحہ 1)

3۔ سورت مائدہ، پارہ 6 رکوع 1 میں ہے۔

"کہ اہل کتاب کی پاک دامن عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔ جبکہ تم ان کو مہر دو، دائمی بیویاں بناؤ، وقتی ثبوت رانی کرنے والے نہ ہوں، اور چھپی یاری لگانے والے نہ ہوں۔ جو شخص ان ایمانی باتوں کا انکار کرے اس کے اعمال برباد ہو گئے اور آخرت میں گھٹانے میں جا پڑا"

5-4۔ سورۃ مومنون پارہ 18 رکوع 1 اور سورۃ معارج پارہ 29 رکوع 7 کی ہیں۔

"کہ بیوی، باندی سے جنسی تعلق پر کوئی گناہ نہیں جو اس کے علاوہ اور راہیں تلاش کرے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں"

توبہ 5 آیت حرمت متعہ میں صریح ہے۔ جواز پر ایک بھی نہیں۔ یا رسول اللہ کی احادیث کو متعارض متضاد قرار دے کر ان

سے استدلال کرتے ہیں تو ادا تعارضاً لمساقطاً پر عمل کریں۔ استدلال کیوں؟ دو مخالف دلائل خود بخود ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کے دور میں نکاح موقت۔ جس میں گواہ اور ولی ہوتے صرف وقت مقرر کیا جاتا۔ اور شیعوں نے اسے نکاح حد بنا ڈالا۔ دو دفعہ حلال اور دو دفعہ حرام ہوا اور شیعہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ تدریجاً حرمت شراب پر بھی غور فرمایا شروع اسلام میں مکہ کے جاہلی معاشرہ میں بالکل جائز تھا۔ تَجْلِدُونَ مِنْهُ مَسْکُورًا وَ دُرُفًا خَسَنًا (سورۃ بقرہ 212) (پارہ 14 رکوع 15) کہ تم انکور کے شیرے سے نشہ اور اچھا رزق بناتے ہو۔ ہجرت کے بعد مدینہ کے اچھے ماحول میں شریف علماء کرام فطرت کرنے لگے۔ اور پوچھا تو۔ سورۃ بقرہ کی آیت آئی۔

”کہ تم سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں تو فرما دو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے گناہ نفع سے بڑھ کر ہے“ پھر کچھ حضرات نے پیا اور نشہ میں نماز پڑھاتے وقت جہری قرأت میں مفہوم الٹ گیا۔

”کہ مشرک! تمہارے بتوں کی عبادت کرتا ہوں“ تو یہ آیت آئی۔ ”ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ“ (سورۃ نساء پارہ 5) اب نماز کے وقت شراب حرام ہو گئی۔ حضرت عمرؓ جو اصلاح معاشرہ پر کڑی نظر رکھتے تھے۔ چیخ اٹھے۔

”کہاے اللہ شراب کی حرمت قطعی طور پر بیان فرمادے“ تو سورۃ مائدہ، پارہ 7 رکوع 2 کی آیت نازل ہوئی۔

”ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور پانے کے تیر پلید شیطان اعمال ہیں۔ ان سے بہت بھگت تم نجات پاؤ گے۔ شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں بغض اور دشمنی بھردے اور تمہیں خدا کی یاد اور نماز سے روک دے۔ کیا تم اب بھی باز آؤ گے؟ (یا نہیں) اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو اور نافرمانی سے خوب بچو“

اب جیسے کسی شرابی کو یہ حق نہیں کہ وہ پہلی حلت پر صریح آیات سے شراب نوشی پر استدلال کرے اور قطعی حرمت والی آیت ندیکے اسی طرح کسی شہوت پرست کو بھی یہ حق نہیں کہ بوقت ضرورت مجبوری نکاح موقت سے حلت متعہ پر استدلال کرے اور قطعی حرمت والی آیات و احادیث سے منہ پھیر لے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً جب کہ یہ فطرت، غیرت اور شرافت کا اتنا قائل ہے کہ کوئی شخص یہ عمل اپنے گھر میں پسند نہیں کرتا نہ اجازت دیتا ہے تو اپنے مذہب کے فردغ اور ایڈوکیٹ کے لئے اسے جائز کہنا بڑا کارٹو اب جان کر اس پر ناز کرنا، تمام طاقتور جرائم پیشہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فرض شناس مگر امن پسند پاکستانی پولیس کو بھی مرعوب کرنا، دہانا، مذہبی، اخلاقی، قانونی کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں۔ غیرت مند مسلمان افسران یہ نکتہ اور حق و باطل کی پہچان سمجھ لیں تو پورا ملک گہوارہ امن بن جائے۔

مصاحف میں اختلاف قرأت کی روایات:

اعتراض 14:- صفحہ 63 پر مصحف ابی بن کعب کے حوالہ سے لِلَّذِينَ يُفْسِدُونَ مِنْ نِسَاءِهِمْ لَكُمُ الْقُرْآنُ مِثْلُ مَا قَرَأْتُمْ فِيهِمْ (پ 2 رکوع 12) جبکہ قرآن میں يُولُونَ مِنْ نِسَاءِهِمْ ہے۔ جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھاتے ہیں۔ (پ 2 رکوع 12)

الجواب :- تو عرض یہ ہے کہ یہی اختلاف قرأت اور انزل القرآن علی سبعة احرف کی تشریح ہے مگر خبر واحد پر متواتر قرآن غالب ہے۔ ترجمہ دونوں لفظوں کا ایک ہے اگلی روایت میں فلا جناح علیہ الاطوف ثلاثی مجرد سے ہے۔ جب کہ قرآن میں باب تفعیل سے ان لا یطوف ت کو ط سے بدل کر ادغام کے ساتھ ہے۔ وجدی اختلاف قرأت ہے معنی میں فرق نہیں ہے۔ دونوں کا معنی یہ ہے حج و عمرہ کا طواف کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔

اعتراض 15 :- پھر کتاب المصاحف صفحہ 90 اور تحقیقی دستاویز صفحہ 301 پر حضرت ابن عباس سے 4 روایتیں الی اجل مسمى قرأت کی ذکر کی ہیں۔

الجواب :- تو اس کی پوری تشریح اور الی اجل مسمى والے عقیدہ کا آپریشن ہو چکا ہے۔ یہ بھی ایک قرأت کا اختلاف ہے چونکہ اخبار آحاد ہیں۔ تو قطعی قرآن میں ان سے اضافہ نہیں ہو سکتا۔

اعتراض 16 :- کتاب المصاحف صفحہ 94 اور تحقیقی دستاویز صفحہ 302 میں لکھا ہے۔

”حضرت عائشہ کا قرآن موجودہ قرآن سے مختلف تھا“ پھر سات روایات میں خَالِطُوا عَلَی الصَّلَواتِ وَالصَّلَوةِ الْمُسْتطِی کے بعد صلوۃ العصر بھی لکھا ہے

الجواب :- عرض یہ ہے کہ ان میں کسی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اللہ نے یہ لفظ قرآن میں ان کے ساتھ تاراج کیا ہے ہاں حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے وَالصَّلَوةِ الْمُسْتطِی کی تفسیر میں و صلوۃ العصر کا لفظ سنا تو اسے اپنے صحیف میں لکھا دیا اور کاتبوں سے بھی کہتی تھیں کہ جب تم یہ آیت صلاۃ لکھو تو مجھے اطلاع دینا وہ بتاتے تو آپ کہتیں۔ (بطور تفسیر) یہ لفظ صلاۃ العصر بھی لکھ لو نہ کھلا فال ابن ابی داؤد۔ تو ایک ہی راوی سے اخبار آحاد ہوئیں قرآن کا جز نہیں ہیں ہاں بطور تفسیر وسطی نماز سے مراد نماز عصر ہی ہے۔ یہی ہمارا ایمان ہے۔ اور واقعہ میں بھی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کے درمیان پڑتی ہے۔

اعتراض 17 :- کتاب المصاحف صفحہ 95 پر درود والی آیت یوں لکھی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِکَتُهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِصَلٰتٍ مِّنَ الصُّفُوْفِ الْاَوَّلِ خط کشیدہ جملہ قرآن میں نہیں ہے۔

الجواب :- تو عرض یہ ہے کہ یہ بھی بطور تفسیر ہے۔ قرآن کا حصہ ہوتا تو لکھا جاتا مگر خبر واحد ہے۔ ہاں بطور تفسیر یہ جملہ مذہب شیعہ کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ ان کو نقل کرنے کے بجائے اپنے مردہ مذہب پر ماتم کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ جملہ تفسیر یہ بتاتا ہے۔ کہ خدا اور فرشتے حضور ﷺ کے بعد رحمت و درود ان صحابہ کرامؓ پر پڑھتے ہیں۔ جو پہلی صفوں میں آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ تو وہی آل محمد بھی بنے صرف حضرت علیؓ نہیں۔ کہ وہ جمع کا مصداق نہ تھے۔ حضرات حسینؓ تو ابھی بچے تھے۔ حضور ﷺ کی گردن اور پشت پر چڑھ کر کھیتے رہتے تھے اگر قرآن میں آل موسیٰ و آل ہارون سے ان کے ہم مذہب اسی مراد ہیں۔ آل فرعون سے آل کے ہم مذہب سرکاری 16 لاکھ ملازم اور قبیلی لوگ مراد ہیں۔ تو گو آل محمد کا لفظ قرآن میں نہیں۔ حدیث میں ہے اور

آل ابراہیم (حضرت سارہ از قرآن) کی طرح آل محمد اور اہل بیت رسول سے مراد سب سے پہلے ازواج مطہرات امہات المؤمنین ہی ہیں۔ (پارہ 22 صفحہ 1) اور اس تفسیری کلمہ سے مراد پہلی صفوں میں نمازیں آپ کے پیچھے پڑھنے والے تمام صحابہ کرام مہاجرین، انصار اور فتح مکہ کے مسلمان ہیں۔ تو شیعہ حضرات کو ان سے بغض کیوں ہے۔ وہ آل محمد پر درود میں ان کو بھی نیک نیتی سے کیوں شامل نہیں کرتے؟ لہل من مبارز؟

اعتراض 18:- اسی کتاب المصاحف صفحہ 95 پر مصحف عائشہ کے بعد مصحف حفصہ زوج النبی ﷺ بھی ہے۔ پتہ چلا کہ ہماری ان دو ماؤں کو بھی قرآن سے بہت پیار تھا۔ کہ اپنی کاپیوں میں حضور ﷺ سے سن کر گھر میں نئی وحی یا قرآن لکھ لیتی تھیں۔ جو ان کے مصحف کہلائے اور یہ سعادت ان کو قرآن نے بخشی تھی۔

”وَإِذْ كُنَّا مَا بَيْنَ بَنِي إِسْرٰءِیْلَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا“ ☆ (سورۃ احزاب، پارہ 22 صفحہ 4) (ترجمہ) جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا تذکرہ کیا کرو اللہ بڑے باریک بین اور خبردار ہیں۔

اللہ کی ہزار ہا رحمتیں اور درود ان امہات المؤمنین پر ہوں اور ان کے مومنین بیٹوں سب امتوں پر بھی ہوں جو ان پر نمازوں و دعاؤں اور ہر نیک محفل میں درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دشمنوں پر وہی..... بھیجے جس کے وہ حقدار ہیں۔ اور اس کا ذکر اگلے رکوع کی اس آیت میں ہے

”بے شک جو لوگ (قرآن کا انکار کر کے) اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور (حضور کی پیرویوں کو بُرا کہہ کر) رسول اللہ کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں پھینکار کی ہے اور ذلت ناک عذاب ان کے لئے تیار کیا ہے۔ اور جو لوگ مومنین مردوں اور عورتوں (کا گلہ غیبت بدگوئی و عیب جوئی کر کے) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ جب کہ انہوں نے وہ کام کئے بھی نہیں تو انہوں نے ان پر بہتان باعہد اور کلاما گناہ کیا۔ اسے نبی اپنی پیرویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو پردہ کا حکم دیکھئے۔ (پارہ 22 رکوع 3-4)

اعتراض 19:- تاویل مشکل القرآن صفحہ 37 کی تمام روایات کا جواب پہلے ہو چکا ہے۔ البتہ ”وَالصَّابِرُونَ فِي الْبَأْسَاءِ“ رفع کے ساتھ ہونا چاہئے۔ قرآن میں اس کے خلاف الصابرين کیوں ہے۔ **الجواب :-** تو عرض یہ ہے کہ یہ نصب مدح علی المصعب کی بنا پر ہے کہ جنگوں، تکلیفوں میں صبر سے ڈٹے رہنے والوں کی میں خدا تعریف کرتا ہوں۔ تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 245 طبع بیروت پر ہے۔

وَالصَّابِرِينَ اختصام اور مدح پر منصوب ہے غیبتوں جنگی معرکوں میں ڈٹے رہنے والے صبرین کی تمام اعمال پر فضیلت ہے تفسیر مدارک نسلی جلد 1 صفحہ 100 پر بھی لایا ہے یہی وجہ لکھی ہے۔ (یہ لفظ پارہ 2 رکوع 6 کی آیت لَيْسَ الْبِرُّ بِمَا

الفرقان لابن الخطیب کے بعض الفاظ پر نظر

کتاب المعانی، تادیل مشکل القرآن کے بہت سے الفاظ کی نحوی صحت، ہم کتب تقایر سے بیان کر چکے جمع اس کی تدوین، لفظوں کے بول (لجج) ان کی کتابت، تلاوت قرأت پر لکھی ہوئی جامع کتاب الفرقان لابن الخطیب بغدادی بھی ہے۔ اس کے بھی 5 صفات کی نو نو دے کر شیعہ مؤلف نے پیش کردہ الفاظ کا مخالف قرآن ہونا بتایا ہے اور چاہتا ہے۔ ”کہ لوگو قرآن کو تلاط لالو۔ اہلسنت کو بھی اپنے عقیدہ و جرم میں ساتھ ملاؤ“ معاذ اللہ۔

اب اس کے جواب میں ہم کیا کہیں۔ کہ ان چند الفاظ کو بھی، جنہوں لفظوں کے بول میں امتیاز و فرق، کتابت کے نئے انداز قرأت کے اختلاف اور تلاوت کا نیا لہجہ محسوس کرو ہر شخص کی زبان، آواز، سر اور لہجہ اور انداز تحریر دوسروں سے مختلف ہوتا ہے اسی سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ یہی قرآن کا حسن و اعجاز، توسیع اداء اور کلمات کا حسین امتزاج ہے۔ اور النزول القرآن علی سبعة احرف کی تشریح ہے۔ قرآن کے ان اصول ہیروں کو قرآن کے ان خاموشوں نے اپنی کتب میں سجا کر وحی الہی کی وہ عظیم الشان خدمت ادا کی ہے۔ جس کی نظیر کوئی کتب سادیہ والی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ مگر کیا کریں ہمیں ان یمن و فارس کے یہود و مجوس سے پالا پڑا ہے۔ جو اسلام و قرآن کی علمی ترقی، فتوحات ملکی، وستان رسالت کی کامیابی، محمدی مدنی یونیورسٹی کی تعلیمی بجلی اور علوم قرآن و سنت کی پوری دنیا پر ہمہ گیری کے کھلے دشمن ہیں۔ ترقیات اسلام کی ہر بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ اپنا تکلین اور ڈرامائی اسلام صرف اس میں منحصر مانتے ہیں کہ صرف حسین اور ان کے والدین کو مانو پھر خود ہی ان کو شہید کر کے بددعا لے کر مظلومیت کے جلوس سڑکوں پر نکالو مسلح اور خون آلود ہو کر مسلمانوں سے لڑتے رہو اور بس!

الح کتاب فی المصحف کا بڑا عنوان فرقان الخطیب میں ہے

1. منہ احمد کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہوئی قراءۃ الیلین یأتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ..... الخ بارہ 18 رکوع 4 لکھی ہے ”کہ خدا سے ڈرنے والے اپنے رب کی آیات پر ایمان لانے والے رب کے ساتھ شریک نہ کرنے والے راہ خدا میں دیتے ہیں جو دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل خوف زدہ ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں“ اب خدا سے نہ ڈرنے والے قرآن کو صحیح نہ ماننے والے ان آیات تعریف کو صحابہ میں نہ ماننے والے اور امی عائشہ کے تو کھلے دشمن یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ فعل ثلاثی مجرد کا صیغہ یأتون ہے۔ قرآن میں باب افعال ثلاثی مزید فیہ یأتون کیوں ہے جزلہ ہے۔ عرض یہ ہے کہ دونوں کا مادہ ثلاثی ایک ہے۔ دینا۔ جو بھی پڑھا جائے معنی ایک ہے۔ کہ ان نچی نیک لوگوں کو مان لو۔

2. صفحہ 107 پر سورت مائدہ میں فصیام للالہ ایام متتابعات فی کفارة الیمین آیا ہے۔ خط کشیدہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ عرض یہ ہے کہ متابعات حضرت ابی بن کعب اور ابن مسعود کی قرأت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کفارہ قسم میں تین

دن مسلسل روزہ اسی قرأت پر کہتے ہیں۔ عینہ یہ تفصیل تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 706 اور تفسیر مدارک جلد 1 صفحہ 340 میں موجود ہے۔ لہٰذا کفارة الیمین بطور تفسیر کسی نے لکھ دیا ہے۔ کیونکہ خود قرآن نے کہہ دیا ذالک کفارة ایمانکم تمہاری قسموں کا کفارہ (یہ تین اعمال ہیں)

3- ان الله لا يظلم مثقال شعيرة (از ابن مسعود) غلطہ چھوٹی چھوٹی کو کہتے ہیں قرآن میں لفظ ذرہ کا بھی یہی ترجمہ ہے۔ "حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مٹی میں ہاتھ ڈال کر جھاڑا تو فرمایا یہ سب ذرے ہیں فضاء میں اڑنے والے سب ذرات ہیں۔"

(تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 543)

4- "وارجعی واسجدی لی الساجدین (سورۃ آل عمران پارہ 3) تفسیر روح المعانی جلد 2 صفحہ 1158 اس آیات کے تحت ہے کہ ابن ابی داؤد نے معارف میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ قرأت نقل کی ہے۔ تو یہ خیر واحد ہوئی۔ نماز میں قرأت تو متواترہ قرآن سے کی جائے گی۔"

5- من بلغها ولقائها ولو مہایہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت ہے۔ (تفسیر مدارک جلد 1 صفحہ 56 و تفسیر کشاف جلد 1 صفحہ 174)

6- ونزودوا وخبر الزاد النقیض (پارہ 2 کوغ 9) بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن منذر، بیہقی، ابن حبان کے حوالہ از ابن عباس سے تفسیر روح المعانی جلد 2 صفحہ 86 میں لکھا ہے کہ اہل یمن حج کرنے آتے تو سفر خرچ نہ لاتے کہ ہم تو متوکل اور اللہ کے سہماں ہیں پھر لوگوں سے مانگتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس قراءۃ غیر مشہورہ میں ان نہیں قرآنی متواتر میں ان ہے۔ معنی ایک ہی ہے کہ بہتر زاد راہ تقویٰ اور سوال سے بچتا ہے۔

7- ان تبسٹوا الفضل من ربکم لی مواسم الحج فابتنوا حينئذ روح المعانی میں ہے کہ "ابن عباس اور ابن مسعود سے بطور تفسیر یہ جملہ آیا ہے" کہ ایام حج میں مانگنا درست نہیں۔ بطور خرید و فروخت حاجات ضروریہ کے لئے کچھ کالیا درست ہے۔ حج کے خاص 5 دن 8-9-10-11-12 ذوالحجہ کو علماء نے منع بھی کیا ہے۔

8- "العموالحج والعمرة الى البيت" الى البيت كاللفظ جزم قرآن نہیں بطور تفسیر ہے۔ کہ یہ بیت اللہ کا حق ہے۔ پھر حج مال دار پر فرض ہے۔ عمرہ سنت ہے۔ ہاں شروع کر دیا جائے تو اس حکم اتمام سے پورا کرنا واجب ہے

9- وحشما کستم لولوا وجوہکم قبلہ روح المعانی جلد 2 صفحہ 10 میں ہے۔ وقرء عبداللہ لولوا وجوہکم قبلہ نو شطرہ۔ قبلہ کا مفہوم ایک ہے۔ رو قبلہ کرنا۔ (اللہ ہر کسی کو نماز میں وقتہ کی توفیق دے۔)

10- مانسک من آية او نسخها عبداللہ بن مسعود کی قرأت ہے۔ (الکشاف جلد 1 صفحہ 201) یہود و نصاریٰ مختلف قسم کے احکام آنے پر اعتراض کرتے تھے تو اللہ نے یہ آیت اتاری۔ روح المعانی جلد 1 نے یہاں کافی لکھی چوڑی بحث کی ہے۔ کہ اللہ کچھ بھلا دیں یا بدلوادیں اس پر قادر ہیں۔ جیسے حکیم کی دوائی میں مرض کی مناسبت سے روز بدل ہوتا ہے

اسی طرح ضروریات زمانہ کے مطابق احکام میں شیخ واجرا قدرت الہی ہے۔

- 11۔ ہل بدادہ سلطان یہ بھی عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (الکشاف صفحہ 689) مفہوم یہ ہے کہ یہودی کنجوسوں کے ہاتھ بندھے رہیں۔ خدا کے تو ایک نہیں بطور مبالغہ دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ اپنے انعامات پیغمبروں پر بانٹتا ہے۔
- 12۔ قل اذن خیر ورحمة لکم روح المعانی جلد 6 صفحہ 126 میں ہے۔ کہ یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف بطور مبالغہ ہے۔ کہ یہ سن لینے والے کان بہتری اور مہربانی کے ہی ہیں۔ امام قاری حمزہ کی قرأت ورحمة کے تفسیری اضافہ کے ساتھ اس پر دال ہے۔

- 13۔ حتی اذا كنتم فی الفلك وجرین بكم عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (الکشاف جلد 3 صفحہ 19، درمنثور جلد 4 صفحہ 351) حواثر قرأت قرآن میں بیہم ہے جو ب سوار یوں کو شامل ہے یہ دوسری منفرد قرأت کتنم جمع مخاطب مذکر کے مناسب ہے کوئی تضاد نہیں۔ کہ سمندری طوفانی ہوائیں ہر حاضر و غائب کو ڈراتی متاثر کرتی ہیں پھر وہ صرف اللہ کو پکارتے ہیں۔ یا علی مدد کے نعرے نہیں لگاتے۔ (یہ آیت سورۃ یونس رکوع 3 پارہ 11 کی ہے)

- 14۔ ذالک عیسیٰ ابن مریم قال الحق الذی فیہ یمنون حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (الکشاف جلد 3 صفحہ 18) قال قول کا ایک ہی معنی ہے ”بات“ مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توحیدی تقریر ہمیں تم اس میں شک کرتے پھر خود ان کو خدا مان کر مصائب میں پکار کر شرک کرتے ہو حالانکہ اس نے کہا تھا۔ اے بنی اسرائیل! صرف اللہ کو پوجو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے جس نے بھی شرک کیا اس پر جنت خدا نے حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ خالوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 14)

- 15۔ من سورة العصر . وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ وَأَنَّهُ فِيهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّأَوْا بِالصَّبْرِ .

جواباً عرض یہ ہے کہ عبد بن حمید، ابن جریر طبری، ابن المیزاب وغیرہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بطور تفسیر یوں قرأت نقل کی ہے ”زمانے اور اس کے مصائب کی قسم کہ انسان گھائے میں اختتام زمانہ تک رہے گا۔ ابن ابی داؤد نے مصاحف میں یحییٰ بن مہران سے یہ قرأت نقل کی ہے..... والہ لہیہ الی آخر الدھر۔ یہی ابن مسعودؓ کی قرأت ہے۔ (روح المعانی جلد 15 صفحہ 412) اب اس تفسیر کا قرآنی آیات سے کوئی تعارض نہیں کہ ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلط کہا جائے۔ ہاں وہ لوگ ہمیشہ گھائے میں ہیں جو ایمان اور اعمال صالحہ تو بجا نہیں لاتے۔ مگر قرآن پر احادیث نبویؐ پر اور تمام نیک مسلمانوں پر التزامات جاری کرتے رہتے ہیں۔

- 16۔ من سورة البقرة عن ابن عباس فان آمنوا بالذی امنتم به فقد اهتدوا وکان یقول لا تقولوا (بمثل)

ابن مسعود کی قرأت بے امانتم بھی ہے (مدارک، جلد 1، صفحہ 85) قرآن میں مشہورہ قرأت بعثل ما پر عباس اکیٹ میں ایک شیعہ مفسر نے صحابہ کرام کی یوں تعریف کی ہے۔

”فان آمنوا اللہ نے یہ بتلایا ہے کہ یہ کفار جب اس بات پر ایمان لائیں گے جس پر مومنین اسلام ایمان لائے تھے پس لقد اھتدوا تب وہ جنت کی راہ پائیں گے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ثابت قدمی اور ہدایت کی راہ پر چلیں گے۔“ (مجمع البیان طبری، جلد 1، صفحہ 218)

اور تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 193 میں ہے۔

”فان آمنوا اگر سب لوگ تمہارے جیسا ایمان لائیں تمہاری ایمانی باتوں پر تب وہ ہدایت پائیں گے۔“

17- ومن سورة آل عمران و شاور ہم فی بعض الامر ابن عباس کی بطور تفسیر قرأت ہے۔ (بخاری اب النور) یہاں روح المعانی جلد 3 صفحہ 107 میں حضور ﷺ کے خاص دو شیر حضرت ابوبکر و عمرؓ کے بارے میں امام احمد کے حوالے سے لکھا ہے ”کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ کو فرمایا لو اجتمعنا فی مشورۃ ما خالفنا تم دونوں کا مشورہ ایک ہو تو تمہاری مخالفت میں نہ کروں گا“

18- إِنَّمَا ذَالِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُكُمُ أَوْلِيَاءُ ہ متواتر قرأت قرآن میں بخوف ہے کم مفعول بہ ضمیر نہیں ہے۔ (روح المعانی جلد 3 صفحہ 129) میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ ضمیر نکال کر بخوفکم سے تفسیر کی ہے۔ مفعول ضمیر کم کے مراد ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

19- وَطَيَاتٍ كَانَتْ أَهْلَتْ لَهُمْ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ (پارہ 6 رکوع 2)

کانت بطور تفسیر ہے اس کا ذکر کسی مفسر نے نہیں کیا۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے یہودیوں پر ان کے مظالم کی وجہ سے پاک چیزیں حرام کر دیں جو پہلے حلال تھیں۔

20- تفسیر القدر جلد 2 صفحہ 57 از علامہ شبکانی بمبنی التونی 1250ھ پر ہے کہ قرآن میں حضرت علیؓ کا نام موجود تھا۔

(تحقیقی رستاد پر صفحہ 322)

عرض یہ ہے کہ شیعہ حضرات کے کہنے پر ہم مان لیتے ہیں کہ ایسی روایت برائے تضعیف و تردید یہاں ہوگی۔ کیونکہ یہ عکس صاف بالکل اندھا نا قابل فہم و مطالعہ ہے جیسے ہم بچھلے ٹکسی صاف صفحات سے ہر اعتراض کا جواب اسی سے نقل کرتے آ رہے ہیں۔ یہاں ایسا ممکن نہیں۔ تو دو باتوں پر توجہ فرمائیں۔ کہ یہ صاحب یعنی شیعہ زید یہ ہو کر ہمارے لئے توجہ نہیں۔ ہم غافل بنی خفی ہیں۔ اور یہ صاحب غیر مقلد چھوٹے شیعہ بنام احمدیث ہیں۔

دوم یہ کہ باب توحید اور توحید صحابہ کرامؓ میں ہمارے قریب ہیں۔ کمزور اور موضوع روایات کو دور سے پھینک دیتے ہیں

یہ بتیں سنا کہ اس روایت کی انہوں نے توثیق یا صحیح کی ہو۔ مجھے اصل کتاب ملنے پر یا اس روایت پر بعد میں کہنا ہوگا۔
21۔ تفسیر اٹقان صفحہ 65 کے حوالہ سے لکھا ہے۔ ”کہ قرآن حکیم سے سورت خدا اور خلق قائب ہیں۔

غرض یہ ہے کہ یہ دعائے قنوت ہے۔ جو ہم حنفی وتر کی تیسری رکعت میں پڑھتے ہیں۔ جیسے اسی ٹکسی صفحہ پر وتر میں حضرت عمرؓ کا پڑھنا لکھا ہے۔ اور حضرت علیؓ کا حوالہ بھی ہے کہ ان کو حضور ﷺ نے یہ دعائے سورت سکھائی تھی۔ اس صفحہ پر جو اعتراض کی بات لکھی ہے وہ یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کو بطور دعا پڑھتے تھے۔ اپنے مصحف میں نہ لکھ کر 112 سورتیں لکھتے تھے۔ اس کے برعکس حضرت ابی بن کعب اس دعائے قنوت کے دو حصے خدا اور خلق کے نام سے دو سورتیں بنا کر 116 کی گنتی کر لیتے تھے۔ اس روایت کی کوئی سند یہاں مذکور نہیں ہے۔ اور اسی سے شیعہ نے اعتراض بنایا ہے۔ اگلی باسند روایت اس کا جواب بھی بنا جاتی ہے۔ ”ابو عبید نے ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اپنے مصحف میں سورت فاتحہ اور معوذتین لکھی تھیں (اور یہ دعا بھی)

”اللھم انا نستعینک الی اللھم ایاک نعبد و لک نصلی و نسجد والیک لسمی و نخفد و نرجو رحمتک و نخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق“

ان سورتوں اور دعاؤں کو ابن مسعودؓ نے نہ لکھا تھا۔ اور حضرت عثمانؓ نے فاتحہ اور (قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) معوذتین لکھی تھیں۔ اور یہی مصحف عثمانی آج پوری دنیا میں لکھا پڑھا پڑھایا جا رہا ہے۔ ہم نے دیانت سے اس موضوع سے متعلق روایات لکھ دی ہیں۔

اب قارئین ہی غور فرمائیں کہ شیعہ فرقہ ایسی روایات نقل کر کے اعتراض بنا کر کیا چاہتا ہے؟ یہی تا کہ قرآن ناقص ہے اس پر اعتبار نہ کرو اور ایسی بے سند روایات اخبار آحاد کو اٹھا کر متفقہ متواتر قرآن (مصحف عثمانی) پر ترجیح دیتا ہے۔ جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ طلبہ کی کاپیوں میں کمی بیشی فطرۃ ہو سکتی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے ان دو سورتوں کو حضور ﷺ سے عادی لیا جان کر یاد کر لیا۔ صبح و شام پڑھتے رہے مگر غلطی سے ان کو صرف دعائیں جان کر اپنے مصحف میں نہ لکھا۔ اس کے برعکس افراد الصحابہ ابی بن کعبؓ نے ایک اور دعا حضور ﷺ سے سن کر غلطی سے ان کو قرآن کا حصہ جان کر اپنے مصحف میں درج کر دیا۔ پھر وہ عاقل کو دو سورتیں سمجھ لیا۔ ہمارے عقیدے میں صحابہ کا ہر عمل کو کارِ ثواب تھا۔ نیکی کے جذبہ سے ہوتا تھا۔ یتَشَفَّعُونَ لِفَضْلِهِ فَبِئْسَ اللَّهُ ذُوقُوا (پارہ 26 رکوع 12) ابِیْغَاةٍ مَرَضَاتِ اللّٰہِ (پارہ 2 رکوع 9) وَمَا تُنْفِقُونَ اِلَّا ابْطَاطًا وَجَوَالِدًا (پارہ 3 رکوع 5) وغیرہ آیات کا مصداق تھا۔

مگر یہ اجتہاد اور اختلاف آراء ثواب اکبر یا دوہرا ملنے کے باوجود کسی قانون اور ضابطے کے تحت بھی تو آئے گا۔ قرآن اور احادیث سے غلط وقت سے، اتفاق امت یا اکثر امت کے فیصلوں سے ایک کو ترجیح دوسرے کو مرجوح سمجھا جائے گا۔ جیسے

مشورے کی مختلف آراء پر ایک کوئی ترجیح اور اسی پر فیصلہ برحق قرار پاتا ہے۔ اور لاء و فقہ میں، ساری مسلم غیر مسلم دنیا میں اسی اصول پر قانون سازی کی جاتی ہے۔ **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن و سنت) کو مضبوطی سے تھامو۔ الگ الگ فرتے نہ بنو۔ (پارہ 4 رکوع 2) کے تحت خلیفہ راشد متفقہ مہاجرین و انصار حضرت ذوالنورین عثمان بن عفانؓ نے تمام صحابہ کرامؓ کے اتفاق سے حضرت علیؓ و بنو ہاشم کے مشورہ اور وجود سے عہد مدہ لیتی کے بموجب مدہ کو اپنے دور میں جاری فرمادیا۔ باقی سب قرآنی کامیاں تلف کر دیں۔ بالفرض بقول شیعہ حضرت ابن مسعودؓ ہوں یا کوئی نبی مدہ کو اپنے دور میں جاری فرمادیا۔ ہاں کو حضرت عثمان کے اس اقدام یا اتحادی انتظام کی کارروائی سے شکر رنجی ہوئی تو غصہ و حسد یا ابوذر عمار کی شان والے ہوں، ان کو حضرت عثمان کے اس اقدام یا اتحادی انتظام کی کارروائی سے شکر رنجی ہوئی تو غصہ و حسد کو خوش رکھے جنت میں **إِخْوَانًا عَلٰی سُوْرٍ مُّقْتَابِلِينَ** (بھائی بھائی ہو کر آمنے سامنے جنت کے پلنگوں پر بیٹھے ہلکے) اور جہدے (پارہ 14 رکوع 4)

تو میں پوچھتا ہوں کہ وحدت امت اور لطم و فسق میں امن و امان کا جذبہ رکھنے والے دنیا کے کسی فرد کو بھی حضرت محمدؐ کے اس اعتصام بحبل اللہ القرآن، اور اتحاد بین المسلمین سے اختلاف ہو سکتا ہے؟

اگر نہیں۔ کسی مسلم و غیر مسلم کو نہیں صرف فارس کے مجوسی فرقہ کو ایک قرآن پر متحدہ امت پر اعتراض چلا آرہا ہے۔ ہر دور میں فاتحین دنیا اسلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ، اور حضرت عمرو بن العاص و حضرت ابی عاتشہ (رضی اللہ عنہم) پر 100/100 خود ساختہ مطاعن کے ساتھ مظلوم قرآن پر بھی 100 اعتراض کرتے آرہے ہیں۔ مشتاق کراچی کے علاوہ یہ پڑی کا معصوب جواہر اور اس کی ٹیم کا یہ تحقیقی پلندہ بھی آپ کے سامنے ہے آپ اپنے ایمان، انصاف، دیانت، خدا خوفی اور عقل سلیم سے ہی کہیں کہ یہ قرآن پر بمبار ٹنٹ کرنے والے مسلمان ہیں تو کیسے ہیں؟ صدر اول سے تا ہنوز 98/95% پابند سنت مسلمانوں کو اتحاد کی اور اصول پرستی کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہود و مجوس کی سازش سے شہادت عثمان اور پھر قاتلین عثمان کے ہاتھوں ہی **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ** (تمہاری زندگی بدلہ لینے میں ہے) کی آیات پڑھنے والے صحابہ و تابعین کو 80 ہزار کی تعداد میں ذبح ہوتے دیکھا مگر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی محبت اور خلافت پر آغوش نہ لانے کیونکہ حکومت آپ کے نام سے تھی۔ قطعی جنتی آپ کے جگری یاروں کو بر غلط کہہ دیا دنیا کی سپریم کورٹس ان مظلوموں کا مقدمہ نہیں لیتیں۔ خدائے احکم الحاکمین ملک یوم الدین ہی ان 80 ہزار کو نیک نیتی کی بدولت جنت دے گا۔ 4+4 کے ہا عہد نبوت سے تا قیامت اربوں کمریوں مسلمانوں کو غیر مومن، منافق اور دوزخی جاننے والے فرقہ سے ہمارا بھی ایک سوال ہے کہ تم نے بھی کبھی یہ اصول پرستی کی؟ یا ہر امام سے بروقت غداری کر کے سیاست و مذہب میں ناکام کیا اور صاحب العصر و ہدیٰ 313 مومن ابھی تک نہ ہونے سے روچیں ہیں۔ اور قرآن و امام تفلین سے ڈیڑھ ارب مسلم دنیا 1300 سال سے جو عزم و ہمت آری ہے اس کا زمدار کون ہے؟ **فاجتنبوا دوا الدنیا** (اللہ اعلم)

10 سالوں میں تقریباً 25 لاکھ کے قتل عام سے پڑوسی ملک میں ایک قوم کا مذہبی انقلاب ضرور آیا۔ مگر وہاں مہدی نبی و مرتضیٰ کا کتنا اسلام نافذ ہے؟ قلت و کثرت کے تناسب سے ہم سے دستخط لے کر یہاں بھی حکمران قرآن و سنت اور پوری امت کا اسلام نافذ کر دیں اور وَمَنْ لَمْ يَخُجْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ . فَايَقُونُ . مخالفوں کے قرآنی فتوؤں سے بچ جائیں۔ اور ترقی کا معیار خدائی قانون کے نفاذ سے 18 کروڑ مسلمانوں کو نصیب فرمائیں تو وہ پوری دنیا پر چھا جائیں۔ کیا پاکستان میں اکثریت کا کوئی امام مثنیٰ نہیں جو قرآن و سنت نافذ کر کے اقبال کا خواب اور حکم سچ کر دکھائے۔

سین پڑ پھر صداقت کا، شجاعت کا، عدالت کا
 لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا
 خدا بھی فرماتا ہے ”اگر وہ تورات و انجیل سے اور اپنے رب سے اتارے ہوئے (قرآن) کا قانون نافذ کرتے تو آسمان و زمین سے بڑی نعمتیں کھاتے۔ ان میں ایک دوغلی جماعت ہے اور ان کے اکثر تو فاسق ہیں۔ (سورۃ انعام پارہ 6 رکوع 13)

حضرت ابن مسعودؓ کا اپنے مصحف سے رجوع اور عثمانؓ سے اتفاق:

علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 217 میں فرماتے ہیں

”کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو تمام صحابہ سے اتفاق کرنے کی دعوت دی تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی رائے سے رجوع فرمایا۔ اور سب صحابہ سے (مصحف عثمانی پر) متفق ہو کر مخالفت ترک کر دی۔ ﷺ
 حضرت علیؓ کا اتفاق ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔

علامہ پدرالدین زرکشی تفسیر البرہان فی علوم القرآن جلد 1 صفحہ 240 میں فرماتے ہیں۔

”کہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ جس چیز کے والی عثمان بنے اگر میں اس کا والی و حاکم ہوتا تو میں بھی مصاحف کے بارے وہی عمل کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا (یعنی سب کا مستفق قرآن بچا کر باقی غیر قرآن کا پیاں لکھ کر دیا) بخاری جلد 2 صفحہ 746 پر ہے کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے سوا سب کا پیوں کو جلا دیا“
 حواشی العوام من التواہم صفحہ 69 از محب الدین الخطیب تحت بحث المصاحف طبع لاہور میں ہے

”کہ ان تین خلفاء کے بعد حضرت امیر المومنین علیؓ خلیفہ بنے تو ان کا عمل جاری رکھا مصحف عثمانی اسی خط اور تلاوت پر تمام ممالک حکومت میں باقی رکھا اور اسی پر صدور اسلام میں تمام مسلمانوں کا اجتماع منعقد ہو گیا۔“

قرآن میں نسخ و منسوخ کی بحث

22:- شیعہ مؤلف نے آخر بحث تحریف میں یہ عنوان قائم کیا ہے۔ ”موجودہ قرآن ناقص ہے“ (الاتقان) اور یہی اس کا عقیدہ و معتقد ہے اور تفسیر در مشور از جلال الدین سیوطی کے 7 صفحات سے یہ دعادی کئے ہیں۔

1- قرآن حکیم سے ایک پوری آیت غائب ہے۔

3- نازل شدہ بعض آیات غائب ہیں۔

5- اکثر قرآنی آیات میں تحریف ہوئی ہے

7- سورت توبہ کا تیسرا حصہ غائب کیا گیا ہے۔

2- سورت اخزاب کا اکثر حصہ حضرت عثمانؓ نے غائب کر دیا۔

4- قرآن مجید کا اکثر حصہ غائب ہو گیا۔

6- سورت طلاق میں تحریف کی گئی ہے۔

اس شیعہ نے جیسے پہلے 40 حوالہ جات کے الفاظ میں غلط ہونے کی تہمت لگا کر قرآن و شنی کا ثبوت دیا تھا۔ ان سات صفحات میں خیانت اور بد باطنی کاری کا رڈ پیش کر دیا ہے۔ کیونکہ ان آیات کا تعلق ناسخ و منسوخ سے ہے۔ اور یہ مسئلہ متفقہ بین الفرقین ہے کہ حکیم کی جیسے روحانی مریض کے حسب حال بدلتی ہے اور کسی بھی حکومت کے انتظامی احکام ضرورت کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ اسی طرح احکام و شرائع میں بھی ہر دور کے مطابق احکام آتے تھے۔ پھر مناسب موقع و زمانہ ان میں تبدیلی ہو جاتی تھی۔ تورات کے بعد زبور پھر انجیل و قرآن میں یہی زمانی اصول کار فرما ہے۔ اور ہم ان کو منسوخ مانتے ہیں۔ قرآن میں بھی کئی پھر عدنی سورتیں حسب ضرورت احوال 23 سال تک بتدریج نزول اور اس کی کچھ آیات کا نسخ و بدل اسی چیز کی عکاسی کرتا ہے اس پر مستقل کتابیں ہیں اور متعلقہ آیات پر بڑی تفسیروں میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے یہ نسخ و ابدال، انشاء، لیٹ کر تایا بھلانا اور دل سے محو کر دینا اللہ کا اہل فضل ہے۔ بندوں کا دخل نہیں اور سنی شیعہ کے اختلافی مسئلہ تحریف قرآن سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو بندوں کی اپنی سازش یا دوسروں پر تہمت ہے۔ کہ خدا نے آیت یوں اتاری تھی۔ مگر جامعین نے حضرت علیؓ کے دشمنوں نے یہ یہ الفاظ نکال دیئے وغیرہ۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی بے نظیر کتاب الاقان فی علوم القرآن جلد 2 صفحہ 20 میں ہے

”علوم قرآن کی سینا لیسویں قسم قرآن کی ناسخ و منسوخ آیات میں ہے اس میں لاتعداد علماء نے کتابیں لکھیں جن میں ابو عبیدہ قاسم بن سلام، ابو داؤد جستانی، ابو جعفر نحاس ابن الایباری، یحییٰ بن ابراہیم اور ابن العربی وغیرہ ہیں۔ یہ ائمہ فرماتے ہیں کہ ناسخ و منسوخ پہچانے بغیر کسی کو کتاب اللہ کی تفسیر کا حق نہیں ہے“ یہی وہ مسئلہ اور کتابیں ہیں جن سے ناسخ و منسوخ آیات نہ جان کر شیعوں نے ان کو اہل سنت کی محرف آیات بنا دیا حالانکہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے کچھ آیات کا نسخ ہونا کچھ کا بھلایا جانا، کچھ کا دل سے محو ہو جانا ثابت ہے، اگرچہ ایسی آیات کی تعداد میں کمی بیشی کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ نسخ و بدل میں قرآن سے یہ تین دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔

1- مَسْقُورٌ كُنْتَ فَلَا تَنْتَسِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ (سورۃ اعلیٰ پارہ 30)

(ترجمہ) ہم آپ کو قرآن پڑھائیں گے تو نہ بھولیں گے۔ مگر جو اللہ بھلانا چاہے۔

2- وَإِذْ أُنذِلْنَا إِلَيْكَ مِنْ مَّكَانٍ أَعْلَىٰ وَآلَهُ أَنْعَلِمُ بِمَا يُنْزَلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ (سورۃ نحل، پارہ 14)

(ترجمہ) جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (نئی بات) کہا اتار رہا ہے۔ تو یہ کافر کہتے ہیں

کہ اسے رسول تو خود گھڑنے والا ہے۔

3. مَا تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ترجمہ) ہم جو آیت منسوخ کر دیں یا بالکل بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں کیا تم کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ (سورۃ بقرہ، پارہ 1 رکوع 13)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ حسب موقع اللہ کو پہلا حکم بدل کر دوسرا بھیجے کا اختیار ہے اس پر اعتراض کفار کی عادت ہے یہود بار بار پر دہی گیند کرتے تھے۔ کہ کیسا پیغمبر ہے۔ کل کچھ حکم دیتا تھا آج کچھ اور دیتا ہے یہ قرآن از خود بنانا اور بدلنا رہتا ہے۔ اللہ نے آپ کی صفائی، سچائی کے لئے آیت 2 و 3 اتاری ہیں کہ پیغمبر تبدیل نہیں کر سکتا۔ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُنْزِلَ مِنْ بِلْقَاءِ رَبِّي (ترجمہ) فرمائیے میرے بس میں نہیں کہ میں اپنی طرف سے تبدیل کروں میں تو صرف وحی کا تابعدار ہوں۔ فرمائی پر رب کے عذاب سے ڈرتا ہوں (پارہ 11 رکوع 7)

یہ تبدیلی میرا اپنا کام ہے اعتراض کرنے میں تو مجھ پر کرو۔ شیعہ چونکہ پیغمبر علیہ السلام کے دور میں تو تھے ہی نہیں۔ البتہ بعد میں اصحاب رسول کے دشمن بن کر ابھرے اور ان پر وہی یہود و مشرکین کے اعتراضات شروع کر دیے ”کہ یہ لوگ ہمارے برخلاف خود قرآن بتا لیتے ہیں۔ کفر کے ستون کھڑے کرتے اور علی و آل محمد کا لفظ نکال دیتے ہیں“ حوالے گذر چکے۔ شیعہ تفسیر البرہان للبحرانی جلد 4 صفحہ 450 میں ہے۔

مَنْقُورٌ نَكَ فَلَا تَنْسِي یعنی ہم آپ کو قرآن سکھائیں گے تو نہ بھولیں گے بھراستثناء فرمایا۔ لَا مَنَاسَاۃَ لِلَّهِ. اس لئے کہ لغوی طور پر آپ سے بھول یعنی جھوٹ جانا ناممکن ہے صرف اللہ وہ ذات ہے جو بھول نہیں۔

اخادیت سے نسخ کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

1. امام بخاری، امام نسائی اور ابن ابی شیبہ نے مصاحف میں حاکم نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا حضرت ابی ہمارے بڑے قاری ہیں۔ حضرت علیؓ بہتر فیعلے کرنے والے ہیں۔ اور ہم حضرت ابی کی قرأت نہیں چھوڑ سکتے یہ جرائی کہتے ہیں کہ جو چیز میں نے حضور ﷺ سے سنی ہے اسے نہیں چھوڑنا حالانکہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے اور نہ اسے بھلا دیتے ہیں مگر..... الخ

(در منثور جلد 1 صفحہ 197) (توضیح و سیان دونوں خدا کرادیتا ہے)

2. بیہقی نے اسامہ و منات میں اصحاب ابن مسعود سے روایت کی ہے مَا تَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا نسخہ لائی رکھتے ہیں اور حکم بدل دیتے ہیں یا ہم اسے بھلا دیتے ہیں اپنے ہاں اسے لیت کر دیتے ہیں۔ (ایضاً)

3. ابوداؤد نے اپنی تاریخ کتاب میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے خبر دی ہے کہ ایک شخص کو ایک سورت یاد

تھی دو رات کو تہجد میں پڑھنے لگا مگر نہ پڑھ سکا۔ دوسرا اٹھا وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ تیسرے کے ساتھ بھی یہی ہوا صبح کو سب حضور ﷺ کے پاس آئے اور بتایا تو آپ نے فرمایا وہ اس رات منسوخ ہوگئی (تو سب کو بھلا دی گئی)

4- بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن مسعود وغیرہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے میرے معونہ کے شہداء کے حلق قرآن (کی سورت) اتاری تھی اور ہم نے پڑھی تھی وہ منسوخ ہوگئی صرف یہ یاد رہی ”کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی ہے وہ ہم سے خوش ہے اور ہمیں بھی خوش کر دیا ہے“ (درمنثور جلد 1 صفحہ 198)

5- ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن المبارکی نے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت عبیدہ سلمانی سے روایت کی ہے کہ جس سال حضور ﷺ کی رفات ہوئی اور حضور ﷺ نے آخری دور جس قرأت (قریش) پر کیا وہ وہی ہے جسے سب لوگ پڑھتے ہیں اور حضرت عثمانؓ نے سب کو اسی قرأت پر جمع کیا ہے۔ (درمنثور صفحہ 200)

6- ابو عبد الرحمن سلمیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ ایک واقعہ کے پاس سے گزرے تو پوچھا تو ناخ و منسوخ آیات جانا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ خود بھی ہلاک ہوئے ہو اور دوسروں کو بھی برباد کر رہے ہو۔ (ایضاً)

7- بیہقی فتح کی احادیث میں وہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت بھی ہے جیسے شیعہ نے بطور اعتراض بار بار لکھا ہے کہ ابن ابی ہاشم نے مصاحف میں لکھا ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اس نے سارا قرآن لے لیا ہے اسے کیا پڑ قرآن کی بہت سی آیات منسوخ ہوئی ہیں لیکن یہ کہے کہ جو قرآن ظاہر ہے وہ لے لیا ہے۔ (ایضاً)

8- تفسیر بغوی میں علامہ نسفی التوٰنی 516ھ نے یہ تشریح کی ہے کہ فتح کی چند شکلیں ہیں۔
 ﴿1﴾ ”لکھا اور پڑھا جائے مگر حکم منسوخ ہو جیسے رشتہ داروں کے لئے میراث کی وصیت۔ (اسے یو صبحکم اللہ لسی اولادکم نے منسوخ کر دیا)

(۲) خاندن ہرنے پر سال کی مدت۔ (اسے دوسری آیت 4 ماہ 10 دن والی نے منسوخ کر دیا)

(۳) جنگ میں تخفیف کی آیت کہ دو کافر آدمی کا مقابلہ ایک مسلمان ضرور کرے۔ (اس نے 1 x 10 کافر والی آیت کو منسوخ کر دیا۔)

(۴) سورت محمدؐ کی وہ آیت جس نے ہجرات سے امتحان (جانچ پڑتال) کا حکم دیا۔ اب منسوخ ہے وغیرہ۔

(بغوی جلد 1 صفحہ 103)

﴿2﴾ تلاوت اٹھ جائے مگر حکم جاری رہے جیسے شادی شدہ جوڑے کے زنا پر رجم اور سنگساری کی آیت

﴿3﴾ بالکل کاپیوں سے اور دل سے بھی اٹھالی جائے۔ جیسے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے ایک سورت پڑھنا چاہی مگر نبیؐ کے سوا کچھ نہ پڑھ سکے۔ مع حضور ﷺ کو جا کر اطلاع دی تو آپ نے فرمایا یہ سورت تلاوت اور حکم کے ساتھ منسوخ ہوگئی۔

ایمانی

باب سوم

کہا گیا کہ سورت احزاب، سورت بقرہ کی طرح لمبی تھی۔ مگر اس کا اکثر حصہ تلاوت اور حکم میں اٹھایا گیا۔ اسی کا شیعہ معتز نے بار بار غصہ دیا ہے۔

44 تلاوت ہو حکم منسوخ ہو اور اس کی جگہ دوسرا حکم نہ آئے جیسے مہاجرات سے امتحان لینے کا بدل نہیں آیا۔

بار بار طعنہ دیا ہے۔
 حکم منسوخ ہوا اور اس کی جگہ دوسرا حکم نہ آئے جیسے مہاجرات سے امتحان لینے کا بدل نہیں آیا۔

۶۹۹
فخ کاتب شیعہ سے ثبوت:

۱۰۹۱ء مطبوعہ بیروت میں ہے۔

ماتسوخ من آية بان نرفع حكمها الخ کہ جو آیت ہم منسوخ کریں یعنی اس کا حکم اٹھا دیں بعض نے نون کے ضمہ اور س کے کمرہ کے ساتھ مُنسیخ بھی پڑھا ہے۔ او نسیھا کہ ہم اس کا رسم الخط بھی مٹا دیں اور دلوں سے بھی ان کی یاد اور اے محمد آپ کے دل سے بھی ختم کر دیں جیسے اللہ فرماتے ہیں کہ جلدی ہم آپ کو پڑھائیں گے پس آپ نہ بھولیں گے۔ ہاں جو کچھ اللہ پاچہ الخ (تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 178) یہی کچھ امام حسن عسکری سے تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ 140 بحرانی میں ہے۔ پھر اَلَمْ نَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ تمہارے فوائد اور منافعی کی خاطر اللہ قادر ہے کہ کچھ احکام میں نسخ و تبدیلی کر دے۔ (صفحہ 140)

10۔ شیعہ کی اور معتبر تفسیر مجمع البیان طبری (متوفی چھٹی ہجری) مطبوعہ بیروت اس آیت کے تحت ہے۔

”نخت میں نسخ کا معنی کسی چیز کو ملانا اور اس کی جگہ دوسری لانا ہے جیسے کہا جاتا ہے سورج نے سائے کو مٹا دیا اور اس کی جگہ دھوپ آگئی۔..... اور قرآن میں نسخ کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) حکمِ مملات دونوں اٹھادی جائیں جیسے حضرت ابو بکر سے مردی ہے کہ آیت پڑھا کرتے تھے

”اپنے باپوں سے اعراض نہ کرو (نہ بدلو) کہ یہ تمہارا کفر ہوگا“ (مجمع البیان جلد 1 صفحہ 180)

(r) آیت لکھی جائے مگر حکم اٹھ جائے جیسے اللہ کا ارشاد ہے۔

”اگر تمہاری بیویوں کی کوئی چیز کفار کے ماس روہ جائے اور تم تعاقب کر کے لینا چاہو..... الخ (سورۃ ممتحنہ، پارہ 28)

تو یہ لکھی ہوئی تو ہے مگر اس پر عمل اٹھ گیا ہے۔ (مجمع البیان جلد 9 صفحہ 275)

(۲) لفظ اٹھ جائے مگر حکم اور (عمل کرنا) باقی ہو جیسے رجم کی آیت کہ (سنی شیعہ کا) منفقہ قول ہے کہ یہ آیت انار کی مٹی سے صرف اس کے الفاظ منسوخ کئے گئے (رجم کا حکم باقی ہے) شیخ صدوق فی صاحب من لا یحضرہ الفقیہ فرماتے ہیں کہ تاخ و منسوخ آیات قرآن میں ہیں

”بہت سی احادیث آئی ہیں کہ بہت سی چیزیں قرآن میں تھیں تو ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی جیسے ابو موسیٰ سے

مردی ہے کہ ہم ایک آیت ہوں بڑھتے تھے" کہ اگر ابن آدم کو مال کی دوادایاں ملیں تو وہ تیسری بھی چاہے گا

اور ابن آدم کا پیت تو قبر کی مٹی بھرے گی اور اللہ جسے چاہے تو بہ کی توفیق دے " پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی " (ایضاً)

اسی تفسیر مجمع البیان میں ہے

"تیسری قسم تاخیر اور بالکل فتح کی یہ بھی ہے" کہ قرآن میں آئے پڑھی جائے عمل کیا جائے پھر اس کے بعد اسے یوں منسوخ کیا جائے کہ تلاوت بالکل اٹھا دی جائے مٹا دی جائے صرف بھلائی نہ جائے بلکہ اس کی حقیقت پر عمل بھی نہ کیا جائے جیسے حضرت زہد بن حبیش (حضرت علیؑ کے خاص شاگرد) سے مروی ہے کہ حضرت ابی نے اس سے پوچھا تم سورۃ احزاب کتنی پڑھتے ہو اس نے کہا ستر سے زائد آیتیں تو آپ نے فرمایا کہ ہم حضورؐ کے ساتھ سورت بقرہ سے بھی لمبی پڑھتے تھے اسے ابو علی نے کتاب الحجہ میں نقل کیا ہے۔ (مجمع البیان جلد 1 صفحہ 181)

سنی شیعہ کی فتح کے مسئلہ پر ان مشفق روایات کے علاوہ درج ذیل شیعہ کتابیں بھی اسی کی غمازی کرتی ہیں۔

تفسیر البرہان للبحرانی جلد 1 صفحہ 140 میں ہے

"شیخ نے تہذیب میں اپنی سند سے امام ابو عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ حکم رجم قرآن میں ہے۔

"الشیخ والشیخۃ اذا زنيا فارجموهما البتہ فانهما قضيا الشهوة" کہ شادی شدہ بوزرے

بڑھیا جب زنا کریں تو ان کو یقیناً سنگسار کرو کیونکہ انہوں نے (ناجاہز) شہوت پوری کی۔

شیعہ کی تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 30 میں ہے کہ سعد بن مقعدہ نے امام جعفر صادقؑ سے ناخ، منسوخ، محکم اور تشابھہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ناخ ثابت کو کہتے ہیں جس پر عمل کیا جائے۔ منسوخ وہ ہے جس پر پہلے عمل ہوتا تھا پھر وہ ختم کر دیا گیا۔ مشتبہ تشابھہ وہ ہے جیسے جاہل نہ پہچان سکے اور محکم وہ ہے جس پر عمل کیا جائے۔

صفحہ 31 پر ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا

"بے شک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے ہر ایک آیت کا کچھ ظاہر ہے کچھ باطن اور حد کے لئے ایک جھانکنے کا مقام ہے" اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ در مشور یا الاقنان کے حوالہ سے چند آیات کی کمی بتائی جائے۔ یا سورت احزاب سے

یہی آیات کی نفی ثابت کی جائے۔ یہ سب قرآنی شیخ انشاء تاخیر اور تبدیلی آیات سے وابستہ ہے۔ جو خود قرآن وحدیث اور کئی شیعہ علماء کے اجماع سے ثابت ہے ایسی آیات کے معنی و مفہوم میں قرب بنانا اور منسوخ آیات کم سے کم ظاہر کرنا علماء اہل سنت کی شان ہے جیسے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے موجود آیات میں سے صرف 5 کو حکماً منسوخ مانا ہے (نور الکبیر) مگر قرآن میں تحریف یا کسی خاص گروہ کی سازش سے اول بدل کرنے سے اس کا تعلق نہیں۔ جو صرف شیعہ کا عقیدہ ہے اور ان کے سینکڑوں علماء کے اقرار اور تحریف کی صدقہ روایات و آیات پیش کی جا چکی ہیں۔ جن کی تکذیب و تردید کی کسی شیعہ عالم کو جرأت نہیں ہے۔ نہ وہ ان

ہم اس بحث کا خاتمہ گیارہویں صدی کے مشہور شیعہ مفسر جس کی لاتعداد علماء نے توثیق و تصدیق کی ہے ملا حسن بن شاذلی نے فیض کاشانی پر کرتے ہیں۔

اس نے آغاز کتاب میں چھ مقدمہ قرآن کے محرف اور اول بدل ہونے پر لکھا ہے۔ پھر 16 صفحات پر لاتعداد آیات حضرت علیؓ سے اپنے ائمہ سے بدلی ہوئی نقل کی ہیں۔ پھر یہی عقیدہ شیعہ کے سب سے پہلے علامہ کلینی صاحب الکافی اور اس کے استاد علی بن ابراہیم صاحب تفسیر قمی اور اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب الطبرسی کا احتجاج طبرسی میں ذکر فرمایا ہے۔

کاشانی کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے۔ جو ثقہ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی نے کھلا ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ قرآن میں تحریف اور کمی کا عقیدہ رکھتا تھا کیونکہ اس مقدمہ کے لئے اس نے اپنی کتاب اصول کافی میں بہت سی روایات نقل کی ہیں (پورا باب تحریف 92 آیات پر صفحہ 411 سے 437 تک پھیلا ہوا ہے۔ طبع تہران) اور ان پر کوئی نقد و جرح نہیں کی ہے۔ جب کہ اس نے آغاز کتاب میں فرمایا ہے کہ وہ اس میں صرف نقد اور معتبر روایات نقل کرے گا اس طرح اس کا استاد علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر بھی ان روایات محرفہ سے بھری پڑی ہے اور وہ اس میں بہت غالی ہیں۔ اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی بھی کتاب الاحتجاج میں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلے ہیں۔ (تفسیر صافی مقدمہ سادہ جلد 1 صفحہ 52)

پھر آگے صاحب مجمع البیان ابوعلی طبرسی، علامہ ابن بابویہ قمی اور شیخ الطائفہ طوسی کے دلائل صحت قرآن پر تین صفحات میں خوب رد کیا ہے۔ جس کا خلاصہ ہم پہلے اس باب کے آغاز میں ذکر کر چکے ہیں۔

تفسیر درمنثور اور اتقان کی پیش کردہ آیات سب نسخ سے متعلق ہیں

علامہ سیوطی نے اتقان جلد 2 صفحہ 20 کا عنوان باندھا ہے علوم قرآن قسم نمبر 47 نسخ منسوخ سے متعلق ہے۔ پھر آگے صفحہ 21 پر لکھتے ہیں نسخ و منسوخ آیات میں 25 سورتیں ہیں۔ پھر ان میں سورت بقرہ، سورت توبہ، سورت احزاب اور سورت طلاق کا بھی ذکر کیا جن کی منسوخ آیات کا صاحب تحقیقی دستاویز نے یہاں درمنثور و اتقان کا حوالہ دے کر ان کو معاذ اللہ الہمت کی محرف آیات بتایا ہے۔

(1) ”کہ سورت احزاب کا اکثر حصہ حضرت عثمانؓ نے غائب کر دیا“ جب کہ علامہ اسے منسوخ والی سورتوں میں بتاتے ہیں۔

(2) ”موجودہ قرآن ناقص ہے“ عنوان لگا کر اتقان صفحہ 25 کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ وہاں نسخ کی صراحت ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں سورت احزاب دو سو آیات میں پڑھی جاتی تھی۔ پھر وہ اکثر منسوخ ہوئی تو

لکھنے پڑھنے سے غائب ہو گئی۔ (مصحف مد لقی میں پوری نہ لکھی گئی) تو حضرت عثمان سوائے اب موجودہ مقدار کے زیادہ لکھنے پر قادر نہ تھے۔

(3) اگلی روایت زہد بن حبیش از ابی بن کعب میں ہے کہ دو سو ستر آیتیں تھیں۔ سورت بقرہ کے مطابق اس میں آیت رجم بھی تھی۔ جس کے منسوخ ہو کر قرآن میں نہ ہونے کا حوالہ ہم شیعہ تفسیر البرحان بحرانی جلد 1 صفحہ 140 اور مجمع البیان جلد 1 صفحہ 180 سے دے چکے ہیں۔

(4) اور اٹھان جلد 1 صفحہ 65 سے خد اور خلع (دعا) کی غائب ہونے کا ہم تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔ وہ اس باب میں ہے اشیوہیں قسم۔ سورتوں، آیاتوں، کلمات اور حروف کی تعداد میں ہے۔ تو اس میں آیات کی کمی بیشی کا نہیں بلکہ ان کی کثرت کا اختلاف بتایا ہے۔ بمسئلہ ہر صورت میں لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ بعض نے صرف ایک سورت کا زمانہ کر ایک رکنا۔ دوسروں نے توبہ کے سوا سب کا زمانہ کر 113 سورتوں کے مطابق کثرت کر دی۔ بعض نے انفال اور توبہ کو مضمون میں ایک جان کر سورت شمار کیا۔ اور توبہ پر بسم اللہ اس لئے نہ لکھی کہ تسمیہ امن و امان دیتی ہے۔ اور سورت توبہ میں کفار سے امن و امان چھین کر قتال کی مقصودی دعوت دی گئی ہے۔ تو یہ علماء کی اتنی فنی باریکیوں پر توجہ کرنا قرآنی علوم کی خدمت ہے۔ مگر رافضی دشمن قرآن کی ہر بات پر کٹرے نکالتا ہے۔

﴿5﴾ تحقیقی دستاویز صفحہ 320 پر درمنثور کے حوالہ سے "قرآن سے ایک پوری آیت غائب ہے" لکھا ہے۔ اس منسوخ شدہ آیت احزاب کی تفصیل اور آیت کا دشمن اصحاب رسول شیعوں کے خلاف ہونا ہم پہلے بتا چکے ہیں۔

﴿6﴾ اور تحقیقی دستاویز صفحہ 319 پر درمنثور سے سورت احزاب کا اکثر حصہ غائب ہونا۔ بطور نسخ ہم بتا چکے ہیں۔

﴿7﴾ اور درمنثور سے صلاة العصر کی حضرت عائشہ کی تفسیر منقول از پیغمبر کریم بتا چکے ہیں۔

﴿8﴾ درمنثور صفحہ 106 کے حوالہ سے "حضرت عبداللہ بن عمر کا کہنا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس پورا اترا ہوا قرآن ہے۔ کیونکہ کچھ حصہ غائب اور منسوخ التلاوة (ہو کر زبان و کاغذ سے بھی دور) ہو گیا۔ اس کا جواب پہلے ہو چکا ہے اور اسی صفحہ پر یہ روایت ہے کہ آخری قرأت قرآن جو آپ سے حضرت جبریلؑ نے کی جسے حافظوں کا دور کہا جاتا ہے۔ دو وہی ہے جو آپ کی وفات سے پہلے ہوئی اور سب لوگ پڑھتے تھے حضرت عثمانؓ نے اسی پر مصحف تیار کیا اور

﴿9﴾ تحقیقی دستاویز صفحہ 311 پر درمنثور صفحہ 208 کے حوالہ سے عنوان دیا ہے۔ سورت توبہ کا تیسرا حصہ غائب کیا گیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ بھی منسوخ شدہ غائب ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ الاٹھان جلد 2 صفحہ 26 اسی نسخ و منسوخ کے باب میں فرماتے ہیں۔

”کہ طہرائی نے کبیر میں حضرت امین عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ درآدمیوں نے ایک سورت پڑھی جو حضور ﷺ نے ان کو پڑھائی تھی وہ پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ تہجد کی نماز پڑھنے لگے تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکے حضور ﷺ کو جا کر یہ قصہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ منسوخ ہو چکی ہے تم اس سے غافل ہو جاؤ یا دیکھ کر دے“

معین میں حضرت انسؓ سے بزمعونہ کے شہدا کے قصہ میں ہے کہ ان کے بارے میں قرآن اترا پھر وہ اس آیت کے سوا اٹھایا گیا ”کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے ملے وہ ہم سے راضی تھا اور ہم کو بھی خوش کر دیا۔“

اس کے آگے مستدرک میں حذیفہ کی روایت ہے کہ تم براۃ کا چوتھا حصہ پڑھتے ہو تو حسین بن مہادی نے اپنی کتاب تاریخ و منسوخ میں اسے لکھا ہے۔ (کہ بقیہ سورت تو یہ منسوخ ہو گئی)

﴿11﴾ اپنے صفحہ 313 پر درمنثور جلد 6 صفحہ 229 کے حوالہ سے عنوان لگایا ہے ”سورت اطلاق میں تحریف کی گئی“

عرض یہ ہے کہ یہاں اختلاف قرأت ہے کہ مصحف عثمانی میں بلسلفوہن بعدلہن ہے اور یہاں ایک قرأت میں لی قبل عدلہن ہے۔ جو حضرت امین عمرؓ کی قرأت ہے۔ شان نزول یہ لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت خضہ بنت عمرؓ کو طلاق دی تو امین ابی حاتم نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت خضہ کو طلاق دی تو وہ اپنے باپ کے گھر چلی آئیں تو اللہ نے یہ آیت اتاری ”کہ اے نبی جب تم بیویوں کو طلاق دو تو (خاوند کے گھر میں) عدت گزارنے کے لئے طلاق دو اور عدت کے دن گنو“ پارہ 28 رکوع 17 (خدا کی طرف سے) آپ کو کہا گیا کہ اس سے رجوع کرلو۔ کیونکہ وہ بہت روزے رکھنے والی رات کو عبادت گزار ہے اور وہ جنت میں بھی آپ کی بیویوں سے ہے“

تو یہ آیت دوسری تو حضرت خضہ کی فضیلت بن گئی۔ خاوند کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم خدا نے دیا اسی میں رجعت آسان ہوئی ہے پھر خدا کی سفارش برائے رجوع بھی بن گئی اور جنت کی خوش خبری بھی مل گئی۔ والفضل ما شہد بہ القرآن۔

﴿12﴾ شیعہ خود قرآن میں اہل سنت کی طرح نسخ کے قائل ہیں۔ تفسیر مجمع البیان طبری مطبوعہ بیروت جلد 1 صفحہ 180 میں ہے کہ نسخ کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) آیت کا حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہوں۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ ہم یوں پڑھتے تھے اپنے باپوں سے منہ نہ موڑو یہ تہمید اکفر ہے۔

(۲) آیت تو لکھی ہو مگر حکم منسوخ ہو جیسے (مختار میں ہے) کہ تمہاری بیویاں کچھ کفار کے پاس رہ جائیں اٹھو۔ اب لفظ تو ثابت ہیں مگر حکم منسوخ ہے۔

(۳) لفظ منسوخ ہوں مگر حکم باقی ہو جیسے (باتفاق سنی شیعہ) آیت رجم پر عمل ہوتا ہے۔ (شادی شدہ زانی سنگسار کیا جاتا ہے) یہ آیت اتاری گئی تھی پھر منسوخ ہو گئی۔ حکم باقی ہے۔ بہت سی احادیث آئی ہیں کہ کچھ باتیں قرآن میں اُتریں مگر ان کی تلاوت

منسوخ ہوگئی جیسے ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ وہ پڑھا کرتے تھے اگر آدمی کو مال کی دو وادیاں ملیں تو وہ تیسری کی تمنا کرے گا۔ آدمی کا بیت مٹی ہی بھرے گی اللہ جسے چاہے توبہ کی توفیق دے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ 70 انصار جو بڑے معونہ پر شہید ہوئے ان کی یہ بات قرآن میں آئی تھی ”کہ ہماری قوم کو یہ پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آٹے ہیں وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے“ پھر یہ منسوخ ہوگئی۔

تاریخین کرام اس شیعہ نے بالاتفاق منسوخ شدہ آیات کو اپنی خباثت یا قرآن سے عداوت کی بنا پر اہل سنت کے ہاں ان کا محرف ہونا بتایا تھا۔ ہم ہر ایک کا بار بار الحمد للہ جواب دے چکے۔ خود علامہ سیوطی نے 3-4 جگہ الاقان میں وضاحت بھی کر دی کہ ہم ہرگز ہرگز تحریف قرآن کے قائل نہیں ہم میں سے کوئی تحریف کا قائل نہیں ہے۔ ایک شخص بھی سنی کہلانے والا اب تک تحریف قرآن کا قائل نہیں ہوا۔ اس کے بعد اتنی صراحت کے باوجود الاقان سے نسخ والی روایات کو شیعہ علماء ہمارے یا اپنے عوام کے سامنے پیش کر کے دل خوش کریں کتنی بڑی دھاندلی اور دھوکہ ہے۔ شیعہ چونکہ اس قرآن کو صحیح، مکی، پیشی سے پاک اور اپنے لئے واجب العمل نہیں مان سکتے۔ تو اپنا جرم اور عقیدہ چھپانے کے لئے اہلسنت کی نسخ یا اختلاف قرأت والی روایات کو اچھالتے ہیں۔

آخر میں فیض اللہ کا شانی التونی 1093ھ کی تفسیر صافی کے حوالہ پر بحث ختم کرتا ہوں۔

”اقول۔ جو کچھ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث اور تمام روایات سے فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ ہمارے سامنے والا قرآن وہ پورا 1 نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر اتارا گیا تھا۔ 2 کچھ تو اتارے ہوئے قرآن کے خلاف ہے۔ 3 کچھ بدلا ہوا ہے۔ 4 کچھ سے بہت سی چیزیں حذف کی گئی ہیں کہ بہت سی جگہوں سے حضرت علیؓ کا نام نکال دیا گیا۔ 5 اور اس کے علاوہ بھی تبدیلیاں ہیں۔ 6 یہ اس ترتیب پر بھی نہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی پسندیدہ تھی یہی کچھ علی بن ابراہیم قمی نے کہا ہے۔ (صافی مقدمہ 6 صفحہ 49)

مذہب شیعہ کے منکر قرآن ثابت ہونے پر مزید کفر کے 4 دلائل: (از مولانا محمد امین صفدر اذکار ڈوٹی)

صحابہ اور اہل بیت میں اختلاف نہ تھا ایک مذہب پر تھے۔

- 1۔ حضرت علیؓ نے نہ الگ مسجد بنائی، نہ نمازیں الگ پڑھیں ان کے پیچھے باجماعت پڑھ کر نہ کبھی دہرائیں۔
- 2۔ ایک دوسرے کو ڈرٹے دیئے جیسے حضرت عمرؓ کو ام کلثوم بیاد دی۔ شادی ہم مذہب میں ہوتی ہے۔
- 3۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کے نام عثمان، عمر، ابو بکر رکھے۔ جو کہ بلا میں شہید ہوئے تھے۔
- 4۔ حضرت علیؓ نے تیوں خلفاء سے جنگ نہیں کی۔ معلوم ہوا وہ سچے تھے۔ مذہب شیعہ جھوٹا ہے۔

(بحوالہ مولانا محمد امین صفدر اذکار ڈوٹی از مولانا کریم الدین)

تاریخی دستاویز کا چوتھا باب

شیعہ کی طرف سے

اہل بیتؑ اور خاندان نبوت کی توہین (معاذ اللہ)

اس میں شیعہ کتب سے 26 کتابوں کے 36 حوالہ جات ہیں۔ جن کی تردید یا حقیقی جوابات شیعہ مجیب نے نہیں دیئے۔
ہم ان کا خلاصہ مولانا فاروقی شہیدؒ کے قلم ہی سے نقل کرتے ہیں۔

مگر اس سے پہلے لفظ اہل۔ اہل بیت، آل رسول وغیرہ کا لغوی معنی بتانا ضروری ہے۔ آل۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ ہر شے کی ذات، آل الرجل، کنبہ افراد خانہ، قبیعین و متعلقین۔ (القاموس الوحید صفحہ 142 طبع ادارہ اسلامیات لاہور) اردو انگریزی میں لفظ آل بمعنی سب، کل، اکثر میں استعمال ہوتا ہے۔ آل انڈیا، آل مسلم کئیو، تمام دنیا کے مسلمان۔

اصل میں یہ لفظ اہل تھا۔ ہ کو الف سے بدل دیا تو معنی میں عموم اور کثرت آگئی مگر آل کی اضافت عزت والوں کی طرف ہوتی ہے۔ خواہ دینی ہو یا دنیوی۔ آل موسیٰ، آل حارون، آل فرعون، آل ابراہیم، آل عمران جگہ جگہ قرآن میں آیا ہے۔ اور اس سے مراد ان کے ہم مذہب قبیعین و متعلقین امتی وغیرہ مراد ہیں۔ رشتہ دار، اولاد، کنبہ خصوصی معنی ہے۔ آل اسکاف موچی لوگ نہیں کہا جاتا۔ القاموس الجدید صفحہ 99 اردو، عربی لغت طبع لاہور میں ہے۔ اہل خانہ، اہل الیت، رب الیت و صاحب، صاحب المنزل (یعنی گھر میں رہنے والوں، گھر کے مالکوں اور اس کے باشندوں، بیوی، اولاد، مالک اور اس گھر سے تعلق رکھنے والوں کو اہل بیت کہتے ہیں) لفظ اہل اردو میں والا، حرف اضافت ہے جو کسی چیز کی طرف بھی مضاف استعمال ہوتا ہے۔ اہل باطل۔ گمراہ لوگ، اہل تفرقہ۔ جدائی ڈالنے والے، اہل تشیع۔ امت سے جدا چلنے والا (یا خاص فرقہ) اہل حرف۔ منصفی لوگ، اہل مانع۔ منکر رائے دینے والے وغیرہ

القاموس الوحید صفحہ 140 لہ ل کی بحث میں ہے

أَهْلُ أَهْلًا وَّ أَهْلاً شَادِي شَدَّ هَوَات۔ الْكَانَ آبَادَ هَوَات۔ فَالْحَلَّةُ شَادِي كَرَامَات۔ الْأَهْلُ رَشْدَ دَارِ كَنَبَ بِيَدِي مَاكَانَ جَعِ اَهْلِي۔ اَهْلُ الدَّارِ مَكَانَ وَالْهَلْ كَهْرُكَ لُوكِ۔ اَهْلُ الرَّجُلِ۔ اَهْلُ دَعِيَالِ، بِيَدِي بَنَ، الْاَمْرُ حَكْرَانِ ذَمَّ دَارَانِ“
المنجد صفحہ 68 میں ہے۔ آل الرجل۔ انسان کے اہل و عیال۔ آل کا لفظ صرف ثناء کے لئے مستعمل ہے چنانچہ اہل اسکاف نہیں کہا جاتا۔ المنجد صفحہ 66 پر ہے۔ اہل الرجل بیوی اہل الامر حکام اہل المذہب ہم مذہب اہل الوبر

نبیوں میں رہنے والے بدو، الاہل بیوی بچوں والا، ہمیں لنت سے آل اہل بیت اہل خانہ اہلیہ نبوی وغیرہ کے یہ عام و خاص معافی اس لئے نقل کرنے پڑے کہ اہل تشیع و تفریق اپنے مذہب کی طرح ان کے لغوی معنوی میں بھی تفریق و تحریف اور خود غرضی دکھاتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں۔ امت کے اجماعی مفہوم میں اور لنت کے عموم میں ان کے معانی عام مراد نہیں لیتے بلکہ سینہ زوری سے انھیں الخواص معنی مراد لیتے ہیں۔ کہ آل رسول اور اہل بیت سے مراد صرف حضرت علیؑ ان کی بیوی دو بیٹے اور پھر ان کے 9 بیٹے امام مراد ہیں۔ قرآن و حدیث میں صرف ان کی تعریف آئی ہے ان کو ہی ماننا فرض ہے۔ ان سے ذرا اختلاف کفر ہے اہل بیت میں بیویاں شامل نہیں اور آل رسول میں آپ کے رشتہ دار، امت اور تابعدار مسلمان شامل نہیں۔ جیسے قرآن میں اَعْرَضْنَا آلَ لُؤْلُؤَ عَنْ سِرِّهِمْ (سورہ صافات 16) لاکھ ہم مذہب فوجی مراد ہیں۔ اور آل موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) سے ان کے امتی مراد ہیں

خود کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خود

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

میرے شیعہ دوست توجہ فرمائیں۔ کہ اگر ازواج مطہرات کے گھر میں نازل ہونے والی آیت اہل بیت سے نبی کی بیویاں خارج ہیں اور حضرت علیؑ کے اہل خانہ اور دو بچے شامل ہیں۔ تو پھر یہ آیت ازواج و نبی کے گھر میں کیوں نازل ہوئی۔ کیا حضرت علیؑ کے گھر میں اتر کر اہل بیت علیؑ کو یہ شرف بندے سکتی تھی۔ کیا کوئی All World میں ایسا شیعہ سمجھتا ہے جو میرے اس سوال کا جواب دے سکے؟

لفظ ”اہل بیت“ تین مرتبہ بیوی اور خاتون خانہ کے لئے قرآن میں آیا ہے:

1. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبی حضرت سارہ کو جب اسحاق بیٹے کی بشارت ملی اور اس نے تعجب کیا تو فرشتے بولے

”اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“

(ترجمہ) اے اہل بیت خدا کے اس فیعلے پر تعجب کیوں کرتی ہو اللہ کی رحمتیں برکتیں تم پر برسیں بے شک وہ خدا قابل تعریف بزرگ ہے۔ (سورہ صافات پارہ 12 رکوع 7)

اسی آیت سے حضور ﷺ نے درد شریف بنایا۔ تو آل ابراہیم سے مراد آپ کی بیوی ہے اور آل محمد سے مراد آپ کی بیویاں، اولاد وغیرہ سے پہلے ہیں۔

2. اہمات المؤمنین کو خدا اہل بیت یوں فرماتا ہے

”وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا“

(ترجمہ) نماز کی پابند رہو، زکوٰۃ (بشرط نصاب) دیتی رہو، (ہر بات میں) اللہ اور اس کے رسول کی

تا بعد از ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے نبی کے اہل بیت تم سے کندی باتیں دور کر دے اور تم کو ایسے پاک صاف رکھے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا تذکرہ (اور دوسروں کو تعلیم) کرتی رہو۔ (سورۃ احزاب، رکوع 4)

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی بیوی کی گود میں پہنچ چکے تھے دودھ کی خاتون کا نہ پیتے تھے تو بہن بولی۔
 ”هَلْ أَذِلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يُكْفِلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ“ (سورۃ قصص، پارہ 20 رکوع 4)
 کیا میں تم کو ایسا گھرانہ (خاتون) بتاؤں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کرے اور اس کا خیر خواہ بھی ہو۔
 قرآن میں 3 مرتبہ لفظ اہل بھی صرف بیوی اور خاتون پر بولا گیا۔

1۔ وَادْعُهُمْ إِلَىٰ أَهْلِكُمْ تَبَوُّءُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (پارہ 4 رکوع 4)

جب آپ صبح اپنی بیوی (حضرت عائشہؓ سے چادر برائے علم لے کر) سے چلے مومنوں کو (بدر میں) جنگی سواروں پر بٹھاتے تھے
 2۔ لَقَالَ (موسیٰ) لَا قَلِيلٍ امْكُنُوا إِنِّي أَنَسْتُ نَارًا (سورۃ طہ رکوع 1)

(ترجمہ) جب موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا تمہرو مجھے آگ نظر آئی ہے اٹھ

3۔ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنْجِيُكَ وَأَهْلِكَ (پارہ 20 رکوع 16)

(ترجمہ) اے لوط ڈر نہیں فکر نہ کر ہم تجھے اور تیرے گھر والوں کو بیوی کے سوا بچالیں گے۔

پہلے گزر چکا ہے کہ قرآن میں آل موسیٰ و آل ہارون کے سوا آل ابراہیم اور آل عمران بھی آیا ہے۔ ہر جگہ ان کی امت تا بعد ازاں کے علاوہ ان کے خاندان کے لوگ اور اولادیں بھی مراد ہیں۔ شیعہ کو شکایت ہے کہ آل محمد کا لفظ قرآن میں نہیں آیا۔ پھر کہتے ہیں آیا تھا مگر جامعین نے نکال دیا۔ (معاذ اللہ)

اب جب نہیں ہے تو ان سرگرمیوں پر ادھم بچانے والوں نے اپنے تیرہ آل محمد کے سوا تمام مسلمانوں کو ان کا دشمن اور خارج از ایمان بنا رکھا ہے۔ اور اگر آج اتنی آسمانی فرشتوں سے حضور ﷺ کے آنکھیں بند کرتے ہی پوری امت کا صفایا کر دیتے۔ جیسے ان کے 313 مومن ہونے پر جب امام محمدی علیہ السلام فرجہ تشریف لائیں گے تو ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو اور ان کی بیٹیوں کو قبروں سے زندہ نکال کر حد باریں گے اور ان کے ماننے والے تمام عربوں مسلمانوں کو گناہ کر دیں گے۔ پھر اصلی قرآن نکال کر اپنے مومنوں کو پڑھائیں گے۔

آج ہر شیعہ کا یہ (بناوٹی) عقیدہ ہے جو ان کی چوتھی صدی کے بعد لکھی جانے والی ہر کتاب میں موجود ہے۔

احادیث میں اہلبیت کرامؑ کے فضائل:

1۔ خود حضرت عباسؑ آپ کے چچا راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیسے ہیں وہ لوگ جو حدیثیں بیان کرتے ہیں اور جب

میرے اہل بیت میں سے کسی کو دیکھیں تو ان کی تعریف چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کی قسم کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان سے اللہ کے لئے اور میرے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ (ابن ماجہ صفحہ 13)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ داری سے عموم مراد ہے۔ جیسے چچا عباس کو آپ نے اہل بیت فرمایا تو اس کی اولاد آپ کی پھوپھیاں اور ان کی سوسن اولاد خصوصاً حضرت منیہ والدہ حضرت زبیر بن عوام اور ان کی اولاد وغیرہ۔ سید الشہد حضرت حمزہ آل علیؑ اور ان کی سب اولاد آل عقیلؑ اور ان کی سب اولاد آل جعفرؑ اور ان کی سب اولاد۔ آپ کے چچا حارث بن عبدالمطلب اور ان کی سب اولاد اسی طرح آپ کی پھوپھی بیضا بنت عبدالمطلب ان کی بیٹی حضرت اردوؑ حضرت عثمان بن عفانؓ ذوالنورینؓ کی والدہ اپنی اولاد سمیت اہل بیت نبویؐ کا مصداق ہیں۔ ان پر صدقات واجبہ حرام ہیں۔ تو آپ کی چار صاحبزادیاں ان کی اولاد اور خاندان بدرجہ اولیٰ آل محمد اہل بیت میں شامل ہیں۔ اسی طرح حسینؑ جنتیؑ لو جو انوں کے سردار اور پیارے اہل بیت ہیں۔

2۔ بخاری شریف جلد 1 کتاب النکاح میں باب ہے۔ ذکر اصهار النبی ﷺ آپ کے دامادوں کا بیان۔

ان میں (حضرت خدیجہ کے بھانجے قاسم) ابو العاص بن ربیع (آپ کی بڑی بیٹی زینب کے خاندان حضور ﷺ کے داماد) بھی ہیں۔ پھر لمبی حدیث میں فرمایا۔ میں نے ابو العاص بن ربیع کو بیٹی دی تو اس نے مجھ سے باتیں کیں تو پچی کیں۔ بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم رسول خدا کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں حج نہ ہوں گی۔ تو حضرت علیؑ نے وہ منقح توڑ دی..... آخر حدیث میں ہے کہ آپ نے عبد شمس کے اپنے داماد کا ذکر کیا تو اس (ابو العاص) کی دامادی کی خوب تعریف کی تو فرمایا اس نے جو بات کہی سچی کہی جو مجھ سے وعدہ کیا پورا کیا۔ (بخاری صفحہ 528)

نواب عموم میں حضرت قاسم، علیؑ عثمانؓ سب داماد آجائیں گے اور وہ حضور ﷺ کے گھرانے کے لوگ سمجھیں جائیں گے۔

3۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے کچھ عرصہ ہم حضور ﷺ کے گھر ٹھہرے تو ہم نے عبد اللہ بن مسعودؓ کو آپ کے اہل بیت سے ہی پایا کہ وہ اور اس کی ماں حضور ﷺ کے پاس بہت آتے جاتے تھے۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 531)

4۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو آپ نے مَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ فرمایا۔ کہ ہمارے اہل بیت کا فرد ہے۔ (بخاری)

5۔ آپ نے فرمایا مرد تو بہت باکمال ہوئے مگر عورتوں سے 3 (چوتھی حضرت خدیجہؓ و حضرت فاطمہؓ بھی) باکمال ہوئیں مریمؑ بنت عمرانؑ آسیہ زوجہ فرعونؑ اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت تو سب عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید (تورہ مدروئی چاول میں ملا ہوا) کی تمام کھانوں پر۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 532)

6۔ حضرت عثمانؓ نے کوفہ میں فرمایا میں یقین سے کہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔

(بخاری جلد 1 صفحہ 532)

7- مرض وفات میں آپ فرماتے ہیں میں کل کہاں ہوں گا میں کل کہاں ہوں گا۔ حضرت عائشہؓ کے گھر پہنچنے کا شوق تھا اماں فرماتی ہیں کہ جب میرے گھر پہنچ گئے تو سکون پایا۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 532)

(پھر یہیں وفات پا کر مدفون ہوئے وہی بیت عائشہؓ آج روضہ اقدس اور جنت کا باغ ہے سب دنیا سلام پڑھ کر ایمان سے منور ہو کر آتی ہے)

8- حضرت امی عائشہؓ فرماتی ہیں اہل بیت محمدؐ کے گھروں میں درود واہ تک آگ نہ جلتی تھی۔ حالانکہ آپ کے گھر میں ٹوبہ دیاں تھیں (بخاری) ریاض الصالحین صفحہ 125 اور ابوداؤد میں ہے کہ عورتیں آل محمد، آل بیت ازواج رسول کے پاس جمع ہو گئیں۔ یہاں سے پتہ چلا کہ قرآن کے مطابق حدیث بھی ازواج مطہرات امہات المؤمنین کو اہل بیت اور آل محمد بتا رہی ہے۔

کتب شیعہ سے امہات المؤمنین اہل بیت نبوی ہیں:

9- شیعہ کی معتبر کتاب فردوس کافی میں ہے۔ ہماری امی حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں ”کہ ایک انصاری خاتون ہم آل محمد کی خدمت کرنے آئی تھی پھر فرمایا آل محمد کا حق تاقیامت مسلمانوں پر واجب ہے۔“ (فردوس کافی صفحہ 156)

10- سرور کائنات جب گھر تشریف لاتے تو کئی زندگی میں حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ پر یوں سلام کرتے تھے۔ السلام علیکم یا اہل البیت۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 100)

11- حضرت عمرؓ اہل بیت کے تمام گھروں (بنیویں، بنیہوں، بنو ہاشم سمیت) کو مال سب سے زیادہ دیتے اور ان کو مقدم رکھتے تھے۔ اس سیرت پر آپ کے بعد حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ اور دوسرے بھی نہ چل سکے۔ (منہاج السنہ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 218)

نہایت :- قرآن و سنت اور کتب فریقین سے آپ کی بیویوں کا اہل بیت ہونا اور قابل درود و سلام ہونا ثابت ہو چکا۔ شیعہ غلطی اس سے کھاتے ہیں کہ جب ہمارے محدثین اہلبیت کرامؑ کے فضائل کا ذکر بڑی محبت سے کرتے ہیں اور ان میں حضرت علیؓ

و حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسینؑ کا ان کے ایک دفعہ ہی چادر میں ہونے اور حضور ﷺ کا ان کے حق میں دعائے تطہیر کر دینے کا ذکر خبر پڑھتے ہیں تو یہ مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کہ اہل بیت صرف یہی ہیں آیت ان کے حق میں ہی آئی ہے سب مسلمان صرف

انہی کو انہیں باقی بیسیوں حضرات کے حق میں سینکڑوں ارشادات نبوی کتب فضائل اور ابواب مناقب سے بالکل چھوڑ دیں۔ اور ان چار کے سوا کسی رشتہ دار اہل بیت صحابہ کرامؓ اور مومنین دربار نبوی کی شان میں کسی فرمان نبوی کو ہرگز سچا نہ جانیں۔ ان کا یہی

عظم ہر جگہ ہوتا ہے اسے ہی شہرہ آفاق کر دیا ہے۔ حالانکہ حصر کرنا، مفہوم مخالف مراد لینا، غیر مذکور شخص کو بالکل معدوم جاننا دنیا کے کسی اصول میں جائز نہیں۔ آپؐ کسی موقع پر اپنے بیٹے، بیٹی سے خوش ہو کر کہہ دیں کہ ”تم بہت اچھے ہو“ اس کا مطلب یہ تو نہ ہوگا

کہ آپؐ کی اولاد اسی نہیں۔ یادہ سب نے ہیں۔ اسی بناؤنی اصول سے حضرت علیؓ کے باقی بھائیوں جعفرؓ و عقیلؓ کی فضیلت کا۔ 3 ثقلاً و راشدین چکا، 3 اور صاحبزادیوں کا، 3 اور نواسے نواسیوں۔۔ عبد اللہ بن عثمان۔۔ علی بن ابوالعاص۔۔ امامہ بنت زینبؓ

کا پھر تمام صحابہ کرامؓ کے ایمان و عدالت کا، تمام مہاجرین و انصار کا، 10 ہزار قدوسی صحابہ کا ان کے مکہ فتح کر چکنے کے بعد جو ہزاروں اہل مکہ جنہ کی اکثریت بنو امیہ کی تھی مسلمان ہوئے۔ خدا ان کو سورۃ نصر میں يَدْخُلُوْنَ لِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَلْوَجْهَ سے سون جاتا ہے سورۃ حدید پارہ 27 رکوع 1 میں مہاجرین و انصار کے بعد ان کے لئے وَكَلَّا وَعَدَدَ اللّٰهُ الْخُسْنٰی فرمایا۔ ہر ایک کو جنت ملے گی۔ ان سب آیات و شخصیات کا شیعہ انکار کر چکے ہیں۔ جنہوں نے عہد خلافت راشدہ اور اموی دور میں آدمی معلوم دینا فتح کر کے آج 55 مسلم ممالک میں ہم کو بسایا ہے۔

جامع ترمذی مناقب اہل بیت سے چند اور احادیث پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ فرمائیں۔

1- آیت تطہیر نازل ہوئی (مسند احمد کی روایت کے مطابق چھ ماہ بعد) ”حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں آپؐ نے حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ و حسینؓ کو بلایا ان پر چادر ڈالی۔ حضرت علیؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔ پھر یہ دعا مانگی ”اے اللہ یہ میرے گھر کے لوگ ہیں ان سے گندگی دور کر دے اور ان کو خوب پاک کر دے حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہوں یا رسول اللہؐ تو آپؐ نے فرمایا آپؐ اپنے مرتبے پر ہیں آپؐ (ان سے) بہتر ہیں“ کیونکہ آیت تطہیر تو اتری ہی تمہارے حق میں ہے۔

2- زید بن ابراہیمؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے میرے بعد کرا نہ ہو گے ایک ان میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ جو وہ رسی ہے کہ آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان اور اہل بیت ہیں۔ یہ جہانہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس جو جس کوڑ تک نہ آجائیں تو اب دیکھنا تم ان میں میرے جانشین کیسے بنو گے“ یہ حدیث حسن فریب ہے۔ (ترمذی)

الحمد للہ اہل سنت مسلمانوں نے قرآن سے ہی تمسک کیا کہ لاکھوں کروڑوں اس کے عالم، مفسر اور حافظ چلے آ رہے ہیں۔ قرآن و سنت کے قانون سے ہی خلفاء راشدینؓ نے اور عادل بادشاہوں نے 70 لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومتیں قائم کی ہیں۔ تمام عزت و اولاد، پورے خاندان رسول اور اہل بیتؓ سمیت سب اہل بیتؓ سے محبت کرتے اور نمازوں، دعاؤں میں ان پر درود و سلام بھیجے آ رہے ہیں۔ تفریق کے قائل نہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کو چوتھا برحق خلیفہ مانتے اور آپؐ کے ہی عقیدہ و مذہب پر ہیں۔ قاتلین عثمان کی سازش سے جمل و صفین اور نہروان کے خوفناک اور خونیں معرکے بعد افسوس امت کے قاتل جان و اتحاد ضرور رہے مگر اس اجتہادی فیصلہ میں ہم حضرت علیؓ کے ساتھ ہیں۔ کہ یہی منافق (بارشاد نبویؐ) عثمان کو شہید کرنے والے بعد صلح جمل میں خداری سے سوئے پڑے 12 ہزار مسلمانوں کو شہید کرنے والے پھر صفین پہنچ کر 70 ہزار مسلمان شہید کرنے کے لئے پھر خارجی بن کر خود حضرت علیؓ سے بھی لڑنے والے۔ حضرت طلحہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت امیر معاویہؓ جانشین اسلام پر بیک وقت قاتلانہ حملہ کرنے والے ہیں۔ ان پر حضرت علیؓ نے نج البلاغ وغیرہ میں بار بار لعنتیں کی ہیں۔ ہم بھی ان دشمنان اہل بیت و مسلمین کو ملعون مانتے ہیں۔

3. حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر نبی کو بڑے خاص فاضل رفیق اور نمائندے ملے ہیں اور مجھے چودہ ملے ہیں۔ ہم نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ علی، حسن، حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم (ترمذی صفحہ 219)

اب مقاب اہل بیتؑ کی یہ حدیث ان کو بھی اہل بیت ثابت کر رہی ہے۔ کسی اور کا ذکر کسی خاص حدیث میں نہ ہونا ان کی فضیلت کی نفی نہیں کرتا۔ یہاں اگر حضرت عثمان کا ذکر نہیں تو حضرت ابوذرؓ کا بھی ذکر نہیں جب کہ دونوں حضور ﷺ کے محبوب گویا خانہ اہل بیت کے فرد رشید ہیں۔

کاش فضائل کے باب میں شیعہ اسی عام اصول کو مان لیتے کہ جن کا ذکر کسی ایک روایت میں نہیں تو نفی نہ کی جائے دوسری روایات میں ان کا ذکر خیر دیکھ کر ان کو بھی گلے لگا دیا جائے۔ تو وہ تمام تلامذہ نبوت سے محبت کرتے۔ کسی سے بغض نہ رکھتے اور شیعوں کو دہشتہ مسلمان اور بھائی بھائی بن جاتے۔

4. بروایت حضرت عباسؓ حضور ﷺ فرماتے ہیں ”لوکوا اللہ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے پالا ہے مجھ سے بھی اللہ کی محبت کے واسطے سے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے بھی میری محبت کی وجہ سے محبت رکھو۔“ (ترمذی)

اہل بیت کا وسیع مفہوم علماء کرام کی نظر میں:

۱۔ المصنوع شرح مشکوٰۃ میں علامہ عبدالحقؒ فرماتے ہیں

کبھی اہل بیت کا لفظ ان پر بولا جاتا ہے جن پر صدقات واجبہ حرام ہیں۔ اور وہ سب مسلمان بنو ہاشم ہیں۔ کبھی بمعنی بیوی آتا ہے۔ کہ تمام ازواج مطہرات کو (آیت تطہیر میں) شامل ہے۔ (ایک طبقہ کا) ان کو اہل بیت سے خارج کرنا آیت کے تمام نظم و نسق کو ختم کر دیتا ہے۔ بسطۃً و تحکم کی ضمیر مذکر لفظ اہل بیت ذکر ہونے کی وجہ سے ہے۔ (جو حضرت سارہ کے لئے بھی آیا تھا۔ وَبَرَّ شَآئِنَهُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ)

لام ازنیؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت آپ کی تمام بیویوں کو شامل ہے۔ کم کی ضمیر کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ تو پوششی کہتے ہیں کہ عترة الرجل میں اس کے سب گھرانہ کے لوگ قرہبی برادری سب شامل ہوتے ہیں۔ پوری نسل، قوم کے قرہبی اور ازواج بیویاں داخل ہوتی ہیں۔ (مرقات) حاشیہ ترمذی جلد 2 صفحہ 219

کتب شیعہ سے تو حسین اہل بیت پر حوالہ جات جو ناقابل جواب ہیں:

1۔ زنا بالجبر کے جواز کا حضرت علیؓ پر الزام (معاذ اللہ)

زنا کا کافی جلد 5 صفحہ 467 از کلینی میں ہے۔

ایک عورت کہتی ہیں میں جنگل میں تھی سخت پیاس لگی ایک بدو سے میں نے پانی مانگا اس نے کہا تب دوں گا کہ مجھے..... کرنے دے۔ میں جب پیاس سے مجبور ہوئی اور مرنے لگی تو میں نے اسے بدکاری کا موقع دے دیا تو حضرت امیر المؤمنین علیؑ نے (واقعہ سن کر) فرمایا "تزوج ورب الکعبہ" رب کعبہ کی قسم یہ تو شادی ہو گئی۔ اس پر حاشیہ میں لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی پلانا مہربن کیا اور نکاح قائم ہو گیا۔

2- حضرت علیؑ کو گالی دینا جائز ہے۔

کتاب الثانی مترجم اصول کافی جلد 2 صفحہ 242 کتاب الایمان والکفر میں ہے۔

"امام جعفرؑ سے کہا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ منبر کو ذہ پر علیؑ نے فرمایا لوگو! تم سے جلدی کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علیؑ پر جھوٹ بولا ہے۔ فرمایا حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کیا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے برأت نہ کرنا۔"

ہمارے نزدیک یہ حضرت علیؑ پر بہتان ہے جو ان مجوسی یہودی راویوں نے باوجود اہلبیت کو تمام صحابہ کرامؓ اور مسلمانوں کی نظروں میں غیر مقبول اور بے عزت ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں اور ان کی فرضی مظلومیت کی مجالس سے اپنے پیٹ و شرعہ کا کاروبار چلاتے ہیں۔ جس حکمران صحابیؑ پر یہ جھوٹا تاریخی الزام لگایا ہے اس باب کے آخر میں اس کی مفصل تردید آ رہی ہے۔

3- شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید کا ٹکسی صفحہ 358 دیا ہے جس کا باب ہے "حضرت علیؑ کی مذمت میں موضوع حدیثیں" معاذ اللہ پھر حضرت علیؑ کے جھوٹے زاد بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے چچا علیؑ علیہ السلام سے بغض رکھتا تھا۔ تنقیص شان کرتا اور عزت میں ہاتھ ڈالتا تھا۔ عمر بن شبہ ابن کلبی واقعہ سے یہ روایت ہے۔ یہ ایسی عناد والی شیعہ روایتیں گھڑا کرتے تھے۔ کہ حضرت علیؑ نے اپنے دور خلافت میں 40 حجے ایسے پڑھائے جن میں حضور ﷺ پر درود شریف نہیں پڑھا پھر فرمایا مجھے اس بات نے روکا ہے کہ کچھ لوگ درود پسند نہیں کرتے۔"

پھر مذمت حضرت علیؑ میں ایسی کئی روایات کے بعد یہ ذکر کی ہے

"کہ حضورؐ نے عائشہؓ سے کہا کہ اگر تجھے دو دوزخی دیکھنے پسند ہوں تو ان دو شخصوں کو دیکھ جو آپکے ہیں۔ وہ

حضرت علیؑ و حضرت عباسؑ تھے۔" معاذ اللہ (شرح نہج البلاغہ صفحہ 358)

محترم قارئین! آپ کیا سمجھتے۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل سارا شیعہ لٹریچر تو حسین اہل بیت اور مذمت صحابہ کرامؓ کا بھرا پڑا ہے۔ تو حسین خود کرتے ہیں۔ کلبی جیسوں سے روایت بنا کر اہل سنت کے ذمے لگا دیتے ہیں۔ مذمت صحابہ میں اپنے راویوں کی کوئی ٹیکسٹری سے پردہ کشن لے کر اپنی کتابیں بھر دیتے ہیں۔ معاذ اللہ ان کے ہاں محبت علیؑ صرف متحاکی جوڑا ہے۔

4. حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ -- جو مسلمانوں کی مائیں اور اہل بیت نبوی تھیں۔ پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے حضور کو ہر دیا تھا۔ عیاشی نے مسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ عائشہ و حفصہ نے حضور کو زہر دے کر شہید کیا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو کے زہر کا آپ کی شہادت میں دخل ہو" (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 118)

5. مالا کہ ب اسحاب سیر کا اتفاق ہے کہ آپ 14 دن بخار کے بعد خدا سے جا ملے۔ فتح خیبر میں ایک یہود نے زہر دیا تھا مگر آپ بچ گئے تھے۔ گویا اس کے اثرات تا وقت رہے۔

6. حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی توہین (جلاء العیون شادی فاطمہ کے ذکر میں ہے)

"بہد حسن جناب جعفر صادق سے روایت ہے۔ حلال چیز کے بیان کرنے میں شرم جائز نہیں ہے کیونکہ رسول خدا نے شب زفاف (جماع) جناب امیر اور فاطمہؓ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آلوں کوئی کام نہ کرنا جب حضرت تشریف لائے تو اپنے دونوں پاؤں بستر میں ان کے درمیان دراز فرمائے..... معاذ اللہ (جلاء العیون جلد 1 صفحہ 189)

6. حضرت فاطمہؓ پر حضرت علیؓ کی توہین کا الزام

نہ القین از مجلسی صفحہ 203 مطاعن ابو بکر میں ہے کہ باغ زندک نہ ملنے پر حضرت فاطمہؓ نے علیؓ کو یوں سنائیں۔

"کہ بچہ رحم کی طرح پردہ نشین ہو گئے ہو خانوں کی طرح گھر میں بھاگ آئے ہو اس کے بعد کہ چہان کے بہادروں کو بھاڑا ہے ان نامردوں کے آگے مغلوب ہو گئے ہو۔ ابو قافہ نے مجھ سے باپ کی دی ہوئی جائیداد چھین لی میرے فرزندوں کا رزق چھینا ہے۔ باؤ از بلند مجھ سے جھگڑتا اور مقابلہ کرتا ہے۔ انصار میری مدد نہیں کرتے۔ مہاجرین ایک طرف ہو گئے ہیں۔ سب لوگ مجھ سے چھپ گئے ہیں میرا کوئی دفاع کرنے والا نہیں نہ بچانے والا ہے نہ مددگار اور سداشی ہے غصہ سے بھری گئی ہوں غمناک پٹی ہوں تو نے اپنے آپ کو (اور مجھے بھی) ذلیل کیا کہ جس دن سے مدد کا ہاتھ اٹھایا ہے۔ بھڑپے چیرتے پھاڑتے ہیں اور لے جاتے ہیں تو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔ کاش اس ذلت اور خوارگی سے پہلے میں مر چکی ہوتی۔ میں اپنے پرانوس کرتی ہوں ہر صبح و شام کہ میرا محل اعتماد خداوند مددگار ست ہو گیا۔ میری شکایت باپ کے آگے ہے میرا مقدمہ خدا کی عدالت میں ہے..... الخ

تاکثرین 1 خدا آپ کو ایسا شیعہ لٹریچر پڑھنے سے بچائے۔ یہ وہ خاتون جنت اور زہرا بتول ہیں جن سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں ان کا زہر بتول اور دنیا سے نفور شہرہ آفاق ہے وہ بتول دنیا دار شیعوں کے غیر محرموں کی عدالت میں چیخ و فریاد کر رہی ہیں۔ مہاجر و انصاری کے گھر میں امداد مانگتی پھرتی ہیں عند الشیعہ سب دنیا کا مولیٰ مشکل کشا علیؓ خدا سے بھی پہلے ان کی مدد نہیں کرتا اور کہی ہیں۔ خدا کی عدالت میں مقدمہ دائر کرتی ہیں۔ آج بھی ایک ملک کی بیٹی اور چودھری زادی کو باپ کا ورثہ نہ ملے تو

کیا وہ اسی طرح عدالتوں میں بھاگتی پھرتی، اخبارات میں مظلومی لکھوائی اور کاؤں محلہ کے گھر گھر میں اعداد کا بھیک مانگتی پھرتی ہے؟ اگر نہیں کیونکہ اس کی بدنامی اور توہین ہے تو اس ظلم اور توہین کے لئے کیا سخت جگر رسولِ مادرِ بتول سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا وعلیٰ ایہنا و زوجہا علیٰ ملی ہے کہ ایسی جھوٹی روایتیں خود بنا کر چھاپیں۔ مجالس میں لوگوں کے جذبات بھڑکا کر خوب جھپیں بھریں۔ آپ کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی؟ کہ یہ طبقہ تمام صحابہ اور مسلمانوں کا تو دشمن ہے ہی اہل بیت کا بھی درحقیقت دشمن ہے ورنہ پھر میں کہتا ہوں کہ ان ۵ تن کرام کا تمام مسلمانوں کے ہاں مقبول محبوب غیر مظلوم ہونا صرف اپنے لڑچکر سے صحیح ثابت کر دکھائیں ہم ان کی وہ زبان اور ظلم جو سننے کو تیار ہیں کیونکہ ہم تو ان کو محبوب جان کر درود پڑھتے اور اسے اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

7- امام مہدی حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیں گے۔ معاذ اللہ (حق الیقین جلد 2 صفحہ 94-95)

8- حضرت عائشہ کا فرہ منافقہ تھیں۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 726)

پس آں منافقہ برنگشت در اود شوار نمود۔

رافضی ام المومنین حضرت عائشہ کے دختر حضرت ابو بکر صدیق ہونے کی وجہ سے اتنے شدید دشمن ہیں کہ معاذ اللہ چلتے پھرتے ان پر لعنتیں پڑھتے ہیں ان کو اور حضرت خضہ دختر حضرت عمر فاروق کو بھی ان کے باپوں کی طرح بدترین کافر و منافق کہتے اور جانتے ہیں۔ ایک دعائی قریش (قریش کے دو بتوں پر لعنت کی دعا) خود بنائی ہے اور حضرت علیؑ کی طرف منسوب کی ہے کہ وہ حمد و صلاۃ کے بجائے ملامت و دشنام یہ بد دعا پڑھتے تھے۔

”اے اللہ قریش کے دو بتوں (حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق) کہ بقول شیعہ سب مسلمان قریش ان کو

بتوں کی طرح اپنے محبوب جانتے تھے) اور ان کی دو بیٹیوں (عائشہ و خضہ امہات المومنین) پر لعنت فرما“

اور یہ دعا ان کی دعاؤں و ظائف نمازوں کی کتاب میں لکھی ہوتی ہیں۔ ہم نے گریجویٹ طبقہ میں مقبول شیعہ مولوی فرمان علی کی کتاب ”اوراد و ظائف“ میں یہ کفر پڑھا جو صفحہ 160 سے 172 تک بار بار لکھی ہے اور ستمبر 2005ء میں گورنر پنجاب ذمی مقبول کو لکھا بتایا کہ اسے ضبط کریں مگر شیعوں کے نفار خانہ لعنت میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے؟

تو ہمیں رسالت سے ہم کیسے بچیں بچائیں:

اب اسے حضور ﷺ کی ذات گرامی سے قوت ایمانی کے ساتھ وابستہ کیجیے کہ کیا آج کل کوئی شخص اپنی بیویوں کے متعلق یہ کفر و لعنت بازی برداشت کر سکتا ہے کیا وہ حسب طاقت اسے قتل یا ہتک عزت کے دعویٰ سے گرفتار نہ کرائے گا۔ جب ہم ایسے مسلمان جو آپ کا کروڑ ہواں حصہ اور خاک پاؤں کے برابر بھی نہیں کیا ہم کو اس توہین رسالت پر غیرت نہ آنی چاہیے؟ اگر بڑے شیطان حضور

جنت کا کارنوں یا خا کہ چھاپیں پوری مسلم دنیا اور تمام مکاتب فکر سراپا احتجاج بن جائیں۔ مگر یہاں ایک طبقہ مسلم دوسرے کھلا کر حضور ﷺ کی ہادیانہ صفات، ازدواج پاک، اکابر صحابہ رسول اور 4 کے سوا تمام اقارب رسول پر طعن و تشنیع، تمہاد و تشبیح کرتا رہے۔ کوئی مسلمان اس پر لب کشائی نہ کر سکے۔ کہ یہ تو فرقہ دارانہ منافرت ہوگی۔ افسران بالا ناراض ہوں گے۔ کہ تم کسی کے لب میں کیوں دھل دیتے ہو اور ان کو رسوا کراتے ہو؟ ٹھیک ہے پچھلی 8 سالہ امریکہ پرست پرویز حکومت نے غیرت مند دینی جہادوں کو بین کر دیا۔ فحش و رخنش پر دو گراموں کی نشریات سے مسلم قوم کی ایمانی مشرقی غیرت بھی ختم کر دی کہ انٹی فیسیم اور چینی سانج کی مالش کرنے والی عورتوں کے کہنے پر جامعہ حفصہ کی ہزار بھر طالبات کو شہید، کروڑوں املاک کو تباہ اور 4 منزل جامعہ حفصہ کو زمین بوس کیا گیا تو کسی دیندار نے بھی تحریک نہ چلائی؟ جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو قتل ہوئی تو جذباتی بے دین عوام نے ہزاروں افراد، ریل گاڑیوں، بسوں، ٹریلوں وغیرہ کو آگیں لگا کر جلایا۔ سینکڑوں سرکاری عمارتوں کو تباہ کر کے کھربوں ڈالرز کا کللی نقصان کر دیا کہ ہم 50 سال پیچھے چلے گئے۔ امریکہ پرست انتظامیہ 4 دن تماشا دیکھتی رہی کہ آج لوڈ شیڈنگ اور ہر چیز کی دکنی، جتنی بھگتی کی سزا پورے ملک کے 18 کروڑ عوام بھگت رہے ہیں۔

اب ادھر بھی آئیے کہ اگر آپ کی بیویوں کو کافرہ منافقہ کہا جائے۔ گواہ پوچھے جائیں یا ان کو معاذ اللہ داشتہ کہا جائے جیسے ٹی ٹی ٹی میں کزور قسم کے مسلمانوں سے ذکر و حیدار ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں تو کیا یہ تو عین رسالت اور آپ کی پاک داعشی پر عمل نہیں ہے؟ جب کہ خدا تو فرماتا ہے۔

”تم شرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مومن نہ ہوں مومنہ باندی مشرکہ آزاد عورت سے بہتر ہے

..... یہ لوگ تو آگ کی طرف بلا تے ہیں اور خدا تمہیں جنت کی طرف بلاتا ہے“ (سورہ بقرہ، رکوع 28 پارہ 2)

اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر شیعہ ہی بتائیں کہ ان کے عقیدے میں یہ دو باتیں جنت کی طرف بلاتی تھیں یا دوزخ کی طرف اگر بقول نماز و دوزخ کی داعی تھیں تو حضور ﷺ کا نکاح ان سے کیسے درست ہوا۔ شیعہ کتابیں پڑھ کر ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک بڑے شیعہ معاذ اللہ حضور ﷺ کو تو..... کہہ سکتا ہے۔ مگر ان دو ماؤں کو مومنہ مسلمان ہرگز نہیں مان سکتا۔ کوئی بڑا افسر کسی بچے شیعہ سے خدا کی نہیں 12 اماموں کے نام کی قسم لے لے اور یہ جملہ بھی کہلائے کہ ”جو بھی ان کو مومنہ نہ مانے وہ مذہب شیعہ میں کافر اور دوزخی ہے“ آزمائش شرط ہے۔

9۔ امام مہدیؑ عائشہ پر حد جاری کریں گے۔ کیونکہ وہ منتقم بن کر آئیں گے۔ حضور تو رحمتہ العالمین تھے۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 901)

10۔ حیات القلوب جلد 2 صفحہ 879 پر ”کفریہ کلمات کی حضرت عائشہ پر تہمت لگائی ہے“ کافر ہو کر آدمی مرد ہو جاتا ہے۔ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ شیعہ ہی بتائیں کہ مرض وفات میں آپ عائشہ بیوی کے گھر رہے کیا یہ فعل حرام نہ تھا؟

11-12-13- حیات القلوب جلد 2 صفحہ 900، جلد 1 صفحہ 172، جلد 2 صفحہ 867، پر بھی مضمون ہے کہ حریت

عائشہ و حفصہ دونوں کا فرہ اور منافقہ تھیں۔ معاذ اللہ

14- ترجمہ مقبول صفحہ 841 پارہ 21 کی آخری آیت "کہ جو کھلی بدی کرے گی اسے دگنا عذاب ہوگا" اس فرضی شرطی قانونی جملہ کو واقعی بنا کر حضرت عائشہ پر فاحشہ مبینہ کی تہمت لگائی ہے۔ جب کہ سورت نور پارہ 18 رکوع 3 میں اللہ نے آپ کو پاک بتایا ہے۔ "الطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ" پاک عورتیں پاک مردوں کے گھر ہیں۔ اور پاک مرد پاک عورتوں کے خاوند ہیں۔ وہ لوگوں کی تہمت سے پاک ہیں ان کے لئے بخشش اور عمدہ رزق ہے

15- اہلسنت سب کافروں سے بدتر ہیں

امام فرماتے ہیں کہ جن چھوٹے حوضوں کا پانی ان غسل خانوں میں جاتا ہے جن میں سنی غسل کرتے ہیں تو وہاں غسل نہ کرو کیونکہ وہاں یہودی عیسائی آگ پرستوں کا اور ہم اہل بیت کے دشمنوں کا پانی آ جاتا ہے۔ خدا نے کوئی مخلوق کتے سے زیادہ پلید نہیں پیدا کی ہے اور جو شخص (سنی) ہم اہل بیت سے دشمنی رکھے (کہ ہم کوشیعوں کی طرح پیغمبروں سے انفسل اور خدائی صفات میں شریک نہ مانے) وہ کتے سے بدتر ہے آخر میں ہے کہ بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ ائمہ غسل خانوں میں لوگوں پر سلام کرتے تھے۔

(علیہ السّلام جلد 1 صفحہ 118)

16- شیعہ نے اپنی تفسیر انفرات کوئی جلد 3 صفحہ 39 کی اس آیت سے غلط استدلال کیا ہے۔ آیت

"إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ" ☆

(ترجمہ) بے شک تمھارے حمایتی اللہ اس کے رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز کے پابند ہیں اور زکوٰۃ

دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (سورۃ مائدہ، پارہ 6 رکوع 12)

شیعہ دوستوں کا اپنا مسئلہ امامت بنانے کے لئے اس آیت سے غلط استدلال ہے کہ حضرت علیؑ نے رکوع کی حالت میں سائل کو بطور زکوٰۃ انگوٹھی دے دی تھی۔ تو خدا اور رسول کے بعد حضرت علیؑ ولی المومنین ہوئے۔

جواباً عرض یہ ہے کہ ایسی روایتیں ان کی اپنی ہیں۔ گواہلسنت کی کمزور کتابوں میں بھی بلا سند، سند غیر صحیح سے آجائیں۔

1- یہاں امداد و حمایت سے مراد معاشرتی امداد ہے جو کمزور کو طاقتور کے مقابلے میں دی جاتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کو یہودی اگر نقصان دیں تو پروا نہ کرو۔ مسلمانوں کا معاشرہ بڑھ رہا ہے خدا کی ان پر خاص نظر حضور کی شفقت اور مومنین دُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی تمہیں اعانت ملتی رہے گی۔ اس کا بعد از وفات نبوی امام بننے سے تعلق نہیں۔ کہ پھر وَالَّذِينَ آمَنُوا کا ورسولہ پر عطف ہی نہیں ہو سکتا جب کہ آپ دنیا میں نہ ہوں گے۔

2- عہد نبوت میں حضرت علیؑ مالدار نہیں ہوئے تھے تو زکوٰۃ کیسے دیتے۔ تمام کتب سیرت میں حضرت علیؑ کا یہ واقعہ لکھا ہے کہ

توبہ کے چند میں آپ نے یہودی کنواں پر مزدوری کی پھر مجھوڑیں لے کر چندہ دیا۔

3۔ سونے کی انگوٹھی زکوٰۃ میں دینا بتائی جاتی ہے۔ مسلمان مرد کو سونا پہننا ہی حرام ہے۔

4۔ انگوٹھی ٹکانا دینا دو ہاتھوں کا عمل کثیر کہلاتا ہے بالافتاق اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو یہ قصہ جاہلوں کا بنا دئی ہے۔

5۔ وَهْمٌ وَاجْفُونُ جملہ حالیہ نہیں ہے بلکہ مستانہ ہے مسلمانوں کی ایک تیسری صفت بتاتا ہے کہ وہ نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرتے

اور ہر وقت خدا کے آگے جھکے رہتے ہیں یعنی بار بار نماز پڑھتے ہیں جیسے پہلے پارہ میں نماز اور زکوٰۃ کے حکم کے بعد وَادَّكْفُوا مَنَعَ

الْمُؤَاكِلِينَ جملہ مستانہ اور تیسری صفت بتانا مقصود ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرنا اور باجماعت نماز پڑھا کر

17۔ مکھی اور چمچھر کون؟ پہلے پارے رکوع 3 کی آیت ہے کہ اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ چمچھر یا اس سے بڑی حقیر مکھی

کی مثل قرآن میں (توں کی بے بسی پر) بیان کرے۔

میں نے چند شیعہ تفسیریں دیکھیں تو پتہ چلا کہ چمچھر سے مراد حضرت علی اور اس سے حقیر مکھی کی مثال حضرت محمد رسول اللہ

ہیں۔ (معاذ اللہ) مولانا فاروقی شہیدؒ نے یہ مثالیں شیعہ کی تفسیر البرہان الخلیلؒ بحرانی نوٹوں سے نقل کی ہیں میں نے یہ حدیث خود

پڑھی ہے۔ پوری روایت یوں ہے۔

”کہ امام محمد باقرؑ سے کہا گیا کہ آپ کے (شیعہ) یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ چمچھر علی علیہ السلام ہیں اور مکھی

(معاذ اللہ) محمد رسول اللہ ہیں تو امام باقرؑ نے فرمایا ان حیداروں نے ایک بات (ہم سے) سنی مگر اسے

دوسری جگہ رکھ دیا۔ قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ بیٹھے تھے علی بھی پاس تھے تو ایک کہنے والے سے

سنا جو کہتا تھا ماشاء اللہ و ماشاء محمد وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور محمد چاہے گا۔ دوسرے سے سنا جو کہتا تھا

ماشاء اللہ و ماشاء علی وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور علی چاہے گا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا (یہ شرک ہے) محمد

اور علی کو خدائے عز و جل کے ساتھ نہ ملاؤ (جیسے آج 98% قنویہ یعنی غالی احسائی شخی شیعہ یہی عقیدہ رکھتے

اور کہتے پھرتے ہیں) لیکن یوں کہو کہ اگر اللہ نے چاہا پھر محمد نے چاہا پھر علی نے چاہا (تو ہوگا) بے شک اللہ

کی چاہت ہی سب کی چاہت پر غالب ہے نہ اس کی برابری ہے نہ اس کا بدل ہے اور نہ اس کے کوئی قریب

ہے حضرت محمد تو اللہ کے رسول ہیں ﷺ اللہ کی ذات کے بارے میں ایسا نہیں کہتے نہ علی ایسا کہتے ہیں“

اس کے بعد اگلا منہ نہیں ہے جس سے پتہ چلے کہ چمچھر اور مکھی کی مثال کن کن غیر اللہ پر آپ نے فرشت کی ہے“ 12

18۔ بحار الانوار مجلسی سے جلد 13 صفحہ 576 پر وہی حدیث ہے کہ امام قائم مہدی (اپنی بڑی اماں) سیدہ عائشہ کو زندہ کر کے

گڑے لاریں گے اور حد جاری کریں گے کہ اس سے ناطہ بنت محمد کا انتقام لیں گے۔ (بیٹی ماں کو مروائے گی) معاذ اللہ

19۔ حضرت علیؑ پر شادی ناطہ کے وقت قریشی عورتوں کا بزبان ناطہ تبصرہ (بحار الانوار جلد 3 صفحہ 24)

حضرت زہراءؑ نے جواب دیا رسول اللہ جو آپ کی رائے عالی ہے وہی سب سے اولیٰ ہے مگر قریش کی عورتیں علیؑ کے متعلق چہ میگوئیاں کرتی ہیں کہ ان کا پیٹ بڑا ہے، ہاتھ لمبے ہیں، ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں، سر پر بال بھی نہیں، ان کی آنکھیں بھی بڑی بڑی ہیں، ہر وقت ہنستے رہتے ہیں، ان کے پاس مال بالکل نہیں ہے یہ سن کر جناب رسالتؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ نے زمین پر نگاہ فرما کر علیؑ کو تیرے لئے چنا ہے۔ الخ

20- حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان پیشاب و پاخانہ کی جگہوں نے بھی کیا۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن معری صفحہ 556 غدریخ کی ایک لمبی حدیث میں ہے۔

”لحقے ان کے منہ میں پتھر بن گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ جب تک ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو۔ تب انہوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا۔ بعد ازاں وہ پاخانہ و پیشاب کی ضروریات کو رفع کرنے گئے تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان کا ذبیعہ ان کو حذر ہوا۔ اور ان کے پیچوں اور آلات تناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ سے خلاصی پانا تم کو حرام ہے جب تک کہ ولایت علی بن ابی طالب کا اقرار نہ کر لو اس وقت انہوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دل تنگ ہو کر اس طرح دعا کی ”اللہم ان کان هذا هو الحق من عندک فامطر علینا حجارة“ الخ

21- حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام کہ حیض میں آپ مباشرت کرتے تھے۔ حالانکہ یہاں صرف بدن کا بدن

سے ملنا عربی معنی مراد ہے۔ اردو پنجابی کا معنی جماع نہیں۔ اسی کے بددیانت دشمنوں کو خدا برادر کرے۔ (تحفہ حنفیہ صفحہ 272)

22- غسل جنابت ایک برتن سے کرنا میاں بیوی کے لئے جائز ہے۔ یہی مسئلہ ماں نے اپنے بھانجے غزوہ کو بتایا۔

23- بغیر غسل دوسری مرتبہ جماع یا دوسری بیوی سے جماع درست ہے حضور ﷺ کا فعل حجت ہوا۔ فقہ شیعہ کی کتاب

تحفہ العوام صفحہ 277 میں ہے۔ ”ایام حیض کے بعد غسل سے پہلے اگر مقام فرج کو دھو کر صاف کر لیا جائے تو جماع کر سکتا ہے“

جب حیض کا غسل ضروری نہیں تو جنابت کا بدرجہ اولیٰ ضروری نہیں۔ کچھ شیعہ حیض میں بھی جماع حلال کہتے ہیں۔ (صفحہ 277)

ٹہنی کی تحریر الوسیلہ جلد 1 صفحہ 52 میں ہے

کہ حیض میں جماع کے علاوہ چومنا، رانوں میں دبانا حتیٰ کہ سب سے قوی فتویٰ میں دربر زنی کرنا جائز ہے مگر مکروہ جانے۔

24: 25- حضرت معاویہؓ کا کنواں کھدوانا، کپڑے ڈال کر حضرت عائشہؓ کو بٹھانا، ان کا کنوئیں میں گر کر شید

ہو جانا، پھر کنواں بند کر دینا۔ یہ سب جھوٹی روایات ہیں۔ جس نے بھی گھڑی نقل کی ہوں مجرم ہے۔

اگر ایسا ہوتا مہینہ میں کبرام کج جاتا۔ حضرت معاویہؓ پر یہ الزام متواتر ہوتا جبکہ حضرت عائشہؓ کی درمہینہ قبر پر ہر کوئی سلام پڑھتا ہے

26- تاریخی دستاویز صفحہ 386-387-388 پر حضرت فاروقی صاحبؓ نے غلام حسین کی کتب سے ای عائشہؓ کے حق میں ج

یہ بات کہے ہیں ہمیں نقل کی یا نہیں۔

27- منہ 390 پر شیعہ اور تحریف قرآن کتاب مصنفہ آقا علی میلانی سے 7 روایتیں تحریف قرآن کی لکھی ہیں مسئلہ تحریف تو پہلے باب میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے کہ شیعہ کا اس قرآن پر ایمان ہو ہی نہیں سکتا شیعہ کتاب کے اس صفحہ 63 کی آخری سطریں ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابو الحسن نے فرمایا قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تعلیم دی گئی ہے۔ پھر عنقریب ایک شخص (امام مہدی) تمہارے پاس قرآن کی جہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لئے آئے گا۔ جیسے خدا نے اتارا ہے۔ (اصول کافی، جلد 2 صفحہ 453)

۷۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے انہوں نے فرمایا ”قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس میں لوگوں کے نام ہیں اور مجھے بتائے گئے ہیں نیز اس میں ایک ہی نام اتنے طریقوں سے آیا ہے کہ قابل شمار نہیں اور اس کو حفظ و مسمیٰ ہی جانتے ہیں۔ (تفسیر غیاشی جلد 1 صفحہ 12)

28- حضرت امام حسنؑ پر شہوت پرستی کے الزامات

جگر گوشت رسول نور نظر بتول جنتی نو جوانوں کے سردار حضرت حسن المجتبیٰ نے جب ناناجی کے حکم کے مطابق حضرت امام امیر معاویہؓ سے صلہ دبیعت کر لی اور حسب وعدہ لاکھوں دراهم و دینار آپ کو مل جاتے تھے تو ان صلح و دشمن سبائیوں نے آپ پر قاتلانہ حملے، ران کاٹنے مال لوٹنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ کردار کشی کے لئے شہوت پرستی کی نفاذ پد کر دی کہ اس دولت کا مصرف۔ بیانی و مساکین کی خدمت بیواؤں کی امداد علم حدیث کے راویوں کی اعانت مساجد و مدارس کو بخشش نہ کی۔ بلکہ ہر ہفتہ شادی کرنا سے طلاق دینا کثیر مال سے رخصت کرنا بتایا ہے ان خالوں نے تو آپ پر متعہ کی تہمت بھی لگا دی ہے۔ الشہید المسموم فی تاریخ حسن المصنوع از مظہر حسن سہارنپوری سے چند حوالہ جات پڑھیں۔

1- منزل و بخشش اموال بہ ازواج حسن المجتبیٰ صلوات اللہ علیہ نے بعض اوقات گراں گراں رقوم مہر ازواج کی خرچ کی ہیں۔

روایت ہے کہ ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر اپنی سو کنیزیں اس کی پیشوائی کو بھیجیں اور ہر ایک کے ساتھ ایک تھیلی ہزار درہم کی تھی۔ دیگر حسن بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسن نے دو عورتوں سے متعہ کیا 20 ہزار درہم اور کچھ ٹھکیں پراز شہدان کے لئے مہر میں بھیجیں۔ (الشہید المسموم صفحہ 222)

2- امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ آپ نے چاس بیویوں کو طلاق دیدی مجلسی نے ڈھائی صد لکھی ہے۔ ابو الحسن مدائنی مورخ کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزوج تھے۔ ایک بیوی..... ام اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ تھی (مشہور از عشرہ مبشرہ بالنبیہ صحابی کم از کم ان کو خسر حسن جان کر تو شیعہ احترام کریں حضرت عثمانؓ کے بھی آپ داماد تھے) حضرت ابو بکرؓ کی بھانجی جعدہ بنت اشعث وہ

زوجہ تھی۔ جس نے زہرا علیہا السلام کو شہید کیا۔ (تھوٹا بہتان ہے طہی و فوات پائی منہ)

3- "ازواجِ پیماں جو (جس) کے عقد میں آئیں کثرت سے ہیں حتیٰ کہ بعض روایات میں تعداد ازواج جن سے یکے بعد دیگرے نکاح ہوا ستر تک بیان ہوئے کثیریں ان کے سوا تمہیں ظاہر از زیادہ تر باعث ان کا یہ ہے کہ جمال بے مثل آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ کا دیکھ کر غور تم فریفتہ ہو تم نیز فرزند رسول جان کر بقصد تحرک عورات آپ کی ہم بستری کی خواہش ہوتی تھی حضرت عائشہ نے ایک دفعہ منبر پر فرمایا اے اہل کوفہ حسن مطلق ہیں یعنی ازواج کو کثرت سے طلاق دیتے ہیں تم انہیں لڑکیاں ان سے باز رکھو تو قبیلہ ہمدان کے ایک بزرگ نے کھڑے ہو کر کہا۔

حسن یک رات کے لئے ہماری لڑکی لیں پھر طلاق دیدیں تو بھی ہمیں خیر ہوگا"

حضرت امام حسنؑ و اہل بیتؑ کی خدمات سنی نظریہ سے:

ہم نے بادلِ خواستہ سبائیِ فرقہ کی تاریخ ان کی کتاب سے نقل کی ہے ورنہ امام حسن کا امتِ محمدیہ متحدہ پر صلح و بیعت کا یہ اتنا بڑا احسان ہے کہ وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتی محسوس نہ فرمائیں تو عرض کروں حکومت کے بغیر اہل عراق کا حضرت امام حسنؑ سے یہ سلوک ہے اور اگر حکومت مل جاتی تو اہل عراق آپ سے کیا کام لیتے؟ یا جمل و صفین کی یادیں تازہ ہوتیں یا گھر گھر کہیں غیر مسلموں سے جہاد اسلام کا پھیلاؤ و ترقیات اسلام کی شوکت و سطوت بھی آسکتی تھی؟ یہاں حضرت امیر معاویہؓ اور امویوں کو ماننا پڑے گا۔ کہ بنو ہاشم سے بہت کم درجہ اور اسلام میں لیٹ ہونے کے باوجود اللہ نے ان کو اسلام کو بچانے، کافروں سے جہاد میں نکرانے، 64 لاکھ مربع میل تک دین محمدی کو پہنچانے کے لئے پیدا فرمادیا تھا۔ کہ انہوں نے 90 ہزار مسلمانوں کے نقل نام سے تباہ شدہ خلافت راشدہ کو بصورتِ ملوکیت ہی سہی۔ پھر سے زندہ کر دیا۔ دورِ فاروقی کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ شمالِ جنوب، مشرق و مغرب میں اسلام کا تاحوز نہ کرنے والا جھنڈا گاڑ دیا گیا۔ کسی ملک و حکومت کے یوں زندہ ہو جانے کی تاریخ میں کوئی مثال مل سکتی ہے؟ اِنَّ الْفَضْلَ بِنْدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يُّشَاءُ (پارہ 3 رکوع 16)

ذرا اس نقطہ نظر سے بھی دیکھئے کہ پہلی صدیِ علمِ حدیث نبوی کی اشاعت کا دور ہے حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت انسؓ 7 کثیر الروایہ صحابہ کے مدد سے اور دیگر سینکڑوں صحابہ کرامؓ سے بڑے بڑے تابعین حضرت سعید بن المسیبؓ، حضرت علقمہ بن قیسؓ، حضرت اسود بن یزیدؓ، حضرت مسروق بن الابدعؓ، حضرت سید بن غفلہؓ، حضرت عطاء بن ابی رباحؓ، حضرت سعید بن جبیرؓ، حضرت ابن سیرینؓ، حضرت حسن بصریؓ، حضرت کبکولؓ، حضرت عکرمہؓ، حضرت طاووسؓ، حضرت ابراہیم نخعیؓ، حضرت امام زہریؓ، حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمرانؓ کے مولیٰ حضرت ثانیؓ، حضرت اعشؓ و غیر ہم۔ رحمہم (اللہم صعب)

ممالک اسلامیہ کے کوئے کوئے میں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں پہنچا رہے ہیں۔

کیا آج کے مجتہدین سے میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے لڑکچڑ میں حسینؑ نے اپنے نانا جی اور ابا جان سے کتنا علم حدیث و تفسیر نقل کیا ہے پھر ان کے شاگردوں کی، سرور کی نہیں۔ کیا کیا تعداد ہے؟ ہم اہلسنت تو اپنی کتب سانیہ سے ایک مقبول تعداد دکھادیں گے۔ فن اصول حدیث سے شیعہ کا یہ کہنا کافی نہیں کہ امام جعفر صادقؑ کی روایات اپنے آباؤ اجداد سے ہیں۔ کیونکہ وہ خود عالم لدنی تھے وہ کسی روایت میں اپنے آباء کی سند ذکر کر کے قال قال رسول اللہ ﷺ سے 5% بھی روایات ذکر نہیں کرتے۔ تو پہلی صدی۔ صفار صحابہؓ اور کبار تابعینؓ سے خدمات والی۔۔ کا خلا موجود رہا۔ شیعہ ان میں اپنے ائمہ کو مکہ متوں سے لڑانا، سیاسیات میں گمن رہنا یا ہر کسی سے روٹھ کر تفرقہ کے نہاں خانہ میں چھپا رہنا تو بتاتے ہیں۔ مگر علوم اسلامی کی نشر و اشاعت کے اس آزاد دور میں پہلے 4 ائمہ کی خدمات دین سے امت مسلمہ کو فیض یاب نہیں کراتے ہم تو پھر بھی مسند احمد، مسند ابویعلیٰ، مسند بزار، مسند اسحاق بن راہویہ، مسند یعقوب بن شبیب، مسند ابن ابی شیبہ، مسند ابن معین، جامع المسانید لابن کثیر، مسند طحاوی، مسند اہل بیت وغیرہ سے مسند متصل عن النبی ﷺ ان 4 پہلے ائمہ اہل بیت سے ہزاروں احادیث دکھادیں گے۔ آپ بھی مسند متصل احادیث دکھائیں؟ اور امت مسلمہ کو مسند متصل مرفوع احادیث پہنچائیں جن میں خدا کی توحید کا، ختم نبوت کا، نبوت کے ذر کا، سنت و شرع کے پابند مسلمانوں سے محبت کا، شیعہ انقلاب سے بڑھ کر محمدی انقلاب کا، تاثیرات قرآن کا، حضور ﷺ کے خلفاء اور جانشینوں کی فتوحات اور شان و شوکت کا، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کی صداقت کا اور صرف چند مسلمانوں کی مظلومیت و مظلومیت اور 99% کے ظلم و غیبت سے پاک ہونے کا ذکر خیر ہو۔ یہی ۱۴۰۰ سال سے شیعہ پر قرض چلا آ رہا ہے۔ آج بھی وہ اپنی علمی شیمیں ادھر متوجہ کر دیں۔ اور بالاتفاق، دلآزاری سے پاک دین محمدی کا نصاب بنا کر لکھ کر شائع کر دیں تو تمام مسلمان ایک ہو جائیں گے پہلی صدی کی طرح پھر سب دنیا پر چھا جائیں گے۔ آمین لھل من مبارز؟

آیت تطہیر کی تشریح:

29۔ حضرت عائشہ صدیقہ پر اور ازواج مطہرات پر طعن کیا ہے (از سیاست راشدہ علی اکبر صفحہ 62) وہ لکھتا ہے ”سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آیت ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے یا نہیں ازواج رسول کے لئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ معصوم تھیں۔ پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور ہر نجاست سے پاک تھیں“

ج: یہ شیعہ کی بددیانتی ہے کہ قرآن میں لفظ اور ہوتا ہے تو ایک اور دوسرا لفظ لے کر اس کا ترجمہ پہلے لفظ سے جوڑ دیتے ہیں۔ پھر اپنا باطل نظریہ بنا لیتے ہیں۔ یہاں معصوم اور نجاست کو متضاد استعمال کیا ہے جبکہ عصمت گناہوں سے بالکلیہ پاکی ایک بالطنی معنی ہے۔ اور نجاست ظاہری گندگی کا نام ہے یہ ظاہری نجاست انسانی فطرت سے، معصوم کو بھی لگتی رہتی ہے اور وہ غسل، وضو، تیمم کے ذریعے اور نجاست کو بدن سے دھو کر کے پاک ہوتا رہتا ہے۔ قرآن میں ازواج کے جمع مونث کے معنوں کے بعد لِيُظْهِرَ

غَنُفُكُمُ الرَّجْسُ آیا ہے النجس نہیں آیا۔ کیا یہ شیعہ کی بددیانتی نہیں کہ جس کا ترجمہ نجس، ظاہری پلیدی سے کر رہا ہے۔ کتاب لغت النجد صفحہ 996 میں نَجَسٌ نَجَسًا وَ نَجَسَ نَجَاسَةً گندا ہونا، ناپاک ہونا لکھا ہے۔ یہ ظاہری گندگی نجاست ہے۔ جب کہ جس سے مراد باطنی گندگی بھی کام مراد ہے۔ اسی لغت میں ہے وَجَسَ وَجَسًا رَجَاسَةً قبیح ہونا کرنا الرَّجْسُ وَالرَّجْسُ برے فعل پر عذاب شیطان کا دوسرا خفیف حرکت صفحہ 371 شیطان کا دوسرا برا فعل رَجَزَ کے ہم معنی ہے جیسے فرمایا وَیَذْهَبُ غَنُفُکُمْ رَجْزُ الشَّیْطَانِ (پارہ 9 رکوع 16) کہ تم سے شیطانِ خیال کی گندگی دور کر دے۔ ثواب ازواج مطہرات کے حق میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا "اے نبی کی بیویاں گھروں میں رہو، بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلو، نماز کی پابندی رکھو (بشرط انصاب) زکوٰۃ دو، خدا اور رسول کی تابعداری کر رہو، (ان پابندیوں کا مطلب) اس کے سوا کوئی نہیں کہ تم سے خدا شیطان کا دوسرا بری سوچ (کہ اچھے کپڑے اور کھانے چائیں) دور کر دے اور خوب پاک صاف کر دے۔"

اب خدا نے امہات المؤمنین کو ایسے شیطانی دوسے اور سوچ سے پاک کر دیا اور وہ ازواج مطہرات کہلائیں۔ تو قاتن گو یوں کو ان پاک گھرانہ نبوی کے باشندوں کو ناپاک کہنے کا یہ اہتانے کا کیا حق ہے؟ کیا یہ مسلمان ہیں۔ کہ ان اہل بیت پاک کو وہ ذات دن برا کہتے اور گالیوں، تہمدوں کی (بجائے درود کے) سوغات بھیجتے ہیں۔ رہے چار اہل بیت تو ان کو بلا کہ حضور کا دنا دینا اہل بیت میں شامل۔ حکم زیرادبوں سے قطع نظر۔ کرنا تو سمجھ آتا ہے مگر یہ سمجھ نہیں آتا کہ ان ماؤں کو کوئی بیٹی داماد گھر سے نکال دے کہ یہ بھی ہمارے گھر ہیں تمہارے نہیں میکے چلی جاؤ۔ غلی کا گھر بھی ہمارا ہے اور نبی کے ان کو دیئے ہوئے ۱۱ گھر بھی ہمارے ہیں تم کلیوں پارکوں میں اپنا بیراذ الو۔ اسے پنجابی کی ضرب المثل میں کہتے ہیں "جس کا کلیان تھا اس پر دوسروں نے قبضہ کر لیا مالک اپنے ٹے سر پر اٹھائے پھرتا تھا۔ کیا اس سے بھی بڑا ظلم اور گناہ دنیا کی کسی قوم نے کیا ہوگا۔ کہ اہل خانہ، اہل بیت، گھر والے، گھر والی کا معنی لغت، محاورہ، اسلامی قانون، شرعی استعمال سب کو مسخ کر کے ایک فرقہ نے اپنے چار محبوبوں پر لگا دیا پھر وہ معصوم بھی بنے رہے؟

کس قدر توجہ کی بات ہے کہ یہ سورت ازتاب کا رکوع 4 میں 7 آیتیں پوری ازواج النبی کی شان بتانے اور انصار کرنے کے لئے اتری ہیں۔ 20 مرتبہ جمع مونث کا میذا استعمال ہوا ہے۔ بلساء النبی 2 دفعہ آیا ہے۔ ایک کا ترجمہ ہی یہ ہے۔

"اے نبی کی بیویاں تم دنیا کی کسی عورت جیسی نہیں ہو (تم سب سے افضل ہو تمہاری جیسی کوئی نہیں) یہ بھی فرمایا دنیا جاتی ہو تو دنیا دے کر رخصت کر دیں گے اگر خدا و رسول اور آخرت کا جنتی گھر چاہتی ہو تو وہ بھی تم مومنات محسنات کے لئے تیار ہے (حضرت عائشہ سے سن کر سب ماؤں نے جنت کا گھر چاہا۔ دنیائے چاہی۔ خدا کا وعدہ سچا ہے وہ قطعی جنتی ہیں ان پر طعن کرنے والا دنیا دار گویا، مجوسی اور دوزخی ہے (دنیا میں قانون کے مطابق زندگی بسر کرنی ہوگی) کھلی بے حیائی (بے پردگی) ہوئی تو عذاب دوگنا ہوگا خدا و رسول کی تابعداری میں خوب نیکیاں کیں۔ تو ثواب بھی دوگنا ملے گا اور عذاب

خدا کی پسند کے بغیر کسی کی سفارش نہیں کرتے۔ خدا کی حبیب سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔ (پارہ 17 رکوع 2)

3- بیشک ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے پہلے دل کی ہدایت دے دی تھی ہم اس کو خوب جانتے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 5)

4- لوط، اسحاق، یعقوب کے ذکر خیر کے بعد فرمایا ”وَنُكَلِّا جَعَلْنَا ضَالِّیْنَ“ ہم نے سب کو نیک بنایا تھا۔ (پارہ 17 رکوع 5)

ہم نے ان کو انصاف بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے بھلائی کے کاموں کی، نماز کی پابندی زکوٰۃ کی ادائیگی کی ہم نے ان کو

وحی کی تھی وہ صرف ہماری عبادت کرتے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 5)

5- داؤد و سلیمان کے قصہ میں میں فرمایا ”ہم ان کے فیصلے پر گواہ تھے۔ ہم نے سلیمان کو سمجھایا تھا۔ اور ہر ایک کو ہم نے حکومت

اور علم سے نوازا تھا۔ (پارہ 17 رکوع 5)

6- اسماعیل، اور یس، زکریا، عیسیٰ علیہم السلام کے متعلق فرمایا۔ وہ سب صابر تھے اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ (پارہ 17 رکوع 6)

7- یونس، زکریا، یحییٰ علیہم السلام کے ذکر میں فرمایا ”وہ بھلائی کے کام دوڑ دوڑ کر کرتے تھے، شوق اور ڈر سے ہمیں ہی پکارتے

تھے ہمارے آگے ہی جھکنے والے تھے“ (پارہ 17 رکوع 6)

8- سب کے ذکر خیر میں فرمایا بے شک جو لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے حشری جنت دینے کی پہل ہو چکی ہے وہ دوزخ سے

دوری ہوں گے اس کی بیشک بھی نہ سنیں گے جنت میں جو چاہیں گے سدا پائیں گے۔ (پارہ 17 رکوع 7)

یہ سب آیات انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور گناہ صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہونا بتاتی ہیں

صحابہ و اہل بیت انبیاء سے کیوں کم ہیں:

بے شک صحابہ کرام کو خدا نے بار بار یہ تمنا دیا۔ (جو پارہ 1 رکوع 15، پارہ 2 رکوع 2، پارہ 4 رکوع 8، اور پارہ 28 سورۃ جمعہ

رکوع 2 میں مذکور ہیں)

1- ویز کیہم کہ اللہ کا پیغمبران کو عیوب سے پاک کرتا ہے۔ وہ تزکیہ شدہ ہیں۔

2- ان کے مالوں کا صدقہ لیجئے، اور ان کو اس کے ذریعے پاک اور صاف کر دیجئے، اور ان کے حق میں دعا کیجئے، بے شک آپ

کی دعا ان کے لئے تسلی ہے، اور اللہ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔ (پارہ 11 رکوع 2)

3- خلفاء راشدین کے متعلق فرمایا ”خدا ان کو اپنے دین پر خوب پختہ رکھے گا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا (پارہ 18 رکوع 13)

4- سب مہاجرین انصار، جنہوں نے دین میں پہل کی، اور تیسرے وہ لوگ جنہوں نے ان کی نیک کاموں میں مدد دی کی ہے۔

خدا ان سب سے راضی ہے وہ بھی راضی ہیں۔ خدا نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے (پارہ 11 رکوع 2)

5- بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے یہ خدا کی سب مخلوق سے بہتر ہیں ہمیشہ کی جنت ان کو ملے گی (سورۃ بینہ پارہ 30)

لنت میں طَهَّرَ طَهَّرَ طَهَّرَ طَهَّرَ پاک ہونا ہے طہر پاک کرتا ہے یعنی ظاہری میل سے پاک ہونا یا کرتا ہے (المجد صفحہ 454)

باب چہارم

گرمیاں آپ کی بیویوں اور اولاد کے لیے معنوی طہارت مراد ہے۔ ڈکسا بڑو کو کا معنی بڑھنا۔ نیک دماغ ہونا، عمدہ ہونا ہے اور تزکیہ سے ڈکسا اللہ۔ اللہ نے اسے بڑھایا، پاک کیا، اصلاح کی۔ (المنجد صفحہ 437)

پابندی پاکی تمام صحابہ دامل بیت کو حاصل ہے تو ان کی عیب جوئی حرام ہے۔ حضور ﷺ نے بھی فرمایا

”لوگو! میرے بعد اختلافات ہوں گے تو تم میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے پر ضرور چلنا اور ہدایت یافتہ ہوں گے اس کو داڑھوں سے (بھی) مضبوط تھامنا، بدعات سے بچنا“ (مشکوٰۃ صفحہ 30)

امہات المؤمنین کا اہل بیت اور پاک صاف ہونا آپ کو معلوم ہو چکا ہے آپ نے 14 اہلیت خاص کو باکر آیت تطہیر پڑھ کر ان کو بھی اس فضیلت میں شامل کر لیا۔ حکماً باقی بنات ان کی اولاد اور خاوند بھی ان میں آگئے۔ لیکن ان سب مناقب۔ تطہیر۔ تزکیہ اور مناقبوں رضوان اور جنت کی نعمتوں کے باوجود ان کو انبیاء کی طرح معصوم نہ کہا جائے گا۔

۔ فرق مراتب گر نہ کنی زندگی

جو لوگ پیغمبروں کی گاڑی میں سوار و شریک نہیں۔ ان کو عصمت کا ٹکٹ کیسے ملے۔ اتنی صراحت سے صحابہ دامل بیت کی عظمت بیان کرنے کے بعد شیعہ بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ خدارا اہلیت کو پیغمبروں کی طرح معصوم اور اغلاط و لغزشوں سے پاک ان کر شرک کا گناہ کبیرہ نہ کریں۔ اسی طرح ان 4 کے سوا باقی تمام صحابہ کرام امہات المؤمنین ان کے والدین بنات طاہرات اور ان کے خاوندوں، اولادوں کی ہر وقت غیبت، کردار کشی اور عیب جوئی میں نہ لگے رہیں۔ اس سے رہا سہا ایمان بھی ختم ہو جائے گا۔ کوئی ضروری نہیں کہ جسے ہم انبیاء کی طرح معصوم نہ مانیں تو ان پر ہر قسم کے گناہ اور جس دور جہ کے عیوب بھیجتے دیں۔ غیبت، تہمت، طعن، گالی، تمرا، بدظنی قرآن نے کبیرے گناہ فرمائے ہیں (پارہ 26 رکوع 14) پھر بالفرض آیت تطہیر آپ کے 4 محبوبوں کے حق میں ہو تو بھی وہ اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپ ان کو پیدا کنی گناہ و لغزش سے معصوم مانتے ہیں۔ اور آیت تطہیر میں تو پہلے جس کا آجانا پھر خدا کا اسے دور کر کے پاک کر دینا بتایا ہے۔ جیسے کپڑے بدن سے دھو کر نجاست دور کی جاتی ہے۔ فافہم

شیدہ حوالہ کہ ائمہ کے شاگرد و موئنین ان کو معصوم نہ جانتے تھے؟

شیدہ کے خاتم الحدیث ملا باقر علی مجلسی فرماتے ہیں

کہ کوفہ میں راویوں کی ایک جماعت تھی۔ جو امام باقر اور جعفر صادق کی خدمت میں انھیں بیٹھتی اور احادیث روایت کرتی تھی۔ مگر وہ ائمہ کو معصوم نہیں ٹیکو کار عالم دین جانتے تھے۔ مع ہذا ائمہ ان کو موئنین کہتے تھے۔

(حیات القلوب جلد 3)

علامہ ابن تیمیہ اس مسئلہ کی وضاحت یوں کرتے ہیں۔

”اس میں قاعدہ یہ ہے کہ ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور ﷺ کے بعد ہر کوئی ”مردم“ و خلفاء اور غیر خلفاء سے بھی ملاطفت و غیرہ ہو سکتی ہے، جو توبہ، نیک اعمال اور دنیوی مصیبت سے محاف ہو جاتے ہیں پھر دشمنان سے دفاع کے بعد کہتے ہیں..... کہ حضرت علیؑ پر بھی جو خوارق اعتراض کرتے ہیں وہ اگر گناہ و خطا بھی ہوں تو آپ بھی کئی وجوہ سے بخشے ہوئے ہیں۔ ایمان، جہاد، تابعداری، جنت کی بشارت، امور کثیرہ سے توبہ اور ندامت، مظلومانہ شہادت سے مغفور ہیں یہ قاعدہ ہر ایک کو فائدہ دیتا ہے (مضامین جلد 3 صفحہ 278)

30۔ یہ شہائے پشاور کتاب جلد 2 صفحہ 140 کا صفحہ حضرت عائشہؓ کی بدگوئی میں بھرا ہوا ہے یہ ظالم حضرت عائشہؓ کو حضور ﷺ سے تاراض بتاتا ہے۔ ابو بکر منوانے آ جاتے ہیں۔ تو وہ حضور ﷺ سے کہتی ہیں حضرت آپؐ ہجی بات خود کہہ دیں کیونکہ آپؐ خود کو اللہ کا نبی یقین کرتے ہیں (بس اس بات پر اس نے 17 لائیں یادہ کوئی میں لکھ ماریں کہ شاید وہ آپؐ کو برحق پیغمبر نہیں سمجھتی تھیں) اس قسم کی اہانتیں آپؐ کی کتابوں میں کثرت سے منقول ہیں۔ جو سب کی سب آنحضرتؐ کے آزار و اذیت اور دلی رنجش کا باعث تھیں

الجواب:- حضرت عائشہؓ کی محبوبیت رسول ﷺ

حضرت عائشہؓ تو آپؐ کی محبوب بیوی دل میں ہستی تھیں دل میں نفرت و محبت اکٹھی نہیں رہ سکتی۔ مگر سوچئے ان لاکھوں شیعوں کا کیا بنے گا جو زبان و تحریر سے ہر وقت ان ماؤں کو برا کہہ کر آپؐ کو آزار و اذیت پہنچاتے ہیں؟

اس صفحہ سے معاذم نہیں ہوتا کہ یہ گفتگو کس واقعہ سے متعلق ہے کس کتاب سے ہے وہ معتبر بھی ہے یا نہیں۔ احیاء علوم الدین صفحہ 40 ٹکسی صفحہ پر تحقیقی دستاویز صفحہ 583 پر ہے یہ حدیث طبرانی نے اوسط میں خطیب نے تاریخ میں عائشہؓ سے بعد ضعیف نقل کی ہے۔ بصورت تسلیم آپؐ یہ سب کچھ کہ میاں بیوی میں کبھی شکر رنجی و بھی جاتی ہے۔ ان دونوں کے والدین باہمی فحاشی دور کرنے کے لئے آ بھی جاتے ہیں۔ پھر خدا کا فرمان وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً (پارہ 21 رکوع 6) کہ خدا نے تم میاں بیوی میں پیار و محبت بھر دیا ہے۔ سچا ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں بڑے بڑے کھروں اور بزرگوں تک میں ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم شیعوں کی طرح بے حیابین کر اس مقدس جزا کے ناگہی مامات کتب شیعہ سے جمع کرنے بیٹھیں۔ جیسے قصہ فدک میں حضرت علیؑ کو حضرت فاطمہؓ کی سخت گوئی گزر چکی ہے تو ایک بڑی کتاب بن جائے مگر ہم تو محبت علیؑ و فاطمہؓ ہیں۔ ایسا نہیں کرتے بلکہ نکاح پڑھاتے وقت دعا میں یہ تاملہ کہتے ہیں۔

”اللهم الف بينهما كما الف بين محمد و عائشة و كما الف بين علي و فاطمة رضي الله عنهم“

اے اللہ میاں بیوی میں ایسی محبت ڈال جیسے حضرت محمدؐ اور حضرت عائشہؓ (سلام اللہ علیہما) میں ڈالی اور جیسے حضرت علیؑ و فاطمہؓ (سلام اللہ علیہما و علیہما) میں ڈالی۔ حضرت نبی و عائشہؓ میں بے مثال محبت سیرت تاریخ و سوانح ہر کتاب میں ہے مثلاً ترمذی جلد 2 صفحہ 707 فضل عائشہؓ میں 12 احادیث میں سے دو یہ ہیں۔

27 "حضرت عائشہ کے گھر میں جب حضور ﷺ آتے تو سب لوگ زیادہ حدایا بیٹھتے۔ ہماری تمام ماؤں نے میٹلک کی اور حضرت ام سلمہؓ کو نمائندہ بنا کر بھیجا کہ آپ مسلمانوں سے کہیں کہ ہماری باری کے دوران بھی حدایا بھیجا کریں تو آپ نے فرمایا۔ "لا تو ذین فی عائشہ فانہ ما انزل علی الوحی والافی لحاف امرۃ منکن غیہا"۔

کہ عائشہ کے متعلق تکلیف مت دو کیونکہ تم میں سے اس کے سوا کسی کے ساتھ بستر میں بیٹھے ہوئے مجھے وحی نہیں آئی۔
2. ایک (مناقی) آدمی نے (شیعوں کی طرح) حضرت عائشہؓ کی بدگوئی حضرت عمار بن یاسرؓ کے پاس کی (شاید جل کے موقع پر) تو حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا: بد شکل دھتکارے ہوئے دفع ہو جا کیا تو رسول اللہ کی جیب کو دکھ پہنچاتا ہے (ترمذی جلد 2 صفحہ 708)

اسی موقع پر حضرت عمار نے کوفہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا

لوگو! تمہاری آزمائش کا وقت آگیا ایک طرف آپ کے چچا زاد بھائی و داماد حضرت علیؓ ہیں۔ دوسری طرف تمہارے نبیؐ کی بیوی حضرت عائشہؓ ہیں جو جنت میں بھی آپ کی بیوی ہیں۔ الخ

(تاریخ اسلام للذہبی جلد 2 صفحہ 484 قصہ جل)

شیعہ عائشہ دشمنی کی وجہ سے حضرت عمارؓ کے اس فرمان کے بھی دشمن اور منکر ہیں۔ ہمارا مقصد یہاں یہ ہے کہ حضرت عمارؓ کی نسبت اپنی طرف نہیں کرتے (میرے نبی، ہمارے نبی) بلکہ تمہارے نبی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ تو کوئی نہیں لیتا کہ حضرت عمارؓ کی نبوت کے منکر یا شکی ہیں تو اسی طرح آپ اپنے کو نبی اللہ مانتے ہیں کہہ کہ حضرت عائشہؓ بھی منکر نہیں ہیں۔

پاکستان میں قانون اسلام کیسے آئے گا:

شیعہ لوگوں کے ذاکر مجتہد اور بڑے علماء توجہ فرمائیں کہ کیا آپ کے گھروں میں بھی ایسی باتیں ہو جاتی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتی ہیں تو آپ اپنے کسی جبار کو کیا یہ حق دیتے ہیں۔ کہ وہ گلی بازار میں تقریر و تحریر میں آپ کی بیویوں پر بھرہ اور ان کی بدگوئی اور آپ کی طرفداری میں رطب اللسان بنا پھر تار ہے۔ اپنے کسی افسر کی بیوی پر یوں بھرہ کریں تو وہ آپ کی زبان گدی سے نہ نکٹے گا؟ اگر نہیں دیتے کہ اس میں آپ کے گھرانہ کی بلکہ پورے خاندان کی ناک کٹ جاتی ہے تو آپ کو "دخل در معقولات" کا حق کس نے دیا کہ آپ جبار پیغمبر کہلا کر رات دن اس پاک گھرانہ کی بدگوئی میں ہر دور میں لگے رہیں ذرا بھی مقام نبوت کی توہین میں نہ شرمائیں۔ جیسے اس باب میں تیس حوالہ جات سے ہم مسلمانوں کا گھرانہ نبوی کا ہائے محبوب رب العالمین کا ان کی نیکیات بیویوں کا آپ دل دکھا چکے دکھا رہے ہیں اور جب تک شیعہ علی کہلائیں گے دلازی کرتے رہیں گے کیونکہ آپ کے مجلس اور امامؓ (انقلاب ایران اور اس کے تحفظ کے لئے تقریباً 25 لاکھ افراد کی جان لینے والے 1979ء سے 1988ء تک 10 سال کے روزمرہ اخبارات دیکھ لیجئے) نے شیعہ علی کی پہچان ہی یہ بتائی ہے "کہ وہ اٹھتے بیٹھتے رات دن آپ کی کچھ بیویوں

پران کے باپوں پر آپ کے دامادوں سالوں سالوں خوشدامنوں پر تیر اور بیٹیوں کوئی نسب از پیغمبر کی گالی کا درد کرتا پھرے۔

(حق القیمن صفحہ 519 وغیرہ)

کیا یہ آیات اب بھی آپ جیسے موزیان رسول پر صادق نہیں آئیں گی ”بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا دل دکھاتے ہیں۔ اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں پھنکار کی ہے۔ اور ان کے لئے ذلیل کن عذاب تیار کر رکھا ہے (اور ان پر بھی) جو مومنین اور مومنات کا بغیر جرم کئے دل دکھاتے ہیں تو انہوں نے کھلم کھلا بہتان (کا عذاب) اٹھالیا ہے۔ اے نبی اپنی بیٹیوں بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں کو یہ مسئلہ بتادیں کہ وہ (باہر نکلتے وقت) بڑی چادر اوڑھ لیا کریں تو وہ شریف بیچانی جائیں اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں (ازواج بنات) حمایہ و حمایت (کے بغض کی) بیماری ہے اور جو شہر مدینہ میں (یہودیوں کے کہنے پر پاک گھرانہ نبوی اور جماعت رسول کے خلاف) افواہیں اڑاتے رہتے ہیں (ان کے ہزار ہزار مطاعن بنا کر چھپاتے ہیں) ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ آپ کے قریب بہت تھوڑے دن رہیں گے۔ ان پر لعنتیں برسیں گی۔ جہاں نہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور بری طرح قتل کئے جائیں گے۔ یہی اللہ کا طریقہ پہلوں میں گزرا۔ اور آپ اللہ کے دستور و قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

(سورۃ احزاب، پارہ 22 رکوع 5 آیت 62 تا 57)

تاریخ کا ذرہ ذرہ شاید ہے کہ خدا کا یہ وعدہ عذاب پورا ہوا۔ حضور ﷺ کے بعد خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی ان منافقوں یہودی ایجنٹوں، زکوٰۃ کے منکروں، مرتدوں اور جھوٹی نبوت کے دعویداروں کا صفایا کیا۔ اور دستور خداج کر دیکھایا۔

کاش کہ صرف نفاذ اسلام کے لئے کروڑ بھر مسلمانوں کی قربانی و جلا وطنی کے بعد اور اپنے پورے برصغیر پر 1000 سالہ حکومت اسلامیہ چھن جانے کے بعد صرف پانچویں حصے پر جو جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کی دولت حاصل ہوئی اس کا حکمران حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھی ماننے والا مسلمان ہوتا تو وہ خدا کا یہ دستور نافذ کرتا، منافقوں، مرتدوں اور ازواج و بنات کے، دشمنوں کو ٹھکانے لگا تا کہ ہم سب مسلمان امن و امان سے خدا کے قانون پر عمل کرتے رہتے۔ کوئی فرقہ کسی کے امام پیشوا از صحابہ اہل بیتؑ کے ایمان کو دارنہب اور ان کے اعمال صالحہ پر طعنہ زنی نہ کرتا۔ اور 65 سال تاریخ پاکستان میں یہ روز ہائے بد ہمیں نہ دیکھنے پڑتے کہ پشاور، راولپنڈی، لاہور، ملتان، سکھر، کراچی سے بیسیوں شریاتی ادارے، سینکڑوں ذاکرین و مجتہدین 4+4 کے بوا دینا بھر کے تمام مسلمانوں کو از صحابہ تا حضورؐ برا اور بے ایمان بتانے اور جاننے والے ہزاروں صفحات کا موذی رسول لٹریچر چھاپیں دو تو قاتلان عثمان کی طرح آزاد دے دیتے پھریں۔ اور مقدمے، جیلیں، شہادتیں ہم اہلسنت پائیں؟

ناد علیا مشرکا نہ فعل ہے:

31- تاریخی دستاویز کے صفحہ 399 پر ایک کتاب داخل صفحہ 96-97 کا عکس ہے۔ جس میں اسرائیلی کتب سے پیغمبروں نے جو

ان کے بعد آنے والے غلیوں کی پیشگوئیاں کی ہیں شیعہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق علی ہیں۔ تو وہی غلیفہ با اہل اورے (نہم) ج: اسے کہتے ہیں "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ" بھائی حضور ﷺ کے بعد والے غلیفہ کا ان سابق پیغمبروں سے کیا تعلق۔ کہ اہل کو بڑی دور کی سوچھی۔ جب زمانہ پیغمبر کے بعد خلافت علی ثابت نہ کر سکے کیونکہ 715 مسلمان بھی حضرت علی کو ان کے بقول غلیفہ بلا فصل ماننے والے جنتی مومن نہ تھے۔ پھر سب نے (حضرت علی اور ان کے خاص ساتھیوں سمیت) حضرت ابوبکرؓ کی پھر حضرت عمرؓ کی پھر حضرت عثمانؓ کی بالاتفاق بلا اختلاف بیعت کر لی اور شیعہ جل کر اسے سامری کے پھڑے سے تعبیر کرتے ہیں کہ سب صحابہ ان کے عاشق تھے۔ حضرت علی کو تو کوئی پوچھنے والا نہ تھا یا حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو جو تمام صحابہ کرام کے مختلف شیخین کہلاتے تھے۔ کہوتوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور ایک دعا بھی قریش۔ قریش کے دو بتوں پر بدو عامہ اذ اللہ حضرت علی کی طرف منسوب کر رکھی ہے (اورادو وظائف از مولوی فرمان علی مترجم)

یہ چالیس تہوں پر مشتمل کتاب ہم نے ایک جیل میں قرآنوں میں پڑھی دیکھی تو حیران ہوئے کہ وہ اپنی کفریہ کتابیں کہاں تک پہنچاتے ہیں۔ تو اب پہلی کتابوں سے فرضی تصور کے ساتھ خلافت و امامت ثابت کی جا رہی ہے۔ پھر ایسی خبر اور پیشگوئی بھی پورے خلفاء راشدین ان کی فتوحات اور اسلام کی دنیا بھر پر شان و شوکت بتاتی ہے۔ مذہب شیعہ تو حضرت علی کی مقبوری منلویت اور سیاست و سلطنت میں ناکامی پر اپنا پورا تاریخی لٹریچر بھردیتا ہے۔ ایسی کسی خبر کو سچا نہیں ہونے دیتا۔ مثلاً حضرت یسعیاہ پیغمبر فرماتے ہیں "کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا (ہوگا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائے گا) اور سلطنت اس کے کاغذ سے پر (ہوگی) اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے۔ عجیب، مشیر، خدائے قادر ہدایت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہوگا، اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ (یسعیاہ باب 9 آیت 7)

اب ان شیعوں کی خام خیالی اور بددیانتی دیکھئے کہ یسعیاہ پیغمبر اپنے زمانہ کی خبر بتا رہے ہیں کہ ہمارے بنی اسرائیل میں ایک لڑکا ہوا۔ بخشا گیا۔ ماضی کا صیغہ ہے اس کا ترجمہ ہوگا۔ جائے گا شیعہ نے مستقبل کے ردیا تو پیغمبر کی یہ عجیب خیر اپنے دور میں پوری ہوئی۔ کہ حضرت داؤد و سلیمان اور صدیوں تک جو بنی اسرائیلی انبیاء اور ائمہ دین ہوئے وَجَعَلْنٰکُمْ مُلُوکًا حَاجًّا ہوا۔ اور ان پیغمبروں کو خدا نے بادشاہ بنایا ان کی خبر تھی۔ یہ کھینچ جان کر حضرت علیؓ پر فرت کرتے ہیں پھر خود ہی حضرت علیؓ کو سلطنت نہ ملنے غصب ہو جانے۔ طاقتور خدا (مالک) نہ ہونے ہدایت کا باپ نہ ہونے کہ حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بھی اسلام لانے والے افراد شیعہ کہہ مانتے ہیں کی شکایت ہر وقت کرتے رہتے ہیں سلامتی کا شہزادہ بھی نہیں مانتے کہ باہی خانہ جنگی 90 ہزار مسلمانوں کا قتل عام فر سے بتاتے ہیں کہ "ذوالفقار حیدری بے نیام ہوگئی"۔ پھر اس پہلی امامی سلطنت کو کیا اقبال و سلامتی ملی کہ شیعہ مذہب کی ایک بات بھی حضرت علیؓ نافذ نہ کر سکے بقول تاحی نور اللہ رحمہ حسین دھکو "آپ کی برائے نام حکومت" تھی۔ نہ پہلی حکومتوں کے خلاف شرع کام بند کئے نہ متعہ جاری کیا۔ نہ کفار سے جہاد کیا پھر آپ کے بعد کسی امام کو سلطنت ملی نہ اقبال و سلامتی کی انتہا

ہوئی سارے ائمہ نے تقیہ کر کے زندگی گزاری اور 1200 سے مہدی العصر بھی روپوش ہیں۔

منظہر العجائب مشیر خدائے قادر اپنے فرضی لفظوں سے حضرت علیؑ کو خدا تک پہنچا دیتے ہیں (خدا کا مشیر تو کوئی نہیں ہوتا) پھر ناد علیا کے درد پڑھتے پڑھاتے ہیں کہ تمہاری سب مشکلیں آسان ہوں گی۔ حضرت علیؑ کو ہی پکار دو سب مصائب حل دیں گے۔ ہر حاجت وہ پوری کر دیں گے کہ آج آسمان کے بادشاہ وہی ہیں خدا نے سارے اختیارات ان کو تفویض (پرو) کر دیئے ہیں وغیرہ یہ قصہ اور عقیدہ ہم نے شیعہ کی اصول اور بعد اور کسی مستند کتاب عقائد شیعہ اثنا عشریہ میں نہیں پڑھا خود اصولی اور خالصی علماء امامیہ اسے شرک کہتے خوب تردید کرتے ہیں دیکھئے دھوکہ کی شرح اعتقاد یہ شیخ صدوق۔

پھر یہ عقیدہ قرآنی عقیدہ تو حید خدا پرستی کی ضد ہے ہر شیعہ نماز میں تو کہتا ہے۔ اِیْسَکَ لَعْنُتُکَ وَ اِیْنِکَ لَنْسَجِنُکَ۔ اے اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد مانگتے ہیں پھر وہ غیر اللہ سے مدد مانگ کر خدا کے سامنے جھوٹ کیوں دیتا ہے۔ یہ حضرت علیؑ کو رب، کار ساز، مشکل کشا، مظہر العجائب والغرائب ماننا خدائی صفات کا ان کو علیہ ملنا خود آپ کی ذات کی توہین ہے ادبی اور خائن کو جھٹلاتا ہے۔ سوچئے ایک شخص شیر خدا اور بڑا طاقتور ہو پھر اپنی بیوی کو باغ فدک نہ دلا سکے خلافت نبوی کو غصب سے نہ بچا سکے۔ خدا کا سچا دین نافذ نہ کر سکے، دشمنوں کے سامنے مغلوب مقہور اور قیدی سا بننا ہے کیا اس سے بڑی مکی شیر خدا کی توہین ہو سکتی ہے؟ دراصل بظاہر محبت اندر سے عداوت یہودی فرقہ کی ایجاد ہے۔ جن کے بڑے مکار عبد اللہ بن سبا یہودی یحییٰ نے بظاہر کلمہ پڑھ کر جبار علی بن کر حضرت عثمانؓ کو شہید کرا چکنے کے بعد دور مرتضوی میں آپ کی فوج میں یہ نیا مذہب اور عقیدہ ناد علیا چلایا حضرت علیؑ نے سنا تو غیرت سے پھرک اٹھے اسے اور اس کے پیروکار سبائیوں کو زندہ آگ میں جلا ڈالا۔ آپ کا یہ تو حیدی کارنامہ مذہب شیعہ کی ہر معتبر کتاب میں موجود ہے۔

علامہ محمد حسین دھوکہ لکھتے ہیں

”متعدد اخبار و آثار میں مذکور ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ظاہری دور خلافت میں اپنے متعلق غلو

کرنے والوں کو زندہ و زندہ آتش کر دیا تھا“۔ (مفہم بحار الانوار صفحہ 349 منہاج البراء جلد 4 صفحہ 357)

ان کی اخبار معصومین میں ان کو یہودیوں اور مجوسیوں سے بدتر کافر قرار دیا گیا ہے اور شد و مد سے غالیوں کی

نہ مت کی گئی ہے۔ (اصول الشریعہ صفحہ 27)

مثل مشہور ہے کہ رسی چل گئی اور بل نہ گیا۔ ان کا عقیدہ رکھ کر آج یہ خائن ذاکر ”حضرت علیؑ کا اپنا ایمانی عقیدہ“ مجالس میں ہرگز بیان نہیں کرتا ورنہ روزی بند، زندگی ختم ہو جائے گی۔

قلہ محمد حسین نجفی دھوکہ فرماتے ہیں ”ارشادات معصومین سے ثابت ہوتا ہے کہ شرعی نظر سے رب اس ذات کو کہا جاتا ہے جو خالق و رازق، مالک دو جہان اور ساری کائنات کا ناظم و مدبر الامر ہے“

چنانچہ تفسیر مانی صفحہ 20 پر حضرت امیر المومنین سے اس کے یہ معنی مذکور ہیں۔

”اللہ کے سوا کوئی خالق رازق معبود نفع و نقصان دینے والا کم و بیش کرنے والا دینے اور رد کرنے والا معاصی کرنے والا بھلا پہنچانے والا کام آنے والا، شفا دینے والا آگے اور پیچھے کرنے والا کوئی نہیں مخلوق کا پیدا کرنا، اسے سنبھالنا اسی کا خاصہ ہے اسی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں وہ رب بہت بابرکت ہے۔“

(عماد الاسلام جلد 1 صفحہ 181)

32۔ شیعہ کتاب عمدة الطالب ترجمہ مناقب آل ابی طالب جلد 1 کے صفحہ 356-434 کا عکس ہے۔ مگر خاص قابل جواب بات نہیں ہے اس میں کئی اونٹ چانگ باتیں تو ہیں۔ مثلاً:

1۔ ”إِنَّمَا أَبْعَثَكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُولُوا لِلَّهِ مَشْنَى وَلَقَدْ آدَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُونَ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ“

(زجر) میں تم کو ایک بات کا وعظ کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور ایک ایک کھڑے ہو کر خوب سوچو (تو یہ نتیجہ نکالو گے) کہ تمہارے ساتھی (محمد) کو دیوانہ پن نہیں ہے۔ (سورۃ سبا، پارہ 22 رکوع 12)

اب اس سے مراد شیعہ امامت علی لیتے ہیں۔ مگر ان دیوانوں کو اتنی سمجھ نہیں یہ ابتدائی ہی سورت و آیت ہے۔ اس وقت خدا کی توحید اور آپ کی نبوت کو بھی لوگ نہیں مان رہے تھے تب ایسا انداز اختیار فرمایا۔ ورنہ ”آب ندین موزہ کشیدن“ والا معاملہ ہے۔ کہ پانی تو دیکھا نہیں موزے پہلے اتار دیئے۔ نبوت ابھی پھیلی چکی نہیں ہے مگر بعد نبوت حضرت علیؑ کی امامت اور باطنی کا اعلان پہلے ہو رہا ہے۔

2۔ اسی طرح لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے سب اعمال برباد ہو گئے۔ شرک سے مراد تو خدا کی ذات و صفات اور حقوق و عبادات میں غیر خدا کو شریک کرنا ہے یہ مسئلہ اتنا سخت اور نازک ہے کہ خدا نون تاکید کے ساتھ آپ کو سمجھا رہے ہیں۔ آیت کی ہے۔ اس کا اس مسئلہ سے کیا تعلق ہے کہ آپ صرف علیؑ کو ہی اپنے بعد وعدہ لا شریک انہیں کسی اور کی امامت کا اعلان نہ کریں ورنہ اپنے سب اعمال برباد کر دو گے۔ اسے کہتے ہیں ”اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں اپنوں کو دے“ بھائی ابھی تک خدا کی توحید ہی کسی کو سمجھ نہیں آ رہی وہ اپنے نیک بزرگوں کے مجسمے بت بنا کر ان کو چوتے چائے، ذور نیاز دیتے مددیں مانگتے ہیں۔ غائبانہ اعلان یا حبل، یا لات و منات المدد کے نعرے لگاتے ہیں جیسے آج 100% تقویٰ یعنی شیعہ، لات، منات، حبل کی جگہ حضرت علیؑ و حسینؑ کو کہہ کر ان کے نام اور یادگاروں سے (بمشکل مجسمے تو بنا نہیں سکتے ڈرتے بنا البتہ اب تصویریں شیر کی ذوالبہاج کی وغیرہ انسانی چہرے سے بنا کر ان کے اشتہارات چھاپتے چوتے ہیں) تزیئے قبر، مزار، سجاد، تابوت، علم پاکی اونچے بانس کھجے وغیرہ بناتے ہیں یا اصل قبروں مزاروں پر چاکر سب بت پرستوں والے شرکانہ اعمال بجالاتے ہیں۔ پیشانی ان پر میکتے مددیں مانگتے اور چڑھا دے چڑھاتے ہیں۔ یا علیؑ مدد سب کا نعرہ اور شعار ہے۔

عقیدہ توحید از حضرت علیؑ

دوستو! قرآن کے غلام معالیٰ بیان نہ کرو علیؑ کی توحید اپناؤ۔ قرآن سے بھی آپ کے ہاں معتبر کتاب نفع البلاغہ میں علیؑ کی توحید یہ ہے (۱) "میں اس کا بے اختیار بندہ اور اپنے نفس پر ظلم و جور کا خوگر ہوں۔ تیری حجت مجھ پر تمام ہو چکی میرے لئے اب غدر کی گنجائش نہیں۔ خداوند مجھے کوئی طاقت نہیں کہ کوئی شے حاصل کروں ہاں جو تو عطا کرے کسی چیز سے بچنے کی طاقت نہیں ہاں جس سے تو بچا دے خداوند اچھے سے پناہ چاہتا ہوں (نفع البلاغہ)

(۲) خدا نعمتوں، بخششوں اور روزیوں کو تقسیم کرنے احسان کرنے والا ہے۔ مخلوق اس کی عیال ہے اس نے سب کے رزق کی ذمہ داری لی ہے..... نہ اس کا بے پناہ ذخیرہ ختم ہوتا ہے نہ اس کے اکرام و انعام کے خزانوں کو دنیا کی مانگیں ختم کر سکتی ہیں۔ (نفع البلاغہ صفحہ 268)

(۳) اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو کہا "یقین رکھو کہ مددِ روح خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ (نفع البلاغہ صفحہ 210)

(۴) میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو کل کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور مددگار ہے وہی قادر و توانا ہے (نفع البلاغہ صفحہ 241)

مگر آج عام شیعہ کا عقیدہ ہے کہ اب حضرت علیؑ کی امامت زمین پر تو نہیں ہاں خدائی آسمان تک پہنچ گئی ہے۔ زمین سے تو بقول شیعہ خلفاء ثلاثین نے پھر معاویہؓ نے زبردستی چھین لی۔ مشکل کشا اپنا حق، مکان، جائیداد وراثت پیغمبری کچھ بھی نہ بچا سکے نصہ میں وہ آسمان پر چڑھ گئے۔ اور شیعہ عقیدہ کے مطابق خدا کا کچھ نہ چھوڑا سب کچھ لے کر خود خدا بن گئے تا قیامت پوری خدائی کریں گے۔ وہی آج شیعوں کو جو رزق، عزت، اولاد اور زندگی بخشے ہیں۔ مصائب ان کے ٹالتے ہیں۔ خدا سے ان کا تعلق نہیں ہے (معاذ اللہ) یہ کتاب کا حوالہ نہیں ہوتا ہر غالی شیعہ سے 12 اماموں کی (غلط) قسم اشوا کر پوچھا جاسکتا ہے۔

ان شیعہ غالی ذاکری عقائد کو تفویضی۔ خدا کے سارے اختیارات 14 معصومین کے سپرد کرنے والے۔ غالی۔ حد سے بڑھنے والے۔ شنی احسانی۔ ایران میں تیرہویں صدی کا خوش آواز مجلس خواں جس نے یہ شرکیہ عقائد پھیلائے۔ شنی مذہب کہتے ہیں۔ اس کے مخالف چند حق گو توحیدی علماء شیعہ کو اصولی خالصی اور وہابی کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں ان کے بڑے بھٹہ محمد حسین ذہکونے ان کے خلاف بڑی علمی کتابیں لکھی ہیں وہ پڑھ کر جاہلوں غالیوں کی تردید کرنی چاہیے۔ اس نے درج ذیل 99% غالی شیعہ عقائد کی خوب تردید کی ہے۔

1- خدا کی صفات و افعال میں ائمہ بھی شریک ہیں کہ وہ غیب دان کار ساز موت و حیات پر قادر ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔

2- بارہ امام اجزاء خداوندی خود من نور اللہ صاحبان وحی و کتاب دولت بشری روپ میں آئے ہیں۔

3- ان کے نام کی نذر و نیاز تعزید وغیرہ یادگاریں بنا کر ان کے آگے جھکنا اولاد و حاجات مانگنا وغیرہ عین ایمان ہے

4- مسئلہ طہیت کے مطابق سینوں کی سب نیکیاں شیعوں کو اور شیعوں کے تمام گناہ اہل سنت پر ڈال کر ان کو جہنم میں پھینکا جائے گا

5- اٹھتے بیٹھے علیؑ کا ذکر کرو۔ مصائب میں ان کو پکارو، اماموں کو پیغمبروں سے بھی افضل مانو۔ وغیرہ

تحقیق و تہذیب

چوتھا باب

اہلبیت رسول کی توہین (مذہبات)

اعتراض 1:- حضرت عمرؓ دروازہ ڈاکٹر زہراؓ پر آگ لگانے کے لئے آئے۔ (قرۃ العین)

الجواب :- یہ نیت اور نقش میں خیانت ہے جو شیعہ ہونے کی علامت ہے۔ اس کی نیت تو یہ ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت زہراؓ کے لئے آگ لگانے کے لئے کنڑیاں لے آئے۔ حالانکہ وہ حضرت طاہرؓ کے دشمن نہ تھے بلکہ آپ بیت و طہر میں حضرت خنیفہؓ و حضرت زہیرؓ کو ڈرانے آئے تھے۔ تو حضرت طاہرؓ و زہیرؓ کا ذکر نہ کر کے اس نے نقش میں خیانت کی۔ کسی بڑے اہم کام کے لئے ہوں ڈرانے کی دھمکی دینا سنت نبویؐ ہے۔ آپ نے من فوق پر نمازیوں کے متعلق فرمایا:

"اگر گھر میں عورتوں اور بچوں کا ذرہ نہ ہو تو میں مسجد میں آ کر نماز نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو جلا دوں۔" (صحیحین)

پھر اہل میں یہ واقعہ حضرت ابو بکرؓ کی مشق بیعت ہو چکنے کے بعد کا ہے۔ کہ ایک دو دن ان 3 گھبرئی دوستوں کو بیعت نہ کرنے کا نذر ہا کہ ہم سے مشورہ کیوں نہ لیا گیا۔ اس مقصد کے لئے میٹنگ کرتے تو حضرت عمرؓ نے دھمکی دے دی جب کہ اسلام کا قانون ہے کہ ایک کی بیعت پر جب سب یا اکثر مشتق ہو جائیں۔ تو اختلاف درست نہیں اس کو تقویٰ نہ کر دینا جائز ہے۔ (مسلم وغیرہ) اسی صفحہ پر حضرت عمرؓ سے ابن ابی شیبہؒ نے لکھا ہے کہ (میرے بعد) ان چھ میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنالیں پھر پانچ کو باروں) کسی صفحہ کی پوری حدیث سن لیں۔ جسے یہ خائف اور خدا رائل بیت کبھی پوری نقش نہیں کرتے۔

"اسلم کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی بیعت ہو گئی تو حضرت علیؓ و زہیرؓ حضرت طاہرؓ کے گھر آئے اور مشورے کرتے اور اپنی بات پھیلاتے جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ حضرت طاہرؓ کے پاس آئے تو فرمایا: اے حضور ﷺ کی صاحبزادی! خدا کی قسم سب مخلوق میں سے مجھے آپ کے باپ اور آپ پر داری ہیں۔ خدا کی قسم مجھے یہ بات نہیں روکنی کہ اگر یہ لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں گھر جلانے کا حکم دے دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ جب عمرؓ چلے گئے اور حضرت طاہرؓ و زہیرؓ پھر آئے تو حضرت طاہرؓ نے ان سے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے ہیں اور یہ دھمکی دے گئے ہیں خدا کی قسم وہ اپنی قسم پوری کر دیں گے۔ تم صحیح سلامت واپس جاؤ اپنی سوچ چھوڑ دو پھر میرے پاس نہ آنا چنانچہ وہ چلے گئے پھر واپس نہ آئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔

یہ واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت عمرؓ کی شجاعت، رعب، عزم، معہم کے واقعات میں لکھا ہے کہ امت میں اختلاف نہ دینے دیا۔ شیعوں کو بھی ان حضرات کی پھر بیعت و اتفاق مان لینی چاہئے۔ کیونکہ اپنے امام کی بات نہ ماننا اور امت سے الگ چلنا جائز نہیں پھر تم کو اپنی حکومت میں اس داماد مدین اور پھوپھو بھی زاد بھائی حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ کے ساتھ سلوک بھی تو دیکھنا چاہئے کہ انہوں نے صرف حکومت سے قصاص چاہا جو خدا کا حکم تھا کہ مومنو! بدلہ لینا تم پر فرض ہو گیا۔ (پارہ 2 رکوع 6) حکومت نہ چاہی۔ کیونکہ آل دنیا کا قانون ہے۔ کہ حکمران کے قتل کی پھر وارث انتقام بعد کی حکومت ہی ہوتی ہے۔ اور رعایا بھی یہ مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ صرف خاندانی وارث طالب قصاص نہیں ہوتے مگر یہاں با اتفاق تاریخ قاتل عثمان گردہ نے صلح کے بعد حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کے لشکر پر غدر سے حملہ کر دیا اور 12 ہزار سوئے پڑے مسلمان شہید کر ڈالے۔ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کو تو خصوصیت کے ساتھ بعد جنگ نماز کی حالت میں شہید کیا گیا۔ حضرت زبیرؓ کے قاتل ابن جرموز کو حضرت علیؓ نے دوزخی ہونے کی حدیث سنائی اور حضرت طلحہؓ کے قاتل کو دھتکارا ملاقات نہ کرنے دی۔ (طبری، ابن خلدون وغیرہ)

غیر کی آنکھ میں بال تجھے نظر آتا ہے
اپنی آنکھ میں ذرا شبیر بھی دیکھ

اعتراض 2:- الامامہ و السیاسة لابن قتیبہ دینوری سے بھی یہی واقعہ نقل کیا ہے

اس کا جواب بھی وہی ہے جب کہ دینوری روایت کا نمائندہ ایسی اختلاف ختم کی ہوئی باتوں کو قتل کی طرح چاٹتا رہتا ہے۔ حضرت عمرؓ کی خدا خونی رعایا پر اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کرنا لا حکام السلطانیہ صفحہ 249 سے بروایت ابراہیم نخعی ملاحظہ فرمائیں "حضرت عمرؓ نے آرڈر جاری کیا کہ کوئی شخص غورتوں کے ساتھ طواف نہ کرے۔ ایک آدمی کو دیکھا تو اسے ذرہ مارا اس نے کہا مجھے پتہ نہ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے ذرہ اس کے آگے پھینک دیا۔ کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس نے کہا آج بدلہ نہیں لیتا۔ آپ نے فرمایا معاف کر دو۔ اس نے کہا معاف نہیں کرتا۔ حضرت پریشان رہے اگلے دن اس آدمی نے کہا آپ کو میری تکلیف محسوس ہوئی ہے فرمایا ہاں تو وہ یو لائیں اللہ کے لئے آپ کو معاف کرتا ہوں"

ایسے مہربان، نرم دل حضرت عمرؓ کو معاذ اللہ حضرت فاطمہؓ کا دشمن بنانا رائیسی کاغذ بہ ہے۔ ورنہ وحدت امت کے لئے صرف دھمکی جرم نہیں ہے۔

اعتراض 3:- تاریخ طبری کی روایت کا بھی یہی جواب ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت پر اتفاق وہ یوں نقل کرتا ہے۔

"لا قبل الناس من کل جانب یبایعون ابا بکر و کادوا یطنون سعد بن عبادہ"

(طبری جلد 2 صفحہ 210، 11ھ کے واقعات)

(ترجمہ) لوگ ہر طرف سے آگے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کو (رش کی وجہ سے) تار دیں۔

حضرت علیؓ کی بیعت ابی بکرؓ:

دارالافتاء کے مجدد و سندوں سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرتے ہوئے فرمایا: چونکہ ہم دورہ میں نہ ہائے گئے۔ اس حکایت سے یہ بیعت کر رہے ہیں اور نہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں۔ وہ آپؐ کے ہمارے ساتھی، مانی، دشمن ہیں۔ ہم اس کی شرافت و بزرگی جانتے ہیں۔ آخر روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے (ان کو اطلاع نہ دے سکے کی) مصلحت کی اور فرمایا اللہ کی قسم نہ تو میں نے کبھی کسی رات اور دن امامت کی اطلاع کی نہ دو قین رہا نہ میں نے تنہائی میں اور علانیہ خدا سے مانگی لیکن میں نیت سے ڈرا۔ ورنہ مجھے امامت میں آرام نہیں ہے ملک مجھ پر ہماری ذمہ داری (الی گئی ہے) تو انہوں نے یہ بات اور مصلحت قبول کر لی۔ (المواہن المکرّمہ ص 25 طبع بیروت)

اعتراض 4:- عقدا الفریدی کی روایت کا بھی یہی جواب ہے کیونکہ واقعہ تو ایک ہی ہے۔ بلکہ اس میں حضرت حذیفہؓ کی یہ رائے مدعیت بھی ہے۔

”کہ ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو آپؐ نے فرمایا میں نہیں جانتا تم میں کتنا عرصہ رہوں گا تو حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میرے بعد ان دونوں کی پیروی کرنا اور عمار کی چال چلنا اور جو تمہیں حضرت ابن مسعودؓ سے سنا میں تو اس کی تصدیق کرتا“

اب آگے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سے پہلے رہنے والے 4 شخصوں کا ذکر ہے کہ تین نے تو حضرت عمرؓ کے کہنے پر کر لی اور سعد بن عبادہ شام چلے گئے اور ایک تمام میں تیر لگنے سے شہید ہو گئے یہ جنوں کی شرارت تھی تو وہ روئے اور یہ شعر پڑھا

”ہم نے فزع کے سردار سعد بن عبادہ کو تیر مار کر شہید کر دیا۔ افسوس“ (ابن مایہ)

الجواب:- ہماری تحقیق یہ ہے کہ حضرت سعدؓ نے بھی کر لی تھی۔ کہ جب حضرت قیس بن سعد اور تمام مہاجرین نے کر لی تو سعدؓ نے بھی قوم کی مخالفت نہ کی (مبسوط سرخسی) پھر از خود شام چلے گئے۔ اور یہ جنی حادثہ پیش آگیا۔ بخیر لہ (اللہ و رضی اللہ عنہ جب حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے نام کی نص اور صراحت کر دی تھی تو پھر کوئی پہچنے نہیں رہ سکتا تھا حضرت عمارؓ کی ہال اور ابن مسعودؓ کی حدیث کی پیروی کا حکم نبوی تھا۔ تو ان حضرات کے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ سے مختلف رہنے کا تو کسی نے ذکر نہ کیا گویا عقدا الفریدی کی یہ روایت بیعت کے اتفاق کا حکم دے رہی ہے اور ہر دور میں دنیا کے کسی انتخاب کے موقع پر چند لوگوں کی ناحوشی اور اختلاف سامنے آ جاتا ہے۔ پھر وہ سب ایک ہو جاتے ہیں۔ کاش شیعہ اتفاق صحابہ کو نہیں مانتے تو دنیا کا اکثریتی جمہور اصول تو مان لیتے ایسی مردہ روایات دفن کر دیتے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نیک اعمال کرتے رہتے۔

حضرت ابو بکرؓ و حضرت فاطمہؓ کا معاملہ فدک:

اعتراض 6:- بخاری جلد 3 صفحہ 603،

اعتراض 5:- بخاری جلد 2 صفحہ 161،

اعتراض 7:- تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 448

یہ بڑا سرکھلا اور آسٹلہ ہے اس سے شیعہ لوگوں کو بھکاتے ہیں۔ ”کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابو بکرؓ سے ناراض ہو گئیں تو ہم ابو بکرؓ کو نہیں مانتے“ اس پر فریقین نے ایک دوسرے پر اعتراضات اور لمبی چوڑی بحثیں کی ہیں۔ ہم مختصراً یہاں پر عرض کرتے ہیں۔

1۔ چونکہ ہم نعت جگر رسول کا احترام اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ گفتگو کو ہم دو بزرگوں کا ادبی معاملہ برابر جانتے ہیں۔ تو احتجاج سے دب کر گفتگو کرتے ہیں۔ ورنہ ہم اپنے عقیدہ میں بعد از انبیاء حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سب سے افضل مانتے ہیں۔ تو اس سوال کو۔ اس سوال کی طرح جان لیں جو موصوفہ نے ایک دفعہ حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں بھی مالِ نبیت سے اپنا حصہ لینے آئی تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا بیٹی! یہ دنیا میرے لئے اور آلِ محمد کے لئے نہیں میں نے سب مالِ تقسیم کر دیا۔ تمہاری ماؤں اور اپنے گھر کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کریں۔ یہ مالِ نبیت اور سب دنیا کی نعمت سے بہتر ہے۔ یہ قبیح فاطمی ہم مسلمان باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ یہ فریقین کی مختلف حدیث ہے۔ جیسے یہاں کوئی نہیں یہ کہہ سکتا کہ مال نہ ملنے پر حضرت فاطمہؓ باپ سے ناراض ہو گئیں۔ کیونکہ بڑا کچھ دے نہ دے چھوٹے کا ناراض ہونا شایانِ شان نہیں۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ ناانجھی ہیں۔ آپ کو باپ کے جانشینِ حلیم کر دیے ہیں۔ تبھی تو اپنا حصہ مانگتی ہیں۔ خدا نے حضرت فاطمہؓ کے دل میں سوالِ ندک ذالِ کر حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی تصدیق پر مہرِ فاطمی لگا دیا ورنہ کوئی کاغذ کا پرزہ اور جیب میں نہ تھا۔ حضرت علیؓ سے مانگتے اور اس جانشینِ ادب اپنے مزار میں وغیرہ بھیج دیتے۔ اب اگر عدالت یا دربارِ خلافت سے مطلوب اور پسندیدہ چیز نہ ملے تو اس عدالت و دربار پر اصولاً ناراض ہونا جائز نہیں۔ طبعی فحش ہو سکتی ہے۔ مگر اس کا بار بار اظہار و دربارِ عدالت کی تو حسین کہلائے گا ہم تو محترم کو اس غلطی سے پاک مانتے ہیں۔ اور ناراض ہونا، ترک ملاقات، غصہ راوی کی غلط خبر بتاتے ہیں۔

2۔ صحیحین میں یہ روایت 5 مرتبہ آئی ہے یہ غضب و جدت فلم تکلم حتی ماتت کے الفاظ جن چند سندوں میں آئے ہیں وہ صرف نچلے راوی امام زہری نے ذکر کئے ہیں۔ اور کسی سند میں ان کی صراحت نہیں آئی۔ نہ کسی روایت میں یہ حضرت فاطمہؓ کا قول ہے کہ ”میں ناراض ہو گئی میں مرتے دم تک بات نہ کروں گی۔ وغیرہ“

امام زہری راوی اگرچہ ہمارے ہاں بڑے ثقہ ہیں۔ مگر شیعہ کے ہاں بھی مقبول امام ہیں۔ ممکن ہے ایسے الفاظ سے تعبیر اس لئے کی ہو کہ شیعہ بھی خوش ہو کر اسے نزاع و دشمنی کا چارٹ بنالیں۔

3۔ یہ امام زہری کا اپنے قیاس سے غصبت وغیرہ سے تعبیر کرنا ایسا ہی ہے، جیسے اوجھے کپڑے کھانے ازواج مطہرات نے طلب کئے تو حضور ﷺ ناراض ہو کر بلا خانے میں رہنے لگے صحابہؓ میں یہ ترک تکم اور ناراضی خلاق دینے سے مشہور ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے جرأت کر کے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا میں نے خلاق نہیں دی۔ تب سب کو اطمینان ہوا۔ (بخاری)

4۔ ابو داؤد، ترمذی، مسلم وغیرہ کی سندیں ملائیں تو یہ حدیث 14 مرتبہ ہے صرف 4 میں غصبت، ناراض ہوئیں کے الفاظ ہیں۔ 10 میں نہیں اور ان 4 میں امام زہری ہی یہ الفاظ لاتا ہے۔ معلوم ہوا اس کی اپنی سوچ اور تعبیر ہے حضرت فاطمہؓ نے نہیں کہے۔ وہ ناراض نہیں ہوئی تھیں۔ (از تحقیق ندک صفحہ 190 علامہ احمد شاہ چوہدری)

5۔ حضرت فاطمہؓ بولنے کے زہد بقول ان کے 3 دن بچوں کا کھانا، سکین، رستم اور قیدی سائل کو دینا اگر باعث کمال ہے تو حضرت ابو بکرؓ کا کہنا کہ حسب سابق یہ باغ ندک جو مال نے ہے اور قرآن نے اس کے 8 مصارف بیان فرمائے ہیں۔ (سورۂ حشر، پارہ 28 رکوع 1) وہ بیت المال کا حصہ ہے اور تیسویں سکینوں وغیرہ کو ملے گا۔ اور تمہیں بھی اس سے اسی طرح ملے گا جیسے حضور ﷺ دیتے تھے جس سے بطور وراثت سب آپؐ کو دے کر حضور ﷺ کے مل کے خلاف نہیں کر سکا ورنہ مجھے اپنے ایمان کا خطرہ ہے تو اہل سنت مسلمانوں کی تو یہ صحیح حدیث ہے۔

6۔ سند احمد، سند صدیقی جلد 1 صفحہ 4 میں ہے حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا کہ اللہ جب کسی نبی کو رزق دیتے ہیں پھر اسے وفات دے دیں تو وہ مال اس شخص کے تصرف میں آتا ہے جو اس کا قائم مقام ہوتا ہے تو میرا خیال ہے میں اسے مسلمانوں کے مال پر وقت کر دوں تو حضرت فاطمہؓ نے خوش ہو کر فرمایا: "لانت وما سمعت من رسول اللہ اعلم" جو کچھ آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فیصلہ کر دیں میں راضی ہوں۔

حضرت فاطمہؓ کی رضا مندی کتب شیعہ سے:

1۔ شارح نفع البلاغ علامہ میثم بحرانی بھی رضا فاطمہ یوں بتاتے ہیں۔

"(حضرت ابو بکرؓ نے کہا) آپؐ کو وہ سب کچھ ملے گا جو رسول اللہ ﷺ سے ملا کرتا تھا۔ حضور ﷺ ندک سے تمہاری خوراک لیتے تھے اور باقی تقسیم کر دیتے تھے اور جہاد میں سواریاں فراہم کرتے تھے تیرے لئے میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں ندک میں وہی کروں گا جو رسول خدا کیا کرتے تھے۔ لہذا نصیب بدلہ الیہ واخلاق العبد الیہ حضرت فاطمہؓ اس معاہدہ پر خوش ہو گئیں اور وہ پختہ عبد لے لیا۔ حضرت ابو بکرؓ ندک کا غلہ لے کر اہل بیت کو اتار دے دیتے تھے جو ان کو سال میں پورا ہوتا پھر دوسرے خلفاء بھی اسی طرح کرتے رہے۔"

2۔ بحر الحیٰ کوچہ درہ نجفیہ صفحہ 332 معتمد ابراہیم الدنلی متوفی 1291ھ طبع ایران میں ہے "ابو بکرؓ نے کہا آپؐ کے والد محترم کے لئے جو حق تھا وہی آپؐ کے لئے ہے۔ حضور ﷺ ندک سے

تمہارے لئے تمہارے اخراجات لے لیتے تھے اور باقی کو ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ خدا کی رضا کے لئے مجھ پر آپ کا حق ہے کہ فدک میں وہی طریقہ جاری رکھوں جو حضور ﷺ کا تھا۔ پس اس معاملہ فدک کے متعلق حضرت فاطمہؑ خوش ہو گئیں اور حضرت ابو بکرؓ سے اس پر پختہ وعدہ لے لیا۔
(بحوالہ رجاء پنجم صفحہ 154)

ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61 سند احمد جلد 1 صفحہ 84 اور کتاب الخراج لابن یوسف صفحہ 20 پر لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے اہل بیت کو مالدار بنا کر یہ مال خمس وغیرہ حضرت عمرؓ کو بیت المال میں واپس کر دیئے کہ مسلمان غریب ہیں ان کو دے دیں۔

3- شیعہ کی یہ روایات بھی حضرت فاطمہؑ کی رضامندی بتاتی ہیں۔

(۱) نوح البلاغہ کی شرح فارسی فیض الاسلام جلد 5 صفحہ 96 میں ہے۔

خلاصہ یہ ہے ابو بکر غلہ و سوداں و اگر نہ بقدر کفایت باطل بیت علیہم السلام سے داد۔

کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ فدک کی آمدنی میں سے اہل بیت کی ضروریات کے مطابق پورے سال کا خرچ دے دیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر ناراض تھیں تو یہ خرچ قبول کیوں فرماتیں۔

﴿۲﴾ وہ پنجویں شرح نوح البلاغہ از علامہ ابن میثم بحرانی صفحہ 543 میں ہے

کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؑ کو قتل دیتے ہوئے فرمایا ”رسول خدا ﷺ فدک کی آمدنی میں تمہارا اہل بیت کا خرچ الگ کر لیتے تھے اور جو کچھ بچ جاتا مسکینوں میں تقسیم کر دیتے تھے اور اس میں جہاد کے لئے سوار پاں دیتے تھے۔ خدا کی رضا کے لئے جو آپ کا مجھ پر حق ہے فدک کے بارے میں وہی کارروائی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ پس حضرت فاطمہؑ الزہراءؑ اس پر راضی ہو گئیں۔ اور ابو بکرؓ سے عہد لے لیا پھر ابو بکرؓ فدک کی آمدنی میں سے اہلیت کو سال بھر کا خرچ دیدیتے۔ پھر باقی خلفاء نے بھی اسی طرح کیا یہاں تک کہ معاویہؓ خلیفہ ہوئے“ (آپ نے اہلیت پر خزانہ کھول دیا۔ من)

4- جب حضرت فاطمہؑ طرہی ہیں۔ اور ناراضی آپ کی شایان شان نہیں کردہ اپنے نانہانی سے ناراض ہو گئی ہوں دنیا کی معمولی چیز کے لئے تو ہم ان پر ناراضی کا اہتمام لگا کر اپنا ایمان کیوں خراب کریں اور ان کا زہد و بتول کیوں داغدار کریں۔ شیعہ اگر یہ تہمت اس محترمہ پر لگاتے ہیں پھر معقول رئیس طے کر کے مناظرے کرتے اور متحہ سے شاد کام ہوتے ہیں تو یہ جیدہ دنیا ان کو مبارک ہو

5- شیعہ کتاب خصال ابن بابویہ صفحہ 39 طبع ایران میں ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے پاس فاطمہؑ حسینؑ کو لے آئیں کہ حضرت ان کو دراثت دے دیں (لورڈ لہما) تو آپ نے فرمایا۔ حسن کے لئے تو میری صحبت ہے اور حسین کے لئے جرات ہے۔ تو کیا اس سے فاطمہؑ ناراض واپس ہو گئیں اور تاوقات حضور ﷺ سے بات چیت چھوڑ دی؟

بھائیو! یہ ساری قاریں کے مجوسیوں کی سازش ہے جہاں انہوں نے حضور ﷺ کی نبوت میں ناکامی اور تبلیغ رسالت میں نفل ہو جانے کا ڈھنڈورا پیٹا کہ آپ کے ہاتھ پر تو عمر بھر میں "4-5 مومن بنتی مسلمان بھی نہ ہوئے تھے"۔ وہاں اہل بیت کی عظمت و محبوبیت عندا المسلمین کو بھی خاک میں ملا دیا کہ چند مسلمان ہی حضرت علیؑ سے محبت کرتے تھے۔ اس لئے غیظ و نفرت ان کے حضرت فاطمہؑ کے جنازہ میں بھی چند گھر کے آدمی شریک ہوئے۔ حسن بھی بالکل غیر قبول تھے۔ عیسیٰ تو خلافت و مادیہ کو دے دئی۔ کے ساتھ نہ گئے۔ نہ دعو کے سے لانے والی ایک لاکھ کوئی عراقی تگواہوں نے آپ کا ساتھ دیا۔ (جہاد اربعین جلد 2 صفحہ 211) باقی 9 امر کا غیر مقبول ہونا تو پوچھئے مت اصول کافی کا کتاب الایمان والکفر اور باب اقصیہ باب الکتان الیٰ فی آیات از مسلمین سے بھر پڑا ہے۔ پس اس کو وہ مظلومیت قرار دے کر دتے پینے آرہے ہیں۔ پھر سیاسی جفاکاریوں اور مذہبی فتکارسوں نے اسے کروڑوں روپے کا ہر دور میں کاروبار بنا کر بڑے بڑے امام باڑوں اور متعہ خانوں کو آباد کر رکھا ہے۔ مگر اسلام کے انکان ٹسہ کہ (۱) کلمہ طیبہ کو کلمہ ایمان نہ کہہ کر ڈیڑھ حارب مسلمانوں کو باعث نجات نہیں جانتے (۲) نماز جیسے خیر العمل کو 5 اوقات میں باضابطہ نہیں پڑھتے اور اِنْ السُّلُوۃُ کَانَ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا هَانُوْا فُوْا پرمٹل نہیں کرتے۔

(۳) زکوٰۃ جیسے فرض کو کوٹوں پر واجب نہیں کہتے۔ ہاں خس سے ذاکر کی نفیس خوب ادا کرتے ہیں کہ بھیا تو امام ہیں۔ (۴) رمضان میں روزہ رکھنے والے بھی کم دیکھو گے۔ تراویح پڑھنا اور قرآن سننا تو کمنا و بدعت کہتے ہیں۔ (۵) حج جیسا اونچا عمل پاکستانی شیعہ کم کرتے ہیں۔ زیادہ زوار ہیں کیونکہ ایک زواری 20 گنا حج سے افضل ہے۔ (۶) جہاد، (۷) امر بالمعروف، (۸) نہی از منکرات، (۹) قولا، (۱۰) تیماء، کو دین کے واجبات کہتے ہیں۔ مگر 1400 سال میں آج تک نہ کسی ملک کو کافروں سے لڑ کر فتح کیا نہ جہاد کا فریضہ بجالائے کہ وہ صرف امام کرام کا مسئلہ ہے۔ اور امام تو 1200 سال سے غائب ہے۔ عجل اللہ فرجہ سے دعا کیں ہیں ہاں وہ قائم باسرا اللہ ہیں۔ خدائی حکومت دو چلتے ہیں البتہ مسلمانوں سے لڑنے کا جہاد وہ خود کر لیتے ہیں بنی بوسجہ کی حکومت ہو بعد اذ کی بتائی ہو تیورنگ کا نری پر حملہ ہوا سا عمل مغوی 40 لاکھ مسلمان ذبح کرے۔ نادر شاہ مغلیہ سلطنت کا خاتمہ جامع مسجد دہلی کے سامنے لاکھوں مسلمان قتل کر کے کرے، یہ کیا سب سے بڑا جہاد ہے کسی بڑے سے بڑے عالم کو امر بالمعروف میں کامیاب۔ اور نہی از گناہاں میں مضروف نہ دیکھو گے۔ بلکہ پاکستان میں جتنے محاسی کے اڈے ہیں اکثریت ان کے فیجروں اور مناف کی ہے۔ 10 دنوں میں چھٹی ہو کر ان کے دم سے ہی امام باد گئیں آباد ہوتی ہیں اگر کوئی حمارے جیسا سر پھرنا فاضل تم و نجف ان کو نماز روزہ کی تلخیں اور فاشی محاسی سے روکنے کی

جرات کرے تو آوازیں آتی ہیں "معاصب سناؤ ورنہ چھٹی کرو" چنانچہ اگلے سال حق کو عالم کو بانے کی زحمت نہیں دی جاتی
ہاں ۹ تولا اور ۱۱ تھمرا ہی میں سارا شیعہ مذہب بھرا ہوا ہے۔ تو لا کا یہ معنی ہے کہ نیا کلمہ بنا کر اماموں سے مدد کے فرستے لگو کر
مذہبی گیتوں، نوحوں، مرثیوں سے مجالس عزاء خوب کرناؤ۔ اماموں کا پیغمبروں سے افضل اور خدائی صفات والا ہونا خوب
پڑھاؤ۔ تھرا کا معنی دین سے بیزاری، دشمنوں سے نفرت اور تمام مسلمانوں سے بغض ہے۔ ۱۴ اہل بیتؑ اور ۴ صحابہؓ کے سوا تمام
دنیا کو اہل بیت کا غائب، ظالم اور دشمن جانوں۔ ان پر لعنتیں اور تہرے خوب پڑھو۔ اتباع قرآن و سنت اور ائمہ اہل بیت کی نذر
ورنہ سنی بن جاؤ گئے۔ جہنم پہنچو گے۔ صرف ذاکروں مجتہدوں اور نفس کی اتباع کرو پھر جنت تمہاری ہے۔ (معاذ اللہ)
اب بخاری شریف جلد 2 صفحہ 996 کی اصل حدیث مذکور بھی سنئے:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ و حضرت عباسؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے حضور ﷺ سے اپنی
میراث مانگتے تھے اور اس وقت وہ مذکور سے اپنے زمین اور خیبر کے حصے مانگتے تھے تو ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ
سے سنا ہے ہم وارث کسی کو نہیں بناتے ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ بے شک آل محمد اس مال سے کھائیں گے
حضرت ابوبکرؓ نے کہا اللہ کی قسم میں وہ کام نہیں چھوڑوں گا جو رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے مگر میں وہ ضرور کروں گا
راوی نے کہا۔ پس حضرت فاطمہؓ ان سے واپس آگئیں اور تاوانات (اس مسئلہ پر) ان سے بات نہ کی۔
یہاں حجرت کا معنی چھوڑ دینا ہے یعنی پھر ایسی بات ابوبکرؓ سے نہ کرنا ہے۔ فلم تکلم کی تا اور منی جملہ یہی معنی متعین کرنا
ہے۔ بمعنی غصہ ہونا۔ گالی دینا ہرگز نہیں ہے جو شیعہ سمجھتے ہیں جیسے قرآن میں آیا ہے۔ "وَأَهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا"
(سورۃ نزل) کہ ان کو چھوڑ دو اچھی طرح چھوڑنا۔

اگلی حدیث حضرت عائشہؓ سے ہے "لا نورث مائتہ کفادہ صدقۃ" ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔
6- جب حضرت ابوبکرؓ نے اس مال کو صدقہ بنایا بطور میراث اپنی بیٹی کو بھی نہ دیا تو اس پر حضرت فاطمہؓ کی ناراضگی کیوں۔ کیونکہ
ناراضگی کسی کا حق مال لے لینے یا غلط کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں کام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نہ کئے
7- تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 448 واقعات 11ھ، کی یہ حدیث درشہ کے ساتھ بیعت کا مسئلہ بھی بتاتی ہے۔

"حضرت ابوبکرؓ نے گھر آ کر حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کے سامنے فرمایا: "خدا کی سب تعریفیں جس کا وہ اہل ہے اور حضور
ﷺ پر سلام ہو اللہ کی قسم رسول اللہ کی رشتہ داری مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ لیکن میں نے
حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارا مال کسی کی وراثت میں نہیں آتا ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس
مال سے (حسب سابق) کھائیں گے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں وہ کام نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا
۔ پھر حضرت علیؓ نے کہا بیعت کے لئے میرا آپ سے وعدہ بوقت آخر دن ہے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے ظہر پڑھا تو

لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت علیؓ کو (تاخیر میں) مندر بتایا پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کی معیت اور فضیلت خوب بیان کی اور ان کی سابقہ بتائی رسم منطقی السی ایسی بکریا بعد پھر حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ کی طرف اٹھ کر آئے اور بیعت کر لی۔

یہ سارا ابن کثیر فرماتے ہیں

”حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں کسی دن رات میں امیر ہونے کا شائق نہ رہا اور خیر و ظاہر خدا سے ایسی دعا نہ کی۔ سب مہاجرین نے یہ بات قبول کی۔ اور حضرت علیؓ دیر پہلے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں کہ ہم مشورہ سے لیٹ کئے گئے۔ (ہماری حالت تھی کہ انصار کا ایک آدمی تمام صحابہ کے بیچیں سردار حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ کو اچانک انصار کے اجتماع میں بلا کر لے گیا) اور ہم حضرت ابو بکرؓ کو ہی اس کا زیادہ حق دار جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ صاحب غار ہیں اور ہم آپ کے اشرف و بہترین ہونے کو جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ان کو ہمیں نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ یہی کچھ حضرت علیؓ کے شایان شان تھا۔ بہت سے آثار بتاتے ہیں کہ آپ 5 نمازیں حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے پڑھتے۔ آپ کی وفات کے بعد ذوالقعد میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ (لنگر اسامہ رخصت کرنے) آئے۔ آپ کو نصیحت کرتے مشورہ دیتے تھے۔ وفات نبویؐ کے چھ ماہ بعد موت حضرت فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) (اللہ علیہا رحمۃً عظمیٰ زبردہا) کے بعد دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی تاکہ میراث کے سطلے میں فرمان رسول سنانے سے جو وحشت ہوئی تھی وہ دور ہو جائے (اللہم! ارحمہم) (البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 693-694)

شیعہ حوالہ جات سے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت و خلافت:

1. حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی فرمایا ہاں اور یہ بیعت خلافت تھی۔ (احتجاج طبری صفحہ 56)
2. اسی احتجاج طبری صفحہ 52 میں ہے ”کہ حضرت علیؓ اٹھے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی۔“
3. حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی اور لوگوں کو بیعت سے نہ روکا تاکہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔
- (کافی کتاب الروضہ صفحہ 139)
4. ہذا کہ بیعت کرنے والے حضرت علیؓ کے تابعدار اور برحق ہیں۔ بیعت نہ کرنے والے (اور آج کے منکر بھی) مرتد ہیں) (فتاویٰ ابوذر سلمان فارسی جلد 3 حضرات ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے آنے پھر بیعت کرنے کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی۔ (کافی کتاب الروضہ صفحہ 246)
5. حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کریں تب حضرت سلمان فارسیؓ نے بیعت کی۔

راشی ہوں اور یہ بین کی اولاد کو 10 گنا زیادہ دیں۔ اور علی کو بھی دیں اور ان کو بھی جو حضور ﷺ کے دور کے رشتہ دار ہیں۔ (مناجات جلد 3 صفحہ 217)

اختصاص 10۔ ام کلثوم بنت علی کی حضرت عمرؓ سے شادی اسدا اتفاقہ امسا۔

عید منیٰ کو ہزار ہا ہے کہ حضرت علیؓ کی غیرت پر یہ رویہ کبھی بدلے۔ ہم سب اس کے عکس میں مکتبہ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔
 الجواب:- ۵۵۷۸۔ ”ام کلثوم بنت علیؓ میں اپنا طالب۔ ان کی ماں کا عمر بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کی وفات سے پہلے (مدینہ میں) پیدا ہوئیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کے باپ کی طرف معنی کا پیغام بھیجا۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا: جو بیٹی میں حضرت عمرؓ نے کہا اسے اپنا احسن مجھے یاد دہیجئے۔ کہ میں اس کی کرامت دیدہ کی کا خضر ہوں۔ جس کی بروکری انتہی نہیں کر سکتا تو حضرت علیؓ نے فرمایا: میں آپ کی طرف اسے بھیجتا ہوں اگر آپ کو پسند ہوں تو میں نے شادی کر دی تو آپ نے ایک چادر (پہنا کر) بھیجی اور بیٹی سے کہا کہ اسے کہنا یہ دو چادر ہے جو میں نے (تجھے) دے دی اس نے جا کر عمرؓ کو دیا تو حضرت عمرؓ نے کہا بے شک میں راضی ہو چکا ہوں۔ انا تجھے سے راضی ہو تو چادر پر اس کے سر پر ہاتھ رکھ دو جس نے کہا کیا تو ایسا کرتا ہے اگر تم امیر المؤمنین نہ ہوتے تو میں تمہارا ناک چھاڑ دیتی۔ پھر اس نے ابائی کے پاس انگریز خبر نہ لی اور کہا تو نے تو مجھے بے شے کے پاس بھیجا ہے تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے بیٹی! دو تیرے خاوند ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ مہاجرین کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھے جس میں مہاجرین اولاد بیٹھا کرتے تھے۔ اور کہا مجھے مبارک دو۔ لوگوں نے کہا کس بات کی اے امیر المؤمنین تو فرمایا میں نے ام کلثوم بنت علیؓ سے شادی کی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ آپ فرماتے تھے۔ ہر رسی، نسب اور دامادی قیامت کے دن ختم ہو جائے گی (قاعدہ دے گئی) مگر ہر رسی، نسب اور دامادی جو میرے ساتھ ہوگی۔ (حضور ﷺ حضرت عمرؓ کے داماد، حضرت خضہؓ کے خاوند تھے اب خود حضرت علیؓ کے داماد ہو گئے کہ حضور ﷺ کی نواسی کے شوہر بنے) میں نے چاہا کہ دونوں دامادیاں جمع کر لوں۔ تب نے مبارک دی تو حضرت علیؓ نے (بائیں بائیں گواہوں کی موجودگی میں) ام کلثومؓ 40 ہزار مہر میں حضرت عمرؓ کو یاد دی۔ جن سے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئے۔ ام کلثوم اور اس کا بیٹا زید ایک ہی وقت میں فوت ہوئے۔

— حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (سوتیلی ماں کا) جنازہ پڑھایا۔ حضرت حسن بن علیؓ نے ان کو آگے کیا تھا۔

نکسی منہ پورا مترجم آپ کے سامنے ہے اس میں کوئی بات ہے۔ جو حضرت علیؓ کی غیرت پر رویہ حملہ ہو۔ جب آپ نے عمرؓ کے ایجاب کے بعد بطور قبول بھیج دی تو سر پر کپڑے سمیت ہاتھ پھیرنا جائز ہوا۔ چونکہ حضرت ام کلثوم کو اس نکاح کا پتہ نہ تو تھا اس کا فہم نہ کرنا غیرت و ایمان کا تقاضا تھا۔ پھر باقاعدہ شادی، رخصتی، مہر، اولاد سب کچھ سامنے آ گیا۔ (رضو) (اللہ جل جلالہ) (یعنی) چونکہ حضرت عمرؓ سے شیعہ کو بغض ہے اس لئے اعتراض و انکار کرتے ہیں مگر حضرت علیؓ کو تو بغض نہ تھا خوشی سے بیاہ دی

مستند کتب شیعہ سے اس شادی خانہ آبادی کا ذکر خیر (بہ نیت شر) یوں ہے۔
 فروغ کافی جلد 2 صفحہ 141 کتاب النکاح باب تزویج ام کلثوم مطبوعہ دولکشور کھنوش ہے۔

شیعہ کتابوں سے حضرت علیؑ کی توہین

کہ بروایت زراره امام جعفر صادقؑ نے نکاح ام کلثوم کے متعلق فرمایا:

ان ذالک فرج غصبناہ بے شک یہ شرمگاہ ہم سے چھین لی گئی۔

پھر دوسری روایت میں ہے کہ عمرؓ نے کچھ دھمکی دی اور حضرت عباسؓ کو کہا کہ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؑ کو کہا تو حضرت علیؑ نے (دعویٰ مال یا دھمکیوں سے ڈر کر) ام کلثوم حضرت عمرؓ کو بیاد دی۔

یہ حضرت عمرؓ کے دشمنوں کا حضرت علیؑ کی غیرت ایمانی پر حملہ ہے کہ ڈر کر بیٹی بیاد دی۔ جب کہ آج کا معمولی کمزور ترین آدمی بھی یہ افواہا کیس برداشت نہیں کر سکتا۔

حضرت عمرؓ نے اس سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کو بھی بواسطہ بڑی بہن حضرت عائشہ صدیقہؓ پیغام نکاح بھیجا تھا۔ اس نے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے اسے تو دھمکی دی تھی نہ اتنی بڑی شخصیت سے وہ ڈری تھیں۔

دیکھئے شیعہ کتاب نوح البلاغہ کی شرح ابن حدید جلد 3 صفحہ 231، (بحوالہ کشف الحقائق صفحہ 528 از نور الحسن شاہ بخاری) شیعہ جب بغض صحابہ کے نشہ میں کہتے لکھتے ہیں تو حضرت علیؑ کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اور خدمت سے منہ کالا کرتے ہیں۔ شیعہ کی تفسیروں میں پہلے بارہ کے مثلاً مَا يَتَّقُونَ فَعَا فَوْقَهَا کے مصداق میں پچھر سے مراد حضرت علیؑ اور اس سے بھی زیادہ تفسیر کبھی سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہیں (معاذ اللہ) تفسیر البرہان بحرانی جلد 1 صفحہ 70 کے الفاظ یہ ہیں۔

”امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ نے یہ مثال حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی بیان فرمائی ہے۔ پس پچھر تو حضرت امیر المومنین ہیں اور اوپر کبھی رسول اللہ ہیں۔ اس پر دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے کہ جو ایماندار ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ یہ مثال برحق ہے یعنی امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

اعتراض 11۔ الصواعق المحرقة سے اور

اعتراض 12۔ اعلام النساء از عمر رضا کحالیہ سے یہی بات لکھی ہے قابل اعتراض نہیں عادتاً دہن پہلی ملاقات میں روتی شرابی اور سخت سست بھی کہتی ہے۔ اسے کوئی تو حسین یا انکار نہیں کہتا۔

اعتراض 13۔ پھر صواعق محرقة صفحہ 280 سے یہ شادی کا قصہ نقل کیا ہے۔ یہ سب حضرت عمر دشمنی ہے۔ کسی اور داماد کا؟ اعتراض کریں؟

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؑ اور امیر المومنین معاویہ بن ابی سفیانؓ کے فضائل:

مذہب و سیاست میں جو شخصیات جتنی مشہور ہوتی ہیں۔ ان کے مداح اور ناقدین بھی بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ اور معاویہ بن ابی سفیانؓ بھی ان میں سے ہیں۔ جو دونوں باتوں میں شہرہ آفاق ہیں۔

- 1۔ دونوں حضور ﷺ کے اوروں کی بہ نسبت زیادہ قریبی رشتہ دار ہیں۔
- 2۔ دونوں حضور ﷺ کے اپنے ہیں۔ ایک معزز زاد ہیں دوسرے برادر نسبتی ہیں۔
- 3۔ دونوں کاتب وحی اور آپ کے معتمد ہیں۔

4۔ کفر پر چڑھائی میں دونوں بے مثال ہیں۔ ایک نے بدر و احد اور خندق وغیرہ میں عرب کے نامور پہلوانوں کو چت کیا اور مجاہد اسلام پانی کا تمغہ پایا ہے۔ تو دوسرے نے بھی غزوہ خنین اوطاس، میلہ کذاب سے مقابلہ میں اپنی بہادری کے جوہر دکھائے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق میلہ کذاب کو حضرت معاویہؓ نے جہنم رسید کیا ہے۔ دوسری میں حضرت عمرؓ اور حضرت وحشی بن حرب کا ذکر ہے۔

5۔ ایک قدیم الاسلام مہاجر خادم خاص نبوی ہیں تو دوسرے 7ھ میں متاخر الاسلام ہو کر اس آیت کا مصداق ہیں۔ ”ہاں جس نے توبہ کر لی مسلمان ہو کر نیک اعمال کئے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔“

(سورۃ الفرقان، پارہ 19 رکوع 4)

6۔ ایک نے عشرہ مبشرہ بالجنت میں سے ہو کر بار بار ”ابو ہکر فی الجنة، عمر فی الجنة، عثمان فی الجنة، علی فی الجنة“ کی بشارت سنی ہے۔ تو

دوسرے کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا ہے اول جیش من امتی یغزون البحر لقد اوجبا

(بخاری جلد 1 صفحہ 410)

(ترجمہ) میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندری جنگ لڑے گا اس نے جنت اپنے لئے واجب کر لی۔

تاریخ شاہد ہے کہ نبوی کے بانی اور سب سے پہلے سمندری جنگ لڑنے والے جنتی حضرت امیر معاویہؓ ہیں۔

7۔ حضرت علیؑ کے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ اس سے صرف چھ مومن ہی محبت رکھے گا۔ اور اسی سے دشمنی اور ننداری (دوست بن کر) ممانعت ہی کرے گا۔ (صحیحین)

حضور ﷺ نے تو مسلمانوں کو حضرت معاویہؓ کا ذکر خیر کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے سمجھا تو فرمایا معاویہؓ کا تذکرہ صرف بحالی سے کرو (ترمذی جلد 2 صفحہ 224)

8۔ نیز فرمایا معاویہؓ میرے راز دان ہیں جو ان سے محبت کرے گا نجات پائے گا اور جو بغض رکھے گا۔ ہلاک ہوگا۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 186)

- 9- ایک کے متعلق فرمایا: انا دار الحکمة (ترمذی) میں علم کا شہر ہوں۔ علی اس کا دروازہ ہیں۔ انوکھ اس کی محبت ہیں۔
دیواریں ہیں۔ عثمان فرش ہیں۔ (درمنثور) اس حدیث کو موضوع یا ضعیف بھی کہا گیا ہے۔ (الصواعق المحرقة) قہ
حضرت معاویہؓ کو یہ دعادی ہے اللہم املأہ علما اے اللہ اسے علم سے بھر دے (الاصابہ جلد 3 صفحہ 413)
10- حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔ قہ
معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ اسے اس حالت میں اٹھائے گا کہ نور ایمان کی چادر ان پر ہوگی۔

(کنز العمال جلد 6 صفحہ 190)

- 11- حضرت علیؓ کو فرمایا کہ آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ کے لئے حارونؑ بھائی تھے۔ مگر میرے بعد نبوت کسی کو نہ ملے گی (بخاری و مسلم) قہ

حضرت معاویہؓ کو خصوصی دعادی کہ اے اللہ ان کو حدایت دینے والا اور حدایت یافت بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو حدایت دے۔ (ترمذی جلد 1 صفحہ 247، اسد الغابہ صفحہ 386)

- 12- ”علی حق پر ہیں اے اللہ حق ان کی طرف پھیر دے“ اگر فرمان نبوی ہے قہ
حضرت معاویہؓ کو یوں دعادی ہے

”اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا۔“ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 87)

- 13- نیز فرمایا اے اللہ ان کو کتاب سکھا۔ شہروں پر حکومت دے اور عذاب سے بچا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 356)

- 14- مولیٰ علیؓ کے متعلق فرمایا۔ جس کا میں محبوب ہوں۔ علی بھی اس کے محبوب ہیں۔ اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت کر۔ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (ترمذی) قہ

حضرت معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا ”معاویہ کو بلاؤ اپنا مسئلہ اس کے سامنے رکھو وہ طاقتور اور امانتدار ہے (علی مشورہ و نذیر کے) (تظہیر البیان صفحہ 16)

- 15- نیز فرمایا میری امت کا سب سے بڑا شخص معاویہؓ ہے۔ (بحوالہ سیدنا معاویہؓ صفحہ 95) حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے بعد نماز میں آپ کے مشابہ حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357)
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے کسی کو معاویہؓ سے بڑھ کر سردار، اچھی حکومت کرنے والا نہیں دیکھا۔ (ایضاً)

- 16- حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا کل میں ایسے شخص کو جہنم ادوں گا جو خدا و رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ 12) قہ
حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بھی فرمایا اے معاویہؓ اگر تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا (عدل سے حکومت کرنا) (تظہیر البیان)

17- حضرت علیؑ کے متعلق فرمایا

”میری مثال عیسیٰؑ جیسی ہے یہودیوں نے ان سے نفض رکھا حتیٰ کہ ان کی ماں پر تہمت لگا دی۔ عیسائیوں نے محبت کی تو اس مرتبے پر جا پہنچایا جو آپؐ کا نہ تھا۔ (یعنی خدا کا نور، بیٹا، کلی عالم انبیا، ہر جگہ موجود، سب کچھ کر سکنے والا، مستعان اور لائق پکار و استد امانا) سنوا میرے بارے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے (بد مذہب جنہی ہوں گے) ایک جو میری محبت میں حد سے بڑے گا۔ مجھ میں وہ صفات مانے گا جو مجھ میں نہیں۔ گذشتہ بالا حضرت عیسیٰؑ والی خدائی صفات مانے گا۔ تو ایسے پہلے کردہ سبائی غالی کو حضرت علیؑ نے مرتد قرار دے کر زندہ جلایا تھا (مٹکوۃ، رجال کشی، بحار مغم وغیرہ)

دوسرا مجھ سے دشمنی رکھنے والا۔ جسے دشمنی مجھ پر بہتان باندھنے پر ابھارے گی۔ (خارجی، دوکا) (سوانح محرقہ حدیث نمبر 20 در فضائل علیؑ) جسے حضرت علیؑ کی حد سے زیادہ محبت میں لوگوں نے جھوٹی حدشیں بتائیں تو کچھ لوگ حضرت معاویہؓ کے لئے بھی جھوٹی حدشیں بتائیں گے۔ اور علیؑ سے آپؐ کو انفل مانیں گے۔

18- غزوہ طائف میں آپؐ نے حضرت علیؑ سے لبا مشورہ کیا پھر لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ میں نے اللہ کے حکم سے یہ مشورہ کیا ہے (ترمذی، جلد 2 صفحہ 693) تو

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بروایت ابن عباسؓ یہ مرفوع حدیث ہے۔ کہ جبریل امین حضور ﷺ کے پاس آئے تو کہا اے محمدؐ معاویہؓ سے لکھوایا کرو کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور بہت بہترین امین ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 441) (ایک نرم رادی کے سوا سب رجال اسح ہیں)

19- مرض موت کے وقت فرمایا اے اللہ مجھے موت نہ دے جب تک میں علیؑ کو دیکھ نہ لوں۔ (ترمذی جلد 2 صفحہ 694) تو حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق فرمایا۔ اے معاویہؓ اگر تم کو حاکم بنایا جائے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل کرنا۔ حضرت امیر معاویہؓ کہتے ہیں میں برابر اس گمان میں رہا کہ خلیفہ بنایا جاؤں گا چنانچہ میں خلیفہ بن گیا۔ (تفسیر الجمان صفحہ 15) اس بحث کا خاتمہ اس جامع الفصائل حدیث پر کرتا ہوں جو بحوالہ اکابر محدثین ریاض النضرہ میں ہے۔

”کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے بڑے مہربان ابو بکرؓ ہیں اللہ کے دین میں سب سے طاقتور عمرؓ ہیں سب سے زیادہ حیا دار عثمانؓ ہیں۔ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں (رضی اللہ عنہم) ہر نبی کا ایک حواری۔۔ خاص امدادی۔۔ ہوتا ہے تو میرے حواری طلحہؓ و زبیرؓ ہیں۔ سعد بن ابی وقاصؓ جہاں ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا۔ اس لئے وہ فتن اور مشاجرات میں فریقین سے الگ رہے۔ سعید بن زیدؓ حنہؓ کے محبوبوں میں سے ایک دسویں ہیں۔ عبدالرحمن بن عوفؓ رب سے تجارت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ بن

الجرارح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں۔ اور میرے رازدان تو معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ جس نے ان سے محبت کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے دشمنی رکھی وہ ہلاک ہو گیا۔ (الصواعق المحرقة، صفحہ 17)

مع تطهير اللسان و الجنان عن الحظور و الشوہ بطلب سيدنا معاوية بن ابی سفیان

حادثہ جنگ جمل و صفین کا تاریخی تجزیہ:

جن سے دونوں بھائیوں کی دشمنی سبائی اچھالنے ہیں۔ دونوں بھائیوں اور نبی کے رشتہ داروں کے مناقب آپ کے سامنے ہیں۔ ایک سے زیادہ محبت دوسرے سے حد سے زیادہ دشمنی مومن کی شان نہیں دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ باپ کا ارشاد سلطنت لینے وقت مکے بھائیوں میں اختلاف اور جنگ تک ٹوٹ آ جاتی ہے۔ مگر حضرت یوسف کے بھائیوں جیسا اختلاف باپنا چاہئے کسی سے بغض نہ رکھنا چاہئے۔ دونوں کو جو یکے بعد دیگرے خلافتیں ملیں۔ خدا کے فیصلے اور حضور ﷺ کی بشارتوں کے مطابق ملیں۔ چونکہ حضرت عثمان کی مظلومانہ شہادت کے بعد (بحکم نبوی منافی) قاتلین عثمان حضرت علیؑ کے لشکر میں شامل اور ہر بات میں قابض ہو گئے۔ حضرت علیؑ کی ہرگز نہ مانتے تھے۔ جب آپ نے ابتدائی تقشیش چاہی تو انہوں نے آپ کو تنگ دھمکی دے دی۔ کمانڈر انچیف لشکر رضوی اشتر نخعی۔ جو حضرت عثمانؓ کو شہید کروانے والا تھا۔ نے جنگ جمل میں حضرت عثمانؓ کی طرح حضرت علیؑ کو بھی شہید کرنے کا مشورہ دے دیا مگر گردا بن سبائے اسے رد کر دیا (طبری جلد 3 صفحہ 518 وغیرہ) طالبان قعاس اپنے جگری یار حضرت طلحہ و زبیرؓ کو حضرت علیؑ نے اپنی بہن بے بسی اور مجبوری بتائی ”میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو میرے مالک بن گئے ہیں۔ میری ملکیت اور کنٹرول میں ہرگز نہیں (نہج البلاغہ خطبہ 166، طبری وغیرہ) تب حضرت طلحہ و زبیرؓ جمع حضرت عائشہؓ نے صرف حضرت علیؑ کی امداد اور ان سبائیوں سے منہ منہ سے لئے چھ ماہ انتظار کے بعد 5000 کا لشکر بصرہ میں تیار کیا تھا۔ تو ان لوگوں نے ان کو باغی مشہور کر کے بصرہ پر چڑھائی کر دی جب آپ نے ان سے ملاقات کی تو پتہ چلا کہ یہ تو میرے حامی ہیں میری جان ان سے بچانا اور حکومت سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے صلح کر لی اور فرمایا:

”اللہ کا بڑا انعام ہوا کہ اس نے ہم میں محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا پھر یکے بعد دیگرے تین خلفاء کے ذریعے امت کو متفق رکھا اور فرمایا کہ جس حادثے سے ہم آج دوچار ہیں اسے اس گروہ نے مسلط کیا ہے جس نے اس دنیا کو چاہا اور اس امت پر خدائی انعامات، فتوحات اور اتفاق کی وجہ سے حد کیا اسلام کو ختم کرنے کی ٹھانی یہ لوگ زمانہ جاہلیت کو واپس لانا چاہتے ہیں..... سنو! میں کل عینہ و ابی جابر ہوں میرے ساتھ وہ لوگ ہرگز نہ لوٹیں جنہوں نے حضرت عثمانؓ پر طعن کرنے یا قتل کرنے میں کسی قسم کی اعانت کی ہے ایسے بے وقوفوں کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہئے“ (طبری)

حضرت علیؑ کا فیصلہ تو سامنے آ گیا۔ اور سب صحابہؓ صلح کر کے ایک ہو گئے۔ مگر عبد اللہ بن سبا کی پارٹی کا حلال عثمانؓ کے پاس

سے زمین نکل گئی انہوں نے رات کو خفیہ میٹنگ کر کے صبح ننداری سے فریقین پر حملہ کر دیا۔ ہارہ ہزار سوئے ہوئے مسلمان ذبح کر دیئے۔ حضرت علیؑ ایک حدیث بنا کر طلحہ و زہر کو زندہ سلامت واپس لے آئے گویا جنگ بند ہو گئی۔ مگر آپ کے سہائی لشکر نے درز کی حالت میں طلحہ و زہر کو بیدار دی سے شہید کر دیا۔ قاتل زہیر کا سر لانے والے عمرو بن جرموز کو تو آپ نے بارشاد نبوی پہنچایا اور اس نے پڑل ہو کر خودکشی کر لی۔ دوسرا قاتل طلحہ آپ سے ملنا چاہتا تھا۔ آپ نے اس پر لعنت کی اور ملاقات کا موقع نہ دیا۔ حضرت مخمر کے بیٹے عمر کو شہید دیکھا تو رو پڑے حضرت طلحہ کا شل ہاتھ جو احد میں حضور ﷺ کو بچا کر کٹ گیا تھا۔ چوتھے روز فراتے۔ پش میں 20 سال پہلے مر چکا ہوتا۔ آپ جنگ بند کر کر اس نقصان کے غم میں بیٹھے تھے کہ آپ کو اطلاع ملی کہ قائد شترخنی تو حضرت عائشہ کو شہید کرنے پر ٹٹا ہوا ہے۔ مہار پکڑ پکڑ کر بنو نہ کے 5000 مسلمان تو شہید ہو چکے ہیں۔ کثرت کا یہ بدترین دشمن اہل بیت اشتراک کٹا حضرت علیؑ کے حکم سے تو نہ رک سکتا تھا۔ آپ خود اونٹ تک پہنچے اب بنو نہ احزابا پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے اونٹ کی کونچیں کاٹ کر گرایا۔ اہل بصرہ کی شکست کا اعلان کر کے یکطرفہ مسلم کشی بند کرادی حضرت عائشہ کے متعلق حضرت عمارؓ کے سابق درگوز اعلان کے مطابق اپنے لشکر سے کہا کہ یہ تمہارے نبی کی بیوی دنیا اور جنت میں ام المومنین حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان سے عورتوں جیسی غلطی ہو گئی ان کو برا نہ کہنا۔ دو شخصوں نے شترخنی زبان سے اماں اماں کہہ کر تنہی کی تو ان کو 100/100 درے لگوا کر قتل کر دیا۔

اگر آج بھی حضرت علیؑ کا یہ عمل قانون بنا دیا جائے تو آپ کو برا بھلا کہنے والے ختم اور پورا ملک اسن و اماں کا گہوارہ بن جائے۔ پھر حضرت علیؑ نے اپنی ماں کو باعزت مدینہ رخصت کیا نقصان کی تلافی کی بصرہ کی معزز عورتیں ساتھ بھیجیں۔ حادثہ جمل کا یہ ساری افسوسناک روئیداد حضرت علیؑ کی بے بسی، پر امنی، بے گناہوں کی شہادت اور سبائی سفاکوں کے مظالم آپ تاریخ ٹہری، اہل کثیر، ابن خلدون، اخبار الطوال یعقوبی وغیرہ تاریخ جمل میں پڑھ سکتے ہیں۔

خدا گئی کہے۔ باغی، طالب دم عثمان، حضرت طلحہ و زہیرؓ عائشہؓ ہیں یا شترخنی کی فوج ہے۔

ہم حضرت علیؑ کو ماننے والے مسلمان تو "ہم بملکوننا ولا نملکھم" فرمان علیؑ کو سچا مان کر آپ کو بے قصور اور بے گناہ ماننے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ شترخنی اپنی غلطی ماننا، اندر سے خفیہ رات کے حملہ کی روئیداد سنانا یا بے گناہ مقتولین شہداء بھروسے روٹا کو خزانہ سے کچھ دلوانا۔ اس نے 50 لاکھ کا خزانہ، بصرہ 500 فی کس اپنے لشکر کو بانٹ دیا۔

کتنا تعجب ہے کہ یہ 10 ہزار ہی حملہ آور تھے 10 ہزار ہی خزانہ لوٹ رہے ہیں۔ کیا ان کا ایک بھی نہیں مرا؟ اور شترخنی کی تعداد مؤرخین 10/12/13 ہزار بتاتے ہیں۔ یہ ہے جنگ جمل کی مظلومانہ تاریخ۔ مفتی جعفر حسین مترجم نوح البلاغ نے 20 ہزار بتائی ہے۔

جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ کی مجبوری یا اجتہادی غلطی

یہ جنگ جیت کر سبائیوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ پورے عراق میں یہ فضاء اور آواز لگادی۔

بنو امیہ کو ختم کردو

چلو چلو شام چلو

مہینہ بھر میں ایک لاکھ کا لشکر جرار تیار ہوا اور شام پر چڑھائی کرتے ہوئے مقام صفین دریا کے فرات کے کنارے غیر مذکور تھا۔ حضرت امیر معاویہ کو خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ایک لشکر جرار ہمیں ناکرے آنے والا ہے۔ ہمارا تصور یہ ہے کہ حضرت عثمان کے بیٹے وغیرہ وارث میرے پاس پناہ لینے آچکے ہیں۔ مجھے دلی اہم مقرر کر دیا ہے تو میں اپنے چچا زاد بھائی کا مسلمانوں کے شہید خلیفہ کا قصاص چاہتا ہوں۔ گو بین الاقوامی لاء کے مطابق کسی حاکم متحول کا بدلہ آنے والا حاکم ہی لیتا ہے اور وہ حضرت عثمان ہے جو حضرت عثمان کا ہم زلف رشتہ دار بھی ہے مگر قاتلوں کے آگے بے بس ہیں۔ اس لئے مجھے اب طاقت بنا کر محاذ اللہ حضرت عثمان سے نہیں بلکہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے لڑنا ہے۔ اور میں معزولی کا حکم بھی مان لیتا۔ اگر یہ صرف حضرت عثمان کا حکم ہوتا چلتا تو عثمان کی سازش نہ ہوتی کیونکہ انہوں نے حضرت عثمان کی زندگی میں جب وہ آپ کے خلاف تحریک چلانے شام آئے تھے اور میں نے ان کو دھتکار دیا تھا تو مجھے دھمکی دی تھی۔ معاویہ ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے شیش گے۔ (تاریخ طبری وغیرہ) تو وہ مجھے بھولی نہ تھی۔ میں نے معزولی کا حکم عثمان کی حکومت کا نہیں قاتلین عثمان کی حکومت کا سمجھا تو اسے تسلیم نہ کیا۔ حسب سابق اپنے کو حضرت عمرو عثمان کا مقرر کردہ گورنر سمجھا۔ اب بھی میرا یہی مطالبہ ہے اور حضرت عثمان کی حکومت ماننے اور سب شایعوں سے بیعت کر دینے پر تیار ہوں۔ بشرطیکہ عثمانی قاتلوں سے خود بدلہ لے لیں۔ قاتل گواہ سب اس کے پاس ہیں۔ اگر کسی مجبوری سے نہیں لے سکتے تو وہ صرف 10/8 فرد ہی ہیں۔ ان کو الگ کر کے میرے حوالے کر دیں۔ وارث ہوں چاہے میں معاف کروں یا بدلہ لوں میری مرضی۔ میں شام سب آپ کے تابع کر دوں گا اسن ہی امن ہوگا۔

دنیا کا متعصب ترین تمام اصحاب رسول کا جانی دشمن خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی بھی حق الیقین صفحہ 149 میں لکھتا ہے۔

”مگر معاویہ حضرت عثمان کے مناقب و فضائل کا منکر نہ تھا اور اسوائے قتل عثمان میں شریک ہونے کے اور کوئی فسق آپ سے منسوب نہ کرتا تھا بلکہ وہ اس پر قانع تھا“ کہ حضرت امیر اس کی امارت پر رقرار رکھیں اور وہ حضرت عثمان کی بیعت کر کے حضرت عثمان کی خلافت کا اقرار کرے اور لوگ حضرت عثمان کے فضائل و مناقب مکرر اس کے سامنے ذکر کرتے تھے اور وہ ان کا انکار نہ کرتا تھا“ (النفیض ما نہد بہ اللہ جلد ۲)

حضرت معاویہ کے اتنے بڑے دشمن کی گواہی اور حضرت عثمان کی دشمنی سے حضرت معاویہ کی صفائی کے بعد کسی جموٹے مؤرخ کو جو بوجہ جملہ کیا بار بار لکھنے کی گنجائش ہے؟ کہ معاویہ حضرت عثمان کو سب کرتا تھا اور اس کے حکم سے اس کے سب گورنر بھی سب کرتے تھے“ جس کے 65 حوالے تحقیقی دستاویز کے مؤلف نے بار بار دیئے ہیں۔ یہ سب جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ جو یہ کرتے آرہے ہیں۔

قرآن لے کر سامنے آئے حضرت علیؑ ان کے پیچھے ان کو روکتے تھے اور وہ فرمان علیؑ کے انکاری تھے۔ آگے ہی بڑھ رہے تھے۔ جب کعب نے ان کو قرآن کی دعوت دی تو انہوں نے تیر مار مار کر آپؐ کو قتل کر دیا پھر حضرت عائشہؓ کے کجاوہ پر تیر مارنے لگے۔ فرماتے بیڑا بچہ بچہ آپؐ کی بلند آواز سے اللہ اللہ جاری تھا۔ پھر ان کے انکار کرنے پر آپؐ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو جب حضرت علیؑ نے یہ آواز سنی تو بھی حضرت عثمانؓ کے قاتلوں اور ان کے جانیوں پر لعنت کا ورد کرنے لگے۔ (طبری صفحہ 523 عربی) یہی لعنت صفحہ 514 پر بھی اب ہے۔ حضرت علیؑ کا لشکر اپنے 50 ہزار مقتول دیکھ کر ہمت ہار چکا تھا۔ جنگ بندی کی چال غیبت جانی۔ کیونکہ دیک کے نیچے آگ جلانے والے کی طرح کہ وہ لکڑی آگے کرتا ہے اور خود شعلہ سے بچتا ہے۔ نوجوان صحابہ دناہیں کو آگ میں جھونکنے والے منتظم سبائیوں کو شامیوں کے ہاتھوں اپنی موت صاف نظر آرہی تھی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا لڑتے رہو شام تک فتح پالو گے تو یہ 20 ہزار مومن (جلوس نکالنے والے۔ اور معاویہ سے کہنے والے ہم سب عثمان کے قاتل ہیں معاویہ آئے بدلہ لے لے۔ کیا ان کا جمل کی طرح ایک بھی نہ مرا تھا؟) بولے علیؑ! ہمیں جنگ پر مجبور نہ کرو ورنہ ہم تجھے اسی طرح قتل کر دیں گے جیسے عثمان کو قتل کیا تھا۔

(شیعہ کتاب مناقب آل ابی طالب جلد 3 صفحہ 228، طبری وغیرہ) شرح نہج البلاغہ از مفتی جعفر حسین صفحہ 189 "حادثہ صفین" وغیرہ یہ مشرق نجد اور عراق سے آنے والے وہی فتنہ باز ہیں۔ جن کی آپؐ نے خبر دے دی۔ ورنہ شام اور یمن والوں کو برکت کی دعا دی تھی۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 594)

خارجی کیوں بنے:

صفین کی جنگ تو بند ہو گئی مگر لشکر علیؑ میں پھوٹ پڑ گئی۔ آدھا لشکر خارجی بن گیا کہ حضرت علیؑ نے حکیم، پناہیت سے فیصلہ کرنا۔ کیوں مانا۔ جب کہ وہ ہمارے عقیدہ میں خدا کے امام بنائے ہوئے ہیں۔ ان کو حکیم وغیرہ پناہیت معزول نہیں کر سکتی "ان الحکم الا للہ" کانفرہ لگایا۔ جیسے آج "امامت منصوص من اللہ" کانفرہ شیعہ لگاتا ہے۔ دونوں کا ترجمہ ایک ہے۔ کہ حکومت امامت خدا کے دینے اور بنانے سے بنتی ہے۔ بیعت یا پناہیت سے نہیں بنتی۔ کیونکہ لشکر مرتضوی کا بڑا گرد استاد ابن سبائہ بودی تھا۔ اسی نے یہ نعرہ اور عقیدہ سکھایا تھا۔ علیؑ کی وہ بہت کم مانتے تھے۔ اب حضرت علیؑ نے تنگ آ کر اپنے لشکر سے تیسری جنگ نہروان خارجیوں سے لڑی فتح پائی اور حضور ﷺ کا یہ فرمان آپؐ کے حق میں سچا ہوا کہ ان خارجیوں سے وہ لشکر لڑے گا جو دشمنوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ (بخاری و مسلم) حضرت امام حسنؑ کے مشورہ کے مطابق ان سے بھی جنگ آپؐ پہلے لڑتے اہل مدینہ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہؓ سب آپؐ کے ساتھ ہوتے۔ حضرت معاویہؓ بھی شام سے پہنچ جاتے پھر یہ سب مرتضوی لشکر (قاتل عثمان مالک بن حارث بن ابراہیم اشتر نخعی کی قیادت میں نہیں) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے فاتح ایران کی سرداری میں وہ فتوحات کرتا جو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے دور میں کیں۔ تو تاریخ کا نقشہ

باب چہارم

کچھ اور ہوتا اسوی حکومت شاید نہ ہوتی۔ مگر پھر ہی سبائی فارسی فرقہ حضرت علیؑ کا نام نہ لیتا جیسے اب حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ جیسے ناقحین دنیا کا نام بھلا چکا ہے۔ ان کی دشمنی اپنا شعار جلاتا ہے۔ حضرت حسنؑ کے کارنامے صلح مکہ اپنی ناک سزا اور روسیاء ذلیل و دانا مانا ہے۔ کیونکہ اسے صرف ایک لاکھ مسلمان باہم کٹوانے اور پھر شہادت حسینؑ پر ہی فخر ہے۔ فبالسبب حضرت عمارؓ کے قاتل کون ہیں؟

یہاں اتنا عرض کرنا چلوں کہ قدیم الاسلام عاشق علیؑ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت علیؑ کے لشکر میں شہید ہوئے عام طور پر اسے حضرت امیر معاویہؓ کی بغاوت اور حضرت علیؑ کی حقانیت پر دلیل سمجھا جاتا ہے۔ حضرت علیؑ کی حقانیت پر تو ہمیں یقین ہے جیسے ہم حدیث سنا چکے ہیں کہ آپ حق کے قریب ہوں گے۔ قریب اور متصل کا فرق آپ جانتے ہیں۔ جبکہ دوسرا گروہ آپ سے بھی پیچھے ہو گا مگر ہم بالذات حضرت امیر معاویہؓ، عمرو بن العاصؓ اور دیگر اسوی صحابہ کو قاتل عمار نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے ”میرے صحابہ تجھے قتل نہ کریں گے“۔ راقم کا ”حضرت عمار بن یاسرؓ اور سبائیوں کے کربوت“ ایک مستقل رسالہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے کہ حضرت عمارؓ کا قاتل باغی گروہ ہے۔ وہ آپ کو قاتل عثمانؓ بنا کر شامیوں کے آگے لانے والا اور قتل کرانے والا ہے اسے قتل بالسبب کہتے ہیں۔ جیسے جھوٹے دو گواہ کسی کے خلاف گواہی دیں اور دو جج کے فیصلہ سے چٹائی لگ جائے۔ تو قتل کی اصل نسبت گواہوں کی طرف ہو جائے گی۔ پوری حدیث سے اس قتل بالسبب کی وضاحت یوں ہوتی ہے۔ ”مسجد نبویؐ تعمیر ہو رہی تھی۔ بڑے بڑے بھاری بلاک (پتھر) صحابہ لارہے ہیں۔ کچھ صحابہ دل لگی سے عمار کو دو دو بلاک اٹھوا دیتے تھے۔ حضرت عمار نے تھک ہار کر آپ سے کہا ”قد قتلنی اصحابک یا رسول اللہ“ آپ کے اصحاب نے یا رسول اللہ مجھے مار ڈالا۔ حضور ﷺ کو اللہ نے آئندہ کی پوری خبر دے دی۔ تو فرمایا

”لا یقتلک اصحابی و انما تقتلک الفتنۃ الباغیۃ“

(ترجمہ) میرے صحابہ تجھے قتل نہ کریں گے۔ تجھے تو صرف باغی گروہ قتل کرے گا“ (سیرت ابن ہشام جلد 3 باب قبیر مسجد نبویؐ) ظاہر بات ہے کہ آپ پتھر سے دب کر شہید ہو جاتے تو مجازی نسبت سبب اور پتھر ہتھیار کی طرف ہوتی مگر اصل نسبت اٹھانے والوں کی طرف ہوتی۔ کہ ان لوگوں نے مار ڈالا پتھروں سے مروا ڈالا۔ اسی طرح لشکر معاویہؓ پتھر اور ہتھیار تو بن گیا۔ مگر اصل قاتل حضرت عمارؓ کو مجرم بنا کر جج کے پاس لانے والے وہی سبائی ہیں۔ جو حضرت عمارؓ کو قاتل عثمانؓ جلاتے تھے (طبری جلد 4) یہی حضرت معاویہؓ نے کہا تھا ہم نے قتل نہیں کیا جو آپ کو قاتل عثمانؓ بنا کر ہمارے پاس لائے اور نیزوں کے آگے پھینک دیا۔ وہ قاتل ہیں جیسے جج کہے کہ میرا فیصلہ قاتل نہیں وہ گواہ ہیں جنہوں نے ان کا قتل ثابت کیا ہے اور مروایا۔ جب کہ میں کہتا ہوں کہ اصل قاتل بھی یہی ہو سکتے ہیں۔ خود قتل کر کے حدیث مشہور کی بنا کر یہ مشہور کیا ہو کہ قاتل باغی گروہ ہے۔ کیا حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اصحاب جمل کے یہ باغی قاتل نہ تھے۔ پھر حضرت علیؑ کے بھی یہی قاتل نہ بنے؟ تو

حضرت عمارؓ کے قتل ہونے میں کیا چیز مانج ہے؟

پہلے آپ حضرت معاویہؓ اور ان کی حکومت پر اہل بیت کا تبرہ پڑھ لیں پھر ہم ان کی چپائی کے برعکس مہوئے مٹا دیں۔
تبرہ کریں گے۔

حضرت امیر المومنین معاویہؓ اور ان کی حکومت ایک نظر میں

شیعہ کی کتاب تحقیقی دستاویز میں سابق ادوار کے شیعوں کی طرح آپؓ پر بہت کچھڑا چھالا گیا۔ تو آپؓ کی منافی میں ہم دور میں مسلمان تقریر و تحریر سے اپنا فریضہ سرانجام دیتے آرہے ہیں۔ جیسے بصرہ میں حضرت امیر المومنین علیؓ نے اہل انصاریہ حضرت عائشہؓ سے غلطی کی شکایت کرنے کے بعد ان کو دنیا کی طرح جنت میں بھی حضور ﷺ کی بیوی فرمایا۔ جیسے کوفہ میں حضرت عمارؓ نے حسن المجتبیٰ اور سب مسلمانوں سے کہا تھا کہ حضرت عائشہؓ تمہارے نبیؐ کی جنت میں بھی بیوی ہیں۔ اور پھر مدینہ کوئی کرنے والوں کو 100/100 درے مار کر قتل کرادیا۔ اسی طرح آپؓ نے جنگ صفین کے بعد اپنے ساتھیوں کو حضرت معاویہؓ اور شامیوں کی بدگوئی اور غیبت سے روکا۔ (نیج البلاغہ) اور پورے ملک میں یہ سرکاری پیغام، سرکاری مراسلات فرمایا "کہ ہمارا اہل شام سے ٹکراؤ ہو گیا۔ حالانکہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دین ایک ہے، ہم ان سے دین میں کمی بات کا اضافہ نہیں مانگتے، نہ وہ ہم سے دین میں کوئی زائد بات چاہتے ہیں الا مرد واحد۔ دین و ایمان اور فرائض و واجبات میں ہم سب ایک اور پابند اسلام ہیں۔ صرف ہمارا حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے میں اختلاف ہوا۔ (وہ جلدی چاہتے ہیں تاخیر ہادی مجبوری ہے)۔ تو انہوں نے ہم پر قتل کا الزام لگا دیا۔ ہم اس جرم سے پاک ہیں۔ (نیج البلاغہ، طبری، ابن خلدون وغیرہ) پھر حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا۔ لوگو! میرے بعد امیر معاویہؓ کی حکومت کو ناپسند نہ کرنا (خوش ہونا) خدا کی قسم اگر یہ بھی

نہ رہے تو تم دیکھو گے کہ باہم لوگ لڑ کر ان کے سر کندھوں سے ایسے کٹیں گے۔ جیسے تھپے کاٹے جاتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126) نیز جب حضرت امام حسنؓ نے حکم نبویؐ آپؓ سے صلح و بیعت کر لی۔ معاویہؓ دشمنوں نے آپؓ پر قاتلانہ حملہ کر دیا زخمی کر کے مال و معالیٰ سب چھین لیا اور آپؓ مدینہ آگئے تو ایک مومن سفیان بن یحییٰ نے کہا اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے، رو سیاہ کر کے ہمارے ناک کاٹنے والے۔ تو حضرت حسنؓ نے فرمایا ایسا نہ کہو کیونکہ میں نے خود حضور ﷺ سے سنا تھا۔ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے کہ حضرت معاویہؓ حاکم بن جاکم کے میں نے یقین کر لیا کہ اللہ کا فیصلہ پورا ہو کر رہنے کا ثواب میں نے پسند نہ کیا کہ میرے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان لوگوں کے خون بہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126) اب خدا و رسول کا فیصلہ اور حکم آپؓ کے سامنے ہے۔ حضرت معاویہؓ سے فائدہ دیا سیاسی نقصان پانے والے حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کا عمل اور حکومت معاویہؓ ان لینے کا حکم بھی آپؓ کے سامنے ہے۔ کیا کسی مومن کو گنہگار ہے۔ کہ خدا و رسول اور اپنے ائمہ کی بات تو ہرگز نہ مانے مگر غیر مسلموں کے کہنے پر رات دن اس کی غیبت، بدگوئی میں لگا رہے۔ 20 مئی

گورنری اور 20 سال پُر امن فتوحات سے لبریز حکومت میں اسے کوئی اچھی بات نظر نہ آئے کہ غیر جانبدار ہو کر اس کا ذکر بھی کرے جیسے ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ سینکڑوں غیر مسلم بھی اس کا ذکر فرارخ دلی سے کرتے ہیں۔

حضرات اہلبیتؑ کے مزید 11 ارشادات سے اپنے ایمان کو منور فرمائیں:

1. حضور ﷺ نے اپنی بیوی ام حبیبہؓ سے کہا کیا تم اپنے بھائی معاویہ سے محبت کرتی ہو۔ اس نے فرمایا کیوں نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 140)
2. ایک موقع پر حضرت علیؑ نے فرمایا معاویہ میرے بھائی ہیں کا فریاقا ستم نہیں ہیں اور تم لوگ ان کو برا کہنے کے بجائے دعا کرو۔ (مکتوبات ربانی جلد 2 صفحہ 54، امیر معاویہؓ پر ایک نظر صفحہ 5)
3. حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ اپنی جماعت سے کہا اور اپنے حیداروں کی خدمت میں فرمایا "کہ یہ لوگ عنقریب تم پر غالب آجائیں گے کہ یہ اپنے امام (حضرت معاویہؓ) کے فرمانبردار ہیں اور تم اپنے امام کے نافرمان ہو۔ تم خیانت کرتے ہو۔ وہ امانتدار ہیں۔ تم زمین پر فساد کرتے ہو۔ اور وہ اس کی اصلاح کرتے ہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 حکومت معاویہ)

4. دستبرداری خلافت سے پہلے حضرت حسنؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں معاویہ کو ان لوگوں سے بہتر سمجھتا ہوں جو اپنے آپ کو برے شیعہ کہتے ہیں۔ (شیعہ کتاب جلاء العلون جلد 2 صفحہ 365) نیز حضرت حسنؑ نے فرمایا جو حضرت معاویہؓ کو برا کہتا ہے اس پر خدا کہ لعنت ہو۔ (الاستیعاب لابن عبد البر)

5. حضرت امام حسینؑ کو کوفیوں نے کہا بیعت معاویہ توڑ دیں۔ آپ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا۔ میں نے بیعت کر لی ہے اور اس سے وناواری کا عہد کیا ہے۔ اب بیعت توڑنا میرے لئے ممکن نہیں۔ (معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہؓ بھی معاہدہ کے پابند رہے تبھی تو حضرت حسینؑ نے بیعت نہ توڑی)

6. ایک دن حضرت معاویہؓ دمشق میں خطبہ جمعہ دے رہے تھے حضرت امام حسینؑ نے (ظلم لے کر) کہا اے آل محمد کے گروہ (سب مسلمانوں کو کہا) آخرت کے دن جو بھی کلمہ توحید و رسالت پڑھتا آئے گا وہ بخش دیا جائے گا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے پوچھا مجتبیٰ آل محمد ﷺ کے گروہ میں کون لوگ ہیں۔ تو فرمایا جو حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ (علیؑ) اور معاویہؓ کو گالی نہیں دیتے۔ (تاریخ اسلام بحوالہ سیدنا معاویہ صفحہ 125 از فاروقی)

یہاں سے پتہ چلا کہ حضرت معاویہؓ جمعہ پر سب علیؑ نہ کرتے تھے ورنہ حضرت حسینؑ ٹوک دیتے۔ رافضی نے یہ سب حوالہ جات لٹا دیئے ہیں۔

7. حضرت عقیل بن ابی طالبؓ حضرت علیؑ کے حقیقی بڑے بھائی تھے۔ شیعہ مؤرخ عمدۃ الطالب لکھتے ہیں۔

”کہ عقیل اپنے بھائی علی علیہ السلام سے ان کے عہد خلافت میں الگ ہو گئے تھے اور جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ دیا۔“ علیؓ عقیلؓ دونوں کے دشمن کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے بھائی کو خرچ نہ دیا تھا وہ لالچ کر کے حضرت معاویہؓ کے پاس چلے گئے یہ بہتان ہے۔ بات یہ ہے جسے فقیہ باز چھپاتے ہیں۔ کہ قاتلان عثمانؓ آپ کے درباریوں نے سکے بھائی عقیلؓ کو آپ سے بھگا دیا۔ جیسے بڑے صحابہؓ کو بھگا چکے تھے۔

8۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ: حضرت نبی و علیؓ (علیہما السلام) کے چچا زاد بھائی ہیں۔ یہ صفین میں حضرت معاویہؓ کے خلاف 10 ہزار لشکر کے افسر اعلیٰ تھے۔ سبائیوں نے خیانت کی تہمت لگا کر آپ کو بصرہ کی گورنری سے ہٹا دیا۔ مگر یہ پھر حضرت علیؓ کے ساتھ وابستہ رہے۔ ہاں آپ کی شہادت کے بعد یہ حضرت معاویہؓ کے بڑے مداح اور ثناء خواں ہو گئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار کسی نے حضرت معاویہؓ پر نکتہ چینی کی یہ بے ساختہ بولے انہیں کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ فقیہ اور مجتہد ہیں۔ (البدایہ)

9۔ ایک بار ابن عباسؓ دمشق سے واپس آئے تو اہل مدینہ سے فرمایا

”معاویہ کا حلم ان کے غصہ پر اور فیاضی ان کے جمل پر غالب ہے وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ قطع نہیں کرتے لوگوں کو ملاتے ہیں جدا نہیں کرتے میرے ساتھ ان کے تمام معاملات درست رہے“

10۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار اہل بیت کے بزرگ حضرت علیؓ کے پیچھے اور داماد ہیں۔ ابن عباسؓ کی طرح صفین میں 10 ہزار فوج کے قائد تھے۔ لیکن بیعت حسن کے بعد یہ بھی حضرت معاویہؓ سے مل گئے۔ تعلقات دوستانہ اور خوشگوار رہے۔ حدیث ہے کہ اپنی بیٹی سیدہ ام محمد کا عقد یزید بن معاویہ سے کر دیا اور اپنے لڑکے کا نام معاویہ رکھا تھا“

(جلاء الاحیون صفحہ 186) بحوالہ سیدنا معاویہؓ از ضیاء الرحمن قادری

11۔ امام باقرؑ نے فرمایا جو کچھ حضرت امام حسنؑ نے کیا وہ اس امت پر ظلوغ ہونے والے سورج سے بہتر تھا۔

(بحار الانوار جلد 10 صفحہ 164)

مسلمان اقلیتیں۔ اختلاف کے باوجود سب اہل بیت تو حضرت امیر معاویہؓ سے مل گئے مگر ایک فرقہ ابھی تک دشمنی چلا آ رہا ہے۔ ہم کیسے اسے مومن اور مسلمان کہیں؟

اصحاب رسولؐ پر سب دشتم کا الزام کیسا ہے:

عہدی مرتضوی میں حادثات ان کے علل و اسباب اور طالبین قصاص کی مجبوری اور پھر بھی اہلسنت کے ہاں ان کی اجتہادی غلطی ہم بتا چکے ہیں۔ اب ہر مسلمان کو چاہئے تھا کہ وہ پوری امت کے اس فیصلے پر یقین کر لیتا اور صحابہؓ کے دیگر گروہوں کے متعلق لب کشائی سے باز رہتا مگر کیا کریں آپ کی جماعت سے خارج ہو کر آپ کا قاتل ایک گروہ حضرت علیؓ کے خلاف کہتا

باب چہارم

اور کہا آ رہا ہے اسی کا دوسرا بھائی رافضی جو تقیہ کو اپنے بھاد کا بڑا ہتھیار بنا کر چلا آ رہا ہے۔ وہ طالبانِ تقیہ کی کردار کشی ان پر جوئے الزامات پھر ان کی اپنی بناوٹی تاریخ میں اشاعت اور ہر ممکن موقع پر تقریر و تحریر میں اپنی دشمنی اٹھا کر رہا ہے۔ چونکہ ہم مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک مسئلہ ہے۔ کہ ہم جمہوٹی تاریخ پڑھ کر سب و شتم سے دونوں کو ملوث کریں۔ بلکہ ہم تو ان میدانِ باؤں سے مرتع گناہوں سے قرآن و سنت کے بتائے ہوئے ان کے مسلمانہ کردار اور رخصاءِ پنجم کی تصویر صادق سے ان کی مظاہن سے برأت کرتے ہیں۔ اپنا اور نیک مسلمانوں کا ایمان بچاتے ہیں۔ تو سب و شتم کرنے والا کردہ اپنے اماموں کو بھی ایسا بنانے والا ہماری کمزوری پر خوش ہوتا ہے جیسے ایک بازاری آدمی شریف کو گالیاں دے کر اپنی فتح پر ناز کرتا ہے۔

ہماری اس شریفانہ کمزوری سے دشمن اصحابِ رسول ناجائز فائدہ یوں اٹھاتا ہے کہ اہل بیت کا مرتبہ و مقام ہر بنی مسلمان کا حصہ ایمان ہے۔ وہ جب روافض کی بنائی پھیلائی ہوئی تاریخ کی جعلی روایات سے ناواقف ہے۔ مذہبِ شیعہ اور اس کی چالوں کو نہیں جانتا۔ آگاہ ہو گا کہ فلاں شخص نے حضرت علی و اہل بیت کو ایسا کہا تھا۔ تو وہ غیبے میں اس شخص کو صرف برا ہی نہ جانے گا بلکہ اسے برا بتانے کے لئے اس جمہوٹی روایت کو نقل در نقل کرتا جائے گا پھر رافضی اس ایک جھوٹ کو 100 جھوٹ باحوالہ بنا کر مظاہن کی کتاب بھر دے گا۔ اور ناواقف جذباتی حبِ رسول و آل رسول سے سرشار مسلمان کے سامنے وہ چاہن جائے گا۔ یہی کچھ شیعہ مؤلف نے تحقیقی دستاویز میں کیا اور حضرت امیر معاویہؓ پر اس چوتھے اور آخری باب میں الزامات کا انبار لگا دیا۔ اصولاً اس کتاب میں مذکور تمام حوالہ جات سب و شتم کا یا دیگر الزامات کا ذبیہ کا یہ جواب کافی ہے جیسے ارشاد نبوی ہے۔

"كُفِيَ بِالْمَرْءِ كُذْبًا اِنْ يَحْدُثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ" (مشکوٰۃ) ایک آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کسی سائی ہر بات کہتا پھرے (اور جھوٹ سچ کی تحقیق نہ کرے) تاہم اس دلا زار، وادی خارزار اور گندے نالہ میں ہم مجبوراً گھستے ہیں تاکہ شیعہ بھی جواب سے مطمئن ہو جائے۔ اور یہ کچھ اپنی کارروائی کا رد عمل جانے۔

اے باد صبا! بس ہمد آدودہ تست

پہلے چند اصولی باتیں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ سب و شتم کے لغوی معنی میں برائی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جیسے سبہ سباً و سیباً سخت گالی دینا۔ متعدد میں نیزہ مارنا وغیرہ الشبہ جس کو لوگ بہت گالی دیں نیز عمار اور بے عزتی کے معنی بھی ہیں۔ مصباح اللغات صفحہ 355 طبع دیوبند شتم کے بھی یہی معنی ہیں۔ الشتم و الشتماء برے چہرے والا بدخلق (ایضاً)

معلوم ہوا سب و شتم کے معنی گالی دینے، عار دینے کی بات کرنے اور بے عزتی کرنے کے ہیں۔

ماظن من تیرہ الصارم السلول صفحہ 534 پر رقمطراز ہیں۔

کچھ الفاظ کا معنی لغت سے نہیں عرف عام سے متعین ہوتا ہے۔ تو اذی۔ تکلیف اور سب و شتم کو بھی عرف

عام کی طرف لوٹایا جائے پس اہل عرف اور عوام الناس جس لفظ کو گالی تنقیص شان و عیب گیری اور اعتراض وغیرہ میں شمار کرتے ہوں تو ایسا لفظ سب میں داخل ہوگا۔

2۔ قاتلین عثمان پر حضرت معاویہؓ اور آپ کے گورنروں کی تنقید کو سبائیوں نے سب و شتم کہہ کر جعلی تاریخ کا حصہ بنادیا کیونکہ جتنے حوالوں میں حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے گورنروں کی طرف گالی دینے کی نسبت کی گئی ہے کسی میں وہ گالی کے الفاظ ذکر نہیں کیے جاتے جو وہ بولا کرتے تھے۔ تاریخ میں ان کی تشریح یہ ملتی ہے کہ جب بنو امیہ حضرت عثمان کی مظلومانہ شہادت بیان کرتے تاکوں کا ظلم بتاتے یا حضرت علیؓ کا ان کو پناہ و تحفظ دینا اور بدلہ نہ لینا یا نہ لے سکتا بتاتے۔ تو سبائی شور مچا دیتے کہ یہ حضرت علیؓ کو گالی دے رہا ہے۔ ایسی باتیں صرف ایک لفظ سب و شتم سے تاریخ میں لکھ دی جاتیں ایسی تاریخ مرتب کرنے والے بنو عباس تھے۔ جو بنو امیہ کے سخت دشمن اور بنو ہاشم کے حامی تھے۔ پس اسی زیادہ سے زیادہ قاتلین عثمان پر تنقید کو سب و شتم بر علیؓ سے تعبیر کیا جاتا رہا۔ جیسے لغت و عرف کا معنی آپ جان چکے۔ یہ کوئی ماں بہن کی گالی نہ تھی۔ ایک پچھلی حکومت کی پہلی حکومت پر تنقید ہوتی تھی۔ جیسے اب بھی سیاستدان ایک دوسرے کی پالیسی پر کرتے ہیں۔ اور حزب اختلاف والے حکومت پر کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ کے افسردہ گورنر حضرت عثمانؓ اور آپ کے گورنروں پر کرتے تھے۔ اسی طرح جب اموی دور حکومت آگیا اور وہ قاتلان عثمان کے کثرت اور حضرت علیؓ کی نرمی بتاتے تو یہ ایک قسم کی معاصرانہ حکومت کی پالیسی پر تنقید تھی۔ بس مخالفوں نے اس کو مختصر کئے لفظ سب و شتم سے تعبیر کر دیا۔ اور عوام کے جذبات بھڑکاتے آ رہے ہیں۔

3۔ اب جو لوگ غیر صحابی ہو کر صحابہ کرامؓ پر ایسی عیب گیری، تنقیص شان، اعتراضات سخت دشمنی رکھ کر کرتے رہتے ہیں ان پر سب و شتم کا اصل اور حقیقی معنی فٹ آئے گا۔ جو شریعت میں حرام ہے۔ مثلاً کسی کا عیب گناہ اس کی غیر موجودگی میں بتانا ناخبت ہے۔ جو حقوق العباد کا کبیرہ گناہ ہے۔ خدا نے اسے بھائی مردہ کی لاش کھانا بتایا ہے۔ پھر کسی پر حق بہتان اور تہمت لگانا (افزودہ) جھوٹا گناہ اس پر تمھو پنا) مزید بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح کسی گناہ کا بار بار کسی حق کو طعنہ دینا لوگوں کے سامنے بے عزت کرنا حق گناہ ہے۔ کسی کے معلوم گناہ منکروں کرنے کے لئے حق کو لگانا جاسوسی کرنا، تاریخ چھاننا، غلط نیت سے قرآن و سنت سے عیب جوئی کرنا گزرے ہوئے 5 نیک لوگوں کی کردار کشی میں محقق بننا بڑا سخت گناہ ہے پڑھئے پارہ 26 رکوع 14۔

جعلی تاریخ سازوں نے حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے گورنروں پر گالی کی تہمت لگا کر اتنا گناہ نہیں کیا جتنا ایک فرد ہر دور میں یہ پانچ گناہ کرتا آ رہا ہے اور اپنے معصوم اماموں کو بھی ایسا جانتا ہے۔ اور اپنی کتابیں ان جرائم سے بھر دی ہیں یہی گناہ اس فرقہ کا اور ہٹا کچھونا، پچپان و شعار ہے۔ اللہ ہم کو بچائے۔ شیعہ حوالہ جات سے اب ذرا جگر تھام کر پڑھئے کہ وہ مرزاہوں کی طرح ہیں کہ مرزائی بھی شیعوں کے شاگرد ہیں ساری باتیں مرزائیوں نے شیعوں والی کی ہیں۔ شیعہ پہلے سے یہی کہتے ہیں اور تقیہ میں چھپاتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے تھے بھی جلدی کا فرقہ اردو لوائے گئے۔ سب صحابہ و امت محمدیہ کو کتنی سخت گالیاں دیتے ہیں۔

نہ کفر کفر نہ باشد ہم اپنی صفائی کی خاطر یہ لکھنے پر مجبور ہیں۔

1- سب منکر جہنمی ہیں:

ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ حقیقہ الہی صفحہ 163،
نیز رسالہ معیار الاخیار صفحہ 8 میں ہے کہ اے مرزا جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہو گا وہ خدا اور رسول کی
نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔
حق الیقین میں یہی شیعوں کا عقیدہ مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ جو بار بار بتایا جا چکا ہے۔

2- مسلمانوں سے قطع تعلق:

مرزا کہتا ہے تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں۔ بالکل ترک کرنا پڑے گا (حاشیہ تحفہ کوثر ص 27)
غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ (شیخ المصلیٰ صفحہ 382)
"میں تم کو بتا کید منہ کرتا ہوں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔ (الحکم فروری 1903ء)

شیعہ بھی کہتے ہیں تمام مسلمانوں سے ان کا الگ خاص مذہب ہے۔ کلمہ نماز، روزہ، حج، تمام دینی امور میں ان کے
طریقے اور مسائل الگ تھلگ ہیں۔ متن قرآن، تفسیر، حدیث فقہ، اصول عقائد، اعمال غرض ہر شعبہ میں لڑ پڑ بھی الگ ہے وہ کسی
عام مسلمان سے نہ قرآن و سنت سیکھتے ہیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ملت قادیانیہ کی طرح، شیعہ علی اور ملت جعفریہ کہلاتے
ہیں امت محمدیہ کہلانے پر کبھی فخر نہیں کرتے جیسے کلمہ، توحید و رسالت پر کبھی فخر نہیں کرتے۔ جیسے قادیانی کسی مسلمان کو رشتہ نہیں
دیتے نہ ان کا جنازہ پڑھتے ہیں (دیکھئے انوار خلافت صفحہ 94-95)

اسی طرح شیعہ مسلمانوں سے رشتہ نامطلوب نہیں کرتے نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں ہاں فقہ سب امور میں دھوکہ دینے کے لئے
بائز ہے۔ اگر کوئی سنی کا جنازہ قیقہ کر کے پڑھے، تو یہ بددعا کرتا ہے۔ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے۔ (فردوس کافی)
اور اسے وہ معاذ اللہ امام حسینؑ کی سنت بتاتا ہے

3- کلمہ میں علیحدگی:

چوتھی صدی سے شیعہ الگ کلمہ و آذان بنا کر مسلمانوں سے علیحدہ چلے آ رہے ہیں۔ (علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و
خلیفہ ہلالصل) اگرچہ قرآن و حدیث اور ان کی کسی مستند اور بنیادی کتاب میں یہ مذکور نہیں مگر ہر شیعہ پڑھتا ہے۔
قادیانیوں نے بھی 74ء تا 1874ء میں ایک معبد پر یہ کلمہ لکھا لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ (بحوالہ جہان 10 دسمبر 1974ء)
مرکوا کے دھوکہ بخند کی کتاب نماز ہم نے دیکھی اس میں دو کلمے الگ الگ لکھے ہیں۔ مسلمانوں کا کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ۔ (مومنوں کا) کلمہ ایمان..... علی ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہ۔
جوباقی سب شیعوں سے الگ اور ان کے کلمہ سے کم ہے۔ نامعلوم کونافرقتہ شیعہ کامل مومن ہے اور کونسا ناقص مومن ہے۔

4- تمام مسلمان کنجریوں کی اولاد ہیں:

مرزا کہتا ہے۔ ہر مسلمان مجھے مانتا ہے۔ اور میری دعوت قبول کرتا ہے۔ الا ذریۃ البغایا مگر کنجریوں کی اولاد نہیں مانتی۔
(آئینہ کمالات اسلام)

شیعہ کے امام جعفر صادق بھی فرماتے ہیں۔ واللہ یا ابا حمزۃ ان الناس کلہم اولاد البغایا ما خلا شیعتنا۔
(روضہ کافی) ”اے ابو حمزہ خدا کی قسم سب لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں سوائے ہمارے شیعہ کے“

5- تمام مسلمان سورتزیر اور لعنتی ہیں:

مرزا کا یہ شعر مشہور ہے:

ان العدی صارو خنازیر الفلا و لساء ہم من دونہن الا کلب
(ترجمہ) میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتوں سے بڑھ کر ہیں۔ (نجم الہدیٰ صفحہ 10)

شیعہ کے امام صادق امت محمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

”ہذہ الامۃ اشباہ الخنازیر ولیہ لما ہذہ الامۃ الملعونۃ“ (اصول کافی جلد 3 صفحہ 337 فردوس کافی)
(ترجمہ) یہ امت تو خنزیروں جیسی ہے یہ کیا لعنتی امت (محمدیہ) ہے معاذ اللہ

6- تمام مسلمانوں کو قتل کرنے کا منصوبہ:

خلیفہ تادیان کہتا ہے۔

”اب زمانہ بدل گیا ہے دیکھو پہلے جو کچھ آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر اب سچ اس لئے آیا

کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ (عزنان الہی صفحہ 94)

شیعہ کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رحمت کے لئے بھیجا ہے مگر تمام آل محمد امام محمدی کو غضاب کے لئے بھیجا
(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 611)

چنانچہ آپ 313 مومنوں کو ساتھ لے کر تمام امت محمدیہ سے (کافروں سے نہیں) جنگ لڑیں گے اور امام حسینؑ کا انتقام لیں

گے۔ (کیا عتار ثقفی نے 65ھ میں جو 80 ہزار مسلمان مارے تھے پورا انتقام نہ تھا)

حتیٰ کہ روضہ محمدیہ کو گرا کر (الحیاء باللہ شیخین کی لاشوں) (ہری بھری تازہ زندہ) کو پاہر نکالیں گے اور انتقام لیں گے۔ (اصول کافی)

(اپنی نانی) حضرت عائشہؓ کو بھی (زندہ) قبر سے نکال کر حذو لگائیں گے اور حضرت فاطمہؓ کا بدلہ لیں گے۔

(حیات القلوب جلد 2 صفحہ 611)

7۔ تمام مسلمان کافر اور مرتد ہیں:

مرزائیوں کا یہ عقیدہ ختم نبوت کے جاننے والے ہر مسلمان کو معلوم ہے۔

شیعہ کا بھی سنئے اصول کافی جلد 2 باب ثلثۃ عدد المؤمنین، حیات القلوب، حق الیقین، جلاء العیون سب شیعہ کتابوں میں ہے۔

”کہ حضور ﷺ کے بعد تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ (کیونکہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی

انہوں نے بیعت جو کر لی تھی) سوائے حضرت ابوذرؓ و حضرت مقدادؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے“

8۔ اہل مکہ و اہل مدینہ بھی سب کافر ہیں:

مرزائیوں کا یہ عقیدہ تو سب کو معلوم ہے۔

شیعوں کا سنئے حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔

”اہل شام (حضرت معاویہؓ وغیرہ جالین قصاص مسلمان) رومیوں (عیسائیوں) سے بدتر ہیں۔ اور اہل

مدینہ مکہ والوں سے بدتر ہیں۔ اور اہل مکہ خدا کے کھلے منکر ہیں“ _____ دوسری روایت میں ہے۔

”کہ اہل مکہ کھلے کافر اور مدینہ والے ان سے 70 گنا زیادہ پلید ہیں۔ (اصول کافی جلد 2 صفحہ 410)

ان سب کے کافر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب خلفاء راشدینؓ کو ائمہ برحق مانتے ہیں۔ نبوت کی کماٹی کو ختم کرنے والا عقیدہ

امت نہیں مانتے اگر کوئی مسلمانوں کی جماعت مرزائیوں کی طرح ان کا عقیدہ تکفیر المسلمین اسہلی میں پیش کرے اور جوابی فتویٰ

لگوا چائے تو یقین جانئے ایک کبرام مٹ جائے گا۔

9۔ انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین کی توہین:

مرزائے حضرت عیسیٰؑ سے لے کر امام حسینؑ تک کی توہین کی ہے۔

”سبح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ بیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا“

(مکتوبات احمدیہ صفحہ 277)

شمس الاناریٹ میں یہ بہت طویل اندوہناک موضوع ہے۔ اسی تحقیقی دستاویز میں آپ ہزاروں دلائل و احوالے پڑھ چکے ہیں۔

تفسیر یہ کہ کون کرام اور 12 ائمہ اور ان کو شرکاء فی المنیۃ اور اجزائے محمدؐ ماننے والے شیعہ گروہ کے سوا امت کا ایک فرد بھی نہیں۔

جن پر خصوصاً یا عموماً لعنت اور تہرانہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و حضرت معاویہؓ و حضرت طلحہؓ

حضرت زبیر جملہ صحابہ کرام اہل بیت خصوصاً حضرت عائشہؓ حضرت خضہؓ پر بیات رسول -- بصورت الکار و علم اور سب -- دامادگان رسول، آپ کے چچ، خالو جان، چچا زاد، پھوپھی زاد برادران، تمام صحابہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کو نام بہ نام کلمہ لغتیں کی گئی ہیں یا ان کو ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر و دوزخی اور ملعون کہا گیا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمارؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت مدینہؓ حضرت سلمان فارسیؓ کے ایمان میں بھی کٹرے نکالے ہیں (اصول کافی)

10- حضرت امام حسنؑ حضرت معاویہؓ کو سب کرتے ہیں:

جلالہ اعلیٰ وغیرہ میں ہے۔

”کہ حضرت حسنؑ معاویہؓ کے پاس شاعی دورہ کرتے لاکھوں روپیہ وقفہ ملا مگر اپنے بی بی خواہوں میں حضرت معاویہؓ کو جل گئی بھی سناتے تھے“

نچہ البلاغہ جیسے شیعہ عقیدہ کے مقدس مجلہ -- صحیح تراز قرآن -- سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؑ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کے علاوہ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور ان کے وحی حضرت ابوالعاصؓ جس کی بیٹی امامہ بنت زینبؓ دختر نبویؐ سے آپ نے دوسری شادی کی۔ سب کو برا بھلا کہتے تھے۔ (معاذ اللہ) جبکہ اس گناہ سے حضرت علیؑ کو بچانے کی روایات خلاصہ نچہ البلاغہ سے ہم نے نقل کی ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی اہل بیت پر فحاشی اور ان کی اس پر فحاشی ایک روایت سے ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حسن بن علیؑ اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ نے حضرت معاویہؓ کی طرف آدمی بھیجا کہ ہمیں کچھ مال دو حضرت امیر معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم ان کی طرف یا ہر ایک کی طرف الگ الگ بھیجے۔ حضرت علیؑ کو اس کا پتہ چل گیا تو ان کو ڈانٹا کہ کیا تم کو شرم نہیں آتی یہ وہ شخص ہے کہ اس کی آنکھ میں ہم صبح و شام سو باتیں ہیں۔ یعنی برا کہتے رہتے ہیں اور تم ہانپی ہو کہ اس سے مال مانگتے ہو ان دونوں نے کہا آپ نے تو ہمیں محروم کر دیا اور وہ ہم پر فحاشی کرتا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 532)

اللہ اکبر ہمیں سے اعزاز دے گا کہ جو شخص زندگی میں حضرت علیؑ کے گھرانہ پر اتنا فحاش ہے کیا وہ مرنے کے بعد علیؑ کو گالی دینا ہوگا؟ یہ فحاشی کا بہتان ہے جو اس نے لگایا۔ اور دوسری صدی کی اپنی ایک تاریخ میں لکھا یا جو نقل در نقل ہو کر پندرہویں صدی میں ہم کو بھی پریشان کر رہا ہے بالکل جھوٹ۔ کیا جہد میں ان کو ٹوکے والا ایک بھی مسلمان نہ تھا۔ تبھی تو شیعہ سب کو بے ایمان کہتا ہے۔

”حضرت علیؑ کو گالیاں“ دیتے تھے کے حوالہ جات پر ایک نظر:

۱۔ مردان کا حضرت علیؑ پر سب کرنا غلط ہے۔ اسی عکس منظر پر ہے۔

کہ حضرت امام حسنؑ کی وفات پر مردان رو تا تھا جب جنازہ پڑھ چکا۔ جو امام حسینؑ کے حکم سے گور نہ میں سعید بن العاص اموی نے پڑھایا تھا۔ اے مردان حسن پر رو رہے ہو۔ جب کہ زندگی میں اسے کتنی تکلیف پہنچاتے تھے اور گھبراہٹ میں ہاتھ کاٹتے ہو مردان نے کہا میں جس کے ساتھ یہ کرتا وہ پہاڑ سے بھی اونچا تھا (صواعقِ محرقة صفحہ 255)

قاضی ابوبکر بن العربی العواصم من القواصم صفحہ 89 میں فرماتے ہیں

”صحابہ کرام تابعین اور فقہاء کرام کے ہاں مردان بن الحکم امت کے بڑے عادل لوگوں میں سے تھا..... فقہاء امصار اس کی تنظیم کرتے خلافت کو تسلیم کرتے اور اس کے فتوؤں کی طرف رجوع کرتے تھے روایت پر اعتبار کرتے تھے۔ رہے اخباری اور ادلی بے وقوف تو وہ اپنی جیسی بات کرتے تھے۔“

2۔ عمرو بن العاص کا حضرت علیؑ کو برا کہنا راوی کا وہم ہے۔ در نہ اسی صفحہ پر ہے کہ خوش طبعی سے تعریف کرتا تھا۔

3۔ الکامل کا حوالہ بھی دل لگی والا ہے۔ کرام المؤمنین سے دل لگی اور مزاح کے طور پر کہا۔ اماں جمل میں تو شہید ہو جاتی تو اچھا تھا حضرت علیؑ پر تنقید تو کرتے۔ چونکہ بڑا مدبر فاتح مشہور صحابی ہے اماں عائشہؓ سے ایسا مزاح کر سکتا ہے۔

4۔ نقل المفتی والسائل میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ پہلے اموی سلاطین جو حضرت علیؑ پر طعن و تشنیع کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے بند کر کر اکر اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کا حکم دیا۔

ج: وہ گور زاپنے کئے کے خود زار تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نہ تھے۔

5۔ خلیفۃ الزاحد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی تعریف میں یہی ہے کہ تنقیدی بدعت بند کرا دی تھی اور آیت عدل و احسان جاری کرائی

نہ: مصنف کی اپنی تعبیر ہے کہ حضرت معاویہؓ پر تنقید کرتا ہے۔ خدا اسے معاف کرے ہم ایسا نہیں کرتے۔ اگر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا یہ کردار شیعہ دوستوں کو پسند ہے تو وہ بھی مسلمانوں کی طرح اس پر عمل کریں خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ کرامؓ کی بدگوئی

حرام جانیں۔ لعنت و تہرے نہ پڑھیں۔

6۔ البدایہ والنہایہ کے حوالہ سے ہے۔

نہ: رائیسی کی بددیانتی ہے یہ جھوٹا جرم لعن بر اہل بیتؑ تو نقل کر دیا مگر جو اہل بیتؑ نے حضرت معاویہؓ اور اس کے 17 افراد پر لعنت کرنے میں پہل کی اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گیا پوری روایت یہ ہے۔

ابوحنفہ (کذاب شیعہ) نے ابو حبابؓ لکھی۔ مشہور دروغ گورافضی۔ سے روایت کی ہے

کہ جب حضرت علیؑ کو حضرت عمرو بن العاصؓ کی کاروائی کی خبر پہنچی تو اپنی دعائے قنوت میں حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت ابولاعوراء سلمیؓ، حضرت حبیب بن مسلمہ الضحاک بن قیسؓ، حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولیدؓ اور حضرت ولید بن عتبہؓ پر لعنت کرنے لگے۔ جب یہ خبر حضرت معاویہؓ کو پہنچی تو وہ بھی (معاذ اللہ) اپنی قنوت میں حضرت علیؓ، حضرات حسینؓ، حضرت ابن عباسؓ، اشتر نخعیؓ پر لعنت پڑھنے لگے۔

پھر امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ ولا یصح هذا۔ یہ روایت غلط ہے۔ بس اسی جھوٹے شیعہ ابوحنفہ، جھوٹے استاد کلیں کی روایت پر لعنت باز شیعوں کا ایمان ہے اپنے اماموں سے پہلے لعنتیں کراتے ہیں۔ اور عالمی قانون پہل کرنے والا زیادتی کرتا ہے سچ ہو جاتا ہے۔ پھر ساری دنیا میں ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں۔ کہ معاویہؓ حضرت علیؓ پر اور اس کے حامیوں پر لعنت کرتا ہے مگر یہ روایت پوری روایت بیان نہیں کر سکتے۔ ہم تو اس روایت کو بھی جھوٹا کہتے ہیں۔

7۔ قنوت معاویہؓ میں جو لعنت کا ذکر ہے جھوٹ ہے یا پہلی روایت کی طرح غلط ہے۔

8۔ علیؓ کا سہ از قاضی مظہر حسینؒ کی یہ روایت ابن خلدون سے تاریخ ابن جریر کی طرح جھوٹی ہے۔

9۔ الامام زیدؒ سے بھی وہی جھوٹا حوالہ دیا ہے۔

10۔ الخلفاء الراشدون سے بھی یہی حوالہ ہے۔ لہٰذا کے الفاظ کی تشریح نہیں کی ہے۔ مراد تنقید ہے۔

11۔ الحسینؑ مہتری سوددی کی طرح اصحاب رسولؐ پر عیب جوئی میں بے باک تھا۔ جھوٹی تاریخ ایسوں کو پیاری لگتی ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ اسی صفحہ پر اٹھ احسین لکھتا ہے۔

”غیرہ نے دس سال اس طرح گزارے کہ خود بھی خوش رہے دوسروں کو بھی خوش رکھا حکومت نبھی ان سے راضی رہی اور رعایا بھی مطمئن“ نیز لکھا ہے کہ (کوفہ و عراق کے) شیعوں کے ساتھ ان کا طرز عمل اس سے بھی زیادہ نرمی اور درگزر کا تھا ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔ بعض اوقات شیعوں نے ان سے سخت کلامی کی تو ان کو سمجھا دیا اور نرمی سے پیش آئے۔ ان کی کوئی بات شیعوں کو ناگوار نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنے کے جس پر وہ جدید حکومت کے تحت مجبور تھے“

حدیبیہ کے موقع پر آپؐ کی پہرہ داری بیعت اور جنت کی بشارت پانے والے ایک بزرگ صحابی پر یہ بدظنی کا بہتان ہے کہ حضرت علیؑ جیسی محبوب خدا اور رسولؐ مہتری حکومت کے دباک پر برا بھلا کہتے اور شیعہ بھی خوش تھے۔

پھر اٹھ احسین نے حجر کے بارے میں حضرت معاویہؓ پر بہت الزامات لگائے ہیں جن کی تردید آگے آجائے گی۔ تصادم اور مقدم کی صورت میں فریقین کو عدالت میں برابر کے حقوق ملتے ہیں تو کسی کو برا بنانا قانوناً جرم ہے۔

12۔ حدیث بخاری از حذیفہ بن الیمان در فتن شروع بخاری سے یہاں دیکھی اور لکھی جائے جس میں شر، خیر، دُخ اور دعاۃ ابواب جہنم کا ذکر ہے۔

جواب: علامہ ابن حجر شرح بخاری فتح الباری جلد 13 صفحہ 36 میں فرماتے ہیں۔ قلت ”میں کہتا ہوں کہ پہلی شر سے مراد وہی فتن ہیں جنکی طرف حضور ﷺ نے اشارے فرمائے (کہ جل و مغین میں اپنے ہاتھ بند رکھنے والا کھولنے والے سے بہتر ہوگا) اور خیر سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت علیؑ و معاویہؓ نے 38ھ میں صلح کر لی (اور حضرت حسنؑ نے بیعت کر کے تحویل کر دی) اور دعوئیں سے مراد ان دونوں کے دور خلافت میں وہ غلط کام ہیں جو ان فردوں نے کئے جیسے زیاد نے عراق میں کئے اور خارجیوں نے حضرت علیؑ (و معاویہؓ) کی مخالفت کی اور ابواب جہنم پر کھڑے داعیوں سے مراد یہ ہے کہ خوارج وغیرہ حکومت پر قابض ہونا چاہتے تھے اسی کی طرف آپ کا اشارہ ہے کہ جماعت مسلمین اور ان کے امام (علیؑ و معاویہؓ) سے چٹ جاؤ“

13۔ تاریخ ملت سے کہ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے آیت عدل و احسان خطبہ جمعہ میں داخل کر لی۔

14۔ علامہ شبلی بڑے آدمی ہیں۔ مگر تاریخ کا جھوٹا پروپیگنڈہ نقل کرنے پر مجبور ہیں۔ اور بتانا یہ چاہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے فضائل کو لوگوں نے دبائے۔ سینکڑوں حدیثیں حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل میں بنوائیں۔ مگر محدثین نے علانیہ منادی کرادی کہ یہ جوبنی رواہ ہیں آج حدیث کا فن اس خس و خاشاک سے پاک ہے۔ (سیرت النبیؐ جلد 1 صفحہ 87)

15۔ شاہ معین الدین ندوی نے حضرت حجر بن عدی کی علیؑ سے محبت حاکم کو فخر حضرت مغیرہ بن شعبہؓ پر سنگباری کرنا اس کا اسے 5000 درہم انعام دے کر راضی کرنا لکھا ہے۔

”کہ حضرت علیؑ پر تنقید کے جواب میں وہ بھی حضرت مغیرہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو برا بھلا کہہ کر بھڑاس

نکال لیتے تھے حضرت معاویہؓ اس پر باز پرس نہ کرتے تھے۔ (یعقوبی شیعہ جلد 10)

16۔ مسلمانوں کے عروج و زوال سے ہشام کا سب و شتم بند کرنا لکھا ہے اور یہ تعصب بھی لکھا ہے کہ ہشام نے طواف کے موقع پر حضرت زین العابدینؑ کے متعلق کہا لا اعرلہ تو فرزدق نے مدح زین العابدینؑ میں شاعر ارقصیدہ پڑھا صفحہ 54

17۔ سیرت العثمانؓ شبلی میں وہی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا لعن طعن بند کرنا لکھا ہے۔ صفحہ 23

18۔ اعلیٰ شاہ صاحب نے بھی حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بارے میں لکھا ہے وہ ایک جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی اور رہنما حدیبیہ علیہم السلام رضوان میں سے ہیں۔ ہر موقع پر نہایت اہم خدمت انجام دی اور نہایت جانثاری کا ثبوت دیا۔ لیکن ان کا دل حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی طرف سے صاف نہیں تھا کیونکہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ نے ان کا ایک مشورہ قبول نہیں کیا تھا“ صفحہ 157

”مشورہ دیا حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے استحکام کے لئے یہ تھا کہ قتیلین عثمانؓ کو ساتھ نہ ملائیں۔ بحیثیت قاتل مجرم الگ رکھیں۔

حضرت معاویہؓ کو ابھی معزول نہ کریں۔ سب لوگوں کو ساتھ ملائیں "مگر آپ نے یہ قبول نہ کیا جب کہ حضرت امام حسنؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی یہی مشورہ تھا۔ آپ نے قاتلین عثمان پر اعتماد کر کے ان کے مشورے ماننے پر آپ کو سب مسلمانوں نے لڑا کر پھر آپ کو شہید کر ڈالنے پر خوش ہوئے۔ حافظ ابن عساکر اور ابن کثیر اپنی تاریخوں میں لکھتے ہیں۔

"ولما ولي عيسى بن ابي طالب الخلافة و اشار عليه كثير من امراء و ممن باشر قتل عثمان ان يعزل معاوية و يولي عليها سهل بن حنيف فعزل له فلم ينتظم عزله و النصف عليه جماعة من اهل الشام و مانع عليها عليها". (البرداء والنہایہ جلد 8 صفحہ 409)

(ترجمہ) جب حضرت علیؓ خلیفہ بنے تو آپ کو اپنے بہت زیادہ افسروں نے یہ مشورہ دیا جو حضرت عثمان کے قتل میں شریک تھے کہ معاویہ کو معزول کر کے سهل بن حنیف کو گورنر شام بنادیں حضرت علیؓ نے معاویہ کو معزول تو کر دیا مگر عزل ٹھیک ثابت نہ ہوا آپ کے گرد شامی جمع ہو گئے علیؓ کو یہاں نہ آنے دیا۔

ہم تو ادب سے خاموش اور کچھ کہنے سے قاصر ہیں۔ آپ کا یہی اجتہادی اختلاف قاتل عثمان مشیروں کے مطابق اور اپنے پرانے دوستوں اہل مدینہ سمیت کے مخالف تھا جس سے پوری امت بٹ گئی خلافت ختم ہو گئی۔ مگر دین اور اسلامی عقائد سے ناواقف مورخ ان قاتل مشیروں پر تورائے زنی اور حرف گیری نہیں کرتا۔ ہاں معاویہ تو بہت پیچھے اور مظلوم ہیں۔ یہ پروپیگنڈہ باز مورخ بڑے بزرگوں کو بھی اپنا ہمنوا بنا کر قطعی جنتی حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کی غلطیاں گنوا تا اور ان پر طعن و تشنیع کرتا آ رہا ہے۔ ہزاروں مطالعین پر مشتمل یہ 1220 صفحات کا تحقیقی پلندہ آپ کے سامنے ہے۔ کیا ان قاتلان عثمان کا برا اور دشمن علیؓ ہونا ایک لاکھ مسلمان کنوٹا اہل شاہانے کسی تاریخ سے یا اپنے معتبر عالم سے بھی نقل کیا ہے؟ (فرارنا)

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

19- پھر تاریخ عدوی سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کا بدعت ختم کر دانا لکھا ہے۔

20-21- عادلانہ دفاع از جماعت اسلامی نے بھی وہی حجر بن عدی کے قتل کی بات لکھی ہے۔

22 تا 27- خلافت طوکیہ۔ اسلامی مذہب اردو عربی، عقد فرید۔ کتاب عمر بن عبدالعزیزؓ سے بھی یہی بات لکھی ہے۔

28- محاضرات تاریخ الامام الاسلامیہ از شیخ محمد خنزی بک وزارت تعلیم مصر سے خارجیوں سے مناظرہ پھر عمر بن عبدالعزیزؓ کی

۔ اہل مدینہ حضرت علیؓ کی رائے معلوم کرنا چاہتے تھے کہ کیا وہ اہل قبلہ اہل شام سے (معزول نہ ہوں اور مطالبہ قصاص عثمان کرنے

کی وجہ سے) جنگ کریں گے؟ تو ان کو یہ خبر لگی کہ حسن بن علیؓ آئے ہیں وہ باز رہے، بیٹھ رہے کا اور لوگوں (طالبان قصاص) سے جنگ نہ کرنے کا

مشورہ دیتے ہیں۔ تو ان لوگوں نے زیادہ بن حنظلہؓ کی کوچکے سے اندر بھیجا۔ حضرت علیؓ فرما رہے تھے زیادہ شام سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

حضرت الحنفی زنی بہتر ہے پھر شعر پڑھا۔ معاملات میں توقف نرمی بہتر ہے ورنہ حوادث و انصاف سے پس کر پاؤں تلے روئے ڈالیں گے،

حضرت علیؓ نے کھوار و یکھالی تو زیادہ نے باہر آ کر فیصلہ سنایا کہ کھوار ہے کھوار۔ (امیر معاویہؓ کی مدد صحابی از سید احمد غفران صفحہ 192-193 طبری)

اصلاحات، بدگرائی، بند کرنا وغیرہ لکھی ہیں۔ یہاں میں جماعت اسلامی کے کارکنوں کی خدمت میں مقیدہ ہیلتھ کا اور عیب کو تاریخ کے حجت نہ ہونے کا شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ لکھتا ہوں۔

”حضرت امیر معاویہؓ پر سب علی کے الزام کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ مورخین پاک و ناپاک سب نقل کرتے ہیں۔ صحیح من کھڑت اور کمزور روایات میں فرق نہیں کرتے ان کی اکثریت رات کو کنگریاں جمع کرنے والوں کی طرح ہے جو خشک وتر کو جمع کرتا ہے۔ ایسے بڑے خطر مقام، سنگین راستے اور بیابان جنگل میں جس میں پرندے بھی گم ہو جاتے ہیں اور قدم وہاں پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں ایسی روایات پر اعتماد عقل مند کی شان نہیں چاہیے اہل علم و عقل ایسا کریں۔ (مختصر التحدیث صفحہ 282)

مومن بنی کی نشانی تو سیدنا ابوعبید بن سعید بن المسیب کا یہ قول ہے۔

”جو شخص حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی محبت پر فخر ہو اور عشرہ مبشرہ کے لئے جنت کی گواہی دی اور حضرت امیر معاویہؓ پر دنائے رحمت بھیجی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کا مواخذہ نہ کرے۔ (البدایہ بحوالہ عدالت صحابہ کرامؓ)

29۔ پھر البدایہ والنہایہ کا صفحہ خلافة الحسن بن علی رضی اللہ عنہ وعن ابیہ وامہ“ لکھا ہے۔ اس کا کچھ ترجمہ

یہاں مناسب ہے۔

صلح کے جرم میں شیعوں کا امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ:

”تو لوگ آپ پر ٹوٹ پڑے ایک دوسرے کے مال لوٹے حضرت امام حسنؓ کے پردے جائے نماز جس پر بیٹھے تھے جہن لی جب سوار ہوئے تو ایک نے برچھا مارا۔ ران کاٹی (مگر حضرت معاویہؓ کے فوجی شور سن کر آگئے قتل سے بچا لیا) حضرت حسنؓ نے (اپنوں کا) یہ حملہ بہت ہی ناپسند کیا سوار ہو کر مدائن کے گورنر ہاؤس میں چلے گئے۔ وہاں زخمی حالت میں اترے (ایک ایک حکومت نے آپ کا علاج کرایا) مدائن کا افسر سعد بن مسعود ثقفی تھا۔ جب لشکر بھی محل میں (حفاظ) آٹھرا تو مختار بن عبید ثقفی یہودی ناصر آل حسین ممتاز شیعہ ہے جو کوفہ میں ہو کر بھی حادثہ کربلا میں امام کی مدد کرنے نہ آیا۔ پھر 4 سال بعد یزید کے مرنے کے بعد اٹھا انتقام حسین کے لئے لشکر بنایا۔ چند بھرموں کے علاوہ 70 ہزار بے گناہ مسلمان بھی شہید کر ڈالے۔ پھر مدنی نبوت بنا۔ حضرت زین العابدینؓ اسے ملعون کہتے تھے۔ اپنے چچا سے کہا کیا آپ کو کچھ عزت اور مال چاہئے اس نے کہا کیوں؟ یہ بڑا آپ حسن کو گرفتار کر کے بیڑھیاں پہنے امیر معاویہ کے پاس بھیجیں (میرے خیال میں معاویہ آپ کی بہت عزت کرے گا) چچا نے اسے کہا تجھے اللہ بد شکل کرے اور برباد ہو کیسی بری بات کی۔ کیا میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے سے غداری کروں؟

اب آپ کو سمجھنا چاہئے کہ امام حسنؓ کو اگر زہر کسی نے دی تو ایسے دشمنوں نے دی جو حملہ آور بنے تھے۔ (حکومت معاویہؓ نے ندی تھی) حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت پر سب مسلمانوں نے اتفاق کیا۔ امام اوزاعیؒ جو بڑے فقیہ و امام تھے۔ فرماتے ہیں کہ

اور وہاں لے حضرت معاویہؓ کی خلافت کو پایا اور ان سے کسی گناہ اور نیک لوگوں نے بھی یہ حضرات ہدایت کے چراغ تھے اور عام کا لڑنے قرآن ان کے سامنے اڑا۔ دین ان کے آگے تھا۔ یہ اسام کے ملامت، حارث سے آگاہ تھے۔ ان کے سوا کوئی دوسرا دین کوئی ہاں نہ تھا۔ انہوں نے قرآن کی حقیقت کو سمجھا اور ان کے تابعین بھی ان نیت تھے۔ ہم بنو عواید من جماعۃ فی الامم محمد ﷺ است محمد یہ کہ ان کا رعب و تابعین سے کوئی بھی معاویہؓ کی بیعت سے مشکش نہ ہوا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 133)

اگر حضرت علیؓ پر معاویہؓ سب کرتے تو یہ یقیناً نہ کہتے۔ ملامت، روایہ اتہام، روافض کا من کھڑت ہے خاص سازش سے حضرت معاویہؓ اور ان کی خلافت کو بدنام کیا ہے۔

حضرت امام حسنؓ کا کارنامہ صلح و بیعت:

جب حضرت امام حسنؓ نے اپنے لشکر کی یہ غداری دیکھی تو ان کو بہت برا جانا۔ تب حضرت معاویہؓ کی طرف (صلح کر لے گا) لکھا پھر خود سوار ہو کر شام گئے۔ ایسے مقام میں ٹھہرے جہاں باہم صلح کی بات چلائیں تو حضرت امیر معاویہؓ نے آپ کی طرف عبداللہ بن عامر، عبدالرحمن بن سرہ کو بھیجا تو انہوں نے دو سب مال دیئے کہ جو امام حسنؓ نے چاہے۔ آپ نے کوفہ کے بیت المال سے نمسۃ آلف الف 5000 x 1000 = 50 لاکھ لینے کی شرط لگائی اور دار الجبر کا خراج۔ جو صرف کافروں سے لیا جاتا ہے لینا کیا اور یہ شرط بھی لگائی کہ حضرت علیؓ کو برا نہ کہا جائے کہ حسنؓ نے۔ جب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ ساری باتیں مان لیں تو آپ نے حضرت معاویہؓ کے لئے حکومت چھوڑ دی۔ اور مسلمانوں کے خون کی حفاظت چاہی۔ اس بات پر صلح ہو گئی اور حضرت معاویہؓ پر سب کا کلمہ اتفاق ہو گیا۔ جیسے اس کی تفصیل آ رہی ہے۔ حضرت حسینؓ نے اپنے بھائی حضرت حسنؓ کو اس صلح پر ملامت کی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور درست فیصلہ حضرت امام حسنؓ ہی کا تھا۔ (سب امت متحد ہو کر خون خرابہ سے بچ گئی) عنقریب دلیل آئے گی۔ اب امام حسنؓ نے اپنے کمانڈر انچیف قیس بن سعد۔ جو بارہ ہزار کا لشکر جنگ کے لئے لائے تھے کہا کہ میری صلح مان لیں۔ تو سعد نے (اس وقت) قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے لشکر کو لے کر دونوں بیانیوں سے الگ ہو گئے۔ پھر فیصلہ کی طرف لوٹ آئے اور جلد ہی حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کر لی جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے۔ مشہور یہ ہے کہ یہ صلح امام حسنؓ (41ھ) (ربیع الاول) کو ہوئی۔ اسے جماعت والا سال کہتے ہیں۔ کیونکہ سب لوگ ایک خلافت پر جمع ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 403 طبع مکتبہ حقانیہ پشاور)

تاریخ البدایہ جلد 8 صفحہ 139 عکسی صفحہ کا ترجمہ آپ نے پڑھ لیا۔ شرائط بھی دیکھ لیں کیا کوئی ایسی قابل اعتراض بات ہے جو بچا، جیسا کہ اس مصالحت میں ہو۔ جس کی تعریف خود حضور ﷺ نے کی تھی۔ کہ یہ ہے میرا سردار بیٹا حسنؓ امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو لشکروں میں صلح کرادے گا۔ (بخاری و مسلم) مگر شیعوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا

اور ابھی تک آپ سے ناراض ہیں اور ان قاتلوں کی مذمت میں کوئی مجلس عزائم نہیں کرتے نہ جلوس نکالتے ہیں۔ سوچئے یہ اتحاد مسلمین کے دشمن، اہل بیت کے وفادار اور دوست کیسے بن گئے؟ یہاں بھی سب سے مراد عقیدہ اور قاتلان عثمان و حسین کی مذمت ہے۔ اور آپ نے یہ شرط مان لی تو پھر تاریخ کا کیا یہ جھوٹ نہیں کہ عقیدہ اور مذمت قاتلین کو سب غلط سے ذکر کیا۔ اور بڑے قریب حوالے دیتے آ رہے ہیں۔ کیا ایسی تنقیدیں خود حضرت معاذیہؓ اور آپ کے لشکر پر حضرت علیؓ اور آپ کے ساتھی نہ کر دیتے تھے۔ تو کیا ہم نے بھی شور مچایا کہ حضرت علیؓ اپنے مخالف صحابہ اور مسلمانوں کو گالیاں دیتے تھے۔ (گوشتہ کب اس گناہ سے بھری پڑی ہیں مگر ہم ذمہ دار نہیں اہل بیت پر یہ شیعہ کی تہمت ہے۔)

30۔ الاباء فی تاریخ الخلفاء۔ وہی غلط بات ہے کہ تمام بنو امیہ سروروں پر سب کرتے تھے۔ بارہا جواب ہو چکا۔
31-32۔ خلافت و ملکیت اور علماء اہل سنت کے عنوان سے ایک صاحب یہی بات تین اردو تاریخوں سے لکھتے ہیں۔ ہمیں ان سے اتفاق نہیں تھا اہل سنت تاریخی ربط دیا بس کو نہیں مانتے اور ایک جلیل القدر صحابی کی تو حسین نہیں کرتے تنقید بعضی سب لینے پر ان بعد والوں کی غلطی تسلیم ہے۔ مگر حضرت معاذیہ واقعی حضرت علیؓ کو گالی دیتے ہوں قاتل تسلیم نہیں ہے۔ ان سب کا جواب محمد علیؓ نمبر 444 پر شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ ہے۔

33۔ روایات الطیب سے اور حکایت نمبر 53 سے یہی بات لکھی ہے۔ مگر یہ اس واقعہ کی صحت کی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ بضرعہ تسلیم حضرت علیؓ سے زیادہ محبت و اتباع اور حضرت معاذیہؓ سے کم محبت کی دلیل ہے کہ ہم حضرت علیؓ کے صحابہ کو برا نہ کہنے میں مطیع و فرمانبردار ہیں۔ اور شیعہ حضرت معاذیہؓ کو نہ مان کر بھی صحابہ کی بدگویی کرتے رہتے ہیں۔

34۔ معیار صحابیت از علامہ خالد محمود صفحہ 15 سے ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے (حرم سے پہلے) شراب پی کر نماز پڑھائی۔ عرض یہ ہے کہ یہ واقعہ حرمت شراب سے پہلے کا ہے۔ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے طعام کی دعوت میں شراب بھی پیش کی اور صحابہ نے پی۔ حضرت علیؓ یا کسی اور صحابی نے نماز پڑھائی تو سورۃ کافرون میں نشہ کی وجہ سے 4 لا جھوٹ گئے۔ ترجمہ الٹ ہو گیا تو اللہ نے یہ آیت اتاری۔ ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھو جب تک منہ سے کلمی بات جانتے نہ ہو (اوردہ 5 رکوع 4) تو کسی صحابی پر گناہ کا الزام یا تو حسین لازم نہیں آتی۔ کتب شیعہ بھی یہی بتاتی ہیں۔

1۔ تفسیر مجمع البیان جلد 3 صفحہ 51 میں ہے "اس سے مراد شراب کا نشہ ہے۔ ابن عباس، مجاہد قتادہ نے کہا ہے کہ اس (جواز) کو تحریم خردالی آیت نے منسوخ کر دیا ہے یہی بات (ساتویں امام) موسیٰ بن جعفر نے فرمائی۔

2۔ شیعہ کے ہاں بھی معتبر منقولات میں تفسیر ابن جریر طبری میں ہے۔
(1) ابن عباس نے فرمایا یہ آیت تحریم شراب سے پہلے کی ہے۔ (۲) ابو ذرین سے ہے کہ یہ آیت حرمت شراب سے پہلے کی ہے۔
3۔ مجاہد کہتے ہیں کہ نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے مسلمان روکے گئے اس (جواز) کو تحریم خردالی آیت نے منسوخ کر دیا۔

4- حضرت عبدالرحمنؓ کی دعوت کھا کر حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی اور 4 لا چھوڑ گئے تو اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نیکو حالت میں نماز نہ پڑھو۔

5- شیعہ کی تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ 370 از بحرانی میں ہے ہذا قبل ان لحوم الخمر یہ واقعہ حرمت شراب سے پہلے کا ہے۔
35- صراط مستقیم از سید احمد شہید و شاہ اسماعیل شہید صفحہ 315 میں ہے

”کہ ان بزرگوں کو خواب میں حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے 3 عدد چھو ہارے کھلائے۔ اسی طرح حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی زیارت ہوئی۔ تو حضرت علیؓ نے ان کو اپنے ہاتھ سے نہلایا اور خوب شست و شو (صفائی) کی جیسے والدین بیٹوں کی کرتے ہیں۔ اور جناب فاطمہ الزہراءؓ نے ان کو نہایت عمدہ اور نفیس قمیص لباس اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کو پہنایا پس اس واقعہ کے سبب سے کمالات طریق نبوت نہایت جلوہ گر ہوئے۔ اور اجتہائے ازلی جو کہ ازل الازل میں پوشیدہ تھی منصفہ شہود پر جلوہ گر ہوئی اور عنایت ربانی اور تربیت رحمانی بلا واسطہ آپ کے حالات کے متکفل ہوئی اور پے در پے معاملات اور بے شمار واقعات وقوع میں آئے“ (صراط مستقیم عکسی صفحہ 315)

جواباً عرض یہ ہے کہ اس میں حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی توحید نہیں۔ بلکہ ان (اہل سنت کے) بزرگوں پر اس مقدس جوڑا کی شفقت ہے کہ ان کو بچپن کی حالت میں نہلا کر روحانی کمالات سے نوازر ہے ہیں۔ بچوں کو نہلایا جاتا ہے بڑوں بالوں کو نہیں۔ تو خواب میں تصویر بچوں کی سی دکھائی گئی تھی۔ جبکہ شیعہ ایسی نعمتوں سے محروم ہیں۔

36- حیات سید احمد شہید صفحہ 65 پر بھی یہی خواب کرامت لکھا ہے۔ جواب: ہو چکا۔

37- تاریخ ابن الوردي صفحہ 251 سے شرائط صلح کی خلاف ورزی اور تبرا کی تہمت لکھی ہے۔

ہمیں اس تاریخی کتاب کا پتہ نہیں کہ کتنی معتبر ہے؟ اس کی پہلی سطر تو حضرت علیؓ کی حضرت معاویہؓ سے دشمنی بتاتی ہے۔

”کہ بے شک علیؓ نے موت سے پہلے معاویہ سے جنگ کے لئے ایک لشکر تیار کیا تھا۔ اور 40 ہزار فوج نے موت پر مرنے کی حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ آپ شہید ہو گئے۔“

یہاں ”وَمَنْ يُفْتَلِ مُؤْمِنًا مُتَعَبِدًا“ پڑھنے والا ہر مسلمان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ پہلے 37ھ میں 70 ہزار متوکلوں کی خونخوار جنگ صفین آپؓ لڑ چکے تھے۔ بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ خارجی فرقہ پیدا ہو گیا۔ پبلک کی ناراضگی سے حضرت معاویہؓ کی سیاسی پوزیشن قوی ہو گئی۔ اب حضرت معاویہؓ نے اتنا برا جرم کوئی کیا تھا کہ ان موت پر بیعت کرنے والوں نے پھر شام و دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجائی تھی اب آپؓ انصاف سے کہئے کہ جان بچانے والا خدا جس شخص کو حالات اس کے مطابق بنا کر اقتدار دیدے۔ ”فَلْيُثْمِرْهُمْ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ“ آیت

کہ یہاں بھی آجائے مگر وہ کسی دل کی کے طور پر کہہ دے کہ تم تو مجھے قسم کرنا چاہتے تھے مگر (اللہ کی طاقت سے) میں نے حکومت چھین کر لی پھر آپ کی پالیسی ہی ہے اور 90 ہزار فوجیں آسام بیسی فوج پر تنقید کر دے تو کیا 64 لاکھ مرلے میل پر جتنی حکومت کرنے والے، انداکا شکر بجالانے والے، منکران کو ایسا کہنے کا حق نہ تھا۔ کہ جمہوری تاریخ کے واضح اسے "سب ملے" سے قیور کرتے آئیں۔ اور ایک نظام مگر خدا کی طاقت سے فوج و طاقتور منکران پر کالیوں کی بوچھاڑ کرتے آئیں، مادہ اور اس کی خلاف ورزی سب و قسم کی تہمت سب کا جواب 29 البدایہ باب صلیح الحسن سے گزر چکا ہے۔

38۔ مجددی ادنیٰ ابن تیمیہ سے کہہ بان مہمان حضرت علیؑ سے مخرف اور انفس و شتم کرتے تھے۔

الجواب: ہر احمق ہی شیعہ کے خلاف ہے کہ اس میں یہ شیعہ کا عقیدہ و ادلیٰ بھی لکھا ہے۔

"ایک قوم جو حضرت علیؑ سے محبت کرتی ہے اور مد سے بڑھ جاتی ہے وہ حضرت عثمانؓ سے مخرف ہے جیسے بہت سے اہل عراق جو عثمانؓ سے بغض رکھتے اور آپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر ان کی مساجد شنی کی بدست اور سخت ہو گئی کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اس وقت یہ بیماری اور بڑھ گئی ہے۔ طریقہ سنت نبویؐ کو عثمانؓ و علیؑ دونوں سے محبت کرنا ہے اور حضرت ابو بکرؓ کو ان دونوں پر بھی فضیلت دینا ہے۔" (مجدد و فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ جلد 4، صفحہ 408)

39۔ مقداد الفرید جلد 3 صفحہ 330 سے ہے۔ "کہ حضرت علیؑ کو مست اونٹ کی طرح پکڑ کر لایا جاتا تھا"

الجواب: یہاں یہ جملہ نہیں ہے۔ حضرت علیؑ جیسے شیر بہادر کی خود شیعہ نے تو حسینؑ کو دی بھلا ایسا بہادر کون تھا جو حضرت علیؑ کو ہوں پکڑ کر لایا تھا۔ البتہ یہاں شیعہ مذہب کی تردید یوں ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں۔

"میں بھی مہاجرین کا ایک فرد تھا۔ جہاں وہ گئے میں بھی گیا جہاں سے وہ لوٹے میں بھی لوٹا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کراہی پر جمع نہیں کیا تھا اور نہ ان کی دل کی آنگھیں اندھی کی تھیں"

یہی منہج البلاغہ میں بھی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم سب مہاجرین و انصار نے حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اب انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اے معاویہؓ تم بھی کر لو۔ اس نیکی صفحہ پر حضرت علیؑ و معاویہؓ کی باہمی خط و کتابت بہت اچھی پڑھنے کے لائق ہے۔

40۔ فیض الباری جلد 2 سے کہ مروان خطبہ یحییٰ بن نفاذ سے پہلے پڑھ لیتا تھا کہ وہ آپ پر تنقید کرتا تھا بعد میں تو لوگ اٹھ جاتے تھے۔ یہ اگر صحیح بھی تو مروان کا اپنا نالہ نعل ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ بیزار ہیں۔

41۔ یہی نعل مروان بن حکم کا بتایا ہے مگر البدایہ جلد 18 اس نیکی صفحہ پر یہ عبادت نہیں ہے ہاں حضرت امیر معاویہؓ کے گورنر حضرت سعید بن العاصؓ اسوی کی خوب تعریف لکھی ہے۔ کہ وہ بہت اچھی سیرت کا مالک تھا۔ اندر کا بہت صاف دل عمدہ آدمی تھا۔ بہت

دفعہ جمعہ پر اپنے دوستوں کو جمع کرتا۔ کھانا کھلاتا اور لباس پہنا تا تھا ان کے گھروں میں ہدایات تحفے بال کثیر بھیجتا تھا۔ بہت اسرار کرتا تھا کہ نمازیوں میں سے حاجت مند اپنی حوائج کی فہرست لکھ کر دیں (اور وہ پوری کرے) (البدایہ جلد 8 صفحہ 84)

42-43۔ الکواکب الدری از محمد بنی کا نہ حلوی العرف الشذی سے مروان کا یہی عمل لکھا ہے۔ ہم اسے پسند نہیں کرتے۔

44۔ از تطہیر البہتان مصنف ابن حجر کی التوفی 995ھ مروان کا یہی عمل لکھا ہے۔ ہم بیزار ہیں۔

45۔ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ سے ہے کہ حضرت عمار کو باغی گروہ قتل کرے کرانے کا۔ تفصیل گذر چکی۔

46۔ جوامع السیرۃ لابن حزم التوفی 456ھ میں بنو امیہ اور حکومت سناح ابی العباس کا موازنہ کیا گیا ہے۔

”حکومت بنو عباس بن عبدالمطلب رضوان اللہ علیہ کے پاس آگئی۔ ان کی حکومت نجی تھی۔ عرب کے سارے دیوان

ضابطے تو انہیں ختم ہو گئے۔ خراسانی نجی (ابو مسلم خراسانی اموی عربوں کو قتل کرانے والا شیعہ) سیاست پر غالب آ گئے۔

حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ایرانیوں کے ماتحت آگئی۔ ہاں صحابہ میں سے یہ کسی کو برا بھلا کہنے کا اعلان نہ کر سکے۔ (البتہ

تاریخ سازی میں بنو امیہ کی کردار کشی اور مذمت بنا کر خوب لکھی) بخلاف بنو امیہ کے کہ عمر بن عبدالعزیز، یزید بن ولید اور

عبداللہ بن مروان کے سوا کہ انہوں نے اس کی اجازت نہ دی) وہ حضرت علی بن ابی طالبؑ اور حضرت زعراہؑ کی

پاک اولاد کو برا بھلا کہتے تھے“ ہم ان لوگوں سے بیزار ہیں۔ پھر ابن حزم نے ایرانی شیعوں کے دخل ہونے سے بنو

عباس کی حکومت میں جو مذہبی، سیاسی بربادیاں آئیں لکھی ہیں۔

47۔ عادلانہ دفاع اور علماء اہل سنت صفحہ 162 رانا، ہلکیشنز میاں والی کا جواب پہلے ہو چکا ہے کہ یہ تاریخ کا بار بار جھوٹ ہے۔

48۔ مروج الذهب از علی بن الحسین مسعودی متوفی 346ھ شیعہ کی تصنیف سے ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (حضورؐ کے

ماسوں دیکے از عشرہ مبشرہ بالجہ) حضرت معاویہؓ سے تنقید بر علیؓ نہ کر سکے۔ تین فضیلت علیؓ کی حدیثیں کہ

(۱) آپؐ کے داماد ہیں۔ (۲) خدا و رسولؐ کے محبوب اور خیر میں علبردار ہیں۔ (۳) حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ کی طرح

بلانبوت حضور ﷺ کے بھائی ہیں۔ حضرت معاویہؓ کو سنائیں اور خاموش کرادیا۔ (جلد 3 صفحہ 23)

یہی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔ یہاں ہم مانتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ پر تنقید یا عیب گیری کی۔

تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے حق گو بہادر نے ذاتنا جبر کا اور فضائل مرتضیٰ بیان فرما کر خدا و رسولؐ کے بعد سب مسلمانوں کا

دل خوش کر دیا۔ حضرت معاویہؓ کی یہ غلطی خدا معاف فرمائے۔ ہم تو ہر صحابی کے لئے یہ آیت ودعا پڑھتے ہیں۔

”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ“۔ (سورۃ حشر، رکوع 1)

اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے پہلے مومن بھائیوں کی مغفرت فرما۔

شیعہ محسوس نہ فرمائیں تو پوچھ سکتا ہوں۔

(1) کہ اتنے بڑے صحابی مداح علیؑ سے شیعہ کو آج تک کیوں دشمنی ہے۔ کہ ذکرِ خیر نہیں کرتے۔ اگر بیٹے عربین سعد نے آخروں تک حضرت امام حسینؑ کو بچانے کی کوشش کی اور حضرت زینب بنت علیؑ کے سامنے روتے رہے۔ مگر جب شمر کی سازش سے دوبارہ حکم آیا کہ یازد یا بیٹی اتار دو۔ تو اس نے بیٹی بچا کر لال مسجد پر برسے والوں کی طرح اپنی آخرت خراب کر دی اور ہم ہیست ناراض ہیں۔ اس صاحبزادے کی روایت نہیں لیتے تو شیعہ کو بھی انصاف اور قوتِ ایمانی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اپنی مجالس عزائم حضرت سعد کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے۔

(2) کیا وجہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اس بہادر اور اپنے ماموں کو بھی ساتھ نہ لایا کیا وہ عثمان پر غمزدہ تھے۔ تو ہر مدنی مسلمان مغموم تھا انقلاب کے پاسدارانِ قاطلان عثمان نے گواہیں دکھا دکھا کر بیسوں صحابہ کرامؓ کی طرح اس مردِ جہاد کو بھی دور کر دیا۔ اور حضرت علیؑ ایسے دوستوں کو اس واسطیٰ نہ لائے۔ تو اس میں ہم مسلمانوں کا کیا قصور ہے؟ یہ صحابہ حضرت معاویہؓ اور جالبان قصاص سے بھی نہ ملے غیر جانبدار الگ تھلگ رہے۔ ہائے کاش دنیا کے بدترین سفاک اشتراکیت کے بجائے کانڈر انجینئر حضرت طلحہؓ زبیرؓ یا سعدؓ فیضیہ اپنے جگری یاروں اور حامیوں کو بنایا جاتا تو آپ پر معائب نہ آتے۔ 90 ہزار مسلمان کا جبر مولیٰ کی طرح نہ کتے۔ پھر سب فتوحات آپ کے دور میں ہوئیں۔ حضرت معاویہؓ کو کرپٹ نہ جاتا۔

۔ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کچھ اپنی فرو گذاشت اور قاطلان عثمان پالیسی سازوں کی غلطی بھی تسلیم کرنی چاہئے۔ سنی شیعہ کا مابہ التزاع بنیادی مسئلہ یہیں ختم ہو جاتا ہے۔ صرف معصوم۔۔ معصوم کہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔

12 قریشی خلفاء

(3) خدا اپنے دین اور مسلمانوں کا خود محافظ ہے۔ کہ اس نے 90 ہزار کے قتل عام کے بعد بنو امیہ کو کھڑا کر دیا اور ان کے چچہ خلفاء۔ ان مسلسل بارہ کی لسٹ میں آگئے۔ جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا تھا

”لا یزال الاسلام عزیزاً متبعاً الی انشی امیراً خلیفۃ کلہم من قریش“ (صحیحین وغیرہ)

(ترجمہ) کہ اسلام (اور مسلمان) 12 خلفاء اور حکمرانوں کے دور تک سر بلند محفوظ قلعہ میں رہیں گے۔ (باہر کی غیر مسلم طاقتیں

بقیہ چچہ خلفاء اور عادل اموی بادشاہ)

پچھلے حضرت امیر معاویہؓ ہیں۔ ان کی شان و شوکت اور عادلانہ حکومت اقوالِ اہل بیت سے ثابت کی جا چکی ہے۔ یہ بڑے دروانِ کرم ان 12 میں نہیں مانتے۔ باقی حضرات کی صحتِ خلافت پر حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

7۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نواسے ہیں 2۔ یہ مدینہ منورہ میں پہلے مہاجر کے گھر میں پیدا ہوئے۔ حادثہ کربلاء کے احتجاج میں مدینہ منورہ سے

اٹھے۔ خلافت کی بیعت کی۔ یزید نے ان پر چڑھائی کی تو خونخوار حاکم بن گیا۔ اس کے مرنے پر تمام اہل اسلام شام سمیت آپ کے مطیع ہو گئے مگر مردان نے شامی اموی حجاج کو کھڑے کر دیا اور خلافت کا دعویٰ کر دیا اور زبیری امیر مقرر کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے استحکام خلافت، خانہ کعبہ کی بنیاد اور اہل بیت پر حکم نبویؐ کی تعمیل اور عامۃ المسلمین کی خلافت اور اس پر زور دیا اس لئے مردان سے نہ ٹکرائے اور وہ صرف شام و مصر کا امیر بنے۔ اہم اسے غلبہ نہیں مانتے۔ 10 سال تک حضرت عبداللہ غلبہ رہے۔ تا آنکہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو آپ کے خلاف اٹھا کر خانہ کعبہ پر حملہ کیا۔ آپ کو شہید کر کے خانہ کعبہ کی دیوار پر سولی لٹکا دیا۔ آپ کی والدہ حضرت اسماء بنت صدیق اکبرؓ شہادت پر خوش ہوئیں۔ تیسرے دن آکر فرمایا: "ابھی اس شہوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا" یہ امام حسینؑ کی طرح منکوحہ شہادت تھی۔ (روضی (الطہارۃ) (مجلس))

آپ بہت روز بیمار، قائم اللیل، ایسی نماز پڑھنے والے، صلواتی کرنے والے، بڑے بہادر تھے۔ پوری عمر میں 3 راتیں اس تقسیم سے گزارے ایک رات صبح تک کھڑے کھڑے نماز پڑھتے۔ دوسری رات اسی طرح لے کر کھڑے کرتے تیسری رات صبح لے کر کھڑے میں رہتے۔ ابن زبیر کی حکومت میں آپ کے بھائی مروان نے حکمران بن عیاد ثقفی، جسکی کذاب کو 67ھ میں ختم کیا۔ آپ منار صحابہ میں سے بڑے محدث بھی تھے۔ 130 حدیثیں صحاح ستہ میں آئی ہیں۔ 73/72ھ میں شہادت پائی۔ قائم کا خیال ہے کہ اگر ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہؓ آپ سے مل جاتے تو شام پر ان کی حکومت ہوتی۔ عبدالملک بن مروان:

عبدالملک بن مروان 27ھ میں پیدا ہوا۔ مگر پوری خلافت پر بیعت عام حضرت ابن زبیرؓ کی شہادت کے بعد 73ھ میں ہوئی۔ 75ھ میں عام حج کیا۔ 77ھ میں بر قلند حج کیا۔ جامدہ مصر کی توسیع کی۔ 82ھ میں ستان کا قلعہ فتح کیا۔ ارینہ اور حلب مغرب (ایرلینڈ) کو فتح کیا۔ 83ھ میں واسطہ شہر بذریعہ حجاج بسایا۔ 84ھ میں مصیصہ فتح کیا۔ 85ھ میں اردبیل، بیدزہ شہروں کی تیسری۔ 87ھ میں یزید کو اور آخرم کے قلعے فتح کئے۔ 13 سال خلافت کی اور 86ھ میں دمشق میں وفات پا کر مدفون ہوئے۔

ابن سعد کہتے ہیں۔ خلافت سے پہلے بھی بڑا مایہ زاہد اور مانی تھا۔ مشہور بزرگ صحابیہ حضرت ام الدرداءؓ کی خدمت میں بیٹھتا تھا اور انہوں نے مدینہ کے 7 فقہاء میں (گورنری کے دوران) عبدالملک بن مروان کو شکر کیا۔

فقیہ کہتے ہیں۔ میں جس کی مجلس میں بھی بیٹھا۔ اپنی علمی بزرگی پائی۔ ہاں عبدالملک بن مروان کی مجلس میں بیٹھتا تو میں جو بھی حدیث اور شعر سنا تو اس سے زیادہ مجھے سنا دیتا۔

ذہبی کہتے ہیں۔ عبدالملک بن مروان نے حضرت عثمان، ابو حریرہ، ابو سعید خدری، ام سلمہ، بریرہ، ابن عمر، معاویہ رضی (الطہارۃ) (مجلس) سے احادیث لی ہیں۔ آپ کے شاگرد مروان، زہری، ابی جہا، بن حیوہ وغیرہم مشہور ہیں۔ (تاریخ الخطباء للسیوطی صفحہ 172)

9۔ الولید بن عبدالملک:

کو موصلین نے اسے سخت کیر جا بھی کہا ہے۔ مگر اس کے زمانہ میں تو حاکم بکثرت ہوئیں۔ شوال 86ھ میں بیعت ہوئی۔ 87ھ میں جانا صحیح دمشق تیسری جہودیا کی مشہور بڑی مساجد میں سے ہے۔ اسی سال بیکند، بخارا، مروانہ، مطوروہ، ختیم، بخیرہ فرمان، بزدہ جہاد فتح کیا۔ اس سال حج عمر بن عبدالعزیز کو مدینہ نے پڑھایا۔ 88ھ میں جرثومہ طوانہ 89ھ میں منورہ، میدقہ، دو بڑے بڑے فتح کئے۔ 91ھ میں نصف سن، مشوان، امدان، آذہ، بجان کے سمندری قلعے فتح کئے۔ 92ھ میں ہر ملک اندلس شہر اربیل تقریباً فتح کئے۔ 93ھ میں دہلی، کرم، بزم، بچہ، بیضا، خوارزم، سرقد، صند (روسی ممالک) فتح کئے۔ 94ھ میں کاش، فرغانہ، مشاش، سندروہ وغیرہ اور 95ھ میں صوفان شہر باب۔ 96ھ میں طوس

دہرہ فرماتے ہیں اس سال نصف جمادی الاخریٰ میں 69 سال کی عمر میں وفات پائی۔

علامہ ابی فراتے ہیں اس کے زمانہ میں جہاد جاری رہا۔ دور حضرت عمر بن الخطاب کی طرح بڑی عظیم فتوحات ہوئیں۔ مع ہذا قبیلوں کے مٹنے کرنا، متعلین کو تربیت دینا، پابجوں کے لئے خدمتگار مقرر کرنا، تاجیوں کو تاکدو جتانا۔ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی تھی۔ قہار، کزروں، یازوں کو دغنے دیتا تھا۔ ان کا مانگنا حرام قرار دیا۔ تمام امور کو منظم کیا۔ ----- ابن ابی علیہ کہتے ہیں "خدا ولید پر رحم فرمائے۔ خدا وادلس کو فتح کیا۔ جامع مسجد دمشق بنوائی۔ مجھے چاندی کے کڑے کاٹ کر دیا جو میں بیت المقدس کے تاریوں میں تقسیم کرتا تھا۔

10۔ سلیمان بن عبدالملک ابوایوب:

نبی کے اداشوں میں سے سب سے بہتر تھے۔ 86ھ والی بنا۔ حدیث کا راوی تھا۔

ذہری کہتے ہیں۔ فصیح اللسان، بارعب سفید پوش، بڑا عادل، جہاد سے محبت کرنے والا تھا۔ 60ھ میں پیدا ہوا اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنا وزیر بنایا۔ اس کے اچھے مشوروں سے حجاج کے افسر معزول ہوئے۔ نماز بروقت ہونے لگی۔ عراق کے قیدی آزاد ہوئے۔ تنہا برین کہتے ہیں۔ اللہ سلیمان پر رحم فرمائے خلافت کا آغاز بروقت نماز پڑھنے سے کیا۔ آخر میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ بنا کر چھوڑا۔ اٹنے سے منع کرتا تھا۔ اس کے زمانے میں جرجانی، حدید کا لکھ مرانیہ، شقی، طبرستان اور شہر خلابہ فتح ہوئے۔ 10 صفر 99ھ بروز جمعہ وفات پائی۔

11۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان:

حضرت عمر بن عبدالعزیز پر سب دنیا شفیق ہے اس تابعی کا خلفاء راشدین میں شمار ہے۔ صفر 99ھ سر پر آراء خلافت ہوئے۔ درج 101ھ میں جت چنے۔ خلافت کی پہلی تقریر میں فرمایا۔ خدا و رسول کی حمد و ثناء کے بعد کہا۔

لو کہ قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں فرماؤں تو انہیں ماننے والا نہیں مانڈ کرنے والا ہوں۔ بانی نہیں۔ قیامت ہوں۔ تم میں سے سب سے بہتر نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ بوجہ افتخار کا ہوں امام عالم سے مجھے مانڈے والا ہوں عالم نہیں ہوں۔ سوا خالق کی نافرمانی کا مخلوق حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کر دو۔۔۔۔۔ پھر اسویوں کی سب بدعات ختم کر کے ناجائز اسوال بیت المال لوٹائے

12۔ یزید بن عبدالملک بن مروان:

یزید بن عبدالملک نے پہلی تقریر میں ہی فرمایا۔ لو کہ! حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سیرت پر چلو۔ خدا کی قسم عمر مجھ سے خدا کے زیادہ محتاج نہ تھے۔ 102ھ میں یزید بن سہلب نے خلافت پر خروج کیا۔ اس کے حکم سے سلطہ بن عبدالملک بن مروان نے اسے شکست دی اور وہ قتل ہو گیا۔ کربلا کے نزدیک معمر نامی جگہ میں یہ واقعہ ہوا۔ شعبان 105ھ میں وفات پائی۔

میں امام ہدایت بن مروان 12 خلفاء مسلسل کو عطاء خاندان خود صاحب کی طرح حدیث بالا کا صداق جانتا ہوں۔ (رحمہم اللہ صعبی)

اس کی تائید سندوک حاکم کی صحیح روایت سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی پہلی 35/36/37 تک کھوے گی۔ اگر (فسادات میں) ہلاک ہو گئے تو وہ اپنی راہ گئے اور اگر ان کا دین بچ گیا تو 70 سال تک رہے گا۔ حضرت نے پھر ایمانی اٹھ کیا کہ ذرے سال سبت 70 ہوں گے یا بقیہ کے آپ نے فرمایا آئندہ کے 70 سال مراد ہیں۔ شرط مسلم پر یہ حدیث صحیح ہے ماکہ ہذا صحیح کہتے ہیں۔ آخری بار حواں خلیفہ 105ھ میں فوت ہوا شہادت عثمان 35ھ سے ستر سال پورے ہو گئے۔ فقہ القصور بھرا بران کی روش سے غمناک کا زوال شروع ہو گیا۔

ان کو مغلوب نہ کر سکیں گی کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

کمان بارہ کے تعین میں خود اہلسنت کا اختلاف ہے۔ مگر شیعہ حضرات کے مزمومہ ائمہ کسی نے بھی مراد نہیں لئے۔ کیونکہ حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ کے سوا حکومت اور سیاسی طاقت کسی کو نہ ملی۔ حدیث کا ظاہر تسلسل حکومت چاہتا ہے۔ پھر اس میں ان سب 12 کی دینی شہادت اور عدالت بھی مذکور نہیں۔ کہ دو چار کی غلط روش سے حدیث پر حرف آئے۔ یزید کے بجائے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو ہم ساتواں عادل خلیفہ اور حکمران مانتے ہیں۔ پھر عبدالملک۔ ولید بن عبدالملک۔ سلیمان۔ عمر بن عبدالعزیز اور یزید بن عبدالملک پر 12 پورے ہو جاتے ہیں۔ اب تاریخ کو غور سے پڑھیں۔ کہ ان کے دور میں فتوحات ہوئی رہیں۔ کافر سرناٹھا کے گواہم مسلمانوں میں نساہات بھی ہوئے۔ پھر سنئے کہ اگر بنو امیہ کے بجائے اقتدار کسی اور قوم کا ہوتا تو باہم لڑ کر سب مسلمان ختم ہو جاتے فتوحات ہرگز نہ ہوتیں۔ آخر مختار بن عبید ثقفی نے عراق میں چند ماہ اقتدار پا کر انتقام حسین کے نام سے 80 ہزار مسلمان ذبح نہ کر ڈالے جس کا شر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ختم کیا تھا۔ پھر بنو عباس نے ابو مسلم خراسانی رافضی کو ساتھ لاکھوں اموی عرب کاٹے تو کیا وہ اپنے دور میں کوئی علاقہ فتح کر سکے؟

بجائے ان بنو امیہ حکمرانوں کو صرف سب ٹلی کا جھوٹا پردہ پیکنڈہ کر کے نہ کہو مسلمانوں کی سیاسی پاد اور جہاد بھی تو کافروں پر جانا دیکھو۔ ۱۲

49-50۔ فتح الباری۔ اکمل تاریخ ابن اثیر سے وہی گالی کی بات ذکر کر دی ہے۔

مجھے تعجب آتا ہے کہ اتنے بڑے حضرات یہ بات کیسے نقل کرتے آئے ہیں۔ ادھر سے حضرت معاویہؓ تھا اپنے دفتر میں بھی ایک مسجد میں ابی وقاص کے ڈانٹنے سے چپ ہو جاتے ہیں۔ ادھر جمعہ کا مجمع عام ہوتا ہے مگر کوئی آپ کو روکتا تو کتا نہیں۔ جبکہ ان کی برادری شہرہ آفاق ہے۔ بہت سے گندے لوگ دربار میں آکر وادھیات پکتے ہیں۔ مگر متحمل مزاج معاویہؓ کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتا۔ کیا یہ سب مسلمانوں کی دینی غیرت کا تقاضہ نہیں تھا کہ وہ معاویہؓ کے خلاف احتجاج اٹھ کر ایک جہ نہ پڑھیں؟ دراصل مسلمانوں کو غیر مومن جاننے والا طبقہ ان سب پر یہ جھوٹا الزام لگا رہا ہے کہ پہلی صدی اور عہد صحابہ کے سب مسلمان دشمن ٹلی اور کافر تھے۔ (معاذ اللہ) درحقیقت یہود و مجوس کی سازش سے اہل بیتؑ کی بے عزتی باور کرانا مقصود ہے

در اصل 20 سال ہذا امن اور پراز فتوحات گورزی پھر 20 سال ایسی کامیاب خوش کن حکومت پر مجوسی راویوں نے اذہا صد کیا کہ قتل و قتل اور دراج معاشرہ کے خلاف باتوں سے حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے افسروں، گورنروں کو داغدار کیا۔ ذرا نہ شرمائے۔ ادھر ہمارے ناقلوں کی سادگی دیکھئے کہ ایسی غلط و لا آزار اور غیبت جیسے گناہ سے لبریز اقوال اپنی کتابوں میں لکھتے آ رہے ہیں۔

حضرت معاویہؓ کے دربار میں حق گوئی اور آپ کی بردباری:

حق گوئی اور حق کی چند مثالوں سے دل کو نور کریں اور خود ہی سبائیوں کا تاریک جھوٹ اڑادیں۔

1۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی میں ہے کہ جب حضرت امیر معاویہؓ اختلاف یزید کے لئے مدینہ آئے اور لوگوں کو باایمان نام لوگوں نے بیت کر لی مگر خواص حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اختلاف کیا اور اسے قیصر دیکر کئی کا طریقہ بتایا۔ بیت نہ کی تو شام سے ساتھ آنے والوں نے کہا یہ سائے آکر بیعت کریں ورنہ ہم ان کی گردنیں مار دیں یہ تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا:

”سبحان الله ما اسرع الناس الى قریش بالشرا لا اسمع هذه المقالة من احد منكم بعد

اليوم لم نزل

(ترجمہ) اللہ پاک ہے یہ لوگ قریش کو شر پہنچانے میں کتنے تیز ہیں۔ یہ بات میں آج کے بعد کسی سے نہ

سنوں کا پھر منبر سے اترے

بیت ان تینوں نے کی یا نہ کی۔ اختلاف اسی صفحہ پر لکھا ہے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ بردبار نے مجبور نہ کیا۔ اپنی فوج کو سختی سے ڈانٹا اور روک دیا۔

2۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب حضرت معاویہؓ کو حدیث ”الت منی بمنزلہ ہارون“ سنائی۔ تو پوچھا اور راوی کو کون ہیں؟ جب بتایا گیا تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا ”پہلے اگر میں نے آپ سے سنی ہوتی تو طغی سے جگ نہ لڑتا۔“

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 470 طبع پشاور)

3۔ یہ حدیث ایک قسم کی حضرت معاویہؓ کی توبہ بتاتی ہے۔ تو اس کے بعد وہ کیسے حضرت علیؓ کا گلہ بدگوئی کر سکتے تھے۔ تاریخ کا مجوزہ الزام ہے۔ مسود بن خمرہ ایک حق کو سمجھتی ہیں۔ جب وہ حضرت معاویہؓ کے پاس آتے تو ان پر خوب تنقید کرتے اور انصاف فرماتے۔ حضرت معاویہؓ اپنی منگائی پیش کرتے۔ مسود کہتے ہیں کہ میں نے سوچا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ مجھ پر غالب آگئے پھر مسود تنقید کی بجائے معاویہؓ کے لئے دعائے خیر کرتے تھے۔ (ایک مجاہد صحابی صفحہ 318)

51۔ حسین کا یہ جھوٹ بھی دیکھیں کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے دمشق میں رہ کر مدینہ میں حضرت امام حسنؓ کو زبردستی لایا۔

52۔ الحسن والحسین میں محمد رضا مسیری نے گالیوں والی بات لکھ دی

53۔ تاریخ الخلفاء سے امام حسن کا قتل بتایا ہے۔ کہ مروان کے خنجر جیسی مثال دیئے کو بھی آپ نے برداشت کیا۔

54۔ یہی مثال خورالایمان ترجمہ تطہیر الایمان سے نقل کر دی ہے۔

55-56۔ درامات السیب سے ہے کہ امام حسنؑ ایک چنگارہ تھے۔ جس کو اللہ نے خاموش کر دیا۔ یہ ایک لفظ اسیدی کا قول ہے حضرت امیر معاویہؓ کا نہیں۔ روشن گرم انگارے کا بجھ جانا موت کی تعبیر ہے اس سے تو حسینؑ لازم نہیں آتی جب تک وہ بدنہی ظاہر نہ کرے۔ راوی خود بدنیت ہو کر ایک بزرگ صحابی حاکم پر بدنہی کی تہمت لگا دے اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ یہی بات بذل الجہود سے نقل کی ہے۔

البدایہ جلد 8 صفحہ 430 وغیرہ میں ہے ”کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؑ کے چچا حضرت عباسؑ سے تعزیت کی دعا کی تو جواب میں ابن عباسؑ نے بھی امیر کی حکومت کو دعائیں دیں“

57۔ البیان الاظہر سے یہی روایت ہے کہ مروان ایسا کہتا تھا۔ اس کا گناہ اس کے سر۔

58۔ علامہ سندھی کی بات پر اعتراض دہرہ۔ جب کہ دو واضح فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کی عظمت سے مجھے انکار نہیں لیکن ان کی ناکامی۔ حکومت پانے میں۔ نہ کہ شہید ہو کر جنت پہنچنے میں۔ یقینی تھی۔ پھر مسلم بن عقیل کا واقعہ پیش کیا کہ اسے ہانی کے مکر ٹھہرنا نہیں تھا۔ بلکہ ابن زیادؓ آنے سے پہلے دارالامارۃ (گورنر ہاؤس) پر قبضہ ضروری تھا۔ کہ اہل کوفہ تو آپ کے ساتھ تھے۔ پھر ظالم ابو مسلم خراسانی کی مثال دی جو مجھے پسند نہیں۔ تو یہ ایک سیاسی طریق کار کی تائید اور راہنمائی ہے۔ معاذ اللہ حضرت امام حسینؑ کی تو حسینؑ مراد نہیں ہے۔

59۔ الصواعق المرحۃ سے وہی مروان کا بدکلام ہونا لکھا ہے۔ ہم مذمت کر چکے۔

60۔ تفسیر مظہری سے یزید کی مذمت بیان کی ہے۔ ہم حسینی ہیں یزید کے مداح نہیں ہیں۔

61 و 67۔ تفسیروں وغیرہ کے سات حوالے دیئے ہیں۔ کہ اہلسنت کے ہاں آپ کے چچا عبد مناف والد علیؑ کفر پر فوت ہوئے ہیں عرض یہ ہے کہ اسلام کے لئے کلمہ شرط ہے۔ جب وہ تاریخ دسرت اور کتب شیعہ تک سے بھی ثابت نہ ہو تو محض رشتہ دار، چچا یا والد ہونے سے تو مسلمان نہ بن جائے گا۔ شیعہ تفسیریں بھی یہی بتاتی ہیں۔

1۔ شیعہ کے ہاں بھی معتبر شخصیت حضرت جبرالامت عبد اللہ ابن عباسؑ سے مروی ہے

”فَسْ أَخْبَيْتَ (ایمانہ یعنی ابا طالب) وَلَکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ۔ تو فقیہ، راہنمائی اور پہچان (من یشاء)

اپنے دین کی جسے چاہتے ہیں کرا دیتے ہیں۔ ابو بکر، عمر اور ان کے ساتھیوں کو اور وہی اپنے دین پر چلنے والوں کو خوب جانتا ہے۔“ (تنویر المعباس تفسیر ابن عباسؑ صفحہ 243 طبع مسر پارہ 20 رکوع 8)

2۔ شیعہ تفسیر البرہان جلد 3 صفحہ 21 میں ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔

3۔ ترجمہ مقبول صفحہ 469 حاشیہ آیت بالا میں تفسیر قمی کے حوالہ سے یہی بیکہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔

4۔ شیعہ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں اتری۔ (اگرچہ شیعوں نے پھر اس میں تاویل کی ہے) ”کہ ظاہر

۱۰۰

حضرت خیر بن عدی بن جبل کندی کو فی کا تعارف اور ان کی شہادت:

حضرت امیر علیؓ سے خائفین اس کو بہت اچھالتے ہیں۔ اس کی ہند باتوں پر غور کریں تاکہ حضرت امیرؓ کا یہ کی

سیرت علیؑ کے خاص مرفرد اور جنگ قبل و بعد میں شریک رہے۔ ہمارے روزہ کے خوب پابند تھے۔

[illegible]

حضرت میرزا صاحب نے ہمیں پتھر بھی پھینکتے۔ ہیدمان ملی کا کرپ بنا لیتے مگر مغیرہ بڑے بردوار قتل حراج تھے۔ اسے کہو نہ

بہتے۔ ایک دلیہ 4000 درہم انعام کی دے دیا حضرت سکیرہ بن جبلی وکالت کے بعد زیاد کو روک دیا جو پہلے حضرت میا کا

نامی حب اور ایمان کا دور دراز مسافریہ سفر تھا۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں نے انتظامی قابلیت کے پیش نظر اسے اپنے ساتھ ملا دیا۔ ایسی عیب بھی چھپا لیا کہ یہ ابو

سیدنا کا یہاں سے نکاح ہو گیا تھا۔ جب کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت کا سانکناح ہونے پر شہاد میں دیں تو زیادہ بن ابوسفیان

کہلانے لگا۔ دو بجی کا اعلان ہوا پر قیدیوں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا۔

آزاد لوگ بھاگ گئے۔ گورنر نے قصر الامارہ میں پناہ لی جسے نہ پڑھا جاسکا۔ یہ ایک بقعات تھی زیادہ ان لوگوں کے صرف

40 سر داد بلانے گرفتار کر کے دستِ بچوائے اور معاویہ کو لکھا اعلان اور کوئی کی ضرورت؛ دو اعلان کو وہاں نہ آئے دینا۔ معاویہ پر دوبارہ

میں مثل بیچ دیا اور یہ مارے گئے۔ پھر پہنچائے بھی۔ حضرت عائشہؓ کی سفارش بعد میں آئی۔ انہوں نے خوب ڈانٹا مگر وقت گذر

پاکستان سے دور اندیشی حفظ ماتقدم اور تدبیر کہنے یا سختی پھر کسی کی جرأت نہ؛ دلی کہ یوں بغاوت لرے یا جتنے کے تھکیم اور کار یوں

ہزار اور 20 سال حکومت پر ان کوئی۔ کیا بامعینہ اور سہولت سے اپنی دولتیں پھیلانے کے لیے (طبری وغیرہ)

جو لوگ قیام اس کی خاطر حضرت معادیہ کے اس مجبوری اقدام پر بہت طعن کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھیں کہ عبد اللہ بن

دراستی تو آپ نے جاوید بن قدامہ کو بھیجا وہ غالب آیا اور ابن الحنفی ستر افراد کے ساتھ ایک مکان میں چھپ گیا۔ یہ تالاکا لیتا

اور ان کی قیدی تھے۔ مگر اس نے مکان کو آگ لگا کر وہ جلا ڈالے یہ غیر شرعی اقدام تھا۔ حضرت ابو بکرؓ بن لیثؓ جو اس حدیث

مرفوع کے راوی ہیں۔ ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو“ (بخاری جلد 2 صفحہ 1048) نے فرمایا اگر وہ عثمانی میرے پاس آجاتے تو میں ایک کانا بھی ان کو نہ مارتا۔ (فتح الباری، کرمانی) یہ ابن الحنفری مشہور صحابی علماء ابن الحنفری کے بھتیجے ہیں۔ بعض نے صحابی بتایا ہے۔

علامہ ابن حجر کا تبصرہ اس واقعہ پر یہ ہے۔

”پس جو کچھ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ جب جاریہ بن قدامہ نے ابن الحنفری اور اس کے ساتھیوں کو جلا کر غلبہ پایا استنفر الناس بامر علی۔ لوگ حضرت علیؑ کی رائے سے متفرق ہو گئے تو (حضرت علیؑ کے طرفدار) ابو بکرؓ کی رائے یہ ہو گئی کہ اس دور قتلہ میں لڑائی نہ کی جائے جیسے صحابہ کی ایک جماعت پہلے سے یہی کہتی تھی (فتح الباری جلد 13 صفحہ 29) (عالمی اسی واقعہ کا اثر ہے کہ حضرت معاویہؓ پبلک میں مقبول ہوتے گئے۔ م)

68۔ مروان کے غلبہ عیدین پہلے دینے کا ذکر ہے کہ بدگوئی سننے کے لئے بعد نماز لوگ نہ ٹھہرتے تھے۔ تردید ہو چکی۔

69۔ محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ جلد 2 از حنفی بک سے ہے کہ امام حسینؑ نے خروج کرنے میں بہت بڑی غلطی کی۔ عربی کا پورا صفحہ پڑھا مگر ایسا جملہ کوئی نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو۔ البتہ کو فیوں کی بے وفائی حضرت علیؑ سے غداری حضرت حسنؑ پر کا تھانہ علم وغیرہ سے یہ شیعہ خود نتیجہ نکال کر صفحہ کا عنوان بناتا ہے اور ذی شیعہ محمد حنفی بک کے لگاتا ہے۔ امام حسینؑ کی غلطی ہو یا نہ ہو۔ امام کے مومن اہل کو ذکا کا کمال اور کارنامہ ماننا پڑے گا۔ شیعہ بھی ان کے اس اقدام سے زندہ ہوئے۔ اسلام کی ہر بات کا انکار مسلمانوں کے ہر فرد سے دشمنی، اپنے خیال میں 14 معصومین کے سوا ہر دور میں ہزاروں سادات سے دشمنی جو ان کا مذہب چا آ رہا ہے۔ وہ اسی حادثہ کو بلا کار بن منت ہے۔ کہ ان کی اسلام اور اہل بیتؑ سے دشمنی نمایاں ہو گئی۔ اور وہ اسے ہی کامیابی اور ”اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد“ کا نعرہ لگاتے ہیں۔

مگر سوچئے کسی ملک میں اسلام کی حکومت و قانون شہادت امام حسین کے جذبہ کے مطابق آگئی؟ قرآن و سنت کا نظام جاری ہو گیا؟ اسلامی حدود و مجرموں پر نافذ ہو گئیں؟ مسلمان اہل بیت کی تعلیم سے نیک بن گئے؟ جب ایسا باعتراف شیعہ کہہ نہیں ہوا۔ حضرت زین العابدینؑ اسلام کے اسی نقصان پر تو عمر بھر روتے رہے کہ آپ کی شہادت سے دین خدا ضائع ہوا دشمنی میں اور بنو امیہ کی بدعتیں ظاہر ہوئیں تو اسے کس لفظ سے تعبیر کیا جائے خود بتادیں؟ پھر دیکھیں آپ نے 3 شرطیں لگائی تھیں۔ جلاء العین وغیرہ سے حوالے بار بار گذر چکے۔

(1) دواہس جانے دو۔

(2) حاکم وقت سے ملاؤ۔

(3) یا آزاد علاقے میں برائے جہاد جانے دو۔

سوچئے! اگر ایک شرط پوری ہو جاتی حضرت امام حسینؑ بیچ جاتے تو پھر شیعہ آپ کا نام لیتے آیا بالکل بھول جاتے۔ کیا معمولی سا آدمی بھی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کوئی بے سہائی امام حسینؑ کے محبت نہ تھے خون کے پیاسے تھے۔ تمنا پوری ہوئی تو ممکن نہیں ہوئی ہیں۔ جلوس نکالتے ہیں۔ اصل ناراض اور غمگین امام حسنؑ کے کردار پر ہیں۔ کہ وہ زندہ بیچ کیوں گیا اور مسلمان پھر ایک قوم فاش ہیں۔ لٹلٹی نہ کہو۔ بڑا کارنامہ ہی مانو۔ مگر یہ تو بتاؤ حضرت زین العابدینؑ سے لے کر بارہویں امام تک کسی امام نے یہ کیوں ہو گئے؟ لٹلٹی نہ کہو۔ بڑا کارنامہ ہی مانو۔ مگر یہ تو بتاؤ حضرت زین العابدینؑ سے لے کر بارہویں امام تک کسی امام نے یہ کیوں ہو گئے؟

کارنامہ کیوں سرانجام نہ دیا سب تقیہ کے نہاں خانہ میں کیوں چھپ گئے۔ بنو (نوجواں) مسلمانوں کے لئے حادثہ کر بلا بڑا غمناک اور نقصان دہ ہے۔ جب کہ ایک طبقہ نے تو دین سے آزادی کا اسے بہانہ بنالیا ہے۔ ان کے عام آدمی فخر سے کہتے ہیں کہ ایک آنسو بہا کر ہم جنتی بن جاتے ہیں امام حسینؑ نے ہماری نجات کے لئے ہی قربانی دی یہی عقیدہ جاہل عیسائی رکھتے ہیں۔ کہ یسوع مسیحؑ نے سولی پر لٹک کر ہمارے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

70۔ مرزا حیرت دہلوی کا کہنا کہ حضرت علیؑ بت خانہ میں پیدا ہوئے اور وہ اس وقت مقام نجس تھا۔

(کتاب شہادت از مرزا حیرت دہلوی صفحہ 186)

الجواب : پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ آزاد خیال صحابی ہیں۔ جیسے گستاخ را فضی زاکر صحابہ کرامؓ اور امہات المؤمنین اہل بیت نبویؑ کے متعلق کہتے رہتے ہیں فلاں فلاں کا ایمان ثابت کرو حضور ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں کے نکاح کے گواہ بتاؤ وہ مومنہ نہ تھیں معاذ اللہ چونکہ شیعہ حضرت علیؑ کی ہادیانہ صفات، معلمانہ کامیابی، ایمانی انقلاب پر بہت ہی کم بحث کرتے اور 10 اکیلوں کے مطابق بھی آپ کے مومن شاگرد جنتی مسلمان نہیں بتا سکتے۔ اس لئے آپ کی غیر ضروری فضیلت مولود در کعبہ ہونے پر بڑی تقریریں بھاڑتے ہیں۔ تو انہی کی بول میں فحجز آء سببہ سببہ مثلھا کے تحت مرزا حیرت دہلوی۔ جیسے اس کے اور میں مقبول شیعہ مترجم بہت زیادہ کوتاہی اس کے ترجمہ کے ظہیر پر گورنر امیر محمد خان نے پابندی لگا دی تھی۔ کہہ رہے ہیں "کہ اس وقت مسلمان تو تھے نہیں (حضور کی ذات کے سوا) جو خانہ کعبہ میں عبادت کرنے جاتے۔ ہاں اندر باہر 360 بت تھے۔ مشرکین اہل براہوں کی ان سے حاجت برآری کے لئے آجاتے حضرت فاطمہ بنت اسد بھی اس مقصد کے لئے آئیں تو بچہ جن دیا" در نہ خانہ کعبہ چڑچڑ کا سنتر تو نہ تھا کہ کعبہ میں بچہ جننے کی حیرت انگیز نیت سے آئی ہوں۔ روایتیں کجی اختلافی ضرور ہیں مگر حضرت حکیم بن زہام کی افتادہاں ولادت باعث فضیلت اور ثبوت امامت نہیں اسی طرح حضرت علیؑ کی بھی یہ فضیلت برد دیگران، پیغمبروں وغیرہ پر دلیل نہیں بن سکتی۔

ہم (لحمہ اللہ) حضرت علیؑ کی محبت و اطاعت سے سرشار ہیں حضرت علیؑ کی ولادت در کعبہ کا ذکر شاہ ولی اللہ..... الخ نے ایک روایت میں از لہ الخفاء میں کیا ہے یہ روایت اگر سچی ہو تو جزدی فضیلت ہم ماننے ہیں۔ مگر اس کا عقیدہ خلافت و امامت سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

71- محرم میں ذکر شہادت حسین کرمہ حرام ہے۔ از قناری رشیدیہ صفحہ 130 (جبکہ ڈھکونے ان مستحب مجالس عزاکو حرام کہا ہے جو ترک فرمائیں بکڑیہ نہیں۔ پڑھے اصلاح المجالس والمجالس کتاب ہذا صفحہ 225 سے 240 تک)

عرض یہ ہے کہ نقل عبارت میں رافضی خیانت ہے۔ جواب یہ لکھا ہے ”ذکر شہادت کا ایام محرم میں کرنا بمشابہت روافض کے منع ہے اور باقم نوہ کرمہ حرام ہے۔ فی اللہ یث نمی عن المرثی اور خلاف (شرع) روایات بیان کرنا سب ابواب میں حرام ہے تقسیم صدقات تخصیص ان ایام کرنا یہ جانتا ہے کہ آج ہی ثواب زیادہ ہے تو بدعت ضلالہ ہے۔ علی ہذا تخصیص کسی طعام کی کسی ایام کے ساتھ کرنا لغو ہے اور صدقہ کا طعام غمی کو مکروہ اور سید کو حرام ہے۔ ان (مسائل) پر طعن کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ذہب کی تحریر کی طرح) سنت کے مطابق اور بدعات سے پاک یہ ہمارے مذہب کی تحریر ہے۔ کسی غیر کو اعتراض کا حق نہیں۔ روافض بڑا خطرناک فرقہ ہے۔ جو رافضی روایات تک کی پابندی چھوڑ کر صرف محرم کی رسوم کو باعث نجات مانتا ہے۔ تو اس وجہ سے اپنے لوگوں کو بچار ہے ہیں۔ ورنہ فی نفسہ شریعت اور روایات صحیحہ کے مطابق تذکرہ علیٰ حسینؑ ہو یا حضرت فاطمہؑ امہات المؤمنینؑ کا بہر وقت درست ہے۔ مشابہت غیر مذہب کی وجہ سے حرام ہے۔ اس لئے طلوع وغروب کے وقت خدا کو بجد ناجائز ہے کہ کنار کی نادات ہے 10 محرم کو نجات از فرعون کی خوشی میں یہودی روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ خوشی تو ہمیں بھی ہے مگر مشابہت سے بچنے کے لئے 9 یا 11 کو بھی ایک روزہ ساتھ ملائیں گے۔ ایام محرم میں اسی طرح حضرت عمر فاروقؓ حضرت حسینؑ کا یا پہلے حضرت علیؑ و حضرت عثمانؑ کی شہادت کا ذکر کرنا اصل قاتلوں غداروں کی نشاندہی کے ساتھ اہلسنت کے بااں درست ہے۔

72- الحسن والحسین از محمد رضا مہر سے صفحہ 65-66

ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ حسینؑ پر لکھی جانے والی کتاب کیسی ہے عام حالات میں تو 99% کسی کی مدح میں لکھی جانے والی کتابیں ثبت ہوتی ہیں ان کی ذاتی خوبیوں کے علاوہ دوست دشمن سب کی طرف سے تعریفیں ہی لکھی جاتی ہیں۔ یہ عجیب کتاب ہے۔ جس میں اکثر کتاب کی طرح یہ دو صفحے بنو ہاشم حسینؑ، ان کے والد سمیت کی برائی میں ہیں۔ کہ وہ ہی ہر کس کے دشمن ہیں۔ مثلاً صفحہ 66 کی عبارت ہے ”قسم خدا کی بنو ہاشم نے بنو امیہ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے۔ لیکن بنو امیہ بنو ہاشم کے حق میں ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ اور یہ کہ (اے حسن) معاذیہ تیرے لئے تیری اپنی جان سے بھی بہتر ہے“ ہم اس پر کیا کہیں۔ (النفی ما نہرہ بد (لا جوراً))

امیر المومنین حضرت معاویہؓ صحابہ کرامؓ، ائمہ دینؓ اور اکابر علماء کی نظر میں

- ہر نبی کرام اور انبی کی ہمنوات اور بے شک غلط جملی حوالہ جات سے آپ کا دل دکھا ہوگا اب آخر میں سچی تصدیقات سے دل خوش کر لیں
- 1- حضرت عمر فاروقؓ: جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہوا تو تم لوگ حضرت معاویہؓ کی اتباع کرنا اور ان کے پاس ٹام چلے جانا۔ (تظہیر صفحہ 37) ایک جماعت صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا آپ کے ساتھیوں میں حضرت معاویہؓ بے مثال ہیں (ملقات ابن سعد) حضرت کی عیب جوئی سے مجھے معاف رکھو۔ (ازالۃ الخفاء) حضرت علیؓ نے فرمایا بیٹا حسن! معاویہؓ (کی حکومت) کو نہ اذیت نہ جاننا۔ خدا کی قسم اگر وہ بھی نہ رہی تو تم تمہارے کی طرح لوگوں کے سر کرتے دیکھو گے۔ (البدایہ)
 - 2- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ: حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے حضرت امیر معاویہؓ جیسا عادل اور حقانی نفع کرنے والا نہیں دیکھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)
 - 3- حضرت ابو الدرداء بن عامرؓ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ بن ابی سفیانؓ کے سوا کوئی نہیں دیکھا۔ (منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 185)
 - 4- حضرت عبداللہ بن عمرؓ: میں نے حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا (الاستیعاب جلد 1 صفحہ 262)
 - 5- حضرت عبداللہ بن عباسؓ: میں نے معاویہؓ سے بہتر حکومت کے لئے موزوں کسی کو نہ پایا (طبری جلد 2 صفحہ 215)
 - 6- حضرت عمیر بن سعدؓ: لوگو! حضرت معاویہؓ کا ذکر خیر کے ساتھ کرو۔ رسول اللہؐ نے ان کو ہادی اور ہدی کے لقب سے نوازا۔ (ترمذی)
 - 7- حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ: آپ سیدنا معاویہؓ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو 30 کڑوں سے پڑاتے تھے (البدایہ والنہایہ)
 - 8- امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ: 3/4 امت کے پیشوا کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں ایترائیں کی۔ (المتقی صفحہ 252)
 - 9- حضرت امام مالکؒ: حضرت امیر معاویہؓ کو برا کہنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو برا کہنا ہے (الصواعق المحرقة صفحہ 155)
 - 10- امام احمد بن حنبلؒ، امام اعمشؒ، حضرت قتادہؒ مجاہدؒ: (مفسرین، تابعین) تم لوگ حضرت معاویہؓ کے کردار و اعمال کو دیکھتے تو بے ساختہ کہہ دیتے یہی محد ہی ہیں۔ (حاشیہ العواصم، صفحہ 305)

11- حضرت عبداللہ بن مبارکؓ: حضرت امیر معاویہؓ کے گھوڑے کے پاؤں کا غبار جو رسول اللہ ﷺ معیت میں اڑا وہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی)

12- حضرت امام بخاریؒ: آپ نے بخاری میں مناقب صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر کر کے ردِ افہام سر کھل دیا۔ (فتح الباری جلد 7 صفحہ 171)

13- امام ربیع بن نافعؒ: حضرت معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے درمیان پردہ ہیں۔ جو شخص یہ پردہ پا کر کرے گا وہ تمام صحابہ پر لعن طعن کی جرأت کر سکے گا۔ (خلاصہ غیۃ الطالبین، جلد 1 صفحہ 71)

14- امام غزالیؒ: حضرت معاویہؓ کی وہ (دعائی) جنگ جو مقام صفین پر ہوئی خلافت کے لئے نہیں تھی۔ بلکہ اس کا مقصد حضرت عثمانؓ کے قصاص سے تھا۔ یہی اہلسنت کا عقیدہ ہے۔ (مکتوبات صفحہ 250) بحوالہ سیدنا معاویہؓ

15- قاضی عیاضؒ: سیدنا معاویہؓ حضور اللہ ﷺ کے صحابی اور برادر ہستی ہیں۔ کاتب رسول اور کاتب وحی ہیں۔ اور اس کے امین ہیں جو انہیں برا کہے اس پر خدا و رسول اور فرشتوں کی لعنت ہو۔ (الشفاء صفحہ 95)

16- حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ: اگر میں حضرت معاویہؓ کے راستے میں بیٹھوں اور گھوڑے کے سُم کا غبار مجھ پر پڑے تو میں اسے اپنی نجات کا باعث جانوں گا۔ (بحوالہ امداد الفتاویٰ جلد 4 صفحہ 123)

17- امام نسفیؒ: اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ باہمی لڑائی میں حضرت علیؓ حق پر تھے۔ حضرت معاویہؓ سے خلافتِ اجتہادی واقع ہوئی لیکن حضرت علیؓ و معاویہؓ عادل اور صالح تھے۔ ہمیں کسی کی شان میں بدگوئی کی اجازت نہیں (شرح فقہ اکبر صفحہ 182)

18- امام ابن خلدونؒ: حق یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کا شمار بھی خلفاء راشدین میں کیا جائے (ابن خلدون، جلد 4 صفحہ 406)

19- حضرت مجدد الف ثانیؒ: حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے لڑنا اجتہاد پر مبنی تھا۔ اور یہ اہل سنت کے عقائد سے ہے۔ حضرت معاویہؓ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل تھے۔ رہا اختلاف کا مسئلہ تو اس میں دو تہانہ تھے بلکہ نصف صحابہؓ کی تائید انہیں حاصل تھی (از مکتوبات مجدد الف ثانی)

20- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ: تم لوگ حضرت معاویہؓ کی بدگمانی سے بچو کہ وہ ایک ظلیل

القدر صحابی ہیں اور صحابہ کی جماعت میں بڑی فضیلت والے ہیں خبردار ان کی بدگوئی میں پڑ کر گناہ کے مرکب نہ ہو (از دہلوی، جلد 1 صفحہ 113)

21- علامہ خطیب بوصیریؒ: حضرت علیؓ مرتبے میں حضرت امیر معاویہؓ سے افضل ہیں۔ لیکن حضرت معاویہؓ اور

حضرت علیؓ دونوں رسول اللہ کے صحابی اور مملکتِ اسلامیہ کے ستونوں میں سے دوستوں ہیں۔ جو فتنہ فسادان کے مابین ہوا اس کا پورا

گناہ سبائی فتنہ کے ذمہ ہے (بحوالہ سیدنا معاویہؓ از مولانا فاروقی شہیدؒ) (شیعہ کتاب کے چوتھے باب کا جواب ختم ہوا۔ مؤلف)

تحقیقی دستاویز کا باب پنجم

ازواج نبیؐ کی توہین (معاذ اللہ)

مطالعن برعائشہ صدیقہ

اعتراض : 1- حضرت طلحہؓ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کی خواہش کی تھی پھر 5 حوالہ جات دیئے۔

(۱) تفسیر درمنثور، (۲) تفسیر کبیر رازی، (۳) تفسیر فتح القدیر شوکانی،

(۴) تفسیر مظہری، (۵) تفسیر معالم التنزیل بغوی۔

الجواب :- واقعہ تو ایک شخص کا ایک ہی دفعہ کا ہے۔ کہ اس نے ”ازواج النبیؐ سے نکاح حرام ہے“ کی آیت اترنے سے پہلے اتفاقاً کہہ دیا تھا کہ عائشہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد میں ان سے شادی کروں گا۔ اس سے حضور ﷺ کو ایذا پہنچی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتار دیں۔

”وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا“ (پارہ 22 رکوع 4 سورۃ احزاب)۔

(ترجمہ) تمہارے لئے جائز نہیں کہ حضور ﷺ کو دکھ پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ بات اللہ کے ہاں بڑا (گناہ) ہے۔

ان پانچ حوالہ جات میں ایک شخص بغیر نام بتایا گیا۔ پھر بعض نے قیل کہہ کر حضرت طلحہ کا نام لیا۔ یہیں عکسی صنف تفسیر فتح القدیر شوکانی یعنی التوٰنی 1250ھ میں ہے کہ ابن ابی حاتم نے یہ حدیث کی ہے۔ مگر صدی جھوٹا ہونے میں مشہور ہے۔ تقریباً 551ھ میں ہے۔ محمد بن مروان بن عبد اللہ صدی اصغر کوئی کذب سے متعمم ہے۔

تہذیب الجلب جلد 5 صفحہ 279 میں ہے۔

(۱) جریر بن عبد الحمید کے ہاں (یہ حدیث) کذاب ہے۔ (۲) ابن معین کے ہاں ثقہ نہیں۔

(۳) ابن نمیر کے ہاں کچھ نہیں۔ (۴) یعقوب بن سفیان کے ہاں ضعیف غیر ثقہ ہے۔

(۵) صالح بن محمد کے ہاں ضعیف تھا۔ حدیثیں گھڑتا تھا۔ (۶) متروک الحدیث اس کی حدیث نہ لکھی جائے بھی کہا ہے

(۷) ابو حاتم۔ جس سے حدیث نے یہ روایت کی۔ ذاب الحدیث کہتے ہیں۔ (۸) بخاری نے کہا لوگ اس سے خاموش ہیں

(۹) امام احمد نے کہا اس بڑھا کو میں نے چھوڑ دیا۔ (۱۰) عبد اللہ بن نمیر نے کہا سدی کذاب تھا وغیرہ الخ "اسی صفحہ میں ہے "ابن عطیہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حضرت طلحہؓ پر یہ الزام صحیح نہیں ہے جیسے امام قرطبی نے فرمایا کہ ہمارے شیخ امام ابو العباس نے یہ قول بعض فضلاء صحابہ کا کہا ہے مگر وہ ایسی بات کہنے سے پاک ہیں۔ یہ منافق جاہلوں کے لائق ہے۔ (تفسیر فتح القدیر جلد 4 صفحہ 290 طبع مصر)

پھر اس صفحہ 290 میں ہے
اس بات کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ شخص (طلحہؓ یا اور) بہت گھبرایا۔ تو بہ میں غلام آزاد کیا۔ اللہ کی راہ میں 10 اوزن بھر کر خیرات کئے۔ پیدل حج کیا تاکہ اس بات کی توبہ نصیب ہو جائے۔
تفسیر فتح القدیر کے اسی صفحہ پر ہے

"ابن مردویہ محدث حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ (یہ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالب کی زوجہ تھیں۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف خاوند کے ساتھ دو ہجرتیں کی تھیں۔ جب 8 ہجری موت میں حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو عدت گذرنے کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہوگا) کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی تو وہ حضور ﷺ تک آئیں اور بتایا "ان اسماء مسزوجة علیاً" کہ حضرت اسماء حضرت علیؓ سے شادی کرنا چاہتی ہیں تو آپؐ نے حضرت اسماء کے متعلق فرمایا اے جاؤ نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائے"

پھر اس نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے شادی کی جن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ جس سے شیعہ محبت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ عثمان کو بلوائیوں نے شہید کیا تھا تو یہ طرف دار تھے۔ پھر بعد میں حضرت علیؓ نے اس اپنی بھادج اور زوجہ صدیق اکبرؓ سے شادی کی تھی۔ جس نے حضرت خاتون جنت کی بیماری میں خوب خدمت کی اور غسل تکفین وغیرہ کے فرائض سرانجام دیئے تھے (تاریخ) ثبوت مسئلہ کے لئے تو اتنا کافی ہے کہ یہ بات حرمت نکاح سے پہلے ایک صحابی نے خطا و لاعلمی سے کہہ دی تھی۔ جو اس وقت گناہ نہ تھی پھر بعد میں پچھتا کر خوب توبہ کی پیدل حج، خیرات اور غلام آزاد کیا۔ اس طرح حضرت علیؓ کا ابو جہل کی بیٹی فاطمہ سے نکاح کا ارادہ کر کے پھر روک جانا۔ اور یہاں بھی نکاح اسماء سے ایذا اور رسول بن کر رک جانا ایذا اور رسول و فاطمہ سے پہنچے ہوئے قابل ثواب کام ہے۔ یہ ہمارا مسلک ہے۔ تو شیعہ بھی حضرت طلحہؓ سے دشمنی نہ رکھیں اور اس بات کو نہ اچھا لیں۔

حضرت طلحہؓ کے فضائل

جس نے اُحد میں ہاتھ کٹا کر حضور ﷺ کو شہید ہونے سے بچالیا۔ اُحد پہاڑ کے پلے پر ان کو زبیر کی طرح شہید فرمایا

غزوہ بدر میں ذکر فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا جو زمین پر شہید کو چلا پھرتا دیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ (ترمذی)
نیز فرمایا طلحہ اور زبیر تو جنت میں میرے پڑوسی ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ 566)

یہی وہ طلحہ ہیں جن کو احد میں آلہ خاص سمیت 80 کے لگ بھگ زخم آئے۔ پھر بھی ایک چٹان پر چڑھنے کے لئے حضورؐ کو اٹھایا
جب آپؐ نے فرمایا طلحہ کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (ترمذی)

اس طلحہ کی اور حضرت ابو بکرؓ کے داماد حضرت زبیر بن العوام (حضرت نبیؐ و حضرت علیؓ کے پھوپھی زاد) کی حضرت علیؓ سے محبت
کا یہ عالم ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت حضرت علیؓ سے پہلے نہ کی۔ حضرت علیؓ کے حق میں بیعت عثمانؓ کے وقت دستبردار ہو گئے
تھے۔ پھر حضرت علیؓ کی سب سے پہلے بیعت اس شرط پر کی گئی کہ آپؐ قصاص لے کر اللہ کا قانون نافذ کریں۔

حضرت عائشہؓ کی حضرت علیؓ سے محبت

حضرت عائشہؓ کہہ میں تھیں جب شہادت عثمانؓ کی خبر پہنچی تو بہت غمزدہ ہو گئیں ایک سردار بدیل بن ورقاء نے پوچھا میں
اب کس کی بیعت کریں؟ تو فرمایا (الزم علیا) حضرت علیؓ سے چٹ جاؤ (طبری)

حضرت طلحہ و زبیر نے مسئلہ قصاص میں حضرت علیؓ کی حمایت میں بصرہ و شام کی گورنری تک مانگی مگر جب بلوائیوں نے ان کو اپنے
محبوب حضرت علیؓ کے دربار سے دھتکار کر نکلوا دیا۔ اور مکہ آگئے حالات سنائے تو سب اہل مکہ نے بلوائیوں سے منسلک اور حضرت علیؓ
کی امداد کرنے کے لئے ایک لشکر بنایا اور بصرہ آکر خوب طاقت فراہم کر لی۔ حکیم بن جبلةؓ کو قاتل عثمانؓ نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور
دو مارا گیا تو تاریخ کا یہ بڑا المیہ ہے کہ ان تین جنتی شاہکار اسلام پیشواؤں کو ان منافق قاتلان عثمانؓ کا تو باغی۔ بدلہ چاہنے والا
نہ جانا گیا جن کو حضور ﷺ نے منافق اور جہنمی بتایا تھا اور حضرت علیؓ نے ان کو بار بار لعنتی کہا تھا (طبری جلد 3 صفحہ 523)
بلکہ باغی علیؓ کا مشہور کیا۔ (معاذ اللہ)

جب حضرت علیؓ نے ان کو ایک قابل تحقیق حدیث سنا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کی طرف سے جنگ بند ہوگئی تو انہوں نے کہ پھر بھی
آپؐ کے لشکر کا سلطان عثمانؓ نے نماز کی حالت میں ان کو خاک و خون میں تر پادیا اور ان کے شہید ہونے کی اور قاتل کے جہنمی
ہونے کی خبر نبوی حضرت علیؓ کے سامنے گئی ہوگئی۔ (جلد تاریخ ہائے اسلام)

پھر جیسے اس لشکر نے حضرت علیؓ کا فیصلہ صلح نہ مان کر غداروں سے رات کو جنگ بھڑکائی تھی (طبری جلد 3 صفحہ 518 و ابن خلدون)
اب حضرت علیؓ کی جنگ بندی اور طلحہ و زبیرؓ کی شہادت کے بعد بھی یہ ابن سبا کا لشکر حضرت عائشہؓ پر جا حملہ آور ہوا۔ اور صرف بار
بار ہمارے پڑنے والے ہزاروں وفادار و جانثار بنو نہ شہید کر دیئے۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ تو صرف صلح کرانے آئی تھیں۔ لڑنے
کے لئے لکوار نہ لائی تھیں۔ جیسے حضرت معاویہؓ کی ماں اور بہن جنگ یرموک میں عیسائیوں کے ساتھ جنگ میں لکوار لے کر
مرواں کے شانہ بشانہ لڑتی تھیں۔ تاریخ کا یہ المیہ بھی بھولنے کے قابل نہیں کہ جنگ جمل میں صلح کے بعد پُر امن سوئے ہوئے

بارہ ہزار مسلمانوں کو ذبح کرنے والا یہ سبائی لشکر (طبری جلد 3 صفحہ 518)۔۔ یہود و مجوس کا خاص نمائندہ بن کر۔۔ اکثریتی ہو
اسیہ کے مفتوحہ شام کو تباہ کرنے کے لئے اس لئے شام کے مقام صفین میں 70 ہزار مسلمانوں کو کاٹنا کٹواتا ہے کہ ان کا کابکہ تاریخ
شام معاویہ ہم سے بدلہ عثمان کیوں چاہتا ہے شام سے جلا وطن کیوں نہیں ہوتا؟ ان جنگوں میں نیتوں سے فیصلہ تو خدا کے دربار
میں ہوگا ہم یہاں اتھنی الامہ حضرت علیؑ کے فیصلہ پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا کہ قتلاہی و قتلی معاویہ فی الجنة (طبرانی)
میرے اور معاویہ دونوں کے مقتول جنتی ہیں۔

مگر انہوں نے کہیں کو تو حضرت علیؑ کا فیصلہ بھی منظور نہیں۔ وہ بدستور سبائیوں کی طرح حضرت عثمان سے دشمنی رکھتے۔ تاکوں کی
طرز فرداری کرتے۔ طالبان قصاص کی بدگوئی اور غیبت میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ یہاں بھی حضرت طلحہ پر جھوٹی مچی تہمت
لگا کر برائی تو ذکر کرتے ہیں۔ مگر کوئی خوبی قرآن و سنت سے بیان نہیں کرتے پھر ماشاء اللہ ”اہل عدل“ بھی کہلاتے ہیں۔
خود سوچئے کہ یہ کیسے ”محبت علی اور مسلمان ہیں“

سنی شیعہ نزاع کا باعث سبائی سازشیں ہیں

شیعہ لوگ اگر تاریخی حادثات کے ان تلخ حقائق کو اپنے انصاف اور ایمان کے ساتھ غور سے دیکھیں اور صحیح البلاغہ میں
حضرت علیؑ کے شہنشاہی فارمولہ پر ایمان لے آئیں۔ اہل شام کو برابر ایمانیات والا۔ حضرت علیؑ اور آپ کے نیک لشکر کے ایمانیات
کی طرح مان لیں اور قتل عثمان اور قاتلان عثمان سے اسی طرح برأت کر لیں۔ جیسے خود حضرت علیؑ نے کر لی تھی تو سنی شیعہ ایک
مسلمان قوم اور one Unit بن جائیں گے پھر متحد ہو کر امر کی سازشوں اور غیثہ افواج کو مٹا دیں گے۔
صحیح البلاغہ مع شرح ابن مہثم بحرانی جلد 5 صفحہ 196 میں حضرت علیؑ کی شہنشاہی چٹھی یوں ہے۔

”ہم شامیوں سے آڑے حالانکہ کلمی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے اور ہمارے نبی ایک ہیں۔ اور ہماری
دعوت اسلام میں ایک ہے۔ ہم ان سے خدا پر ایمان اور رسول خدا کی تصدیق میں کوئی اضافہ نہیں چاہتے اور
نہ وہ ہم سے کسی ایمانی بات کا اضافہ مانگتے ہیں۔ الامر واحد۔ ہم دونوں کے ایمانیات اور اعمال سب
کچھ ایک ہیں۔ (یعنی دونوں فریق برابر کے مومن و مسلمان ہیں) اختلاف صرف قتل عثمان میں ہے (اور
یہی جھگڑے کا باعث ہے) مگر ان کے الزام سے ہم پاک ہیں۔ نہ ہم نے عثمان کو قتل کیا اور نہ کرایا ہے۔

وحدت امت پر حضرت علیؑ کے ارشادات

اس فیصلہ علیؑ نے سب مسلمانوں کو ایک قوم یوں بنادیا ہے۔

(۱) خدا و رسول ہی کو اور قرآن و سنت کو ہی ماننا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ امامت کو ماننا فرض نہیں۔

(۱) توحید و رسالت کا گہری کاف کل ایمانی پورا اور اسلامی دعوت سے نئی دعوت نہیں۔

(۲) خدا و رسول کے بعد تیسری شخصیت کا کھڑا کرنا اور پڑھنا تفریق المسلسلہ ہے۔ انانیات میں سے نہیں۔ ان کیون کی فکر و توجہ دینیت اور خلافت بائبل کو ماننا ضروری ہو تا تو حضرت علی المرتضیٰ ضرور اس کا ذکر کرتے۔ الامور بعدہ (بعد از انبیاء) میں تحریر کیا ہے۔

(۳) جھڑے پھاٹ صرف حضرت عثمان کی شہادت کا ہم پر اثرام ہے ہم تو قاتل نہیں۔

(۴) اب جو جانی کہے کہ حضرت عثمان کوٹنے نے قتل کیا یا اپنے حامیوں کو قتل کیا ہے کہ کو کر یا تھا تو قتل علی القصاص جو کو مر قتل میں نہ پادون کو معاف کر دیا اور غلطی پر ہے خواہ شامی ہوں یا عراقی ہوں۔

(۵) اسی طرح جو حضرت عثمان کے دشمن رافضی۔ اندر سے حضرت عثمان کا قاتل غنی کو جانتے ہیں۔ اہل حضرت علیؓ کو حضرت عثمان کا غلامیہ قاتل کہتے ہیں۔ اور دیگر کچھ صحابہ پر محمود انشام لگاتے ہیں اور حضرت علیؓ کو اس پھیل سے خوش مانتے ہیں۔ اور عثمانؓ کو بے قصور سمجھتے اور قاتل قصاص مانتے ہیں۔ وہ بھی مریض گمراہ ہیں۔ کیا حضرت عثمانؓ نے اپنے تیرے حبشیہ کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت پر بھیجا تھا۔ پھر تحسین بھی لگائے تھے اندر سے تو اپنے دشمن عثمانؓ کے قتل پر خوش تھے؟ (سورۃ بقرہ)

یہی ان کے غلط پروپیگنڈے تھے۔ جن سے عام لوگ حضرت عثمانؓ کے مخالف بن کر مقابلے پر آ گئے۔ اور ہم ان کی سنت میں جو غلطی ہو جانتے ہیں۔

گورنر کریں تو یہی سبائی گمراہ غلط کار اور شخص دو ستوں کو بدعنوان کر کے اجتہاد کی غلطیاں کروانے والے تھے۔

یہاں مذکور شرح البراء ج ۱۵ صفحہ ۳۳۵ سے پتہ چلتا ہے کہ اصل فساد کی قاتل عثمانؓ دو تھے جو بعد میں غلام بن گئے تو شیعوں کا عقیدہ جو مذکور مسلمانوں سے مل جاتیں۔

(۶) جب مشن میں ۲۰ ہزار مسیح افراہ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے مسجدوں سے ان کی پیشینہیں بگولی تھیں۔ مسرین فساد مذہب بن زمین اور قراء کی دو جماعت جو بعد میں خارجی بن گئی انہوں نے کہا ہم آپ کو امیر المومنین نہیں مانتے اس لیے اس کتاب اللہ کی طرف تو ہم کو بلا اور نہ ہم تھے اسی طرح قتل کر دیں گے جیسے ابن عثمان کو ہم نے قتل کیا خدا کی قسم اگر تو نے (ان مشنوں کی کتاب اللہ) حرف لانے والی بات نہ مانی تو ہم ضرور تجھے قتل کر دیں گے۔ (یہاں ابوالہدیٰ کی شہادت جہد اللہ مشن)

کنشیعہ اتحاد کا بین الاقوامی فارمولا

فریقین کے صحابی قلم کار اعلیٰ علم اور منف مزاج تاریخ کے ان مجرموں کو پہچان کر امت مسلمہ سے باہر بیعت دیر تو ہم جنہوں کو معمولی ترمیم سے یہ شعر پڑھیں گے۔

یہ دشمن قوم کہاں سے آئی

علی و معاویہ بھائی بھائی

اگر حضرت علیؓ و حسنینؓ کی حضرت معاویہؓ اور تمام اہل شام سے اس صلح و بیعت کو شیعہ نہیں مانتے کہ اس سے تو تمام مسلمان ایک ہو جائیں گے۔ یہود و نجس کو زود پڑے گی۔ اور ان نادان دوستوں کو ہرگز پسند نہیں کہ کافروں کو نقصان پہنچے۔

تازہ حال افغانستان کا دیکھئے۔ کہ طالبان روس کو بھیجا کر اپنے انقلاب میں مقبوضہ متنازعہ کشمیر کو شیعہ مسلمان ملک بنانا چاہتے اور یہ پاکستان کی بڑی حمایت تھی۔ مگر جب انڈیا امریکہ کے سامنے رو دیا تو اس نے حامد کرزئی کو طالبان کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اور ہمارے بد عقیدہ صدر سے اڈے لے کر طالبان پر خون آشام حملے کرا دیئے۔ کافروں کی نیٹو افواج بھیج دیں۔ جو 14 سال سے طالبان اور نیک مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر لاکھوں کی تعداد میں شہید کرا چکے ہیں۔ مگر حامد کرزئی منافق اس لئے خوش ہے کہ قتل مسلمین سے امریکہ تو راضی ہے۔

اسی طرح ان صحابہ دشمنوں نے عراق پر حملہ کر کر امریکہ سے صدام حسین کو قتل کرا دیا۔ اور اپنے ہم مذہب نوری مالکی کو امریکہ پھونکا کر دہشت گردی کے نام سے قتل عام اور سنی شیعہ فساد تو کرا رہا ہے۔ مگر امریکی فوج کو خود اپنے عوام کو ساتھ ملا کر یا دیگر مسلمانوں سے امداد مانگ کر باہر نہیں نکالتا جب کہ 30 لاکھ سے زائد مظلوم عراقی شہید ہو چکے ہیں۔ کیا ابن عثمٰنی کا تاتاریوں کو بلا کر بغداد کو تباہ کرانے کی (طرح یہ روانفس کی) سازش نہیں ہے؟

کاش کہ یہ فرقہ پرست امامت پسند اور دیگر مسلمان آپس میں اتحاد کر کے امریکہ اور غیر مسلم افواج کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے۔ ہر مسلمان ملک سے ان کی فوجیں نکلواتے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے دنیا کی نام نہاد سلامتی کونسل سے اور 5 مین الاقوامی سپر طاقتوں۔ امریکہ، برطانیہ، روس، چین، فرانس۔ کے سامنے دہائی کرتے کہ کمزور مسلم ممالک میں غیر مسلموں کی یہ ظالم فوجیں کیوں قتل عام کر رہی ہیں۔

دنیا میں امن و انصاف کے ٹھیکیدارو! ان ظالم خونخواروں کو نکالو اور مسلمان ممالک کو آزادی دو۔

سنی شیعہ اتحاد خدائی امداد سے ہوگا

قارئین کرام! میں معذرت خواہ ہوں کہ مصائب مسلمین سے بھرپور یہ مقبور ذہن امن و اتحاد المسلمین کے لئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کر رہا ہے۔ ورنہ ہم مسلمان خدا کا فارمولہ اتحاد مان لیں سب ایک نیک اور مجاہد بن کر اپنے ممالک سے نیٹو افواج کو نکالنے کی کوشش کریں۔ اور خدائے توانا سے مدد مانگیں تو وہ ہماری ضرورت مدد کرے گا۔ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ (پارہ 4 رکوع 8) اور اس کا یہ فرمان بھی سچا ہوگا

”اگر تم مومن ہو جاؤ تو سب پر غالب رہو گے“۔ جیسے صدر اول میں ہے۔ تھے۔ بقول اقبال

چمکن و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا
کیونکہ اس وقت ہم مجاہد تھے اور یہ ترانہ ملی پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ اسلام کا ہم سکہ دنیا پہ بٹھا دیں گے
توحید کی دنیا میں اک دھوم مچا دیں گے
دست تو دشت ہیں صحرا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے کھوڑے ہم نے

یہ پہلی ایک دوسری کی باتیں ہیں جن سے ہم دل بہلا لیتے ہیں درمیانی تاریخ تو بہت دلدوز ہے 1300 سال کے بعد اب سوچئے کہ ہم کفار کے آگے سرکوں کیوں ہیں؟ اس کی واحد وجہ خدا کے دین سے دوری، بخش پرستی جہاد سے نفرت، کفار سے مفاد پرستی اور دنیوی لالچ، باہمی فرقہ وارانہ منافرت اور نا اتفاقی ہی ہے۔ اگر ہم خود دار، عبور اور دین پسند، قرآن و سنت کے بالعد اور اجتماع و اتحاد والی امت میں جائیں تو اپنا کھویا ہوا دنیا پر سرداری کا مقام اعلیٰ پاسکتے ہیں۔

کنہر اسلام کے شدید تر اختلاف کے باوجود پڑوسی ملک کے مذہبی انقلاب کو دیکھیں تو ہم اکثریتی مسلمانوں کے لئے درس عبرت ہے۔ 10 سالوں میں اس کی ایجاد و بنیاد میں تقریباً 25 لاکھ افراد کا خون بہایا گیا۔ تمام سیاسی مذہبی جماعتوں اور آیات اللہ اور شریعت مداروں کو کوفہ کرنے لگایا گیا۔ مگر اب 30 سال سے تو پوری قوم متحد اور پُر امن ہے دکھلا دے کے لئے مرگ بر اسرائیل و مرگ بر امریکا کے نعرے ضرور لگتے ہیں۔ میں "یہ کردوں گا اسے ناکردوں گا" امریکہ دھمکی کے نعرے ضرور لگاتا ہے۔ مگر کچھ یہ کہ اس کی وجہ صرف پوری قوم کا اتحاد اور دشمن کو آنکھیں دکھائے رکھنا ہے۔

اگر افغانی، عراقی، پاکستانی ایسے اپنے اپنے قومی اتحاد کا مظاہرہ کریں جمہوری اصول پر اکثریت صاحب اقتدار بنے اور اقلیتوں کو اپنی مبادیگا ہوں میں پورے حقوق دے کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی فرقہ اسلامی شخصیات صحابہ اہل بیت کرام اور ائمہ دین کسی فرد کے ایمان، کردار، نسب اور خدمات دین پر طعن کرے تو تمام رعایا ایک پاکستانی مسلم قوم بن جائے گی۔

نفاذ اسلام چاہنے والوں سے اتفاق کی اپیل

تمام مکاتب فکر خصوصاً نفاذ دین کے لئے انگریز اور ہر انگریز پرست حکومت سے ٹکرانے اور قربانی کا بے مثال کارنامہ سرانجام دینے والی سنی دیوبندی قوم گہری غور و خوض سے سوچے کہ ڈیڑھ سو سال سے وہ ناکام کیوں چلی آ رہی ہے کہ محمدی اسلام نافذ نہ ہو سکا۔ انگلش لاء کی پوجا ہے طالبان کیوں چند سال بعد پس دیئے گئے۔ جہادی تنظیمیں کیوں مفلوج کر دی گئیں۔ مذہبی جماعتوں کو کیوں کرش کر دیا گیا۔ تحریک ختم نبوت کی کامیابی اور قادیانیوں کی تکفیر کے علاوہ جعیۃ علماء اسلام کی پالیسیاں تقریباً ناکام کیوں چلی آ رہی ہیں؟ 65 سال میں نیک و نیکو مسلمان افسر کیوں کلیدی آسامیوں پر نہ پہنچ سکے۔ اگر دو چار جائیں بھی۔ عاشقان رسول، دون توحیدی، ہوں، تبلیغی، حدیثی اور جماعت اسلامی کے ہوں۔ خصی ہو کر پہنچتے ہیں۔ دین کے کسی اصول اور پالیسی کو رائج نہیں کرا سکتے۔ کافرانہ پالیسی پر صا کرتے رہتے ہیں۔ میں ایک معمولی عالم دین ہو کر بڑا بول ضرور بول رہا ہوں۔ مگر ذہنی ٹکڑے نے آپ کی ہر پالیسی پر تنقید کا خوگر بنایا ہے علم و عمل اور ایمان و ایمان کی خدا کی نعمتوں سمیت وہ کوئی دینی خامیاں اور عصر حاضر کی سیاسی کمزوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم ناکام ہیں۔ اور دوسری اقلیتی تو میں دین و ایمان میں تمام تر ترقی کے باوجود

دوسری بات میں کامیاب ہیں۔ جان کی قربانی میں تو افغانی طالبان اور قوم ایران برابر ہیں۔ پھر کیوں امریکہ طالبان کو تباہ کرتا ہے۔ ایران کو کچھ نہیں کہتا۔ رافضی اپنی رسوم کی اشاعت پر تحفظ میں کامیاب رہتے ہیں۔ سنی قانونی پابندیوں میں جکڑ دیتے جاتے ہیں آخر کیوں؟

صوفی محمد کی تحریک نفاذ شریعت محمدی، مولانا عبدالعزیز کی تحریک نفاذ اسلام، تمام تر اخلاص اور قربانیوں کے باوجود کیوں قوم کو اپنے ساتھ نہ ملا سکی۔ جیسے چیف جسٹس چوہدری محمد افتخار نے دکیلوں کو ساتھ ملا رکھا ہے اور اب ماشاء اللہ کامیاب ہیں۔

احقر کی نظر میں ان کی وجوہ نامہ نا اتفاقی ایک دوسرے پر عدم اعتماد کو فیوں کی بے وفائی، چھوٹوں کا بڑوں کی بات نہ ماننا، بڑوں کا چھوٹوں پر نظر شفقت نہ رکھنا، نا فرمان سمجھ کر جلدی صف سے نکال دینا، ذرائع المارغ سے اپنی تحریک اور انقلابی آواز کو قوم تک نہ پہنچانا یا اس کو خاص وقت تک طول نہ دینا، ہر وقت جذبات کا مظاہرہ کرنا اور قانون و انتظامیہ سے ٹکرانے کی دھمکی دینا، مافی الضمیر کو نہ چھپانا، دشمن کے خوفناک منہجی کو جلد باز سیاستدانوں کی طرح مشہور کرتے رہنا، دشمن کو دھمکی دے کر ہوشیار کر دینا اور خود کچھ نہ کر سکتا اپنے خاص پروگرام اور رازوں کو ہر کسی کے آگے ظاہر کرتے رہنا۔ حالانکہ حضور ﷺ مجاہدین کو خاص تاریخ تو بتاتے مگر علاقہ اور قوم کا نام میسر راز میں رکھتے۔

سورۃ تحریم میں ہے کہ آپ نے ایک راز کی بات حضرت حصہؓ کو خوش کرنے کے لئے بتادی۔
بروایت شیعہ تفسیر فی طبری مجمع البیان وغیرہ یہ تھی۔

کہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو خدا میرے بعد خلیفہ بنائے گا۔ انہوں نے یہ راز حضرت عائشہؓ کو بتادیا۔ کہ دونوں کے لئے خوشی کا باعث تھا۔ مگر اللہ نے اپنے پیغمبر کو اور پھر ان دو ماؤں کو تنبیہ کی توبہ کا حکم دیا۔

معلوم ہوا کہ خدا کے ہاں بھی انقلابی، سیاسی امور، تقرری، تبادلے میسر راز میں رکھے جاتے ہیں کہ انتشار کا باعث نہ ہوں علماء اہل سنت اور اہل دیوبند میں کمال تقویٰ ظاہر و باطن میں یکسانیت اور بہادری کی وجہ سے اسی اخفاء راز کا فائدہ ان ہے کہ قبل از وقت خاص بات کا اظہار کرتے اور پھر دشمن سے، انتظامیہ سے اپنوں کے اختلاف سے نقصان اٹھاتے اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

هذا ما عندی . (واللہ اعلم بالصواب)

اتحاد المسلمین کا قرآنی فارمولہ

صرف یہ ہے کہ اللہ کی رسی (قرآن و سنت) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرستے نہ بنو اور اللہ کی اپنے اوپر اس نعمت کو یاد کر جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی تو اس نعمت کی وجہ سے تم بھائی بھائی ہو گئے اٹخ (پارہ 4 رکوع 2 سورۃ آل عمران) تو توحید و رسالت کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اتحاد، اتفاق اور اخوت و نعمت کا ضامن ہے اب جو شخص یا گروہ "اس کلمہ کو ناقص برائے نام کلمہ اسلام مانے اور ہر مسلمان کو منافق و دوزخی

رسول اور موجب لعنت ہے۔

- 2- آیت نازل ہونے سے پہلے جس صحابی سے ارادہ نکاح کی غلطی ہوئی وہ توبہ سے معاف ہوگئی۔ اب اسے بار بار طعنہ دینا اور مشہور کرنا خود جرم اور ایذا رسول ہے جیسے اب کوئی کسی پیر یا چوپدری کے گھرانہ کے متعلق ایسی بات اچھالے تو وہ اخلاقی مجرم ہوگا۔
- 3- آیت کے نزول پھر وفات نبوی کے بعد کسی نے ایسا نہ ارادہ کیا نہ مسلمان کر سکا ہے۔ اب جو تہمت لگائے وہ خود مجرم ہے۔
- 4- جب پیغمبر کی بیویوں سے کچھ مانگنا اور بات کرنا وہ تو وہ پردہ میں ہوگی اب جو لوگ ان گھروں میں بدعتی سے ٹانگیں جھانکیں ان ماؤں کے عیوب تلاش کریں۔ گندی منافقوں کی بناوٹی تاریخ سے مطاعن تراشیں یا آیات وحدیث کو بدعتی سے پکا کر اعتراضات چھاپیں یا ان کو مسودہ نہ مانیں یا ان کو بے گواہ نکاح والی اور حضور ﷺ کی داشتہ کہیں جیسے نجی محفلوں میں حضرت عائشہؓ کے متعلق ذکر و مجھد ایسا کہتے ہیں۔ لکھنؤ کے ایک مجھد نے خود مجھ سے گواہ پوچھے تھے۔

سوچئے کیا ایسے یا وہ کو مسلمان ہیں؟ بدترین سوڈی رسول حضرت علیؓ کے مذہب میں واجب القتل نہیں؟ کہ جنگ جمل کے بعد وہ قصوں کو آپ نے 100-100 درے مار کر پھر جہنم رسید کیا تھا (تاریخ) جب کہ خود آپ نے اور حضرت عثمانؓ نے ان کو دنیا کی طرح جنت میں بھی حضور ﷺ کی بیوی بتایا تھا۔ (تاریخ طبری)

- 5- صرف 4 اہل بیت اور ان کے محب صرف 4 صحابہ کرام کے سوا جو لوگ ہزاروں صحابہ مومنین اور مومنات کے ایمان و کردار کی نفی کرتے ہیں کہ وہ تو محب اہل بیت نہ تھے۔ سب نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو جو خطیلے مانا اور بیعت کی تھی کیا اہل بیت کرام پر یہ تہمتیں لگانے والے یہودی بخوی مسلمان ہیں؟ جو کہتے ہیں کہ کسی کے دل میں اہل بیت کی محبت نہ تھی۔ اور سب اہل بیت معاذ اللہ مغرض اور دشمنی والے تھے کیا یہ لوگ ایذا اہل بیت ایذا رسول اور ایذا مومنین کے مجرم، ملعون اور جہنم کے اندر محسوس نہیں ہیں؟ جو یہ کہتے مانتے ہیں "کہ محب اہل بیت تو صرف ماتم، تمرا، تقیہ اور اصحاب رسول کی دشمنی میں مست رہنے والا گروہی ہے اور بس!

- 6- خدا نے بیویوں، بیٹیوں مومنوں کی عورتوں کے ذکر خیر میں جمع کے لفظ بولے ہیں۔ اب جو لوگ "صرف ایک بیوی خدیجہؓ کا احترام کریں ان کو ہی اہل بیت نبوی بتائیں کہ وہ حضرت علیؓ کی خوشدامن تھیں۔ بقیہ امہات المومنین کو اہل بیت نبوی نہ مانیں۔ صرف ایک بیٹی فاطمہؓ کو مانیں کہ وہ حضرت علیؓ کی بیوی تھیں۔ پھر بقیہ بنات کعبہ، رقیہ، ام کلثوم کو نہ مانیں۔ پھر مومن مردوں اور صحابی عورتوں میں سے کسی کا ایمان و احترام نہ مانیں۔ حضرت زینبؓ اور حضرت زقیہؓ کی اولاد کو بھی نہ مانیں"
- سوچئے کہ یہ صرف حضرت علیؓ پر ایمان اور نبی کا انکار نہیں۔ جو ذکر و مجھد ایک بیوی، ایک بیٹی، انکوتی بیٹی کا لفظ مجالس میں بار بار بولیں کیا وہ منکر قرآن اور کافرو دوزخی نہیں ہیں؟ کیا انتقامیہ افسر کا یہ حق اور فرض نہیں کہ اسے بروقت پکڑے اور مبارک عد 5 سال تک اسے سرکاری مہمان بنائے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر آپ کہیں کہ ایذاۓ اہل بیت بھی ایذاہ رسول ہے اور سنی شیعہ کا یہی مابہ النزاع ہے تو عرض یہ ہے بات بالکل سچی ہے۔ یہی شکایت ہم مسلمانوں کو نام کے شیعہ مومنوں سے ہے۔ کہ جب قرآن میں اہل بیت کا مصداق سیاق و سباق سے ازدواج مطہرات ہیں اور آپ ان کے اہل بیت ہونے کے منکر ہیں۔ قرآن میں القرینی سے مراد کفار کی حضور ﷺ سے رشتہ داری ہے کہ وہ آپ سے سورت رکھیں احترام کریں (پارہ 25 رکوع 4) یا کچھ تفاسیر میں حضور ﷺ کے وہ تمام مسلمان رشتہ دار بنو عبد مناف بنو ہاشم مطہری وغیرہم مراد ہیں۔ شیعہ صرف 4 آل عبا کو مانتے ہیں۔ باقی سب کے ایمان کا بھی انکار کر کے بدگوئی میں لگے رہتے ہیں۔ انصاف سے خدا لگتی کہے دشمن اقارب نبوی منکر اہل بیت نبوی اور موزی رسول آپ ہیں یا ہم مسلمان ہیں؟

اللہ پاک فرماتے ہیں

”خدا نے آدمی کو پانی سے پیدا کیا تو اس کے نسب اور صہری رشتہ دار (برائے احترام) بنائے“ (پارہ 19 رکوع 3)

جب ہر آدمی کے یہ دونوں قسم کے رشتہ دار واجب الاحترام ہیں۔ آپ شیعوں کو بھی ان کے احترام اور تحفظ کا قانونی حق حاصل ہے۔ تو پھر آپ کو کیا حق ہے کہ نبوت کی اس رشتہ داری میں تفریق کر دیں صرف ایک بیٹی داماد دو دامادوں کو مان کر بقیہ سب رشتہ داران نبوت پر بیزاری، تمنا، بدنسبی اور ایمان سے محرومی کے امر کی بم چلاتے رہیں اور پھر معاذ اللہ محبت رسول و آل رسول بھی کہلائیں۔ ایک معمولی سا انفر اور خود آپ بھی اپنے خاندان اور برادری میں دوستی، دشمنی کی یہ تفریق پیدا نہیں کر سکتے تو مسند الکائنات لآخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوات کو۔۔ جن کے پاؤں کی خاک پر ہمارے کروڑوں رشتہ دار قربان بائیں۔ آپ نے اس حق احترام سے کیوں محروم کر دیا ہے کہ ان پر تبرے کرتے رہتے ہیں؟

مانتا ہوں کہ ان پر جڑ حائی کر کے جنگ لڑنا جرم اور ایذاہ رسول ہے۔ مگر یہ بات تو صرف خارجیوں پر صادق آتی ہے جو آپ کے قاتل عثمان لشکری تھے۔ قصاص عثمان پر مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی سے خون کے دریا بہانے کے بعد حضرت علیؑ اپنے امام اول سے بھی اس لئے نکلے پھر آپ کو شہید بھی کر دیا اور ابھی تک حضرت علیؑ و اہل بیت کے دشمن بنے آ رہے ہیں۔ کہ ان کا نظیرہ ان الحکم اللہ (امامت منصوب من اللہ) آپ نے رد کر دیا تھا۔ اور اپنی صفوں سے ان کو خارج کر دیا تھا کیا بڑے سے بڑا مجتہد، میر سروج، خارجی اور شیعہ کے ان کلموں اور نعروں میں کوئی جوہری فرق بتا سکتا ہے؟

لہذا ہمارے یہودی نے اپنے مریدوں شاگردوں کو یہی کلمہ حکومت و امامت۔۔ و دنگ اور بیعت عامہ کے بغیر۔۔ پڑھایا تھا۔ دونوں فرسے اس پر کہے ہیں عہد مرتضوی سے لے کر تاجنوز نیک و پابند شرع مسلمانوں سے لڑتے آ رہے ہیں۔

کیا ایسے منافقوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ جو اپنے مجلسی اور خمینی کے بتائے ہوئے مذہب کے مطابق امام بارگاہ سے مسجد ہی آئے جاتے جن آپ کے 8 قریبی رشتہ داروں پر لعنتوں کے تہرے وظیفے پڑھتے ہیں۔ اور تسبیح گناہوں کا بستہ خوب ہلاتے ہیں

ان میں قاتل علی ابن ابی طالبؑ اور اس کا بھائی قاتل عثمان خالد بن ولیدؑ، حضرت حسنؑ پر حملہ آور بخاری و ثقفی اور امام حسینؑ کو بلا کر غداروں سے شہید کرنے والے کوئی مومنین کے نام کیوں شامل نہیں؟

ان پہلے تینوں اماموں کے قاتل کیا شہید کے ہاتھ ہیں یا دادے، بھائی ہیں یا بچے؟ کچھ تو رشتہ بتائیں۔ اگر نہیں بتا سکتے تو ذرا ہی بھائی تو تھے ہی۔ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ و زبیرؓ، امیر معاویہؓ اور سب اہل شام سے دشمنی اور جنگ میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ صرف فرق یہ ہوا کہ ان کی امامت والی کموار خود حضرت علیؓ پر بھی چل گئی۔ انسا للہ وانسا علیہ واجمعون۔ آپ کو دکا اور صدمہ ضرور ہے۔ مگر خادجیوں پر لعنتوں تبروں کے دھنیے اس لئے نہیں پڑھ سکتے کہ وہ خود آپ جیسے تمام اصحاب رسول کے دشمنوں پر ہی پڑتے ہیں۔

آسمان کا تھوکا منہ پر ہی آتا ہے

شہید دستاویز غور سے سوچو بار بار سوچو۔ اکیلی قبر اور محشر کا تباہ حساب سوچو۔ ابھی موت نہیں آئی تو بہ کا دروازہ کھلا ہے اس دشمنی اصحاب رسول والے خارجی مذہب سے توبہ کر کے جنت پہنچو! کیا یہ کفر یہ عقائد رکھ کر اب بھی تم مسلمان کہلاؤ گے؟

جل والے ہرگز حضرت علیؓ سے نہیں لڑے قاتلین عثمانؓ نے ان پر بعد صلح خود غدر سے حملہ کر کے بارہ ہزار کو شہید کیا تفصیل گذر چکی۔ اہل شام ہرگز حضرت علیؓ سے نہیں لڑے۔ صرف قاتلین عثمانؓ سے بدلہ مانگتے تھے چڑھائی کے باوجود چوہا اپنے ہی صوبہ و گھر میں مبرک کے بیٹھے رہے جب ان کے گھر اور صوبہ میں عراقیوں نے حملہ میں پہل کر ہی دی تو مجبوراً انہوں نے دفاع کیا۔ مگر حمل کے برعکس ان کے ہاتھ آگئی۔ 20 ہزار شامی اور 50 ہزار عراقی شہید ہوئے۔ بالآخر خدا کی مدد سے امیر شام سب مسلمانوں کے خلیفہ بن گئے۔ (رضی اللہ عنہم) اس دفاع سے کسی بھائی کا دل دکھا ہو تو معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ حضرت نبیؐ اور تمام مسلمانوں سے محبت نصیب فرما ان کے دشمنوں غداروں کو برا باد کر دے۔

اعتراض : 2۔ ام المومنین عائشہؓ کے گھر سے فتنے نے سیگ نکالے۔ (بخاری)

الجواب :- یہاں مسکن سے مراد خود گھر اور اس کے رہنے والے ہرگز مراد نہیں۔ کیونکہ یہ تو خود حضور ﷺ کے تیار کردہ اپنے گھر تھے اس میں بیوی سمیت آپ رہتے تھے۔ اور اب بھی اسی گھر کو رؤفہؓ اقدس اور مسکن نبیؐ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہاں سے شیطان کے سیگ نکالنے کا مقصد اگر اس کے باشندوں کا برا ہونا ہو تو یہ کفر ہے۔ خود حضور ﷺ اور آپ کے اہل خانہ پر برائی کی تہمت لگانا ہے۔ بلکہ مسکن سے مراد اس کی سمت ہے۔ جو مشرقی جانب تھی اس کی تشریح بخاری کی اس روایت سے ہے۔ ”سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب منبر کے ایک (مشرقی) طرف کھڑے تھے کہ فتنہ یہاں سے ہو گا جہاں سے شیطان کا سر نکلا“

دوسری حدیث ابن عمرؓ سے بھی اس طرح ہے کہ آپ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے کہ فتنہ یہاں سے ہو گا جدھر سے

عقاب اور سرزنش کے لئے نازل ہوئیں۔ اہلسنت تفسیروں نے تو اس راز کو ظاہر نہ کیا۔ مگر الحمد للہ شیعہ تفسیروں نے ایک تیسری بات انشاء راز والی بھی مفسرین نے لکھی۔ اہلسنت تفسیروں نے تو اس راز کو ظاہر نہ کیا۔ مگر الحمد للہ شیعہ تفسیروں نے یہ راز کھول کر اہلسنت پر احسان عظیم کر دیا۔ اور اختلافی مسئلہ امامت کے امام خدا و رسول کے بنانے اور بتانے سے بننا ہے۔ ظل کر دیا۔ کہ خدا نے وحی غنی سے حضور ﷺ کو اطلاع دی ”کہ آپ کے خلیفے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر ہوں گے“ (تفسیر تفسیری مجمع البیان وغیرہ)

آپ نے حضرت ام المومنین حصہ کو یہ خبر الہی بتادی اور کہا میں راز میں رکھنا۔ اس نے فرط خوشی اور محبت سے حضرت عائشہ کو بتادی کہ اس کی خوشی کا باعث بھی تھی۔ مگر اللہ نے حضور ﷺ کو اطلاع دی کہ راز فاش ہو گیا۔ پھر خدا و رسول نے دونوں کو عقاب کیا۔ کہ ایسا کیوں کیا۔ راز فاش کرنے سے حضور ﷺ کو بھی تکلیف ہوئی۔ تمہاری منصوبہ بندی سے حضور ﷺ نے تم کو خوش کرنے کے لئے شہدیا مار یہ قہیہ کو قسم اٹھا کر اپنے لئے حرام کر دیا تم دونوں تو یہ کرو تمہارے دل جھک گئے۔ ہم نے کمال ادب سے گھر انہ نبوی کا یہ نازک واقعہ بیان کر دیا ہے۔ چھپایا نہیں ہے جس گھر کی یہ شان ہے

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم گشتہ سے آئندہ جنید و بایزید ایس جا

”حضور ﷺ کا گھر اندور دربار اور مجلس احباب آسمان کے نیچے عرش سے بھی زیادہ باادب اور نازک ہے۔ یہاں تو جنید بغدادی اور بایزید بطائی جیسی اولیاء اللہ کی ہستیاں بھی چپ چاپ دم بخود ہو کر آتی ہیں“۔ اب باادب طریقے سے آپ وہ قرآنی آیات سورت تحریم کی دیکھ لیں جن میں اللہ نے ہمارے روحانی باپ ﷺ اور سب ماؤں کی اصلاح پھر ان کا عالی شان مقام بیان فرمایا تاکہ بدگو یہاں سے گونگا ہو کر گذرے

”اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اسے کیوں اپنے اوپر حرام کرتے ہو کیا اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بخشے والا مہربان ہے (۱)۔ اللہ نے تمہارے لئے قسموں کا کھولنا (پادائے کفارہ) مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کار ساز ہے۔ اور وہی جاننے والا حکمت والا ہے (۲)۔ اور جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک بات چپکے سے کہی پھر جب اس بیوی نے دوسری کو بتادی اور اللہ نے پیغمبر پر وہ بات ظاہر کر دی تو پیغمبر نے اس بیوی کو وہ بات کچھ بتادی اور کچھ نہ بتائی تو جب آپ نے وہ بات اس بیوی کو بتائی تو اس نے کہا تم کو یہ بات کس نے بتائی انہوں نے کہا مجھے اس نے بتائی جو ہر بات کا جاننے والا اور باخبر ہے (۳)۔ اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل جھک گئے ہیں۔ اور اگر اسی طرح پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کا دروائیاں کرتی رہیں تو (یاد رکھو کہ) اللہ پیغمبر کا رفیق ہے اور جبریل اور میکائیل اور اس کے علاوہ اور فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں (۴)۔ اگر

وکیل (پانچ) تم کو خالق دے دیں تو عکسریب ان کا پروردگار ان کو تہوارے بدلے میں تم سے انہی بیویاں عطایت کرے گا۔ جو مسلمان ہوں گی ایمان دار، فرمانبردار تو بہ کرنے والی عبادت گزار روزہ دار، بیایا ہوئی بھی اور کنواری بھی (و) ترجمہ آیت سورت تحریم صفحہ 1092 تا 1010 از سولہ قوری محمد عبدالباری اور ملک آبادی (قوری تتر کا حیدر آباد کن ایٹا) ہمارے ہمارے کسی شیعہ عالم کا ترجمہ لکھوں۔ مگر اس لاہوری میں دو جیسے نہ ملا۔ مجبوراً میں نے ایٹا کے ایک عالم کا ترجمہ نقل کیا ہے۔ جسے میں نہیں جانتا کہ وہ سنی ہے یا شیعہ تو اسے غیر جانبدار سمجھ کر فریقین قبول فرمائیں۔

باب ہفتم ان آیات کے حقیقی کچھ نکات متعلقہ فرمائیں۔

ہک عزت کا قانون؟

پاکستان میں ہک عزت کا قانون اگر سب کے لئے ہے تو اہمات المؤمنین اور سب صحابہ کرام کے لئے کیوں نہیں۔

۱۔ ہاں بیوی میں ایسی باتیں ہر بڑے چھوٹے گھر میں ہوتی رہتی ہیں۔ مگر دونوں کے ہاں باپ یا مسز زمرہ دار افراد کے سوا کسی غیر کو اس پر تبصرہ یا کچھ میگوئی کا طعن و تشنیع کا حق۔ کسی معاشرہ کے اصول میں۔ نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ آدمی اس گھر اور خاندان کی زمین کرنے والا ہو گا۔ حک عزت کا مقدمہ اس پر چلے گا۔ اب جو لوگ اہمات المؤمنین اہل بیت نبوی سے دشمنی اور عداوت کا کر تبصرے کرتے ہیں یا اپنی نیرنگی زبانوں سے بار بار چیختے ہیں "ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے، ٹیڑھے ہو گئے، ٹیڑھے ہو گئے" اور عزت نبوی کی ہک کر کے مقدمہ کے حقدار ہوتے ہیں۔ انتقامیہ بروقت خود ہر کادی مقدمہ بنا کر ان کے زبان و قلم بند کرے۔

ہک اگر کرے گی تو فتنہ فساد ہو جائے گا۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ سو سال پہلے ایک ہمدونے سیدہ خاتون جنت کی شہین میں گستاخی کی مسلمان بھڑک اٹھے اس پر مقدمہ چلا کر اسے سولی لٹا کیا گیا۔ غالباً بسنت تہوار اسی کی یادگار ہے جسے بھولے ہوئے مسلمان مٹا کر کروڑوں روپے کی فضول خرچی کرتے اور چنگوں میں کئی جانیں ضائع کرتے ہیں۔ اگر مسلمان انفران مسلمانوں کے ان جذبات ایمان کی قدر کریں۔ اور خاتون جنت کی ماؤں کو بھی یہ عزت کا تحفظ دیں کہ کوئی بدگوان کے ایمان اہل سالہ عزت نفس حضور ﷺ کی نجی گھریلو خدمات پر تنقید و تبصرہ اور اپنی دشمنی کا اظہار نہیں کرے گا۔ ورنہ ہر عام کوڑھوں سے لے کر قید اور پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ جیسے حضرت علیؑ نے جمل کے موقع پر دواہیے بد زبانوں کو سو سو روپے مارے

پھر قتل کر اٹھا۔ (تاریخ) اور امن و امان قائم کرانے اور فرقہ وارانہ فسادات رکوانے کا راز بھی یہی ہے۔

۲۔ حضور ﷺ کے گھر ان کے بڑے افراد ہاں باپ تو نہ تھے۔ کہ اصلاح کرتے تمام زندگی میں صرف دواہیے واقعات آئے۔

اکا جیسے کپڑے اور کھانا مانگا تو خدا نے حبیہ کر کے ان کو اہل بیت کہا۔ کہ اہل بیت کو ایسے دنیوی مطالبات زیبا نہیں

(سورۃ احزاب پارہ 22)

۳۔ یہاں سورت تحریم میں سیدہ زینب یا ماریہ قبطیہ کا حق خدمت مارا جاتا تھا۔ یا حلال کو حرام کیا جا رہا تھا۔ یہ اسلام کے نظام عدل

اور خدا کے حلال و حرام میں غلطی ہونے کے خلاف تھا اس لئے اپنے پاک پیغمبر کی بھی اصلاح کر دی دوامیں ایک کر کے اپنے مطالبات پر زور دے رہی تھیں۔ جو جتنا حضور کو ناپسند تھا۔ تو اس گھرانے کا بڑا ستولی اور وارث و مصلح صرف خدا کی ذات گرامی تھی تو یہ آیات اتاریں سرزنش سے اصلاح کر دی۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی بڑے ذمہ دار تھے۔ حضورؐ کے محبت اور طرفدار تھے۔ بیٹیوں کو تعبیر کر کے سمجھا دیا۔ اب ہر بڑے نے اپنا حق ذمہ داری و اصلاح ادا کر دیا۔ ہمیشہ کے لئے یہ پاک گھرانہ۔ لیسلسبت غنکم التوجس اقل التبت و یظہرکم قطعیہ۔۔۔ "تاکہ اللہ تم سے اے اہل بیت گندی باتیں دور کر دے اور ایسے پاک کرے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے" کا مصداق بن گیا۔ سورت تحریم کی آیات میں وَاللّٰهُ غَفُورٌ ذَّحِیْمٌ فرما کر بخشنے ہوئے ہونے کی سند دے دی تو اب ہمارے مالا اتوں کو جو ان کے ذرہ خاک کے بھی برابر نہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ جیسے ہندو، سکھ، یہودی عیسائی مناظرہ ایسی 5 آیات سمجھو اصلاح پڑھ کر (معاذ اللہ) حضورؐ کی بدگوئی میں اپنی حق گوئی کی فیس مناظرہ حلال کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ذکر و تہجد زبان دراز مولوی بن کر آپؐ کی ان پاک مغفورہ اہل بیت نبویؐ پر طعن و تشنیع کریں۔ ان کی نسبت کی حق گوئی میں لاکھوں کی فیس حلال کر کے ستانی مومنات کو خوش رکھیں؟ علامہ رازی غزالی ابن رشد وغیرہ اسلامی فلاسفہ و حکماء نے لکھا ہے کہ جیسے کوئی خادم و باپ اپنی بیوی اور اولاد کو بغرض اصلاح زد کو بکرے تو دوسرے کو ایسا کرنے کا حق نہیں۔ اسی طرح اسے ان مجاہدوں پر نسبت و تشنیع اور طعن دینے کا بھی حق نہیں ورنہ وہ خادم و والد اس کو بھی مارے گا۔

3۔ اگر ایک شیعہ عالم سورت تحریم کی پہلی آیت سے حضور ﷺ پر تنقید نہیں کر سکتا ورنہ کافر ہونے کا خدشہ ہے تو اسی طرح آیت نمبر 3-4 میں دوامیں پر بھی تنقید نہیں کر سکتا ورنہ سو ذی رسول بن جائے گا۔

4۔ صفیٰ۔ یعنی کا معنی ایک طرف جھک جانا ہے۔ ٹیڑھا ہونا کسی نے نہیں لکھا۔ النجد صفحہ 567 میں ہے۔

صفا بصفوا مالک ہونا۔ صفیٰ اصفاء (جھکانا) الیٰ حدیثہ کان لگانا۔ القاسوس الوحید صفحہ 926 میں ہے صفا جھکا قرآن پاک میں ہے اِنْ تَتُوبَا اِلٰی اللّٰهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُکُمَا الصاغیہ (قوم خادم ملازم) تفسیر جلالین میں ہے و لصفیٰ الیہ اس کی طرف مالک ہوتے ہیں۔ تو صفا کا معنی توبہ کی طرف بھی مالک ہونا اور جھکانا ہے۔ شرا و جزا میں لزوم اور اتحاد ہوتا ہے "اگر توبہ میرے پاس آیا تو تیری عزت کر دوں گا" اب آنا اور معزز ہونا لازم لزوم ہیں۔ تو اِنْ تَتُوبَا اِلٰی اللّٰهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُکُمَا۔ کا ترجمہ یہ ہوگا "اگر تم اللہ کے آگے توبہ کر دو تو دل تمہارے ادھر جھک چکے ہیں۔" تو خدا کے آگے توبہ اور دل کا جھکا لازم لزوم ہیں۔ اس کی دلیل اگلے جملے شرطیہ کا مخالف ہوتا ہے۔ "کہ اگر (توبہ نہ کرو بلکہ) پیغمبر کے خلاف بات کرو (اے کوئی نقصان نہیں) کیونکہ اس کے مددگار تو۔ خدا۔ جبریل۔ میک موسیٰ۔ جن میں حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تفسیروں میں لکھے ہیں۔۔۔ بھر فرشتے ہیں" تو شیعہ کے اپنے دل حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کی دشمنی میں ٹیڑھے ہونے کی وجہ سے شیعہ کا یہ بلا ترجمہ کرنا کہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے ٹیڑھے ہو گئے، بددیانتی ہے۔ ایسے موزیان رسول کیوں دشمن اہل بیت اور جنمی نہیں؟

سورت تحریم میں امہات المؤمنین کی تعریف

5- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دیگر مائیں بھی اس کردپ میں شامل تھیں۔ تو اللہ نے بطور فرض جملہ شرطیہ کے ساتھ دھکی اور اپنی طاقت کی خبر دی۔ کہ بالفرض پیغمبر پاک تمہیں طلاق دے دیں تو خدا اس کا کھر منور رکھنے پر قادر ہے۔ کہ تم سے بہتر مسلمان، مومن عبادت گزار، توبہ کرنے والیاں، دروزے دار، فرمانبردار، کنواری اور خادعہ دیدہ بیدیاں دیدے۔ جب آپ نے طلاق نہ دی تو بالا آنحضرتہ صفات میں کوئی عورت ان سے افضل نہ ہوئی۔ جملہ شرطیہ کبھی واقعہ نہیں ہوتا بلکہ فرضیہ قانون کی خانہ پری کے لئے آتا ہے۔ کہ ایسا ہوا تو یوں ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ جیسے فرمایا ”اگر اللہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور دوسری قوم لا بائے“ (پارہ 5 رکوع 15) در نہ حضور ﷺ کو طلاق دینے کا پھر ان کے بدلے اور شادیاں کر لینے کا اختیار ہی نہ تھا۔ سورت ازناں رکوع 3 پارہ 22 میں ہے ”اے پیغمبران کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر ان کی جگہ اور بیویاں کر لو خواہ ان کا حسن تم کو کیسا ہی اچھا لگے۔ مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال (لوٹیاں) ہیں رکھنے کا اختیار ہے“

امہات المؤمنین کی یہ صفائی اور شان رعنائی ہم نے اس لئے لکھی ہے کہ ہر مومن ان سے محبت رکھے مکمل ادب و احترام کرے درود بھیجے وقت ان کی نیت کرے کیونکہ یہی آل محمد ہیں۔ جیسے حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم آل ابراہیم ہیں۔ ارشاد ہے کیا تو (بڑا چپے میں بیٹا ہونے کے) خدائی فیصلہ سے تعجب کرتی ہے۔

”رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَبِيبٌ مُّحِبٌّ“ (پارہ 12 رکوع 7) اے نبی کے اہل بیت تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں سدا ہوں۔ بے شک وہ خدا خوبیوں والا بزرگ ہے۔ بقول دشمن امہات المؤمنین کے ٹیڑھے دل تو اللہ نے سیدے کر دیئے اور ان کے اسلام ایمان اور اعمال صالحہ کی مالکہ ہونے کی خبر دی پھر ان کے اہل بیت رسول ہونے مومنین کی مائیں اور واجب الاحرام ہونے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ لہذا بعد از انبیاء وہ مومنین صالحین سب مسلمانوں سے افضل ہیں جو ان سے محبت و عقیدت رکھتے اور تحفہ درود بھیجتے ہیں اور کائنات کے بدترین جہنمی وہ منافقین ہیں جو ان مائوں کو مومنات نہیں کہتے بیشہ بدگوئی میں نہ کالا رکھتے ہیں (اللہ منزح (منزہ) عزیز مقدور

عکس 4 صفحات میں امہات المؤمنین کی صفائی

- 1- بخاری کے اس باب میں یہ حدیث ہے۔ آدمی کی اپنی بیٹی کو نصیحت کہ خاندان کا خیال رکھے۔ پھر حضرت عمرؓ و ابو بکرؓ اس مسئلے میں لڑکھائی لیتا بیٹیوں کو سمجھانا وغیرہ لکھا ہے۔ اس پر کسی کو کیا اعتراض ہے؟
- 2- جامع ترمذی ابواب التفسیر سورت تحریم کی آیات ہذا میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ عمرؓ سے دو عورتوں کے نام پوچھنا چاہتے تھے الامہات کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کو یہ سوال ناپسند تھا۔ تبھی تو فرمایا واعجبنا لک ابن عباس کہ تجھ پر تعجب ہے کیوں پوچھنا

ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی کے ذاتی معاملات میں دخل دینا اور کھود کرید کرنا تاکہ کمزوریاں خامیاں معلوم ہوں۔ اللہ کے نیک بندے ایسے سوال نہ کرتے ہیں۔ نہ پسند کرتے ہیں۔ کہ غیبت بن کر گناہ عظیم ہو جاتا ہے۔

اب شیخ دوست بنی غور کریں کہ وہ جو رات دن آپ کی بیویوں، صحابیوں، خلیفوں اور دوستوں کی عیب جوئی میں مگن رہے ہیں کچھ مل جائے تو بات کا بنگلہ بنا کر چھاپتے ہیں کیا یہ ادا کر اہوں کی نہیں؟

3. تفسیر کشاف جلد 4 صفحہ 566 میں ہے کہ حضور ﷺ نے حصہ سے کہا۔ میں نے نہ کہا تھا کہ یہ راز نہ بتانا تو کیوں بتایا تو اس نے فرمایا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اپنے نفس کو قابو نہ کر سکی اس خوشی اور بزرگی کی وجہ سے جو اللہ نے میرے والد کو عطا کی ہے.....

4. ایک معاشرت اور رواج کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اور یہ ایک فطری مشاہداتی بات ہے۔ سید قطب مصری نے ظلال القرآن کے عکسی صفحہ 163 پر یہ لکھا ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم قریشی (مکہ میں) اپنی عورتوں پر غالب تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو اس معاشرہ کو ایسا پایا کہ عورتیں ان پر غالب ہیں تو ہماری عورتیں بھی ان کی عادات سیکھنے لگ گئی ہیں۔ پس اگر ان ماؤں نے حضور ﷺ کی کسی بات کا جواب دیا تو فی نفسہ کوئی گستاخی یا گناہ کی بات نہ تھی۔ مدینے کے معاشرہ کا اثر تھا۔ چونکہ حضور ﷺ کو پسند نہ آیا۔ جیسے ان کا ردی کپڑا مانگنا پسند نہ آیا تھا۔ اور آپ ناراض ہو کر بالا خانہ میں مہینہ بھر بیٹھ گئے۔ لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے طلاق دے دی ہے۔ حضرت عمرؓ چونکہ بہت حساس اور پریشان تھے ایک انصاری کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور باری باری حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نئے ارشادات و احکام ایک دوسرے کو سناتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی باری میں یہ پوچھنے کی جرات کر لی کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ طلاق نہیں دی ہے تب حضرت عمرؓ کو اطمینان ہوا اور لوگوں کو بتایا کہ آپ ویسے ناخوش ہیں طلاق نہیں دی۔ (از ظلال القرآن وغیرہ)

ہم نے عکسی صفحات حدیث و تفسیر کی ہر بات آپ کے سامنے پیش کر دی ہے خدا و رسول اور ہماری ماؤں کا معاملہ تھا درست ہو گیا ہم کو نقد و جرح کا کوئی حق نہیں ورنہ ایمان کا خطرہ ہے۔ آج بھی کوئی شریف اولاد اپنے ماں باپ کی ایسی باتوں کو گلی محکمہ اور عام لوگوں میں بیان اور مشہور نہیں کرتی۔ تو اس بات المومنین کا دشمن بن کر جو ایسی باتیں اچھالے وہ شریف کہاں رہا؟

بیان واقعات کا اسلامی کلیہ

جس کا لحاظ کیا جائے تو معاشرہ میں نہ شر و فساد اٹھتا ہے نہ فتنہ وارانہ تصادم ہوتا ہے۔ ایک ہے نفس واقعہ۔ جس کا ذکر قرآن، حدیث یا سیرت و تاریخ میں آ گیا۔ ایک ہے اس پر مخالفانہ رائے زنی نقد و تبصرہ اور بدنامی کی نیت سے مشہور کرنا اور مطامع کے پلندے چھاپنا اور خوب دولت کمانا۔ دونوں میں بڑا فرق ہے۔ نفس واقعہ کا بیان تو پوری دیانت کے ساتھ بوقت ضرورت، عدالت میں کو ای یا اس کے لئے خاص محفل و مجلس میں منافی جائز ہے۔ اگر اس میں بھی بددیانتی کرے۔ مثلاً اہل حد و خنیں میں ایک

کافروستان کی طرح کچھ جماعت رسول کا بھگنا تو بڑے طعنا سے۔ آیات پڑھ کر سنائے مگر یہیں خدا کا لہجہ کو معاف کر دیتا۔
 وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ یَقِیناً خدا نے تم کو معاف کر دیا کیونکہ اللہ مومنین پر بہت رحمت کرنے والے ہیں۔ اپنے پیغمبر کو بھی حکم دینا فَاغْفِرْ لَهُمْ وَاصْلِحْ لَهُمْ وَخَاوِذُهُمْ لَیْ اَلَا مَرَّ ان کو معاف کر دیں ان کے لئے استغفار کریں اور اہم کاموں میں ان سے مشورے لیں۔ (پارہ 4 رکوع 8) یا حسین والوں کے متعلق فرمایا پھر اللہ نے سکھت قلبی رحمت اپنے رسول اور ایمان والوں پر نازل فرمائی اور ان کی مدد کے لئے وہ لشکر (ملائکہ) اتارا جو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو خراب سزا دی کافروں کی سزا یہی ہے (کہ صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مر گئے اور سب قیدی مال و دولت دے جائیں) پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہے توبہ نصیب کرے۔ اور اللہ بخشنے والے اور خوب مہربان ہیں۔ (پارہ 10 سورۃ توبہ رکوع 4) ہرگز نہ بتائے۔ آیات مغفرت و رحمت نہ سنائے۔

تاریخ مسلمانوں سے میرا سوال ہے کہ ایسا بددیانت مقرر و معصف مسلمان ہے جو صرف اسلامی فوج اور لشکر کی غلطی تو کرج کر بتاتا ہے مگر کمانڈر انچیف کی معافی نہیں بتاتا فوج کے مسئلہ میں الاتوای اصول میں جو شخص فوج کی غلطی پسپائی اور فرار کی ایذا رنا کرنا پھرے وہ قوی اور ملکی مجرم ہوگا۔ اس کا کوڑ مارشل ہوگا۔ فوج سے خارج اور غدار ملک شمار ہوگا۔
 اب آپ سوچئے کہ ایک شخص چند نفوس کے سوا تمام اصحاب رسول، لشکر اسلام اور گھرانہ نبوی پر رات دن مطاعن کی لعنت و تہراکی بہار منٹ کر تار ہتا ہے۔ کیا وہ مسلمان ہے۔ محمدی لشکر کا فوجی ہے۔ آل رسول کا محب ہے؟ سکتا ہرگز نہیں دنیا کے ہر قانون میں یہ مذہبی، ملکی، فوجی غدار ہوگا۔

2۔ غلوار و دشمنی سے ہٹ کر احتیاط سے کسی واقعہ کا بیان بے شک کریں مگر نفرت و بغض کا عازا اس پر نہ ملیں۔
 محسوس نہ فرمائیں تو چند مثالوں سے وضاحت ہو جائے گی۔

(1) حدیبیہ میں حضرت علیؓ حضرت عمرؓ اور تمام مسلمان کمزور شرائط سے دب کر صلح کرنے کے لئے تیار نہ تھے مگر خدا و رسول کا مستعد کفار کو تریب کرنا اور دامن صلح مسلمانوں کو پکڑنا تھا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے بے باکانہ گفتگو کی جس پر شیعہ طعن کرتے ہیں کہ گستاخی کی۔ مگر اسی جذبہ سے حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان نہ مانا۔ کہ میرا نام محمد رسول اللہ ملا دو۔ آپ نے بار بار کہا ملاؤ حضرت علیؓ نے فرمایا نہیں مانتا۔ اب بظاہر یہ تا فرمائی تھی مگر مسلمانوں نے اسے محبت رسول سے تعبیر کیا۔ تو شیعہ نے حضرت عمرؓ کے انکار صلح کو کیوں غیرت اسلامی اور بہادری سے تعبیر نہ کیا۔ جیسے بڑا ایمان صلح نہ چاہتے ہوئے آج بھی اپنے باپ سے لکھا بے باکانہ گفتگو کر تار ہتا ہے۔ حضرت امام حسنؓ کے کمانڈر انچیف حضرت قیس بن سعدؓ نے ایسی گفتگو کی لشکر کے ریلجھہ ہو گئے۔ وہاں تو شیعہ اعتراض نہیں کرتے بلکہ صلح نہ چاہنے والے فوجیوں کا حضرت حسنؓ پر قاتلانہ حملہ برداشت کر لیتے ہیں۔ ہرگز ان کی خدمت نہیں کرتے جب کہ اللہ نے حدیبیہ میں لشکر اسلام کی صلح ناپسندی پھر اطمینان و قسلی کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيُذْكَرُوا بَأْسَ اللَّهِ وَنُبَذُوا إِلَيْهَا مَعَ إِيْمَانِهِمْ

(سورۃ فتح رکوع 1 پارہ 26)

(ترجمہ) اسی اللہ نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان نازل فرمایا تاکہ ان کا یہ ایمان پہلے ایمان (صلح پر عدم اطمینان) کے ساتھ بڑھ جائے۔

(۲) سنی شیعہ تقریحات کے مطابق حضرت علیؑ نے عہد نبوت میں فاطمہ بنت عمر بن ہشام سے پھر اسماء بنت عیسٰی سے شادی کرنا چاہی حضرت فاطمہؑ نے حضور ﷺ سے شکایت کر کے رکوا دی۔ نفس واقعہ کا بیان ہے مگر ہم حضرت علیؑ پر (شیعوں کی طرح) جو وہ جام سماج پر کرتے ہیں (اعتراض نہیں کرتے نہ تقریریں جھڑکتے ہیں۔ بلکہ حضرت علیؑ کا حکم رسول مان کر ارادہ و کار ترک کرنا قائل ثواب بتاتے ہیں۔

حضرت علیؑ کی کنیت ابو تراب کب پڑی

(۳) کتب شیعہ میں گمراہی ناپاکی پر حضرت فاطمہؑ کا رد و کھار جانا بار بار لکھا ہے۔ ایک دفعہ آپؑ نے مسجد جا کر مٹی پر سوئے ہوئے حضرت علیؑ کو چمکایا۔ قسم اہل تراب اور فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا پھر صلح کر دی میاں بیوی راضی ہو گئے ہم اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ پر معاذ اللہ نقد و تبصرہ نہیں کرتے۔ شیعہ بھی کچھ انصاف کریں یہ حدیث اپنے اس موقع سے اٹھا کر حضرت ابو بکرؓ پر تو فحش نہ کریں۔ حضرت ابو بکرؓ نے عہد نبوت کے مطابق فحش کو بیت المال کا حصہ جانا اور حضرت فاطمہؑ کو حق اخراجات دیتے رہے اس میں ناراضی کی بات نچلے راوی کی زبانی ہے اور شہرت شیعہ کی کارستانی ہے۔ حضرت علیؑ عاشق رسول تھے۔ اس ابو تراب معمولی لفظ کو بھی اپنی کنیت بنا دیا۔ ہم مسلمان حضرت علیؑ کی اس محبوب کنیت کو۔۔ ابو ہریرہ۔۔ کی طرح خوشی سے بلانیت عیب ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اگر کبھی اموی گورنروں نے حضرت علیؑ کا ذکر ابو تراب کہہ کر کیا تو شیعہ نے اسے نسبت علی (علی کو گالی) بنا دیا اور اسی کی دہائی 65 شیعہ حوالہ جات سے مؤلف تحقیقی دستاویز نے پیش کی ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔

اس سے بڑی بدویافتی اور ظلم کی مثال شیعہ کے سوا کسی اور قوم نے بھی پیش کی ہے؟ کہ حضور ﷺ کے فرمودہ۔۔ حضرت علیؑ کے خود پسند یہ۔۔ کنیت ابو تراب کو گالی بنالیا۔ جس نے بولا اس پر سب علی کا الزام لگا دیا۔ معاذ اللہ۔ اگر کسی کی نیت بری ہو تو خدا جانتا ہے ہم یہ لفظ کسی کے منہ سے سن کر یہ الزام کیوں لگا دیں کہ یہ تو علی کو گالی دے رہا ہے تو حضرت معاویہؓ اور آپ کے گورنروں پر سب علی کی تہمت شیعوں نے یہ لفظ سن کر خود گالی ہے اور جلی تاریخوں میں ڈال کر خوب مشہور کیا ہے۔ ورنہ انہوں نے گستاخانہ کوئی لفظ کبھی نہ کہا تھا۔ مثل مشہور ہے بڑن سے وہی نکلتا ہے جو اس کے اندر بھرا ہوتا ہے اور چور دوسرے کو بھی اپنے جیسا چور جانتا ہے۔ شیعہ چونکہ ازواجِ مطہرات سمیت تمام اصحاب رسول کو برا بھلا کہتے ہیں۔ کسی کا فرکا گلہ نہیں کرتے۔ اس لئے کسی بات کا

بہانہ بنا کر دوسرے پر الزام لگا دیتے ہیں۔ کہ وہ علی کو گالی دیتا ہے شیعوں کے خلاف بولتا ہے۔ اہل بیت کی توہین کرتا ہے وغیرہ۔
(۴) یہ تاریخی بیان واقعہ اور حقیقت ہے کہ اہل کوفہ جو حضرت امام حسینؑ کو حکومت معاویہ سے ٹکرانا چاہتے تھے مگر آپ نے ان کی بات نہ مانی اور معاویہ پر کاربند رہے۔ جب دور یزید میں اہل کوفہ نے امام حسینؑ کو برائے خلافت و امامت بلایا۔ آپ تیار ہوئے ہزار سے زائد آپ کے ہاشمی علوی برادران نے اہل کوفہ کا دعویٰ کر کے جان کر آپ کو روکا مگر آپ جانے پر معرکہ ہے۔ آپ کی بڑی بہن زینبؓ ساتھ چلیں۔ خاوند عبداللہ بن جعفر طیار نے روکا آپ نہ رکیں اس نے طلاق دے دی۔ اب عدت گھر گزارنی چاہئے تھی مگر آپ چلی گئیں۔ یہ بیان واقعہ ہے ہم تبصرہ نہیں کرتے شیعہ ہی بتائیں یہ سفر جائز تھا یا ناجائز؟

اعتراض: 4۔ حضرت عائشہؓ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا۔ (بخاری و مسلم کتاب الغسل) (مترجم از وحید الزمان غیر مقلد)
الجواب: چونکہ اس شخص نے باب بنی ازواج نبی کی توہین کا باندھا ہے۔ اس لئے توہین کی نیت سے (اپنے ایمان کی تباہی کر کے) عنوان ہی توہین آمیز قائم کرتا ہے خواہ وہ کتنا خلاف واقعہ ہو۔ یہ بخاری وغیرہ میں باب الغسل بالصابغ و نحوه کی حدیث ہے مسئلہ پوچھنے والے غیر محرم نہیں ابوسلمہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھانجے اور عبداللہ بن یزید رضاعی بھائی ہیں۔ وہ رسول اللہ کے غسل (میں پانی کی مقدار) کا پوچھتے ہیں۔ ”آپ نے ایک صاع 3 کلو پانی ایک برتن میں منگا کر دکھایا۔ پھر ستر پردہ حجاب ڈال کر اس پانی سے غسل کیا“ حدیث پوری ہو گئی۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 39) ابھی تک ہمارے علم میں نہیں کہ کسی اپنے یا غیر کتب فکر کے آدمی نے حضرت عائشہؓ پر یہ اعتراض کیا ہو کہ غسل کیوں کیا۔ یہ صرف موزی رسول اور دشمن حضرت عائشہؓ رافضی ہے جس نے بددیانتی سے یہ باب باندھا ہے۔ ”کہ حضرت عائشہؓ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا“ یہ دکھایا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ دیکھنا تو پردے بغیر ہوتا ہے۔ یہاں بیننا و بیننا حجاب کا لفظ رافضی نہ لکھتا ہے نہ ترجمہ کرتا ہے ”کہ ہمارے اور اس کے درمیان پردہ حائل تھا“ ہاں پانی 3 کلو دکھایا پھر اس تھوڑے پانی سے باپردہ غسل کر کے مسئلہ سمجھا دیا۔ کہ عورت اگر اس پانی سے غسل کر سکتی ہے تو مرد جس کے سر کے بال معمولی ہوتے ہیں۔ بھی یقیناً غسل کر سکتا ہے۔ غسل کر کے دکھایا۔ ایک محاورہ ہے کہ غسل کر کے مسئلہ بتایا اور سمجھایا مراد ہے۔

۔ اتنی ہی بات تھی جس کا انسانہ کر دیا۔

بمیزان یہ ہے کہ یہ ترجمہ اور اس کے فوائد ایک غیر مقلد عالم کا ہے جو مائل بہ تشیع ہے اور حضرت معاویہؓ کے متعلق بدگو ہے۔ ہم عالم و بوجہ احناف پر رجت نہیں۔ پردہ کر کے غسل کرنا اور تھوڑا پانی پورا کر دکھانا مراد ہے۔ جو قابل اعتراض نہیں۔ ایسے بد دیتاؤں اور موزیان رسول کو کون سمجھائے خدا خود نیٹے گا۔ (المنہج لکنا کبیر)

اعتراض: 5۔ امہات المؤمنین کے بارے میں مغلطات۔ پھر تاریخ الخلفاء، ازالۃ الخفاء، مختصر سیرت الرسول از محمد بن عبدالوہاب، حیات الحو ان دیمیری، الصواعق المحرقة، حیات الصحابہ چھ کتابوں کے صفحات اس بات پر دیئے ہیں ”کہ حضرت

ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا تو میں حضور ﷺ کا تیار کردہ لشکر ضرور سمجھوں گا۔ اگرچہ (مدینہ خالی ہو جانے پر) جنگ کی دوندے اور گئے اور واپس مہجرات کو بڑی گھوڑوں سے پکڑ کر لے گئے۔

الجواب : بطور مبالغہ عزم راسخ کے لئے یہ کلام ہوتا ہے۔ جیسے قرآن میں ہے اگر تم چوتھا سچ بند قلعوں میں بھی ہوئے تو موت تمہیں آکر رہے گی۔ (پارہ 5 رکوع 8) حالانکہ ایسے قلعوں میں کوئی بند نہیں کیا جاتا ورنہ وہ اسی وقت آسمان نہ لٹنے سے مر جائے حدیث نبوی ہے کہ جو شخص تیسرا جہد بھی عمداً چھوڑ دیتا ہے تو اس کی سمجھ الٹی ہو جاتی ہے۔ وہ ہر اچھی بات کو برا اور ہر بری بات کو اچھا سمجھنے لگتا ہے۔ یہی حال اس رافضی کا ہے کہ کھوپڑی بغض صدیق میں الٹی ہو گئی تو اعتراض جڑ رہا ہے۔ حالانکہ اس لشکر اسامہؓ کو سب سے پہلے بھیجے پر ہر دوست و دشمن ابو بکرؓ کی جرأت کو سلام پیش کر رہے ہیں۔ کہ حضور ﷺ کی وفات پر جتنا زور مسلمان بائبل مرتد ہونا چاہتے تھے وہ اس تین ہزار کے لشکر اسامہؓ کو دیکھ کر سہم گئے کہ اگر مسلمانوں کے پاس طاقت نہ ہوتی تو یہ لشکر دوسرے ملک پر حملہ کرنے کیوں بھیجتے۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

حضرت ابو بکر صدیقؓ انہائی مبالغہ سے ناممکن بات کو بھی ممکن فرض کر کے اپنی جرأت اور اہم اقدام کرنے کا عزم ظاہر فرم رہے ہیں۔ کہ بالقرض قبائل کے ارتداد وغیرہ پر ان سے لڑنے پورا مدینہ چلا جائے۔ شہر خالی ہو جائے کتے دوندے آجائیں ہادی سب سے بڑی محبوب متاع نبویؐ امہات المؤمنین کا بھی ہم تحفظ نہ کر سکیں اور (رافضیوں کی طرح بھونکنے والے) کتے ان پر حملہ آور ہوں۔ یا تمیں پکڑ کر کاٹیں گمشدیں تو بھی خدا کی قسم میں لشکر اسامہؓ بھیج کر رہوں گا یہ مبالغہ ایسا ہی ہے جیسے حضور ﷺ نے اسلامی نامہ عدل کی مسادات کے حق میں فرمایا ”خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹوں گا“ سواؤاشہ (مشفقہ حدیث) جیسے یہاں حضرت فاطمہؓ کی تو حسینؓ مقصود نہیں۔ تو حضرت ابو بکرؓ کی زبان سے بھی امہات المؤمنینؓ کی تو حسینؓ مقصود نہیں۔

اعتراض : 6۔ ام المؤمنین جناب حضرت عائشہؓ کی غلیظہ اور لرزہ خیز تو حسینؓ (تحقیقی دستاویز صفحہ 559) پھر کشف الغمہ شعرانی اور مصباح الثریت فی مناقب اہل بیت کے دو ٹکسی صفحہ دیئے ہیں۔

الجواب : پہلی کتاب میں مسئلہ فقہی بیان ہوا ہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا تو حرام ہے کیا اس کے سوا شہوت سے ہاتھ لگنا یا بوسہ دینا درست ہے یا نہیں تو امی نے یہی مسئلہ بتایا کہ درست ہے جب ناف سے لے کر گھٹنوں تک آگاہا جاتا ہو اور جیسے مردوں کا یہ ستر ہر وقت چھپا ہوتا ہے پھر اس کو اپنے ساتھ حضور کے عمل سے بیان کر دیا بیان مسئلہ میں شرم و حیا مجبوراً چھوڑا جاتا ہے اب اس کو رافضی غلیظہ اور لرزہ خیز تو حسینؓ عائشہؓ کہے تو اس کی اپنی دشمنی کا اظہار ہے کاش کہ یہ لوگ امہات المؤمنینؓ کی بدگوئی غیبت و جھوٹے اقوال سے تو حسینؓ نہ کرتے تو ان کا ایمان بچ جاتا۔ خود ان کے ماں باپ بھی تو یہ عمل کرتے ہیں دوسری کتاب (مناقب اہل الیت اردو) سے حضرت عائشہؓ کی یہ فضیلت ظاہر ہو رہی ہے

۱. اگر بایرانیم کی قسم کھا کر کہوں تو بھی حضور ﷺ میرے دل سے کبھی جدا نہیں ہوتے بلکہ میں ہر دم آپ کی محبت میں غرق رہتی ہوں اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ پڑے کو پیوند لگائے بغیر بدن پر استعمال سے نہ چھوڑوں۔

۲. حضرت نے فرمایا عائشہؓ جبریلؑ تجھے سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۳. روایت ابو عبیدہؓ حضور ﷺ سے فرمایا جہاد مردوں پر فرض ہے غیرت عورتوں پر پس جو عورت مبرا کرے جہاد کا ثواب پائے گی

۴. فرماتی ہیں حضور ﷺ میرے گھر تشریف لاتے تو دونوں کھٹے میرے زانوؤں پر اور دونوں ہاتھ میرے کندھے پر رکھ دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مجھے سانس چڑھ جاتا۔ کذافی کشف الغمہ۔ یہ پیار و محبت کی ادائیں ہیں آپ عورتوں کو سنار ہی ہیں۔ اس میں لڑہ خیر تو ہمیں نہیں۔ ہاں رافضی کی جگہ ضرور ہے۔

۵. حضرت فاطمہؓ (باقی ماؤں کا) پیغام لے کر آئیں کہ عائشہؓ کے بارے میں ہم سے انصاف کیجئے (حضور نے اسے تاپہند کیا) اور فرمایا اے میری بیٹی تو اسے نہیں چاہتی (محبت کرتی) جس سے میں محبت کرتا ہوں تو فاطمہؓ نے فرمایا میں بھی چاہتی ہوں۔

(ترمذی)

مناقب الہی بیت کی یہ پانچوں روایات حضرت عائشہؓ کی عند الرسول محبوبیت خدا کے ہاں مقبولیت اور عالی شان فضائل پر دلالت کر رہی ہیں۔ اس دشمن کو غلیظ اور لڑخیز تو ہمیں کہاں سے نظر آگئی۔ یہاں تو حضرت فاطمہؓ کو بھی آپ نے محبت عائشہؓ کا سبق پڑھادیا۔ اور وہ بھی اپنی ماں سے محبت کرتی تھیں جیسے امی عائشہؓ فاطمہؓ بیٹی سے کرتی تھیں۔ شیعہ اگر حضور ﷺ کی محبوبہ سے عقیدت نہیں رکھ سکتے تو کم از کم فاطمہؓ کی ماں اور محبوبہ سے تو عقیدت رکھ لیں۔ محض ابوبکر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے بغض چھوڑ دیں خدا کا بغض رکھنے والوں کو یہ حکم ہے۔ قُلْ مُؤْمِنُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (پارہ 4 رکوع 3 سورۃ آل عمران اور تفسیر) غصے میں دم گھٹ کر مر جاؤ اللہ تعالیٰ سینوں کے حالات جاننے والا (تمہارے دلی بغض کو) خوب جانتا ہے

اعتراض: 7۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کے قتل کی سنسنی خیز واردات (دستاویز صفحہ 563)

بہر حال ابن خلدون، حبیب السیر اور موئی معادیہ کے حوالے دیئے ہیں۔

خاص یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ مدینہ آئے تاکہ یزید کے لئے بیعت لیں۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حضرت حسین بن علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مخالفت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی اس پر اعتراض کیا تو حضرت معاویہؓ نے مدینہ میں ہی ایک گھر میں کنواں کھدوایا اس پر کھانے کا دسترخواں لگایا۔ حضرت امی عائشہؓ کو دعوت دی وہ بیٹھیں تو کوئیں میں گر گئیں حضرت معاویہؓ نے کنواں مٹی سے بھر کر پاٹ دیا۔ معاذ اللہ

الجواب: روایت بالکل جھوٹی اور عقل و نقل کے خلاف ہے۔ رافضی خود بنا کر تاریخ کو داغدار کرتے ہیں۔ کیونکہ

(۱) یزید کے خلاف جن سیاسی امیدواروں نے معاویہؓ کی مخالفت کی ان کو تو کچھ نہ کہا صرف تمام دنیا کے مسلمانوں کی سب سے

مشہور اور مقبول ترین ماں کو کنوئیں میں گرا کر مار دیا

بریں عقل و دانش بیاید گریست

(۲) دعوت طعام اکیلی ماں کی تو نہیں ہو سکتی اور بھی بیٹے اور سرکاری مہمان دسترخوان پر جمع ہوں گے وہ کیوں نہ کر سے تھا عیال کیسے کر گئیں۔

(۳) کنوئیں میں گرنے والے کو نکالا جاتا ہے۔ کیا یہ اندھیری نصف شب اور تنہائی میں دعوت تھی۔ دیکھنے والے کوئی نہ خیر ام المومنین کو زندہ نکلا۔

(۴) اگر گر کر شہید ہو گئیں تھیں تو نکال کر جنازہ پڑھا جاتا ہزاروں بیٹے تدفین کی سعادت پاتے ساری دنیا میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی۔ شہادت حسینؑ سے کبرام بچا۔ یہاں مدینہ والوں کو بھی پتہ نہ چلا کیا ام المومنین کوئی چیونٹی تھیں جو پاؤں سے کھلی گئیں۔ کسی کو خبر نہ لگی۔

(۵) کیا معاویہؓ کے پاس آج کی کنوئیں کھودنے والی گزشتین تھی۔ اور کنواں پانٹنے کے لئے بلڈوزر تھے۔ کہ آٹا ٹاٹا کنواں کھینچا بھی گیا اور فوراً بند بھی کر دیا گیا۔ جب کہ آج شہنی دور میں بھی بور پر کنواں کھدائی پر کئی دن لگتے ہیں۔

(۶) اتنا بڑا حادثہ ہونے پر کوئی معاویہؓ کی مخالفت نہیں کرتا بقول شیعہ سب لوگ یزید کی بیعت کر لیتے ہیں۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ کی قبر مدینہ میں ہے ہر حاجی سلام پڑھ کر آتا ہے تو کیا پانا جانے والا یہ کنواں جنت البقیع میں تھا۔

(۸) اگر ایسا ہوتا تو یہ حادثہ کربلا، واقعہ حرہ اور شہادت ابن زبیر در کعبہ طرح ہر تاریخ میں متواتر ہوتا۔ لفظ قیل و روی سے آٹھویں صدی کی کتاب میں ضعیف میخ کے ساتھ کیسے آگیا۔

(۹) اس حادثہ کے بعد شیعہ بھی تو ام المومنین کو فرائض حسینؑ پیش کرتے کہ یزید کی مخالفت سے شہادت پائی تھی۔ جیسے خطبہ جد میں بدگوئی بند کر کر آ کر اپنے عدل پڑھانے پر شیعہ بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کو عقیدت کا ہار پہناتے ہیں۔

(۱۰) جہاں کنواں یا گڑھا کھودا جائے اس پاس تازہ مٹی ہوتی ہے مٹی والی جگہ اونچی اور کنوئیں والی پست ہوتی ہے۔ ایسا جگہ کھانے کے میز اور دسترخوان بچھ دی نہیں سکتے۔ تعجب ہے یہ کھانا پھنسنے والے سرکاری بیرے کوئی نہیں گرتے صرف اماں عا کر گر کر راجی جنت ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کو ایک دشمن صحابہ مومن نے خارجیت کی چادر اوڑھ کر شہید کیا واقعہ متواتر دنیا کی ہر تاریخ میں لکھا ہے حضرت عائشہؓ بھی علیؑ کی ماں شہرہ آفاق تھیں قاتل معاویہؓ ہوتے تو ہر تاریخ میں مشہور ہوتے۔ معلوم ہوا کہ سارا واقعہ ہی جھوٹ عباسی دشمنوں کی بناوٹ ہے۔

وہ مشہور مورخین جو طبعی وفات لکھتے ہیں۔ کنوئیں میں گرنے کی بناوٹ نہیں لکھتے۔

(۱) علامہ ذہبی التوتنی 748ھ تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 26 میں لکھتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ 57ھ یا 58ھ میں فوت ہوئیں۔ میں نے اس پر مستقل کتاب لکھی ہے۔

(۲) مشام بن عروہ (حضرت عائشہ کے بھانجے کے بیٹے) اور ابن الدہنی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی وفات 57ھ میں ہوئی۔ (الحمز فی خبر من غیر جلد 1 صفحہ 42)

(۳) واقعہ کی وغیرہ نے کہا کہ ام المومنین ام عبداللہ عائشہ بنت صدیق امت کی عورتوں کی فقیہ حبیب رسول رب العالمین نے 58ھ میں وفات پائی۔ (الحمز جلد 1 صفحہ 43)

(۴) ابن حجر التوتنی 853ھ کہتے ہیں رمضان 58ھ میں وفات پائی۔

(۵) ابن عیینہ ہشام بن عروہ سے راوی ہیں کہ 57ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب ابن حجر جلد 6 صفحہ 605)

(۶) حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیق ام المومنین تمام عورتوں سے بڑی فقیہ، خدیجہ کے سوا کہ اس میں اختلاف مشہور ہے تمام اہبات المومنین سے افضل صحیح قول میں 57ھ میں وفات ہوئیں۔ (تقریب التجذیب جلد 2 صفحہ 869)

(۷) ذہبی فرماتے ہیں ام المومنین عائشہ کی وفات 57ھ میں ہوئی۔ (الاعلام بوفیات الاعلام جلد 1 صفحہ 38)

(۸) علامہ ابن عبد البر التوتنی 463ھ فرماتے ہیں 57ھ میں وفات ہوئی۔ خلیفہ نے بھی یہی کہا ہے۔ یہ قول بھی ہے کہ 58ھ میں وفات ہوئی۔ (الاستیعاب صفحہ 903)

(۹) ابن حبان التوتنی 354ھ فرماتے ہیں عائشہ بنت الصدیق کی وفات 57ھ میں حضرت امیر معاویہ کے زمانے میں ہوئی

(تاریخ الصحابہ لابن حبان صفحہ 201)

حضرت امیر معاویہ کے زمانہ و نام کی صراحت بھی آگئی اگر کنوئیں والی کزور ترین روایت بھی ہوتی تو ضرور یہ مورخ لکھتے۔ جیسے 57ھ یا 58ھ کے سن وفات کے دو قول لکھتے آرہے ہیں۔

(۱۰) میر اعلام النبلاء جلد 3 صفحہ 330 حضرت عائشہ کے ترجمہ میں ہے ”ابو بکر کہتے ہیں جس رات جنازہ اٹھا۔ زیتون کے تل کے بڑے چراغ قہے اٹھائے گئے اور جلانے گئے۔ عورتیں جنت البقیع میں اتنی جمع تھیں گویا عید ہے۔ آپ کی وفات 17 رمضان بعد نماز وتر کو ہوئی۔ رات میں ہی دفن کی وصیت کی۔ انصار جمع ہو گئے اتنا بڑا اجتماع رات کو کبھی نہ دیکھا گیا۔ اس پاس کے لوگ بھی آگئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں“ اس تفصیل سے پتہ چلا کنوئیں والی بات بالکل جھوٹی ہے۔

حضرت عائشہ کے فضائل

حبیب السیر والا اسی صفحہ کے آغاز میں ذکر احوال خاتم الانبیاء کے نام سے حضرت عائشہ کے یہ فضائل لکھتا ہے۔

(۱) حضور ﷺ (دو تہائی آدھی رات) رات کو نماز پڑھتے تو میں آگے سوئی ہوتی تھی۔ یہ خصوصیت اور کسی زوجہ کو حاصل نہ تھی۔

(۲) کسی اور زوجہ کے بستر میں ہوتے تو کبھی وحی نہ آتی۔ میرے ساتھ بستر خواب میں وحی آ جاتی تھی۔

(۳) حضور ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ میری گود میں سینہ سے چمٹا آپ کا سر مبارک تھا۔

(۴) حضور ﷺ کی وفات میری باری کے دن ہوئی۔

(۵) روزۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ صحابہ نے حضور ﷺ سے پوچھا آپ کو سب سے پیارا کون ہے۔ فرمایا عائشہؓ پھر انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا اس کے باپ ابو بکر صدیقؓ۔

(۶) بہت سی صحیح روایت میں آیا ہے۔ کہ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کی آپ سے کمال محبت کی وجہ سے ہدایا طعام وغیرہ حضرت عائشہؓ کی باری میں بھیجتے تھے۔ امہات المؤمنینؓ کے درگروہ تھے۔ ایک میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت منیہؓ تھیں۔ دوسرے میں حضرت ام سلمہؓ اور دیگر ازواج مطہرات تھیں۔ انہوں نے ام سلمہؓ سے کہا کہ آپ خولجہ کا نکاح طبر افضل الصلوات سے کہیں کہ وہ لوگوں کو یہ ترغیب دیں کہ ہدایا صرف حضرت عائشہؓ کے دن نہ بھیجیں۔ اور دونوں میں بھی بیجا کریں ام سلمہؓ نے یہ گزارش کی تو خاتم الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ خدا کی قسم کہ میری بستر خواب میں مجھے وحی نہیں آتی صرف عائشہؓ کے پاس آتی ہے۔ ام سلمہؓ نے کہا میں آپ کو اس تکلیف پہنچانے سے اللہ کے آگے توبہ کرتی ہوں۔ جب ازواج پاک ام سلمہؓ سے ناامید ہوئیں تو حضرت فاطمہؓ کو وسیلہ بنایا تو سیدۃ النساءؓ نے یہ پیغام امہات حضور ﷺ تک پہنچایا تو آپ نے (ناپسند کر کے) فرمایا اے میری بیٹی کیا تو اس ماں سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت کرتا ہوں (اس نے کہا جی ہاں) تو آپ نے فرمایا تو بھی حضرت عائشہؓ سے محبت رکھ۔ (حبیب السیر صفحہ 85) آگے وہی نقل کوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں رافضی گرا ہے۔ مگر یہ مذکور فضائل عائشہؓ اس دشمن کو نظر نہیں آئے۔ تیسری کتاب مولیٰ اور مبارک مؤلف تو بڑا جاہل ہے۔ سنی نہیں حضرت معاویہؓ پر کئی جھوٹے الزامات لکھ دیئے ہیں۔ جن کی تردید ہو چکی ہے۔

اعتراض: 8۔ حضرت عمرؓ کا کہنا براہو حفصہ اور عائشہ کا عمر فاروق اعظم از حیکل مصری حضرت علیؓ تاریخ اور سیاست اور حسین مصری، ظلال القرآن از سید قطب مصری۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 575)

الجواب: یہ کوئی نئی بات نہیں۔ وہی سورۃ احزاب اور سورت تحریم والی آیات سے متعلق ہے کہ اللہ نے امہات المؤمنین کو حبیب فرمائی اور پھر اعلیٰ شالوں سے نوازا۔ رافضی کا کام ہی تے کرنا اور چاٹنا ہے۔ ایسے نازک موقعہ پر والدین کو نگہ نہ دیتی ہے۔ والدینا داماد کے گھر آتے سمجھاتے سخت کہہ دیتے ہیں۔ تو کسی غیر دشمن کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے سران محترم عمرؓ جیسی اور ابو بکرؓ جیسی ہستیوں کو یہ حق ہے کہ وہ بیٹیوں کو نرم و گرم کوئی جملہ کہہ دیں۔ حالات درست ہو جائیں مگر ہمیں اس کی آڑ میں امہات المؤمنین سے بغض رچانے کا حق نہیں۔ ہر عقل مند سوچے کہ رافضی کتنے برے ہیں۔ حضور ﷺ کے ساتھ ان ہماری ماؤں کی ہزاروں خدمات، نیکیاں عمدہ از دوامی تعلقات جو تاریخ و سیرت کے سنہری صفحات پر مزین موجود ہیں

ان کا وہ کسی اکڑنیں کرتے پوری زندگی کے یہی دو واقعات اچھالتے چھاپتے اور ان کو بدنام کرتے آرہے ہیں۔

علم افراس کے شہزادہ امانا دووی مردم سے صحابہ کرام کے ذکر خیر کے انداز میں ہمیں کافی اختلاف ہے۔ اور روافض اعداء اسلام نے اہل سنت کے پیار سے کمری ادنیٰ ان کی تحریرات سے بہت ناجائز فائدے اٹھائے ہیں۔ مگر سورۃ تحریم کا شان نزول ان آیات کی تفسیر اور انداز تحریر جلد 6 از تفہیم القرآن میں نے خود پڑھا ہے۔ داد دیتا ہوں کہ بہت سوہانہ لکھا ہے۔ اور صرف ان کی زندگی کے یہ دو واقعات بتائے ہیں۔ اب آپ ہی سوچئے کہ جو بدامیب حضور ﷺ کی نجی زندگی اور در پردہ زندگی کے ان دو واقعات کو بد کوئی سے بار بار ذکر کر کے حضور ﷺ اور تمام مسلمانوں کا دل دکھاتے آرہے ہیں۔ اور ذرہ بھر بھی حضور ﷺ کے اہل بیت اور کمرانہ رسالت کا شرم و حیا نہیں کرتے۔ جب کہ آج مولیٰ سامولوی، ذاکر، مجتہد، پیر اور چوہدری اپنے اہل خانہ کی ٹالیوں کا اچھا لہر گز برداشت نہیں کر سکتا اور نہ اسی وقت زبان گدی سے کھینچی جائے گی۔ تو کیا ہم ان بد گور و افش دشمنانِ فیہر کو بدترین کافر اور مادونِ دوزخی نہ کہیں تو کیا کہیں؟ آپ ہی فیصلہ کریں۔

۔۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

بات اسلامی کے افسروں کو اپنی ماؤں کی عزت کے تحفظ کا قانون پوری طاقت استعمال کر کے بنانا چاہئے۔

الیس منهم رجل رشید

اعطاءض : 9۔ حضرت عائشہؓ پر گنہ گاری کا الزام۔ پھر مصنف بن ابی شیبہ سے مقام جواب سے واپس لوٹنے کا ارادہ بتایا ہے اور حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت فرمایا تھا مجھے ازواج النبی ﷺ کے ساتھ دفن کرنا میں نے ایک نئی بات (جمل میں مانری) ایجاد کی تھی۔

حضرت علیؓ و حضرت عائشہؓ دونوں تائب تھے

الجواب : رافضی کی عائشہؓ دشمنی دیکھئے کہ اسے ”گناہ گاری“ سے تعبیر کر رہا ہے۔ حالانکہ جنگ اور لڑکرانے کا کہیں بھی کوئی مادہ درولما ہو جائے قتل عام سے نقصان نہیں ہو جائے تو فریقین کے ذمہ دار افسوس کرتے ہیں۔ خدا سے معافیاں مانگتے ہیں یہی کالمیں کی شان ہے اپنے درست ہونے اور دوسرے کے برعکس ہونے کا راگ نہیں الاپتے۔ جیسے اعداء اسلام قاتلین عثمان روافضی آج بھی فخر سے کہتے ہیں کہ ہم سچے ہیں۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ قصاص عثمان کا مقدمہ مطالبہ لے کر اصرار آئے کیوں؟ ہم نے ان کے بعد صلح بھی 12 ہزار آدمی مار دیئے۔ امیر معاویہؓ نے معزولی کا حکم نہ مانا۔ حضرت عثمانؓ کے بیٹوں کو ساتھ لے کر مقدمہ قصاص عثمان اٹھایا کیوں؟ ہم نے اس کے شہر صفین میں جا کر چڑھائی کی وہ لڑنا نہ چاہتا تھا۔ چھ ماہ بعد پھر ہم نے پہل کر کے اس کے 20 ہزار مار ڈالے (کو اس نے بھی جوابی کارروائی میں باتفاق مورخین ہمارے 50 ہزار عراقی مار ڈالے اور ہم نے اسے بادل خواستہ اقتدار دلایا)

حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے ایک قطبی کافر مر گیا۔ حضرت موسیٰ نے خدا سے معافی مانگی۔

”اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے۔ پس اللہ نے اسے بخش دیا۔ بے شک وہ بہت بخشش والا مہربان ہے“

(پارہ 20 رکوع 4)

حضرت عائشہؓ کا حادثہ حمل یاد کر کے بردا اور دوپٹہ کا ترہونا اگر مورخین نے لکھا ہے تو یہی ان کے کمال اور مقبول بندی ہونے کی نشانی ہے ورنہ وہ گناہ اور قتل کی نیت سے ہرگز نہ آئی تھیں۔ صرف اپنے حاکم بیٹے علی سے مقتول بیٹے عثمان کا بدلہ دلانے آئی تھیں۔ حضرت عائشہؓ آئی تو صلح کرانے تھیں۔ مگر قاتلان عثمان نے جنگ بند ہو چکنے کے بعد جیسے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کو حضرت علیؓ کے سامنے شہید کیا۔ پھر حضور ﷺ کی عزت کو شہید کرنے کے لئے (حضرت علیؓ کے حکم کے بغیر) اونٹ پر دھاوا بول دیا۔ اور بار بار مہار پکڑنے والے دنیا کی بے مثال و فادار جائیداد بنو نہبہ کے ہزاروں امی عائشہؓ کے محافظ بدترین دشمن اہل بیت رسول اشتر فحشی نے شہید کر ڈالے (گو شیعوں کو آج بھی قاتلان عثمان کے اس تاریخ کے بدترین ظلم پر ناز ہے۔ اور اسی روش کو اپنانے ہوئے آج بھی ان کو کافروں سے نہیں مسلمانوں سے لڑنے کا موقع ملے تو ”ہم حسنی نہیں حسینی ہیں“ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ملک ہو یا خیر پور، کراچی، لاہور۔ چل کر کے ایک دو مسلمان مار دیتے ہیں گو جوابی کارروائی میں پھر اپنے بھی صفین کی طرح درجنوں مروا دیتے ہیں۔ اسی فسادِ روش سے ان کی پہچان ہے۔ ورنہ باشرع وادار اپنے اپنے وقت میں 5 نمازوں کا پابند ہو کوئی بھی شیعہ اس خیر اہمل سے بھی اپنی پہچان کبھی نہیں کر سکتا)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو بھی ان خون آشام جنگوں پر فخر نہ تھا۔ شیعہ ناز سے حضرت علیؓ کی زبان حال سے کہتے ہیں ”کہ میں خود تو ان قاتلوں سے بدلہ نہ لے سکا البتہ جو ذرا ثر مقدّم اور رپورٹ لے کر میرے قاتل اور عدالت میں آئے میں نے بدلہ لینے کی یہ آیات وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (تمہاری زندگی بدلہ لینے میں ہے) نَحْبِ عَلَيْنَاكُمُ الْقِصَاصُ لِي الْقِتْلَى (مومنو! مقتولوں کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے۔) (پارہ 2 رکوع 6) پڑھنے والے طالبین قصاص پر ان قاتلوں سے حلے کر دائے اور انہوں نے لاکھ سے زائد امت محمدیہ مار ڈالی۔ جیسے آج روافض کہتے ہیں۔ (مترجم نوح البلاغہ، تاریخ ائمہ)

ہم مسلمانوں کے ہاں حضرت علیؓ بھی ان غیر ارادی حادثات پر افسوس کرتے اور خدا سے معافیاں مانگتے تھے۔

(دیکھئے تاریخ طبری)

(الرس) صفین کے قتل عام پر حضرت علیؓ نام ہوئے تو حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ اباجی میں نے تو آپ کو منع کیا تھا۔ جب حضرت علیؓ نے فرمایا ہائے کاش مجھے ماں نہ جنتی۔ میں آج سے ۲۰ سال پہلے مر چکا ہوتا۔

(۱) تاریخ الطغاری جلد 3 صفحہ 384 قسم ثانی طبع دکن (۲) کتاب السنۃ لایمام احمد صفحہ 196 طبع مکہ مکرمہ

(۳) المصنف لابن ابی شیبہ جلد 10 صفحہ 1031 تحت کتاب الجمل میں ہے کہ آپ نے ہونٹوں پر دانت رکھ کر فرمایا ”اگر

مجھے پتہ ہوتا کہ معاملہ یوں (نقصان والا) ہوگا تو میں جنگ کے لئے نہ نکلا۔ ابو موسیٰ جاؤ میری گردن کے خلاف فیصلہ دے دو“
(۴) کتاب الآثار لا امام ابی یوسف میں بھی یہی ہے کہ اے ابو موسیٰ مجھے چھڑاؤ اگرچہ مجھے نقصان ہو۔
(بحوالہ سیرت علی المرتضیٰ صفحہ 337 از محمد رفیع)

حدیث جواب کی تحقیق

یہ بات شیعہ اپنی کتابوں میں لکھ کر مشہور کرتے ہیں۔ سنی صحاح ستہ اور حدیث کی معتبر کتابوں میں نہیں تاریخیں کثرت سندوں سے مذکور ہے۔ مولانا محمد رفیع مدظلہ کی تحقیق کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) بیشتر روایات کا راوی قیس بن ابی حازم ہے وہ کچھ توثیق کے علاوہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حجر کی تہذیب التہذیب جلد 8 صفحہ 388 میں ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا قیس بن ابی حازم منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں کلاب الحوآب بھی ہے۔ وکذا انی
البروان جلد 3 صفحہ 392

(۲) دوسرا راوی عبد الرحمن بن صالح ہے جو شیعہ ہے۔ مثالب صحابہ کی روایات نقل کرتا ہے۔ کوفہ کا جلا بھنا شیعہ ہے۔ الکامل
الامین جلد 4 صفحہ 1627، العلل البہتاجیہ لابن الجوزی جلد 2 صفحہ 366 روایت نمبر 1420 تحت حدیث قتال علی وعائشہ
(۳) ابن ابی حاتم رازی نے علل الحدیث جلد 2 صفحہ 426 میں لکھا ہے یہ حدیث خصام نے بھی روایت کی ہے جو منکر ہے۔

(۴) تدمیم مورخین خلیفہ بن ذیاض التوفی 240ھ از ردینوری شیعہ التوفی 282ھ نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا
(۵) اس کا ذکر طبری میں ہے۔ طبری کا شیخ عیسیٰ بن موسیٰ نزاری ہے۔ جو رفض کے ساتھ جہم اور عالی شیعہ ہے۔ پھر اس کا شیخ علی
بن عابس الازرق ہے جسے علماء رجال نے ضعیف لیس بیشنی اس کثرت کا کوئی اعتبار نہیں اور پھر کے 2 راوی ابو الخطاب جبری،
مفوان بن قیسہ جسی مجہول ہیں تیسرا اہل العری اور چوتھا راکب مجہول بالذات ہیں (بحوالہ سیرت سیدنا علی صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۲)
(۶) مجہور روایت کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔ کہ آپ کچھ اور صحابہ کے کہنے پر صلح کرانے اس قائم کرنے اور خلافت علی کو مستحکم
کرنے کی تحسین روح المعانی جلد 22 صفحہ 9 تحت آیت وفون فی بیوتکم (المتفق علیہ ص 222)

(۷) کتاب الثقات لابن حبان میں ہے جلد 2 صفحہ 280 آپ فرمائی تھیں اے اللہ تو جانتا ہے میں تو صرف صلح چاہتی ہوں تو
ان میں صلح کروے تو حضور ﷺ نے دیار نبی بکر کے کنوئیں پر کتنے بھونکنے کی خبر دی ہے۔ نہ مت مقصود نہیں۔ مسافروں کو کہتے
بموت کہتے ہیں۔

اعتراض : 10۔ حضرت ایک جرم کی وجہ سے نبی پاک کے ساتھ دفن نہ ہوئیں۔ (حیات صدیقہ از ندوی)
الجواب : اس کی بد بابتی دیکھئے کہ حضرت عائشہ کے فضائل، صاف زندگی پر اتنی بڑی کتابیں پڑھنے کے بعد بھی اسے عیب
نبی کی موت میں۔ اور یہ بات نقل کر دی۔ یہ بات ان کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے وفات کے وقت ہر کوئی اپنی عاجزی بے بسی اور فکر

آخرت کی سوچتا ہے۔ کنوئیں میں پڑے، قید میں گرفتار، پھر بادشاہی کر چکنے کے بعد حضرت یوسفؑ بھی فرماتے ہیں۔

"قَوْلِي مُسْلِمًا وَالْحَقِّينِ بِالضَّالِّينَ" (سورۃ یوسف پارہ 13، رکوع 5)

(ترجمہ) اے اللہ مجھے مسلمان بنادے اور نیکیوں کے ساتھ ملادے۔

کیا وہ وفات سے پہلے مسلمان اور نیک لوگوں سے وابستہ نہ تھے؟ پھر روضہ پاک میں جگہ صرف ایک آدمی کے دفن کی ہے، اتفاق امت حضرت یحییٰ (علیہ السلام) دفن ہوں گے۔ تو اماں جی وہاں تدفین کی فکر کیوں کریں جبکہ ایک غیر محرم حضرت عمرؓ بھی وہاں سوئے ہوئے ہیں۔ اس لئے امہات المؤمنین کے ساتھ دفن ہونا چاہتی ہیں۔

مناسب ہے کہ حیات صدیقہ کا کسی صفحہ 109 یہاں پورا آپ پڑھ لیں۔

وفات حسرت آیات 58 میں حضرت عائشہؓ کی عمر شریف 67 سال کی ہو چکی تھی۔ اسی سال ہی رمضان المبارک میں آپ بیمار پڑیں۔ چند روز تک علالت کا سلسلہ جاری رہا۔ زمانہ علالت میں جب کوئی مزاج پرسی کرتا تو فرماتیں اچھی ہوں۔ (ابن سعد)

جب لوگ عیادت کو آتے اور تسلی دیتے تو فرماتیں۔ کاش میں پتھر ہوتی جنگل کی بوٹی ہوتی "آپ کی وصیت تھی کہ مجھے حضور ﷺ کے پاس اس حجرہ مبارک میں دفن نہ کرنا میں نے ایک جرم کیا ہے۔ (یعنی جنگ جمل میں شرکت) مجھے دیگر ازواج کے ساتھ جنت البقیع میں دفن کرنا" فرمایا رات ہی کو دفن کر دی جاؤں صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔ (مولانا محمد)

تاریخ وفات 17 رمضان المبارک 58 میں کی رات تھی کہ رحمت عالم ﷺ کی حرم اور تمام مسلمانوں کی ماں عائشہ صدیقہ اپنے فرزندوں پر بے شمار احسانات کی بارشیں برسا کر ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔

انا لله وانا اليه راجعون

لوگوں کے رونے کی آوازیں سن کر انصار اپنے گھروں سے نکل آئے اور مدینہ میں یکا یک قیامت پیا ہو گئی۔ (ابن سعد)

حضرت ام سلمہؓ رونے کی آواز سن کر بولیں عائشہ کے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ وہ حضور ﷺ کی سب سے زیادہ پیاری بیوی تھیں (مسند دہ حاکم)

حسب وصیت جنازہ رات کو ہی تیار ہو گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بھانجروں اور بھتیجیوں نے قبر میں اتارا۔ اور رات ہی کو آپ جنت البقیع میں دفن کر دی گئیں۔ جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہ دیکھا گیا۔

نوٹ: قارئین کرام! کہاں گئی وہ کنوئیں میں گرا کر بلا کفن و جنازہ والی جھوٹی روایت جس سے رافضی اپنا پیٹ پالنے

اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ شیعہوں نے حضرت علیؓ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

اعتراض : 11۔ حضرت عائشہؓ نے امام حسن کو روئے رسولؐ سے دشمنی نہ ہونے دیا۔ (کتاب الحکم فی التفسیر ج 1 ص 164) الجواب : پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ روئے نبویؐ عام قبرستان نہیں کہ ہر کوئی کو دفن کر دے۔ یہ صرف حضرت علیؓ کے لئے ہے۔ چھوڑ دینا ہے۔ عائشہؓ نے آپؓ کو دفن کرنے کی کوشش کی تو حضرت علیؓ نے اس سے منع کیا۔ یہاں پر اس نے فرمان رسولؐ کے مطابق "میرا یہ پتا سرور ہے" اس کے ذریعے سرور سے تعلق کے لئے شکر۔ مگر حضرت علیؓ نے اسے (بخاری) حضرت امیر معاویہ سے کہیں صلہ کی اور بیعت کو نہ۔ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ سب کے لئے ہے۔ دینے ان سب کو ذلیل کر دیا۔ شیعہ کی مناقب شہرتیں آشوب جہنم صفحہ 33 پر ہے

"شیعہ نے کبرا خدا کی قسم امام حسن کا ارادہ معاویہ سے صلہ کا ہے کہ حکومت اس کی ہے۔ خدا کی قسم حسین کا پورا ہو گیا۔ جیسا کہ اس کا باپ کا فرمان ہو گیا تھا۔ نہیں نہیں نے نہ حسین کے خیر پر خدا کو کے فوت ہو گیا۔ سنی لوٹ لیا۔ ابن بطلان نے چار جہنمیں لیا۔ اور جہنمیں سنن سے رات چھ ماہ کو ذلیل کر دیا۔"

آج بھی شیعہ اس لئے آپؓ سے ناراض ہیں۔ ان کی زندگی کا کوئی کارہہ یہ ہے کہ ان کی شہرتیں آشوب جہنم صفحہ 33 پر ہے۔ حضرت علیؓ و حسینؓ پر وہ گھنٹوں اور دنوں میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ وہی ہے کہ ان کی خونی قربانیوں کو گھنٹوں کی بجائے کھینچیں نہیں گئی۔ کہ اس نے کہا جو کہ اس کا جبر پر شیعہ ہر ایک کو خوش رکھتے ہیں۔ اس کے لئے وہ سب کو بھڑکانے کے لئے "وقات از دستہ اور روئے رسولؐ سے دشمنی نہ ہونے دیا۔" ایک دو شخص تھے جو اس سے تیرے جبر کر لوگوں کو بھڑکاتے رلاتے ہیں۔ مردان اور ام المومنین عائشہؓ کو گناہیں دلاتے ہیں۔ مگر کوئی شخص اس پر حقارت نہیں کرتا۔ "کہ حضرت امام حسنؓ نے شرع محمدیؐ کے مطابق زندگی بھر کیا کیا جیسے کام کیے" کہ سب کو اس کے لئے تیرے جبر سے حضرت حسنؓ پر چار جہنمیں حصاروں نے کیوں کیا تھا کہ آج یہ اس کی خدمت کرتے ہیں۔ ہم ساری قوم کو اس سے بھڑکاتے ہیں۔

نوراصل یہ قسم تفسیر در روئے نبویؐ ہے اور ان جھوٹے راویوں کی بیعت ہے

اعتراض : 12۔ حضرت عائشہؓ پر تو حسینؓ کی رات کا انعام۔ از امینہ ما عظیم جلد 2 ص 164۔ الجواب : اس کی پہلی تحقیق گمراہی ہے۔ ہمارے علم میں نہیں کہ سواۃ اللہ علیہ سبب رب کا جس سے منکر ہے۔ سنیوں کی بوریہ روانش کا بہتان اور ان کی عادت ہے کہ ہر اہل حق کے سوا جہنم رسولؐ کے لئے ہر شخص کو گناہ دینے کے لئے جھٹکتے ہیں تو حسینؓ کرتے ہیں۔ اور قسیدہ مرضیہ مذکور میں وہ فرما رہا ہے کہ وہ اس کے سوا جہنم رسولؐ کے لئے ہر شخص کو گناہ دینے کے لئے جھٹکتے ہیں۔ (دیکھئے مجلسی کی کتابیں قصہ مذکور) وہ حضرت عائشہؓ صلیتہ پر بھی یہ جھٹکتے ہیں۔ (امینہ ما عظیم جلد 2 ص 164)

جلد 1 صفحہ 409) سے ہمیں تو اس ماں بیٹی کی یہ دعائیں ملی ہیں جو حضور ﷺ نے ان کو سکھائی تھیں۔ اے عائشہ ان جامع کلمات سے یہ دعا مانگا کرو

اللهم انی اسئالک من الخیر کلہ و عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ و ما لم اعلم و اعوذبک من الشر کلہ و عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ و ما لم اعلم و اسئالک الجنة و ما قرب الیہا من قول و عمل و اعوذبک من النار و ما قرب الیہا من قول و عمل و اسئالک من الخیر ما سال عبدک و رسولک محمد ﷺ و استعبدک ما استعاذک منہ عبدک و رسولک محمد ﷺ و اسئالک ما قضیت لی من امران فجعل عافیة رشدًا برحمتک یا ارحم الراحمین (اخرجه ابن ماجہ و الحاکم و صححه من حدیثہا) (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتی ہوں جلدی ہو یا دیر سے جو میں جانتی ہوں یا نہیں جانتی اور میں تجھ سے ہر شر کی پناہ چاہتی ہوں جلدی ہو یا دیر جو جانتی ہوں یا نہیں جانتی میں تجھ سے جنت اور وہ قول و فعل مانگتی ہوں جو مجھے اس کے قریب کر دیں اور تجھ سے دوزخ کی پناہ چاہتی ہوں اور اس بات اور عمل کی بھی جو دوزخ کے قریب کرے۔ اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور رسول محمد ﷺ نے مانگی اور اس شر سے پناہ مانگتی ہوں جس کی تجھ سے تیرے بندے اور رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اور جو تو نے میرے حق میں فیصلہ کیا اس کا اچھا انجام چاہتی ہوں۔ اے بہت رحم کرنے والے تیری مہربانی کی وجہ سے اور سیدہ خاتون جنت کو آپ نے یہ دعا سکھلائی تھی جن کا زحد و بتول آج کوئی مجتہد نہیں جانتا۔ صرف رگلوں گالیوں اور عمروں کے طومار کی ان پر ہتھیں لگا کر مسلمانوں کو باہم لڑانا آ رہا ہے۔

"یا حبیب یا قیوم برحمتک استغث لا نکلی الی نفسی طرفۃ عین و اصلح لی شائی کلہ اخرجہ النسانی فی الیوم واللیلۃ والحاکم من کلام انس و قال صحیح علی شرط الشیخین" (احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 409)

(ترجمہ) اے زندہ خدا کا نکات کو قائم رکھنے والے میں تجھ سے تیری رحمت کی فریاد چاہتی ہوں مجھے ایک لمحہ بھی میری ذات کے حوالے نہ کر اور میرے سب کام درست فرما دے۔

(اس دعا سے باغ فدک کا مسئلہ بھی درست ہو گیا مگر رافضی تو نہیں مانتا)

اعتراض: 13- حضرت عائشہؓ کو مختلف مغالطوں میں مبتلا کر کے میدان جنگ میں لایا گیا۔

(حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی)

الجواب : جب یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ حضرت عائشہؓ کا قصاص عثمان کے لئے لکھنا جو دراصل حضرت علیؓ کی حمایت اور آپ کی حکومت کے استحکام کے لئے تھا۔ کچھ حضرات کو پسند تھا اور وہ support کرتے تھے۔ اور کچھ کو ناپسند تھا وہ مخالفت کرتے تھے اور اپنے نظریہ کے مطابق اس پر نقد و تبصرہ کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی کا صفحہ 257 جس کا ٹکس پیش کیا گیا ہے اسی تبصرہ اور نظریہ پر مشتمل ہے۔ ہم یہاں نہ تائید کریں گے نہ تردید بلکہ عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول پیش کریں گے۔

للا للوث بها السننا

تلك دماء طهر الله منها ابدينا

(ترجمہ) (عہد مرتضوی کے) یہ وہ خون ہیں جن کے داغ سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا تو ہم اپنی زبانوں پر بھی یہ داغ نہیں لگتے دیتے

اعتراض : 14۔ ابلیس اور حضرت ابوبکر کا ایمان برابر ہے۔ (العیاذ باللہ) از تاریخ بغداد

الجواب : جو نے راوی کا امام ابوحنیفہؒ پر بہتان ہے اور وہ محبوب بن عیسیٰ اٹھا کی ہے۔ اسی ٹکسی صفحہ میں اس کی تردید یہ کی ہے یہ امر صریح فراہم ہے۔ جس کی فزاری وغیرہ سے جھوٹی کہانیاں منقول ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس کی کہانیوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی جائے صفحہ 273 (دستاویز صفحہ 587) تائب الخطیب کے ترجمہ میں ہے یہ المزار اری ابوحنیفہ کے بارے میں زبان درازی کرتا تھا اور ان سے دشمنی رکھتا تھا۔ (امام ابوحنیفہ کا عادلانہ دفاع صفحہ 135)

(۲) یہ عنوان دھوکے کا ہے ورنہ ایمان لانا اور اس کی کیفیت و قوت مراد نہیں ہے۔ بلکہ ایمان سے مراد ایمانیات کی وہ باتیں ہیں جن کا ماننا ہر کافر و مسلم، ابلیس و ابوبکر سب کو ماننا ضروری ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے

”بے شک مسلمانوں اور یہودیوں اور عیسائیوں اور صابیوں میں سے جو لوگ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائیں اور اچھے کام کریں تو ان کو اعمال کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں یقیناً ملے گا۔ اُن

(پارہ 1 رکوع 8، پارہ 6 رکوع 14)

اب خط کشیدہ 4 قوموں کو ایمان میں نہیں بلکہ ایمانیات، اللہ، قیامت وغیرہ کو ماننے میں برابر کیا گیا کہ ان چار میں سے جو بھی خدا قیامت اور سب عقائد ایمانیات پر ایمان لائے، نیک اعمال بجالائے تو قیامت کے دن پورا اجر پائیں گے۔ (جنت پہنچ کر) ہر تم کے خوف اور غم سے بے نیاز ہوں گے۔

ہم اسی ٹکسی صفحہ پر مثالیں بھی ایمان ایک اور برابر ہونے میں نہیں دیں۔ بلکہ ایمان کی گئی ہوئی باتوں کی دی ہیں۔ ابلیس بھی رب کو مانا ہے۔ ابوبکر بھی مانتے ہیں۔ اگلی مثال میں آدم اور ابلیس کا ایمان بھی ایک (گئی ہوئی باتوں میں) بتایا ہے۔ ابلیس نے کہا اے رب تو نے مجھے گمراہ جو کر دیا۔ اور کہا اے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ آدم نے ان کی اے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ (اگر تو نہ بخشے تو ہم گھائے میں رہے) تو مطلب یہ ہوا کہ ”فلاں فلاں کا ایمان

(ماننا) برابر ہے "یعنی خدا و رسول کی سب باتوں کو دونوں کا ماننا فرض برابر اور ضروری ہے۔ جو برابر سب کو نہ مانے گا اس پر ایمان ختم ہو جائے گا۔" اہلسنت نے حکم خدا نہ مانے تو بے ایمان ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سب سے پہلے ایمان لا کر (ترغیب) خدا و رسول کی اطاعت میں پوری زندگی گزار دی۔ تو پیغمبروں کے بعد سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ اگر یہ فرق نہ بتائیں تو ایسی مثال ہوگی کہ اہلسنت اور حضرت علی المرتضیٰؓ دونوں خدا کی مخلوق ہیں۔ بات تو سچی ہے مگر برابر کہنا علی سے دشمنی ہے۔ خدا نے فرمایا **قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ** میں تم بارے جیسا آدمی ہوں۔ مگر "میری طرف وحی آتی ہے" نہ بتانا۔ حضور ﷺ سے دشمنی ہے۔ تو یہ شدید اعتراض بخش ابو بکرؓ کی دشمنی کی وجہ سے کرتے ہیں۔

اعتراض : 15۔ حضرت ابو بکرؓ میں جینینی کی رفتار سے غلی شرک تھا۔ (الادب المفرد بخاری)

الجواب : مخالف ہے۔ یہاں شرک سے مراد جلی نہیں کہ خدا کی صفات و حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے۔ جیسے شیعوں نے خدا کی سب صفات و حقوق عطا کی طور پر اپنے 12 اماموں میں ماننے ہیں اور ان کو پکارتے ہیں۔ بلکہ شرک خفی دکھانا مراد ہے۔ کہ لوگ اس کی عبادت دیکھ کر خوش ہوں اس کی تعریف کریں تو یہ بھی خوش ہو جائے یہ کبھی بڑے گناہ سے غیر معصوم بھی ہو سکتا ہے۔ تو خطاب فرد واحد کو نہیں جیسے شیعوں نے ابو بکرؓ پر نفرت کر دیا۔ بلکہ تمام امت کے لوگ مراد ہیں۔ حدیث یہی بتاتی ہے۔

مجتہد بن یسار کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو بکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے فرمایا ابو بکر! شرک تم لوگوں میں جینینی کی چال سے بھی بہت خفیف طور پر رہتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا شرک اللہ کے ساتھ کسی کو معبود ٹھہرانے ہی کا تو نام ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم شرک کی چال جینینی کی چال سے بھی خفیف تر ہے میں تم کو وہ چیز بتاتا ہوں کہ جب تم اس کو کہو گے تو شرک تمہارا دیا بہت تم سے نکل جائے گا یہ ناپڑھا کرو۔

"اللہم انی اعوذ بک من ان اشرك بک شیئاً و انا اعلم و استغفرک لعلّٰ اعلم"

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیرا کسی کو شریک بناؤں۔ اور مجھے پتہ بھی ہو اور اس گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں جو مجھے معلوم نہیں۔

یہ ابو بکرؓ کو سامنے دیکھ کر سب امت کو مسئلہ بتانا مقصود ہے جیسے حضرت علیؓ کو خطاب کر کے پوری امت کو بد نظری سے روکنا مقصود ہے۔ شیعوں کی معتبر کتاب اصول کافی جلد 2، اور سنن لا محضرہ المقتیہ جلد 4 صفحہ 11 طبع مصر میں ہے۔

"یا علی لبس لک الا نظرة واحدة"

(ترجمہ) کہ اے علیؓ تجھے ایک دفعہ ہی (بلا ارادہ) غیر محرم کو دیکھنا جائز ہے۔ دوبارہ نیت سے دیکھنا گناہ ہے

اب اس کا شیعہ کی طرح شخص نیت کا مسئلہ تو یہ نہیں دگا کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ غیر محرموں کو دیکھا کرتے تھے۔ اور پہلی نظر آپؓ نے معاف کی ہوئی تھی۔ بلکہ پوری امت کو بتانا مقصود ہے کہ پہلی بلا ارادہ معاف ہے۔ دوسری نیت سے دیکھنا حرام ہے۔

چھاباب تحقیقی دستاویز

حضرات شیخینؒ اور حضرت عثمانؓ کی توہین (معاذ اللہ)

مطالعن صدیقی

اعتراض: 1- حضرت ابو بکرؓ میں چوٹی کی رفتار سے خفی شرک تھا۔ پھر تاریخ بغداد، تفسیر درمنثور، تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح المجید کے صفحات دیئے۔ اور وہی مذکورہ حدیث نقل کی۔

الجواب: تفصیلی بحث گزر چکی ہے کہ خاص کو خطاب کر کے عوام کو سمجھنا مقصود ہے۔ ضرب المثل ہے ”بہت سی بیٹی کو ہوں سمجھاتی بہو کو ہوں“ قرآن پاک میں ہے ”لَیْسَ اَشْرَکُکُمْ لَیْبَحُطُّنُ غَفْلَکَ“ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو سب اعمال اکارت ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ شرک نہیں کرتے امت کو سمجھنا مقصود ہے۔ بہت سے پیغمبروں کے تذکرہ خیر کے بعد ہے ”وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَاجْبَطُ غَفِیْمٌ مَا تَکَانُوْا بِغَفْلُوْنَ“ (سورۃ انعام، پارہ 7، رکوع 17) (ترجمہ) اگر وہ بھی (معاذ اللہ) شرک کرتے تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے۔

مجلسی کی کتاب عین الحق اۃ صفحہ 181 عجب و خود پسندی۔ جس سے ریا پیدا ہوتا ہے۔ کی مذمت میں ہے۔ اپنی عبادت پر کوئی ناز نہ کرے اور اپنی عاجزی کو تابی کا اعتراف کرے۔ تم جان لو کہ بری عادتوں میں سے سب سے بدترین خصلت خود پسندی اور اپنے عمل کو اچھا جانا ہے جو جہالت سے پیدا ہوتا ہے۔ (حالانکہ شیعہ راویوں اور کتابوں نے جگہ جگہ اپنے ائمہ کے فضائل میں خود ان کی زبانی یہ کہلایا ہے۔ کہ ہم ایسے ایسے ہیں فلاں فلاں تو ایسے ایسے نہ تھے) پھر اکابر صحابہ کرامؓ پر چونٹیں کی ہیں پھر عجب اور اپنے اعمال کی خود پسندی کی مذمت میں دس حدیثیں پیش کی ہیں۔ بطور نمونہ صرف ایک کا ہم ذکر کافی جانتے ہیں۔

”حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے بیٹے سے کہا تو عبادت میں خوب کوشش کر اور اپنے نفس کی خدا کی عبادت و اطاعت میں کوتاہی کو باہر نکال۔ ہمیشہ اپنے کو قصور وار جان کیونکہ خدا کی شان کے مطابق اس کی عبادت کوئی نہیں کر سکتا“

ہو سکتا ہے کہ یہ بیٹا آٹھواں امام رضائی ہوں تو ایسی تین نہ امام کی شان کے خلاف ہے نہ حضرت ابو بکرؓ پر کوئی طعن ہے۔ یہ بڑے نبی و ولیٰ ابنوں کی تربیت اور دوسروں کو نصیحت ایسے الفاظ و مواظب سے کرتے رہتے ہیں۔ دین کے یہ نازک حقائق وہ لوگ کیا جانیں جو پورا سال تہیئہ، سنہنسیں اور محاسنی کے اذے چلاتے ہیں۔ عقیدہ یہ ہے کہ غصب کے نام پر ہم جو بھی شرک و بدعت

اور مسلم دشمنی پھیلائیں جیسے یہاں پولیس نہیں پکڑتی قبر و حشر میں خدا کے فرشتے بھی نہیں پکڑیں گے۔

اعتراض : 2- حضرت ابوبکرؓ پر تو ہمیں امہات المؤمنین کا الزام۔ پھر تاریخ الخلفاء، حیات النبیؐ ان، از لہ الخفاء، مختصر سیرت الرسول، الصواعق المحرقة، حیات الصحابہ سے حضرت ابوبکرؓ کی وہی بات پیش کی ہے جس کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔

الجواب : اپنے بغض کی گندگی گدھے کی طرح کھاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے لشکرِ اسامہ بھیجتے وقت کمال جرأت سے یہ کیوں کہا تھا کہ بالفرض کئے امہات المؤمنین کو آ کر کاٹیں کھینچیں تو بھی لشکرِ نبویؐ ضرور بھیجوں گا۔ اس پاگل شیعہ کے سوا کسی مسلم غیر مسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو عظیم، خلیفہ اول، قاتل الکفار و المرتدین و منکری الزکوٰۃ اور جھوٹے محتویوں پر لشکرِ جڑ حانے والے صدیق اکبرؓ پر اعتراض نہیں کیا۔ ان عکسی صفحات سے چند مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے فضائل

(1) شیخ ابواسحاق وغیرہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ تمام صحابہؓ سے بڑے عالم تھے کیونکہ اس مسئلہ کو سمجھنے میں سب چپ رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ نے ان سے دلائل کے ساتھ مباحثہ کیا تو سب کو پتہ چلا کہ ان سے جہاد ہی برحق ہے۔

(الصواعق المحرقة صفحہ 17)

(2) حضرت ابوبکرؓ نے کمال عزم سے امہات المؤمنین پر سخت لفظ نہیں بلکہ اپنی جان پر بھی یہی کہا۔ فرمایا ”خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر جنگل کے درندے مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں تو بھی اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جیسے حضور ﷺ نے حکم دیا تھا گو شہر میں میں ایک ہی رہ جاؤں تب بھی اسے بھیجوں گا۔ (حیات الصحابہ جلد 2 صفحہ 25 از مولانا شیخ محمد یوسف کاندھلوی)۔

(3) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

”اللہ نے ابوبکرؓ کا سینہ جہاد کے لئے کھول دیا تو میں نے پہچانا۔ یہی حق تھا اللہ کی قسم ابوبکرؓ کا ایمان پوری امت کے ایمان پر روزنی ہے جو انہوں نے مرتدوں سے قتال کیا“ (مختصر سیرت الرسول از محمد بن عبد الوہاب التوئی 1206ھ)

کہاں گئی وہ جھوٹی روایت کہ ابوبکرؓ و ابولیس کا ایمان برابر ہے۔ معاذ اللہ

(4) حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا لوگوں سے نری برتیں (جنگ نہ کریں) تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیا تم جاہلیت میں سخت تھے۔ اسلام میں اب نرم اور کمزور ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم وحی ختم ہو چکی، دین مکمل ہو گیا۔ کیا دین میں کمی ہو (انکار زکوٰۃ، انکار ختم نبوت، انکار اسلام) اور نہیں زندہ رہوں۔ (مشکوٰۃ) حضرت علیؓ نے بھی یہ فرمایا تھا اے رسول اللہ کے خلیفہ ہیں اپنی ذات (کی شہادت) کا غم نہ پہنچائیے۔ تو یہی ثابت قدی کا جواب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو دیا۔..... پھر حضرت خالد کو کمانڈر بناتے ہوئے فرمایا حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

”کہ اللہ کا بہتر بندہ اور قبیلے کا بھائی خالد بن ولید اللہ کی لکواروں میں سے ایک لکوار ہے جو خدا نے کفار اور منافقین پر سونت دی ہے“ (احمد، از لفظ الخلفاء مقصد دوم صفحہ 28)

(5) ابن حبیبہ (جیسا بدگو صحابہؓ) بھی کہتا ہے۔

عرب مرتد ہو گئے تو ان سے صدیق نے جہاد کیا حتیٰ کہ وہ سیدھے (مسلمان) ہو گئے۔ یمامہ کو فتح کیا۔ سبیلہ کذاب کو قتل کیا۔ اور صنعاء میں اسود بنی کذاب کو جہنم پہنچایا اور اسلامی لشکر شام اور عراق کو فتح کرنے کے لئے بھیجے۔ (حیاء الحجۃ ان دیمیری جلد 1 صفحہ 70)

(6) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا

خدا کی قسم میں ضرور اس سے لڑوں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ حضور ﷺ نے یہ حق ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 55)

(7) حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

قرآن کے بارے سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کو ملے گا۔ کیونکہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دو گتوں میں قرآن شریف کو جمع کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 59)

(8) ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے

کہ حضور ﷺ نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا میں موجود تھا۔ غائب نہ تھا۔ نہ بیمار تھا (میرا حق ہوتا تو مجھے آگے کرتے) تو ہم نے دنیا (حکومت و خلافت) کے لئے ابوبکر کو پسند کر لیا ہے۔ جس کو دین کے لئے حضور ﷺ نے ہمارے لئے پسند کیا۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 48)

(9) نوح البلاغہ میں حضرت علیؓ کا ارشاد ہے

حضور ﷺ کے بعد جو خلیفہ بنا وہ خود بھی دین پر پکا رہا۔ اور لوگوں کو بھی دین پر جمائے رکھا

(10) حضرت انسؓ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر سے محبت اور اس کا شکر یہ ادا کرنا میری پوری امت پر فرض ہے۔

(آخر جابن عساکر -- تاریخ الخلفاء صفحہ 44)

اعتراض : 3۔ پیغمبر اسلام نے ابوبکر کے ایمان کی گواہی نہ دی۔ مصطفیٰ شرح مسوئی، العبرۃ بما جاء فی

الغزو والشہادۃ والہجرۃ

الجواب : وہی سابقہ غلطی ہے کہ خطاب عام سے خاص شخص کو مطعون کیا جا رہا ہے۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کیا ہم

ان شہداء احد کے بھائی نہیں ہم بھی اسلام لائے جیسے وہ مسلمان ہوئے ہم نے بھی اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسے انہوں نے کیا تو آپ نے بلیٰ فرمایا کیوں نہیں تمہارا اسلام اور جہاد ان کی طرح ہے ان کا جہاد جب ایمان کو حُسنِ تھا تمہارا اسلام و جہاد بھی اسی طرح ایمان سے وابستہ ہے مگر فرق یہ ہے کہ خاتمہ پر ایمان کا اعتبار ہوتا ہے۔ خدا خواستہ کوئی تم میں سے دین سے ہجر جائے یا بدعت ایجاد کر لے تو وہ ان شہداء کی طرح نہیں ہوگا۔ جن کا ایمان پر خاتمہ اور بدعت سے پاکی واضح ہے۔ فبکسی ابو بکر ابو بکر آئندہ کا خطرہ جان کر رو پڑے ایمان کی ہی دلیل ہے۔ اس حدیث کا واضح مقصد وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ کی تاکید ہے۔ کہ مرنے دم تک مسلمان رہو اور کوئی بدعت ایجاد نہ کرو۔ تاکہ زندگی کے اسلام ایمان اور اعمال صالحہ میں فرق اور کی نہ آجائے۔ اس انداز اور ترغیب کا یہ معنی تو کسی محدث اور شارح نے نہیں لیا۔ کہ اب تمہارے اندر ایمان نہیں یا تمہارا اسلام ناقص ہے۔ جو رافضی باور کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ توجہ القائل بما لا یرضی بہ قائلہ کا حصاد ہے۔ اس سے تو کسی شیعی بڑے چھوٹے کا کوئی ایمان و اسلام زندگی میں اور اقرار کے ساتھ کبھی ثابت نہ ہوگا۔ نکاح، طلاق، وراثت، جہاد، احکام شرعیہ معطل ہو کر رہ جائیں گے۔

رہا ان کے شخصی ایمان کا ثبوت تو وہ نام لے کر الگ الگ ہر صحابی، اہل بیت، خلفاء راشدین، اقطاب رسولؐ کا ایمان آپ نے بتایا ہے کتب مناقب، ابواب الفضائل میں آپ سینکڑوں نام الگ الگ پڑھیں گے۔ مثلاً (۱) حضرت ابو بکر و عمرؓ کے ایمان کے متعلق بخاری مسلم کی حدیث میں ہے کہ ایک گائے آپ کے سامنے بول پڑی لوگوں نے کہا سبحان اللہ گائے باتیں کرتی ہے تو آپ نے فرمایا۔

لانی او من ہذا الک و ابو بکر و عمر و ما لم ابو بکر و عمر (بخاری مسلم مناقب شیخین)
(ترجمہ) میں بھی اس معجزہ (گفتگو گائے) پر ایمان لاتا ہوں اور حضرت ابو بکر و عمر بھی لاتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس مجلس میں نہ تھے۔ تو اب آپ نے ان کی تصدیق ایمانی پر غیر موجودگی میں گواہی دیدی۔

(۲) عشرہ مبشرہ بالیوم کی حدیث مشہور ایمان پر ہی وال ہے۔

(۳) بروایت ترمذی از ابو سعید خدری آپ کا فرمان ہے

میرے دو آسمانی وزیر جبریل و میکائیل ہیں اور میرے دو زمینی وزیر حضرت ابو بکر و عمر ہیں۔ کسی بھی

بادشاہ کے وزیر، مشیر، سفیر اور کسی عہدہ پر تعینات شدہ کا مستند اور محسن ہونا شبہ سے بالا ہے۔

(۴) حضرت علیؓ کا بیچ البلاغہ میں فرمان ہم پیش کرتے رہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

کہ حضور ﷺ کے بعد جو آپ کے جانشین ہوئے وہ خود بھی دین پر ثابت قدم رہے اور رعایا کو بھی دین پر قائم رکھا۔

یہاں تک کہ اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا (یعنی وہ مستحکم و مضبوط ہو گیا) (بیچ البلاغہ آخر احوال صفحہ 952)

یہ ابوبکر کے دین پر چٹنگی کی شہادت و علوی ایمان کی ضامن ہے۔ شیعہ کی (منار الہدیٰ للعلیٰ البحرانی الشیعی صفحہ 37... 37) تاریخ التواریخ جلد 3 صفحہ 532 میں اور شیخ البلاغہ صفحہ 81 خطبہ 37 میں ہے (بیعت صدیقی کے وقت)

”میں ابوبکر کے پاس گیا اور ان کی بیعت کر کے ان کی معاونت کی..... ابوبکر نے تمام امور اپنی نگرانی میں لیے اور سب امور آسانی و درستی میانہ روی اور عمدہ طریق پر سرانجام دینے لگے۔ میں خیر خواہانہ جذبہ کے ساتھ آپ کے ساتھ رہا اور ان امور میں جن میں وہ اللہ کی اطاعت کرتے میں دل و جان سے آپ کی اطاعت کرتا رہا“

شیعہ کی کتاب الفارات مؤلفہ ابواسحاق ابراہیم ثقفی کوئی اصغہانی التونی 283ھ میں ہے۔

”حضرت علیؑ نے فرمایا کہ لوگ بیعت کے لئے ابوبکر پر ٹوٹ پڑے اور ان پر ایک ہجوم کر دیا کسی انصاف پسند دل کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ آپ کی امامت و خلافت کے صحیح ہونے کا قراور و اعتراف کر لے“

نیز یہاں آپ سے یہ بروایت بھی ہے

”ہم اللہ کے فیصلے پر خوش ہیں اور اللہ کا کام اسی کے سپرد کرتے ہیں۔۔۔۔۔ میں نے اپنے بارے میں یہ محسوس کیا کہ میں بیعت کرنے سے پہلے ہی ان کی اطاعت کا عہد اپنے گلے میں ڈال چکا تھا“ اسی خطبہ مترجم کے لفظ یہ ہیں۔ فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذا الميثاق فی عنقی لغیری

(شیخ البلاغہ صفحہ 81 خطبہ 37 طبع بیروت)

اعتراض : 4۔ حضرت فاطمہ الزہراءؑ ہر نماز کے بعد حضرت ابوبکر کے لئے بددعا کرتی تھی۔

(الامامۃ والسیاسة لابن محمد عبد اللہ بن مسلم ابن قتیبہ الدینوری صفحہ 14)

الجواب: یہاں تین باتوں پر توجہ فرمائیں۔

1۔ یہ عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ گو صاحب علم اور کثیر التصانیف ہے۔ مگر یہ الامامۃ والسیاسة اس کی نہیں ہے۔ اس کے تذکرہ میں مؤلفین اس کی کتابوں کی فہرست میں الامامۃ والسیاسة کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کئی حضرات اس کتاب کا نام لکھ کر مصراحت سے کہتے ہیں کہ یہ اس کی نہیں ہے مثلاً اس کی کتاب المعارف لابن قتیبہ کے مقدمہ صفحہ 56 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی میں ہے

”یہ بات باتی رہ گئی کہ الامامۃ والسیاسة کی نسبت جو ابن قتیبہ کی طرف ہے غلط ہے یہ کتاب اس کی نہیں ہے پھر اس پر 5 دلائل پیش کیے ہیں جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

2۔ مصنف کی خود ذات محدث اور متکلم فیہ ہے کچھ ثقہ و دیندار، عالم اہل سنت اور معتبر امام کہتے ہیں۔ کچھ اسے غلطیوں والا، منحرف عقیدہ والا، اہل بیت سے منحرف کہتے ہیں۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد 2 صفحہ 387 پر علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں۔

33 عبد اللہ بن مسلم بن قتیہ ابو محمد صاحب تصانیف صدوق اور قلیل الروایہ ہیں۔ اسحاق بن راہویہ اور ایک جماعت سے روایت کی ہے خلیب نے کہا ثقہ دین فاضل تھے۔ حاکم نے کہا امت کا اجماع ہے کہ قحی کذاب ہے میں کہتا ہوں یہ قبیح حملہ ہے۔ خدا فرشتوں کے بغیر ہوا ہے۔ دار قطنی مرآۃ الزمان میں کہتے ہیں کہ یہ قشیہ کی طرف مائل تھا۔ عترت سے منحرف تھا۔ اس کا کلام اس پر دال ہے یہی کہتے ہیں کہ کرامیہ کا عقیدہ رکھتا تھا 276 ھ میں فوت ہوا (ملفوظ)

راثم الحروف کہتا ہے کہ الامامہ والیاسہ کسی رافضی کی تعریف ہے جو اس نے اس امام مشہور کی طرف منسوب کر دی۔ صحابہ پر حملے وہ اختلافی باتیں جو مؤیدہ شیعہ ہیں خوب ذکر کرتا ہے۔ اب خاتون جنت جیسی عابدہ زائدہ بتول پر یہ تہمت لگادی کہ وہ باغ نذک کے چند کئے نہ ملے اور بیت المال میں فقراء و مساکین کا حق بتانے میں اپنے نانا ابو بکر صدیق پر ایسے ناراض ہوئیں کہ نمازوں کے بعد لعنتوں اور بددعاؤں کے دھپنے پڑھنے لگیں یہ حضرت فاطمہؑ پر بڑا حملہ اور بہتان ہے۔ کہ خدا کی ایسی آجوں کے خلاف ہے۔ فہمین عفا و اصلح فاجوہ علی اللہ (سورۃ شوریٰ، پارہ 25) کہ برائی کا بدلہ گورائی سے دینا جائز ہے مگر جو عاف کر دے اور اپنی حالت درست کرے (انتقام نہ لے) تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے پڑ گیا۔ اپنی اپنی جگہ بتایا جا چکا ہے کہ آپؐ نے چند مرتبہ حضور ﷺ سے مال مانگا آپؐ نے نہ دیا تو ناراض نہ ہوئیں اب نانا سے مانگا انہوں نے عہد نبوت کا تو حصہ دیا مگر وارث نہ بتایا تو ناراض ہو کر بددعائیں دینے لگیں یہ بات فاطمہؑ بتول صرف 75 دن کی زندگی کے لئے کہے ہم مسلمانوں کی سمجھ میں نہیں آتی روافض کہیں تو جدا بات ہے۔

3- اب الامامہ والیاسہ کے اس ٹکسی صفحہ 14 کو پورا دیکھ لیں اور نانا کو اسی کا اخلاق خود ملا حظہ فرمائیں

”ابوبکر نے کہا اے رسول اللہ کی محبوب بیٹی خدا کی قسم رسول اللہ کی رشتہ داری مجھے اپنی رشتہ داری سے زیادہ پیاری ہے آپ مجھے اپنی بیٹی خاتمہ سے زیادہ محبوب ہیں مجھے پسند تھا کہ آپ کے والد کی وفات کے ساتھ میں بھی مر جاتا اور بعد میں نہ رہتا کیا آپ دیکھتی نہیں کہ میں آپ کو آپ کی شان کی فضیلت کو پہچان رہا ہوں پھر رسول اللہ کے میراث سے آپ کا حق اس لئے روک رہا ہوں کہ میں نے آپ کے ابا حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ”ہم کسی کو وارث نہیں بناتے جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے“

کہنے لگیں آپ یہ بتائیں کہ اگر میں آپ سے رسول اللہ کی حدیث بیان کروں تو مانو گے اس پر عمل کرو گے ان دونوں نے کہا ہاں تب فاطمہؑ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتی ہوں کیا تم نے رسول اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ فاطمہؑ کی خوشی میری خوشی ہے اور فاطمہؑ کی ناراضگی میری ناراضی ہے جو میری بیٹی فاطمہؑ سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے فاطمہؑ کو خوش رکھا اس نے مجھے خوش رکھا اور جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ ابوبکر نے کہا ہاں ہم نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ میں اللہ کو اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اگر میں حضور ﷺ سے ملی تو تمہاری اس سے شکایت کروں گی۔ ابوبکر

کہنے لگے میں حضورؐ کی اور آپ کی ناراضی کی اے فاطمہ اللہ سے پناہ چاہتا ہوں پھر حضرت ابو بکرؓ پریشان ہو کر رونے لگے۔
 قریب فاکر جان چلی جائے اور وہ کہہ رہی تھیں خدا کی قسم میں ہر نماز کے بعد تم پر بدو عا کروں گی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ روتے ہوئے
 اپارے لوگ آپ کے پاس آکھٹے ہو گئے تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا تم میں سے ہر شخص اپنی بیوی کے ساتھ مل کر رات گزارتا
 ہے مگر وائوں میں خوش رہتا ہے اور تم نے مجھے اس حالت میں چھوڑ دیا ہے مجھے تمہاری بیعت کی ضرورت نہیں مجھ سے بیعت
 واپس لے لو۔ وہ سب کہنے لگے اے ابو بکر رسول اللہ کے خلیفے یہ حکومت (آپ کے بغیر) درست نہ ہوگی۔ آپ ہم سے زیادہ یہ
 بات خوب جانتے ہیں اگر آپ نے خلافت چھوڑ دی تو اللہ کا دین قائم نہیں رہے گا۔ تو ابو بکرؓ نے کہا ہاں خدا کی قسم اگر یہ خطرہ نہ ہوتا
 جہم اس دستے کی کمزوری کو دیکھ رہا ہوں تو میں ایک رات بھی ایسی نہ گزارتا جس میں میری گردن میں ایک مسلمان کی بیعت
 ہوتی جو کچھ میں نے حضرت فاطمہؓ سے سنا اور دیکھا ہے۔

روای کہتا ہے کہ پھر حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کی بیعت کی (یہ دوسری بیعت تھی پہلی تو تیسرے
 دن کر چکے تھے) آپ کے بعد حضرت فاطمہؓ 75 راتیں زندہ رہیں۔ (یہ شیعہ مذہب ہے۔ اہلسنت کے ہاں 6 ماہ زندہ رہیں)
 پھر جب وفات پا گئیں تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو اپنے گھر بلایا اور کہا اے ابو بکر ہم تیری بیعت سے تیری فضیلت کے
 انکار یا حسد کی وجہ سے نہ رکے۔ لیکن ہمارا خیال تھا کہ اس میں ہمارا بھی حق ہے آپ ہم سے مشورہ کئے اور پوچھے بغیر خلیفہ بن گئے
 پھر حضرت علیؓ نے حضور ﷺ سے رشتہ داری بیان کی حتیٰ کہ ابو بکرؓ کو رلا دیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہؐ
 کا رشتہ داری مجھے اپنی رشتہ داری سے بھی زیادہ پیاری ہے کہ اسے پورا کروں مگر میں نے رسول اللہؐ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے۔
 اللہ کی قسم اسے نہ چھوڑوں گا انشاء اللہ کر کے رہوں گا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کل جامع مسجد میں آپ کی بیعت کا ہم وعدہ کرتے
 ہیں۔ (چنانچہ پھر کر لی) الخ

حضرت فاطمہؓ ابو بکرؓ سے راضی ہو گئیں

(۱) ابن مثنیٰ کی شرح نفع البلاغہ میں ہے (۲) اور یہی دہلی نے اپنی شرح الدرۃ النجفیہ میں لکھا ہے
 ”ابو بکرؓ نے فاطمہؓ سے کہا جو آپ کے والد محترم کا حق تھا وہ آپ کا ہے رسول اللہ ﷺ فدک میں سے آپ
 کیلئے کچھ رکھ لیا کرتے تھے بانی اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ دیا
 ہی کروں گا جیسا آپ کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر فاطمہؓ خوش ہو گئیں اور اس بات کا آپ سے عہد لے لیا“
 بحوالہ الشیعہ والی بیت صفحہ 142، از احسان الہی ظہیر

(۳) ابن ابی المہدیہ اور معاصر شیعہ مصنف فیض الاسلام نقی نے یہ روایت نقل کی ہے
 ”ابو بکرؓ باغ فدک کے غلہ میں سے اتار لے کر اہل بیت کو دے دیا کرتے تھے جو ان کی ضروریات کے لئے

کافی ہوتا باقی سب تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ آپ کے بعد عمر بھی ایسا ہی کرتے، عثمان بھی ایسا ہی کیا کرتے اور ان کے بعد علی بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“ (روضات الجنان جلد 2 صفحہ 218)

جائیداد غیر منقولہ کا مذہب شیعہ میں عورتوں کو حصہ نہیں ملتا

(۱) ابن بابویہ نے اپنی صحیح من لا یحضرہ الفقیہ کتاب الفرائض والمیراث میں یہ روایت امام باقر سے کی ہے ”آپ نے کہا جہاں تک زمین اور غیر منقولہ جائیداد کا تعلق ہے اس میں عورتوں کی میراث نہیں“

(۲) شیعہ کی فردع کافی جلد 7 صفحہ 137 کتاب المواریث میں ہے کہ امام باقر نے فرمایا ”عورتوں کو زمین اور غیر منقولہ مال وراثت میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا“

اب شیعہ دوست اپنے مذہب کے خلاف ہو کر ابو بکرؓ پر اعتراض کیوں کرتے ہیں۔

اعتراض : 5- حضرت ابو بکرؓ نے خاتون جنت کے دعویٰ پر یقین کرنے سے انکار کر دیا۔ (تفسیر رازی)

الجواب : امام رازی کی تفسیر عکسی صفحہ (تحقیقی دستاویز صفحہ 618) سے یہ ہے

جب حضرت فاطمہؓ نے بعد وفات نبویؐ یہ دعویٰ کیا کہ حضور ﷺ ان کو فذک کا عطیہ دیتے تھے۔ (اور وہ تو ابو بکر باحق فریقین عہد نبوت کی طرح آپ کو دے رہے تھے) تو ابو بکرؓ نے کہا آپ مجھے فقر اور مالداری میں سب لوگوں سے زیادہ معزز اور پیاری ہیں مگر آپ کی بات کی صحت (بغیر گواہ) نہیں مانتا تو ام ایمن نے اور حضور ﷺ کے ایک غلام نے گواہی دی (عورتیں دو ہوں اور آزاد مرد ایک ہو تب نصاب شہادت بنتا ہے) حضرت ابو بکرؓ نے ایسے گواہ مانگے جن کی شریعت و قانون میں گواہی معتبر ہو اور ایسے گواہ نہ تھے۔ تو ابو بکرؓ نے وہی فیصلہ جاری فرمایا جو رسول اللہؐ جاری فرماتے تھے۔ (فذک سے) وہ مال اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔ جو حضور ﷺ خرچ کرتے تھے۔ بقیہ مال (فقراء کے علاوہ) اہل بیت اور مجاہدین پر خرچ کرتے تھے۔ پھر اس کو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی تحویل میں دے دیا اور وہ اسی طرح خاندان نبویؐ پر خرچ کرتے رہے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے آخری دور خلافت میں وہ مال کی تقسیم حضرت عمرؓ کو واپس کر دی اور فرمایا ہم تو مالدار ہو گئے باقی مسلمان غریب ہیں۔ تو آپ (بیت المال سے) ان پر خرچ کیا کریں۔

(تفسیر رازی جلد 8 طبع قدیم مصر)

تاریخ ! امام رازی کی عبارت بار بار پڑھئے۔ خدا لگتی کہے کہ اس میں اہل بیت کی مالی حق تلفی کی کون سی بات ہے جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ اول نے عہد نبوت کے مطابق سب کچھ اہل بیت کے حوالے کر دیا تو غصب فذک اور ناراضی فاطمہ کی ساری بحثیں کا فوہ ہو گئیں۔ صرف 10 سال تک مصرف اہل بیت میں آنے والا مال فذک یا دیگر آمدنی جو پھر بیت المال کو اہلیت نے واپس کر دی تو اس کے لئے 1400 سو سال سے ذاکروں، مجتہدوں کی حکماء آرائی کیا معنی رکھتی ہے۔ پھر سیدہ خاتون

جنت زادہ، تولد سلام اللہ علیہما علیٰ ایہما و دجھا کی تاوقات ناراضگی اور بد دعائیں معاذ اللہ کیا جھوٹ نہیں؟

ذہداری یا دیوانی کسی مقدمہ میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عادل عورتیں قرآن نے (پارہ 3 رکوع 8) شرط قرار دی ہیں۔ حضرت طاہرہ الزہراء کے نکاح کے وقت خود حضرت نبیؐ و علیؑ عادل کافی نہ تھے۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کو بطور گواہ بنا کر پھر نکاح کیوں پڑھا گیا۔ حد زمانہ 4 گواہ شرط ہیں صرف تین گواہی دیں تو ان کو 80/80 درے حد قذف کیوں لگے گی؟ خدا کا ارشاد ہے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم سے دشمنی تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے (سورۃ النساء پارہ 5 رکوع 16)

در اصل 95% ایک بے دین ٹولہ جو چوتھی صدی سے چلا آ رہا ہے اور کسی قانون کی پابندی کا قائل نہیں صرف اسلام کی ہر شخصیت پر امنراض ہی کرتا ہے جنہوں نے پچھیروں عبیدیوں کو قاطیہ کے نام سے مصر میں اقتدار دلایا۔ اور بغداد میں لاکھوں مسلمان قتل کر کے خاص رسوم کا۔ قرآن و سنت اور تعلیمات اہل بیت کی پابندی کا ہرگز نہیں۔ و ہشت گردی سے ایک خاص مذہب چلایا۔ تو چوتھی، پانچویں صدی میں اصول اربعہ کی 4 کتابیں لکھی گئیں۔ پھر بطور تقیہ اہل سنت کے مفتوحہ ایران و عراق میں مذہب پھیلاتے رہے حتیٰ کہ ایک رافضی شاہ صاحب اسماعیل صفوی اہل سنت کا پیر کہلا کر دسویں صدی میں برسر اقتدار آ گیا۔ 40 لاکھ اہل سنت شہید کرا دیئے۔ اتنے مسلمان ایران سے سرحدی علاقوں کردستان، بلوچستان، خراسان وغیرہ جاپناہ گزین ہوئے۔ تو اس وقت بھی ملا باقر علی مجلسی کی تلمذ کا رواج تقیہ چھوڑ کر حدیث، فقہ سیرت، تاریخ بگاڑ کر لکھنے میں مصروف ہو گئی اور یہ فرقہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ صرف 4 اہل بیت اور ان کے 4 جبار صحابہ کرامؓ کے سوا پوری امت مسلمہ کو ایمان سے خارج (کافرو منافق) کہتا آ رہا ہے۔ صرف تبرا کے قائل اپنے گرد وہی مومن جنتی مانتا ہے تازہ امام خمینی کا مذہبی انقلاب۔ جس میں 25 لاکھ سے زائد افراد مارے مروائے گئے۔ اسی قسم کا ہے تمام اہل طاقت اور افسران دعا کیجئے کہ اللہ ان کے شر سے ہر قوم، ملک اور تمام طبقات کے مسلمانوں کو بچائے اور ہم کو متحد ہو کر اپنا مذہب و ملک بچانے کی توفیق دے۔

اعتراض : 6۔ حضرت ابو بکرؓ جنگ احد میں بھاگ گئے۔ (تاریخ الخلفاء، از آلہ الخفاء، تاریخ انجلیس)

الجواب : بھاگ گئے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے یہ ہر دور میں صرف کافروں سے نہ لڑ سکنے والے ان بزدل منافقوں کا ہے جو حضرت علیؑ کے بھی منافقان بنے رہے آپؐ کو خون نہیں کیا۔ بالآخر شہید کر دیا بیخ بلاغہ ان کی مذمت میں بھری ہوئی ہے۔ جن لوگوں کے ففاق اور غداری سے تنگ آ کر حضرت امام حسنؑ نے بحکم نبویؐ حضرت امیر معاویہؓ سے صلح و بیعت کر لی (کتب شیعہ) جنہوں نے حضرت امام حسینؑ کو ایک لاکھ عراقی تلواریں کا جھانہ دے کر بلایا پھر حسب سابق غداری کر کے آپؐ کو 40 اہل مکہ احباب اور 32 خاندان اہل بیت سمیت بری طرح شہید کر دیا۔ اور بد دعائے کر مذہب ہی روٹا پیٹنا اور تبرا بنا لیا ہے۔ (تاریخ) پھر بقیہ 9 ائمہ اہل بیت نے تو سیاست کی وادی میں بالکل قدم نہیں رکھا اور بارہویں امام العصر صرف ۳۱۳ مومنوں کی انتظار میں

ردپوش ہیں جن کو نہ غصہ کی شہرہ آفاق حکومت 30 سال سے لا کر ان کو حکومت دے سکی۔ نہ صدام کو امریکہ سے مرزا کر اپنے چھوٹے سے ملک کی تباہی کرانے والا نوری، مالکی اکثر کربلا سمیت مزارات مقدس کو زمین بوس کرانے والا (معاذ اللہ) نادر مرہٹہ رائی سے باہر لاسکا۔ نہ عجل اللہ فرجہ کی دعا اس تباہی پر کام آئی۔

قرآن میں جنگ احد اور معافی کا ذکر

قرآن میں جنگ احد میں کچھ مسلمانوں کی غلطی پھر معافی کا اعلان یوں ہے

”ثُمَّ صَرَفْنَاهُمْ عَنْهُمْ لِيَنبَلِيَنَّهُمْ وَلَقَدْ غَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ“

(ترجمہ) پھر تم کو خدا نے کافروں سے پھیر دیا تاکہ تم کو آزمائے پھر بے شک اس نے تم کو معاف کر دیا اور

اللہ ایمان والوں پر بڑے فضل والے ہیں (سورۃ آل عمران، پارہ 4 رکوع 7)

لغت میں صَرَفَ اِنْصَرَفَ کا معنی لغت میں بھاگ جانا کسی نے نہیں لکھا یہ صرف امام حسینؑ کے خداتہاتوں کی کالی ہے۔ القاموس الوحید صفحہ 921-922 میں ہے صَرَفَ الشَّيْءُ صَرَفًا بَنَانًا اَلْكَرَ تَابِيحًا اَلْجَبِيْزُ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعَلَامُ مِنَ الْمَكْتَبِ (مزدور کو کام سے اور بچے کو سکول سے ہٹا دیا) چھٹی کر دینا الگ کر دینا۔ صرف عن کذا روکنا باز رکھنا اِنْصَرَفَ عَنْهُ هُتَا اَلْكَرَ ہونا، چھوڑنا النجد صفحہ 563 میں ہے صَرَفَ (ض) صَرَفًا واپس کرنا ہٹانا اِنْصَرَفَ الرَّجُلُ واپس ہونا باز رہنا اِنْصَرَفَتِ الْكَلِمَةُ کلمہ کا منصرف ہونا صفحہ 564۔

صرفی لحاظ سے یہ دو لفظ مطابقت میں ہیں صَرَفَ اس نے اسے ہٹا دیا۔ اِنْصَرَفَ پس وہ ہٹ گیا۔ اب قرآن میں لفظ صَرَفَ لَكُمْ متعدی آیا ہے۔ کہ تم نے حکم رسول کی نافرمانی کی تو تم کو کفار کے ساتھ جنگ سے ہٹا دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لازمی الفاظ ہیں۔ اِنْصَرَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكُنْتُ اَوَّلُ مَنْ لَّاءَ كَمَا سَبَّ لَوْكَ حُضُورِ ﷺ سے ہٹ گئے میں سب سے پہلے آپ سے آما۔ اسے ہم اپنی زبان میں منتشر ہو جانا آگے پیچھے ہو جانا تو کہہ سکتے ہیں مگر بھاگ جانا، میدان جنگ خالی چھوڑ جانا نہیں کہہ سکتے۔ فرض کیجئے حضور ﷺ ایک جگہ کھڑے ہیں تو چاروں سمت 4/5/6 آدمی ہی آپ کے قریب ترین ہو سکتے ہیں تو ان میں سے کوئی آگے پیچھے ہو تو لفظ اِنْصَرَفَ ہٹ گئے تو ٹھیک ہے مگر بھاگ گئے میدان چھوڑ کر دوڑ گئے جو قَوْ يُفَرُّ وہ بھاگا اور بھاگ گیا۔ اور دوڑنا جارہا ہے۔ کا ترجمہ ہے کبھی اس پر نہیں بولا جاسکتا جو شیعہ جان بوجھ کر بددیانتی اور صحابہ دشمنی سے فراوانہ ترجمہ بھاگ گئے کرتے رہتے ہیں اور ذرہ بھی خدا سے نہیں شرماتے وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ صحابہ کرامؓ کی پھر یہ آگے پیچھے ہونے کی غلطی ضرور تھی جو اللہ نے بطور آزمائش ان سے کرائی۔ تو گناہ اصل میں صرف 39 افراد کا تھا جو مال غنیمت کا شوق جنگ میں بزدلی اپنے امیر کی نافرمانی خدا نے بتائی ہے۔ جس کی وجہ سے ان باقیوں کے قدم ڈمک گئے۔ پھر 3 مرتبہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔ بتایا ہے پھر حضور ﷺ کو سننا ان کی کہ ان کو معاف کر دیں مشیر بنائیں وغیرہ۔ ہم بھی کہتے

ہیں کہ اے اللہ ان کی اغلاط معاف فرما۔ شیعہ اگر مسلمان ہیں تو خدا کو سچا مانیں ان کو معاف کر دیں۔ اگر مسلمان نہیں ہیں تو خدا کو سچا نہ جان کر جو چاہیں کہتے رہیں۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ نے بھی تو سچا دیا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے فضائل

اب تاریخ الخلفاء کے عکسی صفحہ 36 کا ترجمہ پڑھئے جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بہادری اور حضور ﷺ سے اعلیٰ رفاقت کا معیار ہے (۱) حضرت علیؓ سے روایت ہے

کہ ہم سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکرؓ ہیں حضور ﷺ مسئلہ توحید اور دُرُشک پر تقریر فرما رہے تھے نیک لوگوں کے نام پر بنے بتوں کے بچار یوں نے آپؐ پر حملہ کر دیا ابو بکرؓ نے چڑھ کر آگے وہ ایک کافر کو مارے آپؐ کو چھڑاتے اور ایک کو گراتے تھے۔ اور فرماتے تمہارا اس ہو کیا تم اس ہستی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے وہ چادر اٹھائی جو کندھے پر تھی پھر رو پڑے یہاں تک کہ علیؓ کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آلِ فرعون کا مومن بہتر تھا یا ابو بکرؓ؟ قوم خاموش رہی تو آپؐ نے فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے ابو بکرؓ کی ایک گھڑی آلِ فرعون کے مومن کی ہزار گھڑیوں سے افضل ہے وہ آدمی ایمان چھپاتا تھا اور یہ تو اپنے ایمان کا اعلان کرتا رہتا ہے۔

(۲) امام بخاری نے حضرت عمرو بن زبیرؓ سے روایت کی ہے

کہ اس نے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ تکلیف کفار نے کب پہنچائی تھی اس نے کہا میں نے عقبہ بن ابی معیطؓ کو دیکھا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے اپنی چادر حضور ﷺ کے گلے میں ڈال کر خوب بچھنی ابو بکرؓ نے آکر اسے ہٹایا اور کہا کیا تم اس شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف کھلے دلائل لا چکا ہے۔

(۳) مسند ابو بکرؓ میں روایت ہے کہ احد کے دن سب لوگ حضور ﷺ سے ہٹ گئے میں سب سے پہلے آکر ملا۔

(۴) ابن عساکر نے روایت کی ہے

کہ جب 38 مسلمان مکہ میں ہو گئے تو ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اصرار کیا کہ ہم کھلے بندوں نماز پڑھیں۔ تب رسول اللہ ﷺ کھل کر آئے اور مسلمان مسجد حرام کے کونوں میں اپنی قوم کے افراد کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ اٹھے اور خطبہ دینا شروع کر دیا پس ابو بکرؓ پہلے خطیب ہیں جس نے خدا و رسول کے دین کی طرف بلایا شرکین نے ابو بکرؓ اور مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسجد کے اطراف میں مسلمانوں کو خوب مارا گیا۔

(۵) ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے

کہ جب سے ابو بکرؓ مسلمان ہوئے تو اپنا اسلام ظاہر کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت دی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انفاق فی سبیل اللہ

آپ سب صحابہ کرامؓ سے زیادہ بخشنے والے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

(6) وَسَيَجْزِيهَا اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مَالَهُ يَنْزِكُ ۖ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْغَنَاءُ بِمَا عَمِلَ ۚ أَمْ كُنْ مِنْ الْخَاسِرِينَ (پارہ ہمیں سورۃ البیل)

(ترجمہ) اور یقیناً جلد ہی وہ سب سے بڑا پرہیزگار و روزخ سے بچایا جائے گا۔ جو اپنا مال اس لئے اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ پاک صاف ہو جائے علامہ ابن الجوزی کہتے ہیں سب اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت حضرت ابو بکر کے حق ہی اتری ہے

(7) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے کسی مال نے اتنا نفع نہیں دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا تو ابو بکر رو پڑے اور فرمایا حضرت میں

اور میرا مال سب کچھ آپ کے لئے ہے۔ (مسند احمد)

(8) ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہؓ سے مروی عائشہؓ کی روایت کی ہے علامہ ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ،

حضرت جابر بن عبد اللہؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔ اور خطیب بغدادی نے حضرت سعید ابن زیدؓ سے بھی ایسی

روایت کی ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ 36)

اب دیکھئے دشمن ابو بکر صدیقؓ کو یہ آٹھ فضائل و کمالات نظر نہیں آئے ایک لفظ کا غلط ترجمہ کر کے بھاگ گئے بتایا اور سب سے پہلے

آئے چھوڑ دیا۔ اس پر مزید باتیں حضرت عمرؓ کے حال میں آئیں گی۔

اعتراض : 7- سیدہ فاطمہؓ الزہراءؓ کا دروازہ اور فناء اسلمی کو آگ سے جلانے پر حضرت ابو بکرؓ کا اظہارِ عداوت (تاریخ طبری

العقد الفرید لابن عبد ربہ اللامعی)

الجواب : ہر نیک حکمران اور بادشاہ اہم امور جو بھی سر انجام دیتا ہے اس پر وہ اپنی صاحب رائے اور سوچ دیا اندازی سے لڑتا

ہے اور پوری زندگی اپنے اجتہاد یا کابینہ کے فیصلوں کے مطابق کام کرتا رہتا ہے۔ پھر جب ساری زندگی کے اعمال کا جائزہ لیتا

ہے تو اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ فلاں کام جو کیا نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ فلاں کام جو چھوڑ دیا تھا۔ کر لیتا تو اچھا ہوتا اس سے یہ نتیجہ اخذ

کرنا خام خیالی ہے کہ جو کام کیا تھا وہ گناہ کا کام تھا۔ یا جو نہیں کیا تھا وہ فرض تھا۔ تاکہ ندامت کے ساتھ گناہ ہونے یا ترک فرض کی

محرومی لازم آئے۔ یہ دو باتیں یا اس جیسی اور دو تین باتیں جو یہاں مذکور ہیں ان کی نوعیت اسی قسم کی ہے یہ حضرت علیؓ ہوں یا

حضرت ابو بکر صدیقؓ غیب دان نہ تھے کسی پر اعتماد کیا اس سے نقصان پہنچا تو افسوس ہوا کاش ایسا نہ ہوتا۔ جیسے جمل میں حضرت

طلحہ کی لاش دیکھ کر شل ہاتھ چوم کر فرمایا کہ میں 20 سال پہلے مرجاتا۔ (تاریخ)

یا اپنے جہاد سبائیوں کے کر قوت اور لوگوں کی دوری دیکھ کر فرمایا کاش میں نے تم کو نہ بلایا ہوتا یا نہ دیکھا ہوتا جب تک شلی

ہوا کہیں چلتی رہتیں تم سے بات نہ کرتا۔ (شیخ البلاغہ)

حضور ﷺ حج تمتع اور حج قرآن کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ خبر اور سوچ جو مجھے بعد میں آئی ہے اگر پہلے آجاتی تو میں ایسا نہ کرتا اس کی وضاحت یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے دنوں میں عمرہ کرنے کو بدترین گناہ کہتے تھے کہ اگر آپ کو یہ بات معلوم ہوتی تو صحابہ سے کہا کہ جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے وہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں کہ عمرہ مکمل ظاہر ہو کر جاہلی عقیدہ کا رد ہو جائے مگر میں تو قارئین ہو کر قربانی کا جانور ساتھ لا چکا ہوں تو احرام نہیں کھول سکتا تب آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جو عظام الغیوب ہیں اپنی قانونی پابندی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

"وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَوَاجِنَا وَاجِلٌ مُسْمًى"

اگر یہ قانونی بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے طے ہو چکی اور مقررہ وقت نہ ہوتا تو ان سے

چٹنے والا عذاب ابھی آجاتا۔ (سورۃ طہ، پارہ 16 رکوع 17)

حضرت عائشہؓ نے 70 غالی حیدر سبائیوں کو آگ میں جلا دیا اور وہ مرتے وقت کہہ رہے تھے علیؓ ہمیں یقین ہو گیا کہ تو ہی ہمارا رب اور کارساز ہے کیونکہ آگ میں جلانے کا عذاب سوائے خدا کے اور کوئی نہیں دیتا اس پر آپ کے نمائندہ اور چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کاش کہ میرا بھائی ان کو قتل کر دیتا اور نہ جلاتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ انہوں نے اسے بھی اپنے کفر پر دلیل بنا دیا (تاریخ اسلام، درج البلاغہ) سیدہ خاتون جنت والے دروازہ پر حملہ یا کچھ اور شیعوں کی اپنی بناوٹ ہے۔

اعتراض : 8- خاندان بنو ہاشم اور متعدد صحابہ کرامؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت تسلیم نہ کی۔

(کتاب المختصر فی اخبار البشر، اکامل فی التاريخ لابن اثیر، العقد الفرید، حیات الصحابہ)

حضرت علیؓ کا مقام سنی شیعہ افکار میں

الجواب : حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے منکروں اور مولائے سیاسی دشمنوں سے کوئی پوچھے کہ تم نے اپنے ممدوح کاسب لوگوں کو دشمن جان کر 1400 سال سے یہ کیا و طیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ ان چار نے چند بنو ہاشم نے ابو سفیان نے ابو بکرؓ کی خلافت کو پسند نہ کیا۔ وہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے مگر تمام مہاجرین و انصار اور مدینہ و آس پاس کے 22 ہزار مسلمانوں نے ابو بکرؓ کو خلیفہ مان لیا تو ان چند حضرات نے بھی بقول شیعہ باطل و غواستہ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی جیسے شیعہ کی مناظرہ میں مشہور و مقبول کتاب احتجاج طبری میں ہے۔ مامن الامۃ احد بائع مکرھا الا علی واربعتنا حضرت علیؓ اور ہمارے چار اصحاب کے سوا کسی نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی بیعت مجبورانہ نہ کی۔

ہمارے ایمان میں حضرت علیؓ نے نہ خلافت کا دعویٰ کیا۔ کہ حامیوں کے بغیر خود دعویٰ کرنا عیب اور سبکی ہے۔ گو شیعہ اور بنیادی تاریخ نے حضرت علیؓ پر یہ تہمت لگائی ہے کہ آپؓ دل سے خلیفہ بننے کی خواہش رکھتے تھے ہم ذات علیؓ کو اس سے بھی مبرا جانتے ہیں کیونکہ دل سے خلافت کا خواہش مند ہونا شرعی عیب ہے آپؓ فرماتے ہیں ہم اس کو عہدہ نہیں دیتے جو خود خواہشمند ہو۔

(بخاری و مسلم) ہم مسلمان خدا و رسول پر بھی یہ جھوٹ نہیں باندھ سکتے کہ انہوں نے حضرت علیؑ کے خلیفہ ہونے کی نفی اور خبر کر دی ہو مگر وہ جھوٹی نکلے۔ علیؑ کو کوئی خلیفہ نہ بنائے اور سب لوگ خلفاء ثلاثہ پر متفق ہو جائیں۔ خطبہ غدیر خم اگر صحیح ہو تو وہ صرف اپنی محبت کی طرح علیؑ کی محبت چاہتا ہے تو خبر اس وقت سے گئی ہو کر آ رہی ہے کہ سب مسلمان حضور ﷺ پر اور حضرت علیؑ پر بھی ان کو محبوب جان کر نماز و دعا میں محبت سے درود بھیجتے آ رہے ہیں۔ ہمارے عقیدہ میں اس مسلم قطعی جنتی معاشرہ میں حضرت علیؑ اور اہل بیت ان کے محبوب ہی تھے وہ فراتس و سن اور اعمال صالحہ میں ان کو اپنا مقتدا مان کر ان کی پیروی کیا کرتے تھے۔ ہماری کتب مسندات اہل بیت از پیغمبر ﷺ پڑھ دیکھئے۔ اور معاذ اللہ اتنے گئے گزرے نہ تھے جیسا ان کو اپنے تین صحابہ اماموں کا قاتل، 4+4 کے سوا تمام اقرباء رسول اور سوا لاکھ مسلمانوں پر اہمات المؤمنین اور خلفاء اسلام پر لعنتوں اور تہمتوں کے دھنپے پڑھنے والا۔ دراصل یہود و مجوس کا گروہ اور مذہب باور کرنا چاہتا ہے ”کہ علیؑ کو ماننے والا 4 صحابہ کے سوا کوئی نہ تھا“ ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا و رسول کو حضرت علیؑ کی خلافت و جانشینی اگر منظور ہوتی تو آپ اپنے مصلیٰ پر بھی ان کو امام نماز بنا کر جاتے۔ جیسے وہابی اللہ والمؤمنون الا ابا بکر (بخاری و مسلم) تو لی نفس صادق کے علاوہ عملی نفس بھی صادق بھی کر دکھائی تھی کہ عمر کو ہٹا کر ابو بکر کو امام نماز بنا کر 22 نمازیں ان کے پیچھے مسلمانوں سے پڑھوائی تھیں۔ (کتب سیرت)

بالفرض ایسی نفس کسی کے حق میں کوئی نہ ہوتی اور عام مسلمان آزادانہ انتخاب میں حضرت ابو بکرؓ علیؑ میں سے کسی کو چنتے تو ہمارے عقیدہ میں حضرت علیؑ محبوب خدا و نبی کو بھی 22 ہزار میں سے صرف 4-15 افراد خانہ عند الشیعہ کے نہیں بلکہ ہزاروں ووٹ ملے مگر حضرت ابو بکرؓ کو ہی اکثر ملے کیونکہ وہ پہلے بالغ مسلمان معمر تجربہ کار اور محبوب المسلمین تھے۔

حضرت علیؑ کا مقام ابوسفیان کی نظر میں

دہی سردار مکہ و بنو امیہ ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔۔۔ یہ چوتھی پشت میں حضور ﷺ سے جا ملے۔۔۔ کی بات ”اے علیؑ خلافت کمزور ترین۔۔۔ افراد کی کمی کے لحاظ سے۔۔۔ خاندان ابو بکر تھی میں کیوں چلی گئی تم اگر اے عباس و علیؑ خلافت چاہو تو تمہارے لئے تمام قبائل کے پیدل و سوار لشکر جمع کر دوں“ تو حضرت علیؑ اتحاد المسلمین کے علمبردار حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خیر خواہ نے ذات کر جواب دیا کہ تم کب سے مسلمانوں کے خیر خواہ بن گئے ہو اگر ہم ابو بکر کو خلافت کا اہل نہ جانے تو نہ بنے دیتے۔ یہ حوالہ ان عکس صفحوں کا ہے جو آپ نے دیئے۔ اس سے بھی مذہب شیعہ کی ناک کٹ جاتی ہے۔ کیونکہ

(1) حضرت ابوسفیان اسوی بنو ہاشم کے قریبی ہیں محبت و خیر خواہ ہیں اپنے لئے خلافت نہیں چاہے حضرت علیؑ اور بنو ہاشم کے لئے چاہے ہیں ان کے لئے ہی عرب قبائل کا لشکر حامی بنا کر لانے کو تیار ہیں۔ میرے شیعہ دوستوں میں اگر ذرا ہجر بھی امانت اور انصاف ہے تو سوچیں حضور ﷺ نے بھی بنو امیہ اور بنو ہاشم کی پرانی دشمنی کو ختم کر دیا تھا؟ رشتوں کا لین دین اور ایک دوسرے پر اعتماد و یقین برقرار رہا شہر مکہ کی گورنری حرم شریف کی امامت، خطابت، موزنی کی خدمت بنو امیہ کو دے کر ہی مدینہ چلے گئے۔

ابوسفیان کے بڑے بیٹے یزید کو فوج کا بڑا عہدہ دیا تو چھوٹے امیر معاویہؓ کو اپنا سکریٹری اور کاتب الوسی بنادیا۔ اڑھائی سال تاقات سیدالکائنات سے ان کا یہ قرب اور خدمات بحال رہیں اور کسی کے لئے قابل اعتراض نہ تھیں۔ پھر خلفاء ثلاثہ کے دور میں بھی یہ اپنے عہدوں میں کامیاب، برقیات و خدمات سے لبریز اور بنو ہاشم وغیرہ سب مسلمانوں کے لئے بااعتماد بنے رہے۔ شہادت عثمان تک تاریخ کے کسی کو نے کھدرے سے ان کا کوئی مل، قول و فعل اور پالیسی کا بتایا جائے جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو یا حضرت امیر معاویہؓ کی شام کی گورنری میں کسی کو نقصان پہنچا ہو اور انہوں نے تبادلہ چاہا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات عبد اللہ بن سبا یہودی۔ بانی مذہب رافضی۔ کی خفیہ پرتقیہ تحریک سے پہلے کوئی بھی قرآن و سنت کا دشمن اور بنیادی تاریخ کا عاشق نہیں بنا سکا۔ تو عہد برقی میں یہ جھگڑے اور جنگ و جدال کی معرکے اور فاتح دنیا بنو امیہ کی کردار کشی کے ڈانڈے اسی یہودی مجوسی سے ملائے۔ چھوٹے گواہ کی گواہی مردود ہوتی ہے۔ پر عمل کر کے سارے مسلمان متحد ہو جائے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت پر سب کا اتفاق ہے

(2) جب حضرت علیؓ نے ابو بکر کی خلافت کو مان لیا۔ سردار بنو امیہ کی خواہش رو کر دی تو کیا یہ منافق شیعوں کی سازش و شرارت نہیں کہ علیؓ کے مذہب کی مخالفت کی جائے اور امویوں کو ابو بکر کا منکر اور خلافت کا دشمن ظاہر کیا جائے۔

(3) تنگی منہ عقد الفرید پر ہے کہ جب ابوسفیان مکہ سے مدینہ آکر یہ شعر کلی پڑھتا تھا۔

”اے بنو ہاشم! لوگ خصوصاً تمہاری اور عدی تم سے حکومت لینے کی لالچ نہ کریں یہ خلافت تمہارے اندر تہارے لئے ہی رہے صرف ابو الحسن علیؓ ہی یہ عہدہ پائیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا یہ فتنہ بھیلانے آیا ہے حضور ﷺ اس کو دولت دے کر خوش رکھتے تھے۔ آپ بھی صدقہ کی رقم اس کے پاس رہنے دیں تو ابو بکرؓ نے ایسا کیا۔ عرضی

ابوسفیان و بایعہ تو ابوسفیان خوش ہو گئے اور ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ (عقد الفرید جلد 3 صفحہ 271)

تازے ہاں تو پیسے لے کر علیؓ سے منحرف ہونے کی روایت غلط ہے لیکن شیعوں! تم کو مبارک و ہر دور کی طرح تمہاری امامت علیؓ کا پہلا حامی ہی پک گیا۔ جیسا کہ آج رافضی دیکھا ہوا ہے۔ سوائے بھاری فیس لینے مذہب علیؓ چھپانے اور تمام مسلمانوں کو گالی دینے کے اس کے پاس کچھ نہیں۔

(4) اسی صفحہ کی پہلی دو سطروں پر حضرت علیؓ کی بیعت ابو بکرؓ کا تذکرہ خیر یوں ہے

”حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور مجھے مجبور دیا جب کہ وہ میرا

رتبہ جانتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو مسلمانوں نے اپنی دنیا خلافت کے لئے اس

(ابو بکرؓ) کو چن لیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ان کے دین کے لئے چنا تھا۔ فَبَايعُوهُ وَبَايعَنُہُ تَوْب

لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی اور میں نے بھی کر لی۔ (عقد الفرید جلد 3 صفحہ 271)

(5) تاریخ ابن اثیر میں حضرت علیؑ کا ابوسفیان کو ڈانٹنا یوں لکھا ہے

”خدا کی قسم تو نے فتنہ کا ہی ارادہ کیا ہے اور تو نے (اسلام سے پہلے) اسلام کی بغاوت ہی کی ہمیں تیری

نصیحت کی ضرورت نہیں (تاریخ الکامل ابن اثیر جلد 2 صفحہ 189، 11ھ)

(6) اسی صفحہ پر ہے جب حضرت علیؑ نے ابو بکر صدیق کی بیعت ہو جانی سی تو جلدی میں لمبی قیص پینے گھر سے نکل آئے نہ چادر باغی نہ ادھر اڑھی یہاں تک کہ ابو بکر کی بیعت کر لی پھر لنگی اور چادر منگوائی اور لباس زیب تن فرمایا۔

(7) اخبار الخضر جلد 2 صفحہ 63 میں کچھ لوگوں کا اختلاف کرنا علیؑ کی طرف مائل ہونا اور عقبہ بن ابی لہب کا ایسے اشعار پڑھنا لکھا ہے تو اگلے صفحے میں پھر سب کا متفق ہو جانا اور ابو بکر کا بیعت کر لینا بھی لکھا ہے۔

دنیا میں کوئی قوم اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کے آغاز میں کسی نہ کسی نے اختلاف نہ کیا ہو۔ پھر جب کثرت رائے سے یاسب کے اتفاق سے وہ اس مسئلہ پر متحد ہو گئے ہوں تو بین الاقوامی طور پر وہ مسئلہ متفقہ اور مستحکم کہلاتا ہے۔ پھر بعد میں کسی کا اختلاف و انکار قوم و ملک سے انحراف سمجھا جاتا ہے دنیا میں صرف ایک انوکھی بے اصول، وحدت کی دشمن اور تشیع و افتراق کی دلدادہ امامیہ قوم ایسی ہے جو متفقہ سے متفقہ اصول و قانون کو توڑ کر سرکوں پر اپنی بہادری کے جلوس نکالتی ہے کہ ہم نے تو سب مسلمانوں کے محبوب حسینؑ کو ان سے علیحدہ تنہا بلا کر شہید کیا بددعا لے کر قرآن و سنت کے متفقہ مذہب اسلام کے خلاف نیا دین، نیا کلمہ، نیا قرآن، نیا فرقہ اور نئی ملت جعفریہ نکالی اور خون آلود رہنے سے اپنا تعارف کراتے آرہے ہیں۔

حضرت علیؑ نے جمل کے موقعہ پر خطبہ میں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہم سے کوئی معاہدہ نہ لیا تھا کہ ہم اس کے مطابق اپنی امارت کا اعلان کریں لیکن یہ ہماری اپنی سوچ اور رائے ہے (کہ اپنے خلیفہ ہونے کا اعلان کیا نہ ماننے والے پر چڑھا کی) پس اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے پھر اللہ نے ابو بکر کو خلیفہ چنا خدا اس پر رحمت فرمائے تو وہ شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا تو وہ دین پر جمے رہے اور لوگوں کو بھی سیدھا رکھا یہاں تک کہ دین اپنا سینہ زمین پر ٹیک کر بیٹھ گیا۔ (کنز العمال حاشیہ بر مسند احمد جلد 2 صفحہ 174)

(8) حیات الصحابہ جلد 2 صفحہ 20 کے ٹکسی صفحہ پر ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابوسفیان کو اپنی حمایت کے جواب میں کہا

”خدا کی قسم میں نہیں چاہتا کہ تو ہمارے لئے گھوڑے اور شہ سوار جمع کرے اگر ہم حضرت ابو بکر کو خلافت کا

حقدار نہ جانتے تو اسے خلیفہ نہ بنے دیتے اے ابوسفیان مسلمان قوم ایک دوسرے کی خیر خواہ ہے ایک

دوسرے محبت کرتے ہیں۔ اگر چہ در دراز کے ہوں“

یہاں تک مخالف کے 4 حوالوں کا تحقیقی جواب ہو چکا کہ بالفرض پہلے دن چند لوگوں سے اختلاف کیا تو پھر سب نے بیعت صدیق پر اتفاق کر لیا۔

(9) حضرت علیؓ کا ابو بکرؓ کے حضور ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے خود پابند شرع ہونے اور قوم کو پابند شرع رکھنے پر ہم سبج البلاغہ سے حوالہ دے چکے ہیں۔ یہاں سبج البلاغہ کے ایک دوسرے خطبے کا حوالہ یہ ہے۔ کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ میں بھی مہاجرین کا ایک فرد تھا۔ جو انہوں نے کیا وہ میں نے کیا جدھر وہ گئے میں بھی گیا۔ جدھر سے وہ پلٹے میں بھی پلٹا "وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى الْفُلَالِ" اللہ نے ان کو گمراہی پر متفق نہیں کیا تھا۔

شیعہ کی مخالفت علیؓ

اتحاد المؤمنین کے علمبردار محبوب المسلمین حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ایمان ساز آپ کے سامنے ہے کہ تمام مہاجرین (انصار) کا اتفاق بنا رہا ہے۔ کس مسئلے پر؟ خلافت کے مسئلے پر جس کا تلخ تجربہ آپ کو اپنے عہد میں ہوا کہ ایک گروہ حامی عثمان نے یہ شرط لگا دی کہ بیعت خلافت تب کریں گے کہ آپ کا سلطان عثمان کو الگ کر کے مجرم قرار دے کر بدلہ لیں گے (جس پر آپ کو تاخیر کی مجبوریاں تھیں)

دوسرا امین سابیہودی کا تابعی گروہ کہتا تھا۔ کہ پہلے خلفاء کا قانون کیوں جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کو برحق خلیفے کیوں مانتے ہیں۔ ان کی بیعت و خلافت ہی غلط تھی۔ اور بیعت کرنے والے گمراہ منافق (دوزخی) تھے۔ اس کے رد میں حضرت علیؓ فرما رہے ہیں "نہیں! ان کی خلافت برحق تھی۔ خدا نے ان کو گمراہی پر متفق نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ مکوشیں ہم سب کے اتفاق سے قائم ہوئی تھیں"

(10) پوری امت محمدیہ کا فرمان رسول کے مطابق یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ اپنے ذاتی فیصلوں میں (دوسروں کے مشوروں سے نہیں) سب صحابہ کرامؓ سے بڑی قاضی ہیں۔ مگر حیدر اشیعوں کا اس قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) حضرت علیؓ پر بھی ایمان نہیں اور حضرت علیؓ کا فیصلہ اور قول و فعل کا مستحق کردار مان لیتے۔ یہ گالیوں کی پوتھیاں چھاپ کر ہم سنی حضرت علیؓ کے تابعدار۔ نام کے شیعہ مومن نہیں۔ مسلمانوں کا اور خود خلافت و حکومت دینے والے خدا و رسول کا دل نہ دکھاتے۔

جسٹس امیر علی شیعہ کا فیصلہ کہ علیؓ اور خاندان نبوت نے ابو بکر کی بیعت کی

اس لئے تبرعوں مدد کے شیعہ قوم کے ایک بڑے چیف جسٹس کے فیصلہ پر ہم یہ بحث ختم کرتے ہیں۔ غور سے پڑھ کر ایمان لائیں "رائٹ آن ریمیل سید امیر علی اپنی انگلش کتاب ہسٹری آف اسلام میں لکھتے ہیں کہ "عربوں میں کسی قوم کی سرداری اور رہنمائی موردی نہ تھی اس کا انحصار انتخاب پر ہوتا تھا عمومی حق رائے دہندگی کے اصول پر شدت سے عمل ہوتا تھا۔ قبیلہ کے تمام افراد کی سردار کے انتخاب میں آواز ایک ہوتی تھی۔

اس قدیم قانون کے مطابق جانشین پیغمبر ﷺ کے انتخاب میں بھی پابندی کی گئی چونکہ حالات کی نزاکت کسی تاخیر کی

اجازت نہ دیتی تھی۔ اس لئے ابو بکرؓ جو اپنی عمر اور حیثیت و مرتبہ کی بنیاد پر جو ان کو مکہ میں حاصل تھا اور وہ عربوں کے حساب و اندازہ میں بڑا مرتبہ رکھتے تھے بغیر کسی تاخیر کے نلیفہ یا بغیر علیؓ کے جانشین منتخب ہو گئے۔ ابو بکر اپنی دانشمندی اور امتدال کی وجہ سے امتیاز خاص کے مالک تھے۔ ان کے انتخاب کو حضرت علیؓ اور خاندان نبوت (سب بنو ہاشم) نے اپنے روایتی خلوص اور اسلام کے ساتھ وفاداری اور دلی وابستگی کی بنا پر تسلیم کیا (خلفاء راشدین از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صفحہ 6-10)

اعتراض : 9۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو گالی دینا کفر نہیں ہے (شرح فقہ اکبر)

الجواب : ماشاء اللہ آپ کو کھانا نے کی محبوب و مطلوبہ چیز مل گئی ہے۔ اس سے آپ کا فاسق و فاجر اور بڑا گنہگار ہونا مگر کافر نہ کہلاتا ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ جھانٹی کھانا ہے شراب نوش اور خنزیر خورد تو نہیں ہے کہ اس پر حد و تعزیر کا فتویٰ لگایا جائے۔ اسی طرح شیعہ شیخین اور تمام اصحاب رسول ازواج رسول تک کو گالیاں صبح و شام دے کر فاسق و فاجر، خدا و رسول کا دشمن اور دوزخی تو ضرور ہے مگر فتنہ خفی سے اس پر کفر کا فتویٰ لگانا احتیاط کے خلاف ہے کہ اہل قبلہ اور مسلمان جو کہلاتا ہے۔ یہاں آپ نے روایتی بددیانتی سے کام لیا ہے۔ کہ ایک احتیاط کا قول تو نقل کر لیا مگر اگلے صفحے سے پورا فتویٰ کفر نقل نہیں کیا۔ اسی کتاب شرح فقہ اکبر میں آگے ہے۔

اور خلاصۃ الفتاویٰ جلد 4 صفحہ 381 میں ہے۔۔۔ الر المضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر۔۔۔ کہ رافضی حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو گالی دیتا، دوا در لعنت بھیجتا، تو کافر ہے۔۔۔ (بحوالہ فقہی مسائل از مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اٹنیا) پھر اسی صفحہ 71 سے مسئلہ لینے میں بھی خیانت کی ہے جو ہر شیعہ کی پہچان اور علامت ہے مسئلہ یہ چل رہا ہے کہ کوئی شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جو مسلمان کو بری گالی دیتا بھی ہے تو اس میں تین مذہب ہیں۔

(1) وہ کافر ہے۔ یہ خوارج کا مسئلہ مذہب ہے جو شیعیان علیؓ سے بگڑ کر الگ ہونے والا، تمام اصحاب رسول کا پھر حضرت علیؓ کا بھی دشمن قاتل اور مسلمانوں کو شیعہوں کی طرح کافر خارج از ایمان جاننے والا ہے۔

(2) نہ مسلمان ہے نہ کافر۔ کفر و اسلام کے درمیان لٹکا ہوا ہے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کئی اصولی اور متکلمین شیعہ مذہب اعتزال پر ہیں۔ جیسے شارح کج البلاغہ علامہ ابن الحدید معتزلی شیعہ تھا۔

(3) فاسق اور گنہگار ہے۔ کافر اور دائمی دوزخی نہیں تو بہ سے یا کسی نیک عمل سے خدا معاف بھی کر دیتا ہے۔ یہ اشاعرہ، ماتریدہ اور عام اہل سنت کا مذہب ہے مگر اس میں یہ شرط لکھی ہے جو شیعہ خائن ہرگز نقل نہیں کرتے۔

”ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرۃ اذا لم یستحلہا ای اذا لم یکن یعتقد حلہا

لان من استحل معصیۃ قد ثبت حرمہا بدلیل قطعی فہو کافر (شرح فقہ اکبر از اہل ہادی صفحہ 71)

(ترجمہ) جیسے خارجی فرقہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں ہم اہلسنت نہیں کہتے بشرطیکہ جب اسے حلال

نہ جانتا ہو یعنی (مسلمان کو گالی دینا) حلال نہ جانتا، مگر کسی گناہ کو حلال جانے جس کی حرمت دلیل قطعی سے

ثابت ہے تو وہ قطعی کافر ہے۔

اب شیعہ نام نہاد مومن گردن جھکا کر دل سے پوچھ کر بتائیں کہ وہ مجلسی شیعی وغیرہ کے فتویٰ کے مطابق در حیات القلوب، حق الیقین، عین الحیاۃ وغیرہ حضور ﷺ کے 8 قریبی رشتہ داروں۔ جن میں شیخین حضور ﷺ کے سر اور فسقی باپ اور ان کی دو بیٹیاں آپ کی بیویاں مسلمانوں مومنوں کی مائیں بھی ہیں۔ کو گالیاں اور تہرے پڑھتے ہیں وہ کناہ جان کر کرتے ہیں۔ یا حلال جان کر؟ ظاہر ہے کہ آپ حلال جان کر ہی یہ سو ذی رسول فعل کرتے ہیں تو آپ کے کفر اور خدا و رسول کے ایذا و رساں دشمن اسلام ہونے میں کیا شک ہے؟ بیڑا اور اگر یہ فعل شیخ ہر شریف کے ہاں بھی کفر ہے تو آپ جیسے منقہ یہ کھل کر کہہ دیں کہ ”جو بھی شیخین ان کی بیٹیوں حضرت عثمان ذوالنورین حضرت معاویہ اور حضور ﷺ کی خوشداخن اور سالی کو گالی دے لعنت بھیجے وہ پکا کافر و دوزخی ہے“ ہم اپنا فتویٰ واپس لے لیں گے۔

اعتراض: 10- حضرت علی و عباس دونوں حضرت ابو بکر و عمر کو کاذب، خائن سمجھتے تھے۔ (معاذ اللہ) نخل الاوطار از شوکانی، مسند ابی حنیفہ، مسند امام احمد بن حنبل از کنز العمال، صحیح مسلم۔

الجواب: فریقین کی متفقہ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ اہل سنت کی مشکوٰۃ شریف صفحہ 413 ”غیبت اور بدگوئی سے زبان بچا رکھنے کا بیان“ اس باب میں 162 احادیث نبویہ ہیں۔ 35 حدیث یہ ہے۔

”لبس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا بالفاحش ولا البلی“ (رواہ الترمذی و ابی نعیم فی شعب الایمان)

(ترجمہ) کہ مومن طعن و اعتراض کرنے والا لعنتیں پڑھنے والا، فاحش و بدگو اور فضول بکواسی نہیں ہوتا۔

فصل سوم حدیث نمبر 59 میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

”کہ اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور سب سے بدترین اللہ کے بندے وہ ہیں جو

چغلیاں کھاتے ہیں (ایک کے عیب دوسروں تک پہنچاتے اور اس کو ان سے دور اور بدظن کرتے ہیں) دوستوں میں

جدائیاں ڈالتے ہیں۔ پاکدامن لوگوں کے لئے گناہ کا الزام ڈھونڈتے ہیں۔ (رواہ احمد و ابی نعیم فی شعب الایمان)

یہ کام سب سے بڑا آزار دہشی پر بھڑکانے والا گناہ شیعہ کی درج ذیل کتابوں میں بھی ائمہ نے حرام بتایا ہے۔ شیعہ کی سب سے بڑی معتبر کتاب اصول کافی جلد 4 صفحہ 14 طبع ایران ”کتاب الایمان والکفر کے باب“ گالی نہ دے بکواس کی 14 حدیثوں میں سے چند یہ ہیں۔

(1) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں شیطان کے شرک اور جال میں سے ایک یہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آدمی نفس کو بن جائے کوئی پرواہ نہ کرے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کس کے متعلق کہہ رہا ہے۔

(2) بروایت امیر المومنین حضرت علیؑ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اس پر جو بدگو ہو، بکواسی ہو، بے حیا

ہو، پروا نہ کرے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ کس کی برائی میں کہہ رہا ہے۔
 (۳) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ بدگو اور بدگوئی کو اپنی عادت بنانے والوں سے بغض رکھتا ہے۔
 (۴) امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس ظلم ہے اور ایسا شخص دوزخی ہے۔

بدگو دشمنی رکھنے والے سے حضرت جعفر صادقؑ کی دشمنی

(۵) ایک آدمی نے اپنے غلام سے کہا اے فاعلہ کے بیٹے! تو کہاں تھا۔ تو امام ابو عبد اللہؑ نے اپنے اس مرید کے منہ پر تھپڑ لگایا کہ تم اس کی ماں پر بد فطرتی کی تہمت لگاتے ہو وہ کہنے لگا میں آپ پر قربان جاؤں اس کی ماں سندھی مشرک تھی۔ تو آپ نے فرمایا کیا تو جانتا نہیں کہ ہر قوم میں ایک نکاح ہوتا ہے۔ دفع ہو جا راوی کہتا ہے کہ وہ پھر امام کے ساتھ چلتا نہ دیکھا گیا حتیٰ کہ موت نے تفریق کر دی۔

(۶) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ بدگوئی، بکواس بازی، زبان درازی و نفاق کی نشانی ہے۔

(۷) امام جعفر صادقؑ نے اپنے شاگرد ساعد سے فرمایا یہ تیرے اور تیرے اونٹ چلانے والے (ڈرائیور) میں کیا ہوا؟ خبردار! کہ توبہ کو اور برائی کہنے والا بے شور چلانے والا اور لعنت کرنے والا ہو۔ اس نے کہا جی اس نے مجھ پر ظلم کیا تو امام نے فرمایا کہ اس نے ظلم کیا، مگر تونے اس پر زیادتی کر دی یہ میری عادت نہیں نہ اپنی جماعت کو اس کا حکم دیتا ہوں تو خدا سے معافی مانگ۔

(اصول کافی جلد 4 صفحہ 17)

نیک مسلمان انتظامیہ سے مؤدبانہ اپیل

تاریخ کرام اور رد کر لکھ رہا ہوں کہ بلوغت کے بعد 50 سالہ زندگی ان گناہوں سے لوگوں کو بچانے صحابہ کرامؓ و اہلبیتؓ کے پاک دامن سے اس گندگی کو دھونے ایسے بکواسات کا جواب لکھنے میں ہی صرف ہو رہی ہے۔ 50 مطالعے کے جواب 100 اعتراضات کے جواب، تہمت و الزامات کے ہزاروں سوالات کے جواب لکھنے کے بعد اس تحقیقی دستاویز کے ڈیڑھ ہزار سے زائد بکواسات کا جواب آپ کے سامنے ہے۔ مال ضبط ہوئے، مقدمے جھیلے جھیلیں کاٹیں۔ کیا یہ سب کچھ یکطرفہ کارروائی 95% اہلبیت مسلمانوں کے ساتھ ہی ہے۔ اور جو گروہ تقریر و تحریر میں رات دن یا خاص دنوں میں ہائے حضور ﷺ کی پاک بیویوں و سوتلوں کی ماؤں پر۔ جن پر سینکڑوں طعن آپ اسی کتاب میں پڑھ چکے۔ ان کے باپوں حضور ﷺ کے بستی باپ 3 سردوں پر دو لوروں والے آپ کے داماد پر چھو بھی زاد بھانجے حضرت عثمانؓ پر اور دیگر حضور ﷺ کے سب صحابہ کرامؓ اور قریبی رشتہ داروں پر ایک ٹولہ گالیوں، نوحوں، تمبروں، لعنتوں، غیبتوں، طعنوں اور تہمتوں کی ہی بمباری کرے۔ ضلعی یا صوبائی کسی انفرادر عدالت کو تو حسین رسالت کا قانون یاد نہ آئے کہ وہ ایسی اپنے عقیدہ کے مطابق گالیوں تمبروں سے لبریز دلائل و گواہی

کتابوں پر پابندی لگوائے۔ لعانوں طعنہ بازوں اور بدگوؤں کو گرفتار کر کے سو لیٹکائے سینکڑوں ہائی کورٹ کے ججوں میں سے ایک بھی نہیں جسے حضور ﷺ کے پاک گھر پر یہ غیرت آئے کہ ایسے بدگوؤں کے کافر ہونے کا فیصلہ سنائے۔ سینکڑوں سپریم کورٹ کے قاضیوں میں سے ایک بھی نہیں جو دربار نبوی کا اتنا احترام کرے کہ جو باہر کا یہود و مجوس کا کتا ان کو بھونکنے کاٹنے آئے تو وہ ان کو سو لیٹکائے اور قادیانیوں کی طرح ان کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے قانون میں لکھ جائے۔ جس نئے حصول کے لئے ہم مسلمانوں نے 10 لاکھ کی قربانی دی ایک کروڑ کو جلاوطن اور زخمی کیا۔ آدھے مسلمانوں اور 80% اپنے ملک برصغیر کو ہندوؤں کے حوالے کر دیا۔ قرآن و سنت کا قانون دفن کر دیا۔ انگریز کے قانون کو بچانے کے لئے ہم نے آئینی ٹیم اور جینی مالش کرنے والی ٹیم..... کو خوش کر کے جامعہ حفصہ اور ہزار تقریباً دینی طالبات پر بمباری کی، یزید و ابن زیاد کے انفسروں نے امریکہ سے انعام حاصل کر کے پاکستان کو اسلام پر ظالم ترین ہونے کا ڈپلومہ دلادیا۔ نو (نفا) خون جگر سے رو رو کر یہ تمہید لکھی گئی۔ مسلم پاکستان کے سینئر انفسروں کا بیڑہ اور اسمبلی کے ممبروں اعلیٰ ترین ججوں پھر نمازی مسلمان حکمرانوں کو خدا تو فیق دے کہ صحابہ و اہل بیتؑ کے کسی فرد کی بدگوئی اور غیبت کو ان کے ایمان و کردار پر حملے کو سخت ترین جرم اور قانون بنا کر نافذ کریں اور فرقہ واریت کا خاتمہ کرنے کے پاکستان کو کفر اور کفار سے بچالیں۔

حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ کو بھی شیعہ نے اپنے جیسا گالیاں دینے والا بنا دیا

زانی دوسرے کو بھی اپنے جیسا چور دوسرے کو بھی اپنے جیسا اور بدگو کو اسی دوسروں کو بھی اپنے جیسا جانتا ہے۔ شیعہ چونکہ خود گالی دینے جیسے گناہ کبیرہ کے رسیا ہیں تو وہ اپنے عقیدہ میں معصوم حضرت علیؑ کو بھی اس گناہ سے پاکدامن نہیں بتا سکتے اور کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ و عباسؑ بھی شیخینؑ کو (معاذ اللہ) یہ گالیاں دیتے تھے۔ حالانکہ یہ ان پر خالص تہمت ہے۔ نہ وہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو ایسا کہتے تھے نہ حضرت عمرؓ ان چچا بھتیجا کو ایسا کہنے والا جانتے ہیں۔ گفتگو صرف استفہامیہ لہجہ میں ہے آگے پیچھے اتعلمون کیا تم جانتے ہو۔ اتعلمنا کیا تم اے علیؑ و عباسؑ جانتے ہو۔ اکذالک کیا ایسی ہی ہے اسی کے درمیان یہ جملہ ہے

”الربيعاني كاذبا آثمًا غادر اخانا والله يعلم الي لصادق بار راشد تابع للحق“

کیا تم مجھے جھوٹا گنہگار دعوہ دینے والا اور خیانت کار جانتے ہو؟ (حالانکہ نہ تم مجھے ایسا جانتے ہو نہ میں خود ایسا ہوں کیونکہ) خدا جانتا ہے کہ میں سچا نیکو کار بھلائی پر اور حق کا تابع ہوں جب میں حاکم بنا تو تم دونوں میرے پاس آگئے تمہارا مقصد ایک ہی تھا تو تم نے کہا کہ مذک کے اموال ہمارے حوالے کر دو میں نے کہا تم چاہو تو تمہارے حوالے اس شرط پر کرتا ہوں کہ تم اللہ کا وعدہ دو کہ تم ان کی تقسیم (بنو ہاشم میں) اسی طرح کر دو گے جیسے رسول اللہ تقسیم کیا کرتے تھے تو تم نے اسی شرط تقسیم پر وہ اموال مجھ سے لے لئے کیا ایسا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا ہاں (ایسا ہی ہے) اب تم میرے پاس آئے ہو کہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں (یعنی ہر ایک کو الگ الگ حصہ دوں کہ وہ اپنے اپنے رشتہ داروں میں بانٹے) تو خدا کی قسم میں ایسا (پہلے کے خلاف) نہ کروں گا جب تک

کہ قیامت آجائے۔ پس اگر تم مشرک کہ تقسیم کرنے سے عاجز ہو تو وہ اسوال میرے حوالے کر دو۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 91)

(میں حسب سابق خود تقسیم کرتا رہوں گا) اس استفہامی گفتگو میں کسی نسخہ میں اکاذ کرنے ہونا ایسا ہی سوالیہ جملہ ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا ہذا رہی (کیا یہ ستارہ میرا رب ہے) ہذا رہی (کیا یہ چاند میرا رب ہے) ہذا رہی (یہ بڑا سورج کیا میرا رب ہے؟) (پارہ 7 رکوع 15) جیسے یہ سوالیہ جملے قرآن میں ہمزہ ا کے بغیر استعمال ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ مشرک نہیں ہیں خواہ بخدا تو ان کو تنگ کرتی ہے۔ اسی طرح حدیث میں قرء یتمانسی کیا تم بتلا سکتے ہو؟ میں ہمزہ ا مخذوف ہے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور حضرت علیؓ و عباسؓ کوئی کسی کو یہ گالیاں دینے والا نہیں نہ گالیاں دینے والا جانتا ہے صرف یہ گالی باز شیعوں کا اپنا مذہب ہے۔ جو ان مقدس ہستیوں کو گالیاں دے کر یا گالیوں کی تہمت لگا کر مسلمانوں کو تنگ کرتے آرہے ہیں۔

تقسیم مال کا اصل قصہ کیا ہے

حضور ﷺ کی زندگی میں باغ فدک کی آمدنی حضور ﷺ کے رشتہ داروں کو بھی دی جاتی تھی کیونکہ جو علاقہ بغیر جنگ کے ختم ہو اور مفتوح قوم کچھ حصہ اسلامی حکومت کو دیدے وہ مال نے کہلاتا ہے (جب کہ جنگ سے لیا ہوا مال غنیمت 4/5 فوجیوں میں تقسیم ہوتا ہے مال نے کے 8 حصے دار قرآن نے بتائے ہیں۔

- (۱) خدا کا حصہ جو بیت المال چلا جائے گا۔ (۲) حضور ﷺ کا اپنا حصہ جو بیویوں اور بیرونی مہمانوں پر خرچ ہوگا۔
- (۳) آپ کے رشتہ دار بنو ہاشم چچا عباس اور ان کی اولاد میں حضرت علی اور ان کے بھائی حضرت فاطمہؓ کو بھی اس سے حصہ ملتا تھا یہاں صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے حضرت فاطمہؓ حضرت عباسؓ و علیؓ کی اسی گفتگو کا ذکر ہے۔
- (۴-۵-۶) شہر مدینہ کے عام خیم مسکین، مسافر جن میں بھی باحدین بھی شامل ہیں تاکہ یہ مال صرف الداری نہ کھائیں۔
- (۷) فقراء مہاجرین جو لئے پٹے مکہ سے آئے خدا کا فضل رضا اور اس کے دین کی امداد چاہتے ہیں یہی سچے لوگ ہیں۔
- (۸) وہ مدینہ کے انصار جو پہلے سے ایمان لا کر مہاجرین کو اپنے گھر ٹھہراتے ان سے محبت کرتے حاجات پوری کرتے ہیں اور یہ کامیاب ہیں۔

(۹) بعد کے وہ مسلمان بھی حق دار ہیں جو مہاجرین و انصار کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں کہ یا اللہ ان کا کینہ ہمارے دل میں نہ آنے دے۔ اے رب آپ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔ (سورۃ النحر رکوع 1 پارہ 28)

یہی وہ باغ فدک اور مال ہے جو اہل بیت اقا رب نبوی کے علاوہ ہر قسم کے مسلمانوں کا حق تھا۔ جس کو آج ایک ایک / دو دو لاکھ روپیہ کی شرط لگا کر مجلس پڑھنے والے قرآن کے بالکل خلاف صرف فاطمہؓ کا حصہ درجہ علیہ قرار دے کر فتنہ و فساد کا آسمان سر پر اٹھائے رکھتے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ و علیؓ پر حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو گالیاں دینے کی تہمت لگاتے ہیں ان کو زائد بتول خدا کے دیئے ہوئے حصہ و رزق پر قانع ہرگز نہیں رہنے دیتے اہل بیت کی اپنے نانوں سے ہر جنگ اسی دنیا کے لئے مشہور کرتے ہیں

مسئلہ باغ فدک کیوں اٹھایا گیا

یہ کتاب پڑھنے والے تمام مکاتب فکر کے مسلمان چہرے اسی سے لے کر تا اعلیٰ انصران ذرا ایمان کو ٹٹول کر سوچیں کہ کیا دنیا کی زبردترین ہستی جس کے گھر میں وفات کے دن بھی خرچ نہ تھا۔ یہودی کے گھر زرہ گردی رکھ کر قرض لیا گیا تھا۔ کیا وہ یہ سارا مال نے اور باغ فدک۔۔۔ باقی سات حصہ داروں کو محروم کر کے۔۔۔ صرف اپنی بیٹی کو یا بنو ہاشم برادری کو ہی دے سکتے تھے۔ یا اسے ذاتی ملکیت بنا کر بطور وارث اپنی برادری کو یا بطور عطیہ ان کو بخشیش کر سکتے تھے؟ یا آج بھی کوئی دنیا دار حکمران سرکاری املاک اور اسٹیٹ بینک کو اپنے رشتہ داروں کو بطور وراثت۔ ہدیہ۔ انعام دے سکتا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اس مذہب کے بانی ابن سبا یہودی اور قوم فارس کا یہ حضور ﷺ کی ذات گرامی پر آپ کے اہل بیت پاک پر دنیا طلبی اور اقرباء پروردی کا سنگین بہتان نہیں ہے؟ کہ سب کچھ ان کا حق تھا۔ یہ اپنے نانوں سے اس لئے لڑتے اور گالیاں بددعاؤں دیتے رہے کہ انہوں نے باقی سب مال مسلمانوں کو کیوں دیدیا تھا۔ پھر یہ بھی سوچئے کہ باقی سات حصہ داروں میں سے کسی نے بھی اپنے حق کے کم و بیش ہونے کا خلفاء راشدین کی عدالت میں مقدمہ قائم کیا یا دنیا کی کسی کتاب میں اس کا تذکرہ ہے؟ اب آپ یقین کیجئے کہ جو لوگ خلافت راشدہ کے منکر ہیں یہ دعویٰ مقدمہ جھگڑا غلیفہ کے ساتھ گالی مند ان کی اپنی بددعاؤں اور فتنی انج ہے۔ کوئی حقیقت و تعبیر نہیں ہے کچھ لوگ قاتل و مجرم کو بچانے والے چالاک وکیل کی طرح قانونی موشگافیاں نکالتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنا ارشاد لا نووث ما تو کناہ صدقہ صرف ابو بکرؓ کو بتلایا۔ جن کا مال لینا حق تھا فاطمہؓ وغیرہ کو کیوں نہ بتایا؟

مسئلہ باغ فدک کا دلپسند خلاصہ

گزارش یہ ہے کہ جس کو اپنا جانشین و قائم مقام بنانا ہو اسے ہی بتایا جاتا ہے۔ لینے والے اور متعلقین تو بکثرت ہوتے ہیں وہ سب نہیں بتائے جاسکتے۔ شب بھرت اپنی چار پائی پر سونے والے حضرت علیؓ کو یہ تو بتایا کہ یہ ان کفار کی امانتیں ہیں ان کو دے کر مدینے آنا مگر ان کے نام تو نہ بتائے۔ اب اگر وراثت چلتی تو 9 بیٹاں، چچے، برادران علیؓ فاطمہؓ وغیرہم سب کے نام بتائے جاتے۔ تو بطور اصول جانشین خلیفہ اور وارث حکومت حکمران کو یہ بتایا کہ انبیاء کا نہ ورثہ ہے نہ کسی کو ملے گا ہاں اخراجات اور حصہ کا یہ مال جیسے پہلے ملتا تھا اب بھی سب کو ملے گا۔ ازواج مطہرات نے لاعلمی سے یہ مسئلہ اٹھایا تو حضرت عائشہؓ نے عدم توریت کی حدیث سنادی۔ اس حدیث میں حضرت عباسؓ علیؓ نے یہ سوال کیا تو حضرت ابو بکرؓ کی طرح حضرت عمرؓ نے بھی حدیث سنادی۔ جو ابو بکرؓ نے فاطمہؓ کو بھی سنائی تھی تو وہ مطمئن ہو کر چپ ہو گئی تھیں نہ اس مسئلہ پر آپ سے کلام کی۔ نہ ملاقات کی ضرورت دئی۔ عہد نبوت کی طرح یہ سب خرچہ مال آپ کو ملتا رہا اس کتاب میں ہم نئی شیعہ کے حوالے دے چکے ہیں۔ یہ ہے اس مسئلہ کی حقیقت سب مسلمانوں کو یہ صلح و اتفاق کی بات ماننی چاہئے رہے۔ غضبت۔ وجدت۔ ولم تتکلم یہ نچلے راوی زہری کا اپنا

ناظر ہے حضرت عائشہؓ فاطمہؓ کے ہرگز الفاظ نہیں ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ علم الصحابہ تھے..... تمام صحابہ کرامؓ نے ابو بکرؓ کی تو تائید کی مدی کی تائید نہ کی شیعہ کے عقیدہ عصمت اور پیدائشی کلی علیت سے ہٹ کر عام مسلمانوں کے عقیدہ سے اگر سوچا جائے۔ تو مسئلہ کا حل بالکل آسان ہے۔ کسی کو کوئی دشواری پیش نہیں آسکتی اور نہ حاکم و محکوم کو باہم لڑانے کی مجبوری سازش کا مایاب ہو سکتی ہے وہ یہ کہ بڑے سے بڑے بزرگ کو فکری لغزش پیش آسکتی ہے۔ خطا سے کوئی معصوم نہیں اور کسی خاص بات کا اسے علم اور پتہ نہیں بھی ہو سکتا۔ کلی عالم خدا کی ذات ہے۔ یہ مال چونکہ خالصہ رسول تھے کسی مسلمان کو اس پر چون و چرا کا حق نہ تھا۔ اور وہ بدستور 4 سال سے تمام ازواج رسولؐ بنو ہاشم اور خاص متعلقین کو ملتا رہا۔ تو ان لوگوں نے اپنی فکر سے اسے حضور ﷺ کا ذاتی مال سمجھا چونکہ ان کو انبیاء علیہم السلام کی حدیث عدم توریت کا علم نہ تھا اس لئے سب نے حضرت ابو بکرؓ سے وراثت پیغمبر کا مطالبہ کر دیا خدائی حکمت اس میں یہ تھی۔ کہ ایک حاکم کے بعد اس جیسی بات کا مقدمہ مطالبہ جائشیں حاکم سے کیا جائے تو گویا اس کو برحق وارث اور جائشیں پیغمبر مان لینے کی تصدیق ہے۔ کہ فاطمہؓ بھی آپؐ سے کرتی ہیں ان کی مائیں بھی اور خود حضرت علیؓ و عباسؓ بھی۔ یہ جیب کی چیز تو بہتھی جو جیب والے سے مانگی جاتی یہ تو سینکڑوں میل دور پڑی جائیداد کا حق و مطالبہ تھا۔ جو صرف اس حاکم سے ہو سکتا تھا جس پر قوم متفق ہو جائے اور وہ دے بھی سکے۔

محسوس نہ کریں تو عرض کرتا ہوں کہ حضرت ابو بکرؓ نے تو زندگی فاطمہؓ میں خاتون جنت کو پھر وفات کے بعد حضرت علیؓ اور سب بنو ہاشم کو سارے مالی حقوق دے دیئے حضرت عمرؓ کے دور میں فتوحات اور آمدنی بکثرت ہو گئی۔ آپؐ نے جہاں مہاجرین و انصار کو اور ان کے برابر حضرات حسنینؓ کو نئے وظائف مقرر کر کے دیئے۔ یہ فذک والا مال عہد نبوت و صدیق کی طرح ان کو الگ دیتے تھے۔ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ نے خود مشترکہ سب کا حصہ لے کر ان سب میں بانٹنے کا حضرت عمرؓ سے عہد لے لیا۔ آپؐ نے دے دیا۔ فطرۃ حضرت عباسؓ سخت اور قانون مزاج تھے۔ سب کو برابر برابر دیتے مگر حضرت علیؓ فطرۃ فیاض تھے کسی کو زیادہ بھی دے دیتے۔ تو چچا بیٹے میں جھگڑا پڑ جاتا اس لئے اس حدیث کے مطابق حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کی عدالت میں آئے کہ مجھے اس غلی..... ایسے ایسے سے نجات دیجئے۔

اس اعتراض نمبر 10 کی گالیاں یا پیش کردہ سخت الفاظ حضرت عباسؓ چچا کے ہیں جو حضرت علیؓ بیٹے کے حق میں آپؐ نے غصے سے بولے تو بطور ادب ہم نقل نہیں کرتے مگر بنو ہاشم سمیت تمام اصحاب رسولؐ کا یہ دشمن مجوسی ان استغہامی سوالیہ سخت الفاظ کو گالیاں بنا کر سب کو دیتا آ رہا ہے خدا و رسول اور اہل بیت سے بھی ذرہ نہیں شرماتا۔ ان کے ہاں جب چچا بھتیجا کا یہ عالم ہے کہ اپنی قوم کے مفاد میں مالی تقسیم پر یہ متفق نہیں ہو سکتے تو اگر ان کو کوئی بڑا عہدہ دیا جاتا تو کیا ہوتا۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ یہ اسی خدا کی شان ہے کہ جب اس نے جو جمعی عدویٰ بنوا میہ اور بنو ہاشم کو حکوتیں دیں تو جو کام لینا مناسب تھا۔ وہ مسلمانوں کو دلا دیا ہم کو چوں دچاں کسی حکومت پر نہ کرنی چاہئے ابن سبا یہودی نے اسی سے فتنہ اٹھایا اور آج تک تمام کلمہ گو یوں کو معاذ اللہ لاتا آ رہا ہے

مسلمانوں کی تیسری سب سے اچھی کتاب سنن ابی داؤد جلد 2 صفحہ 61 "فَسْ ادر رشتہ داروں کے حصوں کے مقامات" کے

باب سے چند حدیثیں یہ ہیں۔

(1) حضرت ابوبکرؓ خمس حضور ﷺ کی طرح تقسیم کرتے مگر حضور ﷺ کا (ذاتی حصہ بیت المال میں ڈالتے) رشتہ داروں کو نہ دیتے جو حضور ﷺ دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ وہ بھی رشتہ داروں کو دے دیتے تھے۔

(2) آپ کے ذوی القربی وہ سب رشتہ دار تھے جو آپ کے دادا عبدالطلب کی اولاد کہلاتے ہیں۔ (صفحہ 61)

(3) ابو جعفر رازی مطرف سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا فرماتے تھے

"حضور ﷺ نے مجھے خمس کے بھی پانچویں حصہ کا متولی بنایا۔ میں آپ کی زندگی میں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کی خلافت

میں اپنی برادری میں خرچ کرتا رہا۔ ایک دفعہ مال آیا اور عمرؓ نے مجھے بلایا کہ یہ مال برادری میں بانٹو۔ میں نے کہا میں نہیں لیتا۔

حضرت عمرؓ نے کہا لے لو تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔ میں نے کہا ہم مالدار ہو چکے ہیں اب اس کی ضرورت نہیں۔ لے جععلہ فی

بیت المال عمرؓ نے وہ مال بیت المال میں رکھ دیا (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61) طبع ممان

(4) اسی قسم کی اگلی روایت بھی حضرت علیؓ سے ہے کہ میں نے یہ خمس کا مال عبد نبوت میں تقسیم کیا پھر ابوبکرؓ نے مجھے والی بنایا جب

عمرؓ خلافت کے آخری سال بہت سا مال آیا تو ہمارا حق نکال کر مجھے بلایا کہ لے لو۔ میں نے کہا ہمیں ضرورت نہیں مسلمانوں کو

ضرورت ہے ان کو دے دیں۔ تو حضرت عمرؓ نے ان میں تقسیم کر دیا۔ (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 61 طبع حنائیہ ممان)

دوستو کیا سمجھے؟ اہل بیت عظام کو روٹی پتی مجتہدوں کی طرح دنیا دار نہ تھے حسب ضرورت لیتے رہے پھر اپنا حق اور مال سب مسلمانوں

کے لئے بیت المال میں واپس کر دیا یہ عاشقانِ جنت دنیا کی فضول بینگام آرائی ہے "کہ خلفائہ ثلاثہ نے اہل بیت کو اسوال سے محروم کر دیا"

اعتراض: 11۔ فاطمہ زہراؓ نے حضراتِ شیخینؓ کو بھی اپنے جنازہ میں شامل نہ ہونے کی وصیت کی۔ (رد منہ الاحباب)

الجواب: اسلامی اصول ہے کہ مسلمان کے حقوق میں ایک اس کے جنازہ میں شرکت، تدفین و تعزیت اور دعائے مغفرت کرنا

ہے۔ ہر کتب فکر کا مسلمان یہ عمل کرتا آرہا ہے۔ جنازہ کی اطلاع گھر گھر نہیں دی جاتی خود بخود پھیل جاتی ہے یا اعلان ہو جاتا ہے

میت والے پسند کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوں اس میں دشمنیاں کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ مخالف ترین تعزیت

کرتے ہیں۔ کسی مشہور شیعہ کا جنازہ ہوا اہل سنت کے سیاسی لیڈر بھی شریک ہوں تو تصاویر سے اخبارات بھر دی جاتی ہیں ریڈیو

ٹی وی سب کچھ دکھاتے اور بتاتے ہیں تو شیعہ بڑے خوش ہوتے اور زندگی بھر ناز کرتے ہیں۔ فریقین کی متفقہ حدیث ہے۔

(مشکوٰۃ و اصول کافی) کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ 1۔ باہم سلام کرنا، 2۔ معاذہ کرنا، 3۔ بیمار پر ہی کرنا

4۔ امانت کی حفاظت کرنا، 5۔ جنازہ و تدفین میں شرکت کرنا پھر 6۔ اس کا ذکر اچھائی سے کرنا۔ 7۔ بعض احادیث میں ایک

دوسرے کی دعوت اور بلا دے کو قبول کرنا ہے۔ ان اسلامی معاشرتی وحدت مسلمین کے خاص مسلک اصولوں کی روشنی میں شیعہ

بھائیوں سے میں پوچھ سکتا ہوں؟ کہ وہ مثالی جوڑے حضرت علیؑ و فاطمہؑ کو فوجوانان جنت کے سردار حسینؑ کو بظاہر معصوم کہہ کر بھی ان پر گناہوں مسلمانوں کی حق تلفیوں معمولی سی دینی رنجشوں سے دشمنیوں، غیبتوں، خالیوں، تمہروں بدزبانوں کی آہٹیں کیوں لگاتے ہیں؟ مانتا ہوں کہ ہر چھوٹے بڑے جاہل و عالم انڈین یا ایرانی و خراتی شیعہ کا یہی مذہب ہے اور ان کی یہی علامت ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے دشمنی تہرا کے بغیر نہیں پہچانے جاسکتے اگر یہ میری بات غلط ہے تو ہماری کتب تاریخ و سیرت سے نہیں۔ صرف اپنی کتب اربعہ سے صرف 100/100 احادیث ہی ایسی جمع کر دیں کہ یہ 4 اہل بیت کرامؑ

۱) تمام سیاسی مذہبی صحابہ کرامؑ میں مقبول و محبوب تھے اور ان صحابہ کرامؑ نے اہل بیت کی شان و محبت میں یہ ارشادات فرمائے ہیں (ب) اور یہ 4 اہل بیتؑ بھی بااخلاق، حقوق العباد میں کامیاب اور تمام نیک مسلمانوں، حضور ﷺ کے قریب ترین رشتہ داروں، ماؤں، پھوپھیوں، نانوں، چچوں، ماسوں، خالاؤں اور ان کی اولادوں سے محبت رکھتے تھے۔ اور ان سے عمدہ تعلقات میں یہ یہ صلح کن دشمنی سوز ارشادات فرمائے ہیں۔ آپ ایسے 100 ارشادات صرف اپنی کتب میں سے چراغ سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائیں۔ چھوٹا پھیلا نا ہمارے ذمہ کریں پھر دیکھیں نئی شیعہ ایک ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ آپ کے لٹریچر میں نرم گرم گالیوں، تمہروں کے فضائل کے سوا کچھ ہے نہیں اور شیعہ عقیدہ میں متعانی جوڑا کے سوا کسی کو جنت مل سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ اس جوڑے کے سوا ساری نیک مسلم دنیا اہل بیت کی معاذ اللہ دشمن ہے اور اہلبیت بھی (معاذ اللہ) سرکوں پر بے نماز جلوس خزانے والوں کے سوا بڑا داب ان نیک مسلمانوں کے (شیعہ عقیدہ) میں دشمن ہی ہیں جو دعا و نماز میں ان پر درود برا بھی پڑھتے۔ ادب سے ذکر کرتے سارے مسلمانوں کو ان کے محبت اور تابعدار ماننے اور کسی کا بھی لگہ و غیبت حرام جانتے ہیں۔

یاد رکھنا! کیا غضب کی بات ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا جنازہ ہورات میں ہی تدفین ہو سارا یہ قبرستان کو بھدہ نور بنادے جیسے خوالہ گذرا۔ مگر حضور ﷺ کی سب مسلمانوں کی محبوب ترین بیٹی خاتون جنت کا جنازہ ہو تو گھر کے صرف چند آدمی ہی شریک ہوں اور یہ جھوٹی خبر بتائی جائے کہ جی سب پر ناراض گئیں کسی کو جنازہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ دی نہ ملے کسی کو جنازہ کی اطلاع کی (معاذ اللہ) کیا متولہ کا جنازہ تھا جسے خیرہ دفن کیا گیا جو شیعوں کے بگڑے ہوئے بھائی خارجی کہتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ روضہ الاحباب والا کون ہے جو خاتون جنت کی اتنی نیکی کی روایت پیش کر رہا ہے۔ خواہ کوئی مشہور کتاب ہی یہ بتائے ہم نہیں مانتے کیونکہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ کا اسلامی جلال و تقویٰ اس سے مخدوش ہوتا ہے اور ان کی مسلمانوں کے ہاں غیر مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ یہی روانض اور دشمنان دین و اہل دین کی خواہش ہے اللہ ان کی خباثتوں سے ہر مسلم کو بچائے۔ روضہ الاحباب کے اسی ٹکسی صفحہ 610 پر ہے کہ آپ کی وفات رمضان 11ھ میں آپ کے چھ ماہ بعد ہوئی اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ 3 ماہ، 40 دن، 30 دن، 35 دن، 34 دن بعد پہلا قول ہی صحیح ہے آپ کی عمر شریف 28 سال تھی رات کے وقت جنت البقیع میں دفن ہوئیں آپ پر نماز حضرت علیؑ نے بقول بعض عباسؑ نے بروایت ابن سعد اور اصول کہ جنازہ

حاکم یا اس کا نمائندہ پڑھاتا ہے امام اول ابو بکر صدیقؓ نے پڑھایا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں (اس جمہورؓ اطلاع نہ دینے کی روایت پر حالانکہ ابو بکرؓ کی بیوی اسماء بنت عیسٰیؓ فاطمہؓ کو نبھانے والی تھیں تو کیسے آپؐ کو پتہ نہ چلا ہوگا) کہ دوسرے دن حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ دیگر اور اکابر صحابہؓ نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے عتاب کیا کہ تم نے ہم کو اطلاع کیوں نہ دی کہ ہم جنازہ کی سعادت پاتے تو حضرت علیؓ نے غور کیا کہ دیت کی بنا پر میں نے ایسا نہ کیا، محض بناوٹی بات ہے اور حضرت علیؓ وفا طمہؓ پر سبائی دشمنوں کی تہمت ہے۔

جعلی روایت نے حضرت فاطمہؓ کو بڑے بڑے نیکی کے کاموں سے محروم کر دیا
شیعہ کی اصول کافی جلد ۲ صفحہ 447 تا 490 باب ”مسلمانوں سے نیک برتاؤ واجب ہے“ سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں
سب ارشادات نبویؐ و جعفریؑ ہیں۔

- (۱) ساجد میں نماز پڑھو۔ ۱ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو، گواہی دو۔ ۲ جنازہ پڑھو لوگوں کو یہ سب کام کرنے ضروری ہیں۔
 - (۲) دین میں خوب محنت اور ۳ پرہیزگاری اپناؤ۔ جنازہ میں حاضری دو۔ ۴ بیمار پرسی کرو۔ ۵ لوگوں کے لئے دعویٰ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ کیا آدمی کو حیا نہیں آتی کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنا حق تو جتلائے اور خود پڑوسی کا حق نہ پہچانے
 - (۳) امام سے لوگوں نے پوچھا ہم ان لوگوں سے کیا برتاؤ کریں جو ہمارے مذہب پر نہیں۔ تو فرمایا اپنے اماموں کو دیکھو جن کے تم پیروکار ہو۔ تو دعویٰ کرو جو وہ کرتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ ان (مخالفوں) کی بیمار پرسی کرتے۔ جنازے پڑتے ان کے لئے یا ان کے خلاف گواہی دیتے اور بے ان کو امانتیں ادا کرتے ہیں۔
 - (۴) اے آل محمد! وہ ہم میں سے نہیں ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول نہ کرے اپنے ساتھی کی رفاقت کا حق ادا نہ کرے اور
 - (۵) امام باقرؑ نے فرمایا اپنے ساتھیوں کو بڑا جانو ان کی خوب عزت کرو۔ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ حسد نہ کرو، ۱۱ بخیل نہ بنو اللہ کے نیک اور خالص بندے بن جاؤ۔
 - (۶) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں تین آدمیوں کے حق پہچاننے سے سوائے منافق کے کوئی جاہل نہیں رہتا۔ (۱) اسلام میں ۱۲ بڑی عمر والا (۲) حافظ و ۳ عامل بالقرآن، (۳) ۱۳ امام عادل۔
 - (۷) بروایت علیؓ حضور ﷺ کا فرمان ہے جب تمہارے پاس قوم کا ۱۵ معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو۔
 - (۸) حضور ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی مسلمان بھائی کے گھر آئے ۱۶ تو دعویٰ ان کا امیر ہوتا ہے۔
 - (۹) جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بات (مثلاً معذرت ہی) سے بچا منہ موڑا اس نے اس کا چہرہ لو ج لیا۔
 - (۱۰) حضور ﷺ نے فرمایا اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کا ۱۸ پڑوسی اس کے نقصانات سے محفوظ نہیں۔ (صفحہ 490)
- ناتون جنت پر اپنے نانوں اور دیگر مسلمانوں نے دشمنی کی تہمت لگانے والے شیعہ نادان دوست ہی سوچیں کہ انہوں نے صرف

اپنی دشمنی کا مذہب چکانے کے لئے معصومہ محذورہ پر کتنے گناہوں کی تہمت لگائی اور کتنے نیک اعلیٰ کاموں سے محروم کر دیا؟

اعتراض: 12- حضرات شیخین نبی کریمؐ کی تجہیز و تکفین چھوڑ کر چلے گئے۔ الفاروق، روضۃ الاحباب، الامامۃ والیامۃ۔

الجواب: جھوٹا مخالف ہے۔ تاریخ پڑھنے والے شیعہ کو 100% پتہ ہے۔ کہ تجہیز و تکفین میں یہ حضرات موجود تھے۔ پھر لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کو اچانک حالات درست کرنے کے لئے لے گئے تو یہ حضرات حالات فوراً درست کر کے آگئے جنازہ ان کی نگرانی میں فوج در فوج صحابہ نے بیت عائشہ کے مختصر کمرہ میں پڑھا چونکہ خائن شیعہ کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا۔ اپنے لوگوں کو خوش رکھنا اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے کمال انتظام سے بڑی اکثریت والی قوم انصار کا پروگرام مہاجرین کی طرف کیسے پھیرا اور سب مہاجرین و انصار نے تھوڑی دیر میں بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ کیوں تسلیم کر لیا بس اسی حد سے 1400 سال سے شیعہ کا ردنا پینا جھوٹے مطاعن گھڑ کر تاریخ کو مسخ کرنا اور مسلمانوں سے الگ ایک فرقہ کو پال کر نسلہ مانتولیٰ و نسلہ جہنم (پارہ 5 رکوع 14) (قرآن و سنت اور اتفاق امت کو چھوڑ کر نئی راہ مخالفہ بنائیں چلنے والوں کو ہم جانے دیں گے جدھر جائیں اور پھر نہ بے ٹھکانہ دوزخ میں پھینکیں گے) کا مصداق بنا ہے۔ اللہ ان کی گمراہی مسلم دشمنی تشیع و اتفاقی سے ہر مسلمان کو بچائے شیعہ کا جھوٹ ملاحظہ ہو۔

طبقات بن سعد جلد 2 جز دوم صفحہ 61 میں ہے ”حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ کی تجہیز و تکفین میں شروع ہوئے تو ہم نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تو انصار نے آواز دی ہم حضور ﷺ کے ماموں ہیں ہمارا اسلام میں بڑا مرتبہ ہے۔ قریش (مہاجرین) بولے ہم تو حضور ﷺ کی قوم ہیں۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے (بطور سردار اور مرجع قوم) فرمایا: اے مسلمانو! ہر ایک قوم اس جنازہ میں شرکت کی دوسرے سے زیادہ حق دار ہے۔ تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر تم سب اندر چلے گئے تو کام خراب ہو جائے گا اور اپنے وقت سے لیٹ ہو جائے گا۔ خدا کی قسم اندر وہی جاسکے گا جسے (ضرورت کے لئے) بلا جائے گا۔ جب حضرت ابوبکرؓ کی نگرانی میں تجہیز و تکفین ہو رہی ہے۔ انصار کی جماعت کو اندر اس لئے داخل نہیں ہونے دیتے کہ دشمن کی وجہ سے کام میں خلل نہ آئے۔ تو اب ان کے متعلق یہ گمان کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔ ہاں انصار کے دوا دی اچانک حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو برائے مشورہ انصار کے بڑے میدان (سقیفہ بنی ساعدہ) میں بلا کر لے گئے اور وہ کھنڈ بھر میں کمال عقل مندی اور سیاسی تدبیر سے مسئلہ سلجھا کر خلافت کو انصار سے مہاجرین میں لے آئے۔ پھر تجہیز و تکفین اپنی نگرانی میں مکمل کرائی۔ اس کمال پر خراج تحسین پیش نہ کرنا اللہ ان کو جنازہ نہ پڑھنے کا جھوٹا طعنہ دینا دشمن اسلام کی ہی حرکت ہے مسلمان کی نہیں۔ کیونکہ تاریخ ابن خلدون میں ابن اشیر جزری میں ام التاریخ طبری میں اور قدیم و جدید سب تاریخوں میں یہی لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ مسئلہ سلجھا کر فوراً واپس آ گئے۔ جنازہ کا اہتمام کیا۔ پھر اگلے دن مسجد نبوی میں تمام مہاجرین نے بھی حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ نے بھی بخوشی بیعت کی۔ صرف یہ شکوہ کیا کہ سقیفہ کی پہلی بیعت میں ہمیں کیوں نہ بلایا گیا۔

کوئی ان کی امامت نہ کر رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے پہلی صف میں حضور ﷺ کے سامنے آپ کو یہ خراج عقیدت پیش کیا۔ ”ہم کو ابی دیتے ہیں کہ جو آپ پر دین اتارا گیا آپ نے پہنچا دیا امت کو نصیحت کی اللہ کی راہ میں خوب جہاد کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور رب کے کلمات پورے ہو گئے تو اللہ وحدہ لا شریک پر ہر کوئی ایمان لایا تو اے ہمارے خدا! ہمیں ان لوگوں سے بنا دے جو اس قول (قرآن) کی پیروی کریں جو آپ پر اتارا گیا۔ ہمیں قرآن کے ساتھ جمع کر دے تاکہ وہ ہمیں پہچانے ہم اسے پہچانیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر بہت شفقت کرنے والے مہربان ہیں ہم ایمان کا بدلہ یہاں نہیں چاہتے اور کوئی رقم نہیں خریدنا چاہتے۔ سب لوگ کہتے جاتے تھے آئین آئین پھر وہ نکل آتے اور دوسرا گروہ اندر آ جاتا اور وہ آپ پر درود و سلام پڑھتا۔ پہلے مرد پھر عورتیں پھر بچے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے آپ پر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے سلام پڑھا پھر بنو ہاشم نے پھر مہاجرین و انصار داخل ہوئے پھر اور لوگ گروہ گروہ آئے پھر جب مرد و فارغ ہو چکے تو پھر بچے صف در صف آئے اسی طرح پھر عورتیں آئیں۔ (ابن سعد جلد 2 صفحہ 69)

شیعہ دوست غور فرمائیں کہ ذکر جنازہ کے ان دو صفحات میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں تو کیا شیعوں کی طرح ہم بھی شوریچادیں کہ حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا حضرت فاطمہؓ نے نہیں پڑھا۔ دیکھا و کس کتاب میں لکھا ہے؟ یقیناً مہاجرین بنو ہاشم اور بائیس ہزار کے مرد و زن کے مجمع میں یہ جنتی جوڑا بھی ہو گا تو شیعہ بھائی کسی عام حاضری کے مجمع میں حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و معاویہؓ کا ذکر خاص نہ پائیں تو جھوٹا شور نہ مچایا کریں۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت پڑتی ہے کہ انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا یا جھنڈو ٹکٹیں میں شامل نہ تھے الامامۃ والسیاستہ والے رائے نشی نے یہاں جو کچھ لکھا ہے سب جھوٹ ہے حضرت خاتون جنتؓ کی طرف جھوٹی گالیاں شیخین سے نہ ملتا، ان کے سلام کا جواب نہ دینا، منہ دیوار کی طرف پھیر دینا، سب گناہ حضرت فاطمہؓ کے ذمے لگا دیئے۔

اعتراض: 14- حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی داڑھی پکڑ کر انہیں ماں کی گالی دی۔ (حیات الصحابہ صفحہ 23)

الجواب: جھوٹا بہتان ہے۔ ماں تجھے گم پائے۔ تو مرے تیری ماں مرے یہ اردو کی طرح عربی بول چال میں عادی ہے اس سے نہ بدو عا متصور ہوتی ہے نہ گالی۔ صرف ناپسند بات سن کر شکم اپنی خفگی کا اظہار کرتا ہے۔ پہلے بارہا گذر چکا ہے کہ مدینہ کے خطرناک حالات کے پیش نظر عام اہل مدینہ حضرت اسامہؓ کا لشکر روم کے ساتھ جنگ کے لئے بھیجے کو تیار نہ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ مصر تھے کہ ضرور بھیجوں گا۔ خواہ مجھے یا امہات تک کو درندے آ کر نوچیں کاٹیں (یہ بطور مبالغہ کلمہ ہے) لوگوں نے حضرت عمرؓ کو قاصد بنا کر پھر بھیجا۔ تو حضرت ابوبکرؓ کو بات چونکہ ناپسند تھی ان کی داڑھی پکڑ کر (جیسے حضرت موسیٰؑ نے ہارون کی پکڑی تھی القرآن) کہا تیری ماں تجھے معدوم پائے۔ رسول اللہؐ اسے بھیجیں اور کیسے میں روک دوں؟ جب حضرت عمرؓ لوگوں کے پاس آئے تو یہی جملہ کہا تمہاری ماںیں جھیں گم پائیں کہ تمہاری وجہ سے آج خلیفہ مجھ سے ناراض ہوا معلوم ہوا یہ لفظ گالی نہیں بطور عادی و کلام ہے۔ مگر انفی دشمن اسلام و اہل اسلام نے ابوبکرؓ کے پاس اس کمال استقلال کو گالی بنا دیا۔

مطالعن فاروقی

اعتراض : 15- حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی طرف ہذیان کی نسبت کی۔ (سر العالمین)

الجواب : پہلے سنا تھا۔ کہ سر العالمین رسالہ کسی رافضی نے لکھ کر حضرت امام غزالی کی طرف دقات سے پہلے منسوب کر دیا ہے آج اس کا عکس صفحہ دیکھ کر یقین ہو گیا کہ واقعی رافضی کا ہے صحابہ کے ادب و احترام کا اسے لحاظ ہی نہیں پورا صفحہ رافضی کے مذہب پر ہے۔ نقل و ترجمہ کو جی نہیں چاہتا۔ جھوٹے ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے

”محمد بن ابی بکر اپنے باپ کی دقات کے وقت اس کے پاس آیا تو باپ نے کہا بیٹے اپنے چچا عمر کو بلا دو تاکہ میں اسے خلافت کی وصیت کر دوں۔ تو وہ کہنے لگا ابا آپ حق پر ہیں یا باطل پر ابوبکر نے کہا حق پر ہوں تو وہ بولا آپ اپنی اولاد کے حق میں وصیت کریں آپ تو اپنے غیر کو یہ اقتدار دے رہے ہیں پھر یہ حضرت علیؓ کو اطلاع دینے گیا پھر ہوا جو کچھ ہوا۔ (صفحہ 12)

حالانکہ اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ ابوبکر کی زندگی میں یہ شیر خوار بچہ تھا تو دو سال یا چند ماہ کا ہو کر کیسے بولتا تھا۔ اور بڑوں کے پاس پیام رسالی کرتا تھا اور وہ بھی شیعہ عقیدہ کے مطابق کہ اقتدار کی وصیت اولاد کے حق میں کریں پھر وہ علیؓ کے پاس جاتا ہے۔ تختہ اثنا عشریہ میں سر العالمین کا رافضی کی کتاب ہونا رافضی کے کید نمبر 21 صفحہ 76 اردو میں لکھا ہے۔

اسی طرح حضرت امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم عقیدہ و اعمال و اخلاق اہل سنت پر جامع کتاب ہے اس میں تو یہ لکھا ہے ”صحابہ کرامؓ کی ترتیب و ارجحیت میں یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ کے بعد (اس امت میں) سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ سے اچھا گمان رکھے اور ان کی تعریف کرے جیسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان سب کی تعریف کی ہیں ان سب کی تعریفوں پر (آیات) احادیث صحابہ و تابعین کے آثار و اردوئے ہیں۔ جو شخص ان کا اعتقاد رکھے وہ اہل بیت میں سے ہوگا۔ سنت کا طاقتور تہمیدار اس کے ہاتھ میں ہے وہ بدعتی اور گمراہ قوموں سے جدا ہے ہم اللہ سے کمال یقین اور ثابت قدمی بردین کی اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اس کی رحمت سے دعا کرتے ہیں۔ ”وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی کل عبد مصطفیٰ“ (احیاء علوم الدین عربی جلد 1 صفحہ 128 طبع قاہرہ)

پھر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فلا ستفیموہ (کیا حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں پوچھو) پھر یہ عمر کا قول نہیں لیا تھا۔ اور حاضرین نے کہا انت اور عرف قرآن میں جبر کا معنی جدا ہوتا۔ چھوڑ دینا ترک کرنا لکھا ہے۔ قرآن میں ہے وَاَنْفَجَوْهُمْ هَبْرًا جَمِيلًا۔ ان کو چھوڑ دینے اچھی طرح چھوڑنا (منزل) القاموس الوحید صفحہ 1741 میں ہے ”هَبْرًا هَبْرًا“

الگ ہونا اور ہونا جسو فی مرضہ لی نفسہ کسی چیز کا شوق اور دلچسپی سے ذکر کرنا جسو انا چھوڑنا ترک تعلق کرنا ہا جَزْزَ ترک وطن کرنا ہجرت کرنا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہجر کے معنی جدا ہونے کے ہیں ہندیان اور بکواس نہیں۔ بکواس باب افعال سے خود بنا لیں تو ان کا مذہب ہے۔

الحاصل اس لفظ کی پھر معنی کی حضرت عمرؓ کی طرف بکواسی نسبت ردوافض کا اپنا عمل اور بغض کی بھڑاس نکالنا ہے۔

متعہ النساء پر سیر حاصل بحث

اعتراض: 16۔ حضرت عمرؓ رسول اللہ کے خلاف کرتے تھے۔ پھر بندش متعہ کا ذکر ان چھ کتابوں کے حوالے سے لکھا ہے۔
(المعنی لابن قدامہ زاد المعاد کتاب الادا للعیسوی تفسیر کبیر للرازی صحیح بخاری)

الجواب: یہ شیعہ کا انتہائی محبوب مشغلہ اور سب سے بڑا کار خیر تھا آگیا جس پر ان کو ناز ہے اسے ہی اپنے مذہب کی ترقی کا بزاز دینے جانتے ہیں۔ اور ایران و عراق میں ہر جگہ اس کا وسیع انتظام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو متعہ کئے کرائے اور ایمان لائے بغیر مرے وہ قیامت کے دن مشلہ شدہ (ناک و کانک زبانا کٹا) اٹھایا جائے گا اور دوزخ پھینکا جائے گا گویا جنت جانے کا سب سے بڑا کنکٹ یہی ہے۔ اس لئے شیعہ کی نماز کی چھوٹی سی کتاب ہو یا عقائد و کلام کی بڑی ہو ہر ایک میں متعہ کے فضائل اور طریقے درج ہوتے ہیں اس سے قبل کہ حضرت عمرؓ پر اس اعتراض کا جواب دیں۔ ہم علامہ مجلسی کے فضائل متعہ میں رسالہ عجالبہ حسنہ مترجم 1914 میں مطبوعہ لاہور کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

متعہ کی تعریف

یہ ہے کہ کوئی مرد و عورت جنسی تمکین کے لئے بغیر ولی اور گواہوں و عقد خواں کے خاص مقررہ جگہ میں وقت اور فیس مقرر کر کے معاہدہ کر لیں وقت ختم ہونے پر خود بخود تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ نان، نفقہ، مکان، وراثت، عزت کی حفاظت کسی چیز کی عورت حق دار نہیں۔ بقول امام جعفر

”کرا یہ دار عورت ہے چار سے کرو یا ستر سے کوئی پابندی نہیں“ (تہذیب الاحکام طوسی باب متعہ)

اسلام کی نظر میں یہ زنا بالرضاء ہے۔ عہد برٹش اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کار خیر کراتی تھیں آغاز پاکستان میں ہیرامنڈیوں میں اس کا رواج تھا۔ مگر صدر ایوب مرحوم پٹھان اور گورنر مغربی پاکستان نواب امیر محمد خان اعوان آف کالا باغ (اہل سنت کے دو حاکموں) نے 1960ء میں اسے بند کر دیا۔ ابھی تو ایک مذہبی طبقہ ان پر ناراض ہے۔ کاش کہ اکثریتی مسلمانوں کے سینئر افسروں کو یہ غیرت آئے کہ وہ خفیہ جنسی اڈے خلاف شرع سب حدنگامے اور قرآن و سنت اور ہر فقہ کے خلاف خود ساختہ مذہبی رسوم پر بد امنی و فساد کو بند کرائیں تاکہ پھر کوئی انہی شیم جامعہ خضہ دفریدہ جیسے اداروں کو تباہ نہ کرا سکے۔

صراط سے گذر جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ 70 ملائکہ کی ہوں گی دیکھنے والے کہیں گے یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء و رسل؟ فرشتے جواب دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت پیغمبر کو زندہ کیا ہے۔ اور وہ بہشت میں بے حساب داخل ہوں گے۔ (عجالتہ صفحہ 16)

متعہ کی دلالی بھی کارِ ثواب ہے

بالا حدیث نبوی کے آخر میں ہے یا علی برادرِ مومن کے لئے جو سعی کرے گا اس کو بھی انہی کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ ان سے جدا نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ ہر بوند کی تعداد میں ایسے فرشتے پیدا کرے گا جو تسبیح و تہلیل باری تعالیٰ بجا کر اس کا ثواب انہیں بخشیں گے (صفحہ 17)

عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے

حضرت سلمان، مقداد، عمار بن یاسر (ایسی حدیثیں ان کی طرف منسوب کر کے ہی شیعہ ان صحابہؓ کو مانتے ہیں) کی ایک لمبی حدیث میں ہیں

..... جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ فک پڑتے ہیں جب مرد عورت کا

بوسہ لیتا ہے خدا نے تعالیٰ ہر بوسہ پر انہیں ثواب حج و عمرہ بخشا ہے۔ جس وقت وہ عیش مباشرت میں مصروف رہتے ہیں۔

پروردگار ہر ایک لذت و شہوت پران کے حصہ میں پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے“ (عجالتہ صفحہ 15)

تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 میں شیعہ کی ایک مرفوع روایت یہ ہے

کہ جس نے ایک دفعہ متعہ کیا وہ خدا نے جبار کی ناراضگی سے مامون ہو گیا جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا

حساب ابراہ کے ساتھ ہوگا۔ جس نے 3 دفعہ متعہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا“

متعہ باز کا درجہ حضرات حسینؑ علیؑ و محمدؑ کے برابر ہے (معاذ اللہ)

شیعہ کی معتبر تفسیر منہج الصادقین جلد 1 صفحہ 176 پارہ 5 رکوع 1 میں ہے

”جو ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسینؑ کا درجہ پائے گا جو دو دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسنؑ کا جو تین دفعہ متعہ

کرے وہ حضرت علیؑ کا اور جو چار دفعہ متعہ کرے وہ میں محمدؑ (ﷺ) کا درجہ پائے گا“۔ (معاذ اللہ) اور جو

پانچ دفعہ کرے تو (شاید خدا کا درجہ پالے) اور تعالیٰ طوائف تو تمام سادات انہوں سے بڑھ جائیں گی

شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 493 میں ہے۔

(i) کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو دنیا سے متعہ کئے کرائے بغیر مرا۔ وہ ناک، کان کنائش میں اٹھے گا“

(۲) جو شخص متعہ کو برا جان کر میرا حکم متعہ نہ مانے پس وہ دوزخی ہے۔ خدا کی اس پر لعنت ہو جو میری مخالفت کرے وہ میری نبوت اور خدا کا منکر ہے۔

(۳) متعہ وہ کام ہے جو خدا نے دیگر پیغمبروں کے سوا صرف مجھے دیا جو ایک دفعہ متعہ کرے کرائے گا وہ بیشکی ہوگا (ورنہ دوزخی ہوگا)
(۴) متعائی جو واجب بیٹھتا ہے تو فرشتہ حفاظت کرتا ہے ان کی بات صحیح خدا ہوتی ہے۔ ہاتھ ہلانے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ہر برس سے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

محترم اقا رکنین سوچئے مذہب شیعہ نے زانیوں کے لئے ہجرتی کا کبسا خوشنما دفتر قائم کر رکھا ہے۔ اب پاکستان کے عیاش لوگ ہر قسم کے غنڈے، بد معاش، رشوت خور سود خور فلمی ستارے اور اداکار اس مذہب میں دھڑلے سے کیوں داخل نہ ہوں اور نہ سرت جلیوس نکالیں کیونکہ بلا عمل صالح لذت زنا کے ساتھ جنت خدا بھی مل جاتی ہے۔

مقصود تو یہ ہے کہ سیم تنوں سے وصال ہو مذہب بھی وہ چاہئے کہ زنا بھی حلال ہو

اگر کوئی میرا شیعہ دوست اس رسالہ متعہ کا خلاصہ پڑھ کر پریشان ہو اور اسے جھوٹ اور افتراء پر مبنی تن مانے تو یہ بھی یقین کر لے کہ سارا مذہب ہی غلط اور اہل بیت پر تہمت ہے۔ جس میں خدا کے ساتھ شرک نبی کے ساتھ امامت کا شرک اس کی سب زندقہ کی کمانی۔ صحابہ کرامؓ گھرانہ پاک اور تمام برادری کو تہرے اور گالیاں۔ جو آپ پڑھتے آرہے ہیں۔ ہی ہیں یہ اسلام کبھی نہیں ہو سکا۔ تمام کافروں کے مذاہب سے بڑھ کر کفر یہ مذہب ہے آپ چونکہ اپنا مال ایمان عزت و اکرام و مجتہدوں پر قربان کر دیتے ہیں تو ان سے کھل کر کہا کرو کہ میاں قرآن و سنت سے دین تو حید اور اعمال صالحہ سکھایا کرو اہل بیت کے اخلاق حسنہ کی روشنی ہم پر ڈالنا کر دین بے حیائی بے غیرتی کیوں سکھاتے ہو۔

حرمت متعہ اور سنی شیعہ روایات

ہم پہلے شروع میں قرآن پاک کی 5 آیات سے متعہ کا حرام ہونا بتا چکے ہیں جن میں خدا نے مسلم، کتابی، آزاد باندی، برعورت کے ساتھ نکاح کی یہ شرط لگائی ہے۔ مَحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسْلِمَاتٍ وَلَا فَتٰحِلٰتٍ اُنْهٰی (پارہ 5 کو ص 1) کہ دائمی شادی کر کے عورت کو پابند رکھنے والے ہوں صرف شہوت کا پانی نکالنے والے نہ ہوں اور وہ عورتیں بھی دائمی نیت سے خاوند کریں۔ چھپے یا رہنے والی نہ ہوں۔ اس شرط نے متعہ کی جڑ کاٹ دی کہ متعہ تو عارضی عقد اسی وقتی لذت کے لئے ہی ہوتا ہے۔ پارہ 18 اور 29 میں جب خدا نے بیوی باندی کے سوا پر جنسی تعلق کو ظلم اور حرام بتایا ہے تو متعائی داشتہ بھی حرام ہوئی کیونکہ لغت شرع اور عرف میں وہ بیوی نہیں۔ نہ اسے طلاق، عدت و رامت، مکان، نفقہ حفاظت عزت کی نعمت ملتی ہے۔ محفل و غیرت میں بھی متعہ حرام ہے۔ کیونکہ جیسے سنی شیعہ دائمی نکاح کے رشتے لیتے دیتے ہیں شیعہ بھی متعہ کا رشتہ لیتے دیتے نہیں کوئی مانگے تو لا پڑتے ہیں۔ ہاں خفیہ طور پر کوئی عورت متعائی یا رہنے والے تو شیعہ اسے قتل کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی عزت ناک کٹ جاتی ہے تو شیعہ دوست دوسرے کی

بہن بیٹی سے بھی اسی غیرت کا بلا کر سنا نہ کریں جیسے ایک چوہدری قسم کا آدمی مسلمان ہونے آیا تو کہا حضرت! یہ کام نہ چھوڑ سکوں گا۔ صحابہ کرامؓ گرم ہوئے تو پھر آپؐ نے فرمایا چپ رہو اور اس سے پوچھا کہ تم اپنی عورتوں سے یہ کام پسند کرو گے اس نے کہا نہیں تو آپؐ نے فرمایا دوسروں کی عورتیں بھی تمہاری بہن بیٹیاں ہیں۔ وہ صدق دل سے مسلمان ہوا اور ہمیشہ کے لئے زنا سے تائب ہو گیا۔ شیعہ دوست بھی عقل مند اور غیور ہیں۔ وہ بھی اس حرکت سے بچے دل سے تائب ہوں قرآن سے فرمان نبویؐ سے اسے حرام جانیں بطور قانون حضرت عمرؓ کے نافذ کردینے کے قانون کا احترام کریں اور ہمیشہ کے لئے مسلمانوں سے مل جائیں۔

شراب اور جوا بھی وقفہ وقفہ سے حرام ہوئے

اسلام کے حلال و حرام کے احکام دفعہ نہیں آئے رفتہ رفتہ اور وہ بھی زیادہ تر مدینہ طیبہ میں آئے۔ جوا، شراب کی زندگی میں جائز تھا مدینہ میں اسے ناپسند کر کے کچھ قدغن لگائی گئی۔ ”آپؐ سے شراب اور جوئے کا پوچھتے ہیں فرمائیے ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے نفع بھی ہیں۔ ان کا گناہ نفع سے بڑھ کر ہے“ (سورۃ بقرہ رکوع 27)

تو لوگ رکسنے لگے مکمل پابندی نہ تھی نشے کی حالت میں نماز پڑھی گئی اور مغیوم الٹ گیا تو بوقت نماز خاص پابندی لگ گئی“ (ہیروکس) پھر حضرت عمرؓ کے بار بار اصرار حرمت پر مکمل حرام ہونے کی یہ چوتھی آیت آئی

”اے ایمان والو! بلاشبہ شراب اور جوا اور پانے کے تیر۔ جو کم و بیش قسمت پر مال تقسیم کرنے کے لئے ڈالے جاتے تھے۔ (یہ سب) ناپاک اور شیطانی کام ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔ بلاشبہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوا کے ذریعے تمہارے دلوں میں عداوت اور کینہ ڈلوادے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اب بھی باز آؤ گے یا نہیں؟“ اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اور گناہوں سے بچتے رہو اگر روگردانی کرو تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمے تو کلمہ کھلا احکام پہنچا دینا تھا (سورۃ المائدہ، پارہ 7 رکوع 2)

اس آیت کے آنے پر سب لوگوں نے شراب کے مسئلے کو ڈال دیا اور گندی نالی کی طرح شراب بہتی تھی۔ تو جیسے اب ان گناہوں کا پہلا رواج و جواز منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح موقت نکاح جو ولی کی اجازت اور گواہ و نکاح خوان کی موجودگی میں عربوں میں جائز تھا۔ شیعہ اسے بھی منسوخ بھی منسوخ ہو گیا۔ اب شرابی جوئے باز پہلی آیتوں کو پڑھے کہ میں کر دوں گا۔ پہلی آیتوں سے اسے حرام نہیں مانتا تو وہ پاگل مسلمان نہ رہے گا۔ اسی طرح نکاح موقت اور متعہ پہلے جائز تھا۔ پھر 5 آیات سے اللہ نے اسے حرام قرار دیا حضور ﷺ نے بار بار فرمایا:

(1) مسلمانوں کی اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 767 میں باب ہے نفی رسول اللہ ﷺ عن نکاح المتعہ اخیراً

(2) پھر حضرت ثانیؓ کی یہ روایت ہے جو آپؐ نے ابن عباسؓ کو سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے متعہ سے اور پانچ گناہوں کے گوشت

خیر کے دن روکا ہے۔ (توپیلے کا جواز منسوخ ہوا)

(3) اگلی روایت خود ابن عباسؓ سے ہے کہ آپ سے متعہ النساء کا پوچھا گیا تو رخصت دی۔ (خاص حالات کے لئے جس سے شید اب نطفہ استدلال کرتے ہیں) تو آپ کے خاص شاگرد اور موافق عمرہ نے کہا کیا یہ انتہائی سخت حالات اور عورتوں کی کمی کے وقت نہ تھا تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔

(4) سلمہ بن اکوع کی روایت میں جس جواز کا حکم ہے تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں انہ منسوخ (بخاری جلد 2 صفحہ 767)
(5) بخاری و مسلم کی یہ متفقہ حدیث ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خیر کے دن حصۃ النساء سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 272)

(6) سلمہ بن اکوع کی یہاں بھی ایک حدیث ہے کہ آپ نے اوطاس کے سال تین دن صرف متعہ کی (مجبوراً) اجازت دی تھی۔ لم یلعنہا پھر اس سے منع کر دیا۔ (مسلم، مشکوٰۃ صفحہ 272) اب ایک ضدی مومن متعہ باز کہے میں تو یہ لت نہیں چھوڑوں گا حرم متعہ والی آیات و احادیث جو جواز کی تائید ہیں ان کو نہیں مانتا۔ تو یہ پاگل بھی جوئے شراب کو حسب سابق حلال جانے والے کی طرح منکر قرآن و حدیث اور کافر ہوگا۔

حضرت علیؓ نے بھی متعہ حرام قرار دیا

متعہ کی حرمت اور منسوخی پر کتب اہل سنت کی طرح کتب شیعہ میں بھی حضرت علیؓ سے یہ روایات مروی ہیں۔ جن کا ذکر علامہ طوسی نے الاستبصار فیما اختلف فیہ من الاخبار میں کیا ہے۔ اور ایسی 4 روایات کو بطور تقیہ کہہ دیا ہے۔

(1) حضرت زید بن علیؓ اپنے ابا اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاہلیہ و نکاح المتعہ (الاستبصار جلد 3 صفحہ 142) کہ حضور ﷺ نے گھریلو گدھوں اور عقد متعہ کو حرام قرار دیا ہے۔

ماحب کتاب علامہ طوسی التوفی 460 ہ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو ہم تقیہ والی جانتے ہیں کیونکہ یہ عام مسلمانوں کے مذہب کے مطابق ہے۔ سبحان اللہ۔ ایسی ہزاروں روایات جو کتب شیعہ میں مسلمانوں کے مذہب کے مطابق ہیں کس کس کو ذرہ جھوٹ اور تہذیب والی کہو گے؟ صفحہ 143 پر یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں "امام صادق نے فرمایا مومنہ سے متعہ نہ کرنا اور شریف خاندان کی عورت سے متعہ نہ کرنا۔ تو اسے ذلیل کر دے گا" اگلی حدیث نمبر 3 میں ہے کہ بدکار عورتوں سے متعہ میں کوئی حرج نہیں" یہی ہم مومن مسلمان اور شریف لوگ کہتے ہیں کہ جب امام نے مومنہ اور شریف عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا ہے تو بدکار مومن اور غیر شریف بدکار لوگوں کا بھی کام ہے۔ جس پر وہ فخر کرتے اور جنسی اڈے انگریزی لائسنس سے چلاتے آرہے ہیں

نمبر ابن عباسؓ پارہ 5 رکوع 1 مترجم اردو مطبوعہ لاہور جلد 1 صفحہ 256 پر ہے

35

”بائیاں خریدو یا اپنے اموال دے کر عورتوں سے شادی کرو مگر متحہ کا حکم منسوخ ہو گیا۔ (جو کسی بھی نوعیت کے ساتھ کسی کے لئے بھی جائز نہیں) اس طریقہ پر تم ان کو بیوی بنا لو مال دے کر نکاح کے علاوہ اور کوئی مستی کی صورت مت کرو اور نکاح کے بعد تم ان سے متبع ہو جاؤ (جناح کا فائدہ اٹھا لو) تو ان کو پورا مہر دیاں صورت میں اللہ تعالیٰ نے تم پر پورا مہر دینا فرض کر دیا ہے“

شیعہ کی پیش کردہ روایات کا مفہوم و جواب

(1) المغنی کے پیش کردہ جلد 10 صفحہ 46 پر ہے ”نکاح متحہ جائز نہیں“ متحہ کے تعارف کے بعد بیان مذاہب میں فرماتے ہیں متحہ ان بزرگوں کے ہاں حرام ہے۔ حضرت علیؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن زبیرؓ، علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں۔ امام مالک اہل مدینہ و عراق میں امام ابو حنیفہ، شام میں امام اوزاعی، مصر میں امام لیث، امام شافعی اور سب اصحاب حدیث حرام کہتے ہیں۔ امام زفر کہتے ہیں نکاح موقت (اجازت دلی اور گواہوں کے ساتھ) صحیح ہے۔ مگر وقت کی تعیین (شرط) باطل ہے۔ نکاح دائمی ہوگا۔

مسلم شریف سے حرمت متحہ والی روایات

پھر علامہ مغنی اس کے جواب یعنی منسوخ ہونے میں مسلم شریف کی یہ روایت پیش کرتے ہیں۔

(1) ربیع بن سمرہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے نکاح متحہ سے منع فرما دیا ہے۔

(2) حضور ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں متحہ النساء سے روک دیا۔

(3) ابن ابی عمرہ انصاری کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ ہم نے حضور ﷺ کے زمانہ میں متحہ کیا تھا۔ تو ابن ابی عمرہ نے کہا کہ شروع اسلام میں اس کی رخصت اس شخص کو تھی جو مجبور ہو جائے جیسے مردار دم منسوخ اور لحم خنزیر سے مجبوراً فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے پھر اللہ نے دین کو مضبوط کر دیا اور اس سے روک دیا۔

(4) پھر آگے ربیع بن سمرہ جھنسی کے خود متحہ کرنے پھر حضور ﷺ کے حرام قرار دینے کا ذکر ہے۔

(5) سمرہ جھنسی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے متحہ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ آج کے دن سے قیامت تک حرام ہے۔ جو آدمی کسی کو کچھ دے چکا ہو تو واپس نہ لے۔

(6) محمد بن علی (امام باقرؑ) اپنے باپ دادا اور حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ نے خیبر کے دن متحہ سے اور گمرلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(7) حضرت علیؓ نے سنا کہ ابن عباسؓ متحہ میں زہری کرتے ہیں۔ تو فرمایا اے ابن عباسؓ رک جاؤ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متحہ کو اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔

(8) امام باقرؑ راوی ہیں کہ حضرت علیؑ ابن عباسؓ سے فرما رہے تھے کہ حضور ﷺ نے متحدہ النساء سے اور گمراہ گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا۔ مسلم شریف کا باب حلت و حرمت متحدہ ختم ہوا۔ (مسلم جلد 1 صفحہ 453)

التعلیل روایات سے پتہ چلا کہ شیعہ ہر مسئلہ میں خیانت اور بددیانتی سے کام چلاتے ہیں۔ کہیں سے سوال لکھ لیتے ہیں اس کا جواب بھی نہیں لکھتے۔ منسوخ روایات کو جائز بنا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ پھر تاریخ کا کبھی ذکر نہیں کرتے۔ وہ اسی مسلم کی پہلی جائز بنانے والی روایات سے کچھ کا متحدہ کرنا کچھ کا نسخ و حرمت والی آیات سے بے خبر ہونا بتاتے ہیں۔ مگر پھر ان صحابہ کرامؓ کا اطلاع نبویؐ پا کر رک جانا یا اپنے موقف سے رجوع کر لیا ہر گز نہیں بتاتے۔ مسلم شریف کی پیش کردہ 8 تاریخ روایات آپ کے سامنے ہیں۔ مگر امام ثنیٰ ہو یا مصعب جوادی یا اور کوئی شیعہ تاریخ روایات کا ذکر نہیں کرے گا۔ جس سے حضرت عمرؓ نے حرمت کا قانون نافذ کیا اور نادانف بھی اطلاع پا کر رک گئے پھر کسی نے جواز متحدہ کا نام نہیں لیا۔ گویا سب صحابہ و تابعین کا حرمت متحدہ پر اتفاق ہو گیا ہے۔ اب اس کے خلاف کسی صحابی یا تابعی کی بات غلط اور شاذ ہوگی جس پر متبعہ شیعہ کے سوا کوئی عمل نہیں کرتا۔

آخر مزید وضاحت یہ کرتا ہے کہ یہ عقد موقت تھا۔ جو باقاعدہ گواہوں اور اجازت سے ہوتا تھا۔ عہد اسلام میں تا عمرۃ القضاء یا نزد خیر تک جائز تھا۔ اس کو 7ھ میں آپ نے حرام قرار دیا۔ مگر فتح مکہ اور ادھاس 8ھ کے وقت امیر جنسی حالات کے تحت صرف تین دن کی آپ نے مدت سے گھر سے دور رہنے والے صحابہؓ کو اس کی اجازت دی تھی پھر ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا اسے ہی جائز ہونا پھر حرام ہونا، پھر جائز ہونا پھر حرام ہونا۔ یعنی یہ دو دفعہ حلال ہوا اور دو دفعہ حرام ہوا سے بعض مورخین تعبیر کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں حرمت قطعی وہی غزوہ خبیر کے موقع پر تھی۔ 8ھ میں جواز صرف 3 دن خاص مجبوری کے تحت ہوا۔ باذن خدا و نبرہاک کو یہ امیر جنسی حکم دینے کا حق حاصل تھا۔ اسے جواز پھر جنسی حرمت سے تعبیر نہ کیا جائے۔ جن روایات میں جہۃ اللوداع میں اس کی حرمت کا ذکر ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ پھر دو سال حلال رہا۔ بلکہ بطور تاکید و تابدیر ہر اجتماع خاص کے موقع پر اس کی حرمت کا اعلان ہوتا رہا۔ هذا ما عندی (اللہ اعلم بالصواب)

دلائل صحابہ کو اس حرمت کی اطلاع نہ ملی تو انہوں نے عہد نبوت میں اپنے متحدہ کرنے کی خبر تو دی مگر نہ کرنے کا یہ حضرت عمرؓ کے نو آراء جنس سے چلا تو ہمیشہ کے لئے باز آ گئے۔ صرف ابن عباسؓ کی طرف جواز یا نرمی کا ذکر ہے تو وہ اسے خرد و خیر کی طرح مجبوری بتاتے بالآخر حضرت علیؑ کے بار بار جھڑکنے پر توبہ تاب ہو جاتے ہیں۔

حرمت متحدہ والی تفسیر مظہری سے روایات

مسلم شریف کی طرح تفسیر مظہری سے بھی شیعہ یہی خیانت کرتے ہیں کہ جواز کی ابتدائی آیات تو شور مچا کر ذکر کرتے ہیں۔ مگر پھر حرمت والی 20 روایات ہضم کر جاتے ہیں۔ مظہری کی چند روایات حاضر خدمت ہیں۔

(1) تفسیر ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں متحدہ حرام ہے۔ عدم جواز پر اجتماع منعقد ہے۔ اس میں سوائے شیعہ فرقہ کے کسی ملک و

مسک کے علماء کا اختلاف نہیں۔

(2) حرمت متہ پر دلیل یہ آیت ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں باندیوں کے سوا اپنی فروج کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان پر ملامت

نہیں۔ الخ

(3) مسلم میں سرہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو متحہ کی اجازت دی تھی اب اسے قیامت تک اللہ نے حرام قرار

دیا ہے۔ جس کے پاس متہ والی عورت ہو اسے نکال دے اور دیا ہو مال کچھ واپس نہ لے۔

(4) ابن ماجہ میں بسند صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا کہ حضور ﷺ نے متحہ کی اجازت دی تھی۔ پھر حرام قرار دیا خدا کی قسم

اب اگر کسی شادی شدہ نے متہ کیا تو پتھروں سے سنگسار کر دوں گا۔ (جوادی حضرت عمرؓ کے خطبہ میں حرمت نبوی کا ذکر نہیں کرتے

وہ خیانت کرتے ہیں)

(5) سلمہ بن اکوع کی روایت مسلم میں یہ ہے کہ آپؐ نے او طاس کے سال 3 دن رخصت دی پھر روک دیا۔

(6) حازی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے کچھ عورتیں دیکھیں جن سے ہم نے متحہ کیا تھا۔ تو ان کو دیکھ کر آپؐ کا چہرہ سرخ

ہو گیا۔ پھر خطبہ دے کر متہ سے منع فرمادیا۔ پھر اس دن ہم مرد اور عورتیں الگ الگ ہو گئے۔ ایسی حرکت کبھی نہ کی۔

(7) طحاوی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر فرمایا اللہ نے متحہ کو حرام اور برباد کر دیا۔

طلاق نکاح عدت میراث کے ذریعے (یہ چار کام راگنی عورتوں بیویوں سے متعلق ہیں متہ سے نہیں) بسند حسن دار قطنی کے لفظ یہ

ہیں۔ کہ اللہ نے متحہ کو طلاق نکاح عدت اور میراث کے ذریعے ختم کر دیا ہے۔ (مظہری جلد 2 صفحہ 272)

(8) حضرت عائشہؓ نے ابن عباس سے فرمایا آپؐ ملاحظہ فرمائیے۔

(9) عتقی نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابن عباس اس وقت تک نہیں مرے جب تک کہ جواز متحہ کے فتویٰ سے رجوع نہ کیا۔

(رواہ ابو عولہ)

(10) ابوداؤد نے تاریخ میں اور ابن المنذر رواہ النحاس نے عطاء بن ابی رباح شاگرد ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس نے

فرمایا کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ عَدَّتْ وَغَيْرَہُ کے ذریعے اسے خدا نے منسوخ کر دیا ہے۔

(11) عتقی وغیرہ نے ابن مسعود، ابوداؤد سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا متحہ کو آیت میراث نے ختم کر دیا

(12) ترمذی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ شروع اسلام میں ایک شخص عارضی طور پر کسی عورت سے سامان وغیرہ کی حفاظت

کے لئے عقد کر لیتا جب آیت اَلَا عَلَىٰ اَزْوَاجِهِمْ نازل ہوئی تو اب بیوی باندی کے سوا سب فرج حرام ہے۔

میں کہتا: وہ کہ ابن عباس نے ابن زبیر وغیرہ علماء سے مناظرہ کر کے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ جب حقیقت حال اور متحہ کا

منسوخ ہونا معلوم ہوا یہ بھی حکایت ہے کہ وہ حالت اضطراب اور سفر میں گناہ سے بچنے کے لئے یہ فتویٰ دیتے تھے۔

(13) ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں اور یہی نے سنن میں ابن عباس کے یہ لفظ لکھے ہیں۔ انا لله وانا اليه راجعون خدا کی قسم میں نے حلت کا فتویٰ دیا اور نہ سوائے مفسر کے کسی کے لئے حلال بتایا۔

(14) ابن جریج تابعی نے اس سے رجوع کر لیا تھا۔ ابن جریج سے ابو حسان نے یہ نقل کیا ہے۔

(15) صحیح مسلم میں ہے کہ متعدد دفعہ حلال و حرام ہوا پھر قیامت تک ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا۔

(16) اکثر مفسرین کہتے ہیں آیت سے متد مراد ہی نہیں بلکہ لَمَّا سَفَعْتُمْ بِهِ مَنَهُنَّ کا معنی یہ ہے کہ نکاح صحیح دائمی کے ذریعے جو تم نے نفع اٹھایا اور عورتوں سے جماع کیا تو ان کو مہر دے دو۔

ابن جریر منذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ استماع سے مراد نکاح دائمی ہے۔ جیسے اس آیت سے یہی مراد ہے اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو۔ (تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 274-275)

اس بحث کا خاتمہ محقق العصر امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سر فر از خان مفسر ۲۰۰۹ء کے ان دو حوالوں پر کرتے ہیں (۱) "حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت سعید بن جبیرؓ سے لَمَّا سَفَعْتُمْ بِهِ مَنَهُنَّ کے

بعد اِلیٰ اَجَلٍ مُّتَمَعٍ کی جو قرأت منقول ہے وہ قرآن نہیں ہے کیونکہ قرآن ہونے کے لئے متواتر ہونا شرط ہے۔ (اور یہ سیدہ قرأت متواترہ سے نہیں) اور حدیث نبویؐ بھی نہیں ہے کیونکہ یہ قرأت اس کا قرآن ہونا بتاتی ہے تو یہ آیت کی تفسیر ہوئی (اور تفسیر

نفس اور حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں) "نیل الاوطار جلد 6 صفحہ 148 (بحوالہ ارشاد الشیخہ از مولانا مفسر صفحہ 137)

(2) امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص التوتی 370ھ فرماتے ہیں۔

"ہمیں حضرات صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے محض اباحت متد

کا قول کیا ہو ہاں البتہ حضرت ابن عباسؓ نے مگر بعد کو ان سے بھی رجوع ثابت ہے جب ان کو حضرات

صحابہ کرامؓ سے تحریم متد کی متواتر خبریں پہنچیں۔ (احکام القرآن جلد 2 صفحہ 152)

دوسرا حوالہ زاد العادلا بن قیم جلد 2 صفحہ 184 کا ہے اس میں متد النساء کی اباحت پھر تحریم کا ذکر ہے۔ جس کی تردید اور تفسیح ہم

کر چکے ہیں۔ اسی صفحہ کے آخر میں ہے کہ (بالفرض عمر نے متد حرام کیا ہو) تو حضور ﷺ نے ہم کو خلفاء راشدینؓ کے قانون کی

حدی کی حکم دیا ہے۔..... اور اگر عمر کا تحریم کی نسبت اپنی طرف کرنا صحیح ہو تو یہ تو نہیں کہا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں جائز تھا

اور اب میں روکتا ہوں۔ اور اس پر سزا دوں گا۔ بلکہ حضرت عمرؓ یہ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے اسے حرام قرار دیا اور رد کا ہے۔

(زاد العادلا جلد 2 صفحہ 184 آخری سطر) پھر سرہ بن معبد کی اس روایت کو عبدالملک بن ربیع بن سرہ سے روایت قرار دے کر

اتنا قیم نے اس پر جرح کی ہے۔ کہ ابن معین نے ربیع پر کلام کیا ہے امام بخاری نے صحیح میں اس کی روایت نہیں لی باوجود یہ کہ اس

کی ضرورت تھی۔ تو اس صفحہ سے بھی اباحت متد کا شیعہ استدلال غلط ہوا حرمت متد ثابت ہوئی۔

تمتع حج سے منع کرنے کا حضرت عمرؓ پر الزام

اعتراض: 47- تیسرا حوالہ تمتع سے حضرت عمرؓ کا منع کرنا ہے مگر یہ شیعہ کی بددینی ہے کیونکہ حج تین طرح ہوتا ہے۔
 (1) مفرد حج۔ (2) قرآن یعنی ایک ہی احرام میں پہلے عمرہ پھر حج۔ (3) تمتع یعنی پہلے عمرہ کر کے احرام کھول دینا۔
 پھر ایام حج آنے پر حج کا یا احرام باندھ کر حج کرنا۔ حضرت عمرؓ ہوں یا سب اہل سنت تینوں کے جواز کے قائل ہیں۔ صرف افضل غیر افضل ہونے میں اختلاف ہے۔ ہم احناف حضرت عمرؓ کی طرح قرآن افضل کہتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں آپؐ نے عمرہ و حج کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔ اور قارن تھے۔ صحابہ کرامؓ تین قسم کے تھے جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا۔ اور کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا۔ اور کچھ نے صرف حج کا باندھا تھا۔ (بخاری جلد 1 صفحہ 212)
 حضرت عمرؓ خود عمرہ بار بار کرتے تھے۔ اسی عکسی صفحہ 213 جلد 1 زاد المعاد پر علامہ ابن قیمؒ روایات نقل کرتے ہیں۔

(1) اگر میں درمیان سال عمرہ کروں پھر حج کروں تو بھی تمتع ہو گیا۔

(2) اگر میں 50 مرتبہ حج کروں تو بھی عمرہ کروں گا۔

(3) حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرؓ سے راوی ہیں اگر میں سال میں دو دفعہ عمرہ کروں پھر حج کروں تو بھی میں عمرہ کرنے والا بن گیا
 (4) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے (تو ان کی یہ سوچ اور پروپیگنڈہ غلط ہے) میں نے آپؐ سے سنا فرماتے تھے اگر میں عمرہ کروں پھر حج کروں تو تمتع ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ بار بار (حضرت عمرؓ کی طرف سے) فرماتے ہیں۔ کسی آدمی کا حج پورا نہیں ہوتا جب تک تمتع (عمرہ) نہ کر لے۔ ہمارے شیخ (ابن تیمیہ) نے اس الزام کا جواب ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے تمتع حج کرنے سے بالکل نہیں روکا۔ بلکہ یوں فرماتے تھے کہ تمہارا پورا حج اور پورا عمرہ یوں ہوگا کہ ان دونوں میں فاصلہ نہ ہو یعنی الگ الگ مستقل سفر کر کے آؤ۔ تو حضرت عمرؓ نے سب سے بہتر طریقہ عمرہ اور طریقہ حج پسند فرمایا۔ (زاد المعاد جلد 1 صفحہ 213) جو مقامی لوگوں کے لئے تو اچھا اور آسان ہے۔ مگر درو والوں کے لئے اسی ایک سفر میں عمرہ و حج دونوں بجالانے کی فقہاء نے اجازت دی ہے۔

تاریخ کرام! آپؐ نے شیعہ کی بددیانتی اور بغض دیکھ لیا۔ کہ کتاب میں لکھا ہے کہ عمرؓ تمتع حج کے بار بار شائد ادا قائل ہیں۔ اور یہ دشمن عمر و دشمن اہل اسلام یہ عنوان باندھتا ہے ”حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا۔“ لعن اللہ علیہ (لکھنؤ) اسے غلطی یا گمراہی اس وجہ سے ہوئی کہ بعد میں صحابہ کرامؓ عمرہ کرتے احرام کھولتے تو یہودیوں سے دصال کے لئے خفیہ جگہیں جھاڑیاں وغیرہ ڈھونڈتے تھے۔ حضرت عمرؓ جیسے حاکم و منتظم کو یہ طریقہ اچھا نظر نہ آیا تو فرمایا تمتع کے بجائے تم قرآن کا ایک احرام ہی باندھ کر عمرہ و حج باندھ کر آؤ۔ یہودیوں کو بھی پریشان نہ کرو۔

۔ اتنی سی بات تھی جس کا افسانہ کر دیا۔

چنانچہ بخاری جلد 1 صفحہ 211 میں ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہم مسئلہ پہلے کتاب اللہ سے لیں گے وہ ہمیں حج و عمرہ پورا پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ **وَابْتَغُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ** (پارہ 2 رکوع 8) پھر ہم سنت نبی سے مسئلہ لیں گے۔ کہ آپ نے احرام باندھنا تو پھر کھولا نہیں جب تک کہ (عمرہ وحج) کی قربانی 10 ذالحجہ کو نہ کر لی۔

قاضی عیاض سے امام نوویؒ ناقل ہیں حضرت عمرؓ کا ظاہر کلام احرام حج تو ذکر عمرہ کر کے احرام کھولنے سے منع کرتا ہے۔ اس کی تائید اس سے ہوتی ہے ”میں (عمر) جانتا ہوں کہ حضور ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے عمرہ الگ کر کے احرام کھولا ہے۔ لیکن اب (تہجد کی کثرت کی وجہ سے) میں ناپسند کرتا ہوں کہ تم (احرام کھول کر) حجازیوں میں گھس کر کوئی مون منانے لگ جاؤ۔“

(شرح مسلم جلد 1 صفحہ 401)

اعتراض بر عمر کا تیسرا حوالہ کتاب الاوائل عسکری کا دیا ہے ہم اس کو نہیں جانتے کہ یہ کیسے ثقہ یا غیر ثقہ ہیں۔ مگر یہ عنوان ”سب سے پہلے حرام کرنے کیا“ غلط ہے۔ 20 احادیث کے خلاف ہے۔ جو ہم پیش کر چکے ہیں۔

چوتھا حوالہ امام رازی کی تفسیر جز تاسع کا ہے۔ یہ خود شیعوں کے خلاف ہے۔ جس میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ (شیعوں کے ان پر جموں نے الزام کی) اپنی صفائی میں فرماتے ہیں ”اللہ ان کو بر باد کرے میں نے مطلقاً حرام کے حلال ہونے کا فتویٰ نہیں دیا لیکن میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہ مجبور محض کے لئے ہے جیسا کہ مردار خون اور شراب (جان بچانے کے لئے) بقدر ضرورت استعمال کرنا جائز ہے۔ اب کوئی منہ کسی مجبور مرنے والے کو اجازت دے کہ کچھ کھاپی کر جان بچا لو تو وہ شیعوں کی طرح یہ عمر بھر ڈھنڈورا پیٹے کہ حضرت ابن عباسؓ نے تو سب امت کے لئے حرام حلال کر دیا ہے مگر یہ سعادت صرف شیعہ متعہ بازوں کو حاصل ہوئی ہے“ ظاہر ہے کہ یہ گمراہی ہی ہے۔

پانچواں حوالہ صحیح بخاری کا ہے اس کا جواب! اور رد مسئلہ کے آغاز میں اور لا تعداد احادیث میں ہم دے چکے للہ راجع الہ۔ **اعتراض: 18- سے 36۔** تک حضرت عمرؓ کے اخلاق و کردار پر رافضی کے نادر احوال ہیں۔

چند بین الاقوامی و اسلامی اخلاقی اصول

ان کا الگ الگ جواب لکھنے سے پہلے چند اسلامی اور بین الاقوامی اصول بیان کرنا ضروری ہیں۔ جن کی مخالفت بار بار یہ رافضی کر رہا ہے۔

- (1) پوری دنیا کا اصول ہے کہ کسی کے ذاتی معاملات کو دار اور اخلاق میں دخل نہ دیا جائے ورنہ ایسا شخص بد اخلاق کہلائے گا۔
- (2) بجز قانونی عدالتی کارروائی کے ایسے عیوب بیان کرنا اسلام میں بدترین جرائم ہیں۔ اگر یہ عیب اس میں واقعی موجود تھا تو اس کا اس کی غیر موجودگی میں بیان غیبت ہے جو حقوق العباد کا بڑا گناہ ہے۔ غیبت کرنے والے کو خدا نے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا بتایا ہے۔ اور اگر وہ اس کو لوگوں کے سامنے بے عزت کرنے کے لئے کہتا ہے تو یہ طعنہ ہے بڑا گناہ ہے۔ اور اگر جمہوری تاریخ

سے عیب کی تلاش لوگوں سے پوچھ گچھ کھود کر یہ سے گناہ جوئی قرآن وحدیث سے ملاحظہ استدلال کر کے عیب گیری کا ہنر اپناتا ہے تو ان دونوں گناہوں کا منہ پر عیب بیان کرنا یا عیب کی جستجو میں رہنا اس کو خدا نے لعنہ - حَقْمَزہ فرما کر دیل و بابرکت جہنم میں جانے والا بتایا ہے۔ (پارہ 30 سورۃ المزہ)

سوچئے ایسا دوزخی کیا مسلمان ہے؟ جب کہ وہ اس گناہ عظیم کو کارِ ثواب جانتا ہے تمام علماء کا مستفاد اصول ہے کہ گناہ کو حلال ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ عیب و گناہ اس میں ہے ہی نہیں پھر وہ اس کی شہرت کر کے اسے بدنام کرتا ہے تو یہ بہتان ہے جو سب جرائم سے بڑا جرم ہے۔ آج ہر دانشی یہ گناہ و حُر لے سے کرتا ہے

(3) ”کیا پدی اور کیا پدی کا شور یہ“ مثل مشہور ہے۔ جو ان لوگوں پر یوں لگ جاتی ہے جو چھوٹے ہو کر بڑوں کی عزت و ری اور حلے بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ سوچئے ہم مولویوں کی کیا اوقات ہے کہ ہم اکابر صحابہ کرامؓ۔ جماعت رسولؐ۔ اہل بیت و گھرانہ نبوی آپ کے قریب ترین رشتہ داروں میں طعن و تشنیع کرتے پھریں۔ خوب دولت کمائیں۔ اس سے بڑی کمینگی کوئی اور ہو سکتی ہے؟

(4) ایاز قدرد خود شناس کس کس پر سینکڑوں طعن کرتے، وجس ابو بکر عمر و عثمان و معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے آدمی دنیا تم کو فتح کر کے دی ایران و عراق ان کے ہی کفار سے چھڑائے ملک تم کو ملے ہیں۔ آج تیل اور سونے کی نہریں وہاں سے بہہ کر صرف شیعہ علماء و اکرین و مجتہدین کو دولت سے مالا مال کئے ہوئے ہیں۔ کیا تمک حرامی اور بد چلتی کی یہ انتہا نہیں

کہ اپنی غریب قوم کی عسیمتیں لوٹنے والے صرف ان فاقہ بین اسلام کی کردار کشی پر 1400 سال سے برا جہان ہیں۔ اور سینکڑوں کتابیں صرف ان پر گالیوں، تہمیدوں، سے بھرتے اور لکھتے آرہے ہیں۔ اور پاکستان اس جرم میں عراق و ایران سے بھی آگے ہے

(5) مانا کہ پیغمبر ﷺ کی آپ کے دل میں ذرا بھی عزت نہیں در نہ آپ کی بیٹیوں کے حلالی نسب پر آپ حملہ نہ کرتے کچھ بیویوں کو ایمان سے محروم کہہ کر آپ کے نکاح پر نہ لگاتے ”وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوْا“ خدائی قانون کو نہ جھٹلاتے تمام شاگردان رسول کو قیل کہہ کر آپ کو نہ کہ تعلیم اسلام سے خارج نہ جاننے منصفین کے ہسپتال میں علاج کے لئے سوا

لاکھ مریضوں کو تندرست (مومن جنسی) نہ کہہ کر ان کے ذہن کی باڑیاں ہی نہ نکلواتے محکمہ صحت ایسے ڈاکٹر و حکیم کو کیا سمجھے گا؟

(6) مانا کہ احترام رسول شیعہ کے دل میں نہ ہونے کی وجہ سے خرنبی، نسبتی باپ حضرت عمرؓ کی وہ عزت بالکل نہیں کر سکتے مگر آپ کے بقول حضرت علیؓ کا احترام تو آپ کے دل میں ہے۔ کوئی شیعہ حضرت علیؓ کے کسی بیٹے، بیٹی، داماد، بہو، خسر، ساسا، سالے، سالی اور کسی شیعہ علی ساقی پر تنقید کرتا تو دیکھے؟ لکھنؤ سے لبنان تک اس کے کفر کا نفوزی فوراً آجائے گا۔ تو حضرت عمرؓ بھی داماد علی المرتضیٰ ہیں۔ مذہبی تاریخچی تمام کتب شیعہ اس سے لبریز ہیں۔

دیکھئے صرف شیعہ کی سب سے بڑی مستند کتاب فروغ کافی ابواب النکاح کہ ام کلثوم بنت فاطمہ حضرت عمرؓ سے بیاہی گئیں۔

کم از کم اس رشتہ کا ہی لحاظ کرتے اور یوں بکواسات سے حضرت نبیؐ و علیؓ اور سب مسلمانوں کا دل نہ دکھاتے۔ کیا کسی شیعہ

کتاب میں لکھا ہے "کہ جب تک اصحاب رسول پر تمہارے کہ نہ جاؤ گے تمہارا حقہ مقبول نہ ہوگا"

حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ کی خوب تعریف فرمائی

(۶) حضرت عمرؓ کی بدگوئی از شیعہ سے یہ معلوم ہوا کہ شیعہ حضرت علیؑ کو بھی اندر سے نہیں مانتا نہ آپ کا احترام کر سکتا ہے؟ اور نہ وہ حضرت علیؑ کا یہ فرمان۔ دلیل بر عمر کے ایمان۔ کو تو ضرور مانتا جو ان کی قرآن سے بھی مقدس کتاب نبیؐ البلاغہ میں موجود ہے۔ حضرت عثمانؓ سے پہلے ایک خلیفہ (حضرت عمرؓ) کے متعلق فرمایا:

(۱) "خدا یا نکال شخص کو کار گذاریوں کی جزا مرحمت فرما۔ اس نے کچی کو سیدھا کیا۔ ۱۔ مرض کا علاج کیا۔ ۲۔ فتنہ فساد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ۳۔ سنت کو قائم کیا۔ ۴۔ پاک دامن اور کم عیب دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ۵۔ دنیا میں ان اچھائیوں کو پالیا اور بے شر سے آگے نکل گیا۔ ۶۔ خدا کی اطاعت کا حق ادا کیا اور ۷۔ کما حقہ خدا سے ڈرتا رہا۔ اور ۸۔ لوگوں کو ایسے چھوڑا کہ وہ دہرا گندہ ہو گئے جس میں گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کر سکتا۔ (نبیؐ البلاغہ صفحہ 649 خطبہ 226 طبع لاہور)

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

(۲) نیز فرمایا "حضور ﷺ کے بعد مسلمانوں کے حاکم (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) ایسے بنے کہ خود بھی شریعت پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی شریعت پر ثابت قدم رکھا یہاں اسلام نے اپنا سینہ زمین پر ٹیک دیا" (یعنی وہ خوب مستحکم و مضبوط ہو گیا کہ ایران و روم جیسی ہر طاقتیں بھی اس کے آگے سرنگوں ہو گئیں) [نبیؐ البلاغہ آخر اقوال]

میرے شیعہ دوستو! خدا و رسول اور قرآن و سنت کو نہیں مانتے تو نہ مانو تمہاری قسمت۔ مگر جس ہستی کی مظلومی کا دھندلہ رو پیٹ کر خوب دولت کھاتے ہو اسے ہی تو اپنے مذہب کا پہلا ہادی مان لو۔ وہ اپنی خلافت کے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر پہلی خلافتوں پر تبرہ اور ان خلفاء کے شاندار ایمانی کمالات پر خزانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ اب تو ان خلفاء ثلاثہ کو سچا مان لو۔ بدگوئی چھوڑ دو۔ اور حضرت علیؑ سمیت 4 یا ۵ خلفاء راشدین کو برحق مانو۔ اور اتباع کر کے سیدھے جنت پہنچو۔ قدیم نسخوں میں آیت استخلاف اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے نام تک ان خطبوں میں تھے۔ مگر بعد کے شیعوں نے تحریف قرآن کی طرح نبیؐ البلاغہ میں بھی تحریف کر دی۔ جیسے ٹکٹ وغیرہ کے شیعہ آج بھی شد و سے کئی مسلمانوں کو قتل کرا کر یہ مطالب کرتے ہیں کہ سکول و کالج کی تمام نصابی کتابوں سے خلفاء راشدین اور اہمبات المؤمنین و صحابہ کے نام تک نکال دو۔ ان آغا خانوں نے اب ہندو لیڈروں کے نام تک گھوڑائے ہیں۔ آج کے شیعہ ان خطبات کا مصداق خلفاء ثلاثہ کو نہیں مانتے تو وہ کون ہیں نہیں بتا سکتے ہمیں بھی نہیں معلوم۔ شاید ان کے خیال میں یزیدؓ و شاہ ایران ہو جس نے حضور ﷺ کا نام مبارکہ پہاڑ دیا اور پھر آپ کی بددعا سے فاتح ایران حضرت عمرؓ نے اس کی حکومت کو پہاڑ دیا تھا۔ شیعہ اپنے اس مظلوم آقا پر بہت ٹمکن ہیں۔ اس لئے حضرت عمرؓ کی تو خوب مذمت کرتے ہیں مگر ہماری زبان سے اس کا نام مبارکہ کو پہاڑ ماننا برداشت نہیں کر سکتے۔ اسی شاہ ایران یزیدؓ کی بیٹی شہر بانوں باندی بن کر دربار عمرؓ میں

میں پہنچی۔ حضرت عمرؓ نے خود لی نہ اپنے بیٹے کو دی حسینؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا ایک پسند کر لو۔ اس نے حضرت امام حسینؑ پر ہاتھ رکھا۔ زین العابدینؑ کی ماں بنی۔

اسی طرح بقول مجلسی درجہ الامین حالات ائمہ 7 اماموں کیمائیں اور بیویاں ایرانی باندیاں ہی تھیں۔ آج ہر جہتی، جنسی، بھگتی، کڑی 7 اماموں کے ایرانی نانوں پر تو فخر ہے۔ کسی کی بیوی بیٹی داماد خسر و خوشدامن وغیرہم کو برا نہیں کہہ سکتا۔ 1972ء میں 3 ہزار سالہ جشن شہشایہ منانا ہے مگر ہائے حسینؑ کے نانا محمد عربیؐ کے ہر رشتہ دار پر تہرے پڑھتا ہے کیا اب بھی ان کے دشمن رسول اور منکر اسلام محمدیؐ ہونے میں کوئی شبہ ہے؟ 58 ممالک مفتوحہ میں سے صرف اس کو یہ مذہب ملا ہے۔

حضرت عمرؓ کا سادات پر احسان

چونکہ اس کی قیدی بیٹی شہربانوؑ حضرت عمرؓ نے اپنے محبوب علیؑ کے بیٹے امام حسینؑ کو دے دی اور اس سے اور اس کی نسل ایرانی قیدی باندیوں سے امام زین العابدینؑ سے لے کر بارہویں امام العصر مہدیؑ تک 7 امام حدی پیدا ہوئے ملا باقر علیؑ مجلسی ایرانی نے ان 7 باندیوں کا 7 اماموں کیمائیں ہونا نام لے لے کر سن پیدا نش کے ساتھ جلاء العین میں بڑے فخر اور تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ شیعہ حضرات سے 100 سوالات میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ شاید عربی فاطمی نسل کی آزاد سادات کا حسن و جمال اور قد و حمان ایرانی باندیوں سے کم ہوگا کہ ہر امام نے ان کو تو ماں اور بیویاں مان لیا۔ مگر فاطمی سیدانوں کو اس شرف سے محروم ہی رکھا۔ آج ہر سید اور شاہ جمال کو ایرانی نسل: دے اور شاہ ایران کو نانا ائمہ ماننے پر فخر ہے۔ اس نانا کے کسی رشتہ دار مرد و عورت کا کوئی گتہ یا لعنت و تبرا کسی شیعہ کتاب میں نہیں۔ ہر رشتہ دار پر تہرے کا یہ تحفہ صرف بائے نانا حسینؑ والدہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا و ذوالجہا و علیہا کے مقدر میں شیعوں کی طرف سے آیا۔

۔ تفویر تو اسے چرخ دوران آفرو

آج آپ ہر سید سے پوچھئے کہ میاں! حسینؑ کے نانا جی کے تو ہر رشتہ دار ابو بکر و عمر و عثمانؓ تک کو برا کہتے ہو۔ حالانکہ حضرت ابو بکرؓ امام باقرؑ کی بیوی فاطمہ اور حضرت صادقؑ کی ماں کے نانا ہیں۔ حضرت عمرؓ خسر و خیر داماد علیؑ ہیں۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورینؑ اور امام حسنؑ کے سرپرست ہیں۔ مگر اس اپنے قریبی ایرانی نانا کو اور اس کے کافر رشتہ داروں کو برا کیوں نہیں کہتے؟ حالانکہ تمہارا حلالی اور واقعی سید ہونا صرف اس سنی عقیدہ سے ہوگا کہ یہ خلفاء برحق تھے۔ ان کی جنگیں کفار سے جہاد تھیں۔ باندیوں کی اولاد ہیں تبھی حلالی تھیں اور تم حلالی ہو اور اگر تم قرآن و سنت کی طرح فرمان علیؑ کو بھی جھوٹا کہتے ہو خلفاء ثلاثہ کو کسی برحق نہیں مان سکتے تو اپنے آپ کو حلالی تو نہ کہو غیر حلالی اور ایران کے غلام بنے رہو۔ ان کے کہنے پر عربی فاتح مسلمان اور حضور ﷺ کے رشتہ دار، دل کو برا کہتے رہو۔ خدا نے جہنم کو بھی تو مجربا ہے۔ اللہم لا تجعلنا منہم اتنی صراحت کے بعد مناسب تو نہیں کہ ان نفحات کا جواب لکھا جائے۔ کیونکہ وَإِذَا أَخَذَ مِنْهُمْ الْبَيْهَاتُ قَالُوا سَلَمًا۔ ”جواب جاہلاں بود خاموشی“ پر ہم ہی نے عمل کرنا ہے۔

عمر حضرت علیؓ و حنینؓ کے گھر آنے والے مسلمان مہمان ان نام نہاد سرکان علی دکلاب حسین کو درہ فاروقی نہ دکھائیں تو یہ بھاگتے نہیں کچھ کہنا کافی سمجھا ہے۔

اعتراض: 19- حضرت عمرؓ کتاب و سنت کے مطابق عمل نہیں کرتے تھے کہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہ جانا۔

الجواب: دو طالب علموں کو کبھی مسئلہ معلوم نہیں ہوتا اور وہ اپنی سوچ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ تو اس پر اعتراض ایک جاہل کی کرے گا حضرت عمارؓ و عمرؓ دونوں جنبی تھے۔ حضرت عمارؓ پوری طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے کہ بدن کے روئیں روئیں میں مٹی لگ گئی۔ اسے تیمم کا طریقہ جانا۔ حضرت عمرؓ نے بڑی ناپاکی کے لئے مٹی کو مسطراور تیمم کو کافی نہ جانا۔ جب دونوں نے حضور ﷺ سے جا کر مسئلہ پوچھا تو آپ نے دونوں کی غلطی کا ازالہ کر دیا۔ کہ تیمم دونوں ناپاکیوں کے لئے کافی ہے۔ اور طریقہ دونوں کے لئے یکساں ہے۔ کہ صرف پاک مٹی پر تیمم کی نیت سے ہاتھ مارے جائیں پھر نہ اور کہنوں پر خوب لے جائیں۔ آدی پاک ہو جائے گا۔

اعتراض: 20- حضرت عمرؓ منافقین میں سے تھے۔ (روایت مقدمہ فتح الباری)

الجواب: حضرت حذیفہ ابن الیمانؓ کو حضور ﷺ نے منافقین کے نام بتادیئے تھے۔ کمال خدا خونی اور تقویٰ سے حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ سے پوچھ لیا کہ میں تو ان میں سے نہیں؟ تو اس نے کہا آپ نہیں لیکن خدا کی قسم اور کسی کو یہ نہ بتاؤں گا یہ خدشا ایسا ہی ہے کہ کہ سنی شیعہ (کافی) کی کتابوں میں ہے۔ کہ ایک صحابی حضرت حذیفہؓ نے کہا حضرت میں تو منافق ہو گیا ہوں کیسے؟ جب آپ کی محفل میں ہوتا ہوں گویا جنت میں ہوں۔ جب گھر جاتا ہوں تو حالت اور ہو جاتی ہے۔ فرمایا ان ذالک لصریح الایمان یہ فکری تو عین ایمان ہے۔

قرآن کی سورت دھر میں ہے اور بقول شیعہ یہ اہل بیت کی شان ہے۔ "ہم اپنے رب سے اس دن کا خوف رکھتے ہیں۔ کہ بہت ادا والا سخت ہوگا کہ تو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچالے گا۔ اور تازگی و مسرت عطا فرمائے گا" اصحاب رسول کے دشمنوں کو یہ دولت ایمان اور اس کے چھین جانے کا خطرہ کہاں نصیب۔ (چور ڈاکو سے تودہ ڈرے جس کی جیب بھری ہو) جو صحابہ رسول کو بے خوف کہہ کر ان جیسا ایمان نہیں لاتے۔ (پارہ 1 رکوع 2) ان کا چندہ بند کراتے ہیں تاکہ یہ بھاگ جائیں۔ (پارہ 28 رکوع 13 سورۃ منافقون) بس ہم ہی مومن ہیں مومن ہیں (پارہ 1 رکوع 2) ایسے سب مسلمانوں کے دشمن منافقوں کا خدا نے یہ ٹھکانہ بتایا ہے۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَیْۤی الدَّرَکَ الَّذِیۡلُ مِنَ النَّارِ (منافقین دوزخ کے گہرے کونوں میں ہوں گے) قرآن آخرت اور خدا خونی سے ائمہ اہل بیتؑ بھی ایسا کہہ دیتے تھے۔ مثلاً امام چہارم حضرت سجادؑ فرماتے ہیں۔ شیطان نے میری باگ بدگمانی اور ضعف ایمانی کی طرف پکڑ لی ہے اور میں اس کی بدترین مجاورت۔ جو مجھ سے ہے۔ اور میرا نفس جو اس کا انصار ہے اس کی (اے اللہ تجھ سے) شکایت کرتا ہوں۔ (صحیفہ کاملہ بحوالہ تحفۃ شامیہ صفحہ 356 طبع کراچی)

اعتراض : 21- کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ کبھی مجبوری سے ہوتا ہے۔ اس ٹنکی منہ پر ہے کہ کبھی آپ ایسا کرتے تھے۔ اور صحابہ بھی مگر عذر کے بغیر آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے بھی سختی سے اس کی نفی کی۔ حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر پیشاب تو نہیں کیا۔ اتفاقاً یہ کہا۔ البول فانما احسن للذہب کھڑے پیشاب کرنا ذہب کا ستر ہے۔

اعتراض : 22- یہ حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط بتانے والے پر دنیہ سرخو رشید احمد آف دہلی حضرت عمرؓ کی تعریف کر رہے ہیں ”اہم امور میں وہ (عمرؓ) مشورہ کرنا یا مختلف نقطہ بآئے نظر معلوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہؓ سے رجوع کر لیتے تھے۔ (مطبوعہ) Dictator نہ تھے جیسے رافضی کہتے ہیں) ان کا اجتہاد آزاد اور باجرات تھا وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک استہال کر لیتے تھے۔ چاہے ایسا کرنے میں سنت رسول اور عمل صدیق کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی۔ اگر حالات کا تقاضا ہوتا تو وہ قرآن کے ضابطوں کو بھی نظر انداز کر دیتے تھے۔ مثلاً انہوں نے منثورہ غلاظت کو عاز یوں میں بانٹنے کے بجائے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے وقف علی السلیمین کر دیا۔ میسوپوٹامیہ کے عیسائیوں سے دوہری زکوٰۃ وصول کی جبکہ زکوٰۃ بموجب قرآن صرف مسلمانوں پر واجب تھی۔ (دو ٹنکیں دو جزئیہ دینا اپنی تو حسین جانتے تھے۔ تو عمرؓ نے کہا اتنی رقم مسلمانوں کی زکوٰۃ والی رقم ذیل جان کر دے دو دو دینے لگے تو کیا حاکم ایسا نہیں کر سکتا؟) اور مجھو کے مظلوم غلاموں کا چوری کی سزا میں ہاتھ نہیں کاٹا حالانکہ قرآن میں چور کی سزا مطلقاً قطع ید مقرر کی گئی ہے“

ہم نے من و عن پوری قائل اعتراض عند اشیعہ عبارت نقل کر دی ہے۔ اب دنیا کے قانون دان ملکی معیشت اور حالات زمانہ کو درست رکھنے والے حکمران بتائیں کہ عمرؓ نے کون سی بات غلط کی پھر چیف جسٹس حضرت علیؓ اور آپؐ کی کابینہ نے عمرؓ کو ان غلطیوں سے کیوں نہ روکا؟ یہ جرأت زندانہ صرف اس چوڑے کے مقدر میں آئی جو رات دن مطاعن صحابہؓ کی دلدل میں پھنسا رہا تھا ہے۔ جبکہ آج بھی ہائی کورٹ، سپریم کورٹ ملکی اور قومی مفاد میں ایک دوسرے کے خلاف فیصلے کرتے رہتے ہیں۔ ملکی اور قومی مفاد میں اسی اجتہادی اختلاف کو حضور ﷺ نے امت کے لئے رحمت بتایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے حضرت حسنؓ و حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ سے اپنے اپنے زبانوں کے حالات کے مطابق ایسے اختلاف کئے ہیں۔ کسی مسلمان نے بھی ان خلفاء راشدینؓ کے فیصلوں پر خط و اعتراض نہیں کیا صرف ہمارے افسردہ کاچیتا فرقہ ہر کسی پر برستا آ رہا ہے۔ سنت رسول یا ضابطہ قرآنی کی مخالفت پر دنیہ سر کی اپنی تعبیر ہے۔ قرآن و سنت کی فہم اور اجتہاد میں حضرت عمرؓ پر دنیہ سر سے زیادہ اعظم تھے۔

اعتراض : 23- حضرت عمرؓ نے بحالت روزہ جماع کیا۔ (کنز العمال)

الجواب : جب روزہ نام ہی دن میں کھانے پینے جماع سے رکھنے کا ہے۔ تو کیا جماع سے روزہ افطار نہیں ہو سکتا؟ حضرت عمرؓ نے دور اندیشی سے اگر اس کا جائز ہو یا مکمل یا تو کوئی ساجرم کیا۔ جب کہ وہ عہد نبوت میں کئی ایسے کام کرتے تو قرآن ان کی تائید

کر دیتا۔ اس یہ واقعہ بادل کے دن کا ہے۔ حضرت عمرؓ کو سنا ہے کہ شام جان کر روزہ افطار کر دیا پھر سورج نکل آیا اور نادم ہوئے۔ حضرت علیؓ وجود تھے تو فرمایا (جنت طارا) تو نے جماع حلال سے روزہ افطار کیا (دویم مکان یوم۔ اس ایک دن کی غلطی سے افطار کے بدلے اور دن قضا کرنی ہوگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے علیؓ آپ کا توئی سب سے بہتر ہے۔

(ابن سعد) عکسی صفحہ 1327 جلد 4 کنز العمال۔

اعتراض: 24۔ حضرت عمرؓ نے ایک منحل میں شراب پی (کتاب الامارم)

الجواب: کہو اس محض ہے کہ کچھوروں کے شربت کو شراب بنا دیا ہے۔ اسے عربی میں غبیز کہتے ہیں۔ اس شربت کی بناوٹ ہوں ہوئی ہے۔ کہ کچھوریں جیسے کرا ایک گھڑے منگے میں عرب ڈال دیتے تھے۔ دو صبح بیٹھا شربت بن جاتا تو اسے پیتے اسے کسی نے شراب نہیں کہا۔ جیسے آج بھی ہم انگور، آم، سیب، مالے وغیرہ کا جوس نچوڑ کر پانی میں ملا کر پیتے ہیں۔ ہاں یہ کچھور کا شربت کچھو دن پڑا ہے یا خاص مقدار میں گاڑا ہو اور اس میں نشہ کی حالت پیدا ہو جائے تو وہ غبیز شراب کہلاتا ہے۔ اس کی نرم و گرم کیفیت کے لحاظ سے اس میں اختلاف ہے کہ وہ کب شراب اور حرام کہلاتا ہے۔ اور کب شربت اور حلال کہلاتا ہے۔

یہاں کتاب الامارم امام محمد جو مختصر مگر قدیم ترین حدیث نبوی کی کتاب ہے۔ اس میں غبیز شربت بلا نشہ کے باب میں لکھا ہے۔ ایسی روایات ذکر کرنے کے بعد امام محمد بار بار فرماتے ہیں قال محمد هذا قول ابی حنیفہ، وہ ناخذ

بہر حرام ہونے والی صورت کے متعلق آخر صفحہ میں فرماتے ہیں ہم یہ مسئلہ نہیں مانتے کسی کے لئے جائز نہیں کو وہ غلام پئے مگر اس وقت کہ وہ بہت گاڑا ہو کہ نہت بن جائے دو تہائی خشک ہو جائے وہو قول ابی حنیفہ (کتاب الامارم صفحہ 147)

اعتراض: 25۔ حضرت عمرؓ بعد اسلام بھی یہ پیتے تھے۔ (المستطرب)

الجواب: یہ بھی آپ کی بددیانتی ہے۔ قطعی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے جب آیت حرمت آگئی تو اسی عکسی صفحہ پر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا انتہینا انتہینا ہم باز آگئے باز آگئے

اعتراض: 26۔ حضرت عمرؓ اپنے والد کی طرح بدکلام بد مزاج اور تشدد پسند تھے۔ (معاذ اللہ) سرکاری خطوط

الجواب: غیر عالم اور غیر محتاط پر دوسرا ایسی تعبیر بغیر بدعتی کے کر دیں تو رافضی کو بدعتی سے یہ غیبت نہ کرنی چاہئے۔ بے شک والد کی انہی نرمی صفات اولاد میں منتقل ہوتی ہیں۔ مگر اسلامی تعلیم اور حضور ﷺ کی مثالی تربیت ان میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے

حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کی سختی ان کی سختی کے جواب میں کہتی ہے۔ چونکہ میں نرم تھا اس لئے حکومت کی باڈی کے تعاون کے لئے وہ سخت تھے۔ جب حکومت کا بوجھ ان پر پڑے گا۔ خود بخود نرم ہو جائیں گے۔ سب دنیائے یہ صداقت دیکھ لی۔ کہ ایک عورت بھرے

ٹن میں غرہ ہو کہتی ہے۔ عمر مہر کم کرنے کی ترغیب کیوں دیتے ہو جبکہ خدا کہتا ہے اگر تم نے ان کو مہر میں خزانہ دیا ہو تو نہ لو۔ (الغاروق) اجتماع جمعہ میں ایک شخص حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر کہتا ہے۔ عمر اگر تم سیدھے نہ رہے تو ہم تمہیں کموار سے سیدھا کر

دیں گے۔ حضرت عمرؓ خوش ہو کر کہتے ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے عمرؓ کی رعایا میں اسے نکوار سے سیدھا رکھنے والے بنا دیئے۔ حضرت عمرؓ کی رعایا میں حضرت علی المرتضیٰؓ جیسی شخصیت کے شیر ذریعہ جانشین اور کابینہ کے ممبر تھے۔ جو سخت اور مشکل ترین مشورے جرات سے دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ مانتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت علیؓ سے سوال ہوا کہ آپ کی خلافت میں یہ فسادات کیوں ہو گئے جو پہلی خلافتوں میں تو نہ تھے۔ تو آپ نے فرمایا ان کے وزیر شیر ہم تھے۔ میرے شیر و وزیر تم ہو (توفسادات تم نے کرائے) (نسخ البلاغ)

اسی سے آپ کا اشارہ ان قاتلان حضرت عثمانؓ و حسینؓ کی پالیسیوں کی طرف تھا کہ جب حضرت علیؓ نے اہل مدینہ کی خواہش پر قاتلان حضرت عثمانؓ کو گرفتار کرنا چاہا تو ان سب نے کہا یہ مسئلہ نہ اشاء۔ ورنہ ہم تجھے عثمان کی طرح قتل کر دیں گے (جیسے مصنفین میں صلح کی بات رد کر کے معاویہؓ کو دھکی دی "ہم سب عثمان کے قاتل ہیں۔ آہم سے بدلہ لے لے۔ اور 20 ہزار نے علیؓ سے بھی کہا چپ رہ ورنہ ہم تجھے عثمان سے ملا دیں گے۔) (ہر تاریخ)

تجھی تو حضرت طلحہؓ و زبیرؓ سے حضرت علیؓ نے فرمایا "میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں ہماری ملکیت میں نہیں" (نسخ البلاغ) تو حضرت عمرؓ کی سخت مزاحمت اور گرفت کی نقد پالیسی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے جو قاتل روس و افریقہ بن کر رعایا کو برا بن رکھنے کے لئے اپنا کی اور صرف چھ سبائیوں کو سزا دے کر گورنری کے بیس سال کی طرح خلافت بھی بیس سال امن سے کی تھی۔ یہ سختی ان یہودی شیطانوں کو بھگائے رکھتی تھی۔ اس لئے وہ کوئی فتنہ بن سبایہودی اور ان کے قائد شہزادہ ہرمزان ایرانی سے سوائے شہادت عمرؓ کے کمر اند کر سکے جو انہوں نے حضرت عثمانؓ و علیؓ کے دور میں کئے۔

اعتراض: 27۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو ماں کی نیش گالیاں دیں۔ (العقد الفرید)

الجواب: عقد الفرید کی یہ روایت بلا سند اور بالکل غلط ہے واقعہ کی صحیح روایات وہ ہیں۔ جو مکتبی کتاب اعلام السنن صفحہ 757 15 طبع کراچی میں مذکور ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے امام ابو عبید بن سلام نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے "کہ جب حضرت ابو ہریرہؓ بحرین کی گورنری سے واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے کہا اے دشمن خدا و کتاب خدا کیا تو نے اللہ کا مال چرایا۔ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں خدا اور اس کی کتاب کا دشمن نہیں لیکن میں ان دونوں کے دشمن کا دشمن ہوں اور میں نے اللہ کا مال نہیں چرایا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ دس ہزار دینار کہاں سے جمع کئے تو ابو ہریرہؓ نے کہا میرے گھوڑوں کی نسل کی قیمت ہے۔ اور کچھ عطیات احباب اور تجارتی حصہ کے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے وہ رقم لے لی۔ پھر ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی تو امیر المومنین کے لئے بخشش کی دعائیں کیں (صفحہ 269)

-- یہ حضرت ابو ہریرہؓ کا کتنا تقویٰ اور امیر المومنین کا کتنا احترام ہے صحابہ ایسے ہی تھے۔ رافضی یہ خوبی کیوں نقل نہیں کرتے۔ یہی بات عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا یہ زیادہ رقم تم کہاں سے لے آئے ہو تو حضرت ابو

حریرہ نے کہا میرے گھوڑوں نے بچے دیئے۔ پھر عطیات آئے ہیں۔ اور ایک میرے دوست نے مجھے مال دیا ہے تو حضرت عمرؓ نے پڑتال کی تو مالوں کو ایسے پایا جیسے ابو ہریرہؓ نے (اپنی ملکیت) بتائے تھے تو پھر حضرت عمرؓ نے ان کو (سچا جان کر) دوبارہ گورز بنایا مگر حضرت ابو ہریرہؓ نے انکار کر دیا۔ (کذا فی الاما بہ جلد 7 صفحہ 206) مولانا عثمانی فرماتے ہیں یہ پہلی روایت سے سند میں زیادہ صحیح ہے (صفحہ 57) ان روایات سے معلوم ہوا۔

- (1) کہ حضرت عمرؓ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو ماں کی بخش گالیاں دینا غلط اور رافضی کا محبوب ہوتا ہے۔ مگر وہ اس پر خوش رہتا ہے۔
 - (2) حضرت ابو ہریرہؓ کوئی قصور وار نہ تھے۔ مال ان کا اپنا جائز کمائی کا تھا۔ امیر المومنینؓ نے تحقیق کر کے واپس کر دیا۔
 - (3) حضرت عمرؓ سخت مزاج تھے۔ حاکمانہ حیثیت سے سخت الفاظ بولے مگر یہ عہدہ حکومت سختی سکھاتا ہے۔ تبھی تو نچلے ٹھیک رہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کو کہا ”ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ ہدایا دہاں ملتے۔ (الحدیث)
- حضرت علیؓ نے اپنے چچا زاد اور محسن بھائی حضرت ابن عباسؓ کو اسی مالی شکایت کی وجہ سے بصرہ کی گورزی سے معزول کر دیا۔ (تاریخ) جیسے آپ کا بڑا بھائی حضرت عقیل بن ابی طالبؓ اپنے بھوکے بچوں کا خرچہ بیت المال کو فہ اور حیدری گھرانہ سے نہ پا کر حضرت معاویہؓ سے جالما اور پر آسودہ زندگی گذاری۔

اس احقر کی تحقیق میں اسلام کے ان محسنوں اور حضرت علیؓ کی بھائیوں پر خیانت اور دنیا طلبی کی تہمت۔۔۔ سب کچھ کے مالک۔۔۔ بھائیوں کی پختلوری ہے۔ ورنہ مسئلہ سیاسی ہے۔ ”آگ لینے آئی گھر کی مالکہ بن بیٹھی“ کا مصداق یہ سبائی ان بھائیوں کی کوئی اصلاح و مشورہ کی بات حضرت علیؓ کی شورائی میں نہ چلنے دیتے تھے۔ لاجالہ وہ حضرت معاویہؓ کی جماعت میں چلے گئے۔ (لو اسفا) یہ سبائی شیعہ آج بھی ان محسن بھائیوں کو یوں برا کہتے ہیں۔

آپ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالبؓ اور علیؓ و نبی (علیہما السلام) کے محترم چچا حضرت عباسؓ کی کالی یوں لکھی ہے۔ کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت دو ضعیف الایمان ذلیل النفس خوار ہاشمی تھے۔ حضرت علیؓ کو خلیفہ منوانے میں امداد نہ کی۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کر لی۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)

پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ دو باپ بیٹے پر یہ آیت پڑھتے ہیں۔ ”جو اس دنیا میں امداد ہے وہ آخرت میں بھی امداد اور زیادہ کرا ہے“ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618 اور رجال کشی صفحہ 35 وغیرہ)

پاکستان کے نگہبان اور صرف شیعوں پر مہربان افسروں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ گھڑی پر صرف 14 منٹ ان کو حضرت عقیلؓ و عباسؓ کے کسی کارنامہ پر بلوا کر تجربہ کر لیں۔ ہماری صداقت واضح ہو جائے گی۔

اعتراض : 28۔ حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو دشمن خدا کہا کہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے۔ (اسد الغابہ)

الجواب : کسی بھی فن اور ہنر کے مالک سے زندگی میں اسی فن میں ایک دو غلطیاں ہو بھی جاتی ہیں اس مالک بن نویرہ کے قتل

کو بھی شیعہ بہت اچھا لیتے ہیں۔ مگر اس اللہ کی لکوار نے لا تعداد جہادی جنگوں میں جو ہزاروں کفار ایران عراق روم دھام وغیرہ میں پھڑکائے۔ کوئی رافضی خالد کے یہ کارنامے بیان نہیں کرے گا۔ اگر کرے گا تو دشمنی کے زہر سے بھجھتا تیر مار کرے گا۔ ہاں جملہ دشمنین میں ہزاروں مسلمانوں کے قاتل، مالک بن ابراہیم اشتر بخشی قائد قاتلانہ عثمان کا ذکر بڑی خوشی سے کرے گا۔ یہ ہے ان کی مسلمانوں سے بے مثال دشمنی اور کفار سے دوستی، مالک بن نویرہ کے متعلق گواہیاں متضاد ہیں۔ اس نے جمہولی متنبہ سراج تمبیر کے ساتھ مل کر خالد کے لشکر پر حملہ کیا تھا۔ جب پکڑا گیا تو کہتا تھا "تمہارے صاحب (منیجر) نے یوں یوں کہا ہے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا کہ وہ صاحب تیرے کچھ نہیں لگتے تو حضرت خالدؓ نے مرتد جان کر قتل کر دیا۔ جب کہ حضرت ابو قتادہؓ نے اس کے مسلمان ہونے کی دلیل لشکر کے آذان و نماز پڑھنے کی گواہی سے دی تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کی دیت ادا کر دی۔ حضرت عمرؓ کو ڈانٹ دیا کہ خالد کے متعلق برے لفظ مت بولو وہ خاموش ہو گئے۔

شیعہ تو ان تینوں کا دشمن ہے وہ خالدؓ کو مظلوم جان کر کیوں عمرؓ پر برس رہا ہے۔ "لڑاؤ اور ان پر اعتراضات کرتے رہو" شیعہ کی حکومت کا نام ہے۔ وہ اسی سے جی رہے ہیں۔ اگر اعتراضات کی زبان بند کر دی جائے تو وہ جلیلہ آپ کی طرح دم گھٹ کر مر جائیں۔ دراصل حضرت عمرؓ کو خالدؓ سے دشمنی نہ تھی۔ قتل کفار میں ان کی بے مثال کامیابی سے لوگوں کے عقیدہ بگڑنے کا اندیشہ تھا "سب طاقات حضرت خالد بن ولیدؓ کی ہے۔ خدا کی امداد پیچھے ہے" تو حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کا ایمان درست رکھنے کے لئے وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اپنی خلافت میں خالد کو کمانڈر انچیف کے عہدہ سے معزول کر کے ابوعبیدہؓ کو بنا دیا پھر بھی خدا فتوحات دیتا رہا۔ یہ حضرت عمرؓ کی کمال جرأت ایمانی اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی کمال خدا خونی اور اسلام سے محبت تھی۔ کہ اختلاف نہ کیا عام سپاہی بن کر بھی جہادی خدمات نبھالتے رہے۔ اس کا موازنہ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں آپ کی اطاعت سے منحرف سپاہیوں کے کرتوتوں سے کر دیکھیں تو بڑا فرق نظر آئے گا۔ اسی بنا پر حضرت عمرؓ کی بار بار تعریف کی اور اپنے زمانہ پر تبصرہ فرمایا "کہ وہ ہم لوگوں کو پراگندہ چھوڑ گیا جس سے گمراہ راستہ نہیں پاسکتا اور ہدایت پانے والا یقین حاصل نہیں کرسکتا" یہ خطبہ 226 ازبج البلاغہ گذر چکا ہے۔

اعتراض : 29۔ حضرت عمرؓ ڈرپوک اور بزدل تھے۔ (حیات الصحابہ)

الجواب : جمہوٹیوں پر اور ان سپاہیوں پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے حضرت علیؓ کو امیر المومنین کہہ کر شہید کیا۔ حضرت امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ اس لئے کیا کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہ سے صلح و بیعت کر کے ہماری ناک کیوں کٹائی اور ردیہاذیل کر دیا۔ اور ان شیر بہادروں پر بھی جنہوں نے امام حسینؓ کو دھوکہ دے کر بلایا واپسی کی درخواستیں مسترد کر دیں خود ہی ذبح کر کے بدو عائنیں لے کر آج ماتم کے نام سے فخر یہ جلوس نکالتے اور صرف بد امنی اور فتنہ فحور کی ہی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کی بہادری کے واقعات

حضرت عمرؓ پر زور پوکی اور بزدلی کا الزام غلط ہے۔ اسی نیکی صفحہ کا ترجمہ ”حضرت عمرؓ کی سختیاں برداشت کرنا“ مانر ہے۔
(۱) ابن اسحاق نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے

کہ جب عمرؓ مسلمان ہوئے تو پوچھا کون قریشی میرے اسلام کی بات دوسروں تک پہنچائے گا۔ جمیل بن معمرؓ کا نام بتایا گیا تو اس کے پاس چلے گئے۔ اور کہا تجھے پتہ نہیں میں مسلمان ہو چکا ہوں اور دین محمدؐ میں داخل ہو گیا ہوں۔ وہ اٹھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر آ گیا اور اعلان کیا اے قریشیو!۔۔ جو کعبہ کے گرد اپنی مجلسیں جمائے بیٹھے تھے۔۔ سنو عمرؓ بے دین ہو گیا۔ حضرت عمرؓ پیچھے سے کہتے تھے اس نے جھوٹ بولا۔ لیکن میں تو مسلمان ہو گیا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہیں۔ تو لوگ حضرت عمرؓ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ان سے لڑتے رہے اور وہ عمرؓ پر حملہ کرتے رہے۔ کہ سورج سر پر آ گیا۔ حضرت عمرؓ لڑا کر بیٹھ رہے۔ کافر سر پر کھڑے رہے تو فرمایا تم جو چاہو سو کرو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم 300 آدمی ہو گئے تو ہم تم کو چھوڑ دیں گے (بھگا دیں گے) یا تم ہمیں اس دین پر رہنا چھوڑ دو گے (جنگ نہ کرو گے) اسی دوران ایک قریشی بزرگ سرخ چادر اور پھولدار قمیض پہنے آ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا عمرؓ بد مذہب ہو گیا۔ وہ کہنے لگا تو کیا ہوا اس نے اپنے لئے (محمدؐ کا) دین پسند کر لیا۔ تم کیا چاہتے ہو کہ بنو عدی اپنا ساتھی تمہیں (قتل کرنے کے لئے) دے دیں؟ اسے چھوڑ دو وہ لوگ ایسے سمٹ کر چلے گئے جیسے کپڑا لپیٹا جاتا ہے۔ یہ شخص عام بن وائل سہمی تھا۔ یہ اسناد جید قوی ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 82)

(2) بخاری جلد 1 صفحہ 545 میں ہے

کہ حضرت عمرؓ اس فکر میں گھر بیٹھے تھے (کہ کفار پھر لڑنے آئیں گے) تو سارا شہر آپ کے گھر پر آ حملہ آور ہوا (حضور ﷺ کی دعا سے عمرؓ مسلمان ہوئے تو آپ نے ان کو خفیہ بتا دیا تھا کہ ان سے لڑ کر اپنی جان نہ دے دیتا ہم نے غلبہ اسلام کے لئے آپ کو خدا سے مانگا ہے اور وہ غلبہ اسلام رفتہ رفتہ آپ کے ذریعے ملنا رہے گا گھر بیٹھے رہیں) اسی دوران عام بن وائل آ گیا۔ اور مکان کا محاصرہ کرنے والے سب قریشیوں کو بھگا دیا۔ (بخاری، ملخصاً)

تاریخ! سوچئے کون سی بزدلی کی بات ہوئی۔ یہ بار بار کفار سے لڑنا زخمی ہونا تھک ہار کر گھر آنا پھر سب اہل مکہ کا عمرؓ کو قتل کرنے کی نیت سے گھر پر چڑھ آنا۔ حضور ﷺ کے اشارہ سے گھر بیٹھے رہنا (جسے کافروں سے ڈر اور بزدلی بتایا جا رہا ہے) بزدلی نہیں ہے اتباع رسول اور کمال جرأت ہے۔ 10 ہزار کفار کے شہر مکہ میں مسلمان اور پھر مہاجر جو 100 سے زائد ہوئے مگر پہلا قتل کا منصوبہ اور اہل شہر کا گھر پر حملہ صرف حضرت عمرؓ کے لئے بنا۔ یا پھر شب ہجرت میں حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے قتل کا منصوبہ بنا۔ اور کسی کے لئے کیوں نہ بنا؟ امام حسینؓ کے قاتل شیعہ بہادر ہی بتا دیں ہاں حضرت ابوذر غفاریؓ نے اسلام

لاتے ہی حضرت عمرؓ کی طرح کلمہ بلند آواز سے چوکوں میں پڑھنا شروع کیا تو لوگ ہل پڑے جیسے حضرت ابو بکرؓ پہلی پڑھتے تھے تو حضور ﷺ نے حکم دیا کہ چپکے سے گھر چلے جاؤ اور تب آؤ جب ہمارا غالب ہونا تم کو معلوم ہو جائے تو جیسے حضرت ابوذرؓ گھر چلے جانا کفار سے ڈرنا نہیں حکم رسول ہے اسی طرح حضرت عمرؓ کا حکم رسول سے گھر بیٹھ رہنا بزدلی نہیں عین خدمت اسلام ہے۔ (3) ایک بڑے کافر ضرار بن خطاب بن مرداس۔ جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے۔ کے ترجمہ اسد الغابہ جلد 3 میں ہے کہ وہ ان 4 بہادروں سے ہے جو خندق پھاند کر مسلمانوں میں گھس آئے تھے۔ تو حضرت عمرؓ مقابلہ میں آئے وہ خندق پھانگ کر بھاگ کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں برچھا تھا۔ حضرت عمرؓ نے بھی خندق پھاند کر اس کا خوب تعاقب کیا اور کافروں میں جا پھنپایا یہ کافر لشکر کفار میں پہنچے کسی نے حضرت عمرؓ پر حملہ کی جرأت نہ کی۔ مجلسی نے خیات القلوب میں یہ واقعہ لکھا ہے اور مذاق اڑایا ہے کہ حضرت عمرؓ سے ایک آدمی بھی بھاگ گیا۔ ”مگر حضرت عمرؓ تو نہیں بھاگے لشکر تک تعاقب کیا یہی کیا کم بہادری ہے؟ کہ جہاں سے جتا دیں جا پھنپایا۔

اعتراض: 30۔ حضرت عمرؓ کی منی کے قطرات تسبیح کرتے ہیں۔ (ازلہ الحفاء)

الجواب: پوری روایت اس ٹکسی صفحہ سے یہ ہے ”کہ میں جماع کرنا پسند نہیں کرتا اس لئے کہ جماع کرنے سے میرے جسم سے وہ قطرات نہ نکل جائیں جو تسبیح کرتے ہیں“

سوچئے اس پر آپ کو کیوں اعتراض ہے ابھی تک تو وہ بدن میں ہیں ان پر ناپاک ہونے اور ناپاک کرنے کا حکم نہیں لگ سکا۔ یہ علم جماع کے ذریعے نکلنے کے بعد ملے گا۔ میں اس لئے جماع نہیں کرتا۔ قرآن میں ہے

”وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ“ (پارہ 15 رکوع 5)

(ترجمہ) ہر چیز خدا کی پاکی بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی پاکی اور تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔

تو انسانی بدن کے اعضاء اور خون وغیرہ کے ہر قسم کے قطرات ”ہر چیز“ میں داخل ہیں وہ اگر خدا کی پاکی بیان کریں تو یا علی مدعا شریکہ نعرہ لگانے والوں اور پھر حضرت علیؓ کے ہاتھوں زندہ چلنے والوں کو کیوں اعتراض ہے۔ جب شیعہ عقیدہ میں مردوزن کے آلائے تاسل علی ولی اللہ کا کلمہ پڑھ کر مالکوں کو امامت علی کا درس دیتے ہیں۔

(دیکھئے آثار حیدری صفحہ 556 ترجمہ تفسیر حسن عسکری)

تو حضرت عمرؓ جیسے دلی کامل کے قطرات تسبیح کریں تو کیوں اعتراض ہے۔ پہلے بحث حد میں مجلسی کے رسالہ فضائل حد کے ترجمہ جلالہ حسنہ صفحہ 17 سے یہ حوالہ گذر چکا ہے کہ (معاذ اللہ) ”حضور ﷺ نے فرمایا اے علیؓ برادر مومن کے (حد کرانے کرنے کے) لئے جو سعی کرے گا (دلالی یا شکار ذبح کر لائے گا) اس کو بھی ان کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ (منی یا غسل کے پلید پانی کا) ان سے جدا نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ خدا تعالیٰ ہر قطرے کی تعداد میں ان سے فرمئے

پیدا کرے گا جو خدا کی تسبیح و تقدیس کر کے اس کا ثواب متعہ کرنے والوں کو بخشے۔

اعتراض : 31- حضرت عمرؓ کا نماز پڑھنا خدا اور مسلمانوں کو ناپسند تھا۔ (الریاض النضرہ از محبت طبری)

الجواب : جنوٹ ہے یہ لفظ عکسی صفحہ 205 پر تو نہیں ہے۔ وہاں یہ لفظ ہیں ”کہ آپؐ نے کہا حضرت ابوبکرؓ کہاں ہیں خدا اور مسلمان اس بات سے انکاری ہیں (کہ کوئی اور نماز پڑھائے) حضرت عمرؓ کے نماز پڑھا چکنے کے بعد آپؐ نے ابوبکرؓ کی طرف آدی بھیجا تو حضرت ابوبکرؓ نے آکر نماز دوبارہ پڑھائی۔

محترم اذرا غور سے سوچیں یہی حدیث تو مذہب شیعہ کا خاتمہ کرتی اور امامت کا اہل اب حضرت عمرؓ کو بھی نہیں صرف حضرت ابوبکرؓ کا اہل ہونا بتاتی ہے۔ یہ نفس جلی قوی دلی سے بڑھ کر ہے۔ اگر خلیفہ غدیر میں محبت کے بجائے خلافت علی کا فیصلہ ہوتا تو یہاں علیؓ کے ہوتے ہوئے نہ حضرت عمرؓ امامت کراتے نہ حضرت ابوبکرؓ دھوڑ کر لائے جاتے اور دوبارہ امام نماز بننے۔ علیؓ ہی پڑھاتے

اعتراض : 32- حضرت عمرؓ کا پیشاب کے بعد پانی سے استنجہ کرنا۔ (ازالۃ الخفاء)

الجواب : پہلے بھی گذر چکا ہے کہ پیشاب کے بعد دھیلوں سے قطرات خشک کرنا بھی استنجہ کہلاتا ہے۔ اور پانی سے دھونا بھی تو اور عمدہ ہے کہ مدینہ کے انصار خصوصاً مسجد قبا والوں کی خدا نے خوب تعریف کی ہے۔ (سورۃ توبہ: پارہ 11 رکوع 2)

معلوم ہوا یہ مکہ میں مسلمانوں کی جو مہاجرین نہ ہوئے کی عادت نہیں تھی مگر خدا نے ان کی برائی بھی کبھی نہ بتائی۔ اب بھی گندگی اپنے مخرج سے درہم بھر نہ پھیلے تو استنجہ بالماء مست ہے۔ زیادہ پھیلے تو واجب یا فرض ہے۔

یہاں ازالۃ الخفاء صفحہ 87 مقدمہ دوم آداب الخلاء کے تحت ہی یہ حدیث ہے۔

”کہ حضرت عمرؓ جب پیشاب کرتے تو پتھر یا دیوار کی مٹی لے کر استنجہ کرتے اور اس دقت پانی نہ لیتے (پھر نماز کے وقت لیتے ہوں گے) اسی پر علماء اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں حدیث مرفوعہ نہیں ہے صرف حضرت عمرؓ کا مذہب ہے۔ کہ پاخانہ سے فارغ ہو کر پہلے مٹی سے استنجہ پر اکتفاء کیا ہے۔ (پھر پانی سے استنجہ بوت ضرورت و نماز کیا ہے) علماء نے آپؐ کی تقلید پر اتفاق کیا ہے۔“ اسی ایک یا عام حالات میں دو استنجوں پر پوری است کا اجماع آرہا ہے۔ نہ معلوم مقررین کو اعتراض کی کیوں سوچیں۔

جنگ احد میں قدم ڈگر گانے پر صحابہ سے دشمنی رکھنا اور پروپیگنڈہ کرنا حرام ہے

اعتراض : 33- حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ (الدر الثمور جلد 2 صفحہ 88)

الجواب : یہ روایت جھوٹی ہے جو چوتھے درجے کی کتاب سے لی گئی ہے۔ طبقات ابن سعد میں ہے

”لقتل عمر ابن الخطاب و هبط معه من المهاجرين حتى ابطوهم من الجبل“

(سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 91، طبری جلد 2 صفحہ 521)

(ترجمہ) کہ حضرت عمرؓ اور مہاجرین کی ایک جماعت نے اس دستہ کفار سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کو پہاڑ سے اتار دیا

یہ قدم ڈگانے اور مغفوں کے منتشر ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ معلوم ہوا حضرت عمرؓ میدان جنگ میں رہے حکمت عملی سے پہاڑ پر چڑھے اونچی جگہ مورچہ بنایا اور کفار کو بھگا دیا۔ احد میں اگرچہ کچھ مجاہدین آگے پیچھے ہوئے مگر سب نے تو ایسا نہ کیا۔ حضرت ابن سعد کہتے ہیں کہ اس بلچل اور اضطراب میں 14 اصحاب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے۔ سات بہا ترین اور سات انصاران میں سے سب سے اول حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام گرامی ہے۔ (سیرت المنصفی جلد 1 صفحہ 557)

اصحاب رسول کے دشمن بھاگ گئے، بھاگ گئے، کی جھوٹی رٹ لگاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں قرآن میں تو صَوِّفُکُمْ۔ تَوَلَّوْا کے لفظ ہیں جو ان کے پیچھے بٹ کر میدان جنگ میں ہونے کا ہی بتلاتے ہیں۔ پھر یہ بھی سوچیں کہ اس جنگ میں 70 صحابہ کرامؓ اس بلچل کے بعد شبید ہوئے تو کیا وہ بھاگ گئے تھے اور کافروں نے ان کو مینہ جا کر یا احد پہاڑ کے پار جا کر شبید کیا تھا۔ پھر کسی لشکر کے آگے پیچھے ہونے کی غلطی یا کمزوری تو امر واقعہ ہے۔ مگر اسلامی اور قومی غیرت کے لحاظ سے اس کا بار بار دہرائی جانا جائز نہیں کیونکہ یہ نیت طعنہ بہتان کے مد میں آجائے گا۔ اسلامی لشکر کا کوئی ثابت قدم سپاہی کمزور بزدل کو طعنہ دے اپنی بڑائی اور اس کی حقارت بتائے تو اس سے اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی کافروں کو اسلامی لشکر کے بھاگنے کی خبر دے تو یہ فوجی اور قومی جرم ہے۔ کافر مخالف تو یہ طعنہ بازی کر سکتا ہے۔ مگر مسلمان یہ گناہ نہیں کر سکتا تو 37 غزوات دسرایا ہیں صرف دو احد و حنین میں پسپا ہونے کو جس کی وجہ "خود پسپا کرنے کی اور پھر پیش دینے کی" اللہ نے خود بتا دی ہے۔ شیعہ لوگوں کا بار بار مزے لے لے کر بیان کرنا اور خدا کے معاف کرنے کا بالکل ذکر نہ کرنا ہی شیعہ کے دشمن اسلام اور کافر ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ فافہیم

ورنہ سوچئے گا مگر انجیف خود پیغمبر اسلام کو ان کے کمزور لشکر کے خلاف ایک غیر قوم کا پروپیگنڈہ پسند آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے تو یہ فطرت و غیرت کے خلاف ہے۔ کیونکہ کوئی والد اپنی خاٹھی اولاد کا گھٹنے بار بار نہیں سن سکتا۔ جب وہ یہ پروپیگنڈہ نہیں سن سکتا اور شیعہ دھڑلے سے یہ گناہ حلال جان کر کرتے ہیں۔ حضور کی نفسانیت غیرت اور ناراضی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے تو کیا ان کے دشمن رسول دشمن اسلام ہونے میں کوئی شک رہا؟

حضرت عمرؓ کی ثابت قدمی اور بہادری کے واقعات

- (1) جنگ بدر میں مشہور بہادر مؤذی رسول اپنے ماموں بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا (سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 289)
- (2) بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے فدیہ نہ لینے کا مشورہ آپ نے دیا۔ جسے نہ مانا گیا تو خدا نے اس کی تائید و تصدیق فرمائی۔ (پارہ 10 رکوع 4)
- (3) ہجری کی تاریخ میں ہے کہ نبی آپ حضور ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے آئے مگر دنا نبوی سے اپنے کفر کو قتل کرادیا۔ (سیرت)

(4) حضور ﷺ نے دعائے گنگی تھی اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے غلبہ عطا فرما۔ جو منظور ہوگئی۔ اور آپ طاقتور مسلمان ثابت ہوئے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 65)

(5) گو حضرت حمزہؓ 3 دن پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔ مگر کعبہ میں آزادانہ نماز پڑھنے کی تحریک حضرت عمرؓ نے اٹھائی حضرت حمزہؓ نے تائید کی۔ اور ان 40 صحابہ کرامؓ نے علانیہ خانہ کعبہ میں آپ کے پیچھے باجماعت نماز پڑھی تو کعبہ میں حق نماز حضرت عمرؓ بہادر نے دلایا۔ (سیرت)

(6) حضرت سعید بن المسیبؓ کہتے ہیں کہ 40 مردوں اور 10 عورتوں کے بعد حضرت عمرؓ اسلام لائے آپ کے اسلام لانے سے اسلام مکہ میں ظاہر ہوا۔

(7) حضرت مصعب بن سنانؓ سے مروی ہے جب حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے تو اسلام مکہ میں ظاہر ہوا اور علانیہ اس کی دعوت دی جانے لگی۔

(8) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم لوگ برابر غالب ہوتے گئے۔

(9) حضرت محبت بن عبیدؓ نے کہا کہ ہمیں حضرت عمرؓ کے اسلام لانے تک کعبہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہ تھی۔ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو اس نے لوگوں سے جنگ کی یہاں تک کہ کفار نے ہمیں نماز کے لئے چھوڑ دیا۔ (اجازت دے دی)

(10) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا حضرت عمرؓ کا اسلام مسلمانوں کی فتح تھی۔ ان کی ہجرت خدا کی مدد تھی اور ان کی خلافت خدا کی رحمت تھی پھر کعبہ میں نماز پڑھوانے کا واقعہ بتلایا۔ (یہ سب واقعات طبقات بن سعد جلد 3 صفحہ 68 میں موجود ہیں)

(11) حضرت عمرؓ صرف کفار سے چوک میں توحید و رسالت کا کلمہ پڑھ کر لڑتے اور تکلیفات میں نہ اٹھاتے تھے بلکہ ان کے دارالندوہ اسہلی حال میں پہنچ کر دعوت اسلام بھی دیتے تھے۔ جو جماعت وہاں مسلمان ہوئی اس کا ذکر علامہ حاکم نے اپنی اصول حدیث کی کتاب معرفت علوم الحدیث میں کیا ہے۔ اور 11 میں سے ان کو چوتھی جماعت صحابہ کہا ہے (بحوالہ عدالت صحابہ کرامؓ)

(12) نعیم بن مسعودؓ کے پروپیگنڈہ سے مسلمان غزوہ سویق میں جانے سے گھبراتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جنگ پر ابھارا۔ اور حضور ﷺ سے عرض کیا آپ خدا کے سچے رسول ہیں پھر مسلمان کیوں خبریں سن کر گھبراتے ہیں۔ (تو آپ نے مسلمانوں کی کمان کی اور غزوہ جیت کر آئے) (تاریخ اسلام جلد 1 از نجیب آبادی)

(13) ہر کسی نے چھپ کر ہجرت کی حضرت عمرؓ نے اعلان کر کے کی۔ کئی کمزور صحابہ آپ کے ساتھ ہو گئے۔ اور امن سے مدینہ پہنچے (کتاب سیرت)

(14) غزوہ بنو المصطلق میں ابو بکر علیہ السلام تھے۔ مقدمہ لہجیش حضرت عمرؓ تھے۔ قتال کے بعد خوب فتح ہوئی۔ حضرت جویریہؓ قید و کر آئی تھیں جن کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ اسلام اکبر شاہ صفحہ 155)

(15) ایک غنڈہ کافر عمیر بن وہب کو صفوان بن امیہ سردار قریش نے حضور ﷺ کو قتل کرنے کے لئے مدینہ بھیجا حضرت عمرؓ نے نگاہوں اور تیور سے بجانب لیا تو اسے پکڑ کر دبوچ لیا اور حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا اس نے ارادہ قتل کا اظہار کر کے اسلام قبول کر لیا یہ 3 ہجری کا واقعہ ہے۔ (سیرت النبی از شبلی جلد 2 صفحہ 287)

(16) زید بن معنہ یہودی تاجر تھا۔ حضور ﷺ سے قرض واپس لینے آیا اور آپ کے گلے میں چادر ڈال کر بھینچا کہ تم منجلی ہل مٹول کرتے ہو حضرت عمرؓ نے پکڑ کر اسے سزا دینا چاہی آپ نے مسکرا کر فرمایا عمر ایسا نہ کر میرا قرض ادا کر دو 20 سال زیادہ دو (سیرت النبی از شبلی جلد 2 صفحہ 330)

(17) فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان کو قتل کرنا چاہا مگر آپ نے منع فرمایا اس کا اسلام قبول کر کے اس کے گھر کو اس دامن کا حرم بنا دیا۔ ایسے واقعات میں حضور ﷺ کے غنودہ درگزر کے علاوہ حضرت عمرؓ کا اشداء علی الکفار واضح ہو جاتا ہے۔

(18) اس مشہور منافی کو آپ نے قتل کر دیا جو حضور ﷺ کے فیصلہ کے خلاف آپ کی عدالت میں اپیل کرنے آیا تھا۔ (تفسیر پارہ 5 رکوع 6، تاریخ وغیرہ) ہر تاریخ میں ایسے دسیوں واقعات عمرؓ کی بہادری بتاتے ہیں کیا کسی شیعہ کو بھی نظر آئے؟

احد میں حضرت عمرؓ کی خدمات

حضرت عمرؓ کا بھانجا رافضی پروپیگنڈہ اور غلط حوالوں کی کانٹ چھانٹ ہے۔ ثابت قدمی اور خدمات ملاحظہ فرمائیں۔
(1) جب حضور ﷺ کے گرد و درشور سے حنا کاہ کا زرارہ گرم تھا ایک شقی کے پتھر جھکنے سے آپ کا ہونٹ زخمی اور نچلا رات شبیدہ ہوا اسی حالت میں آپ ایک گڑھے میں گر گئے۔ حضرت علیؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت ابوبکرؓ و طلحہؓ نے آپ کو اٹھا کر باہر نکال لیا۔ آپ کے گرد جب صحابہ کرامؓ کی جماعت جمع ہو گئی اور لڑائی شدت سے جاری ہوئی تو صحابہ نے کفار کو مار مار کر ہٹایا اس حالت میں حضور ﷺ نے پہاڑ کی طرف متوجہ ہونے کا حکم دیا اور صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ساتھ آپ پہاڑی پر چڑھ گئے تاکہ کفار کے نزعہ سے نکل کر پہاڑ کو پشت پر لیں۔ اور لڑائی کا محاذ قائم ہو جائے یہ تدبیر لڑائی کے لئے بہترین مقام ثابت ہوئی۔ مسلمانوں کے بلند مقام پر چڑھ جانے کے بعد ابوسفیان نے بھی پہاڑ پر چڑھنا چاہا اور وہ کفار کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر دوسرے راستے سے زیادہ بلند مقام تک چڑھنا چاہتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کا روقہ کو حکم دیا کہ ان کو اوپر چڑھنے سے باز رکھو حضرت عمرؓ کا روقہ چند ہرانیوں کے ساتھ اس طرف روانہ ہو گئے۔ اور ابوسفیان کی جماعت کو نیچے دھکیل دیا۔

(تاریخ اسلام جلد 1 صفحہ 145 از اکبر شاہ)

تاریخین از غم میں گمرنے کا پورا قصہ سامنے ہے۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی ثابت قدمی اور خدمات بھی واضح ہیں یہیں حضرت طلحہؓ نے کوار سے ہاتھ کٹوایا اور حضور ﷺ کو حملہ و شہادت سے بچالیا۔ انتہائی زخمی ہونے کے باوجود حضور ﷺ کو اٹھا کر پہاڑی پر چڑھایا جو ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ جنگی حکمت عملی کے لئے پیچھے ہٹ کر پہاڑ پر چڑھنے کو رافضی مورخوں نے فراموش کر دیا۔

بناؤالا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے بھی تو کفار کے زرخے سے نکل کر پہاڑ کو پشت پناہ بنایا تھا۔

(2) ابن اسحاق نے کہا جب مسلمانوں نے رسول اللہ کو پہچانا تو آپ کو اٹھالے چلے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ اور حارث بن مسہم اور انصار مسلمانوں کی ایک جماعت بھی تھی۔ (ابن ہشام جلد 3 صفحہ 89)

(3) مشرکین کی فوج میں بھی حضور ﷺ کی شہادت کی خبر پھیل گئی تھی ابوسفیان نے تصدیق کے لئے پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی محمد یہاں ہیں؟ حضور ﷺ نے مسلمانوں کو جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر ابوسفیان بولا کیا ابوبکر و عمر تم میں ہیں؟ جب جواب نہ ملا خوشی سے بولا کہ سب مارے گئے۔ اسلام کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بحکم پیغمبرؐ لے آئے دشمن خدایم تینوں زندہ ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے اعلیٰ ہبل اعلیٰ ہبل کا نعرہ لگایا صحابہؓ نے جواب دیا اللہ اعلیٰ و اجل ابوسفیان نے کہا لانا العزیٰ ولا عزیٰ لکم صحابہ نے جواب دیا اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ (تاریخ اسلام مدنی صفحہ 37)

دشمن اپنے دشمن اور نقصان دہ کو خوب پہچانتا ہے۔ یہاں حضور ﷺ کے بعد ابوسفیان نے ابوبکر و عمرؓ کا نام اس لئے لیا کہ وہ ان تینوں کو ہی اسلام کے بڑے لیڈر، اپنے بڑے دشمن، اسلام کے پالیسی ساز مانتا ہے۔ ان کی شہادت سے گویا اسلام ختم ہو گیا۔

اعتراض: 34۔ حضرت عمرؓ زمانہ جاہلیت میں ظالم اور بعد اسلام ذلیل تھے۔ (معاذ اللہ) **ازالہ الخفاء**
الجواب: میں کئی کئی ازالہ الخفاء صفحہ 28 عربی، فارسی و یکتار ہا کہ یہ 2 گالیاں کس لفظ کا ترجمہ ہیں۔ آخر نیندا مٹی اٹھ کر پھر کتاب دیکھی تو یہ الفاظ حضرت ابوبکرؓ کی زبان سے ملے۔ کہ جب حضرت عمرؓ منکرین زکوٰۃ سے زنی برتنے کا کہتے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں جبار اور سخت گیر تھے۔ اور اسلام میں خوار و نرم پڑ گئے ہو۔ تو شیعہ خائن پر یہ آیت بھی باری مٹی والا بھبھ کل خوان کفود اللہ بڑے خائن اور ناشکرے سے محبت نہیں کرتے۔ (سورۃ الحج پارہ 17 رکوع 14)
اس جبار لفظ کا ترجمہ لغت المنجد صفحہ 75 وغیرہ میں تاجر، تسلط، طاقت میں پوری گرفت کرنے والا لکھا ہے۔ ظالم ترجمہ ہی کرتے ہیں جو خود ظالم ہیں۔ کہ قرآن، حدیث، اجماع امت تینوں دلائل کے علانیہ منکر ہیں۔ اور تمام صحابہ کرامؓ کو برا کہہ کر ظلم کرتے ہیں یہ شیعہ بڑے ہی ناشکرے ہیں۔ کہ خاندان اہل بیت پر حضرت عمرؓ جیسے مہربان کو بھی ظالم کہتے ہیں۔ جس نے حضرات حسینؑ کا رکیفہ 500/500 اہل بدر اور ان کے باپ کے برابر رکھ دیا تھا۔ کہ رسول اللہ کو یہ پیارے تھے تو میں بھی پیار کرتا ہوں۔ (تاریخ دیرت)

خوار کا ترجمہ عربی لغت المنجد صفحہ 196 وغیرہ میں آسان، تابعدار، گھوڑا نرم دل و کنور دکھا ہے۔ رافضی ذلیل نے اپنے جیسا ترجمہ کر دیا۔

اعتراض: 35۔ جنگ خیبر میں حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی فرار ہو گئے تھے۔ (ازالہ الخفاء)

الجواب : وہی خیانت اور بے ایمانی ہے جو ہر شیعہ کی نشانی ہے کہ ترجمہ بھاگنے سے کیا یہاں خیبر کے دسویں قلعہ قومس کی فتح میں حضرت عمرؓ اور اس کا لشکر کامیاب نہ ہوئے انھیں موا کا لفظ ہے۔ اس کا ترجمہ شکست کھا گئے ہے۔ کہ جیت نہ سکے۔ جبکہ تمام تاریخوں میں ہے لقاتل قتلاً شدیداً (طبری جلد 3 صفحہ 12) جنگ خوب لڑی مگر خیبر کا قلعہ نہ کھلنے پر فتح نہ ہوئی۔

فتح و شکست تو مقدر سے ہے غالب مقابلہ تو دل ناتواں سے خوب کیا

خیبر کے 9 قلعے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے حضرت علیؓ کے آئے بغیر جو فتح کئے۔ کوئی خائن و غدار شیعہ اپنی تقریر و تحریر میں ان کا ہرگز ذکر نہیں کرتا۔ ان قلعوں کے دروازے آسانی سے کھل جاتے یہودی مارے جاتے یا یہاں سے بھاگ کر اس بڑے قلعہ آناہ لیتے تو اس کا دروازہ نہ کھلنے اور جلدی فتح نہ ہونے پر دشواری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس دسویں کی فتح میں حضرت علیؓ بہار کو بھی شریک کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ صلح حدیبیہ کے وقت ہی صرف ان 1400 صحابہ حدیبیہ کو اللہ نے فتح خیبر اور مال قیمت کی خوشخبری دے دی تھی تو حضرت علیؓ کا بھی حق تھا کہ وہ بیماری کی وجہ سے محروم نہ رہیں تو حضور ﷺ نے آپ کو بلایا آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا۔ آپ تندرست ہو گئے پھر دعائیں دے کر فضائل بیان کر کے علم دیا۔ آپ نے دروازہ دعائے نبوی اور قوت ایمانی سے کھول دیا۔ یہودی باہر آئے۔ شکست کھا کر بھاگ گئے۔ دو بھائی مرحب اور یاسران کے بڑے پہلوان ڈنرے۔ تمام تاریخوں کا اتفاق ہے کہ یاسر کو حضرت ابوبکرؓ کے داماد حضرت نبیؓ و علیؓ کے چچو بھی زاد حضرت زبیر بن العوامؓ نے قتل کیا۔ مگر کوئی خائن رافضی ان کا نام نہیں بتائے گا۔ بڑے گرد مرحب کے بارے میں دو قول ہیں۔

(۱) بخاری میں ہے کہ اسے حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ہے۔ (۲) اور سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 193 میں ہے محمد بن مسلمہ نے اسے تلوار مار کر قتل کر دیا۔ عام روایات و تاریخ میں ہے کہ حضرت علیؓ علمبردار نے اسے جہنم رسید کیا۔ اور مسلمانوں کو 10 قلعے فتح کر لینے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ حضرت علیؓ کی فضیلت بھی نمایاں اور جرأت خداداد قابل تعریف ہے۔ مگر باقی سب مجاہدین کو کو سے رہنا شکست خوردہ کہنا صرف روافض کا شعار ہے۔ اللہم لا تجعلنا منهم۔ غزوہ خیبر کی مزید تفصیل درج ذیل کتب میں پڑھئے۔

تاریخ اسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی۔

تاریخ اسلام مولانا محسن الدین ندوی۔

سیرت ابن ہشام جلد 3 قصہ خیبر میں قلعوں کے نام یہ ملتے ہیں

سیرت المصطفیٰ از مولانا کاندھلوی۔

(۱) حسن نام جس میں محمود بن مسلمہ یہودی قتل ہوا۔ (۲) قومس بنی العقیق کا قلعہ قیدیوں میں حضرت صفیہؓ آئیں۔ جو پھر ام المومنین بنیں۔ (۳) وطح (۴) سلام ان کا دس دن حضور ﷺ نے محاصرہ کیا۔ سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 194 پر خیبر کے ایک قلعہ کے حالات میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سفید جھنڈا دے کر بھیجا۔ آپ نے جنگ لڑی خوب کوشش کی مگر فتح کئے بغیر واپس آئے پھر حضرت عمرؓ کو بھیجا۔ انہوں نے بھی خوب جنگ کی مگر فتح نہ ہوئی واپس آئے۔ پھر حضور

ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلا کر جمنڈا دیا و عادی تو اللہ نے فتح دیدی۔" تو حات خیر کے علاوہ حضرت ابو بکرؓ کو حضور ﷺ نے ان جنگوں کا امیر لشکر بنایا تھا۔ اور وہ کامیاب ہو کر آئے تھے۔

(1) نجد کے قبیلہ فزارہ کی طرف حضرت ابو بکر صدیقؓ سلمہ بن اکوعؓ اور دوسرے صحابہ کے ہمراہ روانہ کئے۔

(2) قوم: دوازن کی طرف حضرت عمر فاروقؓ کو 30 سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔

(3) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو 30 شتر سواروں کے ہمراہ بشر بن دارامؓ یہودی کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔

یہ تمام فوجی دستے کامیاب فتح مند واپس ہوئے۔ اور ہر جگہ مسلمانوں کو فتح و کامیابی نصیب ہوئی۔

(4) تاریخ اسلام ندوی جلد 1 صفحہ 65 میں ہے اس کے علاوہ 6 ہجری میں سریہ عکاشہ بن محسن، 7 ہجری میں سریہ علی بن ابی طالب

8 ہجری میں سریہ عمر بن الخطابؓ۔ سریہ کعب بن عمروؓ چھوٹے چھوٹے سریا مختلف سمتوں میں بھیجے گئے۔ جو کامیاب واپس آئے۔

(5) تاریخ اسلام نجیب آبادی میں ہے۔ ادھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو ایک دستہ فوج دے کر طلباء گردی پر

اسور فرمایا کہ دشمن شب خون نہ مار سکے۔

(6) غزوہ بنو المصطلق کا واقعہ گذر چکا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سہ سالار تھے۔ حضرت عمرؓ مقدمہ لکھتے تھے۔ خوب فتح ہوئی۔

صلح حدیبیہ کے صحابہؓ کا ذکر خیر قرآن میں

اعتراض : 36۔ حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت میں شک کیا۔ (مفنگوئے صلح حدیبیہ)

الجواب : شیعہ علماء کا وہی پرانا بیہنہ ہے۔ جس سے کبھی پاک نہیں ہو سکتے۔ ہر وقت اپنے منہرو مصلیٰ کو مسجد و امام بارگاہ کو اس

بیہنہ سے پلید کرتے اور مسلمانوں کا دل دکھاتے رہتے ہیں۔ چند باتوں پر غور فرمائیں۔

(1) صلح حدیبیہ ہر کتاب میں مذکور ہے۔ خواب نبویؐ سن کر 1500/1800 صحابہ کرامؓ کا عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر چل

پڑنا، وہاں روکا جانا، عمرہ نہ کر سنا، حضرت عثمانؓ کو اجازت مانگنے کے لئے بھیجا، ان کی خبر شہادت کا مشہور ہو جانا، آپؐ کا قصاص

عثمان پر جان قربان کرنے کی بیعت تمام صحابہ کرامؓ سے لینا۔ دو منافقوں نے بیعت ہی نہ کی تھی۔ پھر ان سب کو رضاء و جنت کی

سند ملنا، سہیل بن عمروؓ کا مرعوب ہو کر صلح کے لئے آنا بظاہر شرانگہ کا ناقابل قبول اور کزور ہونا، مگر خدا و رسول کا یہ نفاذ کہ کس طرح

ان کی دم ہارے ہاتھ لگے اور ہم چھوڑے نہیں اور یہ صلح فتح میں بدل جائے۔ اسی اثنا میں اس سہیل کے بیٹے حضرت ابو جندلؓ

مسلمان کا بیڑھیاں پہنے آ جانا کہ "مسلمانوں مجھے ان کے ظلم سے بچاؤ" مسلمانوں کا چنچ پڑنا اور صلح توڑنے پر آمادہ ہونا، یہیں

حضرت عمرؓ کا بے باک مفنگو کرنا "کہ ہم سچے اور یہ جھوٹے ہیں جان دینے کی بیعت بھی کر چکے ہیں تو پھر یہ ذلت اور دین میں

کی کیوں برداشت کریں" یہیں حضرت علیؓ کا بار بار حکم رسول کی نافرمانی کرنا کہ رسول اللہ کا لفظ نہیں ملنا پھر حضور ﷺ کا

خود لفظ رسول اللہ مادیار پیش آئے۔

(2) یہ ایسے جاگنداز اور خطرہ ایمان واقعات ہیں کہ غلام الخیوب خدا اور حضرت نبی و صدیق اکبرؐ کے سوا کوئی مطمئن نہ تھا۔ تب اللہ نے ان کے ایمان کی حالت اضطراب، ہرج منہج، شکوک و شبہات کی گواہی دی اور پھر اس پر نئے ایمان کی ترقی کا یوں ذکر فرمایا ”بے شک ہم نے آپ کو کھلی فتح دیدی۔ تاکہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں اللہ معاف فرمائے اور اپنی نعمت آپ پر پوری کرے اور آپ کو سیدھی راہ سمجھا دے اور اللہ آپ کی زیر دست امداد کرے۔ اسی اللہ نے مومنین کے دلوں میں تسلی اور رحمت اتاری تاکہ ان کا ایمان پہلے ایمان کے ساتھ بڑھ جائے۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر تو اللہ کے لئے ہیں اور وہی خوب جاننے والے اور حکمت والے ہیں تاکہ اللہ مومنین و مومنات کو جنت میں داخل کرے جس میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ وہ ان جنات میں رہیں گے۔ اور تاکہ اللہ ان کی برائیوں کو مٹا دے اور یہ اللہ کے ہاں بڑی کامیابی ہوئی تاکہ اللہ ان منافق مردوں اور عورتوں کو عذاب دے (جو یہ کہتے تھے کہ 1500 اصحاب حدیبیہ عمرہ تو کجا زندہ ہی نہ آئیں گے) اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو بھی سزا دے جو اللہ کے متعلق بہت بدگمانیاں کرتے تھے۔ برا چکر ان پر پڑے اللہ کا ان پر غضب ہوا اس نے ان پر پھینکار کی اور جہنم ان کے لئے تیار کر رکھی ہے۔ جو بہت برا ٹھکانا ہے۔

(سورۃ الفتح رکوع 1 پارہ 26 آیات 6)

(3) پھر تا آخر اس سورت کی 29 آیات میں 100 سے بڑھ کر الفاظ میں صحابہ کرامؓ کے مومن ہونے، جنتی ہونے گناہوں سے بخشے ہوئے ہونے، بلکہ تقویٰ و ایمان ان کے دل میں پیوست ہونے، عمرہ کر کے کامیاب واپس آنے ان کا محمد رسول اللہ کے جاندار ساتھی اور صحابی ہونے، کافروں پر سخت ہونے باہم ایک دوسرے پر مہربان ہونے رکوع و سجودوں میں پڑے رہنے صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہنے تورات و انجیل میں ان کا ذکر خیر ہونے اس ایمانی فصل بہار پر خدا و رسول کے خوش ہونے؛ صرف کافروں کے ان کے ساتھ دشمنی رکھنے جلنے کڑھنے، اور ان ایمان و اعمال صالحہ والوں کے بخشے ہونے اور بڑے ثواب کے مالک نہ بننے کا ذکر فرمایا ہے۔ (خلاصہ سورت ختم ہوا)

(4) قارئین! غور سے سوچیں کہ ان آیات میں خدا نے تمام اصحاب حدیبیہ کے ایمان و کردار اور قطعی جنتی و مغفور ہونے کی کیا بارگاہی نندی؟ یا جہول شیعہ ان معارف بالا م جمع نہ کر کے میٹھوں سے مراد صرف حضرت علیؓ اور آپ کے 3 دوست ہیں؟ محمد رسول اللہ و الدین معہ میں سے ایک بھی نہیں ہے؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی کفر، قرآن کے انکار محمد رسول اللہ سے دشمنی اور اصحاب محمد سے عداوت کی کوئی مثال مل سکتی ہے؟ حدیبیہ کا واقعہ تمام مسلم و غیر مسلم پڑھتے آرہے ہیں۔ سبھی حضور کو اور آپ کے صحابہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ صرف یہود و مجوس کے لٹن سے پیدا شدہ و افن و خوارج کا بدترین کافر ایک فرقہ ہے جو حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ پر اور تمام صحابہ کرامؓ کے ایمان و کردار پر بکرا آرہا ہے؟ کوئی اور فرقہ ہو تو اس کا نام لیں؟

شیعہ خود شک فی النبوۃ میں مبتلا ہیں

حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کو شہید کر کے خریہ جلوس نکالنے والا فرقہ شیعہ 1400 سال سے مسلسل یہ کہتا آرہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شک فی النبوۃ کیا۔ (کیا اور بھی کسی نے کیا؟ نہیں تو پھر ان سب کو تو موسیٰ اور قلعی جنتی مان لو) مگر برتن میں سے دبی کچھ لکھا ہے جو اس میں بھرا ہوتا ہے۔ آئینہ میں اپنی ہی تصویر نظر آتی ہے۔ شیعہ چونکہ خود نبوت کی صداقت، کامیابی، ایمانی انقلاب، عربوں کی مسلمانی اور اسلام کی حقانیت پر شک کرتے ہیں۔ اسلئے وہ حضرت عمرؓ اور تمام صحابہ کرامؓ پر یہ جھوٹا جہان لگاتے رہتے ہیں۔ یہ عکسی منکبات ہی اس کی نفی کرتے ہیں۔ کسی جگہ بھی شک فی النبوۃ کا لفظ نہیں۔ واقعہ کی حولا کی کالیوں ذکر ہے۔ (1) سہیل نے اپنے بیڑھیوں میں جکڑے مسلمان بیٹے کو منہ پر خوب مارا۔ تو مسلمانوں کا دل بچ گیا۔ اور وہ رونے لگے۔

(تاریخ نہیں صفحہ 22)

(2) جب مسلمانوں نے اس صلح سے بغیر فتح کے واپسی اور رسول اللہ کی ذات میں تلکٹیں دیکھیں تو سب لوگوں کو بڑا ایمانی دھچکا لگا۔ قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتے۔ (ایضاً)

(3) حضور ﷺ نے معاہدہ تحریر ہو چکنے کے بعد صحابہ سے فرمایا اٹھو سر منڈواؤ، قربانی کر کے احرام کھلو۔ یہ دواہیں چلو۔ 3 رند کہنے کے باوجود خدا کی قسم ایک شخص بھی نہ اٹھا۔ تو حضرت ام سلمہؓ نے کہا آپ خود قربانی کریں تو سب کریں گے۔ (درمنثور جلد 6 صفحہ 77)

(4) حضرت عمرؓ نے جو بے باک گفتگو کی تھی پھر نادام ہوئے۔ فرماتے ہیں۔ "پھر میں ہمیشہ صدفے کرتا روزے رکھتا نماز تو بہ پڑھتا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس کلام کے ڈر کی وجہ سے جو میں نے کی تھی حتیٰ کہ مجھے امید لگ گئی کہ اب کام ٹھیک ہوگا۔ اکتفاء" کتاب کے علاوہ میں ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے بطور کفارہ بہت سے نیک اعمال، روزے، نمازیں، صدقات اور غلام آزاد کئے تھے۔ (ایضاً)

(5) تفسیر معالم التنزیل میں بھی سیدنا حضرت عمرؓ کی تقریر میں ہے۔ کہ پھر بچھتا کر "میں بہت سے اعمال صالحہ بجالایا پھر جب نین بار حکم کے باوجود کسی صحابی نے سر منڈوا کر اور قربانی کر کے احرام نہ کھولا۔ تب آپ نے خود قربانی کی حجام کو بلایا اور احرام کھول دیا۔ اب صحابہ اٹھے قربانی کی ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے غم اور دکھ کی وجہ سے قریب تھا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں" ایسے استحاثی خطرناک حالات ہر قوم پر آتے رہتے ہیں۔ ابوبی دور میں صلح تاشقند پر ہیر وئی طاقتوں کے دباؤ سے یہی حادثہ پیش آیا کہ منترہ کشمیر واپس دیا پڑا تو فوج کی بغاوت کا خطرہ ہوا تو ایسے حالات میں فوج کو ملک و قوم کا باغی نہیں کہا جاسکتا جیسے یہ رافضی صحابہؓ پر ایسا حکم لگاتے ہیں۔ حضرت حسن کی صلح با معاویہ سے شیعہ فوجیوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا اور وہ دو سال تک اس شک میں مبتلا رہے (جلاء الامم ن صلح حسن) شیعہ چونکہ امامت کو مانتے ہیں۔ تو ان شیعان حسن پر کوئی اعتراض و حملہ نہیں کرتے۔

شیعہ عقیدہ ختم نبوت نہیں مانتے

چونکہ نبوت کو اپنے لئے ہادی ہرگز نہیں مانتے اس لئے شیعہ اصحاب رسول پر ہر وقت برستے رہتے ہیں۔ خواہ وہ یہ بھی بھی نہیں پڑھتے۔ اب خود شیعہ کے شک فی السنو، ختم نبوت پر حملے، نبوت سے افضل عقیدہ امامت کی ایجاد ملاحظہ فرمائیں۔

(1) انبیاء ائمہ سے درجہ میں کم ہیں۔ (الکافی ترجمہ اصول کافی جلد 1 صفحہ 291)

(2) امام جعفرؑ نے فرمایا۔ ائمہ رسول اللہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ مگر وہ انبیاء نہیں ہیں۔ (اصول کافی جلد 1 صفحہ 269)

(3) ٹینیسی کہتا ہے معاشرتی عدل و انصاف وہ فریضہ ہے جس میں پیغمبر اسلام محمدؐ بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے۔

(تہران ٹائمز 29 جون 1980ء)

(4) ”میں تو وہ شریعت لیتا ہوں جو علیؑ علیہ السلام لائے ہیں۔ اور جس سے وہ روکیں تو رکتا ہوں۔ ان کو وہی فضیلت ملی ہے ماجور علیؑ لمحمد جو محمدؐ کو ملی ہے اور محمدؐ کی فضیلت (بارہ ائمہ کے سوا) تمام مخلوق پر ہے۔“

(فرمان جعفر صادقؑ اصول کافی جلد 1 صفحہ 196-197 طبع ایران باب ائمہ زمین کے ستون ہیں)

(5) نبیوں میں اصول کفر ہوتے ہیں۔ اصول کفر تین ہیں۔ حرص، تکبر، حسد۔ حرص آدمؑ نے کیا، تکبر شیطان نے اور حسد آدمؑ کے دو بیٹوں نے کیا۔ (اصول کافی جلد 2 باب اصول الکفر و ارکانہ)

(6) حضرت علیؑ چمچ ہیں اور حضور ﷺ اس سے بھی زیادہ حقیر ہیں۔ (معاذ اللہ) شیعہ تفسیر البرہان پارہ 1 صفحہ 70؛ حوالہ گذر چکا ہے

(7) انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں۔ (معاذ اللہ) مجلسی کی حیات القلوب قصہ یوسف میں ہے۔ کہ حضرت یعقوبؑ آئے تو حضرت یوسفؑ نے وہ بد بہ شامی سے پیدل چل کر استقبال نہ کیا۔ تو خدا نے غصہ سے وحی بھیجی کہ نور نبوت تیری انگلیوں سے خارج کر دیا ہے۔ اب تیری اولاد میں نبوت نہ ہوگی۔ (معاذ اللہ)

(8) رسول اللہ کی نیک نیتی پر یہ حملہ کیا ہے ”حضور ﷺ جہاد اور لشکر اسامہ میں شرکت کے لئے تمام مسلمانوں کو خوب زہی دے رہے تھے۔ مگر اسامہ کے پیچھے سے حضرت کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ ان لوگوں سے خالی ہو جائے اور منافقوں میں سے مدینہ میں کوئی نہ رہے“ (منتہی الامال جلد 1 صفحہ 102) (تاکہ تباہی ظیفہ بن جائیں)

(9) ہر شیعہ محمد رسول اللہ کے کلمہ کو ناقص، غیر ایمانی، منافقوں اور علیؑ کی دشمنی والا جانتا ہے۔ کلمہ ایمان وخت صرف علیؑ ولی اللہ الخ کو مانتا ہے۔

(10) امامت کے نام سے نبوت جاری ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ امامت میں وحی بالواسطہ آتی ہے۔ (احقاق الحق شومتری جلد 2 صفحہ 202) شیعہ کے مکر نبوت ہونے میں کیا ابھی بھی کوئی شک ہے؟

مطامن عثمانی

اعتراض 1:- دوسرا پیغمبر، نبی باپ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر کچرا چھالنے کے بعد اب یہ دشمن رسول حضور ﷺ کے دہرے داماد ذوالنورین حضرت عثمانؓ پر بمباری شروع کرنے لگا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ پر دشمنی کا ایک وارادہ یوں کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوقادہؓ حنین میں دونوں بھاگ گئے۔ انہزم کا معنی منجمد، قاسم الوحید اور دیگر کتب لغات میں نکلتا تھا آپس پا ہوتا تو لکھا ہے۔ مگر بھاگ جانا نہیں لکھا۔ جو فخر کا ترجمہ ہے۔ اور قرآن نے کسی صحابی کے لئے یہ لفظ نہیں بولا ہے مگر لشکر اسلام کا یہ دشمن پکا یہودی مجوسی کافر ہے۔ جو ”بھاگ گئے“ ہر جگہ لکھتا آرہا ہے۔ اور اسلامی کماڈرائف حضور ﷺ سے ذرا نہیں شرما تا بالفرض احد کی طرح حنین میں بھی قتل نکلتا اور پسپائی ہوئی مگر اللہ نے معاف فرمادیا (یہی واقعہ احد) پھر اللہ نے پیغمبر پر اور ایمان والوں پر اپنی رحمت نازل فرمائی اور فرشتوں کا وہ لشکر اتارا جو تم نے نہ دیکھا اور کافروں کو خوب سزا دی۔ یہی کافروں کا بدلہ ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے اللہ اپنی توبہ و رحمت اتارتا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں“

(سورۃ توبہ پارہ 10، رکوع 10)

اب ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ یہ منکر قرآن و خدا رافضی۔۔۔ یہ گناہ خدا نے تو معاف کر دیا اور یہ ہرگز معاف نہیں کرتا۔ طعن پر طعن کرتا آرہا ہے۔ اتنا بڑا کفر خدا و رسول، اصحاب رسول اور سب مسلمانوں کو اتنا دکھ کیوں پہنچا رہا ہے؟

بخاری شریف کے حوالہ سے جو غزوہ حنین کا واقعہ لکھ رہا ہے۔ اس میں بھی بے ایمانی اور خیانت یہ ہے کہ حضرت ابوقادہ انصاریؓ نے ایک کافر کو قتل کیا اسی دوران مسلمانوں کو شکست ہوئی تو حضرت عمرؓ بھی غزوہ تھے۔ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا یہ مسلمانوں پر کیا ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ کا فیصلہ یوں ہی تھا۔ پھر ہم حضور ﷺ کے قریب ہی تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ ہو تو اس کا مال و ہتھیار وغیرہ اسے ملے گا۔ ایک آدمی نے میرے متول کا سامان جہاد اور وردی لینے کا دعویٰ کر دیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے گواہ مانگا۔ حضرت ابوبکرؓ نے میرے حق میں گواہی دی تو حضور ﷺ نے وہ مال مجھے دے دیا تو میں نے اس سے ایک باغ خریدا یہ پہلا مال ہے جو میں نے اسلام میں حاصل کیا۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 618-619 مختصراً) سیرت ابن ہشام جلد 4 صفحہ 91 میں یہ ہے کہ حضرت ابوقادہؓ نے بھی 20 کفار کو قتل کیا اور ہتھیار لئے۔ (بحوالہ سیف اسلام صفحہ 365)

بطور خلاصہ ہم نے پورا واقعہ نقل کر دیا اس میں حضرت ابوقادہ انصاریؓ، حضرت عمرؓ یا حضرت ابوبکرؓ کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ بھاگنا نہیں جو رافضی جھوٹ بولتا ہے۔ البتہ لانیہزم المسلمون لوگ پسپا ہو گئے۔ کے بعد حضرت ابوقادہؓ اپنا اور حضرت عمرؓ کا خطاب کا بھی غزوہ و تاہیان کرتے ہیں۔ بھاگنا نہیں بتاتے۔

جنگ حنین کا بدلہ اور اللہ کی مدد

حنین کی اچانک پسپائی کی وجہ قرآن نے یہ بتائی ہے۔
 ”اللہ نے بہت سے جنگی معرکوں کے بعد حنین میں بھی شہدائی مدد فرمائی جب کہ تم کو اپنی کثرت پر ناز آ گیا تھا تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور کشادہ زمین تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دکھا کر پلٹے پھر اللہ نے اپنی سکھت و تسلی اپنے پیغمبر پر اور ایمان والوں پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارا جو تم نے نہ دیکھا“..... الخ
 (پارہ 10 سورۃ توبہ کو 4)

کتب تاریخ میں اس حادثہ کی صورت حال یہ لکھی ہے ”کہ سے آنے والے مسلمان وادی کی شاخ در شاخ اور پیچیدہ گذر گاہوں میں سے ہو کر نشیب کی طرف اترنے لگے تھے۔ اور صبح کا ذب کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اور مسلمانوں نے ابھی باقاعدہ صف بندی اور مورچہ نشینی قائم نہ کی تھی۔ کہ اچانک دشمنوں۔ جو تیر اندازی میں مشہور تھے۔ کئی فوجوں نے کین گاہوں سے نکل نکل کر تیر اندازی اور شدید حملے شروع کر دیے تھے۔ اس اچانک آپڑنے والی مصیبت اور غیر متوقع حملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان سراپد ہو گئے۔ اور اہل مکہ کے دو ہزار نو مسلم سب سے پہلے حواس باختہ ہو کر دوڑنے لگے۔ ان کو دیکھ کر اور مسلمان بھی بدحواس ہو گئے۔ آٹھ ہزار مسلمانوں نے لگے۔ حضرت علیؓ وادی کے دائیں جانب تھے آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عباسؓ، حضرت فضل بن حبانؓ، ابوسفیان بن الحارثؓ (بن عبدالمطلب) اور ایک مختصر جماعت رہ گئی۔

(تاریخ اسلام نجیب آبادی جلد 1 صفحہ 187، سیرت ابن ہشام جلد 4 صفحہ 85 وغیرہ)

یہیں حضور ﷺ نے ان ساتھیوں کے ساتھ ثابت قدم رہ کر یہ آواز لگائی انسا النبی لا کلب انسا ابن عبدالمطلب ”میں اللہ کا نبی ہوں، جو تو نہیں (عرب کے مشہور سردار) عبدالمطلب کا بیٹا ہوں“ یہ آواز بجلی کی طرح اللہ نے ہر مسلمان کے دل میں پہنچادی۔ منتشر 12 ہزار افراد فوراً جمع ہو گئے۔ مہینے بندھ گئیں۔ مورچے قائم ہو گئے۔ جو ابی حملہ اتنا موثر تھا کہ چند گھنٹوں میں حنین 6 ہزار قتل ہوئے۔ اتنی عورتیں اور مرد قید ہوئے۔ ہزاروں اونٹ بکریاں اور سامان مال غنیمت ملا۔ جو زبرد ترین پیغمبرؐ نے نو مسلم اہل مکہ میں باغیاں اور خالی ہاتھ مہاجرین و انصار کے ساتھ مدینہ واپس ہوئے۔ (تاریخ)

حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کا قاتل رافضی شکست کے بعد یہ فتح کیوں نہیں بتاتا۔ صرف اپنے 4 ممدوح مسلمانوں کا احد و حنین میں ثابت قدم ہونا کیوں نہیں دکھاتا؟

اعتراض : 2- حضرت عثمانؓ احد سے بھاگ گئے۔ (طبری)

اعتراض : 3- حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ میدان جنگ سے بھاگ گئے۔ (تفسیر رازی)

الجواب : صحابہ کرامؓ پر عیب لگانے والی ہر تاریخی بات سچی نہیں ہوتی۔ عباسی دور میں ابو مسلم خراسانی ایرانی کے توسط سے

سے جو تاریخ مرتب ہوئی اس میں فاتحین اسلام، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاذؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ وغیرہ کے خلاف پر پیٹنڈے کر کے ایسا سواد بے دھڑک تاریخوں میں بھرا گیا۔ اس لئے ہم قرآن وحدیث کو مانیں گے۔ اس کے برخلاف تاریخ کو نہ مانیں گے۔ جب قرآن نے یہ غلطی معاف کر دی اب ایک مجبوری معاف نہیں کرنا بار بار طعن دیتا ہے ہم اس منکر قرآن دشمن اسلام بدگو صحابہ کرام اور منواری رسول ﷺ کو کائنات کا بدترین کافر نہ کہیں تو کیا کہیں۔ آپ ہی لٹوی دے دیں۔ تفسیر کبیر رازی کے اس ٹکسی صفحہ 42 میں بھی تاریخی روایات سے یوں لکھا ہے۔

اُحد میں دو تہائی صحابہ ثابت قدم رہے
مورخین کا ان لوگوں میں اختلاف ہے۔

”کہ (اُحد میں) کتنے ثابت قدم رہے۔ کتنوں نے پیٹھ دکھائی۔ تو محمد بن اسحاق نے کہا کہ تیسرا حصہ لوگ (ثابت قدم رہ کر) زخمی ہوئے اور تیسرا حصہ شکست خوردہ بنے۔ اور تیسرا حصہ ثابت قدم رہے“

اس گروپ بندی سے اتنا تو پتہ چلا کہ سب نہیں بھاگے۔ ابن ابی سناق جب اپنے تین سوساھیوں کو داپس لے کر کیا تھا کہ ہمارا مشورہ کیوں نہ مانا گیا۔ تو پیچھے جو سات سو تھے ان کا صرف تہائی شیطان کے بہکانے پر پیچھے ہٹا تھا۔ ان میں اصل غلطی وہ 39 بھی ہوں گے جو اپنے امیر جبر بن مطعمؓ کا حکم نہ مان کر دروہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ اور اس جنگ کے پانسہ بدلنے کا سبب بنے تھے۔ جب خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور رسول اللہ نے حکم خدا فَاغْفِرْ عَنْهُمْ سے ان کو معاف کر دیا تو ہم اگر خدا و رسول کو سچا ماننے والے مسلمان ہیں فراڈی، امامی دشمن اصحاب رسول نہیں تو ہم کو معاف کرنا اور ان کو عادی بنی چاہیے۔ ”کہ اللہ ان کو معاف کرے بڑا اجر و جنت دے“۔ ورنہ ہمارا اپنا ایمان واسلام شیعوں کی طرح برباد ہو جائے گا۔

اب جب تقریباً پونے پانچ صد صحابہ کے ثابت قدم ہونے کی یہ محمد اسحاق صاحب مغازی کی روایت شہادت دے رہی ہے ”تو طلی کے سوا سب بھاگ گئے“ کی شیعہ رٹ جھوٹی ماننی ہوگی۔ جب کوئی شیعہ 14 یا زائد بنام ثابت قدموں میں حضرت ابوذرؓ، غفاریؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت عمارؓ جیسے بزرگ صحابہؓ کا نام نہیں دکھا سکا اور ہم اہل سنت حسن نکلن سے اکابر مہاجرین وانصار اور عشرہ مبشرہ بالجنۃ سمیت ان کو بھی ثابت قدم مانتے ہیں۔ تو کسی رافضی دشمن الہی کو کیا حق ہے کہ وہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ کا نام لے کر بھاگنا مشہور کرے۔ کیا قرآن میں یا صحاح ستہ کی احادیث نبویہ میں ان کے نام آئے ہیں۔ اگر نہیں تو تاریخ کا جھوٹ ہم نہیں مانتے۔

اسی تفسیر کی صفحہ پر 14 ثابت قدموں کے یہ نام لکھے ہیں۔ جن کے ذکر سے رافضی کا کلیجہ پھٹتا اور وہ منافقت کی موت مر جاتا ہے، ”رہے رسول اللہ ﷺ کے پاس رہنے والے ثابت قدم تو وہ 14 ہیں۔ 7 مہاجرین ہیں اور 7 انصار

ہیں۔ مہاجرین میں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت زبیر بن العوامؓ ہیں۔ اور انصار میں سے حضرت خباب بن منذرؓ، حضرت ابودجانہؓ، حضرت عامر بن ثابتؓ، حضرت حارث بن صرہؓ، حضرت سہل بن حنیفؓ، حضرت اسید بن حضیرؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ ہیں۔

(تفسیر مفتح الغیب رازی جلد 5 صفحہ 42)

اسی ابن اسحاق کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت حارث بن صرہؓ، انصاری اور ایک جماعت کا ذکر خیر ابن ہشام جلد 3 صفحہ 89 سے مطابق فاروقی میں گذر چکا ہے۔ وہاں ان آٹھ کا ذکر نہیں تو کیا ان کو بھگوانا کہو؟ یہاں صرف حضور ﷺ کے پاس ہونے والوں کا (رازی کی یادداشت کے مطابق) ذکر ہے۔ اور جو میدان جنگ مریخ کلومیٹر میں پھیلے ہوئے ساڑھے چار صد سے زائد صحابہؓ تھے۔ جن میں 70 لڑکر شہید بھی ہوئے کیا ان سب کو بھاگنے والا بنا دے؟ دراصل یہ حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کا قاتل اور بددعا لے کر سڑکوں پر پینے والا رافضی مؤلف و مقرر یہ یاد رکھائے بیٹھا ہے۔ کہ ایسے مواقع میں صحابہ کا عیب ڈھونڈے۔ تو جہاں کسی روایت میں اس صحابی کا نام نہ ہو۔ جو دیگر کتب روایات میں یقیناً ہو۔ تو یہ اسے بدنام کرے گا۔ اس کی یہی روش بدگوئی حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور حضرت معاذؓ و حضرت عائشہؓ ہوں یا دیگر صحابہ کرامؓ ہوں۔ جاری رہے گی۔

اعتراض : 4۔ حضرت عثمانؓ کو کافر سمجھ کر قتل کیا گیا۔ (حضرت عثمان شہید از محمد بن یحییٰ مالکی)

الجواب : تو کیا حضرت علیؓ کو خارجیوں نے مومن جان کر شہید کیا۔ جب دونوں دامادان رسول اور امامان مسلمین کا قاتل ایک ہی عبد اللہ بن سبا یہودی کا پروردہ گردو ہے تو پہلے امام کے قاتل کا نام سن کر خوشی منانے کا کیا فائدہ؟ فائدہ تو اس میں ہے کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو بحکم نبوی منافق بر باطل اور بحکم علیؓ ملعون کہیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے قاتل کو بڑا بد بخت جہود جبار علی دین سے اراق اور جماعت علی سے خارج دوزخی کہیں۔

شیعہ کتابیں حضرت عثمانؓ کی اتنی دشمن ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ و حضرت طلحہؓ کو جھوٹی تہمت سے حضرت عثمانؓ کا قاتل ہونا ہی نہیں بتاتیں بلکہ وہ اپنے عقیدہ میں حضرت عثمانؓ کو اور خود حضرت علیؓ کو بھی جن کو اپنا محبوب کہتے ہیں۔ اس تہمت اور گناہ سے لوث کرتے ہیں۔ پاکدامنی کبھی بیان نہیں کر سکتے۔ بالفاظ دیگر طالب دم عثمانؓ حضرت امیر معاویہؓ کے اقدام کو برکھ اور درست کہتے ہیں۔

اسی تنگی منہ پر روافض کا عقیدہ یوں مذکور ہے۔

”حضرت معاویہؓ اور ان کے اصحاب اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ بھی انہی میں تھے۔ جو

حضرت عثمان مظلوم کا قصاص چاہتے تھے ان لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ حضرت عثمانؓ کے قاتل (حاکموں کو گرفتار کر کے ہمارے پر دیکھو اور چونکہ قاتلوں کی معاونت ایک پوری جماعت کر رہی تھی۔ تو وہ ان کو کس طرح پکڑ لیتے۔ چنانچہ وہ ایسا نہیں کر سکے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ (علیؓ) کا یہ اعتقاد ہو کہ ایک شخص کے قتل کے جرم میں ایک جماعت کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس سلسلے میں یہ روایت پیش کی جائے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن حنیفؓ کے قتل کی سزا میں اہل نہروان کو قتل کیا تھا تو یہ مسئلہ علماء کے نزدیک اختلافی ہے۔ یہاں ہم نے حضرت عمارؓ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ سے منحرف ہو کر ان کے مخالفین سے مل گئے تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جاحظ کا بیان ہے کہ حضرت عمارؓ نے مسجد نبویؐ کے وسط میں کھڑے ہو کر کہا ”ہم نے حضرت عثمانؓ کو کافر کی حیثیت سے قتل کیا ہے اور وہ حضرت عمارؓ ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو اس سے روکا تھا کہ وہ حضرت عثمانؓ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں یا ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے“ (عثمان شہید صفحہ 221)

شہادت عثمان کے متعلق شیعہ عقیدہ

اب شیعہ عقیدہ کی بلی تھیلے سے باہر آتی آپ نے دیکھ لی۔ کہ وہ جاحظ معتزلی بلکہ خارجی سے حضرت عمارؓ کا قاتل عثمان اور دشمن ہونا کس قدر سے بیان کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم مسلمان اہل سنت ایسی روایتوں کو جو عثمان اور حضرت عمارؓ کو بالفضل قاتل عثمان ہرگز نہیں مانتے۔ اگر یہ روایت شیعہ ٹھیک ہو تو حضرت امیر معاویہؓ کو باغی کیوں کہتے ہو۔ ہرج و مرج قتل کے گواہ و اقرار قتل سن کر قتل کا فیصلہ سنا تا ہے۔ تو کیا جج کو باغی و قاتل کہا جاتا ہے؟ انہیں باغی وہ گواہ ہی ہوں گے جو قاتل جتلا کر مرداتے ہیں۔ تو فرمان نبویؐ سچا ثابت ہوا۔

و یحک با عمار لا یقتلک اصحابی و انما تقتلک الفتنۃ الباغیۃ

(سیرت ابن ہشام باب تعمیر مسجد نبوی)

(ترجمہ) عمار! تجھ پر انہوں نے قتل (دو/دو بھاری پتھر اٹھوانے والے) میرے صحابی قتل نہ کریں گے (سب قتل نہ نہیں گئے) بلکہ بلاشبہ تجھے قتل کرانے والا (عثمان کا قاتل) باغی گروہ ہوگا (جو تجھے قاتل عثمان مشہور

کر کے طالبان قصاص سے مردائے گا)

ملکت کا ایک رافضی حضرت عمارؓ کو اسی طرح قاتل حکام بتاتا ہے کہ حضرت عمارؓ اہل شام کے متعلق کہتے ہیں ”ہم سے کہتے ہیں کہ تم نے اس عثمان کو قتل کیوں کیا؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ اس کی بیعتوں کی وجہ سے ہم نے اسے قتل کیا ہے۔

(عبداللہ بن سبا ایک افسانوی کردار صفحہ 65 از رضوی خطیب ملکت)

یہی حضرت علیؓ پر بھی دشمن عثمان ہونے کی تہمت لگاتا ہے۔ کہ
 ”حضرت معاویہؓ کے آدمی نے حضرت علیؓ سے آکر پوچھا کیا آپ کو اسی دیتے ہیں کہ عثمان مظلومیت کے
 عالم میں مارا گیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا نہیں عثمان کو مظلوم نہیں سمجھتا۔ حضرت معاویہؓ کے آدمیوں نے کہا جو
 حضرت عثمانؓ کو مقتول مظلوم نہ سمجھے ہماری اس سے برأت ہے۔ (ایضاً صفحہ 61)

یہ قاتلان عثمان کی مشہور کردہ جھوٹی باتیں ہیں۔ ہر مصنف جو حضرت عثمانؓ کی شان برأت اور شہادت پر کتابیں لکھتا ہے۔ وہ ایسی
 تاریخی ہفوات ذکر کے پھر جواب لکھتا ہے اس کی تردید میں بہت کچھ مواد لاتا ہے۔ اس کتاب میں بھی تردید مواد بہت ہے۔
 مگر یہ دشمن عثمان رافضی تو وہ کبھی نقل نہیں کر سکتا۔ اصل کتاب ہمیں بذیل مکی تو دوسری کتابوں اور اکابر صحابہ بزرگوں سے حضرت
 عثمانؓ کی شہادت پر روایات ملاحظہ فرمائیں۔

11 عدد مورخ احادیث سیف اسلام میں ملاحظہ فرمائیں۔ وہ ہم ذکر نہیں کرتے صرف آثار صحابہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ہاں
 قاتلوں کے منافق اور جہنی ہونے پر دو نبوی گواہیاں کافی ہیں۔

(۱) حضور ﷺ نے ایک دفعہ حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ اللہ تجھے ایک قیس (خلافت) پہنائے گا۔ منافقین اتر و انا چاہیں گے تو
 ہرگز نہ اتارنا۔ (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نفع کا ذکر کیا تو فرمایا اس میں حضرت عثمانؓ (حق پر ہوں گے)
 مظلوم ہو کر شہید کیا جائے گا۔ (ترمذی)

حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت پر آثار صحابہؓ

(12) امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ مکان میں محصور تھے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا تو منافقین حضرت علیؓ سے
 لپٹ گئے۔ اور انہیں اندر آنے سے روکا۔ حضرت علیؓ نے اپنے سر کے عمامہ کے بیچ کھول ڈالے اور کہا اے اللہ میں ان کے قتل
 سے خوش نہیں ہوں اور نہ میں اس کا حکم دیتا ہوں۔ (طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 190 اردو)

مگر آج کا شیعہ علی قتل عثمان پر خوش بھی ہے۔ اور قاتلوں کا طرفدار بھی (ان سب پر اللہ وہی کرے جس کے وہ حق دار ہیں)
 (13) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر ساری مخلوق اس قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح ان پر پتھر برستے۔

(14) حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا لوگو! اگر تمہاری بد اعمالی کی سزا میں تم پر کوہ احد پھٹ پڑے تو بھی بجا ہے۔

(15) حضرت حذیفہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کی شہادت سے وہ رخ نہ پیدا ہو گیا جسے پہاڑ بھی بند نہیں کر سکتا۔

(16) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا آج عرب کی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔

(17) ثمامہ بن عدی نے فرمایا آج رسول اللہ ﷺ کی جانشینی کا خاتمہ ہو گیا اب بادشاہت کا دور شروع ہو گیا۔

مندرجہ ذیل مرفوع احادیث اس کی مؤید ہیں۔

(۱) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

میری امت کے سب سے زیادہ مہربان حضرت ابو بکرؓ ہیں۔ خدا کے قانون پر عمل میں سب سے سخت حضرت عمرؓ ہیں۔ سب سے سخت حیا دار حضرت عثمانؓ ہیں (اعلیٰ فیہما والے حضرت علیؓ ہیں) حلال و حرام کو خوب جاننے والے حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔ اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعبؓ ہیں۔ علم فرائض کو زیادہ جاننے والے حضرت زید بن ثابتؓ ہیں ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابنی جملہ در بخاری)

(البدایہ جلد 4 صفحہ 219)

(۲) حضور ﷺ نے فرمایا

ایک نیک آدمی کو خواب آئی۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ کو جوڑا گیا۔ پھر حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ سے جوڑا گیا۔ پھر حضرت عثمانؓ کو حضرت عمرؓ سے جوڑا گیا۔ جب آپؐ سے ہم اٹھ گئے تو یہ تعبیر کبھی کہ نیک آدمی تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور یہ ساتھ جانے والے 3 وہ آپؐ کے خلیفے ہیں جو اس مشن کو پھیلائیں گے۔ جو اللہ نے اپنے نبیؐ کو دے کر بھیجا ہے۔ (احمد ابوداؤد از جابر) البدایہ جلد 4 صفحہ 219

(18) حضرت ابو ہریرہؓ حادثہ کا ذکر کر کے بار بار روتے تھے۔

(19) کاتب القرآن زید بن ثابتؓ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

(20) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت عثمانؓ دھلے ہوئے کپڑے کی مانند صاف گئے۔

(21) حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت عثمانؓ کے مخالفین سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عفان کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی اور ان سے

واپس تھے۔ تم لوگوں نے ان کو شہید کیوں کیا۔ (تاریخ اسلام ندوی صفحہ 233)

(22) حضرت مالک زوجه عثمانؓ نے کہا اب کعبہ کی قسم چور دشمنو! تم نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر کے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ دیکھو تم نے اسے قتل کیا جو بڑے روزہ دار اور بڑے نمازی تھے۔ ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 196)

(23) عبدالرحمنؓ محدث نے کہا اللہ کی قسم عثمانؓ مظلوم شہید کئے گئے۔

(24) حضرت عثمانؓ نے فرمایا تھا اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو اللہ کی قسم پھر قیامت نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے۔ (کھامن طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 47)

(25) حضرت زبیر نے خبر شہادت سن کر استرجاع کیا اور حضرت عثمان کے لئے رحمت کی دعا کی اور جب یہ پتہ چا کر قاتل شرمندہ ہیں تو فرمایا ان کی بربادی ہو پھر یہ آیت پڑھی ”وہ ایک چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو پکڑے اور وہ جھگڑ رہے ہوں تو نہ دیرت کر سکیں اور نہ گھر میں لوٹ سکیں (سورہ یس رکوع 3 پارہ 23)

(26) حضرت علیؑ نے جب خبر شہادت سنی تو دعائے رحمت کی اور بظاہر نام تاکوں پر یہ آیت پڑھی۔

ان لوگوں کی مثال شیطان جیسی ہے۔ کہ وہ آدمی سے کہتا ہے تو کفر کر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے

میں تمہارے (کفر سے) بیزار ہوں۔ میں تو تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں (پارہ 28 رکوع 2)

(27) حضرت سعد بن ابی وقاص (آپ کے ماموں) نے خبر قتل سنی تو حضرت عثمانؓ کے لئے استغفار کی دعائے رحمت پڑھی پھر تاکوں کے حق میں یہ آیت پڑھ دی

”کیا میں تم کو بتاؤں کہ سب سے زیادہ کھانے والے کون لوگ ہیں؟ وہ ہیں جن کی کمانی دنیا میں برباد ہو گئی۔

اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اچھا کام (قتل عثمان) کیا۔ کیا پھر حضرت سعد نے ان کو بددعا دی اے اللہ ان کو

رسوا کر اور پکڑ لے“ بعض بزرگوں نے قسم کھا کر کہا کہ تاکوں کا ہر آدمی مقتول ہوا رواہ ابن جریر

(البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 202)

اعتراض : 5 - 6۔ حضرت عثمانؓ عورتوں کے بڑے شائق تھے۔ رقیہ بنت رسول پر عاشق ہو گئے۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد 1 صفحہ 31)

الجواب : بنت رسول پر عاشق ہو گئے یہ آپ کی اپنی بکواس ہے لہذا خلعتی الحسرة مجھے افسوس ہوا کہ یہ ترجمہ نہیں ہے۔

جو شخص گھرانہ نبوی اور آپ کی بنات طیبہ کا یوں ذکر بد کرے کیا وہ مسلمان ہے؟ حضرت علیؑ بھی فاطمہ الزہراءؑ سے شادی کرنا پسند

کرتے تھے۔ جلاء العین میں ایسی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ جن کا ذکر ہم پسند نہیں کرتے شیعہ خود پڑھ کر شرم سے سر جھکا لیں۔

اور پھر انصاف سے بتائیں کیا اس طرح گستاخانہ تعبیر کر دے؟ بات یہ ہے کہ حضرت علیؑ آپ کے چچا زاد بھائی اور گھر کے پرورد

تھے۔ وہ اگر پھول جیسی فاطمہ کو پسند کریں۔ حضور ﷺ خوشی سے رشتہ دیں تو کسی رافضی خارجی کو کیوں دکھ ہے؟ حضرت عثمان

حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن اردی بنت بیضاء بنت عبدالمطلب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کو ماموں کے گھر کا رشتہ پسند ہو

اور آپ خوشی سے دیں تو ایک کافر کو عاشق رقیہ بنت نبی کہنے گھرانہ نبوی کی تو حسین کرنے اور اپنا حسد بغض و عناد ظاہر کرنے کی کیا

ضرورت ہے ہر گھر کے رشتے حسین و جمیل ہوتے ہیں۔ چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی اپنے پیارے رشتے بھانجوں، بھتیجیوں کو دیتے

رہتے ہیں۔ کسی باہر کے دشمن کو یہ کہنے کا کیا حق حاصل ہے ”فلاں فلاں پر عاشق تھا۔ تو اس نے رشتہ دے دیا۔ (کہا خوا کر کے

نہ لے جائے) رافضی کی یہ سوچ ہی دشمن رسول ہونے کی ہکی دلیل ہے۔ درویش کو بھی سچ کہہ ہی دیتا ہے۔ آگے چھپے تو حضور

پیغمبرؐ کی باقی 3 صاحبزادیاں نہیں مانتے لفظ قرآن و سننک کے کلمے منکر ہیں۔ اب حضرت عثمانؓ کو بدنام کرنے کے لئے باطن رقیہ بنت رسولؐ کہہ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ ابو لہب اور اس کی اس وقت کافر اولاد کے مذہب پر ہیں۔ اس نے دشمنی سے رقیہ وام کلثوم لینے کا انکار کر دیا۔ پھر آپ نے بحکم خدا کیے بعد دیگرے یہ کنواریاں حضرت عثمانؓ کو ہی بیاہ دیں۔ اب آپ ان کے اور ان کے خاوند حضرت عثمانؓ کے خلاف کہتے رہتے ہیں ہم آپ کو دشمن مگر اند رسول اور کافر نہ کہیں تو کیا کہیں؟

اعتراض: 7- حضرت علیؓ نے ابو بکرؓ کو گالیاں دیں۔ (الحسن والحسين از محمد رضا مصری)

الجواب: آپ کو شرم آئی چاہئے۔ کہ مگر کا یہ عالم دین نہیں آزاد صحابی جو ایک جہلی تاریخی روایت سے حضرت علیؓ جیسی آپ کے عقیدہ میں معصوم ہستی کی طرف گالی جیسے گناہ کرنے کی نسبت کر رہا ہے۔ اور وہ بھی معمولی آدمی کو نہیں بلکہ حضور ﷺ کے سب سے زیادہ محبوب سب سے پہلے مسلمان و حسن صاحب الفار والفرار خلیفہ اول اور آپ کے معزز بھتیجا حضرت ابو بکر صدیقؓ کو معاذ اللہ حضرت علیؓ گالی دیتے ہیں۔ چلو آپ دشمن صدیق ہیں آپ کا شوق پورا ہو گیا فخر کر رہے ہیں۔ مگر آپ کالے کی مثال اس ریچھ کی سی ہے۔ جو اپنے پیارے مالک یا دوست پر کبھی نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔ بجا دکھا کر ہانا تھا۔ ایک دفعہ غصہ سے منہ پر بیٹھی کبھی کو پیچہ دے مارا کبھی تو از کر بیچ گئی۔ مگر مالک کا سر پھٹ گیا۔ اپنے دشمن اور شیعہ کے دشمن حضرت عمرو بن العاصؓ کی طرف جو گفتگو کی یہ نسبت اس صحابی نے کی ہے وہ غلط ہے یا صحیح؟ اپنی جگہ قابل تحقیق ہے مگر آپ کا اپنا عقیدہ تو یہی ہے کہ حضرت علیؓ ایسے تھے۔ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کی یہ باتیں شیعہ عقائد کا ہی بیان ہیں انہوں نے کہا (معاذ اللہ)

1) حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو گالیاں دیں۔

2) ان کی خلافت کو ناپسند کیا۔

3) اور ان کی بیعت پہلے تو کی ہی نہیں۔

4) پھر جب کی تو باہر مجبوری اور دل میں برامانتے ہوئے۔

5) اور پھر وہ حضرت عمرؓ کے قتل میں شریک رہے۔

6) حضرت عثمانؓ کو ظلم سے شہید کیا۔

ہم اہل سنت مسلمان تو ان باتوں کو غلط کہتے ہیں۔ قاتلین عثمانؓ نے بار بار یہ غلط باتیں اپنے مذہب کی تبلیغ میں ایسے مشہور کیں کہ شام جا پہنچیں۔ اور یہ اتنے بڑے لیڈر حضرت علی الرضیؓ جیسی شخصیت کو بطور شکایت کہتے اور یہ الزامات ثابت کر رہے ہیں۔ شیعہ دوستو! خود ہی دل سے سوچو اور جلتا قہ کہہ دو کیا یہ 6 باتیں آج ہر شیعہ کا عقیدہ نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو جوش کرنے والے کو برا کیوں کہتے ہو اور اگر آپ کا عقیدہ نہیں ہے تو کھل کر کہہ دو کہ یہ باتیں ہم پر جمونا الزام ہیں۔ الزام مشہور کرنے والے پر اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں پر خدا کی پونک رہو۔ ہم شیعہ یہ عقیدہ نہیں رکھتے نہ رکھنے والوں کو شیعہ مومن مانتے ہیں۔ ہم تو ان سے

بزار ہیں۔ (دبیدہ باید)

اعتراض : 8۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید جلانے کا حکم دے دیا۔ (بخاری)

الجواب : جھوٹوں پر اور خدا کے اتارے ہوئے دنیا بھر میں گھر گھر پھیلے ہوئے قرآن مجید کو نہ ماننے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید جلایا نہیں۔ بلکہ حضرت علیؓ سمیت تمام حفاظ صحابہ کرامؓ کا تہن و تنی عظام کی تصدیق اور اتفاق سے لغت قریش پر لکھے ہوئے قرآن کی تاج کہنی کی طرح اشاعت کی اور صدیقی جمع شدہ قرآن کو حضرت حفصہؓ سے منگوا کر مزید کاپیاں لکھوائیں اور تمام صوبوں میں بھجوائیں۔ اور تمام گورنروں کو یہ ہدایت دی کہ اسی کے نسخے مزید لکھوا کر ہر شہر میں پہنچائیں۔ اب اس سے اختلاف والی یا غیر لغت قریش پر لکھی ہوئی قرآنی کاپیاں جس صحابی کے پاس تھیں جمع کر کے تلف کر دیں۔ اس پر حضرت علیؓ و نوہم سمیت کسی صحابی نے اعتراض نہ کیا۔ سب نے اتفاق کیا۔

اب یہ قرآن سب مسلمانوں کا متفقہ لغت قریش اور سات متواتر قراتوں سے 58 ممالک اسلامیہ میں عبد عثمانی سے تاحضار اور پھر تاقیامت پڑھا جاتا رہے گا۔ حوالہ جات سب گذر چکے۔

چونکہ کلمہ توحید و رسالت کی طرح شیعہ کا اس قرآن پر ایمان ہے ہی نہیں نہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ دم گھٹ کر قرآن پر پہلے جامع قرآن حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ پر پھر تاثر قرآن حضرت عثمان بن عفانؓ پر اعتراضات کرتے آرہے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن غلط جمع کیا اور لکھوا کر پھیلایا۔ جو نسخے اور کاپیاں جلانے دیں ٹھیک قرآن تھے۔ مسلمانوں کے اتحاد سے اختلاف اور تفریق بین المسلمین کی اس سے بڑی مثال کوئی اور بھی ہو سکتی ہے؟

بخاری میں تو یہ ہے۔ و امر ما سواہ من القرآن لی کل صحیفۃ او صحف ان یحرق۔ کہ اس مجموعہ مرتبہ متفقہ قرآن کے علاوہ جو کاپیاں اور بیاضات جن میں آیات تھیں۔ ان کے جلانے کا حکم دیا۔ تاکہ بعد میں کوئی ان کے ذریعے امت میں اختلاف نہ ڈالے۔ وحدت قرآن، وحدت امت، وحدت اسلام اور وحدت کعبہ و نبوت کو بحال رکھنے کے لئے یہ اقدام ضروری تھا۔ اور اس پر حضرت علیؓ کے ارشادات گذر چکے ہیں۔ خود حضرت علیؓ نے سبائیوں کو اس اعتراض کا جواب دیا تھا "کہ ان کا بیڑا کو جایا جن میں اختلاف تھا۔ و ابعسیٰ لہم المشرق علیہ۔ اور وہی قرآن مسلمانوں کے لئے چھوڑا جس پر سب کا اتفاق ہے۔ (البدایہ جلد 4 صفحہ 183)

اب تو زمانہ بدل چکا ہے امام شیعہ سمیت ایرانی، عراقی، جید علماء اس قرآن کو ماننے اور اس کے منکر و مخالف کو کافر کہنے کا فتویٰ صراحت سے لگاتے ہیں۔ (اصل و اصول شیعہ)

شیعہ اگر مسلمان ہیں تو یہ الحمد للہ والناس پورا۔۔ کی بیشی سے پاک۔ قرآن مان لیں۔ اور منکر کو کافر کہہ دیں۔

(دبیدہ باید)

اعتراض : 9۔ حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کے قتل کا حکم دیا۔ (العقد الفرید)

الجواب : یہ وہی بڑا جھوٹ ہے جو سبائیوں نے خود بنایا اور شیعہ کو گمراہ کر دیا کہ اب ندوہ حضرت علیؓ کی مانتے ہیں نہ خدا و رسول کی۔ ورنہ تاریخ طبری وغیرہ میں یہ ہے کہ جب مصری حضرت علیؓ کے پاس، بصری حضرت طلحہؓ کے پاس اور کوئی حضرت زبیرؓ کے پاس آئے تھے۔ کہ ہم کو حضرت عثمانؓ خلیفہ پسند نہیں تم اسے معزول کر دو۔ ورنہ ہم قتل کا اقدام تک کر ڈالیں گے۔ تو ان اکابر صحابہؓ نے اپنے ان جھوٹے معتقدین کو سمجھا بھگا کر واپس کر دیا۔ اور وہ اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے گئے۔

چند دن کے بعد تینوں شہروں کا ایک بڑا جلوس حضرت علیؓ کے گھر آ پہنچا۔ کہ حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کے قتل کا حکم ایک نلام عبد اللہ بن ابی سرح گورنر مصر کی طرف بھیج کر دیا ہے اور یہ خط ہم نے پکڑا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم تو تین دن سے اپنے اپنے شہروں کو الگ الگ سمتوں کی طرف چلے گئے تھے۔ خط مصر والوں نے پکڑا تو وہی واپس آتے۔ کوئی بصری کیسے ان سے آئے۔ یہ خود تمہاری سازش ہے۔ جہونا خط بنا کر آدی بھیجا ہے مشکوک ترکس اس سے کرا کر گرفتار کر لیا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ جیسا ہی سمجھیں ہم حضرت عثمانؓ کو قتل کئے بغیر چھوڑیں گے نہیں۔

تجب ہے کہ رافضیوں کا یہ جھوٹا اعتراض سودودی صاحب نے خلافت ملوکیت میں لکھا ہے تو اس سودودی اعتراض کا جواب مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے رسالہ برآۃ عثمان میں یہ دیا تھا۔

”اور یہ جو بعض روایات میں ہے کہ مروان نے حضرت عثمانؓ کی طرف سے حاکم مصر کو یہ لکھ دیا تھا کہ یہ لوگ محمد بن ابی بکر اور اس کے ساتھی مصر پہنچیں تو انہیں قتل کر دینا۔ حافظ ابن کثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے۔

”كتبوا من جهة على و طلحه والزبير الى خوارج كتبوا مزورة انكروها وهكلا زوروا
هكذا الكتاب على عثمان“ (البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 175 بحوالہ خلفاء راشدین صفحہ 536 مرتبہ
غلامہ خالد محمود نکلہ دار المعارف لاہور)

لوگوں (ان سازشی سبائیوں) نے حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، زبیرؓ کی طرف سے خوارج کے نام ایسے جعلی خطوط لکھے کہ ان سب حضرات نے ان خطوط کا انکار کیا۔ ایسے ہی حضرت عثمانؓ کے نام سے انہوں نے یہ جعلی خط لکھا

اس خط کا جھوٹا ہونا اور بناوٹی بارور دائی ہونا اس عکسی صفحہ 80 (شیعی تحقیقی دستاویز صفحہ 732) سے واضح ہے۔

”جب مصری تین دن کا سفر کر چکے تو اچانک ایک اونٹ پر سوار کاغلام آ گیا جو اپنی زمین پر چال میں آگے پیچھے ہوتا تھا گویا وہ کسی کو ڈھونڈتا ہے۔ یا اسے ڈھونڈا جاتا ہے۔ تو محمد بن ابی بکر کے ساتھیوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے تیرا کیا قصہ ہے۔ گویا تو بھگا کر آ رہا ہے۔ یا کسی کو طلب کرنے والا ہے۔ تو اس نے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں۔ مجھے مصر کے گورنر کی طرف آپ نے بھیجا ہے۔ لوگوں نے کہا مصر کا گورنر تو ہمارے ساتھ ہے۔ انہوں نے محمد بن ابی بکر کو اطلاع دی

اس نے بلایا اور پوچھا تو وہ کبھی کہتا میں امیر المومنین کا غلام ہوں کبھی کہتا سردار ان کا غلام ہوں۔ ایک آدمی نے پہچان لیا کہ حضرت عثمانؓ کا غلام ہے۔ (تو پھر تفتیش کر کے اس کی خشک دوات سے خط نکال لیا) الخ

اب آپ دیکھنا سوچئے کہ اگر واقعی یہ حضرت عثمانؓ کا بھیجا ہوا قتل کا خط لانے والا غلام تھا۔ تو اسے تین دن سے سز کرنے والے مصری قافلہ میں گھسنے کی کیا ضرورت تھی۔ الگ تھلگ سید ہاں سے آگے نکل جاتا۔ پھر ڈانواں ڈول ہونے ان کے آگے پیچھے منگولک حالت میں پھرنے اور پکڑوانے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر یہ تین دن کا مصری قافلہ 100 میل تو مغربی سمت سز کر چکا ہو گا اتنا ہی سفر کوئی بصری مشرق و شمال کی طرف کر چکے ہوں گے۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ پھر یہ بیک وقت حضرت علیؓ کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم نے یہ خط پکڑا ہے۔ حضرت عثمانؓ کو قتل کر کے چھوڑیں گے۔ تو حضرت علیؓ کا فرمانا جج ہے "کہ تم قتل کا منصوبہ بنا کر آئے ہو"

اسی قصہ میں آگے ہر کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے کہا دو باتیں ہیں۔ یا گواہ پیش کرو جو میرے لکھنے پر گواہی دیں یا پھر میری قسم پر اعتبار کرو۔ خدا کی قسم نہ میں نے لکھا نہ میں نے کسی سے لکھوایا اور نہ میں نے یہ غلام اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ جب بھی سبائیوں نے آپ کی قسم نہیں مانی اور کہا۔ جو کچھ بھی ہو۔ ہمارا خط جعل سازی سی۔ لیکن ہم تجھے خلافت سے معزول کریں گے یا قتل کر دیں گے۔ حضرت عثمانؓ کا جواب گذر چکا ہے۔ کہ جان لے لو مگر میں بحکم نبوی قیاس خلافت نہیں اتارتا۔ (پھر سب اہل مدینہ کو اپنے دفاع سے روک دیا)

اعتراض : 10- حضرت عثمانؓ نے کتاب اللہ اور سنت رسول کو بدل دیا (الامامۃ والسیاستہ)

الجواب : پہلے بتایا جا چکا ہے کہ الامامۃ والسیاستہ والا پکار انفسی ہے کوئی بات مسلمانوں کی خوشی کے مطابق نہیں لکھتا صرف سبائی رافضیوں کو خوش کرتا ہے۔ یہاں بھی حضرت عثمانؓ کے خلاف اشتہار نفی کی سب سازشوں کا ذکر ہے۔ اور اشتہار تاریخ اسلام کا بدترین فساد ہے۔ جس نے حضرت عثمانؓ کو ہی شہید نہ کرایا بلکہ سبائیوں کے گردو سے 90 ہزار مسلمان مردائے بقول تاریخ طبری جل میں خود حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ مگر اس کا قائد ابن سبا یہودی نہ مانا کہ پھر تو ہم نے ننگے ہو جانا ہے۔ لہذا حضرت عثمانؓ کے ساتھ مصالحت رکھو۔ مل جل کر رہو اور مسلمانوں کا خون حیدر علی بن کر چہار سو بہاتے رہو۔

اعتراض : 11 - 12. حضرت عثمانؓ نے سنت رسول کے خلاف قعر نماز کے بجائے پوری پڑھی۔

(حضرت عثمانؓ تاریخ و سیاست کی روشنی میں از طہ حسین مصری)

الجواب : ڈاکٹر طہ حسین عالم دین نہیں نہ مذہب اہل سنت سے واقف ہے ایک صحافی اور ادیب ہے۔ مولانا مودودی مرحوم کی طرح مذہب کا لہادہ اوڑھ کر اہلسنت اور اجماع امت کے مختلف مسائل کو بھی رافضیوں جھوٹے مورخوں کے ساتھ مل کر منگولک بنا دیتا ہے۔ یاد کیا غضب ہے کہ یہ کئے کئے کے آدمی حضرت عثمانؓ کی نماز قصر و حضرت تک پر اعتراض کرنے بیٹھے گئے ہیں۔ ہر شخص

جب مقیم ہو تو پوری پڑھتا ہے۔ جب مسافر ہو تو قصر کرتا ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں سوجھتا۔ حضرت عثمانؓ نے مکہ میں شادی کر لی تھی۔ اسے اپنا گھر سمجھ کر یا 15 دن سرال میں نیت اقامت کر کے منی ایام حج میں پوری چار رکعت پڑھ لی۔ تو جیسے قاتلین حضرت عثمانؓ نے یہ اعتراض اٹھایا اور مشہور کیا تھا۔ آج سنی نہیں ان کے ذلہ خور حضرت عثمانؓ پر یہ اعتراض کرتے آرہے ہیں۔ اور بددیانتی سے اس تاریخ میں حضرت عثمانؓ کا یہ جواب ہرگز نہیں لکھتے اور مانتے کہ میں نے سرال میں نیت اقامت کی تھی۔

العوام من القوام صفحہ 79 میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے اس سوال کے جواب میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اہل یمن کے کچھ حاجی اور کچھ جاہل گذشتہ سال سے کہہ رہے ہیں کہ مقیم پر بھی دو رکعتیں نماز ہے۔ اور یہ حضرت عثمانؓ امام بھی دو رکعتیں پڑھاتا ہے۔ تو میں نے اس شہر کہ میں شادی اسی نیت سے کی ہے کہ مقیم بن کر 4 رکعتیں پڑھایا کروں تاکہ ان کا غلط دور ہو۔ عقیدہ درست ہو جائے۔

صفحہ 176 کا اعتراض بھی بے دینی ہے کیوں کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت عمارؓ کو کسی غلطی پر سزا دی تو ان کو ایسا حق حاصل تھا۔ یا رد معمولی حج تو کسی کو سزا سنائے کوئی اعتراض نہ کرے ورنہ اس پر تو حسین عدالت کا کیس بن جائے گا۔ خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ امن عامہ کی خاطر کسی کو سزا دیں تو دنیا بھر کے صحابہؓ کے بدگو آپ کی برائی پر جمع ہو جائیں اس بدترین ظلم کی مثال کہیں ملے گی؟ کیا خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ از عشرہ مبشرہ حضرت عمارؓ سے کم رتبہ تھے۔ کہ ان کو سزا نہ دے سکتے تھے۔ یہ سب قاتلین عثمانؓ سبائیوں کی بھونک ہے۔ جسے ہمارے بھولے بھالے صحابی سنی سمجھتے نہیں اور منافقین کی بولی بولنے لگ جاتے ہیں۔

اعتراض: 13- حضرت عثمانؓ کے دفاع میں شہید دو غلاموں کی ٹانگیں کٹے تھیں لے گئے۔ (تاریخ الامم والملوک)

الجواب: ہائے دنیا کے بدترین کتے آج حضرت عثمانؓ کی عزت کو نوچتے رہتے ہیں۔ تو غلاموں کی ٹانگوں کی کیا حقیقت ہے کہ کتے تھیں تو ہم ان پر لٹائیاں برسانے لگ جائیں کتے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ نیک مسلمان اپنی راہ چلتے ہیں۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اگر ہم شیعوں کی طرح بے حیابن کر شہداء کر بلا کی عصمت دار لاشوں کی بے حرمتی گھوڑوں سے لٹاڑا جانا کوئی سگان علیؓ وحسینؓ کا محدرات کی چادریں اتارنا بالیاں اور زیورات چھیننا وغیرہ بتانے لگ جائیں تو بات لمبی ہو جائے گی یہی آج بڑے بڑے تاجران خون حسینؓ ڈاکروں و مجتہدوں کا موضوع ہے۔ اسی سے ان کا پیٹ پلٹا اور سونا ہوتا ہے۔ ہم ان کا یہ حق چھین کر ان کی آمدنی میں خلل نہیں چاہتے نہ فیسوں میں شریک ان کی موعہ حسناؤں کی بددعا لینا چاہتے ہیں۔

جس کا کام اسی کو سانچہ

اسی طبری میں ہے کہ جو غلام حضرت عثمانؓ کے دفاع میں آپ کی حویلی میں شہید ہوئے ان کا نام نجیح (کا میاب ہونے والا) اور مصیح (خوبصورت چہرے والا) تھا۔ تو ان کے نام ان کی غلامی پر غالب آئے کیونکہ ان کو اس آزمائش میں بڑی فضیلت

حاصل ہوئی تھی۔ (جو کوفہ کے مومن جداروں اور اصحاب رسول پر تبر بازوں کو کر بلا میں امام حسینؑ کے دفاع میں جانیں دیئے کی حاصل نہ ہوئی تھی) تیسرے شہید غلام کا نام لوگوں نے محفوظ نہ رکھا۔ حضرت عثمانؓ کو غسل نہ دیا گیا انہی کپڑوں اور خون میں کنسن پہنایا گیا اور ان کے دو غلاموں کو بھی غسل نہ دیا گیا (کیونکہ شرع میں شہیدوں کا غسل نہیں ہوتا)۔
 شخصی کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ رات کو دفن کئے گئے جنازہ (اپنے داماد) مردان بن حکم نے پڑھایا۔ (گھر میں موجود) ایک بیٹی اور اس کی ماں نائلہ بنت القرائفہ (گھر سے قبرستان تک) رونے لگی۔ رحمہم (للہ) تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 441 طبع قاہرہ) اسد الغابہ جزری جلد 6 صفحہ 228 میں ہے

”ہم نے اعتراضات کے جوابات تاریخ کامل میں دیدیئے ہیں۔ شہادت کے بعد رات کو دفن ہوئے نماز جنازہ حضرت جبر بن مطعم، حکیم بن حزام اور مسور بن خرمہ وغیرہ نے پڑھی۔ جنت البقیع کے حش کو کب جو حضرت عثمانؓ نے خود خرید کر قبرستان میں ملایا تھا۔ میں دفن ہوئے۔ عبد اللہ بن زبیر آپ کی دو بیویاں نائلہ اور ام البنین اور بیٹی عائشہ قبر پر تھیں۔ آپ نہایت گندی رنگ خوبصورت میانہ قد تھے۔ داڑھی کو خضاب لگاتے تھے۔ عمر 82 سال تھی۔ حضرت حسانؓ نے آپ کا مرثیہ پڑھا تھا“

حضرت ابو بکرؓ کے خلافت کی طرف متوجہ ہونے اور شریک دفن نہ ہونے کے جھوٹے طعن کی مذمت بار بار ہم پہلے کر چکے ہیں۔
 اعتراض : 14۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی مردہ بیوی سے ناجائز حرکت کی۔ (فتح الباری)

الجواب : لے (للہ جلّیٰ) (لکافین) فتح الباری جلد 3 صفحہ 123 کی عبارت یہ ہے ”احتمال یہ ہے کہ بیوی کی بیماری لہجی ہو گئی تھی۔ حضرت عثمانؓ کو ملاپ کی ضرورت پڑھی۔ حضرت عثمانؓ کو گمان ہی نہ تھا کہ اسی رات بیوی فوت ہو جائیں گی۔ خبر میں یہ بات نہیں ہے کہ آپ کا ملاپ مرنے کے بعد یا موت کے وقت ہوا تھا۔ والعلم عند اللہ
 اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ میت پر رونا (بغیر بین کے) جائز ہے اور عورت کو قبر میں اپنے مرد اتر کر دفنائیں کیونکہ وہ عورتوں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔

اعتراض : 15۔ قا 29۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہہ کر واجب القتل قرار دیا۔ (طبری)
 پھر یہی کتاب ابو ہریرہؓ سے تاریخ کامل سے، عمر رضا کمال کی اعلام النساء سے، الامامہ والاسیہ سے لسان العرب، لابن منکثر سے الریاض النضرہ وروضۃ الاحباب التحمید والبیان فی قتل الشہید عثمان از محمد بن یحییٰ بن ابی بکر اشعری اندلسی سے اسد الغابہ سے انسان العین فی سیرۃ الامین المامون سے العقد الفرید سے بتایا ہے۔

الجواب : تاریخ کی جھوٹی روایت ہے۔ سب کا ماخذ اور نقل طبری سے ہے۔ طبری کے راوی اور ان کا ضعیف و مجروح ہونا ملائم فرمائیں۔

اسی طبری جلد 3 صفحہ 399 35 طبع بیروت میں ہے کہ نعل کا لفظ جلتہ بن عمرو ساعدی نے حضرت عثمان پر بول کر کہا کہ تجھے میں ضرور قتل کروں گا۔ (پھر یہی قاتل بنا)

پھر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا خود ردیوں فرماتی ہیں۔

”حضرت عائشہؓ سے مروی ہے میرے بیٹا تم کو ایک لائچی ملے تو میں غصہ کرتی ہوں اور حضرت عثمانؓ کے لئے کیسے غضبناک نہ ہو جاؤں جب کہ اس پر نکوار چاادی گئی تم نے اس سے معافیاں منگوائیں پھر ان کو ایسے صاف کر دیا جسے شہد کی صاف لکڑی اور صاف نکلا ہوتا ہے۔ تم نے اس کے برتن کو صاف چوس لیا۔ اور میل سے پاک کپڑے کی طرح صاف کر دیا۔ پھر تم نے اسے قتل بھی کر ڈالا۔ سردق تابعی نے (پردہ پیگندہ کی بنا پر) سوال کیا یہ آپ کا ہی عمل ہے کہ لوگوں کی طرف آپ نے خط لکھے اور ان کو حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کا حکم دیتی تھیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس پر سلمان ایمان لائے ہیں اور کافروں نے اس کا انکار کیا ہے۔ میں نے ان کی طرف ایک کالالہ بھی سفیدی پر نہیں لکھا۔ اعمش کہتے ہیں کہ علقمہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ سارے جھوٹے خط حضرت عائشہؓ کی زبان سے لکھے گئے۔ (جیسے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور اکابر صحابہؓ کے نام سے سبائیوں نے لکھے تھے)

(العوام من القواہم صفحہ 136 از تاضی ابو بکر بن العربی التونی 543ھ)

تاریخ طبری جلد 3 صفحہ 417 طبع بیروت 35 کے واقعات میں ہے کہ جب حضرت ام حبیبہؓ کی بلوائیوں نے بے عزتی کی تو جھوٹی ہے اور لوگ آپ پر نوٹ پڑے۔ آپ کا کادہ ایک طرف جھک گیا قریب تھا کہ آپ شہید کر دی جاتیں تو قلم لوگ آپ کو گھراٹھا لائے (یہ حالت دیکھ کر) حضرت عائشہؓ نے حج کو جانے کی تیاری کی کہ یہاں سے چلی جائیں تو اپنے بھائی (محمد) کو ساتھ لے جانا چاہتا تو اس نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ سنو! اللہ کی قسم اگر میرے بس میں ہوتا کہ اللہ ان کو ارادہ قتل میں ناکام کر دے تو میں ضرور (رک کر) ایسا کرتی۔ حضرت حظلہؓ کا تب آگئے اور محمدؐ سے کہا، تجھے ام المومنینؓ ساتھ لے جانا چاہتی ہیں۔ تو ان کے ساتھ نہیں جانا اور یہ عرب کے بھیڑیے تجھے حرام کام (قتل حضرت عثمانؓ) کی طرف بلاتے ہیں تو ان کی مانتا ہے۔ پھر حضرت حظلہؓ نے یہ شعر پڑھے۔

”تعب ہے لوگ کس بات میں جا گھسے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ خلافت ختم ہو جائے۔ اگر خلافت گئی تو بھلائی

بھی ان سے چلی گئی اس کے بعد تو یہ ذلیل روز ذلیل ہوں گے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح راہ بھٹک جائیں گے“

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کے خلاف لوگوں کو نہیں ابھارا نہ قتل کا حکم دیا نہ راضی تھیں۔ بھائی کو بھی روکا مگر وہ نہ مانا۔ روکنے کی طاقت نہ ہونے پر قسم اٹھائی۔ تو حضرت عائشہؓ کو قتل عثمانؓ میں ملوث بتانا سبائی جھوٹ ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ یہ دشمن کا کمال ماننا پڑے گا کہ وہ جرم خود کر کے دوسروں پر ایسے پھینکتا ہے کہ خود سچا بن جاتا ہے۔

چور چائے شور یہ سبھی لوگ ہیں چور

حضرت علیؑ کو خود حیدر ابن کرشید کیا۔ قاتل کو خاری مشہور کر دیا۔ امام حسنؑ پر صلح کے جرم میں خود قاتلانہ حملہ کیا۔ مگر ذلے خارجیوں کے لگایا۔ اگر غیر شیعہ خارجی ہی قاتل حسن ہیں تو ان کی مذمت کیوں نہیں کرتے مظلومی امام حسنؑ میں مجالس عزاکوں نہیں مناتے۔ احتجاج میں جلوس کیوں نہیں نکالتے۔ آپ کی نیک سیرت کے بیان سے کوئلے کیوں ہو گئے ہو؟ امام حسینؑ کو ایک لاکھ تلواریں دکھا کر تہا خود بلایا۔ پھر واپسی کی 3 شرطیں مسترد کر دیں۔ اور خود ہی شہید کر کے بنو امیہ کو بدنام کر دیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ پر 24 سے 34 ہجری 10 سال تک تو کوئی اعتراض نہ تھا۔ نہ آپ کے خلاف تحریک تھی۔ بس جعلی خفیہ خطوط امی عائشہؓ سمیت بڑے صحابہ کرامؓ کے نام سے لکھے۔ قتل کا خفیہ پلان بنا کر ایم جج میں جج کی نیت سے گھروں سے آئے اور بعد جج 18 ذالحجہ 40 دن آپ کو بھوکا پیاسا رکھ کر بے دردی سے شہید کر دیا۔ اور مشہور یہ کرتے ہیں کہ اکابر صحابہؓ نے مخالف ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔ ان کے بقول حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ قتل میں شریک تھے۔ اس لئے ان کو قاتل بدلہ نہ سمجھا اور جو اسی رشتہ دار یا اکابر مسلمان بدلہ مانگنے کے لئے اٹھے۔ قاتلوں نے خود ان کے خون ہی کے دریا بہا دیئے۔ (معاذ اللہ)

اعتراض: 30- تا 34- حضرت عثمانؓ کنبہ پرور تھے۔ از عادلانہ دفاع طبع میا نوالی۔ نا داخل رشتہ داروں کو عہدے دیئے از خلافت و ملوکیت ابوالاعلیٰ مودودی و از خلافت و ملوکیت اور علماء اہل سنت، الریاض النضرہ ایک عربی اور 4 حوالے مولانا مودودی مرحوم اور ان کے گردہ کے اردو میں ہیں۔

حضرت عثمانؓ کنبہ پرور نہ تھے

الجواب: کنبہ پروری کا طعن سبائی قاتلوں کا پرانا طعن ہے۔ جسے حضرت عثمانؓ کا ہر کہ و مسد دشمن اچھا آ رہا ہے۔ مولانا حسین الدین عدوی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں۔

”کہ حضرت عثمانؓ نے خود یہ جواب بلوائیوں کو دیا تھا ”لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے خاندان والوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کو دیتا لیتا ہوں لیکن میری محبت نے مجھے ظلم کی طرف مائل نہیں کیا بلکہ ان کے واجبی حقوق ادا کرتا ہوں۔ جو کچھ میں ان کو دیتا ہوں اپنے ذاتی مال سے دیتا ہوں مسلمانوں کا مال نہ میں اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں نہ کسی دوسرے کے لئے میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی اپنے ذاتی مال سے ان کو بڑی بڑی رقمیں دیتا تھا حالانکہ اس زمانہ میں میں نہیں بخیل و حریص تھا۔ اور اب جب کہ خاندانی عمر کو پہنچ چکا ہوں زندگی ختم کے قریب ہے اور اپنا تمام سرمایہ اہل و عیال کے سپرد کر دیا ہے تو محمد بن ابی باتیں مشہور کرتے ہیں“

عثمانی دور میں گورنروں کی فہرست

کتبہ پروری کا دوسرا پہلو یہ مشہور کیا جاتا ہے۔ اور ذرہ بھی انصاف سے کام نہیں لیا جاتا کہ حضرت عثمانؓ نے امویوں کو بڑے عہدے دیئے تو عرض حال یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکا حضرت عثمانؓ بڑی ذمہ داریاں صحابہ کرامؓ کو سپرد کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں جب آپؐ نہ ہوتے تو وہاں فصل خصوصاً ۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ انصاری سرانجام دیتے۔ ۲۔ عظم بیت المال ۳۔ حضرت عبداللہ بن ارقمؓ تھے۔ مکہ مکرمہ میں والی صحابی رسول ۴۔ حضرت خالد بن العاصؓ بن حشام الخزرجی تھے ان کے بعد اس عہدے پر ۵۔ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ آئے وہ بھی صحابی رسول تھے۔ یمن کے علاقہ الجند پر والی ۶۔ حضرت عبداللہ بن ربیعہؓ تھے۔ جو صحابی تھے۔ آذربائیجان میں ۷۔ حضرت اشعث بن قیسؓ کنڈی صحابی تھے۔ اصغیان کی ولایت ۸۔ حضرت سائب بن الاقرعؓ صحابی کے سپرد تھی۔ قریاء میں ۹۔ حضرت جرید بن عبداللہؓ والی تھے وہ بھی صحابی تھے۔ شام میں ۱۰۔ حضرت امیر معاویہؓ صحابی تھے۔ شام کے علاقہ الصنعاء کے والی ۱۱۔ حضرت ثمامہ بن عدیؓ صحابی رسول تھے۔ کوفہ میں ۱۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے بعد ۱۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ گورنر تھے۔ مصر کے گورنر ۱۴۔ حضرت عمرو بن العاصؓ تھے۔ ان تمام ولایہ الامور میں حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے سوا کوئی اموی نہ تھا اور یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے نہیں بلکہ پہلے سے ان ولایات کے گورنر چلے آ رہے تھے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہؓ کے بعد ۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ انصاریؓ ان کے بعد ۱۶۔ حضرت عبداللہ بن حارثؓ ہاشمیؓ کی تقرری عمل میں آئی اور یہ دونوں بھی اموی نہ تھے۔ طائف میں ۱۷۔ حضرت قاسم بن ربیعہؓ ثقفیؓ اور منباجہ بن یمنؓ میں ۱۸۔ حضرت یعلیٰ بن امیہؓ تھیں والی تھے۔ یہ بھی اموی نہ تھے۔ فوج کے سربراہ ۱۹۔ حضرت قتیبہ بن مرثد اور پولیس کے ۲۰۔ حضرت عبداللہ بن قنفذؓ تھے۔ یہ دونوں اموی نہ تھے۔ اس صورت حال سے یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ خلافت عثمانی میں اموی عہدیداروں کا کیا تناسب تھا اور پھر آپ کے مقرر کردہ کتنے تھے۔ آپ کا امارت حج حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو دینا اور مکہ میں حضرت عبداللہ بن حارثؓ بن عبدالمطلب کی تقرری بتاتی ہے کہ آپ کو ہاشمیوں سے بزرگوں کی ہمدردی نہ تھا۔ جبکہ آپ کی نانی ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب تھیں۔ جو آپ کے والد عبداللہ سے جڑواں پیدا ہوئی تھیں۔

(از افادات علامہ خالد محمود مدظلہ در خلفاء راشدین صفحہ 542-543)

حضرت عثمانؓ کے ماں جائے بھائی حضرت سعد بن ابی سرحؓ اسی کے نواسے تھے۔ اس نسبت سے ان کی تقرری کی اور اس نے براعظم افریقہ فتح کر کے دیا تھا۔ سبائیوں نے اسے بھی قابل طعن بنالیا۔

نئے والیوں کی خدمات

اپنے خالد زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عامر بن کریم کو صرف آپ نے گورنر بنایا تھا۔ کہ وہ ہاشمی خاندان کے شریف پھوہمیوں اور

خلاؤں والے تھے۔ حضرت ولید بن عقبہ پر (جمہوری) تہمت لگی سزا بھی پائی۔ مگر فتوحات میں اس کا بڑا حصہ ہے۔ معترض مرفز ایک غلطی دیکھتا ہے۔ ہجر تمام خوبیوں سے اندھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی حضور ﷺ کی پھوپھی بیضاء حضرت عثمان کی ٹائی کے بیٹے اور آپ کے خالوتھے جس نے مشرق اردن کو فتح کیا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 29) بنی تغلب اور جزیرہ کے عربوں پر غلبہ پایا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 155) ثمالی شام میں مجاہدین کی مدد کرتے تھے۔ نصاریٰ عرب پر غالب تھے ان کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتے تھے۔ اور حکمت و موعظت کا ہر حربہ استعمال کرتے تھے۔ تاکہ وہ باقی عربوں کی طرح مسلمان ہو جائیں۔ تغلب قوم نے اس دعوت اسلامی کے مقابل ولید کے خلاف اپنی اکثر بھی دکھائی۔ مگر حضرت ولید نے اسے قیصر قسطنطینہ کے حاکم کے سپرد کر دیا۔ (جاشیاء الدوام صفحہ 86)

تاریخ کا ایک ایک ورق شاہد ہے کہ عبد صدیقی، فاروقی اور عثمانی میں جتنی فتوحات ہوئیں اور بین الاقوامی جابر کسریٰ و قیصر جیسی حکومتیں ختم ہوئیں۔ ان میں فوج کا پیشرو طبقہ بنو امیہ ہی کا تھا۔ جو قدیم سے 10 قبائل قریش کی فوجی قیادت کرتے لڑنے مرنے میں آگے ہوتے۔ بدر میں ابو جہل کی تیزی اور پھر شکست کھانے کے بعد مسلمانوں سے جنگ میں ابوسفیان کی قیادت اسی قومی اصول اور فوجی قیادت پر تھی۔ ورنہ بنو امیہ اسلام کے سب سے زیادہ دشمن نہ تھے۔ تو یہ کہنا کہ "ابوسفیان پوری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا۔ اب اس کا اسلام کیوں مستبر جانا جائے" یہ خدا کے قانون کے خلاف ایک جذباتی اور اسوی ہاشمی قدیم دشمنی والی بات ہے مسلمانانِ حق مکہ جنتی ہیں

جب اہل مکہ کے مسلمان اور دیندار ہونے کی خدانے شہادت دے دی "وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَبْذُلُونَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَمْوَالَهُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ اَحْجَا..... الخ"۔ اللہ کی امداد آنے اور مکہ فتح ہو چکنے کے بعد آپ نے دیکھ لیا کہ سب لوگ اللہ کے دین میں فوج و فوج و اہل ہو رہے ہیں۔ (سورۃ النصر پارہ 30)

اور خدانے ان کے قلعے اور جنتی ہونے کی بھی بشارت دے دی۔ وَكَلَّأُوْا غَدَاةَ اللّٰهِ الْخُسْنٰی پہلے مہاجرین و انصار اور پچھلے مسلمانانِ فتح کہ ہر ایک سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (سورۃ الحديد، پارہ 27 رکوع 17) تو ہم کو یہ طعنہ دے کر دوڑ ملنگ (گرفت سے آزاد) تھے اپنے ایمان پر نہ لگنا چاہیے۔ کیونکہ پچھلا مرجے میں نہیں تو خاص وصف میں پہلے سے آگے بھی بڑھ سکتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔

اَلَا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا وَاَوْتٰكَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَ تَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سورۃ الفرقان پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) ہاں جس نے سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی اور مسلمان ہو گیا اور نیک عمل بجالایا تو اس کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

بڑا یہ اور دیگر مسلمان تھے کہ جنگ خین، طائف، تبوک وغیرہ میں شریک رہے۔ عہد صدیقی میں یہی مرتدوں اور سیلہ کذاب سے لڑنے میں آگے آگے رہنے سیلہ کو قتل حضرت عکرمہ بن ابی جہل، حضرت وحشی بن حرب اور حضرت امیر معاویہؓ نے کیا تھا۔ یہ فردم کے ساتھ لڑائی، جنگ یرموک میں حضرت معاویہؓ اس کے باپ حضرت ابوسفیانؓ، بھائی حضرت یزیدؓ، بہن حضرت جریرہؓ اور ماں حندہؓ۔ گھر کے پانچ افراد شریک تھے۔ اور کیا بالا آیت ان پر صادق نہ آئی کہ ان کی سب برائیوں کی جگہ نیکیاں لک دی گئیں پھر بھی اللہ بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

ارشاد نبوی ہے

”خيار کم لمی الجاهلیہ خيار کم لمی الاسلام اذا فقیہوا“ (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام میں بھی اچھے جانے جائیں گے۔ جب وہ سمجھدار ہوں

چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت ابوسفیانؓ کو مسلمان ہوتے ہی ایک علاقے پر والی بنایا اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے دور میں بھی متعدد مہداریاں ان کے سپرد رہیں۔ خانہ کعبہ کے موزن، امام خطیب والی امویوں کو ہی بنا کر آپؐ مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت ابوسفیانؓ کے بڑے بیٹے یزید کو فوج میں اور حضرت امیر معاویہؓ کو کتابت وحی میں اور پرائیویٹ سیکرٹری بنانے کا آپؐ نے اہم عہدہ دیا اور شیخینؓ نے ان دونوں بھائیوں کو اہم فوجی اور انتظامی امور میں آگے آگے رکھا۔ حضرت عثمانؓ نے اگر 3/2 امویوں سے ناکد و اٹھایا اور اہم عہدہ دینے۔ اور با اتفاق تاریخ فتوحات کا سر تاج خدانے ان کو پہنایا۔ اور پورے عرب و عجم پر قریش کی دھاک بیٹھ گئی اس عثمانی فوج میں وہ نوعمر جوان بھی ہیں جو فتح مکہ کے موقع پر 4/5 سال کے بچے تھے۔ مگر ہزاروں قتل مسلمان ماؤں نے ان ہزاروں بچوں کی قطاریں حضور ﷺ کے سامنے کھڑی کر دیں اور درخواست کی کہ حضرت ان کو اپنا کلمہ پڑھاؤ۔ سرمنہ پر ہاتھ پھیر دو عائشہؓ دو خدا ان سے اسلام کی خدمت لے لے دعائے نبی منکور ہوئی۔ یہ فوج میں شامل ہوئے فتوحات سے دنیا بدل کر رکھ دی۔ تو سب مسلمانوں سوچئے۔ کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے ہمارا نبی کام رہ گیا ہے کہ فارس کے مجوسی اور یمن کے یہودی پر وہ پیگندہ کی بنا پر ان کی کردار کشی ہی کریں سینکڑوں خوبیوں کو نظر انداز اور روپوش ہی نہیں تاریخی شمیری صفحات سے ان کو محو کرنے کی سازشیں چلائیں۔ بس صفین میں جوابی مقابلہ پر آ جانے اور فتوحات سے لبریز 20 سالہ اس۔۔۔ سبائی مشن کے خلاف۔۔۔ کامیاب حکومت اسلامیہ کو برا کہنے پر ہی تلبہ ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر نظر

کہ یہ تو بادشاہت تھی۔ خلافت نہ تھی۔ کہ اپنے تحفظ کے لئے مسجد میں نماز کا مقصود (خاص مقام) کیوں بنالیا؟ حامیاں علی پر سختی کیوں کی؟ بھائیو! یہ تالونی مجبوری تھی آخر حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ کو یہ ایرانی مجوسی سبائی شید کر چکے تھے۔ ان سے تحفظ کے لئے یہ اقدام کرنا پڑا۔ کئی مواقع میں حضور ﷺ بھی اپنے ساتھ باڑی گاڑ رکھتے تھے۔ حامیان علی اپنے مذہب

پر عمل کرنے میں خلیفہ وقت پر طعن و تشنیع کرنے میں بلکہ دربار معاویہ میں جلی کئی سا کر بغض کی بھڑاس نکالنے میں آزاد تھے۔ اور حضرت امیر معاویہؓ سے دنیا میں تحمل و بردباری اور بروقت غصہ نہ کرنے میں مشہور ہیں۔ ہاں صرف ایک دفعہ زیادہ گورنرز کو زکوة کے کہنے پر سختی کی۔ جس کا فائدہ یہ ہوا کہ پھر کسی کو فساد کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ہزاروں مسلمان خانہ جنگی سے بچ گئے۔ فرقہ وارانہ تصادم نہ ہوا۔ 20 سال فاتح عرب و عجم حکومت پر امن رہی۔ جب حجر بن عدیؓ نے 500 مسلح سبائیوں کے ذریعے جامع مسجد پر دھاوا بول دیا۔ لوگ زخمی ہو کر بھاگ گئے۔ گورنر نے گھر جا کر پناہ لی۔ حملہ کی وجہ اس پر یہ الزام تھا کہ زیادہ نے حضرت عثمانؓ کو مظلوم کہہ کر قاتلوں کی مذمت کیوں کی۔ اور وہ اسی کو سب علیؓ جانتے اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ”کہ حضرت امیر معاویہؓ در اس کے گورنر منبر نجدہ پر حضرت علیؓ کو سب کرتے ہیں“ اور آج تاریخ سے بالکل ناواقف صحافی، ادیب اور تعلیم یازہ لوگ اس تاریخ کے جھوٹ کو سچ سمجھ بیٹھے ہیں۔ ورنہ ساری تاریخ چھان کر ہمیں بتائیں کہ وہ گالی کا کونسا لفظ ہے جو، معاذ اللہ علیؓ کو دی جاتی تھی۔ کیا حضرت علیؓ کو ابتر اب کہنا گالی ہے یا آپؐ کا دیا ہوا لقب ہے؟

ابن کثیر لکھتے ہیں

”وہ عمال علیؓ کا نام نہ لیتے وہ آپؐ کا نام ابتر اب بتاتے حالانکہ یہ کنیت حضرت علیؓ کو بہت پیاری تھی۔

کیونکہ حضور ﷺ نے دی تھی۔ (اخبار البشر صفحہ 100)

حضرت عثمانؓ کو مظلوم کہنا قاتلوں کو ظالم اور برا کہنا کیا حضرت علیؓ کو گالی ہے؟ جب کہ حضور ﷺ نے قاتلان عثمانؓ کو کراہ، منافق اور دوزخی بتایا ہے (مشکوٰۃ) حضرت علیؓ نے (اپنی مجبوری کی بنا پر) ان سے بدلہ نہ لیا اور پناہ و تحفظ دیا بڑے عہدے دیئے یہ امر واقعہ ہے گالی تو نہیں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے خلاف بعد کی خلافت میں سبائی بہت کچھ کہتے تھے اور آج بھی وہ انہی مطالب سے بچپانے جاتے ہیں وہ ایک اچھا لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکتے۔ ہم مسلمان اس تنقید کو سب عثمانؓ کہہ کر حضرت علیؓ پر تنقید نہیں کرتے تو اگر بعد کی حکومت نے قاتلان عثمانؓ پر تنقید کر دی تو اسے سب علیؓ کہہ کر کیوں تاریخ کا بدترین جھوٹ مشہور کیا جاتا ہے

اسلامی تاریخ اور مسلمانوں سے اپیل

مسلمان بھائیو! ردائض اور سبائیہ کے یکطرفہ پروپیگنڈہ پر ہی نہ چلو۔ کہ فصل نبوت کا پورا کھلیان صرف 5-7 مسلمان تھے وہ بھی مظلوم در مظلوم رہے۔ بلکہ عہد نبوت، عہد خلافت راشدہ اور پہلی صدی کے مسلمانوں کو کفار کے مقابلے میں غازی، مجاہد، طاقتور سیاستدان، امن عامہ کے ظہیر دار نیک مسلمان بھی تاریخ سے اٹھا کر عمر حاضر میں لوگوں کو دکھاؤ۔ ان کے فتوحانہ کردار کو بھی نصاب کا موضوع بناؤ۔ اور خدا کا یہ فرمان اپنے پر نہیں تو اسلاف صحابہ و تابعین پر ہی سچا کر دکھاؤ۔

”وَأَنْتُمْ لَا تَغْلَوْنَ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ“ (ترجمہ) تم ہی سب دنیا پر غالب رہو گئے۔ اگر ایمان دار ہو گئے۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین صحابہؓ کے ساتھ جنگ احد میں آپؐ کے حکم سے پہاڑی پر چڑھنے

والے خالدو ابوسفیان کو پتھروں سے نیچے بھگا دیا۔ اور غلاما مقابل کو انہی پر ناز تھا۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ تھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے
کیا یہ اسی جرنیل اسلام طارق بن زیاد اموی کا قہر نہیں۔ جسے خلافت راشدہ کے دشمن ابومسلم خراسانی ایرانی نے بنو عباس سے
لاکھوں عرب اموی مجاہدین مروا کر یورپ کی طرف دھکیل دیا تھا اور اس نے پھر شاعرانہ فتوحات سے یورپ کے قلب سپین میں
آنچہ سو سال پر امن حکومت قائم کرادی۔ اور وہ سائنسی علوم ایجاد کئے جو آج بھی سائنس کی ٹھیکیدارا مگر یز تو م کاسب سے بڑا ماخذ
سرایہ ہیں۔ یہ سب خلفاء راشدین اور بنو امیہ فاتحین کو ماننے والے تھے۔

ادھر ایشیا میں روافض نے تاتاریوں سے بغداد کی تباہی تو کرادی۔ مگر پھر ان کو خدا نے مسلمان کر دیا۔ اور وہ بنو عثمان
کبلا کر ترکی، قسطنطنیہ پر اسلامی جہنڈا لہرا کر پھر سے فاتحانہ یورپ پر دستک دینے لگے۔ تو 50 لاکھ ایرانی مسلمانوں کا قاتل مغوی
رائسی مذہبی انقلابی اٹھا۔ اس کی حکومت نے اپنے ہم عقیدہ شاہ تیمور لنگ کو اپنے ساتھ ملا کر ترکی پر حملہ کر دیا۔ اور اپنے آقا
یورپ کو مسلمانوں کا مفتوح بننے سے بچالیا۔ ادھر خلفاء راشدینؓ کو ماننے والے افغانستان نے پورے برصغیر کو فتح کر کے 8 سو
سالہ مسلم حکومت قائم کرائی تھی۔ آخری مظلیہ حکومت کو ہندوؤں کے شر سے بچانے کے لئے احمد شاہ ابدالی نے قندھار سے آکر پانی
پت کے میدان میں مرحٹوں کا صفایا کیا۔ تو اسی اسلامی آخری حکومت کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے نادر شاہ درانی ایران سے
آیا۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ کروڑوں کے ہیرے جواہرات اور کرنسی لوٹ کر ایران
واپس چلا گیا۔ (تاریخ ہند)

ادھر بیسویں صدی میں اصحاب رسول فاتحین اسلام کے پیروکاران افغانی مجاہدین طالبان نے روس کو شکست دے کر اپنی
حکومت قائم کی تھی اور ہمیں کشمیر فتح کر کے دینے کے لئے مشرق برصغیر کو چلے ہی تھے کہ خلافت راشدہ کا دشمن حامد کرزی فارسی
بان مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا اور انڈیا کے امریکہ کے آگے دوڑنے پر اس نے ہمارے صدر سے ہوائی اڈے لئے۔ طالبان کی
اسلامی حکومت ختم کرادی سب کنار کی مشترکہ نیٹو افواج سے افغانوں کو اور ہمارے قبائل علاقوں کے نیک دیندار مسلمانوں کو مارا
اور ہم سے مروا تا آ رہا ہے۔ 10 سال سے 20 لاکھ مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ مگر سب دنیا 58 ممالک کی فاتح
خلفاء راشدینؓ و بنو امیہ کو فاتحین اسلام ماننے والی۔۔ آج 95% سنی مگر اب سیاست سے نابلد قوم اپنا ماضی، حال، مستقبل
بالکل نہیں سوچ رہی۔ کہ یہ کافر ہمیں کیوں مار رہے ہیں۔ کس کے اشارے پر مار رہے ہیں؟ کسی بھی ملک کے پابند شرع اور
خلفاء راشدینؓ و بنو امیہ کو فاتحین ماننے والے مسلمان سیاستدان انھیں تمام اہل سنت کو ساتھ ملائیں۔ دیگر قوموں کو اپنے ماتحت اور
تالیف رکھیں۔ نیٹو افواج کو افغانستان سے اور امریکی بھیڑیوں کو عراق سے باہر نکلوائیں۔ قرآن و سنت اور اکثریتی فقہ اسلام کے
مطابق حکومت بنائیں، چلائیں تو دوبارہ سب دنیا پر غالب آسکتے ہیں۔ میں نے درودہل سے دنیا کی فاتح مگر اب مظلوم اکثریتی

مسلم قوم کی تاریخ سامنے رکھ دی ہے۔ وہ اب بھی ماضی سے عبرت حاصل کرے حال میں اپنی روش بدلے۔ مستقبل میں عزت سے جینے کا لائحہ عمل تیار کر لے۔ خلفاء راشدین کو مانے اور ان کی ہی پالیسی اپنائے۔ بنو امیہ کے فاتحانہ کردار اور اس عامر کے شاہکار کو ہرگز نہ بھولے۔ ان کے دشمنوں کو اپنے وزیر، مشیر اور کلیدی آسامیوں پر فائز نہ کرے تو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ لہذا وہ اس مقام سے بھرپور ملتا ہے۔ بقول اقبال

سبق پڑھ پھر صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

مردان بن حکم

سبائی مطاعن میں سے حضرت عثمانؓ پر ایک طعن یہ بھی ہے کہ اپنے چچا زاد بھائی مردان بن الحکم کو اپنا کاتب اور پرائیویٹ سیکرٹری کیوں بنایا۔ تو خلیفہ جب عادل اور منتخب شدہ ہے تو وہ جسے چاہے دفتری ملازم رکھے کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے قریبی رشتہ دار زیادہ با اعتماد ہوتا ہے آخر حضرت علیؓ نے بھی چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو بصرہ کی گورنری دی اور اس کے بھائیوں کو مزید عہدے دیئے تھے۔ چونکہ بعد میں مردان کو اور اس کے بیٹوں کو خدا نے خلافت دی تو امیر معاویہ کی طرح باہر حسدان پر اعتراضات کئے جاتے ہیں ورنہ فی نفسہ وہ ثقہ عالم دین، سیاست دان تابعی اور اس معاشرہ کے معتبر آدمیوں میں سے تھا قاضی ابوبکر المرزبانی التونی 543ھ العواصم عن القواصم صفحہ 89 میں لکھتے ہیں۔

مردان عادل آدمی ہے۔ نصابہ اور تابعین کے ہاں امت کے کبار اور مسلمانوں کے نقباء میں سے ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی صحابی نے ان سے روایت لی ہے۔ اور خود اس کا صحابی ہونا کو مختلف فیہ ہے۔

(کیونکہ وہ عہد نبوت 3-5ھ میں پیدا ہوا مگر جلاوطن باپ کے ساتھ دور رہا۔ حضور ﷺ سے روایت

ثابت نہیں) ہاں سب نقباء اسے معظم معتبر خلیفہ مانتے ہیں۔ اس کے فتویٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

روایت حدیث میں تابعین ہیں۔ رہے بے وقوف مورخین اور ادیب و صحابی تو وہ اسے اپنے جیسا کہتے ہیں

علامہ ابن حجر تہذیب المعجم میں فرماتے ہیں کہ مسلم کے سوا باقی صحاح ستہ میں اس کی احادیث ہیں۔ اس نے حضرت عثمانؓ

حضرت علیؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت بسرہ بنت صفوانؓ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود بن یثوبؓ سے

روایات کی ہیں اور اس سے اس کے بیٹے حضرت عبدالملک سہل بن سعد ساعدی۔ جو اس سے عمر میں بڑے صحابی تھے۔ حضرت

سعید بن المسیبؓ، حضرت علی بن الحسینؓ، حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن حارثؓ، حضرت عبید اللہ بن عبداللہ

بن عقبہؓ، حضرت مجاہد ابوسفیانؓ، حضرت مولا بن ابی احمد نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمانؓ کے کاتب تھے۔ ایام معاویہ میں امیر

مدینہ رہے ان۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ مردان حدیث میں متمم نہیں ہے (معتبر ہے) میں ابن حجر کہتا ہوں۔ پانچویں طبقہ میں

مقتل ہے (تہذیب المعجم جلد 5 صفحہ 404-405)

دہا فریقہ کے نفس دینے کا مسئلہ تو یہ بھی غلط ہے کہ امام مالک اور ایک فقہاء کی جماعت اس کی قائل ہے کہ امام فاطح کو سارا دے سکتا ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ نے فاطح افریقہ عبید اللہ بن سعد ابی سرح کو شمس کا پانچواں (کل آمدنی کا پچیدہاں حصہ) دیا تھا اور اتنا کسی کو امام دے سکتا ہے۔ مردان کو بالکل نہیں دیا تھا۔ بلکہ اس نے 5 لاکھ درہم میں وہ خود خریدا تھا۔ (دیکھئے الدوام وغیرہ)

حضرت عثمانؓ کی حضرت عائشہؓ نے یہ فضیلت بیان کی ہے

ایک بٹے نے حضرت امی عائشہؓ سے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھا کہ لوگ آپ کو برا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں پر اللہ لعنت کرے جو حضرت عثمانؓ کو شتم و لعن کرتے ہیں۔ خدا کی قسم آپ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ اپنی پشت مجھ پر لٹکے ہوئے تھے حضرت جبریلؑ آپ کی طرف قرآن کی وحی لاتے تھے۔ تو حضور ﷺ حضرت عثمانؓ سے کہتے اے پیارے عثمانؓ لکھ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں یہ مرتبہ اللہ صرف اسی کو دیتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو خوب پیارا ہو۔

(ردوہ احمد، البدایہ جلد 4 صفحہ 224)

صحابیوں کے حضرت عثمانؓ پر اعتراضات اور حضرت علیؓ کے جوابات

البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 183 35 ہجری کے حالات میں ہے۔

حضرت علیؓ نے صحابیوں سے مناظرہ میں پوچھا تمہیں حضرت عثمانؓ پر کیا اعتراضات ہیں۔ انہوں نے یہ چند چیزیں بتائیں۔
(۱) چراگاہ خاص کر لی۔ (۲) قرآن جلّے۔ (۳) منیٰ میں نماز پوری پڑھی۔ (۴) نو جوان صحابہ کو۔ اکابر کو چھوڑ کر۔
۔ گورنر بنایا اور عہدے دیئے۔ (۵) بنو امیہ کو زیادہ مال دیا۔

تو حضرت علیؓ نے جواب میں فرمایا

(۱) چراگاہ تو بیت المال کے اونٹوں کے لئے خاص کی تاکہ وہ خوب چلیں۔ اپنے اونٹوں یا جانوروں کے لئے خاص نہ کی۔ اور حضرت عمرؓ نے بھی اس سے پہلے بہت المال کی چراگاہ بنائی تھی۔

(۲) وہ قرآنی کامیاں جلائیں جن میں اختلاف تھا۔ اور ان کے لئے وہی ایک قرآن چھوڑا جس پر سب کا اتفاق ہے اور حضور ﷺ نے آخر رمضان کا دور حضرت جبریلؑ سے اسی پر کیا تھا۔

(۳) مکہ میں نماز اس لئے پوری پڑھی کہ وہاں شادی کر لی اور 15 دن اقامت کی نیت کی

(۴) نو جوان صحابہ گورنر بنائے وہ بہادر عہدہ کار اور عادل و نیک تھے۔ حضور ﷺ نے بھی 20 سال کے عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم بنایا تھا اور اسامہ بن زید کو فوج کا امیر بنایا۔ لوگوں نے کم عمری کا اعتراض کیا تو فرمایا یہ امارت کے لائق ہے۔

(۵) بنو امیہ کو ذاتی مال اس لئے زیادہ دیا کہ حضور ﷺ بھی قریش کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور خدا کی قسم اگر جنت کی کنجی

میرے ہاتھ میں ہو تو بنو امیہ کو اس میں داخل کر دوں۔ کہا جاتا ہے کہ محمد بن ابی بکر اور حضرت عمارؓ کو مارا تو اس کا جواب غر خود حضرت عثمانؓ نے دے دیا تھا۔ ان پر وہی کیا جو ان پر واجب تھا۔ حکم بن ابی العاص کو بلانے کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ہی جلا وطنی کے بعد اسے بلا لیا تھا۔ ان سب کا جواب صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں حضرت عثمانؓ نے دیا اور وہ مطمئن ہو گئے۔

(البدایہ جلد 4 صفحہ 184)

جماعت اسلامی سے خاص گزارش

چونکہ اس چٹے باب کے آخر میں حضرت عثمانؓ پر تنقید نقل کرنے والے رافضی نے 4 حوالے مولانا مودودی مرحوم اور اس کے حامیوں کے دیئے ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت میں وحدت امت کا داعی یہ مسلم بھائی مؤدبانہ عرض کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ تمام صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں۔ تو عقیدہ اہل سنت میں کسی مسلمان کا گلہ لکھنا کرنا خصوصاً اپنے بڑوں پر تنقید و چوٹ کرنا حرام ہے تو اس لئے بانی جماعت مرحوم کی ایسی تحریرات سے بچیں۔ اور دوسروں کو بچائیں۔ جو عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہیں۔ روافض ان سے استدلال کر کے ہم مسلمانوں کا دل دکھاتے اور پریشان کرتے ہیں۔ گو وہ تاریخ میں موجود کسی مگر اس کے خلاف روایات بھی بکثرت ہیں۔ پھر ایسی حیب دار روایات کی قرآن و سنت کے مقابل کیا حقیقت ہے جس کی ہزار ہا آیات و احادیث میں ان کو موسیٰ صالحؑ قطعاً جنتی اور مغفورؑ کہا گیا ہے۔ رضی اللہ عنہم دروضہ (جنت کی سند ملی ہے) موسیٰ تو بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحمت اتار دی جائے۔ (پارہ 26 رکوع 13)

نیک البلاغہ خطبہ 120 صفحہ 352 میں ہے۔ اخواننا قد بغوا علینا ہمارے بھائی (شامی) ہمارے خلاف ہو گئے ہیں۔ نیز فرمایا ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کبھی اور شبہ کی بنا پر لڑ رہے ہیں۔

یہ صلح موسیٰ خدا کا حکم ہے تو ہم اگر روافض کی طرح ایک کے حامی بن کر دوسروں کی برائی کریں گے تو غلط ہو گا۔ خطبہ جمعہ میں بھی خطیب یہ ارشاد نبوی سنا تا ہے

”لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے بعد ان پر نشانے نہ لگانا۔ کیونکہ ان سے محبت میری محبت ہے۔ اور ان سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے۔ جس نے ان کو دکھایا اس نے مجھے دکھایا۔ اور جس نے میرا دل دکھایا اس سے خدا ٹٹے گا۔ (ترمذی) خدا نے جماعت اسلامی کو جدید تعلیم یافتہ اور اہم آسائیوں پر پہنچایا ہے۔ تو وہ اس کا شکر یہ یوں ادا کریں کہ سب پابند شرع مسلمان جماعتوں کو اپنا قائد بنائیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی خدا داد اور حضور ﷺ کی پسند کردہ سیاسی پالیسیوں کو اپنا Motto بنائیں۔ اور ایران کے بالقابل اپنا سنی اسلامی دستور۔ اکثریت کے حقوق دلانے والا اقلیت کو اپنی اپنی عبادتگاہ میں پورے حقوق دلانے والا اور عمل کرانے والا۔ نافذ کرائیں۔ اور یہاں قرآن و سنت اور خلافت راشدہ والا اسلامی انقلاب لائیں۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

تحقیقی دستاویز کا

ساتواں باب

خلفاء ثلاثہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ پر مطاعن

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نسبتی باپ آپ کے دوسروں اور دوہرے داماد حضرت عثمانؓ (حضور ﷺ کے بھوپھی زاد بھائی عثمان بن اروئی بنت ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب) ذوالنورین رضی اللہ عنہم پر برسنے کے بعد دیگر صحابہ کرامؓ پر اب یہ رائے برستا ہے۔ خدا سے بھی نہیں شر ماتا۔ ہم یہاں قرآن اور کتب تاریخ سے صرف تین ضوابط و کلیات پیش کرتے ہیں۔

تاریخین کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسے مطاعن تراشنے والے بے اصول بغض صحابہ سے بھرپور اور دین محمدی سے قطعی دور ہیں۔ ان کا اسلام و ایمان سے ذرا بھی تعلق نہیں صرف دشمن اسلام دوزخی ہیں۔

(۱) صحابہ کا ایمان و کردار

۱۔ ارشاد الہی ہے۔

”لیکن اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں زینت

دے دی ہے۔ اور کفر و نافرمانی اور گناہ کو تمہارے لئے (تمہارے ہاں) ناپسند قرار دے دیا ہے“ ایسے ہی

لوگ ہوشیار (نیکوکار) ہیں یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے (ترجمہ مقبول شیعہ دہلوی، پارہ 26، رکوع 13)

اب جن لوگوں کے ایمان محبوب ہونے کی اور کفریات سے نفرت کی خدا کو اسی دیدے۔ ایک نام نہاد مومن گروہ ان کے ایمان و کردار پر حیلے کرے۔ سوچیں کیا وہ مسلمان ہے؟

۲۔ اور اگر مومنوں کے دگر وہ آپس میں لڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے

ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو تا آنکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع

کرے۔ تو انصاف سے ان دونوں کے مابین اصلاح کرادو۔ اور عدالت برتو۔ بے شک اللہ عدالت برتنے

والوں کو دوست رکھتا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان

اصلاح کرادو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(ترجمہ مقبول شیعہ دہلوی، صفحہ 618 طبع لاہور، سورۃ الحجرات، رکوع 1 پارہ 26)

آیات بغاوت کی تشریح

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیات جنگ جمل وصفین کے متعلق ہیں۔ جب اس ارشاد سے دونوں محارب گروہ موئنین ہیں دونوں اللہ کے قانون کے نفاذ اور رجوع الی امر اللہ (بدلہ عثمان لینا پھر متفق ہوتا) کے لئے لڑے ہیں تو دونوں کو حسن نیت کا ثواب ملا۔ دونوں کے مجاہد غازی ہیں۔ اور مقتول شہید ہیں یہی اہل سنت مسلمانوں کا عقیدہ ایمان اور اصلاح بین المؤمنین کا فارمولا ہے یہی مولائے موئنین حضرت علی محبوب المسلمین کا مذہب ہے۔ کہ آپ نے حادثہ وصفین کے بعد ملک بھر میں یہ حکمتی مراسلہ نشر فرمایا۔

”ہمارا اور اہل شام کا ٹکراؤ ہو گیا۔ حالانکہ کھلی بات ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دین ایک ہے، اسلام کی دعوت ایک ہے۔ ہم ان سے کسی چیز کا اضافہ نہیں چاہتے۔ نہ وہ ہم سے کوئی زائد چیز مانگتے ہیں۔ الا مسر واحد اسلام و ایمان کی ہر بات متفقہ اور مسلم ہے سوائے اس کے کہ ہمارا بدلہ عثمان میں اختلاف ہوا ہم ان کے الزام سے پاک ہیں“ (خطبہ علی درج البلاغہ) تاریخ طبری وغیرہ۔

اب جو شخص یا گروہ خدا کے فیصلے (کہ دونوں گروہ موئنین ہیں) اور حضرت علیؑ کے فیصلے (کہ شامی بھی ہماری طرح پورے موئنین ہیں) نہیں مانتا اور ہرگز نہیں مان سکتا۔ کہ وہ تو ہر وقت ان کے ایمان کی نفی اور لافنی مطاعن سے کردار کشی کرتا رہتا ہے وہ خدا کے قرآن اور حضرت علیؑ کے مذہب میں ہرگز مسلمان نہیں۔ گو خون حسین کی تجارت سے لاکھوں کمائیں۔

(2) باغی کون ہیں

کتب شیعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان طالبین قصاص عثمان کو حضرت علیؑ نے باغی بھی نہیں کہا۔ صرف اپنے لشکر سے مجزے ہٹکے خارجیوں کو اس تمغہ بغاوت سے نوازا۔ شیعہ کے اصول اور بعد میں سے معتبر کتاب تہذیب الاحکام للطوسی التونی 460ھ (اہل قبلہ و نماز باغیوں سے جنگ کا باب) سے 16 احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱:- اہل قبلہ کی جنگ میں ایک گروہ باغیہ ہو۔ دوسرا عادل۔ تو فرمایا اہل عدل کے لئے جائز نہیں کہ وہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں قیدی کو قتل کریں زخمیوں پر حملہ کریں۔ جب سب بھاگ گئے ہوں اور قاتل رجوع ان کی جماعت نہ رہی ہو۔ (اگر وہ دوبارہ حملہ آور ہوں تو پھر ان پر حملہ وغیرہ جائز ہے) (تہذیب الاحکام جلد 6 صفحہ 144 طبع تہران سوق سلطانی)

۲:- حضرت علیؑ کا ارشاد ہے اہل زلف (گمراہوں) کی جنگ سے اہل حق نہ بھاگیں یا تو وہ حکم خدا کی طرف لوٹ آئیں یا مارے جائیں۔ (ایضاً)

۳:- جب اہل نہروان (خارجیوں سے جنگ) سے حضرت علیؑ فارغ ہو گئے تو فرمایا لا یقاتلہم بعدی الا من ہم اولیٰ

بالحق منہ (تہذیب جلد 6 صفحہ 144) میرے بعد ان خارجیوں سے وہی جنگ کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔
 ۴۔ ان فرمان مرقنوی نے اپنے بعد ان خارجیوں سے جنگ لڑنے والوں کو حق کے قریب بتایا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ پھر حضرت امیر معاویہؓ نے ان خارجیوں سے بار بار جنگیں لڑیں اور ان کا استیصال کیا۔ تو وہ فیصلہ حضرت علیؓ برحق خلیفہ تھے۔
 ۵۔ امام جعفرؓ نے فرمایا کہ اہل قبلہ سے حضرت علیؓ کی جنگ میں یہ برکت تھی (احکام شرع معلوم ہوئے) اور نہ پتہ نہ چلا کہ ان لوگوں سے کیا سلوک کیا جائے۔ [یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا (عقائد کتب حنفیہ)]
 ۶۔ ایک آدمی نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا خارجی شک میں پڑے ہیں تو فرمایا ہاں (جیسے آج امامیہ بھی خارجی نعرہ ان الحکم الا للہ کی طرح "امام منصوح اللہ" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ مگر یہ نص تو بھی ثابت نہ ہوئی تو چھٹا کر دیتے بیٹھے ہیں)
 ۷۔ آخری حدیث باب یہ ہے "کہ حضرت علیؓ کے پاس حروریہ (خوارج) کا ذکر ہوا تو فرمایا "اگر وہ امام عادل پر چڑھائی کریں یا جماعت مسلمین پر تو ان سے جنگ نہ لڑو۔ اگر وہ امام حق پر چڑھائی نہ کریں تو ان سے جنگ نہ لڑو۔ کیونکہ اس میں ان کو دلیل بتانے کا حق ہے۔ (تہذیب الاحکام جلد 6 صفحہ 145) [طالبان قضا میں یہ دلیل بتانے کا حق رکھتے تھے]
 ۸۔ تادمین کرام! باب کی ساری 16 احادیث آپ کے سامنے ہیں۔ سب میں صرف خارجیوں کو اپنا باغی اہل قبلہ بتایا ہے۔ کسی میں حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو اپنا باغی نہیں بتایا۔ اور جنگ کا حکم نہ دیا۔ تاریخ کا اتفاق ہے کہ جمل والے حضرت علیؓ کے حامی بن کر قاتلان عثمان سے آپ کو چھڑانے اور صرف ان سے جنگ لڑنے آئے تھے۔ پھر بھی صلح ہو گئی تو قاتلین عثمان نے اپنی موت دیکھ کر رات کو دعوہ کے فریقین پر حملہ کر کے جنگ بجز کادی۔ اور حضرت معاویہؓ بھی حضرت علیؓ سے جنگ لڑنے نہ آئے۔ نہ اپنے صوبہ سے نکل کر کسی پر چڑھائی کی۔ اہل عراق کے لاکھ بھگتوں نے صفین جا کر جواب دہ پھیل کر کے جا ہی کی کرائی۔ اس لئے آج خارجیوں کو تو کچھ نہ کہنا اور صرف جمل و صفین والے طالبان قضا پر رد و انقض کا طعن کرتے رہنا فتوے لگانا لکوانا، خود ناقابل انکار اپنے مسلم کشی کے جرائم پر پردہ ڈالنا ہے۔ فَاَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنۡتٰی یُؤَلِّکُوۡنَ

(3) فرقہ واریت کے 7 بڑے گناہ

مسلمان سے شٹھا، عیب گیری، بُر القب، بدظنی، جاسوسی، غیبت، صرف اپنے کو بڑا جاننا دوسرے کو حقیر ماننا۔
 ۱۔ مات جرائم بڑے گناہ ہیں۔ ارشاد الہی ہے۔

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ تو مرد مردوں کی ہنسی اڑائیں کہ شاید وہ (انجام میں) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی (ہنسی اڑائیں) کہ شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ تم آپس میں (ایک دوسرے پر) عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو نہرے ناموں سے پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کے نام رکھنا بہت ہی بُری چیز ہے۔ اور جو اس سے توبہ نہ کرے گا پس ایسے ہی لوگ نافرمان سمجھے جائیں گے" اے

ایمان والو! بہت سے گمان کرنے سے پرہیز کرو بے شک بعض گمان گناہ ہے۔ اور حالات کی تفتیش نہ کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اسے پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اس کو تو برا سمجھو گے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بڑا تو بہ قبول کرنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے ☆ اے آدمیو! بے شک ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو شاخیں اور قبیلے بنا دیے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر لیا کرو۔ یقیناً خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ صاحب علم اور صاحب خبر ہے ☆

(پارہ 26 سورۃ حجرات رکوع 2 مترجم مقبول دہلوی شیعی صفحہ 619)

ان آیات میں مسلمانوں کو باہم لڑانے والے فرقہ دارانہ منافرت پھیلانے والے اپنے کو بڑا، متکبر، چوہدری، شاہ صاحب جان کر دوسروں کو حقیر اپنے کی اور ذلیل اتنی جاننے والے، رات دن ہر ایک مسلمان کی عیب جوئی، مطاعن گیری، بدلتھی، بدظنی، عیب تلاشی اور غیبت و بدگوئی میں لگن رہنے والے حضرات سوچیں کہ کیا وہ مسلمان ہیں؟ اور ان کی حرکات کیا ان کے ایمان کی پیمائش ہیں؟ کیا وہی صرف مومن ہیں کہ صرف 4 اہل بیت کو اپنا محبوب جانتے اور صرف 4 صحابہ کرامؓ کو ہی ان کے جبار مومن مان کر باقی سوا لاکھ تمام صحابہؓ مومنین کو اور ان کو ماننے والے ہر دور میں کروڑوں ادبوں نیک مسلمانوں کو سب سے بُرا منافق دشمن علی دوزخی جاننے اور مانتے ہیں۔ اور "تحقیقی دستاویز" کی طرح ہزاروں جعلی عیوب کے پلندے چھاپتے آرہے ہیں۔ اس لئے کوکھ، نماز، حج، زکوٰۃ سے آزاد ہیں مگر وہی سکہ بند مومن جنتی طیب اور پاک شیعہ ہیں۔ (معاذ اللہ)

صحابہ پر الزامات کی نمبر وار صفائی

اب ہم ہر صحابی سے ان کے عیب کی صفائی پیش کرتے ہیں۔

اعتراض : 1۔ حضرت ابو ہریرہؓ غیر معروف الفتنہ والعدالت تھے۔ (عدائے حق نیلوی)

الجواب : محض وجوہ کہ اور ایک بزرگ صحابی کی غیبت ہے۔ فقہ اور عدالت، مستقل خوبی ہے۔ جو ہر صحابی کو حاصل ہے مگر اشخاص کی بہ نسبت کم و بیش سمجھی جاتی ہے۔ جیسے برآدی اپنے سے بڑی دولت والے کی بہ نسبت غریب اور کم آمدنی والا ہے اور یہی شخص اپنے سے کم مالدار کی بہ نسبت امیر اور بڑی آمدنی والا ہے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ خلفاء راشدینؓ اور اہل بیتؓ اور ان کا برقعہ اور نقابہ صحابہ کی نسبت کم فقہ اور عدالت والے ہیں۔ مگر فی نفسہ صحابہ میں محدث صحابہ مشہور ہیں فقہ صحابہ میں شہرت یافتہ نہیں۔ شاید نیلوی صاحب کا یہی مطلب ہو۔ اللہ ان کو معاف فرمائے۔ جیل میں مشقت اٹھا کر اپنے خدا سے جا ملے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا تعارف اکمال فی اسماء الرجال میں یوں ہے۔

"ابو ہریرہؓ کے نام و نسب میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ جاہلیت میں عبد شمس یا عبد عمر تھا۔ اسلام

میں عبد اللہ یا عبدالرحمن رکھا گیا (یعنی کے) دوسری قبیلہ سے تھے حاکم کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں آپ کا سب سے صحیح نام عبدالرحمن ہے ان کی کنیت ابو ہریرہ اس نام پر غالب آگئی۔ پس نام کے بجائے آپ کی کنیت چلتی ہے۔ (عجمی) خیر کے سال مسلمان ہوئے اور حضور ﷺ سے آ کے ایسے ملے کہ آپ سے چٹ گئے۔ آپ نے بھی ایک Regular ہمدقت طالب علم کو پابندی سے پڑھایا۔ اور وہ باوجود بھوکا رہنے کے حضور ﷺ کی محبت پر خوش تھے۔ جہاں حضور ﷺ جاتے یہ بھی ساتھ رہتے ان صحابہ سے ہیں جو سب سے زیادہ حافظہ حدیث تھے۔ حضور ﷺ کے ہم ہونے کی وجہ سے وہاں پہنچتے جہاں کوئی نہ جانتا تھا۔ خود فرماتے ہیں یا رسول اللہ میں آپ سے کچھ ارشادات سنتا ہوں مگر یاد نہیں رہتے آپ نے فرمایا چادر پھیلاؤ میں نے پھیلا دی تو آپ نے بہت سے ارشادات فرمائے پھر میں وہ حدیث بھی نہ بھولا جو آپ نے بیان فرمائی امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کے علاوہ آٹھ سو سے زیادہ صحابہ تابعین سے حدیثیں بیان کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت انسؓ بھی ہیں۔ مدینہ میں 57ھ یا 58ھ میں وفات پائی۔ عمر 78 برس ہوئی۔ (اکمال آخر مشکوٰۃ صفحہ 622)

چونکہ شیعہ لوگ سنت نبوی اور حدیث کو تاقیامت حجت مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ساڑھے 5 ہزار احادیث نبوی امت کو پڑھانے والے حضرت ابو ہریرہؓ پر طعن کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن و سنت کے حجت ہونے والی احادیث کا انکار کر کے یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد صرف قرآن اور اہل بیت حجت ہیں۔ پھر اہل بیت کا قرآن صرف وہ مانتے ہیں۔ جو حضرت علیؓ کو حضور ﷺ سے پڑھے بغیر پیدا نئی یاد تھا۔ وہ جب بعد وفات رسول لکھ کر صحابہؓ کو پیش کیا۔ تو انہوں نے قبول نہ کیا کہ ہمارے پاس تو حضور ﷺ کا پڑھایا ہوا قرآن ہے۔ ہم نے وہ جمع کر لیا ہے۔ تو حضرت علیؓ نے غصہ میں فرمایا اب تم میرا یہ قرآن قیامت تک نہ دیکھو گے۔ پھر وہ بھی کسی اتنی کو پڑھائے بغیر ہر امام کے پاس راز سر بست رہا۔ اب خیر سے بارہواں امام مہدی العصر 1200 سال سے چھپا کر غار سرمن راکی یا نامعلوم جگہ غائب ہیں۔ اور سب دنیا بغیر قرآن و امام ہدایت سے محروم کفر پر مرقی آرہی ہے۔ آج ہر شیعہ کو اسی عقیدہ پر ناز ہے۔ حوالہ جات ہم پہلے بتا چکے ہیں۔

اعتراض : 2۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت ابی بن مالکؒ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سرہ بن جبہؓ کے قول کو ناقابل اعتبار سمجھتے تھے۔ (میزان شعرانی)

الجواب : دروغ محض ہے جو صرف شیعہ کی زبان سے لکھا ہے۔ ورنہ حدیث شریف میں "مسند امام ابوحنیفہؒ" کی کتاب اور آپ کے شاگرد امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب حدیث "موطأ امام محمدؒ" ان 3 صحابہ کی روایات سے بھی لبریز ہیں۔ حضرت انسؓ کا سب سے پہلا ترجمہ آخر مشکوٰۃ اکمال فی اسماء الرجال صاحب مشکوٰۃ میں یوں ہے۔ "حضرت انس بن مالک بن نضر ابوہریرہ خزرجی حضور ﷺ کے خادم مشہور ہیں۔ ماں کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ حضور ﷺ جب مدینہ منورہ

تشریف لائے تو ان نے یہ 10 سال بچہ آپ کے حوالے کر دیا۔۔ خوب علم اور فیض پایا۔۔ خلافت عمر میں بصرہ چلے گئے تاکہ لوگوں کو علم فقہ پڑھائیں۔ 91ھ میں بصرہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔ عمر 99 یا 103 سال پائی۔ اولاد در اولاد (خدمت نبوی اور دعا کی وجہ سے) بکثرت ہوئی۔ 100 یا 80 عدد ہوئے۔ 78 مذکر تھے۔ اور 22 خواتین تھیں۔ آپ سے بڑی مخلوق نے دین روایت کیا ہے۔

امام بخاریؒ ان سے راوی ہیں کہ میں نے 10 سال حضور ﷺ کی خوب خدمت کی وفات کے وقت میری عمر 20 سال تھی۔ آپ سے دو ہزار سے زائد احادیث مروی ہیں۔ (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ 585)

امام ابو حنیفہؒ نے تو آپ کی زیادت سے شرف تابعیت پایا۔ اور اہل بصرہ سے آپ کی سکھائی ہوئی فقہ محمدی حاصل کی تو کیسے امام ابو حنیفہؒ حضرت انس بن مالکؓ کے قول کو نا اعتبار سمجھ سکتے ہیں۔

(ب) حضرت سرہ بن جندبؓ انسانوں کا قاتل اور جہنمی ہے۔ (البدایہ)

اکمال میں حضرت سرہ بن جندبؓ کا تعارف یوں کرایا ہے۔

”یہ حضرت سرہ بن جندبؓ فزاری انصار کے حلیف ہیں ان حفاظ حدیث میں سے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے بصرہ میں 59ھ میں وفات پائی“

ان سے امام ابو حنیفہؒ کیسے منحرف ہو سکتے ہیں۔ بہتان محض ہے۔ امام ابو حریرہؓ کا ترجمہ مبارک پہلے ہو چکا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ ہر صحابی کے شیدائی تھے۔ بھلا ان کے اقوال کو کیسے غیر معتبر کہہ سکتے ہیں۔

تہذیب الجذب جلد 2 صفحہ 432 میں حضرت سرہ بن جندبؓ کے ترجمہ میں ہے

”بصرہ میں ٹھہرے زیادہ جب کو فہ جانتا تو ان کو نائب بنا کر جاتا یہ حدود یہ خارجیوں کے بڑے خلاف تھے تو وہ اور ان کے رشتہ دار اس پر طعن کرتے تھے۔ حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ اور دیگر فضلاء بصرہ اس کی خوب تفریض کرتے تھے۔ بیٹوں کو بڑا علم لکھ کر دیا۔ بڑے امانت دار، سچے محدث اسلام اور مسلمانوں سے محبت کرتے تھے۔ بصرہ 58ھ میں اتفاقاً کھولتے پانی کی دیگ میں گر کر شہید ہو گئے۔ اور حضور ﷺ کا فرمان سچا ہوا کہ اے ابو حریرہؓ ابو حنظلہؓ اور سرہؓ تم میں سے جو آخر میں مرے گا۔ وہ آگ سے مرے گا۔“

البدایہ جلد 6 صفحہ 257 کے اسی ٹکسی صفحہ پر ہے ”کہ سرہ کی وفات جلنے سے ہوئی“

تاریخین! آپ کو شیعہ اور خوارج کی بے ایمانی کا پتہ چل گیا کہ پانی میں جلنے والے کو جہنمی بنا دیا۔ اور خارجیوں کے قاتل کو انسانوں کا مجرم قاتل بنا دیا۔ (معاذ اللہ)

اعتراض 3۔ حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل وصفین میں لڑنے والے فاسق تھے (شرح مواقف) بحوالہ ڈاکٹر طہ حسین معری

الجواب : شرح مواقف کی یہ عبارت بظاہر لفظ کے ساتھ ایک سوال ہے۔ ”کہ مسلمان سے لڑنا ایک گناہ ہے“ مگر یہ تو فریقین سے ہوا۔ اور اپنے اپنے اجتہاد میں ایک دوسرے کو غلط سمجھ کر ہوا۔ تو اجریا گناہ نیت کی بنا پر ہوتا ہے۔ اور حضرت علیؓ حسمیت امت کا پہلہ یہ ہے کہ مجھ کو منصب ہو تو دہرا اجر اور اگر غلطی پر ہو تو اکبر ثواب پاتا ہے۔ گناہ کسی نے نہیں لکھا۔ عشتیٰ مر اسلہ حضرت علیؓ کی زبان سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اہل سنت کے اقوال یہ ہیں۔

(۱) بڑے عالم و زاہد سہل بن عبد اللہ تبری کہتے ہیں جو شخص صحابہ کرامؓ کی تعظیم نہ کرے تو وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان ہی نہیں لایا (۱) (رسالہ تائید مذہب اہل سنت صفحہ 52 از مجدد الف ثانی)

(۲) امام نووی شرح مسلم جلد 2 صفحہ 272 میں فرماتے ہیں اہل حق اور تمام معتبر لوگوں کا اس پر اجماع ہے کہ صحابہ کرامؓ کی شہادتیں اور روایتیں مقبول ہیں اور وہ سب پورے عادل تھے۔

(۳) علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں تمام اہل سنت والجماعت مسلمان صحابہ کرامؓ کو مستند طور پر عدول (سچے عادل) کہتے ہیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مقبولہ)

طہ حسین مصری بد مذہب تھا

طہ حسین مصری یہ اہل سنت کے عالم دین نہیں صرف ادیب مورخ افسانہ نگار ہیں پھر اپنی ان کتابوں میں قرآن و سنت سے استدلال مسلمانان اہل سنت کے غمناک کا لٹا اور تاریخی رطب و یابس سے صحابہ کرامؓ کا تحفظ و دفاع بالکل نہیں کرتے۔ بلکہ روایات کی تائید میں جھوٹ بنا کر جھوٹا ذکر مواد بھرتے جاتے ہیں۔ اس لئے تحقیقی دستاویز میں بار بار اس کی کتابوں سے مقام صحابہ کے خلاف مواد لیا گیا ہے۔ تاریخ کے اسکا لرا اور دفاع صحابہ میں ماہر مولانا محمد نافع مدظلہ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

پھر حضرت معاویہؓ اور آپ کے ساتھیوں کے متعلق عنادی تاریخ سازی کا ذکر یوں کیا ہے ”ابو العباس السفاح (امام شافعی کی طرح) کی افواج کا امیر عبد اللہ بن علی دمشقی شہر میں تیغ برہنہ کے ساتھ داخل ہوا اس نے شہر میں قتل و غارت تین ساعات کے لئے مباح قرار دے دیا۔ شہر دمشق کی جامع مسجد کو اپنے پاؤں گھوڑوں اور اونٹنوں کے لئے اسٹبل کے طور پر 70 دن تک استعمال میں رکھا۔ (تاریخ ابن کثیر، ابن عساکر وغیرہ)

علامہ شیعہ بھی معاویہؓ شنی میں لکھتے ہیں ”212ھ میں مامون (شیعہ) نے منادی کرائی کہ جو شخص بھی معاویہؓ کا خبر کے ساتھ ذکر کرے گا اس کو کسی صحابی پر مقدم جانے کا حکومت اس شخص کی حفاظت نہ کرے گی۔ (مروج الذهب للسنووی المصنفی جلد 4 صفحہ 40) اعتراض : 4۔ حضرت مدغم اور کرہ خدام رسول جنہم کی آگ میں ہیں۔ (مخلوۃ باب قسمۃ الجنائم)

الجواب : یہاں کئی اصول بیان ہوئے۔ کہ غمناک کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے پھر کمانڈر انچیف غامین میں تقسیم کر دے۔ تو استہلال درست ہے۔ اور جو شخص مال قیمت میں چوری کرے تو وہ آگ کا حق دار ہے۔ اب ان دو شخصوں کی خیانت کا علم حضور

ہو گئے تھے۔ مگر حقوق العباد شہید سے بھی وحاف نہیں ہوتے تو آپ کو ان کی سزا کی حالت دکھائی
گئی۔ یہ بائبل پر بیت یافتہ خادم رسول نہ تھے۔ بدغم ایک غلام تھا جو کسی نے آپ کو بد یہ دیا تھا۔ کر کر دے آپ کے اونٹ پر
سامان لاد دیا تھا اور اتفاقاً ٹکرا گیا تھا۔ اللہ ان کو اور سب مسلمانوں کو وحاف کرے۔ نیز حقوق المسلمین۔ جن میں مسلمانوں کو کچل لیا
دینا اصحاب رسول کی غیبت کرنا تو فرقہ شیعہ کا خاص شعار بن چکا ہے۔ ادا کرنے کی توفیق دے۔ یہ اصول اسی طرح ہوا
”کہ بالفرض میری بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹوں گا“ (الحديث)

روایت میں یہ مباحث تو نہیں کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے جو کافر مشرک کی سزا ہے باب تقسیم خنائم کا: قاعدہ ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے
کہ ہم اس مسئلہ سے عبرت حاصل کریں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ نہیں کہ یہودی، بخوسی بن کر مسلمانوں کو ملندہ ہیں
کہ تمہارے نبی کے خادم بھی جب دوزخی ہیں تو تم کس طرح جنت جاؤ گے۔ کلمہ اسلام چھوڑ دو یہودی بخوسی اور شیعہ بن جاؤ (معاذ اللہ)
اعتراض: 5۔ حضرت ابو ہریرہ حرام طریقے سے مال کماتے تھے۔ (کتاب ابو ذر غفاری)

الجواب: پہلے مطاعن فاروقی میں گذر چکا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو غلط فہمی سے ڈانٹا تھا۔ پھر جب آپ نے
اپنے مال کی صفائی پیش کر دی اور حضرت عمرؓ مطمئن ہو گئے۔ پھر کورز بنانا چاہا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے کمال تقویٰ، استقامت اور
غیرت سے اسے قبول نہ کیا۔ اب حضرت ابو ہریرہؓ سے دنیا کے سب سے بڑے بزرگ۔ جن پر ہمارا جان و مال سب کچھ قربان
ہو۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ کی مال دیکھ کر متاثر کر رہے ہیں۔ اور رافضی فرقہ اسے از خود حرام کہہ رہا ہے۔ جب کہ یہ بخند دنیا کا
سب سے بڑا سود خور۔ ہر ملک اور شہر میں بنک چالنے والا۔ مشن غفاری کا بدترین قاتل ہے۔

اور اب انگریز کے ناجائز ہوا اور سود سے لبریز ایجاد کردہ انعامی بانڈ، اخباری معسے، غنائی بند ڈبوں میں کم و بیش مال لائری
وغیرہ سے ناجائز دولت کمانے میں سب سے اول رہتا ہے۔ اور امامیہ مفتی ان کو اس حرام کمالی سے بالکل نہیں روکتے۔ مگر حضرت
ابو ذرؓ کو حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ وغیرہ کا روبرو باری یا ملازم صحابہ کرامؓ سے ٹکرانے میں بڑا پارٹ ادا کرتا ہے

حضرت ابو ذر غفاریؓ کا زاہدانہ نظریہ

یہاں زاہد ترین حضرت ابو ذرؓ کا نظریہ باقی صحابہ سے اختلاف اور مزاج کی شدت پھر انتظام میں خلل بیان کرنا مناسب ہے مگر
پہلے ان کی فضیلت میں دو حدیثیں پڑھ کر اپنا ایمان تازہ کر لیں۔

(۱) حضرت عمرؓ و ابن العاصؓ کے صاحبزادے عبداللہؓ۔ یہ باپ بیٹا مومن محب ابو ذرؓ تھے ان کے دشمن سے خدا سمجھے۔ فرماتے
ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔

سبز آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور نہ غبار والی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا ہے۔ جو حضرت ابو ذرؓ سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)
(یہ جزوی فضیلت ہے کہ خلفاء راشدین بھی پیچھے رہ گئے اگر جزوی فضیلت ہر صحابی کا خاصہ سمجھی جائے تو تمام صحابہ کرامؓ کو افضل

براہِ فضل اکثر احادیث سے اور پھر امت کے اتفاق سے جاننا فرقہ پرستی کی جڑ کاٹ دیتا ہے)

(۲) خود حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں۔ تو کسی صحابی کا اپنی فضیلت میں قرآن وحدیث سنا عجیب اور خود پرستی نہیں ہے۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا

کہ سبز آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور غبار آلود زمین نے کسی کو نہیں اٹھایا ہے جو ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والا زیادہ وفادار ہو وہ تو زہد میں عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہے۔ (ترمذی)

اسی وصف کے ساتھ پوری زندگی گزار دی۔ تھوڑا کمایا تو دن بھر کھالیا۔ بنا بر توکل کل کے لئے بچا کر نہ چھوڑا ہمارے علم میں نہیں کہ بقدر نصاب زکوٰۃ کمایا ہو۔ پھر وہ سال بھر جمع رکھ کر زکوٰۃ دی ہو۔ جیسے مسلم غیر مسلم سب دنیا کا آج دستور ہے کہ وہ کماتے ہیں راہِ خدا میں بھی دیتے ہیں وراثت میں بھی چھوڑتے ہیں اور کسی امیر غریب سے الجھتے نہیں یہ توکل اور زہد از دنیا کی وہ اعلیٰ مثال ہے کہ کروڑوں میں سے کوئی ایسا فقیر اور زاہد ہو۔ غنیمت ملتی تین خلفاء راشدینؓ وظیفے دیتے حسب ضرورت لے کر زائد غریبوں میں بانٹ دیتے ذکرِ خدا تبلیغ دین اتباع سنت میں مصروف رہتے۔

مال کمانے اور خرچ میں اسلام معتدل اور غریب نواز ہے

اب آپ سوچئے کہ یہ اچھا وصف ضرور ہے مگر قانون نہیں ہے۔ قانون ہر کمزور اور ضرورت مند کی سرپرستی کرتا ہے۔ گو دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے اسی لئے کمانے والا مالدار موسن بھی تو خدا کو پیارا ہے کہ جہاد، ترقیات اسلام، مسلم معاشرہ میں تقسیم دولت کی مسادات بھی تو مال کمانے، خدا کے قانون سے اور اپنی خوشی سے خرچ کرنے میں آئے گی۔ اشتراکیت نے حضرت ابوذرؓ کے اس تقویٰ وزہد اور عزیمت کے اعلیٰ تصور سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ کہ مال کما کر حقوق الہی کا قانون اسلام ختم کر دیا۔ سب لوگوں کو حکومت کا بھکاری اور محتاج بنا دیا اور حکومت کے کچھ افراد ہی قارون بن گئے۔ عام مسلمانوں کے لئے بھی یہ لزیمت۔ سب خرچ کر دو کل کے لئے کما کر نہ رکھو۔ واجب اور قانون نہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مرتبہ سارا مال راہِ خدا میں دے دیں حضرت عمرؓ عمر آدھا دے دیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت عبدالرحمنؓ بن موفؓ وغیرہ بہت ہی مال کئی مواقع پر حضور ﷺ کی نذر کر دیں۔ حضرت علیؓ حضرت بلالؓ رات بھر کی مزدوری دے دیں۔ تو یہ ان کے اعلیٰ شخص حاتم طائیؓ سے بھی زیادہ سخاوت کے تاریخی واقعات تو بن جائیں گے۔ مگر قانون نہیں بنیں گے۔ کہ ہر مالدار اتنا دے تب صالح کہلائے۔ اس سے آپ کو قانون اسلام کا اعتدال اور میانہ روی تو معلوم ہو چکی ہوگی۔ صحابہ کا یہ فطری اور مالی اکتساب و اختلاف بھی ذہن نشین ہو جائے گا کہ ہر صحابی نے اپنی نیک نیتی اور دور اندیشی سے جو کیا ٹھیک کیا۔ ہمیں الجھنا اور بائبل کی طرح ایک دوسرے سے لڑانے کا منافقانہ کردار ادا نہ کرنا چاہیے۔

حضرت ابوذرؓ کا منفرد تیز مزاج

چونکہ حضرت ابوذرؓ غفاریؓ کے مزاج میں تیزی، غصہ کم برداشت کی مفت تھی ایک دفعہ آپؐ نے اپنے غلام کو بہت سخت کبھدیا بات حضور ﷺ تک جا پہنچی تو آپؐ نے فرمایا انک امرء لیک جاہلیہ (الحديث)

اسی لئے آپؐ نے حضرت ابوذرؓ غفاریؓ سے فرمایا دو عادتیں بتاتا ہوں جو پشت پر ہلکی ہیں میزان میں بہت بھاری ہیں۔ بلا ضرورت چپ رہنا اور خوش اخلاق ہونا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 415)

آفتاب ہدایت کی نورانی کرنوں کے آگے جہالت کی تاریکیاں ختم ہو گئیں اور آپؐ کی تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ مگر فطری عادت کا کچھ رہ جانا بھی انسانی فطرت کا تقاضہ ہے پھر بڑھاپا اس پر مستزاد ہے۔ زمانہ نبوت اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے بعد حضرت عثمانؓ کا ترقیاتی دور۔ تو وہ ہے کہ ہر آدمی مالدار ہے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہیں ملتا۔ ہر خود بخوش پوش اور عمدہ مکان والا ہے۔ حضرت ابوذرؓ غفاریؓ جیسا درویش زہد و فقیر مزاج یہ ترقی یافتہ دور پسند نہیں کرتا۔ ہر امیر اور ملازم سے الجھ پڑتا ہے شاید حضرت ابو ہریرہؓ کے مالدار پشتر ہو کر آنے سے یہی گفتگو ہوئی ہو جسے

رافضی نے حرام مال کمانا کی پاک زبان سے کہلادیا ہے۔ نو جوان آپؐ سے دل لگی اور مزاج کرتے تو آپؐ غصہ سے ڈنڈا مارے۔ قیام اس کے لئے حضرت عثمانؓ نے آپؐ کو شام بھیج دیا۔ وہ تو اور انتہائی پرامن اور اعلیٰ ترقی یافتہ ملک میں چکا تھا۔ حضرت ابوذرؓ غفاریؓ کی کسی نے نہ گئی۔ بالآخر حضرت معاویہؓ نے واپس مدینہ بھیج دیا۔ اب حضرت عثمانؓ نے ان کو خادم اور ضروری سامان دیکر ایک ربذہ نامی گاؤں میں بھیج دیا جہاں وہ اللہ اللہ کی صداؤں سے راہِ جنت طے کرنے لگے وفات کا وقت آیا تو بیوی سے کہہ دیا۔ سڑک پر جا بیٹھو "میں نے حضور ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ابوذرؓ! تیار ہو گے تباہ و فاسد پاؤں گے۔ ایک اللہ والا گردہ آپؐ کے کفن و دفن کا انتظام کرے گا" اتفاقاً گور زکوٰۃ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے ہزار شاگردوں ملازموں کے ساتھ مدینہ آ رہے تھے۔ ابوذرؓ کا جنازہ پڑھنے اور تہجد پڑھنے کی سعادت پائی۔ راقم اپنے شعر میں خراج عقیدت یہ پیش کرتا ہے۔

ہزاروں رحمتیں ہوں اس درویش اور اس کے جنازہ خوانوں پر

لاکھوں امراء قربان ہوں ابوذرؓ کے اس کا شانہ و رحمت پر

شیعہ کا حضرت ابوذرؓ غفاریؓ اور حضرت عمارؓ وغیرہ کے مزاج سے ناجائز استدلال

تاریخین! ہم نے انتہائی ادب سے حضرت ابوذرؓ غفاریؓ کا مالدار عوام سے اختلاف، پھر حضرت عثمانؓ و حضرت مال کا نقصان دہ ہونا اپنی جگہ حقیقت ہے۔ گو زاہد اکابر صحابہ پریشان تھے کہ ہم بدل تو نہیں گئے۔ تو ایران کے کو مسلمانوں نے

نیک حرام بن کر اس پرامن خلافت راشدہ عثمانی کا تختہ الٹ دیا۔ اور آج بھی رافضی اسی ذکر پر چل رہا ہے۔ ۱۲

امیر معاویہؓ کا ان سے عموماً سلوک ذکر کر دیا ہے۔ جسے رافضی حضرت ابوذر غفاریؓ پر ظلم کا شور مچاتا ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ بھی اسی مزاج کے تھے۔ رافضی ان کو بھی حضرت عثمانؓ سے لڑاتا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰؓ بھی "حاکم برسلنت" اور گزاردترین درانجمن" تھے۔ داماد و سالہ ان دو بھائیوں کو بھی سازش سے لڑا دیتا ہے۔ اور یہی مسافرانہ حرکت ہر دور میں مسلمانوں سے کراتا آ رہا ہے۔ خدا سے ذرا نہیں شرماتا۔ کہ وہ ان کو "باہم مہربان بھائیوں کی زندقہ والا" بتا کر تاریخ سے فرمان خدا کاچ کر دکھائے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سمیت صرف ان 4 صحابہؓ سے شیعہ کی محبت صرف اغراض فاسدہ کے تحت ہے۔ ورنہ جہاں وہ ان میں منہزنت کی آمدہیاں اپنی جھوٹی تاریخ سے چلاتے ہیں۔ وہ ان 4 بزرگوں کی زبان سے خلفاء راشدینؓ کی تعریفیں، کمالات، فتوحات، براسن ترقیات، جن سے احادیث و سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ہرگز ہرگز نہیں بتاتے۔ ابھی بھی وقت ہے کہ وہ ان 4 بھائیوں کو چاروں بزرگ خلفاء سے اپنی کتب سے تو نہیں مسلمانوں کی کتابوں سے ہی باہم محبت سے نخل گیر ہونا، ایک دوسرے کو خراج تحسین پیش کرنا، مفید مشورے لینا دینا بتانے لگیں تو سب مسلمان بھائی بھائی ہو جائیں۔

اعتراض : 6۔ حکم بن ابی العاص منافی تھے۔ اس کی تمام اولاد ملعون ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)

الجواب : بالکل جھوٹا طعن ہے۔ جو صرف رافضی کو ہی زبید دیتا ہے۔ کہار علماء نے تصریح کر دی ہے۔ کہ حکم کی جلاوطنی کا قصہ احادیث صحابہ کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی اس کے ثبوت کے لئے کوئی صحیح اسناد کے ساتھ معروف اور مشہور روایت ملتی ہے۔ جس پر اعتماد کیا جاسکے۔ دیکھئے

(۱) منہاج السنۃ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 196 بحث طرد الحکم۔

(۲) المنتقى للذهبی جلد 3 صفحہ 395 تحت بحث نفی الحکم بن ابی العاص

اگر جلاوطنی کا یہ واقعہ درست تسلیم کیا جائے تو اس کے متعلق علماء نے یہ صراحت کر دی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے واپسی کی اجازت دے دی تھی۔ جو حضرت عثمانؓ نے حاصل کی تھی۔ تو حضرت عثمانؓ کا یہ واپس بلانے کا کام از خود نہیں تھا۔ دیکھئے

(۱) تاریخ طبری جلد 5 صفحہ 102-103 تحت آمد فود مصری و عراقی بر مدینہ 35ھ۔

(۲) تاریخ طبری جلد 5 صفحہ 135 ذکر بعض سیر عثمان۔

(۳) البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 7 صفحہ 71 درابتداء 35ھ

(۴) کتاب التحدید والبیان فی مقتل شہید عثمان صفحہ 83-84 طبع بیروت، بحوالہ فوائد تاریخ جلد 1 صفحہ 488-602 و کذائی

اقریاء نوازی صفحہ 272-279 از مولانا محمد تاج

(۵) بوڑھے فروت حکم کو اب مدینہ بلانے میں حضرت علیؓ بھی راضی تھے۔ (از عبققات خالد محمود)

دعویٰ اولاد ملعون ہونے کی بات تو یہ شیعہ متہ بازوں کی گالی ہے۔ شان رحمۃ اللہ العالیٰ سے یہ بعید ہے کہ وہ ایسی جماعت

پرچہ لیاں اور لعنتیں پڑھنے لگیں۔ جن کی خدا نے یہ ایمانی شہادت دی ”تم نے دیکھا کہ سب لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے تھے۔ (سورۃ النصر، پارہ 30) اور مہاجرین و انصار کی طرح ان مسلمانان فتح مکہ سے بھی جنت کا وعدہ فرمایا وَكَلَّا زَعَدَا۟ اللّٰهُ الْخٰسِسِ (پارہ 27 رکوع 17) اصحاب رسول کو بدلہ دینے والوں فاسق جاننے والوں (روافض) کے متعلق خدا کا فیصلہ یہ ہے

”اپنے لوگوں پر عیب نہ لگاؤ اور بُرے القاب سے ان کو متہم نہ کرو۔ دعویٰ ایمان کے بعد ایسے فاسقانہ کام کرنا

بہت ہی برا ہے۔ جو تو بہ نہ کریں تو یہی ظالم ہیں۔ (سورۃ حجرات، رکوع 2 پارہ 26)

اعتراض: 7۔ حضرت امیر معاویہؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عمروؓ تینوں لعنتی ہیں۔ معاذ اللہ

(تنویر الایمان ترجمہ تطہیر البیان)

الجواب: لعنت انہی لوگوں پر پڑے جو اس کے اہل ہیں اور امام حسینؑ کو ذبح کر کے آج فخریہ جلوس نکالتے ہیں یہ الفاظ شیعہ کے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع میں لکھی گئی کتاب ”الصواعق المحرقة“ مترجم میں ردافض کے اس طعن کی مذمت و تردید کی ہے۔ اور ہمایوں شاہ مظلیہ نے یہ کتاب لکھوائی ہی حضرت امیر معاویہؓ کے دفاع کے لئے تھی۔ مگر خائن دشمن اپنا اعتراض اصل بنا کر پیش کرتا ہے۔ مسلمانوں کا جواب ہرگز نہیں مانتا۔

اعتراض: 8۔ اسلام میں رشوت کی بنیاد مغیرہ بن شعبہؓ نے ڈالی۔ (المعارف لابن قتیہ) اور ابن عمرؓ کو رشوت پیش کی۔ (ایضاً)

الجواب: محض جھوٹ ہے۔ ابن قتیہ خود غیر معتبر ہے۔ شیعہ کو خوش کرنے کے لئے صحابہ کے مثالب جمع کرتا ہے۔ تقریب اور میزان میں ہمیں نہیں ملا۔ غلام ابن حجر نے حضرت مغیرہؓ کا تعارف یوں کرایا ہے

”مغیرہ بن شعبہ بن ابی عاصر ثقفی، ابو عبد اللہ یا ابو عیسیٰ کنیت ہے صلح حدیبیہ سے پہلے شرف بہ اسلام ہوئے۔

حدیبیہ اس کے بعد کے تمام غزوات اور معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے“

(تہذیب المعجزات جلد 10 صفحہ 263)

آپ کو اور ابوسفیان بن حرب کو حضور ﷺ نے جنگ طائف میں بھیجا تھا۔ تو انہوں نے طائف والوں کو شکست دی۔ (ایضاً) حضرت عمر بن الخطابؓ نے آپ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تو تہمت لگائے جانے تک آپ گورنر رہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے آپ کو معزول کر دیا اور بدعت جرم نہ ہونے کی بنا پر کوفہ کا گورنر بنادیا تا اوقات حضرت عمرؓ کوفہ کے گورنر رہے۔ پھر کچھ مدت تک حضرت عثمانؓ نے بھی آپ کو گورنر بحال رکھا پھر معزول کر دیا۔ جنگ طائف میں ایک اور جنگ یرموک میں دوسری آنکھ شہید ہو گئی تھی۔ قادیسیہ اور فتح نہادند میں بھی شریک رہے۔ ہمان وغیرہ کی فتوحات میں بھی شرکت کی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حمل و دشمن کے فتوں سے الگ رہے۔ پھر فیصلہ حکیم میں شریک رہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں آپ کو کوفہ کا

حاکم بنایا تو قات 43 ہے آپ گورنر ہے۔ (بحوالہ عدالت صحابہ صفحہ 326) از اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 407
 آپ منیرۃ الاراء (صاحب تدبیر مغیرہ) سے مشہور تھے۔ شععی کا قول ہے کہ سیاست و تدبیر میں سب اہل عرب سے 4 آدمی
 بڑھے ہوئے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور زیاد بن ابی سفیانؓ۔
 حضرت امیر معاویہؓ حلم اور بردباری میں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ مشکل ترین مسائل حل کرنے میں، حضرت مغیرہ بن
 شعبہؓ فی الفور عمدہ تدبیر پیش کرنے میں اور زیاد بن ابی سفیانؓ ہر چھوٹے بڑے معاملے کو حل کرنے میں (تہذیب
 جلد 8 صفحہ 57) اتنے بڑے بزرگ حدیبیہ والے صحابی (جو بارشاد نبوی و خدا جنتی ہیں دوزخ میں نہ جائیں گے) پر رشوت لینے
 یا خود غرض و بدنیت ہونے کا الزام سبائی قاتل علیؓ ہی لگا سکتا ہے مسلمانوں کی شان نہیں ہے۔

اعتراض : 9۔ حضرت مغیرہؓ نے ام جہیل نامی عورت سے زنا کیا۔ (کتاب المختصر از ابن ذہب، المصدک)

الجواب : شیعہ دوست اسے بہت اچھا لیتے ہیں اتنا ان کو بھی یقین ہے کہ بعمرہ میں حضرت مغیرہؓ کی گورنری کے دوران ان پر
 یہ الزام ان کے مخالفوں نے لگایا تھا۔ تین گواہ گذرے جو تھارک گیا۔ حضرت عمرؓ نے حکم قرآنی کے تحت تینوں کو 80/80
 درے حد تلافی لگادی۔ گو حضرت مغیرہؓ کو بعمرہ سے معزول کر دیا مگر جرم ثابت نہ ہو سکتے پر جرم کی سزا زندی۔ اب ایک تیسرے
 دو شکار شیعہ یوں کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہؓ پر زنا کی علانیہ تہمت اچھا لیتے ہیں۔ اور حضرت عمرؓ کو تارک حد زنا کہتے ہیں ہم از
 روئے اللہ کے قانون ان دشمنان خدا و رسول اور اصحاب رسول سے کیا پوچھ سکتے ہیں؟

(۱) ارشاد خداوندی ہے "وہ اس جرم کے ثبوت پر 4 گواہ کیوں نہ لائے جب نہ لائے تو اللہ کے ہاں جھوٹے ہیں"

(۲) "جو تہمت لگانے والے اگر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو 80 درے مارو اور شہادت کبھی قبول نہ کرو یہ ناسخ ہیں"

(۳) "جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی کی باتیں مسلمانوں میں پھیلیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک

خدا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ (سورۃ نور آیت 13-4-19)

یہ تینوں آیتیں سورت نور ایک برعائشگی سزا سے متعلق ہیں۔ یہ بڑے بڑے لکھ پی ڈاکٹر، مجتہد، مؤلف اور صحافی ان کو پڑھ کر
 اپنا انجام سوچیں کہ وہ اس غیر ثابت تاریخی واقعہ کو جو تقریر و تحریر میں اچھا لیتے ہیں کیا وہ مسلمان ہیں؟ منکر قرآن اور خدا کے مجرم
 نہیں؟ وہ جو اس بے حیائی کا پرچار اپنا عقیدہ بنا کر کرتے ہیں کیا کوئی مسلمان حج ان پر 80/80 درے کی حد تہمت لگا کر ٹی وی
 سے اہل پاکستان کو نظارہ نہیں دکھا سکتا؟ خدا جانتا ہے کہ واقعہ سچا تھا یا بھوٹا مگر تین شخصوں کو خدا نے سزا کیوں دلا دی آج جو یہ فحاشی
 پھیلائے قاتل سزا کیوں نہیں؟ فی نفسہ واقعہ پر چند باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اس کی اسناد پر محدثانہ طریق پر کلام کرنے کے بہت سوانح ہیں۔ صحیح سند و روایت سے کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔

(۲) مورخین کہتے ہیں بعض لوگ ان کے خلاف تھے۔ ان میں ایک صاحب ابو بکرہؓ بھی پیش پیش تھے۔ تو طبری بلا زدی کے

ایمان کے مطابق ان پر عافیتیں نے الزام لگادیا۔

(۳) کہا گیا ہے کہ ام جہل سے حضرت مغیرہؓ نے خفیہ نکاح گواہوں کی موجودگی میں کیا تھا۔ جسے مشہور اس لئے نہ کیا تھا کہ حضرت عمرؓ خفیہ نکاح پر سزا دیتے تھے (جیسے آج بھی عموماً اغوا کے کیس میں عدالت سے چند لوگوں کی موجودگی میں خفیہ نکاح کر دیا جاتا ہے) دیکھئے تخلص النجیر از ابن حجر۔ فیض الباری جلد 3 صفحہ 386 بحوالہ فوائد نافعہ جلد 1 صفحہ 424

مولانا محمد تاج فرماتے ہیں "درایت کے لحاظ سے بھی یہ قصہ غلط ہے۔ کیونکہ آپ بزرگ صحابی ہیں 5 ہجری میں مسلمان ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں اپنے چچا عمرو بن مسعود کو کوار کے دستے سے مارا کہ حضور ﷺ کی داڑھی کو ہاتھ کیوں لگا تا ہے۔ ان مقدس لوگوں میں شامل ہے" پس اللہ نے رسولؐ پر اور ایمان والوں پر اپنی رحمت و سکینت نازل فرمائی۔ کلمہ تقویٰ ان پر لازم کر دیا۔ وہ اس کے اہل تھے۔ (پارہ 26) پھر خلفاء راشدین نے ان کو گورنر بنائے رکھا۔ تو زنا کا الزام ان کی شان کے خلاف ہے۔"

اعتراض : 10۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ پر لعنت کی۔ (تاریخ ابن الوردي)

الجواب : معاویہ سے مراد حضرت ابوسفیانؓ کا بیٹا شہزادہ آفاق 20 سال گورنر اور 20 سال پراسن خلیفہ نہیں۔ بلکہ معاویہ بن خدیج ہیں۔ چونکہ محمد بن ابی بکرؓ آپ کا بھائی تھا۔ وہ قاتلان عثمانؓ کا حامی یا آشتر کی طرح آمر تھا۔ اور وہ معاویہ بن خدیج سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوا۔ تو بہن نے دُکھی ہو کر رحمت سے دوری کی باتوں کے لئے دعا کر دی اللہ ہر ایک کو معاف کر دے اور شیعوں کے محبوب اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کے لئے ام المومنین نے دعا رحمت کر دی اور خود غرض شیعہ اس پر خوش ہیں مگر اپنی قسوت قلبی کا یہ عالم ہے کہ حضور ﷺ کی حبیبہ اور تمام مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ کے لئے اور ابو بکرؓ کی باقی اولاد کے لئے تو ذرہ دعائے رحمت نہیں کرتے نہ ادب سے ذکر خیر کرتے اور ان سے ہزاروں احادیث نبویہ کا خزانہ اسلام لیتے ہیں۔ شیعوں سے خدا سچے۔ پھر گندھے کی کھال میں جلانے والی یہ روایت بھی ابو نعیمؒ لوط بن یحییٰ دشمن اصحاب رسولؐ اور دشمن ازواج رسولؐ کی ہے جو ہم پر رحمت نہیں۔ (سیرت امیر معاویہ صفحہ 161 از مولانا محمد تاج)

اعتراض : 11۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کی گواہی معتبر نہیں ہے۔ وہ تو احمق تھا۔ (الطاحون تاج لیسٹری)

الجواب : جی شیعہ سابیوں کے ہاں معتبر نہ ہو مگر ایمان کی دنیا کی سب سے بڑی عدالت پیغمبر ﷺ کے ہاں معتبر ہے۔

(۱) آپؐ فرماتے ہیں کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور حضرت عمرو بن العاصؓ ایمان لائے ہیں (مشکوٰۃ صفحہ 579 جامع النایب)
(۲) بروایت ابو ہریرہؓ آپؐ کا ارشاد ہے "کہ عاص کے دو بیٹے ہشام اور عمرو مومن ہیں۔ (متدرک حاکم جلد 3 صفحہ 453)
(۳) بروایت حضرت جابرؓ آپؐ نے دعادی اے اللہ عمر کو بخش دے میں مدد کے لئے اس کو بلاتا تھا تو وہ لے آتا تھا۔ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 77) اس کی سند صحیح ہے متدرک حاکم جلد 3 صفحہ 445 میں بھی یہ دعائے نبویؐ والی حدیث ہے۔

(۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت عمرو بن العاصؓ کے گھر آئے تو فرمایا ابو عبد اللہ (عمرو) اور ام

عبداللہ (ان کی بیوی) کیا ہی بہترین گھرانے کے لوگ ہیں۔ (کنز العمال جلد 7 صفحہ 77)

(۵) برادیت حضرت طلحہؓ حضور ﷺ نے فرمایا: ”عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ (ایضاً)

جب آدمی بے حیاء ہو تو سب کچھ کر گزرتا ہے۔ کہاں ایسے یہ ارشادات نبوت؟ اور کہاں کسی پنڈی کے نامعلوم ظاحون کا جھوٹ کہ مروءات حق تھا اس کی گواہی معتبر نہیں۔

اعتراض : 12- عمرو مکار اور حیلہ باز تھا۔ (تحفہ انٹاشریہ)

الجواب : شاہ صاحب نے اسے شید کا اعتراض بنا کر جواب دیا خان رافضی نے اسے آپ کا عقیدہ بتا دیا۔ صحیح بات کو غلط لفظ سے تعبیر کرنا خود جرم ہے خدا سے قَنَابُزٌ بِالْأَلْقَابِ برے نام و لقب سے یاد کرنے کا گناہ بتاتا ہے۔ جب یہ سب محدثین اور مورخین جیسے پہلے گذرا۔ عمرو بن العاص کو حسن تدبیر سے مشکل ترین مسائل حل کرنے والا۔ بتاتے ہیں۔ تو مسلمانوں کا دشمن رافضی اسے مکار اور حیلہ باز کیوں کہتا ہے۔ ان سبائیوں کی سازش سے صفین میں 70 ہزار مسلمان ذبح ہو چکے تھے۔ عمرو بن العاصؓ کی تدبیر سے جنگ مکہ میں مسلمانوں کی خونریزی بند ہو گئی۔ پھر ان فسادِ خارجیوں کو خود حضرت علیؓ نے نہروان میں بیٹھ کیا۔ اسے یہ دشمن اسلام و مسلمین علیؓ اس حسن تدبیر کو کمر حیلہ بتاتا ہے۔ کیا ان سے بڑھ کر بھی کوئی مکار و حیلہ باز مسلمانوں کا دشمن ہو سکتا ہے؟ (اللہم مخذم) (مخزجزز منقولہ)

اسی ہی صفحہ 268 میں شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے عمرو بن العاص کو اس لئے امیر بنایا اور شیخین کو اس کے تابع کر دیا کیونکہ یہ بڑا صاحب تدبیر اور خفیہ چال چل سکتا تھا۔ حضور ﷺ کو یہی منظور تھا کہ یہ اپنی تدابیر اور ہوشیاری سے دشمنوں کے کمر حیلہ کو برباد کر دے۔ مگر رافضی نے تو حضور ﷺ کے عمل پر بھی اعتراض کھمبہ دیا۔

اعتراض : 13- عمرو اور مغیرہ دونوں مفسد اور فتنہ پرواز ہیں۔ (قول حسن بصری مذکور در فیض الباری، تاریخ الخلفاء وغیرہ)

الجواب : حضرت حسن بصریؒ کی طرف یہ جھوٹی نسبت شیعوں کی مشہور کردہ ہے ورنہ مشاجرات صحابہ کی نازک بحث میں وہ بہت محتاط ہیں نتیجہ شام امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کے باہمی اختلاف کے بارے میں حسن بصریؒ التونی 110ھ سے پوچھا گیا تو فرمایا اُس کی بھی اسلام اور اعمالِ صالحہ میں سبقت ہے۔ اور اس کی بھی نہ وہ بھی حضور ﷺ کے رشتہ دار ہیں اور یہ بھی۔ دونوں کو آزمائش سے واسطہ پڑا (ہم کسی صحابی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے) (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 130)

امام حسن بصریؒ کا یہ مقلوب پہلے گذر چکا ہے۔ ”کہ ان باہمی واقعات میں صحابہ موجود تھے۔ ہم غائب تھے وہ اپنے حالات سے واقف تھے ہم بے خبر ہیں۔ اس میں ہم کسی کے خلاف رائے نہیں دے سکتے۔

بالغرض یہ تاریخی غلط بات ہو بھی تو قصور حسن بصریؒ تابعی کا ہوگا اسے ناواقفین اور منتظمین صحابہ پر طعن و تبصرہ کا حق نہ تھا۔

فیض الباری کے اسی صفحہ پر ہے کہ بے شک حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہؓ کو عراق کا گورنر بنایا تھا (عمرو بن العاص کو بھی بنادیتے

تھے) کیونکہ گورنری کے انتظامی امور درست نہیں ہو سکتے مگر ایسے شخص سے جو انتہائی دوراندیش اور ذمین ہو اور سب مشکل باتوں کو پھینک دے، اب اس چالاک دوراندیش اور عمدہ ذہانت کو شیعہ فساد اور فتنہ پر رازی کہے۔ تو یہ کافروں کی حمایت ہے کہ وہ شکست کھا کر ہی یہ کہتے تھے۔

اعتراض : 14- حضرت عمرو بن العاص کے نسب پر طعن (جاہظ بصری کی کتاب الحاسن والاضرار تاریخ اسلام از ذہبی وریغ الابرار و نصوص الاخبار زبختری، ملت عظمیٰ از رشید رضا مصری)

الجواب : زبختری معتزلی اور رشید رضا مصری جیسے ادیبوں صحافیوں کو صحابہ پر طعن کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ کسی مسلمان کے نسب پر طعن بدترین گالی ہے۔ جو کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔ بالفرض اگر غلط بھی ہو تو اس میں مولود کا تو گناہ نہیں جرم والدین کا ہے۔ جو غیر مسلم تھے۔ شیعہ کی اصول کافی جلد دوم سے جعفری احادیث نقل کی جا چکی ہیں کہ ایسے شخص کے ایمان و اعمال صالحہ میں کوئی ظلل نہیں پڑتا۔ وہ مومن صالح جنت میں جائے گا۔ اسے ملعون دینا خود بڑا گناہ ہے۔

اصول کافی مومن کے کافر کی پشت میں ہونے کا بیان: امام جعفر صادق فرماتے ہیں مومن مشرک کی پشت میں ہوتا ہے تو اسے کوئی برائی نہیں پہنچتی حتیٰ کہ شرک ماں کے پیٹ میں آ جاتا ہے تو اسے کوئی برائی نہیں لگتی وہ جن دیتی ہے۔ تو بھی اسے برائی نہیں پہنچتی پھر اس پر تقدیر کا قلم چلتا ہے۔ (اپنی اچھائی برائی کا خود مددگار ہوتا ہے) بالفرض مشرک کی طرح زانیہ بنے تو بھی شرعاً اس پر کوئی گناہ نہیں والدین سزا پا ئیں گے۔ پھر یہ رافضی امام حسن پر شاہی بھرے دربار میں گالی دینے کی تہمت لگاتا ہے۔ کیا ان کے تاج بھی جب لوگوں کو مسلمان بناتے تو کلمہ پڑھاتے وقت یہ بھی کہتے کہ تمہارے تو اتنے باپ ہیں۔ شرم شرم!

جاہظ بصری خارجی عقیدہ کا ادیب ہے۔ وہ ایسے جھوٹے چٹکوں سے اپنے قارئین کو ہنساتا ہے۔ جائز کام اور گناہ کی اسے تمیز نہیں زبختری خود معتزلی شیعہ اور صحابہ سے نفرت دلانے میں مشہور ہے۔ ہم پر حجت نہیں البتہ علامہ ذہبی ثقہ ہیں مگر وہ تو اس کی تردید کرتے اور عمرو بن العاص کی پاک نسب بتاتے ہیں۔

تذکرۃ الحفاظ اور سیر اعلام النبلاء ام میں ان کا تذکرہ خیر ہی ہے کوئی بد نسب نہیں ہے۔ ان کے ترجمہ میں علامہ ابن اثیر جزیری کے اسد الغابہ سے چند جملے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اپنی والدہ کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرمہ اور لقب تابعہ تھا قبیلہ بنی عترہ سے تھیں۔ عرب کی کسی لڑائی میں قید ہو گئیں اور عکاظ میں پہنچی گئیں۔ عاص بن وائل کے پاس آئیں بعد نکاح ان سے عاص کی اولاد ہوئی۔ پہلے اسلام کے زبردست مخالف تھے۔ 7 ہجری میں خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ حمہ دی کے ساتھ مدینہ ہجرت کر کے اسلام قبول کیا۔ آپ نے ان کو غزوہ سلاسل میں امیر بنایا۔ کامیاب آئے پھر آپ نے ان کو عمان کا تاحیات عامل بنائے رکھا اور فضیلت میں فرمایا سب لوگ اسلام لائے عمرو ایمان لائے نیز فرمایا عمرو قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ یہ بھی فرمایا۔ عاص کے دو بیٹے مومن ہیں۔

عہد مدنی میں شام کی فتوحات کس دور عمر میں مصر کو فتح کیا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کی طرف سے مصر اور عراق کے گورنر ہے۔ 43ھ میں انتہائی خدا خونی کے ساتھ مصر میں وفات پائی۔ (اسد الغابہ جلد 7 صفحہ 157 اردو) اعتراض: 15۔ حکمین نے قصہ حکیم میں ایک دوسرے کو گالیاں دیں۔

(عقد الفرید، اخبار الطوال دینوری، حضرت علی تاریخ سیاست میں از طہ حسین مصری وغیرہ)

الجواب: چاروں کتابیں بد عقیدہ رافضیوں اور اصحاب رسول کے دشمنوں کی ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں شیعوں کو اتنی بددیانتی تو نہ کرنی چاہئے پھر ان گالیوں کا آخری مرتجع طبری ہے جو رطب و یابس سے پر ہے۔ پھر ایسی روایات کا موجود بنی لوط بن یحییٰ ابو بخت ہوتا ہے۔ ہماری دانست میں واقعہ صرف اتنا ہے جو طبری سے پہلے مورخ خلیفہ بن خیاط التونی 240ھ نے بیان کیا ہے۔ (جنگ صفین کے بعد مفر 37ھ) میں یہ ملے ہوا۔ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاصؓ دو حکم (برائے صلح و اتحاد خلیفہ نو) دومۃ الجندل (مقام ازروح شام کی سرحد پر) ماہ رمضان میں جمع ہوئے۔ تو حضرت علیؓ خود تو نہ آئے حضرت ابن عباسؓ کو بھیجا۔ مگر حکمین کسی خاص فیصلہ پر جمع نہ ہو سکے۔

(تاریخ خلیفہ بن خیاط بحوالہ نو اند تاقد جلد 1 صفحہ 453)

جو کچھ البدایہ والنہایہ جلد 4 صفحہ 301 تا 303 دومۃ الجندل میں حکمین کے متعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بیٹے عمروؓ نے کہا کہ آپ بھی جائیں شاید خلیفہ بننے جائیں فرمایا دنیا طلبی میں نہیں جاؤں گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ غنی پر ہیزگار چھپرے بننے والے سے محبت کرتے ہیں۔

(۲) حضرت ابو موسیٰؓ نے دونوں کی معزولی کا اعلان کیا۔ اب شور مچا یا خلیفہ جن لے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا میں حضرت معاویہؓ کو معزول نہیں کرتا کہ حضرت عثمانؓ کے وارث اور طالب قصاص ہیں اس مرتبہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو حضرت عمروؓ نے لوگوں کو بلا امام چھوڑنا ایک طویل فتنہ سمجھا جو لوگوں کے مزید اختلافات بڑھا دے گا۔ اجتہاد میں غلطی اور درستی ہوتی ہے کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمروؓ سے سخت باتیں کیں اور عمروؓ نے بھی اسی جیسا جواب دیا۔

(۳) ابو بخت نے حباب کلبی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علیؓ کو حضرت عمروؓ کی اس بات کا پتہ چلا تو وہ اپنی نماز قنوت میں پانچ آدمیوں پر لعنتیں پڑھنے لگے۔ جب حضرت معاویہؓ کو اس لعنت بازی کا علم ہوا تو وہ ان کے 5 آدمیوں پر لعنتیں پڑھنے لگے اس پر غلام ابن کثیر کہتے ہیں "ولا یصح ہذا و اللہ اعلم" (جلد 4 صفحہ 303) پھر آگے حضرت علیؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے دو حکمین نے ایسا فیصلہ کیا تھا تو ابن کثیر کہتے ہیں "فانہ حدیث منکر و رفعہ موضوع و اللہ اعلم" اگر ایسا ہوتا تو حضرت عمروؓ کو حضرت علیؓ حکمین مقرر نہ ہونے دیتے۔ (صفحہ 303)

اقرار عرض کرتا ہے کہ یہ گالیوں اور لعنتوں کی روایتیں درست نہیں یہ صحیح ہے کہ وہ کسی فیصلہ پر متفق نہ ہوئے۔ اور حضرت علی بن ابی

طالب خلیفہ برقرار رہے۔ اور اگر فیصلہ دونوں کو برقرار رکھنے کا کہو تو کسی صحابی پر اعتراض نہیں آتا خدا کا خواہاں بھی یہی تھا واللہ اعلم
دوسرا حوالہ : خلفاء راشدین از معین الدین غدوی بھی اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ مورخ غلط بات عیب لگانے والی نقل کرتے
 رہتے ہیں مگر ان سبائی قاتلوں مشیروں و وزیروں کا گلہ تو نہیں کرتے جنہوں نے حضرت کی رائے نہ مان کر ابن عباسؓ کو حکم نہ بنے
 دیا اب صرف حضرت عمرؓ اور حضرت معاویہؓ پر کیوں برستے ہیں؟ اس کا آخر یہ بھی ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا حضرت
 علیؓ کو معزول کرنے پر تو ہم متفق ہو گئے۔ مگر حضرت معاویہؓ کو میں رکھتا ہوں۔ اسے حضرت ابوموسیٰؓ نے نہ مانا تو حضرت
 علیؓ نے بھی نہ مانا دونوں اپنے اپنے علاقوں پر حکومت کرنے لگے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ نے اب مستقل حکمران بن کر
 حضرت علیؓ کے علاقوں پر قبضہ شروع کر دیا۔ بالآخر دونوں نے 38ھ میں صلح کر لی اور اسن و امان قائم ہو گیا۔ مگر پھر خوارج زور پکڑ
 گئے۔ آپؐ نے نہروان میں ان سے کامیاب جنگ لڑی پھر ایک بد بخت ابن ملجمؓ نے تین دن پہلے حضرت علیؓ کے محبت اور مومن
 ہونے کی قسمیں کھائیں۔ اور بیعت کی تھی۔ اور چوتھے دن آپؐ کو شہید کر دیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جلاء العیون سے اس نام کے مومن جبار کا حال سنئے۔

- (۱) تیسرے دن حضرت علیؓ نے اس عبدالرحمن بن ملجمؓ مرادی مصری سے بیعت لی۔ (جلاء العیون صفحہ 259-260)
- (۲) نظام نہایت حسین و جمیل تھی۔ ابن ملجمؓ نے اسے پیغام نکاح دیا۔ اس ملعونہ نے کہا میرا مہر 3 ہزار درہم ایک غلام اور قتل علیؓ
 ہے۔ ابن ملجمؓ نے کہا سب منظور ہے۔ مگر حضرت علیؓ کے قتل پر قادر نہیں ہوں۔ اس نے کہا علیؓ کو غافل کر کے قتل کر اگر چاہا تو
 میرے ساتھ عیش کرے گا۔ ورنہ ثواب آخرت کافی ہے..... حتیٰ کہ اس بد بخت نے حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔ جسے کوئی
 بڑا کافر شہید نہ کر سکا تھا۔ نظامہ مسجد میں منکف تھی۔ (صفحہ 264) اس کے دوسرا بھی اسی تاریخ کو حضرت امیر معاویہؓ اور
 حضرت عمرو بن العاصؓ کو بھی قتل کرنے گئے تھے۔ حضرت معاویہؓ دھننی ہو کر چلے گئے۔ حضرت عمروؓ کی جگہ خارجہ شہید ہو گئے۔ ہم
 مسلمان ان کو خارجی۔ حضرت علیؓ کی جماعت سے نکلنے والے۔ بدترین دشمن اسلام جانتے ہیں۔ مگر شیعہ آج بھی دشمن
 اصحاب رسولؐ میں ان کو اپنا بھائی جان کر ہرگز مذمت نہیں کرتے نہ لعنتوں کا ورد کرتے ہیں۔ کوئی افسر ان سے پوچھے کہ نمازوں
 کے بعد اور چلتے پھرتے 8 رشتہ داران پیغمبرؐ پر جو..... پڑھتے ہو ان میں خارجی اور ابن ملجمؓ کیوں نہیں؟ حضرت معاویہؓ اور عمروؓ
 کی جگہ ان کے قاتلوں کو برا کیوں نہیں کہتے؟

اعتراض : 16- حضرت سرہ بن جندب انسانوں کا قاتل اور جنسی ہے۔ (البدایہ والنہایہ)

الجواب : شروع میں جواب گذر چکا ہے کہ حضرت سرہ بڑے کثیر الخدیث بزرگ منتظم صحابی تھے۔ خوارج کی خوب ہٹائی کی۔
 اگر اس رافضی میں ذرا بھی علیؓ کی محبت ہوتی تو حضرت علیؓ کے دشمنوں کے قاتل پر تو قتل عام کا طعن نہ کرتا۔ پھر وہ ارشاد نبویؐ کے
 مطابق گرم پانی میں گرے اور جل کر مرے تو اس نے ان کو دوزخی کہہ دیا۔ (معاذ اللہ) اسی عکسی صفحہ پر ہے کہ انسانوں کے قتل کثیر

کی روایت پہنچی نے ضعیف بتائی ہے۔ اس لئے کہ ایسی عام روایات مستقطع اور مرسل ہیں۔

اعتراض : 17- حضرت سمرہ بن جندبؓ پر دواز اور دشمن علی تھا۔ (المشرف الوروی من الفقہ الحمدی)

الجواب : اوپر والا جواب کافی ہے طعن مجھوتا ہے۔ پھر یہ وحید الزمان حیدر آبادی غیر مقلد ہے۔ جو عرف میں چھوٹے شیعہ مشہور ہیں۔ کہ کچھ صحابہؓ سے بدظن اور ان پر طعن کرتے رہتے ہیں۔ اس کی ایسی عبارات جو تحقیقی دستاویز میں پیش کی جاتی ہیں ہم اہل سنت پر حجت نہیں اہل سنت تو صحابہ پر گلاہ اور ان کی بدگوئی نہیں کرتے جیسے حضرت ولید بن عقبہؓ کے ترجمہ میں شارح بخاری ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔ "ولہ ذلوب امرھا الی اللہ والصواب السکوت" اس کے گناہ اللہ کے سپرد ہیں۔ اہل سنت کا صحیح مذہب خاموشی ہے۔ (تقریب الجذب)

اعتراض : 18- محمد بن ابی بکر گستاخ عبدالرحمن بن عدیس اور عمرو بن الحمق بد معاش تھے۔ (سیف اسلام)

الجواب : ان لوگوں پر حضرت عثمانؓ کے قتل کے جرم میں یہ لفظ بولا گیا ہے۔ جوئی نفسہ گناہ کبیرہ تھا۔ شریف ایسا نہیں کرتے۔ جیسے خارجیوں جیسے عابد و زاہد حضرت علیؓ سے لڑائی کی وجہ سے آپ کے ہاں بھی نہ بے تھے۔ حضور ﷺ کے دو دامادوں کے قاتل گرد و کواچھا نہیں سمجھا جاتا۔ یہی تاحقان عثمانؓ حمل میں صلح کے بعد غداری سے 10 ہزار مسلمان شہید کرتے اور صفین کے بعد خارج از جماعت علی ہو کر آپ سے جنگ لڑتے ہیں تو بد معاش بن جاتے ہیں۔ لیکن تعجب آپ کے اس ایمان پر ہے جو درخت کے پتوں کی طرح اپنا رخ اور سمت بدلتا رہتا ہے۔ جب یہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ پر حملے کرتے ہیں تو آپ کے مومن بھائی کہلاتے ہیں۔ اور آپ ان کو صحابی مشہور کرنے کے لئے آسمان سے قلابے ملاتے ہیں۔ وہی جب حضرت علیؓ سے لڑتے ہیں تو دین سے خارج ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ ان دو کو لہ صحبۃ حضور ﷺ کی معیت ملی تھی۔ کچھ علماء نے لکھا ہے۔ مگر ہمارا جواب یہ ہے کہ ہر صحابی معصوم یا گناہ سے بالکل محفوظ ہو یہ ہمارا عقیدہ نہیں۔ تاکہ سوالات میں سے 15/20 کو جو حدود و سزائے لائق آپ دیکھتے ہیں۔ پھر ان کی غیبت و برائی میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور ہم ایسے نہیں کہ ان چند کی وجہ سے ہم سب صحابہؓ کی عدالت کے منکر ہو جائیں۔ ہم ان کی سزا پر خاموش ہیں۔ خدا سے مغفرت کی دعا بھی کریں گے۔ مگر ان اغلاط کو شیعہ کی طرح اپنا ایمان اور مذہب نہ بنائیں گے کیونکہ صحابہؓ کی اتباع گناہ کے کام میں نہیں ہوتی۔ نیکی میں اتباع سے ہوتی ہے وَالْبَلَدِیْنَ اتَّبَعُوْهُم بِإِحْسَانٍ وَرَضُوْا عَنْهُ (پارہ 11 دکر 2) اگر ان کو قصاص کی سزا مل جاتی تو پاک ہو جاتے جیسے نذف عائشہؓ والے تین حضرات پاک اور مغفور ہو گئے تھے۔

اعتراض : 19- ابن تیمیہ حنبلی نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تکفیر کی ہے۔ (کشف الظنون)

الجواب : علامہ حاجی خلیفہ نے یہ نقل کر دی ہے مگر حنفی نے ان پر جو تکفیر کا الزام لگایا ہے غلط ہے۔ ابن تیمیہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یوں احرام کرتے ہیں اور ان کی روایات و تفسیر سے استدلال کرتے ہیں۔ جیسے روافض میں شہرہ آفاق کتاب منہاج

الذی البویہ میں آپ کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔ اسی طرح فتاویٰ بن تیمیہ درجن سے زائد جلدوں میں حضرت ابن عباسؓ سے احادیث نبویہ روایت کی ہیں۔

خود شیعہ حضرت عبداللہؓ اور ان کے باپ حضرت عباسؓ کے دشمن ہیں

باپ بیٹے دونوں کی توہین اور ایمان سے اخراج شیعہ مذہب کا خاصہ ہے مجلسی لکھتا ہے کہ حضرت عباسؓ عم رسولؐ و علیؓ ضعیف الایمان ذلیل النفس اور خوار آدمی تھے۔ اس لئے حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانے کے لئے کوئی امداد اور کوشش نہ کی اور یہی گالی حضرت علیؓ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کو بھی دی ہے۔ (حیات القلوب جلد 2 صفحہ 618)

اور اسی صفحہ پر حضرت عبداللہؓ اور حضرت عباسؓ پر یہ آیت لکھ دی ہے "جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہے" شیعہ کی رجال کشی صفحہ 35 میں ہے کہ حضرت (جرامت ترجمان القرآن) عبداللہ بن عباسؓ غیر امین اور بددیانت تھے۔ (سبائیوں نے یہی جہت لگا کر بفرہ کی گورنری سے بنایا)

اعتراض: 20- مقام حواب پر حضرت زبیر نے جھوٹی گواہی دلائی۔ (انسان العیون یعنی سیرت حلبیہ)

الجواب: مقام حواب کا یہ جھوٹا قصہ اور اس کی مکمل تردید پہلے کی جا چکی ہے۔ حضرت زبیر بن العوامؓ جیسے قطعی جنتی از عشرہ مبشرہ پر رد و انقض کا یہ جھوٹا اتہام ہے۔ خدا خونی تو اس طبقہ کے کسی فرد میں نہیں ہے۔

اعتراض: 21- ولید بن عقبہ صحابی نے شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

الجواب: شراب پی تو سزا بھی پالی۔ حضرت عثمانؓ نے حد جاری کرنے کے بعد کوفہ کی گورنری سے معزول کر دیا۔ (الاصابہ صفحہ 638) گناہ مٹ گیا۔ آپ صحابی کا لفظ لکھ کر خوش ہوتے اور صحابیت کو بدنام کرتے ہیں۔ تو آپ کیسے مسلمان ہیں جو صحابی کی غیبت کو حلال جانتے ہیں۔ اور گناہ کو حلال جان کر کرنے والا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلمان نہیں رہتا۔ پھر اسے حضرت عثمانؓ کا بھائی جان کر بدگوئی پر ناز نہ کریں۔ یہ آپ کا والد کی طرف سے بھائی نہ تھا۔ ناں کی طرف سے مطلبی تھا۔ کہ اردوئی بنت بیضاء بنت عبدالطلب کا بیٹا تھا۔ حضور ﷺ کے پھوپھی کے نواسے بھانجے کو یوں خوشی سے بدنام مشہور کرنا مجوسی کا پسندیدہ عمل تو ہو سکتا ہے۔ عرب ہاشمی مسلمان تو شرم سے چپ رہے گا۔ پھر یہ ہمارے نا سمجھ مترجم۔۔۔ جو رافضیوں کو بدگوئی کا موقع دیتے ہیں اور ان کی چالوں کو سمجھتے نہیں۔۔۔ بھی عجیب ہیں۔ عربی عبارت تو یہ ہے وحسکی ان الولید صلی بیوم الصبح اربعاً وھو سکوران "حکایت کی گئی ہے کہ ولید نے ان کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دی۔ جب کہ وہ نشے میں تھے"

اس مترجم حکیم شبیر احمد انصاری نے "کہتے ہیں کہ یہ ولید شرابی آدمی تھے" کس لفظ کا ترجمہ ہے؟

یہ تو ایجاد بندہ ہے کہ میضہ مجہول۔۔۔ جو کزور روایت کی نشانی ہوتی ہے۔۔۔ اسے معروف بنا دیا۔ پھر وہ شرابی آدمی تھے کہہ کر دائمی شرابی بنا دیا۔ حالانکہ سکران حال واقع ہوا ہے۔ جو صرف اس نماز کی حالت بتاتا ہے جیسے قرآن میں ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (پارہ 5 رکوع 4)

(ترجمہ) ایمان والوں نے کسی حالت میں نماز نہ پڑھاؤ۔ جب تک یہ جان نہ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

چونکہ اس رافضی کو اصحاب رسول کے بغض کا نشہ ہے تو اس نے بدست ہو کر آگے آٹھ مزید کتابوں سے اس نشہ کے ساتھ نماز پڑھانے کے ایک واقعہ کو بار بار لکھا ہے۔ ان میں اصحاب ابن حجر نووی کی تہذیب الاسماء واللغات شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مدارج النبوت ناری میں تو اس کے نیک کردار اور تعارف میں یہ صفات لکھی ہیں۔ کہ ولید بہادر شاعر بنی تھے۔ مصعب بن زبیری کہتے ہیں کہ وہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ (الاصحاب) امام نووی کے الفاظ یہ ہیں ”کہ حضرت ولید کو حضرت عثمان نے (حضرت سعد بن ابی وقاص کے بعد کہ کوفیوں نے لائے) اعتراضات کر کے ان کو معزول کر لیا تھا) کوفہ کا امیر بنایا اور وہ قریش کے لوگوں میں بڑا وسیع الطرف، بردبار، بہادر، بخشنے والا، ادیب اور شاعر تھا۔ (نکلی صفحہ تہذیب الاسماء صفحہ 146 جز ثانی از قسم اول ترجمہ ولید) جب کہ یہ صفات فاضلہ رافضی پڑھ دیکھ کر نقل نہیں کر سکتا کہ اس کا مشن عیب جوئی و بد گوئی صحابہ پر باد ہوتا ہے۔ اس طرح ان پر مہربان اور شیعہ کے ممدوح مولانا ابوالاعلیٰ سودودی مرحوم بھی یہاں پیش کردہ خلافت و ولایت کے صفحہ پر یہ صفات ہرگز نقل نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ ان کو محاف کرے۔ شیخین اور حضرت علیؑ کے سوا ہر صحابی کی غیبت میں بڑے رطب اللسان ہیں۔

ہے ہمارے فقہاء تو کسی صحابی کی ایسی صفات فاضلہ بیان کرنا ان کا موضوع نہیں ہے۔ ان کا موضوع و مقصود تو صرف حلال و حرام کے مسائل بتانا ہے۔ یہاں وہ صرف صلوا خلف کل ہو و فاجرو (الحدیث) کہ ہر نیک و بد افسر یا امام کے پیچھے نماز پڑھو کے تحت ولید کا شراب پی کر نماز پڑھانا اور حضرت عبداللہ بن مسعود جیسے اعلیٰ صحابہ کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا بتانا مقصود ہے اور بس۔ بجز یہ روایت اور عقل کے لحاظ سے بالکل جھوٹا الزام ہے۔ گورنری کی جامع مسجد میں سینکڑوں صحابہ بھی اس نماز میں شریک ہیں کیا وہ جب تیسری رکعت کے لئے اٹھا تو کسی نے لقمہ نہ دیا حتیٰ کہ 4 پڑھادیں۔ اس غلطی کا تو ہمارے دور میں بھی تصور نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ وہ تو خیر القرون تھا۔ بس سبائیوں کا مشہور کردہ جھوٹا الزام ہے۔ جو نقل ہوتا آرہا ہے۔ انسوس

اعتراض : 22۔ حضرت قدامہ بن مظعونؓ نے شراب نوشی کی اور حضرت عمرؓ نے کوڑے مارے۔

(التحمید والبیان فی مقتل الشہید عثمان)

الجواب : واقعہ تو سچا ہے مگر رافضی کو اس اعلیٰ مستند کتاب و فاع از عثمان میں اس عیب گیری کے علاوہ حضرت عثمانؓ کے فضائل و کمالات اور فاع از اعتراضات میں کوئی واقعہ نظر نہ آیا۔ کہ وہ حضرت عثمانؓ پر مطاعن نہ برساتا۔ حضرت قدامہ بن مظعونؓ قدیم الاسلام مہاجر اور بدری مسلمان حضرت عمرؓ کے برادر نسبتی ہیں۔ اس آیت کا غلط مطلب سمجھ کر ایک دفعہ لی بیٹھے۔ ان ایمان والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں پر کوئی گناہ اس بات میں نہیں جو انہوں نے شراب پی۔ جب وہ متقی ہوں اور ایمان و اعمال صالحہ بجالائیں۔ پھر متقی ہوں اور ایمان لائیں۔ پھر متقی ہوں اور نیک کریں اور اللہ تو نیک کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (سورۃ مائدہ، آیت 93 پارہ 7 رکوع 2)

خلفاء راشدینؓ کی اپنے لوگوں اور عالموں پر سختی

حضرت قدامہؓ کو غلطی یہ لگی کہ انہوں نے متقی اور پرہیزگار کے لئے کبھی پینا درست جانا۔ جب کہ حضرت عمرؓ اور تمام نیک مسلمان اسے ہر حالت میں ناجائز کہتے ہیں۔ کیونکہ شراب نوشی جیسا گناہ تقویٰ اور نیک اعمال کی ضد ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی پر بھی حد جاری کر دی۔ اور عدالت میں مسادات کا اعلیٰ ریکارڈ پیش کر دیا۔ رافضی حضرت عمرؓ کو تو خراج تحسین پیش نہیں کرتا نہ اس ٹکسی صفحہ سے حضرت عثمانؓ کی منی میں 4 رکعتیں پڑھنے کی وجہ بتاتا ہے۔ 14 صحابہ کی ایک جماعت سے سز میں پوری نماز پڑھنا مروی ہے جن میں حضرت عائشہؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوری نماز اس لئے پڑھی کہ آپ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ کچھ بدو آپ کے پیچھے منی میں دو رکعت پڑھ کر گئے تو اپنی قوم میں یہ مشہور کر دیا کہ نماز فرض میں عمار و رکتیں ہم حضرت عثمانؓ کے پیچھے پڑھ کر آئے ہیں۔ تو اسی لئے ان کو چار پڑھادیں تاکہ ان کا اختلاف و شبہ جاتا رہے۔ اور اسی طرح حضرت عمرؓ نے امرج میں کہا کہ لوگ حج و عمرہ اشہرج میں جمع کریں۔ الخ (التصحید والبیان فی مقتل الشہید عثمان صفحہ 186) اس صفحہ سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کبھی خلیفہ راشد اپنی لاعلمی کی وجہ سے ایسے شخص کو گورنر بنا دیتا ہے جو بد عقیدہ یا فاسق ثابت ہوتا ہے۔ پھر اسے معزول کر دیتا ہے۔ اور اس وجہ سے خلیفہ پر طعن نہیں کیا سکتا۔ مثلاً حضرت علیؓ نے مختار بن ابی عبید نفعل۔۔۔ جو بعد میں حنفی کذاب اور تصاص حسین کے بہانے 80/70 ہزار مسلمانوں کا قاتل بنا۔۔۔ کو مدائن کا گورنر بنایا اور ایک تھیلی لایا۔ جس میں موسات (بدکار عورتوں) کی اجرتیں تھیں۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا اللہ اسے برباد کرے اگر اس کے دل کو چیرا جائے تو لات و عزنی (عرب شرکوں کے خاص بت) کی محبت سے بھرا ہوا نکلے گا۔ یہ ولید سے زیادہ فاسق تھا۔ (تو حضرت علیؓ نے اسے معزول کر دیا) اور وہ پھر مال کو اپنی ملکیت جتلا کر حضرت معاویہؓ سے جا ملا۔ اور حضرت علیؓ اپنے حاکموں پر سخت کیرتے۔ فرماتے تھے میں فلاں کو حاکم بناتا ہوں تو وہ مال لے آتا ہے۔ اور فلاں کو گورنر بناتا ہوں تو وہ میری خیانت کرتا ہے۔ وغیرہ ابوہریرہؓ نے کتاب الامم میں (علیؓ کے یہ فضائل اور سبائی عالموں کے یہ قبائح ذکر کئے ہیں) جنہوں نے خلافت راشدہ کو ختم کر دیا تھا اس تفصیل سے آپ کو پتہ چل چکا ہوگا کہ حضرت عثمانؓ و علیؓ خلیفہ راشد ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ خلیفہ عادل ہوں ان کے گورنرائی غلطیوں کے خود مددگار تھے۔ کسی خارجی یا رافضی کو ان خلفاء اسلام پر طعن یا ان کو برا بھلا کہنا کا ذمہ دار نہ بتانا چاہئے۔ (مؤلف) پھر اس طائفہ نے یہ شراب نوشی کا ایک ہی واقعہ از لہ الخفاء سے نقل کیا ہے۔ جس کا جواب ہو چکا۔

اعتراض : 23۔ حضرت ضرار بن الازور نے شراب نوشی کی۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 24۔ شریک بن جہام نے زنا کیا۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 25۔ عمرو بن حمزہ اہلسبی نے زنا کیا۔ (اسد الغابہ)

اعتراض : 26۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ کی بیوی سے زنا کیا۔ (کتاب الخضر والاصابہ)

الجواب : یہ تین واقعات بدینیت رافضی نے اس لئے نقل کئے کہ صحابہ کی کردار کشی ظاہر کی جائے اور حضور ﷺ کے شاگردوں میں بدیوں، جانثار صحابیوں کی برائیاں بیان کر کے کافروں کو خوش کیا جائے۔ کیونکہ ان کے بیان سے صرف رافضی اور دنیا بھر کے کافر فری خوش ہوں گے۔ مسلمان اور ان کے نبیؐ تو ناخوش ہی ہوں گے۔ یہاں سے آپ کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ یہ رافضی کیا مذہب رکھتا ہے اور کن کن کافروں کو ان بدگوئیوں سے خوش کرتا ہے۔ ورنہ اس کی تعبیر یوں بھی ہو سکتی تھی جیسے سب مسلمان بیان کرتے ہیں۔ ”کہ یہ گناہ کے واقعات ان چند صحابہ کرامؓ سے تقدیر و حکم کے ازلی فیصلے سے کرائے گئے۔ تاکہ اسلام کا عدالتی نظام عمدہ ثابت ہو۔ حضور ﷺ اور آپ کے جانشین خلفاء راشدین ان پر حدیں جاری کریں اور آئندہ کے سب مسلمان ان گناہوں سے بچ کر رہیں۔“ اس لئے تمام محدثین نے ان کو کتاب القضاء اور ابواب اللہ و دین میں ذکر کیا ہے۔ اور اسماہ الرجال والوں نے ان کے گناہ و سزا کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ ہر دور میں مسلم معاشرہ اس تلخیری جھاڑو سے پاک صاف ہوتا رہے۔ اس لئے سوائے عدالت کے تقاضا کے اور اصلاح معاشرہ کے جذبہ کے کسی کے گناہوں کا پرچار، غیبت، طعنہ اور بے حیائی کے اعلان کے مترادف ہوگا۔ جو اسلام میں حرام ہی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ (پارہ 6 آیت 1 سورۃ نساء)

(ترجمہ) مظلوم کے سوا (تھانہ میں رپورٹ اور عدالت کی طرف رجوع کے علاوہ) کسی کی برائی کا اظہار کرنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔

اس لئے شیعہ سنی روایات میں مسلمان کے عیوب کے چھپانے کی بار بار تلقین آئی ہے۔ اور محک عزت اور ناموس دہری سے منع فرمایا ہے۔ دیکھئے۔ مسلم شریف اور اصول کافی جلد 2 کتاب الایمان والکفر۔

جلسہ کی عین الحضور صفحہ 560 سے اس گناہ کی مذمت میں چند ارشادات جعفری ملاحظہ فرمائیں۔

” (۱) حضرت علیؓ فرماتے ہیں وہ شخص بڑا خوشحال ہے جسے اس کے عیب لوگوں کے عیب سے بچائے رکھیں۔

(۲) ہند معتبر حضرت باقر و جعفر (رحمہما اللہ) سے مروی ہے کہ کفر کے قریب بندے کے احوال یہ ہیں کہ وہ دین میں کسی کا بھائی بنے۔ پھر اس کے عیبوں، غلطیوں اور گناہوں کو تلاش کر کے یاد کر لے اور ایک دن اس کو طعنہ دے اور ملامت کرے

(۳) حضرت رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو کوئی مومن مسلمان کا گناہ فاش کرے۔ گویا اس نے خود وہ گناہ کیا ہے۔

(۴) جو کوئی کسی مسلمان کو گناہ پر ڈانٹ ڈپٹ کرے وہ تب مرے گا کہ یہ گناہ کر لے گا۔..... الخ“

حضرت خالدؓ پر اعتراضات کا جواب

یہاں حضرت خالد بن ولیدؓ پر زنا کے طعن کو قدرے تفصیل سے بیان کرنا مناسب ہے۔ اگرچہ ہر دور میں شیعہ کے اس بظرب طعن کا جواب تلامذہ دیتے آ رہے ہیں۔ غلامہ ابن تیمیہ کے علاوہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز نے تھنا عشریہ میں تفصیل

سے دیا ہے۔ ولید بن محمد بنی، ولید بن ابی اسحاق اور ولید بن عمرؓ نے بھی حراۃ صحابیت اور مدینہ الاسلام میں اس کا جناب دیا ہے۔
خود شیعہ اس کے دو حصے بتاتے ہیں

(۱) خالد بن ولیدؓ نے مالک بن نویرہ کی قوم کو قتل کیا

(۲) اور پھر اس کی بیوی سے مباشرت کی

یہاں مختصر جواب میں اتنا کہہ سکتی ہیں کہ مالک بن نویرہ و ان کے چالیس مسلمان تھے قوم کی زکوٰۃ حضور ﷺ تک پہنچاتے تھے مگر صدیقی دور میں نثار واد اور ابیہ زکوٰۃ کی آمدھی سے یہ بھی متاثر ہوئے۔ اور ایسی حرکت ہوئیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ اور اس کے لشکر نے ان کو مرتد جان کر قتل کر دیا۔ جو جب شک وارتداد اور یہ تھے۔

(۱) حضور ﷺ کی خیرہات آنے سے ان کے گھر میں خوشی ہوئی۔ عورتوں نے باندی لگا لی۔ دف بجائی اور دوسرے فرحت و خوشی اور انساب کے ابواب باز کئے۔ (تحدیثا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مخالفین صدیقی)

(۲) خود مالک جب حضرت خالدؓ کے ہاں پیش ہوئے تو حضور ﷺ کے ذکر میں رسول اللہ کا لفظ یا ادب کا تلمذ نہ کہتے تھے۔ بلکہ قال وجعلکم و صاحبکم کذا کذا وغیرہ جو مردوں کا شیوہ بننا چاہتا تھا کہتے۔ تو حضرت خالدؓ نے کہا کہ حضور ﷺ تمہارے پیرو ہیں کتے کہہ رہے ہیں نہیں کہتے۔

(۳) زکوٰۃ کی دو قوم جو قوم سے تنگ کر رکھی تھیں وہ قوم کو واپس کر دیں۔ کہ اچھا بد و تمہاری اس شخص کی موت سے جان بچوٹ گئی۔ (تحدیثا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مخالفین صدیقی)

(۴) پھر قوم بھی اسلعتا اسلعتا (ہم مسلمان ہیں، ہم مسلمان ہیں) نہ کہتی۔ صبا، صبا (ہم بے دین ہیں، بے دین ہیں) کہتی تو حضرت خالدؓ کے لشکر نے ان کو مرتد جان کر قتل کر دیا۔ اور مالک بھی مارے گئے۔

لشکر کے بزرگ صحابی حضرت ابوقحافہ انصاریؓ نے چنگا کہ ان کی قوم سے سچ کی اذان سنائی تھی۔ دوسرے نے نہ سنی تھی اس لئے انہوں نے حضرت خالدؓ سے اختلاف کیا۔ وہ اور مالک کے بھائی ستم بن نویرہ دو بار صدیقی میں پہنچے اور بتایا کہ مالک کو غلطی سے قتل کیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو عینہ میں بلایا اور وجوہات دریافت کیں۔ تو حضرت خالدؓ کو معذور جانا ان کی صفائی سے مطمئن ہوئے کوئی کارروائی نہ کی وہ بارہ اپنے عہدے پر برقرار رکھا۔ (تحدیثا عشریہ صفحہ 263 طعن دوم از مخالفین صدیقی)

(یہاں سے معلوم ہوا کہ کبھی خلیفہ کا فیصلہ اسرارہ کے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ تو فریقین اپنے اپنے دلائل کی بناء پر معذور ہونے میں کسی پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ عہد مرتضوی میں مشاہرات صحابہ میں یہی اصول اور وجہ کار فرما ہے اس لئے کسی کو بھی مخالف شرع یا باغی نہ کہا جائے گا۔ ولکل وجہ ہو مولیٰها فاستبقوا الخیرات الخ۔ م)

قدیم تاریخ خلیفہ بن خیال التونی 240ء میں ہے کہ حضرت خالدؓ کے بیان سن کر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ حضرت

خالدؓ نے تادیل کی ہے اور ان سے غلطی ہوئی ہے۔ مالک بن نویرہ کی روایت ادا کر دی۔ اور حضرت خالدؓ نے جو بیجا اور نذر بیان کیا اسے قبول کر لیا۔ (تاریخ ابن خیاط صفحہ 70 طبع نجف اشرف عراق، سیر اعلام النبلاء جلد 1 صفحہ 271)

تو حضرت ابو بکرؓ نے سنت نبویؐ پر عمل کیا۔ کہ قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف حضور ﷺ نے دعوت اسلام کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا تھا۔ تو وہ کلمہ پڑھتے بغیر مہانا (ہم نے دین چھوڑا) وہ پرانا دین چھوڑنا بتاتے تھے۔ حضرت خالدؓ نے ان کو اسلام کا انکار جان کر ان سے لڑائی کی بعض قتل ہوئے اور بعض قیدی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس لشکر میں تھے۔ وہ حضرت خالدؓ کی غلطی جان کر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے صورت حال بتائی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت خالدؓ کی کارروائی سے دو مرتبہ اظہار برأت کیا (بخاری) مگر حضرت خالدؓ کو برٹلا معذور جانا۔ نہ قصاص میں قتل کیا۔ نہ عہدہ فوجی قیادت سے معزول کیا۔ بلکہ مقتولوں کی رویت بیت المال سے ادا کر دی۔ "اسی طرح حضرت ابو بکرؓ نے نہ حضرت خالدؓ کو سزا دی نہ معزول کیا رویت بیت المال سے ادا کر دی۔" (تحدیثا عشرین صفحہ 263 طبع دوم از مساعنہ مندیقی)

مولانا محمد نافع دامت برکاتہم نے حضرت خالدؓ کی برأت اس مثال سے بھی بتائی ہے کہ دور نبوت میں بھی فریقین میں سمجھ اور اجتہاد میں غلطی صادر ہوئی تھی۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے غلطی سے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا (کہ یہ ذکر جان بچاتے اور کلمہ پڑھتے ہیں) چنانچہ اس قوم کے نو مسلم صحابی رفاعہ بن زید جذامیؓ نے حضور ﷺ کا خط دعوت اسلام جلدی لے جا کر قوم کو مسلمان کر دیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ پہلے سے اس قوم کی طرف گئے ہوئے تھے۔ اور اپنی صوابدید سے ان پر غارت ڈال دی۔ بعض کو قتل کیا بعض کو قیدی بنالیا۔ تو رفاعہ بن زید اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ واپس آیا اور صورت حال بتائی تو حضور ﷺ نے حضرت خالدؓ کو بھیجا آپ نے قیدی آزاد کر دیئے قوم نے مقتولوں کا بدلہ یا رویت لینا معاف کر دیا۔ اب حضرت زیدؓ کو حضور ﷺ نے معاف کر دیا۔ غلطی سے قتل کی برأت ظاہر فرمائی یہی حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ سے کیا۔ اور سیف اللہ کو کافروں پر سونے رکھا رہا دوسرا حصہ کہ خالدؓ نے اس کی خوب روپیہ سے اسی رات مجامعت کی بالکل جھوٹ ہے۔ اور اسی جھوٹ کی حسین آواز سے ان کی نفیریں بجاتی اور جیسیں گرم ہوتی ہیں۔ ورنہ وہ پوری دیانت سے بات نقل کر دیں تو نہ اعتراض ہے نہ جب گرم ہو۔ حضرت خالدؓ کے حراج کا اکابر مودعین خلیفہ ابن خیاط تاریخ ابن خلدون وغیرہ نے تو ذکر ہی نہ کیا۔ البتہ ابن جریر طبری وغیرہ نے لکھا تو شرعی قانون کے مطابق یہ لکھا ہے۔

وتزوج خالد ام تمیم بنت المنبہال وترکھا تنقضي طهرها (طبری ابن جریر جلد 3 صفحہ 278 تحت ذکر البطارق) حضرت خالدؓ نے مالک کی بیوی ام تمیم سے شادی ایک ماہ بعد کی جب کہ اس کا طہر پورا ہو گیا تھا (بحوالہ فوائد نافع جلد 1 صفحہ 158) اسلام میں متوفی عثمان زوجہا کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے۔ مطلقہ جو ان کی 3 حیض ہے اور آئندہ کی 3 ماہ ہے۔ اسی طرح عام باندی کی دو ماہ اور غنی باندی کی ایک طہر حیض پورا ہو جانا ہے۔ تو حضرت خالدؓ نے یہی کیا۔ رضی اللہ عنہ

تفسیر ابن عباس مترجم اردو جلد 1 صفحہ 255 میں ہے۔
 شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں۔ مگر اس حکم میں وہ مستثنیٰ ہیں۔ جو شرعی طور پر تنہا ہی ملوک ہو جائیں۔ اور
 ان کے حربی شوہر دار الحرب میں موجود ہوں وہ ایک حیض آجانے (یا وضع حمل کے بعد) مشروط طور پر حلال
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں جن کو حرام قرار دیا ہے وہ تم پر حرام ہیں۔
 شیعہ تفسیر منہج الصادقین جلد 2 صفحہ 480 پارہ 5: اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی تفسیر میں ہے
 ”کہ حضور ﷺ نے فرمایا (جنگ خین سے حاصل شدہ منکوحہ بیویوں) اب باندیوں سے جو حاملہ ہیں وہی
 نہ کرو۔ وضع حمل تک اور غیر حاملہ سے ایک حیض گزر جانے تک“

اور شیعہ تفسیر فی جلد 1 صفحہ 135 میں ہے
 اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی آدمی کی باندی جب اس کا نکاح اپنے غلام سے کرنا چاہے تو اس کے رحم کو ایک حیض سے
 یا دو حیض سے پاک ہونے دے۔ پھر جب وہ رحم سے پاک ہو جائے تو اس سے جناس یا غیر سے نکاح درست ہے“
اعتراض: 27- حضرت خوات بن جبرائیل انصاری ماحرم عورتوں سے ناجز باحرکات کرتے تھے۔ (از مقامات حریری مقالہ 47)
 الجواب: ماشاء اللہ جب تراشی کی طرح آپ کی گناہ تلاشی کو داد دینی پڑتی ہے۔ کہ ہم تو بمشکل 10/15 مقالے بچوں کو
 پڑ جاتے ہیں آپ نے مقالہ 47 میں ایک صحابی کا غیر عورت کو گئے لگانا دیکھ لیا۔ اس غیبت یا بہتان پر پھولے نہیں مانتے۔
 تو صاحب عرض یہ ہے کہ ایسے ادبی ناولوں اور قصہ کہانی کی کتابوں میں واقعات فرضی ہوتے ہیں واقعی اور سچے بہت کم ہوتے
 ہیں۔ مقامات حریری کا افسانہ گورنل نگار ابو یزید سروجی آپ کو بھی معلوم ہے کیسے کیسے جنگ ہنسائی کے افسانے لاتا ہے۔ جب
 یہ قصہ ہی باادبیل اور بغیر سند ہے تو ہم ابو یزید سروجی کے کہنے پر ایک صحابی اور صحابیہ پر یہ کیسے جہمت لگا دیں کہ لا ھنیالک تجھے
 نامبارک بیوی ملے۔ کی ضرب اللہ اس واقعہ سے بنی ہے۔ بالفرض جو بھی تو یہ گناہ اللہ نے معاف کر دیا ہوگا۔ کیونکہ واقعہ
 غفور و رحیم کی سیکڑوں آیات سب سے پہلے ان کے حق میں ہیں اور سب سے قیمتی سامان کو سب سے پہلے داغ سے صاف کر
 دیا جاتا ہے۔ آؤ سب سنی شیعہ مل کر یہ دعا پڑھ لیں۔ اور مطاعن صحابہ کی بدگوئی سے ہم بھی اپنے قلب کو زبان و قلم کو پاک اور آزا کر
 دیں۔ اور ایک ناجی مسلم قوم بن جائیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا
 اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ . (پارہ 28 سورۃ حشر رکوع 1 آیت 10)

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔
 اے اللہ ہمارے دلوں میں ان ایمان والوں کے متعلق کوئی کینہ کھوٹ نہ آنے دے۔ اے ہمارے رب آپ

بہت ترس کھانے والے مہربان ہیں۔

اعتراض : 28- حضرت عمار بن یاسرؓ کا قاتل ابوالہادیہ سابقین صحابہ سے تھا۔ (منہاج السنۃ النبویہ از ابن تیمیہ)
الجواب : یہ اس نے ابن حزم ظاہری سے نقل کیا ہے جو کئی باتوں میں منفرد ہے۔ ہم اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔ پھر اس پر مفصل تحقیق ہم نے اسی کتاب میں کر لی ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کا یہ بیان اس مسئلہ میں چل رہا ہے کہ تمہاری غدیر خم والی روایت تم شیعوں کے عقیدہ میں بھی صحیح اور سچی ثابت نہ ہوئی۔ کیونکہ آخری لفظ ”وانصرو من نصرہ واخلل من خذلہ“ اے اللہ تو اس کی مدد کر جو علیؓ کی مدد کرے اور اس کو بے مدد چھوڑ دے جو علیؓ کی مدد نہ کرے۔ تمام اہل حدیث اور علم و معرفت والوں کے ہاں جھوٹی بات ہے۔ اس کے جھوٹ ہونے کی چھٹنی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ کی دعائیں خدا نے منکور کر دی ہیں۔ اور یہ منکور نہیں ہے تو پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے ایسا دعائیں ہی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ جب حضرت علیؓ سر پر آراء خلافت ہوئے تو صحابہ اور تمام مسلمانوں کی تین قسمیں ہو گئیں۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ ہو کر (خالسین قاصد) سے لڑے ایک گروہ خود آپ سے لڑے اور ایک گروہ دونوں سے الگ تھلگ ہو کر رہے۔ اور اکثر سابقین اولوں ان لوگوں میں سے تھے۔ جو الگ بیٹھے رہے۔ کسی کے ساتھ نہ لے۔ یہ بھی قول ہے کہ کچھ سابقین اولوں نے آپ سے جنگ کی۔

ابن حزم ظاہری نے یہ قول کیا ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کو ابوالہادیہ نے قتل کیا ہے۔ اور ابوالہادیہ ان سابقین میں سے ہیں جنہوں نے تحت الشجرۃ حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور ان سب کے متعلق حضور ﷺ کی حدیث صحیحین میں ہے کہ ان میں سے ایک بھی روزِ رخ میں نہ جائے گا۔

اور صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے درخت کے نیچے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ روزِ رخ میں نہ جائے گا۔..... اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ جیسے مشرہ و مشرہ کے لوگ حضرت علیؓ سے (بدلہ حضرت عثمانؓ چاہنے میں۔ ذاتی دشمنی سے نہیں) لڑے ہیں۔ حضرت عمارؓ کا قاتل بھی ان میں سے ہو تو ان سے دور نہیں یہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے 1400 تھے۔ جن پر اللہ نے حسب وعدہ در سورت فتح خبر فتح فرمایا تھا۔ اور حضور ﷺ نے مالِ غنیمت کے 18 حصے ہا کر ان میں تقسیم کئے ان میں دو سو گھوڑے سوار تھے۔ تو آپ نے سوار کو ایک حصہ اور اس کے گھوڑے کو دو حصے دیئے۔ تو 200 کو 600 حصے ملے۔ اور دوسروں (1200) کو 1200 ہی ملے۔ احادیث صحیحہ میں لکھا آیا ہے اور اسی پر اکثر اہل علم و اصحاب حدیث ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

ارشاد نبوی ہے کہ عمار کو میرے صحابی قتل نہ کریں گے۔ باغی گروہ قتل کرے گا۔ (صحیحین) تو ابن حزم کا یہ قول کیسے صحیح

ہے۔ کہ سابقوں اولوں میں سے الہامیاد یہ نکل گیا۔

جواب: (1) تو یہ ہے کہ ابن حزم کا قول فرد واحد ہے۔ حدیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہے۔ اسے ہی غلط کہا جائے گا۔

جواب: (2) یہ ہے کہ حدیثیں دونوں صحیح ہیں قائل نہ باغیہ ہیں۔ اسباب حدیبیہ قطعی جنتی ہیں۔ تو تعارض یوں رفع ہوگا کہ باغیہ لغوی معنوں میں بمعنی (عثمان کا بدلہ) چاہئے والا گروہ مراد ہو تو طالب و مطلوب اور قائل و مقبول۔ نیک نیتی کی وجہ سے۔ اختلاف کے باوجود۔۔۔ جنتی ہیں۔ طالبان قصاص عثمان کا گروہ خدا کے قانون نَحْبِ غَلَبَتِکُمْ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلِ کر مقبولوں کا قصاص لینا تم پر فرض ہے۔ (سورۃ بقرہ پارہ 2 کو ع 6) کا نفاذ حکومت سے چاہتا ہے۔ جیسے مظلوم تھانہ عدالت اور قانون کی طرف رجوع کرتا ہے۔ حکومت پہلے بیعت لینے پھر متفق ہو کر یہ قصاص لینا چاہتی ہے۔ نیت دونوں کی صحیح ہے ایک کی خطا و اجتہادی ہے۔ مگر اقدام کسی کا از روئے شرع غلط نہیں ہے۔ تو دونوں کے مقبول جنتی ہیں نیک نیت قائل قائل ثواب ہیں۔ یہی جمہور اہلسنت کا مذہب ہے۔ جیسے جنگ احد میں حضرت حذیفہؓ کے والد یمان کو ایک مسلمان نے غلطی سے کافر سمجھ کر شہید کر دیا۔ حضور ﷺ نے قائل و مقبول دونوں کو جنتی بتایا۔ (الحدیث)

حضرت عمارؓ کی شہادت سے متعلق امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے رہنما کس جواب: (3) یہ گہرا ہے مگر سمجھ آ جائے تو سب سے عمدہ ہے۔ پیچیدہ گیاں دور ہو جاتی ہیں اور کسی گروہ صحابہؓ پر حرف نہیں آتا۔ پاکستان کے مشہور محقق عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ (المتوفی ۵/۵/۲۰۰۹ء) تقریر بخاری صفحہ 7-8 میں فرماتے ہیں کہ جیسے حضرت عثمانؓ کے قاتل یعنی مجوسی سہائی گروہ ہیں۔ اور از روئے حدیث صحیح منافق اور باغی ہیں تو حضرت عمارؓ کا قاتل بھی یہی گروہ ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے دونوں گروہوں کا کوئی صحابی نہیں ہے کیونکہ نحوی اصول میں الباغیہ الفریقہ کی مہفت ہے یہ مہفت موصوف نفصلک کا قاتل ہے فاعل کا وجود فعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ یہ گروہ پہلے سے ہی باغی ہے حضرت عمارؓ کو قتل کرنے کی وجہ سے باغی نہیں ٹھہرا اور اس گروہ کی پہلی بغاوت امام برحق حضرت عثمانؓ ذوالنورینؓ کے خلاف ہوئی۔ منہاج اللغات صفحہ 67 غنی کے تحت ہے فیر باغیہ امام عادل کی اطاعت سے نکلنے والی جماعت۔ پھر اسی گروہ نے امام برحق حضرت علیؓ کی اطاعت نہ کی آپؐ نے جب تنقیش کرنے اور اپنی فوج سے قاتل نکالنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپؐ کو قتل کرنے اور حکومت ختم کرنے کی دھمکی دے دی تب آپؐ کو اپنے جگری یاروں حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ طالبان قصاص سے مجبوراً کہنا پڑا کیف اقتص منهم ہم یملکوننا ولا نملکھم۔ (تاریخ طبری حادثہ جمل، منہج البلاغہ وغیرہ)

میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن بیٹھے ہیں۔ ہماری ملکیت اور اطاعت میں بالکل نہیں ہیں۔

جب آپؐ کی حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ سے بصرہ میں براہ راست ملاقات ہو گئی اور سہائی پر پیگنڈہ کا غبار چھٹ گیا تو آپؐ نے صلح کر لی۔ اور اعلان فرمادیا۔ ”کل مدینہ واپس جا رہا ہوں۔ تا طعان عثمان اور ان کے حامیوں سے کوئی میرے ساتھ نہ لوئے“ تو

انہوں نے خفیہ میٹنگ میں کہا۔۔۔ جس میں سب قاتل اور ان کے امیر لشکر مالک بن ابراہیم اشتر نخعی اور امام اصلی ابن سبا یہودی شامل تھے۔۔۔ کہ اس میں تو ہماری موت ہے رات کو خفیہ فریقین پر حملہ کر کے صلح کو سبوتاژ کر دو۔ (طبری وغیرہ) یہی کچھ ان اصل باغیوں نے آپ کے حامی کہلا کر کیا۔ جنگ جمل کی یہی حقیقت طبری، ابن اثیر، ابن خلدون سب مورخوں نے لکھی ہے۔ پھر یہی گرد 10 ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ ہو جاتا ہے۔ شام کے مقام مھین میں قیصر روم کے فاتح حضرت امیر معاویہؓ اور آپ کے لشکر کو لکارتا ہے۔ کہ ہم سب قاتل عثمان ہیں تم نے عثمان کے بیٹوں کو ساتھ ملا کر بدلہ عثمان کا مطالبہ کیا کیوں؟ پھر تم نے ہماری اطاعت و بیعت نہیں کی صوبہ شام سے جلاد طن بھی نہیں ہوتے تو ہم تم کو فنا کرنے آگئے ہیں۔ یہ امیر شام کچار میں شیر کی طرح چھ اور جب تا مفر 37 چھپا رہتا ہے۔ جب عراقی لشکر حملہ میں پہل کرتا ہے تو 70 ہزار مسلمان شہید ہو جاتے ہیں۔ (معاذ اللہ) حضرت عمارؓ کو خود ان کے حضرت عمارؓ کو نہ پہچاننے والے لوگوں سے آپ کو شہید کر کر شور مچاتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قاتل شامی باغی گروہ ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنی مغانی میں کہتے ہیں انھن قتلناہ وانما قتلہ اللہ بن جاء وہ۔ (طبری وغیرہ) کیا ہم نے قتل کیا ہے؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قاتل آپ کو لانے والے ہیں اور ہمارے نیروں سے مقتولوں میں پھینک دیا ہے اگر امیر معاویہؓ کی یہ مغانی اور انکار درست نہیں تو ایسا کیوں ممکن نہیں کہ جمل کی طرح یہ قاتل سبائی گروہ حضرت امیر معاویہؓ کے فوجیوں میں گھس آیا ہو اور سد عون الی النار کا عامل یہ سبائی آپ کو شہید کر کے فتح جنگ کا اعلان چاہتا ہو کیونکہ حضرت عمارؓ کے قاتلوں میں کوئی بھی داعی الی الجہاد کا مصداق صحابی شامل نہ تھا۔ اور نہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کے حکم اور رضا سے قتل ہوئے کیونکہ بروایت عثمانؓ اور حضرت ام سلمہؓ حضور ﷺ نے حضرت عمارؓ کے قاتل کو دوزخی بتایا ہے (کنز العمال جلد 11 صفحہ 725) حضرت عمرو بن العاصؓ سے بھی مشہور روایت یہی ہے قاتل عمار و سائبہ فی النار (حضرت عمارؓ کا قاتل اور سامان لینے والا دوزخی ہے) (مسند حاکم جلد 3 صفحہ 378) تو اس حدیث کے راوی خود حضرت عمرؓ ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ بھج دیگر اصحاب رسول کیسے قاتل اور دوزخی بن سکتے ہیں۔

(فخص: بصرہ لیسر و اضافہ از رسالہ بخاری شریف کی چند ضروری مباحث صفحہ 7-8)

حضرت عمارؓ کی شہادت اور سبائیوں کے کړتوت

حضرت طلحہؓ کا قاتل سبائی ہے مگر یہ جمہوری روایت بنا کر کہ "ان کے فوجی مردان سے پاؤں میں تیر مردا کر شہید کراتے اور مردان کو قاتل طلحہ مشہور کرتے ہیں۔" یہاں حضرت عمارؓ کی پارٹی کا آدمی اپنی سیاست و شہرت چکانے اور دوسروں کو الزام دینے کے لئے حضرت عمارؓ کا قاتل کیوں نہیں ہو سکتا۔ آخر وجہ فرق کیا ہے؟ جعلی تاریخ کے عاشق اور قرآن کے منکر اصحاب رسول کے دشمن غور سے سوچ کر بتائیں۔

(1) کہ جنگ جمل میں اشتر نخعی نے خفیہ میٹنگ میں حضرت علیؓ و حضرت طلحہؓ کو حضرت عثمانؓ کی طرح قتل کرنے کا مشورہ دیا

- (۲) صلح کے بعد حوکہ سے جنگ بڑھ کرادی اور 10/12 ہزار امین سے سوئے ہوئے مسلمان شہید کرادیئے۔
- (۳) حضرت علیؑ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کو ایک حدیث سنا کر واپس لے آئے جنگ بند کرادی۔ مگر پھر سبائیوں نے حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ کو شہید کر دی۔
- (۴) جنگ بندی کے بعد بھی اُترتھی پوری فوج لے کر ام المومنین حضرت عائشہؓ کے کجاوہ پر حملہ آور ہوا اور 5 ہزار سے زائد ہونہ خبہ اونٹ کی مہار پکڑنے والے شہید کر دیئے۔ جنہوں نے آپؐ کی ذات کجاوہ اور اونٹ تک کو آٹھ آنچ نہ آنے دی۔ ہاتھ میں مہار پکڑتے اور گردن کٹوا دیتے ان جان نثاران حرم نبویؐ کو اس دردناک کے لاکھوں سلام جن کو آج لائلم صحابی اور تاریخ سے جاہل مولوی بھی خراج عقیدت پیش نہیں کرتا۔

(۵) امیر شام کے مطالبہ قسام پر سبائیوں کا بار بار یہ اعلان کرنا کہ ہم سب قاتلان عثمان ہیں۔ معاویہ ہم سے بدلہ لے لے

(۶) حضرت علیؑ کے فرمان کے برخلاف ان کا از خود جنگ بند کرنا اور حضرت علیؑ کو بھی دھمکی دینا کہ جنگ بند کر دے ورنہ تجھے عثمان سے ملا دیں گے۔ (شیعہ کی معتبر کتاب مناقب شہر بن آشوب جلد 3 صفحہ 282 و شرح نوح البلاغہ از مفتی جعفر حسین قادیانیت جعفریہ واقعہ مشین)

(۷) پھر خارجی بن کر حضرت علیؑ سے لڑنا اور بد بخت ابن ملجم کا مذہب تہیہ چھوڑ کر حضرت علیؑ کو شہید کر دینا۔ جب یہ خائف تاریخ درست ہیں تو خود ان سبائیوں کا حضرت عمارؓ کو شہید کر کے شامیوں پر الزام لگانا کیوں درست نہیں؟ کیا بڑے سے بڑا زبان دراز خطیب اور تکرار صحابی اس کا جواب دے سکتا ہے؟ (ینور ذوق جبردار)

حشی امام بھاص رازی اور علامہ عینی بھی سبائیوں کو قاتل بتاتے ہیں

- (۸) احکام القرآن بھاص میں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے کہا کیا ہم نے اسے قتل کیا؟ اسے تو ان (سبائیوں نے) قتل کیا جو ان کو اٹھالائے اور ہمارے نیزوں کے (مقتولوں کے) درمیان بچیک دیا۔ (احکام القرآن جلد 3)
- (۹) علامہ حنفی من کی ایک جماعت یہی کہتی ہے کہ حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؑ کے قاتل باغی خارجیوں نے حضرت عمارؓ کو شہید کیا (غلامہ عینی حنفی عمدۃ القاری جلد 4 صفحہ 209)

محدث اہل بطل، مہلب وغیرہ جماعت سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کا قاتل خارجیوں کو کہنا صحیح ہے جن کی طرف حضرت عمارؓ کو حضرت علیؑ نے بیجا فتادہ ان کو جماعت کی دعوت دیتا تھا، اگر یہ کہا جائے کہ خارجی بعد میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمارؓ مشین میں شہید ہوئے۔ تو عرض یہ ہے کہ یہی تو حضرت عثمانؓ کے قاتل اور باغی تھے۔ پھر بعد میں حضرت علیؑ کے بھی باغی اور قاتل بنے۔ تو حضور ﷺ کا لہ باغیہ کو قاتل عمارؓ کہنا صحیح ہے۔ بعد میں لوگوں کا حضرت امیر معاویہؓ کو باغی کہنا درست نہیں۔ (۲)

قتل عمارؓ کی پوری احادیث سے سبائی قاتل ثابت ہو جاتے ہیں

جواب: (4) ایک عام فہم اور آسان جواب یہ بھی ہے کہ ایک قاتل ہوتا ہے۔ ایک آمر قتل ہوتا ہے۔ ایک سبب قتل بنتا اور جوئی گواہی سے کسی کو سولی پر لٹکوا دیتا ہے۔ تقریرات پاکستان میں بھی تینوں مجرم قاتل اور قابل مزا ہوتے ہیں۔ قتل عمارؓ کی مشہور حدیث راویوں نے پوری نہ بتائی مورخین و محدثین نے اتنی ہی لکھ دی جس سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ حدیث کا معدن غلط سمجھا گیا۔ آمر قتل اور سبب بننے والے تو سب پاک صاف مومن بن گئے۔ اور قاتل صرف پھندہ ڈالنے والے کو بتا دیا پوری حدیث نبوی سیرت ابن ہشام وغیرہ میں یوں ہے۔

مسجد نبویؐ تعمیر ہو رہی تھی بڑے بھاری پتھر بلاک صحابہ کرامؓ لا رہے تھے۔ دل لگی سے کچھ صحابہ حضرت عمارؓ جیسے درویش کو دو واٹھوا دیتے تھے۔ حضرت عمارؓ نے تھک ہار کر حضور ﷺ سے عرض کیا قد فضلی اصحابک یا رسول اللہ اے اللہ کے رسول آپ کے صحابہ نے تو مجھے مار ڈالا۔ آپ نے فوراً وحی سے اطلاع پا کر فرمایا ویحک یا عمار لا یقتلک اصحابی والماتقتلک الفتنۃ الباغیہ (ترجمہ) عمار تم پر افسوس! میرے صحابی تھے قتل نہ کریں گے تجھے تو باغی امام پر چڑھائی کرنے والا کرو قتل کرے گا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 497 واللفظ له العقد الفرید لابن عبد ربہ المتوفی

328ھ ولاء الوفا للسمہودی جلد 1 صفحہ 235 التوفی 911ھ)

اس ارشاد نبویؐ کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی صحابی نہ حضرت عمارؓ کو قتل کرے نہ قتل کا حکم دے اور نہ اس پر خوش ہو۔ تو قاتل غیر صحابی ہی ہوگا۔ حضرت علیؓ، حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ صحابہ کرامؓ اس جرم سے بری ہو گئے۔

(2) اس حدیث کا تقاضا یہ بھی ہے کہ قتل کا سبب ہو بالفعل نہ ہو۔ غور کیجئے حضرت عمارؓ اگر بھاری پتھر لگ جانے اور مرنے سے شہید ہو جاتے تو بالفعل قاتل تو پتھر بننے مگر قتل کی نسبت پتھر لا دینے والوں کی طرف ہوتی یہی نسبت حضرت عمارؓ نے صحابہؓ کی طرف کی اسی کی نفی حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے کر دی۔ یعنی میرے صحابہ تیرے قتل کا سبب نہ بنیں گے۔ نہ وہ ارادہ سے قتل کروائیں گے۔ بلکہ باغی کرو تیرے قتل کا سبب بنے گا۔ وہ تجھے قاتل عثمانؓ مشہور کر کے طالبان قصاص کے سامنے لے آئے گا۔ وہ تجھے قتل

کائنات وادب کچھ کر مار دیں گے۔ جیسے حج اور قاضی کے سامنے دو گواہ۔ جو نے ہی سہی۔ گواہی دے دیں۔ تو وہ دفعہ 302 کا فیصلہ سنا دے گا۔ اور جیل کا عملہ اسے سولی پر لٹکا دے گا۔ اب تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 2-3 میں حضرت عثمانؓ کے 4 قاتلوں کا حضرت علیؓ کے سفیر بن کر آنا اور حمکی سے حضرت معاویہؓ کو ذرا کر گشتگو کرنا۔ مگر حضرت معاویہؓ کا ٹھنڈے مزاج سے جواب دینا اور ان کو قتل نہ کرنا کہ دنیا کے کسی اصول میں سفیر کا قتل جائز نہیں۔ کاش کہ یہ بھڑکانے والے قاتل سفیر بن کر بار بار نہ آتے ایک ہی دفعہ حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابویوبؓ انصاریؓ جیسے مقتدل حضرت علیؓ کے بھی خیر خواہ آپ کے حکم سے آجاتے تو صلح ہو

جاتی۔ 80 ہزار مسلمان ذبح ہونے سے بچ جاتے مگر حضرت علیؑ کی مجبوری یہی تھی ”کہ وہ ہمارے مالک بن گئے ہیں واریات نہیں چلنے دیتے۔ ہم سے اپنی منواتے ہیں“ (نسخ البلاغہ) ان قاتلان عثمان نے حضرت امیر معاویہؓ کو دھمکا کر کہا ”تجھے عذاب نہ پہنچے جو جل والوں کو ملتا تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا ”تم تو گویا دھمکی دینے آئے ہو صلح کرانے نہیں آئے“ (ایضاً) ان کے لیڈر حبیب بن ربیع سے حضرت امیر معاویہؓ نے کہا ”ہم حضرت علیؑ کو حضرت عثمانؓ کا قاتل نہیں کہتے۔ مگر یہ تو بتاؤ قاتلان عثمان تم جیسے لوگ ہیں تم ان کو جانتے ہو۔ وہی تمہارے ساتھی کے فوجی ہیں وہ قاتل ہمارے حوالے کر دے کہ ان کو ہم بدلہ میں قتل کریں پھر ہم تمہاری اطاعت کر کے جماعت میں مل جائیں۔ تو حبیب بن ربیع بولا اے معاویہ کیا تجھے پند ہے تو سونے پائے تو عمار کو بھی بدلہ میں قتل کر دے۔ (طبری جلد 4 صفحہ 2-3)

اب آپ اندازہ لگائیں کہ یہ صحابہ اور مسلمانوں کے دشمن حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھی قاتل عثمان اور مجرم بتا کر اپنا اٹھ سیدھا کرتے ہیں کہ یہ ان کو قاتل عثمان جان کر قتل کر دیں تو ہم اس کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کریں۔ جیسے حضرت امام حسینؑ کو خود اسی نیت سے لائے اور شہید کر کے دل سے خوش ہوتے اب تک پروپیگنڈہ کرتے آرہے ہیں۔ ورنہ حضرت علیؑ و حضرت حسینؑ ہوں یا حضرت عمارؓ اور حضرت ابویوب انصاریؓ ہوں کوئی بھی حضرت عثمانؓ کا قاتل یا آمر بالقتل، یا سبب بالقتل نہیں ہے۔ یہ سبائیوں کی صرف اپنے جرائم چھپانے کی اور دوسروں کو الزام دینے کی سیاسی چال ہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کو قاتل عثمان اور قتل کا حقدار بتا کر ان کو آگے کرنے والے، ملعون مزاج حبیب بن ربیع کا حال تاریخ سے سنئے۔

”حبیب بن ربیع یہی کوئی خنصرم ہے (یعنی عہد جاہلیت میں پیدا ہوا مگر اسلام آپؐ کی وفات کے بعد لایا) سجاج (جھوٹی نبوت کی دعویدار عورت کا مؤذن تھا پھر مسلمان ہوا۔ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے آئے تھے۔ پھر حضرت علیؑ کے ساتھ ہو گیا۔) جواب سفیر علیؑ بن کر حضرت عمارؓ کو بھی قاتل عثمان بتانے آیا ہے) پھر خارجی بن گیا۔ پھر تابع ہوا۔ تو امام حسینؑ کو بلایا پھر امام حسینؑ کے قتل میں شریک ہو گیا۔ پھر مختار ثقفی کے ساتھ مل کر قصاص حسین کی جنگ لڑی۔ پھر یہ کوفہ میں پولیس افسر تھا اور مختار کے قتل میں شریک ہوا۔ 80ھ میں کوفہ ہی میں مرا“ (تقریب التجزیب صفحہ 143)

افسوس کہ حضرت علیؑ اور اہل بیت کرامؑ کو ایسے زبان دراز بہادر مگر مفید و منافق ملتے رہے جو اہل بیتؑ حسیست ہزاروں افراد کی مسلم کشی کراتے رہے۔ (معاذ اللہ)

اگر آج بھی کوئی دیاندار سب مسلمانوں کا خیر خواہ معافی، مورخ، فاضل، جج اور عالم ایسے تاریخ کے خوشخوار بھیڑیوں کو تحقیق سے الگ کر دکھائے۔ اور تمام فرقہ وارانہ فسادات کا موجد و موجب ان کو ہی ثابت کر دکھائے تو سنی شیعہ فساد بالکل بند ہو جائے اور سب پابند شرع مسلمان امن و امان کی زندگی سے مالا مال ہو جائیں۔

اعتراض: 29- بارہ عدد صحابہ منافق ہیں جو جنت میں نہیں جائیں گے۔ (مسلم۔ مسند احمد۔ مشکوٰۃ۔ احمد المصنفات۔ ترمذی۔ السنن۔ کنز العمال از تحقیقی دستاویز صفحہ 904 تا 916)

الجواب: منافق کو خدا نے غیبت کہا اور اس کا ٹھکانا جہنم کا سب سے گہرا کنواں بنایا ہے۔ (بارہ 5 کو رو 18) اس کے مقابلے میں حبیب مسلمان ہے جو جنت الفردوس کا مالک ہے۔ خدا دونوں میں امتیاز رکھنا چاہتا ہے۔ لیسبیز اللہ الغیبت من الغیبت۔ (بارہ 4 کو رو 9) ”تا کہ اللہ کندے کو پاک سے جدا کر دے“

محترم! یہی 12 کا لفظ آپ کا پیارا موضوع ہے۔ آپ کا سارا مذہب اسی کے گرد گھومتا ہے۔ اس لیے آپ صرف اپنے 4 محبوب اہل بیت اور ان کے 4 ہی دوست اصحاب رسول کے سوا تقریباً 2 لاکھ صحابہ کرام کو اسی منافق لفظ سے موسوم کرتے اور رات دن ان سے بیزاری کا دغینہ پڑھتے ہیں اور السادر کا المعلوم کے تحت تمام صحابہ رسول پر نفاق کا ہم چاٹنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔

اس حدیث نے تو آپ کے مذہب کا صفایا کر دیا۔ جب 12 اصحاب منافق اور دروغی ہیں تو ان کے نام متعین کر کے باقیوں کو تو 1000 ہجرات قرآنی سے موسوم جنتی اور خدا و رسول کا پسندیدہ و گروہ مانیں تا کہ کسی شیعہ نزاع ختم ہو جائے۔

میں اور فیاضی سے کہتا ہوں کہ آپ مستند 5 علماء اسلام اور 5 شیعہ صاحبان ان دونوں کی کتب تفسیر کے حوالہ سے اس جیسی آیات و احادیث منافقین کے شان نزول سے اہل نفاق کے ناموں کی تعیین کرتے جائیں حتیٰ کہ ان کی تعداد 12 سے 120 یا زائد ہی کیوں نہ ہو جائے گی یا حواں دستخط یہ خادم صحابہ و اہل بیت کر دے گا۔ یہ 30 سال سے میں کبر رہا ہوں اور آپ کے ذمے قرض ہے۔ اور یہ تعیین اور تفسیر ہمیں مقصود بھی ہے۔ تا کہ کوئی دشمن اسلام یہودی، مجوسی عام صحابہ اور ان کے قائدین خلفاء راشدین اور اقارب سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر یہ غیبت لفظ ”منافق“ ہرگز نہ بول سکے۔ لہل من مبارز؟

حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر ایمان و اوقات لانے والوں کو گواہ اصحاب رسول کہا جاتا ہے اور نبوت کے بعد یہ سب سے بڑا عہدہ اور کمال ہے۔ اور بطور مجاز اور ظاہری سب مل ملاپ کے یہاں منافقوں پر بھی بولا گیا ہے مگر خاص اصطلاحی لفظ صحابہ، صحابی، جوائید ائمہ اربعہ کیلئے مختص ہے۔ شیعوں کو منافقوں پر بولنے کی اجازت نہیں ہے جیسے یہاں حدیث میں لفظ اصحاب ہے۔ اور اس نے صحابہ کا خاص لفظ بول کر ہمارا دل دکھایا ہے۔ یہاں بارہ منافقوں سے مراد وہ خاص لوگ ہیں جو غزوہ تبوک سے واپس عقبہ کے مقام پر رات میں گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور آپ پر حملہ یا آپ کو سواری سمیت کھائی میں گرانا چاہتے تھے۔ حضور کے قائد حضرت حذیفہ تھے۔ منافق حضرت عمار تھے۔ آپ نے ان کو زور سے آواز دے کر ڈرایا اور حضرت حذیفہ نے ان کو زور سے مار کر بھگا دیا وہ منہ لپیٹے ہوئے تھے پچانے نہ گئے مگر ان کی سواریاں پہچانی گئیں پھر حضور علیہ السلام نے وحی سے اطلاع پا کر ان کے نام حضرت حذیفہ کو بتادئے اور کئی مرتبہ اور بھی آپ کو منافقوں کے نام بتلائے تھے اس لیے حضرت

حذیفہؓ کو "رازدانِ رسول" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بارہ خالص منافق تھے۔ کوئی ان کو مومن مسلمان صحابی نہیں مانتا۔ وہ جنت میں ہرگز نہ جائیں گے جیسے آپ ﷺ نے واضح فرمایا۔ پھر ان کے مرنے کی نشانی بتادی کہ کنسر قسم کے سخت پھوڑے سے ان کی ہلاکت ہوگی جو گویا آگ کی طرح ہوگا۔ پشت سے نکل کر پورے اندر کو گر مارے گا اور وہ مرجائیں گے۔

یہ آٹھ جلدی ہی فرمانِ نبویؐ کے مطابق ذیل ذکر مر گئے۔ کون کون تھے۔ اس کی نشاندہی حضرت حذیفہؓ نے بھی نہ کی۔ تاہم یہ قاری شارح مشکوٰۃ نے یہاں مرتبہ جلد 11 صفحہ 206 میں لکھا ہے کہ "میں نے حفاظ حدیث کی کتابوں سے ان کے نام حضرت حذیفہؓ کے بیان سے پائے ہیں بعض میں اختلاف بھی دیکھا (غیر مشہور تھے) مجھے ان کے بیان کی ضرورت نہیں" اس صفحہ پر یہ روایت بھی ہے کہ وہ منافق 14 تھے۔ 2 تابع ہو گئے تھے اور 12 خبر صادق علیہ السلام کے مطابق اتفاق پڑے اور مرے تھے۔

یہ 12 اور 14 شیعہ بھائیوں کے مقدس نند ہیں۔ ان منافقوں کی تعین اور خاص مشاہیر پرفٹ کرنے کی تحقیق نہ کیا کریں ورنہ آپ کا خارجی مخالف الٰہی تعین بھی کر سکتا ہے۔ ہم مسلمانوں کا تو منافقوں کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ خدا نے ان کو ذلیل کیا مذہباً یا سیاسی قیادت کسی کو نہ ملی۔ ارشاد الٰہی ہے

"اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں (جماعتِ رسول کے خلاف بغض کی) بیماری ہے اور وہ جو بے پرکی اڑاتے اور پردہ پیگنڈہ کرتے ہیں (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ہم آپ کو (اور آپ کے جانشین کو) ان پر مسلط کر دیں گے پھر وہ آپ کے پڑوسی میں نہ رہیں گے۔ مگر تھوڑے وقت میں پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور بُری طرح قتل کئے جائیں گے۔ اللہ کا یہی طریقہ پہلوں میں چلا آیا ہے آپ اللہ کے اس (انتقامی) طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔" (پارہ 22 رکوع 5 سورۃ احزاب)

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جانشینِ اول نے زکوٰۃ کے انکار اور ارتداد کی وجہ سے ان پر سنتِ رسول اللہ جاری کر دی اور سب کا منایا کر دیا۔ جس کا شکوہ مجالس المؤمنین میں قاضی نور اللہ شوستری نے کیا ہے کہ ابوبکر نے (ہمارے محبوب اور اپنے دشمنوں) زکوٰۃ کے منکروں اور مرتدوں کو کیوں قتل کیا تھا؟

تو گزارش یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے منکر آپ کو زکوٰۃ نہ دینے والے یہ منافق آپ کو اتنے محبوب ہیں کہ ان کا ردنا اور ماتم آپ کرتے ہیں۔ تو بتائیے کہ حضرت علیؓ اور بنو ہاشم نے ان کا ساتھ دیا تھا یا ان سے جہاد کرنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ساتھ دیا تھا؟ کیا دنیا کی کسی تاریخ میں حضرت علیؓ کا ان کا حامی بن کر ابوبکرؓ سے لڑنا لکھا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو شیعہ کو اتنا بڑا کفر تو نہ کرنا چاہئے کہ حضرت ابوبکرؓ دشمنی میں ان کے ہم مذہب بن جائیں اور یہ جھوٹا الزام تراش لیں کہ

دعا کی نہیں حضرت علیؑ کی حکومت چاہتے تھے اور ہمارے ہم مذہب تھے۔ واقعی آپ تو ان کے مذہب پر ہیں۔ مگر محبوب المسلمین حضرت علیؑ تو ان کے مذہب پر نہ تھے۔ مخلص مومن مسلمان اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حامی تھے۔ رضی اللہ عنہما منافقوں کے متعلق اس آیت کی تفسیر کتب شیعہ سے یہ ہے۔

(۱) لَنْغُورِنَكَ بِهِنَّ یعنی ہم آپ کو یقیناً ان کے قتل کرنے اور یا جلاوطن کرنے کا حکم دیں گے اللہ کا یہ طریقہ پہلی استوں میں بھی رہا ہے۔ کہ جو لوگ انبیاء سے منافقت کرتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ منافقین بری خبریں پھیلا کر انبیاء اور مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ (شیعہ کی مستند تفسیر صافی پارہ 22 سورۃ اتراب)

(۲) تفسیر صحیح الصداقین از فتح اللہ کاشانی مقام ہذا میں ہے

”اگر یہ منافق (اور صحابہ دشمنی کی) بیماری والے اور پروپیگنڈہ کرنے والے ان ممنوعہ باتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کے قتل پر ابھاریں گے۔ پھر وہ تھوڑے وقت کے سوا آپ کے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے۔ مگر دور باد ہو جائیں گے۔ جہاں پائے گئے قتل کئے جائیں گے۔ خدا نے یہی سنت پہلے منافقوں کے قتل کی بھی انبیاء میں رکھی اور اس میں کوئی تبدیلی اب بھی نہ ہوگی“ (بحوالہ الدین الحاکم ص 58)

آیت بالا اور اس کے ترجمہ و تفسیر سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) منافق یا تو تابع ہو کر ان حرکتوں سے باز آجائیں گے۔ چنانچہ بہت سے تابع ہو گئے ان کی تعداد کم ہو گئی۔

(۲) جو تابع نہ ہوئے پھر کھلے مرتد ہو گئے تو اللہ نے آپ کے جانشین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور صحابہ مومنینؓ کو ان پر مسلط کر دیا اور یہی طرح انکار زکوٰۃ کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ خدا کا انتقام وعدہ پورا ہوا۔

پتہ چلا کہ یہ منافق تو شیعہ کی اپنی تاریخ و اقرار کے مطابق بری طرح قتل ہوئے ان کو اقتدار اور اپنے مذہب کے پیلاؤ کا موقعہ ملا ہی نہیں۔ اور جو لوگ خلفاء راشدین بن کر دنیا کے فاتح آج 58 ممالک میں اسلام پھیلانے والے ہوئے وہ منافق نہ تھے۔ اعلیٰ مومنین صادقین تھے۔ ان کو نہ ماننے والے آج خود کافر ہیں۔

اعتراض : 30- صحابہ کی نگاہ میں دنیا کی ہوس بس گئی۔ جھوٹا الزام ہے۔ تردید اور جواب آگے آ رہا ہے۔

اعتراض : 31- جنگ احد میں صحابہ پہاڑی پر بھاگ گئے۔ (تاریخ طبری جلد 2 صفحہ 169)

الجواب : وہی پرانی قے کو بار بار چاٹنا ہے۔ جب احد میں پسپا ہونا اور خدا و رسول کا 3 بار اسی جگہ ان کو معاف کرنا لکھا ہے تو ایک دشمن اصحاب رسول بار بار ان کو یہ طعنہ دے اور قرآن کا انکار کر دے۔ کمانڈر انچیف حضور ﷺ کا دل دکھائے کہ تیرے لشکر کی صحابی تو بھاگ گئے تھے۔ کیا حضور ﷺ کو ایذا نہ ہوگی؟ اور آپ اپنے نواسے کے قاتل گروہ پر پھینکار نہ کریں گے؟ شیعہ کو اپنا انجام سوچنا چاہیے۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَافَقَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (سورۃ آل عمران، پارہ 4 رکوع 7)

(ترجمہ) ایمان والو! اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اور اللہ ایمان والوں پر بہت فضل فرماتے ہیں۔

صحاب رسول اور لشکر محمدی سے کچھ عقیدت ہو تو اس کو یوں کیوں تعبیر نہیں کرتے کہ یہ پیچھے ہٹنے والے عالم بے بسی اور فحری کمزوری سے گویا پہاڑ پر نیا سورچہ اور پناہ گاہ بنانے کے لئے چڑھے مخالف سمت شہر کی طرف تو نہ چلے گئے تھے۔ اب حضور ﷺ نے پہاڑ پر چڑھنے کا منصوبہ بنایا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر سوار ہو کر پہاڑ پر پناہ لی۔ جب کافروں نے اپنے لیڈروں ابوسفیان اور خالد بن ولید کے ساتھ وہاں پر چڑھنا چاہا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ ان کو مار بھگاؤ نہ چڑھنے دو۔ تو حضرت عمرؓ نے چہرہ مہاجر صحابہ کرام کے ہمراہ ان کو پتھر مار مار کر بھگا دیا۔ پہاڑ پر چڑھنے ہی نہ دیا۔ حوالہ جات سیرت امین اشام، سیرت معطلی از مولانا داراللمس کاغذ حلوئی اور اسی طبری وغیرہ سے گذر چکے ہیں۔

عقلی طور پر اس پیچھے ہٹنے اور پہاڑ پر نیا محاذ جنگ بنانے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا آج بھی ناجائز جلوسوں پر پولیس دونوں طرف سے حملہ کر کے ان کو محصور کرتی مارتی یا قتل پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ آگے پیچھے ہو کر پھر پولیس کو گھیر لیتے ہیں ان کو بھگاتے یا ان کا منصوبہ گرفتاری ناکام کر دیتے ہیں۔ تنگ جگہ میں اتنے افراد سما ہی نہیں سکتے۔ حضور ﷺ کے ساتھ 14 یا کم و بیش شیخین سمیت جو نام پہلے مذکور ہو چکے ان سے زیادہ جمع رو ہی نہ سکتے تھے۔ یا کچلے لٹاڑے جاتے اور پھر شہید کر دیئے جاتے۔ تو یہ اسلامی جنگی اصول کے خلاف ہوتا بدر والوں کے متعلق ارشاد ہے۔

”جو اس دن پیٹھ دکھائے ہاں جنگ کے لئے نئی جگہ بنائے یا کسی جماعت کی پناہ گاہ میں جائے تو وہ خدا کے غضب اور جہنم کے ٹھکانے سے بچ گیا۔ جو بری باز گشت ہے“ (پارہ 9 سورۃ انفال رکوع 2)

تو اب یہ پسائی کچھ افراد کی نیتوں پر گناہ لائے گی۔ جب اللہ نے معاف کر دیا تو ہم اگر مسلمان ہیں تو ہم کو معاف کرنا ہوگا۔ کیونکہ طعنہ دینے والا مجرم ہے۔ اور ثابت قدم اگر پیچھے ہٹنے والوں کو عار دلانے اپنی بڑائی ظاہر کرے تو ثواب کو ضائع کر دے گا۔ جیسے ریاکار کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔ جب حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ اور ثابت قدموں نے ایسا کبھی نہ کیا اور ہم ان کے جبار اور نام لیاہیں کر یہ طعنہ باز بادیں تو کیا ہمارے عمل برباد نہ ہو جائیں گے؟

پھر یہ بھی سوچئے کہ کفار کے دو طرفہ حملے اور بھکڑ سے پہلے کیا سات سو اُحد والے صحابہ حضور ﷺ کے گرد ہی جمع تھے یا ریلو کلومیٹر میدان جنگ میں منوں مورچوں سے باضابطہ لڑ رہے تھے؟ اب انتشار کے بعد جن کے نام حضور ﷺ کے پاس ہونے والوں میں نہ لیں کیا ان سب کو بھگونا کہا جائے گا؟ نہیں یہ تو بدلیہ غلط بات ہے۔ پھر جو 70 صحابہ شہید ہوئے کیا وہ حضور ﷺ کے پاس شہید ہوئے یا میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے شہید ہوئے؟ جب دونوں باتیں عقلاً ہی غلط ہیں تو یہ روافض کا پروپیگنڈہ کہ حضرت علیؓ کے سوا سب بھاگ گئے۔ کتاب بڑا جھوٹ اور دہل ہے۔ امام رازی کی تفسیر گذر چکی ہے کہ صرف تہائی لشکر ہسپا دواتا

جنگ اُحد میں کفار ہی شکست کھا کر ناکام واپس ہوئے

پہاڑ پر چڑھ کر نیا محاذ جنگ بنالینے کا فائدہ یہ ہوا کہ مسلمان اونچے اونچے کفار نیچے رہ گئے۔ اب ان کا ہتھیار بھی تیر بن کر ان کو بگاڑ دیتا تھا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے ان کے قائد اور سپہ سالار کو بھی مار بھجایا کفار فتح کے قریب ہو کر بھی ناکام ہو گئے۔ نہ کسی صحابی کو قیدی بنا سکے۔ نہ اس کا مال و ہتھیار ہی سلب کر سکے۔ تین ہزار غائب و خاسر لوٹے واپس جاتے ہوئے جب مدینہ آنے والے ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی کو یہ متکبرانہ پیغام دیا کہ ہم نے الطیمہ نامی بازار میں ایک لشکر تمہارے لئے جمع کر رکھا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا ابھی تعاقب کرو تو حضرات شیخین 70 مجاہدین کو لے کر ان کے پیچھے گئے۔ وہ مرعوب ہو کر بھاگے مقابلہ پر نہ آئے ان فاتحین کو ان کے تجارتی مال پر قبضہ کر کے اس علاقہ میں خرید و فروخت سے کافی خیر و نفع پہنچا۔

جنگ اُحد کے زخم خوردہ صحابہ کی شیخین بضمیت تعریف

جس کا ذکر قرآن نے یوں فرمایا ہے۔ اور ہر مفسر نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا نام ان مجاہدین میں لکھا ہے۔
 ”جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا و رسول کے حکم کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکو کار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔ جب ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لیے لشکر کثیر جمع کیا ہے تم ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے۔ اور وہ بہت اچھا کار ساز ہے پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش و خرم) واپس آئے۔ ان کو کسی طرح گزند نہ پہنچا۔ اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے۔ اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے“

(پارہ 4 رکوع 9 سورۃ آل عمران آیت 172 تا 174)

تفسیر ابن عباس مترجم اردو جلد 1 صفحہ 231 میں ہے

”ابن جریر نے عوفی کے ذریعے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے..... رسول اکرم ﷺ نے لوگوں میں اعلان کیا کہ آپ کے ساتھ چلیں شیطان نے آکر اپنے دوستوں کو ڈرایا کہ کفار نے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے..... اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی الرضیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ (9 عشرہ مبشرہ بالجہت میں سے) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ غرض کہ 70 صحابہ کرامؓ نے آپ کے ساتھ چلنے پر لبیک کہی چنانچہ یہ حضرات حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ابوسفیان کی تلاش میں نکلے تا آنکہ (حراء الاسد کے) مقام مغزی پر پہنچے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی“

شیعہ تفسیر فی جلد 1 پارہ 4 غزوہ احد صفحہ 125 میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”اے مہاجرین و انصار صرف وہی تعاقب میں جائیں جو زخمی ہیں“

شیعہ تفسیر صریح الصائق جلد 2 صفحہ 390 اللہین استجابوا للہ کی تفسیر میں ہے

”ان کی نیکی اور تقویٰ کے ذکر سے ان کی تعریف اور اجر عظیم جنت عدن کی وجہ بتائی۔ یہ شرط نہیں ہے کیونکہ

وہ سبھی اہل احسان، محسن اور متقی ہیں۔ جیسے اہل آیت میں خدا ان کی شان بتاتا ہے کہ جمع کفار کی خبر سن کر ان

کے ایمان بڑھ گئے.....“ الخ فی تفسیر سے پتہ چلا کہ یہ 70 عشرہ مبشرہ سمیت زخمی بھی تھے۔

اب اگر شیعہ میں ذرہ بھر بھی ایمان و انصاف ہے تو وہ یہ بھاگ گئے، بھاگ گئے کی رٹ ہی نہ لگایا کریں۔ کفار کی ناکامی بھی

بتائیں۔ پھر ان 70 حضرات کا ان کا تعاقب کرنا اور خدا کی نعت سے فائدہ و سرام ہو کر واپس لوٹنا بھی بتائیں۔ چونکہ ان 70 میں

شیخین اور عشرہ مبشرہ بالجنہ ہیں۔ تو شیعہ ان کے نام سے ہی شیطان کی طرح بدک جاتے ہیں۔ اور تعاقب کا واقعہ نہیں بتاتے۔

اعتراض : 32۔ بعض صحابہ کی نگاہوں میں دس بس گئی ہے اور ان کو ذاتی مفاد عزیز ہے۔ (کتاب الخراج)

الجواب: پوری کتاب الخراج ہمیں ملی اور پتہ چلا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ کو وصیت کر رہے ہیں۔ اور ایک

کمزور طبقہ کی نشاندہی کئے بغیر ان سے بچے رہنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ جیسے

بڑے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹوں پر بغرض اصلاح تنقید کریں۔ کمزوری بتائیں۔ اور نصیحت کئے ہوئے آدمی کو ان

جیسا نہ ہونے کی تلقین کریں۔ اس میں کسی طبقہ کی برائی مقصود نہیں ہوتی۔ جو شیعوں کا مقصد بالذات ہوتا ہے اور اس نصیحت سے

بھی طعن تراش لیا ہے۔ بلکہ دوسروں کو نیکیوں میں ان سے بڑھ جانے کی ترغیب ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

وَلَكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْهَا اَنَّا خُمٌ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا

(ترجمہ) خدا تم کو دیئے ہوئے مال میں آزمانا چاہتا ہے تو تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر

کے آگے بڑھنے کی کوشش کرو تم سب کو اللہ کے پاس اکٹھے ہونا ہے..... الخ (پارہ 6 رکوع 11)

اب اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ایک اصحاب رسول کا دشمن کم چندہ دینے والوں کی مجلس عزائمیں گت بنانے لگے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

”تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں ہم نے سنا پھر وہ سنتے نہیں“ (عمل نہیں کرتے) (پارہ 9 رکوع 17)

ایسی نصیحت ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی والد اپنی اولاد کو، استاد اپنے شاگردوں کو، بھراپے مریدوں کو، فوجی انفر

اپنے جوانوں کو، خود حضور ﷺ اپنے صحابہ کو کرتے رہتے ہیں اسی میں ان کی اصلاح و ترقی ہوتی ہے۔ ان نصیحت پانے والے

لوگوں کے سوا کسی تیسرے کو ان کے کمزور دلوں کے خلاف بدگوئی پر نو پیگنڈہ کی اجازت نہیں ہوتی ورنہ متعلقہ بڑا آدمی خود ایسے

"نبی کے لئے یہ جائز نہ تھا کہ وہ (فدیہ لے کر) قیدیوں کو آزاد کر دے جب تک کہ ان کو قتل نہ کر دے تو دنیا کا سامان چاہئے، و خدا آخرت چاہتا ہے۔ اللہ زبردست حکمت والے ہیں۔ اگر یہ مال خوشہ تختہ پر نہ ہو تو تمہیں بڑا عذاب ہوتا" (پارہ 10 رکوع 5)

پھر اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت و فدیہ تو حلال کر دیا مگر اگلے سال جب احد میں اس کا رروائی کی سزا ملی کہ 70 صحابہ کو مار ڈالا گئے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 169)

اے اللہ یہ صحابہ کے دشمن ان کی کوئی خوبی نہیں بتاتے صرف بڑائیوں پر زور دیتے ہیں۔ فخر فرما (عزیز مقرر
اعتراض : 34- میدان جنگ سے حضور ﷺ کو تباہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 201)

الجواب : وہی بیحد ہے جسے یہ چارٹ رہا ہے۔ جب خدا کی 3 فدیہ معافی کو یہ نہیں دیتا تو ہم کیسے اسے مسلمان مانیں۔ اس صفحہ کے آخر میں حضرت انس بن نضرؓ کی یہ جرات مندانہ تقریر پھر جنگ اور شہادت بھی لکھی ہے۔ جو رافضی نے بھی نقل نہ کی۔ "حضور ﷺ کی خبر شہادت سن کر کچھ صحابہ غمگین ہو کر جنگ چھوڑ بیٹھے تھے۔ تو حضرت انسؓ نے کہا اے میری قوم اگر محمد ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ تو رب محمدؐ تو شہید نہیں ہوا تو اسی جذبہ سے جنگ لڑو جس پر محمد ﷺ نے جنگ کی ہے۔ اے انسان لوگوں کی بات کی مے، آپ سے معافی چاہتا ہوں ان کے اس ٹل سے ہمت کرتا ہوں پھر تمہارا انٹائی خوب لڑے اور شہید ہو گئے۔ حضور ﷺ تو زندہ تھے سب لوگوں کو آزاد دی تو وہ جمع ہو گئے پھر آپ ان کو پہاڑی پر لے گئے۔ (جہاں پہلے صحابی جمع تھے) دوبارہ جواز بتایا" (اور کفار کو بھاگ دیا) تفصیل گذر چکی۔

اعتراض : 35- صحابہ ایک دوسرے کو منافق جانتے تھے۔ (طبری جلد 2 صفحہ 459 13 حصہ ہوسا نہ)

الجواب : جھوٹ ہے۔ واقعہ نہ بار بار کا ہے نہ سب صحابہ کا ایک دوسرے کو کہنے کا ہے۔ جب صحابہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کر لی تھی۔ صرف حضرت سعد بن عبادہؓ نے ابھی نہ کی تھی تو حضرت عمرؓ نے غصہ سے کہا تھا۔ اللہ اسے مارے کیا یہ منافق ہے؟ طبری کے الفاظ یہ ہیں۔

وتابع القوم على البيعة وباع سعد و كانت ثلثة كفلات الجاهلية قام ابو بكر دونها
(ترجمہ) حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے کے لئے قوم ٹوٹ پڑی اور حضرت سعدؓ نے بھی (حضرت ابو بکرؓ کی) بیعت کر لی۔ یہ ایک اچانک کام ہو گیا جیسے زمانہ جاہلیت میں ہو جاتے تھے تو حضرت ابو بکرؓ اس اچانک کار بیعت میں کامیاب ہو گئے۔

شروع صفحہ میں ہے

"کہ لوگ ہر طرف سے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کرنے تیزی اور رش میں آ رہے تھے قریب تھا کہ حضرت

سعدؓ کو روڈ دیں۔ تو حضرت سعدؓ کے رشتہ دار بولے۔۔۔ سعد کو بچاؤ مسترد کر دو۔
 اس پر بے صفحہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مقبول ہونا، تمام صحابہ کرامؓ کا خوشی سے بیعت کر لینا نہ شیعہ کو نظر آتا ہے نہ بتاتا ہے۔ صرف حضرت سعدؓ کے بیعت نہ کرنے کی رٹ لگاتا ہے۔ اور حضرت عمرؓ کے بدو عادی کو متاقتانہ عمل تو بتاتا ہے۔ مگر حضرت عمرؓ کی بروقت گرفت کو اور سب کے اتفاق کو حضرت سعدؓ کے بیعت کر دینے کو یہ اتحاد المسلمین کا دشمن شیعہ کبھی خراجِ حقین پیش نہیں کر سکتا۔

اعتراض : 36۔ بدری صحابہ گانا بجاتے تھے۔ (معاذ اللہ) نسائی۔

الجواب : شیعہ کی بددیانتی بھی قابلِ غور ہے کہ بات کا جتنی کیسے بتاتا ہے۔ پہلے گذر چکا ہے کہ انصار کی دو بچیاں حضور ﷺ کے پاس بغیر ساز اور آلات کے گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے آکر روکا کہ شانِ نبوت اور ادب کے خلاف ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا پڑھنے دو۔ عید کے دن ہیں ایسا کھیل گیت خوشی کا باعث ہے۔ جیسے عید کے سوا بغیر ذمہ عمل باجے اور آلات کے سر سے اشعار پڑھنا۔۔۔ جیسے ہم آج کل نعتوں کے عادی ہیں۔۔۔ درست ہیں۔ کمال تقویٰ کے باوجود حضور ﷺ نے اجازت و رخصت دی تھی۔

اسی طرح نسائی جلد 2 صفحہ 92 پر شادی کے موقع پر بغیر آلات و مزامیر کے کم سن بچیوں کو اجازت دی ہے۔ باب ہے۔ اللہ و الفناء عند العرس شادی کے وقت کھیل گیت کے جواز کا بیان۔

کہ الفاظ اپنے معنی میں آغاز اور اختتام کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ ابتداء جائز انجام میں ناجائز ہو جاتے ہیں ابھی آواز سے سر لگانا، اشعار پڑھنا۔۔۔ خلاف شرع شرکیہ اور مزامیر سے نہ ہوں۔۔۔ درست ہے۔ مگر فنِ موسیقی کے لحاظ سے یا طبلہ سارنگی و محول باجے وغیرہ کے ساتھ ممنوع ہو جائیں گے عام حالات میں اگر ناجائز ہوں تو خاص شادی، خوشی، عید اور تقریب میں حضور ﷺ اجازت دیں تو متقی بھی خاموش ہو جائے گا۔ ان دو بدری صحابہ نے اس عام بن سعد پر ہیز گار صحابی کو یہی مسئلہ بتایا کہ بنو سہیلہ سنو۔ تمہاری مرضی شادی کے موقع پر ہمیں حضور ﷺ نے اس کھیل کی اجازت دی ہے۔ شیعہ کے ہاں بھی یہ جائز ہے۔ کتب شیعہ سے بحار الانوار جلد 79 صفحہ 109 و 255 طبع تہران وغیرہ میں ہے۔

قال سالت عن الفناء هل يصلح في الفطر والضحى والعرس قال لا بأس به مالم يعص به (قرب الاسناد)

(ترجمہ) میں نے امام سے گانے کے متعلق پوچھا کیا عید فطر، قربانی اور شادی کے موقع پر جائز ہے تو امام نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب تک کہ نافرمانی نہ کرے پھر میں نے نوہ ماتم، چچ کر رونے کے متعلق پوچھا تو آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

مگر اب شیعہ کا اسے گانے بجانے (آلات کے ساتھ) تعبیر کرنا اور استمرار و دوام کا مینہ بتانا کہ وہ ہر وقت گانا بجاتا سنتے رہے۔ بدیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ حالانکہ یہ کب و معیت تو ان کا اپنا ہے۔ مراثی اور مغنیات گلوکار اور گلوکاریں اسی طبقہ مذہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ ٹی وی اخبارات میں ان کے جلوسوں کی ای ٹی وی نمائش ہوتی ہے۔

ان کی معتبر کتاب فردوس کافی جلد 5 صفحہ 119 طبع تہران میں ہے۔
 ”ابو بصیر نے امام باقر سے پوچھا کہ مغنیات کی کمالی کیسی ہے۔ تو آپ نے فرمایا جن پر مرد آتے جاتے ہوں تو کمالی حرام ہے۔ اور جن کو شادیوں میں بلایا جاتا ہے تو گانے کی کمالی میں کوئی خرچ نہیں۔
 (مرد بھی تو ان کو دیکھتے سنتے ہیں) (باب کسب المغنیۃ)

کیسی تفسیر قرآن حجت ہے

اعتراض : 37۔ صحابہ کرام کی بیان کردہ تفسیر و تشریح قابل قبول نہیں ہے۔ (بدور الاحلہ از نو اب صدیق حسن خان)

”حاصل آنکہ حجت بتفسیر صحابہ غیر قائم است لاسیما نزد اختلاف“

الجواب : میرے پاس اصل کتاب بدور الاحلہ نہیں کہ سیاق و سباق سے شیعہ استدلال کی خیانت ظاہر ہو جاتی ہے ہم کی کمالی پر تو حملہ کرتے نہیں۔ ان کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر حضور ﷺ سے کسی آیت کی تفسیر ثابت ہے اور صحابہ کو وہ معلوم نہ ہو سکی اور اس کے خلاف تفسیر کر دی تو بعد والے یہ غیر مقلدین صحابہ کی تفسیر نہیں مانتے۔ حضور ﷺ سے منقول ہی مانتے ہیں۔

یہ ایک عام اصول تو ہوا کہ بڑے کے آگے چھوٹا حجت نہیں ہوتا۔ اسی لئے قرآن کے غیر معین مقام کی تفسیر پہلے قطعی الدلائل قرآنی آیات سے پھر احادیث صحیحہ سے، پھر اقوال صحابہ سے، پھر تابعین و تبع تابعین وغیرہم بعد کے مستند مفسرین ائمہ دین سے حجت مانی جاتی ہے۔ مگر کسی چھوٹے شیعہ یا بڑے شیعہ رافضی کو یہ حق ہم نہیں دیتے کہ وہ کسی آیت کا معنی و مطلب اپنی رائے اور سوچ سے متعین کر لے۔ پھر خود ہی اس کی تائید میں۔ بغیر احادیث و آثار۔۔۔ وعقائد امت۔۔۔ آیت سے مطلب کشید کرے۔ جب کما س کی واضح قطعی الدلائل تفسیر، آیات قرآنی احادیث صحیحہ اور عقائد امت سے اس کے خلاف ملتی ہے تو ایسی تفسیر بالرائے حرام ہوگی امت سے منقول ہی واجب التسلیم ہوگی۔ مثلاً کوئی آیت

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (پارہ 7 رکوع 19) (خدا کو نگاہیں نہیں پاسکتیں وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے) اور اس جہان میں حضرت موسیٰؑ کے نزدیک سکنے سے یہ استدلال کرے۔ ”کہ قیامت کے دن بھی خدا کو دیکھنا ناممکن ہے“ تو یہ غلط ہے۔

کیونکہ قیامت کے دن خدا سے ملاقات مومنین کو ضرور ہوگی

”اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے“ (سورۃ قیامت، پارہ 29 رکوع 17) نص قطعی ہے۔ اور لاتعداد آیات میں کفار کی لعنت ہے کہ ”وہ ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے“ اور صحاح ستہ میں خدا کی زیارت والی احادیث کی کثرت ہیں

اعتراض : 38۔ بعض صحابہ کرام پر نفاق، چوری وغیرہ کی حدیں جاری ہوئیں۔ (تخذه اثا مشری اردو صفحہ 613)

الجواب : یہ سوال فضول ہے کیونکہ اہل سنت صرف انبیاء کرام کو معصوم مانتے ہیں صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے متعلق ہمارا عقیدہ نہیں کہ شرک فی المنبت والرسالت ہو جائے گا۔ جیسے شیعہ تمام صحابہ کرام کو تو بہت بڑا گنہگار جانتے ہیں۔ اور صرف 4 اہل بیت کو حضور ﷺ کی طرح معصوم قطعی جانتے ہیں۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ عہد نبوت کا تیار کردہ دولاکھ کا مسلم معاشرہ انتہائی پاک صاف احکام شرع کا پابند اور بطبعیون اللہ ورسولہ کا جہاد تھا۔ 1/10000 گناہوں اور عیوب سے بچا ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہم ورضو عنہ کی سندیں ان کو ملی ہوئی تھیں۔ مگر اسلام کا اپنا ایک عدالتی، انتظامی، جزا و سزا کا نظام بھی تو ہے۔ اسی معاشرہ سے اس کی چند مثالیں خدا کے قضاء و قدر کے فیصلوں سے برآمد ہوتی تھیں۔ ورنہ قانون اسلام تشدد پھیل رہا جاتا۔ اس لئے چند بڑے قابل حدود و سزا گناہ بھی تقدیراً کرائے گئے۔ اور حدود جاری کی گئیں۔ تاکہ عملی نمونہ سامنے آئے۔ پھر ان کا پاک صاف مغفود لہم ہونا، انتہائی نائب اور رونے دھونے والا ہونا بھی ظاہر ہو جائے۔

حضرت اعزامی اور علامہ یہ خاتون کے متعلق حضور نے فرمایا ”کہ اگر سب اہل مدینہ (معاذ اللہ) یہ جرم کرتے تو ان کی توبہ سے بخشے جاتے“ قرآن نے جہاں بھی صحابہ کرام کی کسی غلطی کا ذکر کیا تو ساتھ ہی عفا عنہم، رضی اللہ عنہم، واللہ غفور ورحیم کی مرہم ان کے زخم پر لگا دی اور وہ تندرست ہو کر جنت پہنچ گئے اب ایک سبائی بھٹی ان چند قانونی اغلاط کی آڑ میں پورے معاشرہ اسلام کو انداز دیتا اور ان کو عدالت و صداقت سے محروم جاتا ہے۔ کیا اب بھی یہ دشمن اسلام، دشمن رسول اور دشمن جماعت نبی ثابت نہیں ہوتا؟ سوچئے پڑوسی ملک میں 25 لاکھ افراد کی قربانی سے ایک مذہبی انقلاب آیا۔ اور روزانہ وہاں سے اخبارات میں جرائم اور پھر ان کی سزائوں کا اجرا شیعہ بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں۔ تو کیا عہد نبوت کی یہ چند مثالیں محدثین نے کتاب القضاء واللہود میں ذکر کر دیں تو یہ شیعہ ان کو منافق، فاسق، انتہائی برا ہونا مشہور کرتے ہیں۔ کیا نبوی انقلاب اور ختمی انقلاب میں اتنی تفریق ان کو زیب دیتی ہے؟ ایرانیوں کی طرح کھل کر یہ کیوں نہیں کہتے ہم محمد رسول اللہ کا کلمہ اور قانون نہیں مانتے ہم تو صرف آپ کے دلاؤ کو مانتے اور ان کے کلمہ و قانون پر ایمان رکھتے ہیں۔ شیعہ عقیدہ میں جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے 80 ہزار مسلمانوں کو تیغ کیا تھا اس لئے کہ انہوں نے قصاص عثمان کا مطالبہ کیوں ان کی حکومت سے کیا تھا؟ (معاذ اللہ) اب تخذه اثا مشری کی اصل عبارت پڑھئے جو وہ حضرت عثمانؓ کی بعض تقریرات جاری کرنے کے دفاع میں فرماتے ہیں۔

”اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ انبیاء ہے۔ یہ حضرات بھی صحابہؓ کو معصوم نہیں جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کے عہد سے قطع نظر عہد صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما حتیٰ کہ جناب امیر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بعض صحابہ کرام پر حدود جاری ہوئیں۔ بلکہ خود رسالت مآب ﷺ نے حضرت مسطح بدریؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ کو حد قذف میں پکڑا۔ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرادہ بن ربیعؓ اور حضرت ہلال بن امیہؓ جن میں سے دو حضرات شریک بدر بھی تھے غزوہ تبوک

میں شریک نہ ہو سکنے کے سبب بارگاہ نبوت سے اور سارے مسلمانوں کے مقاطعہ کا سبب بنے۔ حضرت ماعزؓ کو جرم کیا گیا کئی حضرات پر شراب نوشی کی حد جاری ہوئی ان کے علاوہ بھی سزائیں ہوئیں۔ حضرت عثمانؓ نے بھی حسب موقعہ و حال بعض حضرات کو تنبیہ فرمائی۔ متعدد صرف یہ تھا کہ منافقین اور اوباش لوگوں کا ساتھ دے کر اپنا حشر ان کے ساتھ نہ کرائیں۔ اور جردن اور آخرت میں ان کے لئے عذاب و روایا ہی مقدر ہو چکی ہے اس سے بچ جائیں۔ اور بحمد اللہ ایسا ہی ہوا کہ قتل عثمانؓ میں کسی صحابی نے حصہ نہ لیا۔ (حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ پر شیعہ اور ان سے سن کر شامی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں) منافقوں اور اوباشوں کا دامن ہی خون عثمانؓ سے تر ہوا“ (تحفۃ الثائرین صفحہ 613)

اعتراض: 39- تا 43۔ بعض صحابہؓ خوش کوثر سے دھکیلے جائیں گے۔ پھر بخاری، مسلم، ترمذی، بدور السافر و فی امور الاخرہ کتاب البر و النہی و النہی عنہا کے 5 حوالے دیئے ہیں۔

الجواب: یہ شیعوں کا معرکہ الآرا ظن ہے۔ ہر تقریر در سالہ میں کسی اور بات کا ذکر کریں یا نہ کریں مگر تہ کو حضرت عمرؓ کا ذکر کرنا اور خوش سے مرتدوں کا دھکیلا جانا ضرور ذکر کریں گے۔

تو عرض یہ ہے کہ یہ شیعہ کی کئی وجہ سے بددیانتی ہے

(۱) ان دھکیلے جانے والوں کو کیا کسی نے صحابی کہا ہے؟ کیا کسی نے ان کے صراحۃً نام بھی کسی کتاب میں لکھے دیکھے ہیں؟ کیا یہ نام پڑھ کر کسی نے افسوس بھی کیا ہے۔ کہ میرے یہ بزرگ اس عذاب میں کیسے آ گئے؟ جب کوئی بھی مسلمان ان کو اصطلاح مسلمان میں صحابی نہیں مانتا نہ محبوب جان کر اظہار افسوس کرتا ہے تو ایک دشمن اسلام و صحابہؓ بخوبی کا بار بار حدیث خوش سنا اور مسلمانوں کو عار دلانا اور پھر خود خوش ہو کر اس پر ناز کرنا کیا دنیا کی سب سے بڑی بددیانتی نہیں؟ کہ مسلمان کو ایسی بات پر بار بار عار دلانا ہے جس سے وہ میرا ہیں۔

(۲) مسلمانوں کی ہر کتاب میں صحابی رسولؐ کی تعریف ان تین شرطوں کے ساتھ کی گئی ہے۔۔۔

(ا) اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ عہد نبوت میں پڑھا ہو۔ جو اس کلمہ کے منکر و کافر ہوں یا اسے ناقص کہیں اور کلمہ ایمان نہ مانیں اسے منافقوں کی پہچان مانیں۔ تو ایسے کافر و منافق ہرگز مسلمان اور صحابی نہیں ہیں۔ اور جو مسلمان آپؐ کی وفات کے بعد کلمہ توحید و رسالت اخلاص سے پڑھے اسی پر مرے تو وہ بھی صحابی نہیں تابعی ہوگا۔

(ب) جس نے یہ کلمہ تو اخلاص سے پڑھا ہو مگر حضور ﷺ کے پاس آ کر آپؐ کو دیکھ نہ سکا ہو تو وہ صحابی نہ کہلائے گا۔ جیسے حضرت نجاشیؓ خادم المسلمین، مومن ظلمت تھے مگر آپؐ کی محبت میں نہ آ سکے۔ حضرت عبداللہ بن مکتومؓ جیسے نابینا صحابی اگرچہ حضور ﷺ کو دیکھ نہ سکے مگر محبت و رفاقت تو پائی۔ اور قرآن نے ان کی تعریف بھی کر دی۔ صحابی ہیں۔

(ج) جو اسلام پر ثابت قدم نہ رہ سکا ہو بعد وفات نبویؐ زکوٰۃ کا انکار کرے۔ دین سے پھر جائے۔ نبوت کا دعویٰ کرے۔ اور جو

وگ ایسوں کو چاہائیں وہ مسلمان اور صحابی نہ تھے۔ ایسے بد بختوں کا کوئی حاکم نہیں۔

ان تین شرطوں کے ساتھ صحابی کی یہ تعریف ہماری ہر کتاب خبیہ الفکر، مقدمہ ابن صلاح، تدریب الراوی، الامامہ، الاستیعاب، اسد الغابہ وغیرہ میں موجود ہے۔ صحابہ کے عیب گیر اور گناہ چین تمام شیعہ علماء یہ تعریف جانتے ہیں۔ پھر مرتدوں پر اسے فہرست کر کے ہم مسلمانوں کا اور حضور ﷺ کا دل دکھاتے ہیں۔ کیا یہ مسلمان ہیں؟

(۲) چونکہ حضور ﷺ نے اپنی مجلس میں منافقوں یا بعد میں مرتد ہونے والوں کو دیکھا تھا "غلم غیب خاصہ خداوندی ہے" آپ کو ان کے ارتداد اور اندر کے کفر کا علم نہ ہو سکا تھا۔ تو آپ بظاہر ان کو زمانہ ماضی کی خبر سے اپنے اصحاب اور اٹھنے بیٹھنے والے کہہ دیں گے۔ غلام الغیب خدا حوض کوثر پر آن ڈیوٹی فرشتوں کو ان کی حالت بتا دے گا۔ وہ ان کو دھکیلیں گے۔ حضور ﷺ بھی اب ان کی بدلی حالت جان کر مسحاً مسحاً لمن غیر من بعدی فرمائیں گے۔ کہ ایسوں کو حوض کوثر سے دور کر دو۔ جنہوں نے میرے بعد دین بدل دیا تھا۔ اور بدعتیں نکالی تھیں۔

شیعہ فرقہ کا احداث فی الدین اور بدعات

بعض روایات حوض کوثر میں من امتی کے لفظ آئے ہیں تو حدیث تائیمت آنے والے بدعتی لوگوں کو بھی شامل ہو جائے گی۔ اور شیعہ فرقہ سب سے پہلے اس کی زد میں آئے گا۔ کیونکہ احداث فی الدین میں ان کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔

(۱) انہوں نے اسلام و ایمان میں تفریق کر دی۔ کلمہ نبوت بدل دیا تو حیدر رسالت کا کلمہ پڑھنے والے دو لاکھ صحابہ و صحابیات کو اور آج تک اربوں مسلمانوں کو ہرگز مومن مسلمان نہ جانتا ان کو دروزخی کہتے اور جانتے ہیں۔

(۲) اپنے لئے کلمہ ایمان آپ کے داماد حضرت علیؑ کے نام سے بنایا۔ یہی پڑھتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ صرف خود کو مومن پاک جنتی مانتے ہیں۔ سوچنے ختم نبوت کے منکر نبوت سے افضل نئی امامت کے قائل کیا حوض کوثر سے نہیں دھتکارے جائیں گے؟ شیعہ ذاکرو مولوی نہیں۔ ہر فاضل، جج، افسر، تعلیم یافتہ اور کاروباری حضرات اپنا انجام سوچیں اور اس مجوسی جعلی مذہب سے تائب ہو کر وہی کلمہ پڑھیں جو خدا نے اتارا نبی پاک نے 2 لاکھ مومنوں کو پڑھایا اور اہل بیت کا کلمہ بھی یہی تھا۔

(۳) کلمہ کے بعد دوسرا نمبر نماز کا ہے۔ خدا نے پانچ نمازیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اپنے اپنے وقتوں میں مومنین پر فرض کی ہیں (پارہ 5 رکوع 12) آج شیعہ اکثر تو پڑھتے نہیں اگر پڑھیں تو تین وقتوں میں ٹرخاتے ہیں۔ کیا یہ دین میں بدترین بدعت نہیں؟

(۴) قرآن میں سینکڑوں آیات میں نماز کے بعد رکوعہ -- وَأَقْبِلُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ -- کا حکم آیا ہے۔

شیعہ نے اس کے برعکس خمس اور مجالس عزاء پر کروڑوں روپے خرچ کرنا تو اپنا مذہب بنالیا۔ مگر چند غلہ جات کے علاوہ نقدی پر زور دیا تاہم۔ چاندی سونے کے قدیم سکوں پر لفظا تو زکوٰۃ کے قائل ہیں۔ مگر عملاً بالکل تارک ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ یہ کافری نوٹ اس اصل کرنسی کی جگہ آگئے ہیں۔ ان کا نذوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

41 کیا اس سے بھی بڑا خدا سے فراؤ دین میں تبدیلی بدعت کی ایجاد و احداث ہو سکتا ہے کہ 50-100 کے نوٹ کی اتنی قیمت تو ہرگز بھگتا ہونے پر آدمی قتل ہو جائے۔ مگر بینک میں جمع کروڑوں اربوں کے اثاثہ پر شیعہ زکوٰۃ اس لئے اپنے اوپر فرض نہ جانیں کہ یہ روکا نغذ ہیں۔ ان پر زکوٰۃ لازم نہیں۔

(۵) روزہ اسلام کا چوتھا بزار کن ہے۔ خدا فرماتا ہے ”(صبح سحری سے) رات آنے تک روزہ پورا کرو (پارہ 2 رکوع 7) شیعہ عزادار روزہ بہت کم رکھتے ہیں۔ کچھ رکھیں بھی تو یہودیوں کی طرح اپنے الگ اوقات اخبارات میں چھپواتے ہیں۔ کہ 15 منٹ پہلے بند کریں گے۔ اور 15 منٹ بعد اندھیرے میں ستارے چمکنے پر افطار کریں گے۔ کیا یہ احداث فی الدین اور بدعت نہیں؟ حالانکہ حضرت امام جعفر صادق اور حضور ﷺ تو یہ فرماتے ہیں۔

(۱) اذا غاب القرص الطر الصائم و دخل وقت الصلوة

(ترجمہ) جب سورج ڈوب جائے تو روزہ روزہ دار کو مل دے نماز کا وقت بھی ہو گیا۔

(۲) روزہ دار پر کھانا کب حرام ہے اور صلاۃ فجر پڑھنا جائز ہے؟ تو امام نے فرمایا: جب فجر سفید کپڑے کی طرح ہو جائے تو روزہ دار پر کھانا حرام ہے۔ اور نماز فجر جائز ہے۔ (من لا یحضرہ الفقیہ جلد 2 صفحہ 81 باب وقت افطار و نماز) قبلی کپڑے جیسی سفیدی سے مراد فجر ہونے کا یقین ہے۔ کہ اس سے پہلے روزہ بند کر دے۔ ورنہ روزہ نہ ہوگا۔

(۶) پانچواں بزار کن اسلام میں حج ہے۔ مگر شیعہ کم جاتے ہیں۔ اس سے بڑا ثواب عزاداری، ماتم، زواری اور متہ کو ماننے ہیں۔ حج پر بدنی مشقت کے علاوہ آج (2008ء میں) دو لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ہر مسلمان یہ بڑی مشقت حج کر کے بارشاد نبوی جنتی بن کر آتا ہے۔ مگر شیعہ عقیدہ میں متعالی جوڑا ہزاروں حاجیوں سے افضل ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ خدا نے فرمایا ”اے محمد ایک درہم جو متہ میں لگے وہ (اس) ہزار درہم سے افضل ہے۔ جو بغیر متہ کے کام (حج و زکوٰۃ) میں لگے“

(شیعہ تفسیر تفسیر الصحاح جلد 2 صفحہ 496 طبع ایران)

کیا اس سے بڑی بدعت اور دین میں غی ایجاد ہوگی کہ امامی بن کر پورے 5 ارکان اسلام ہی بدل ڈالے اور ”الناچور کو تو ال ڈانٹے“ سنت نبوی کے پابند سنی مسلمانوں کو اور ان کے اکابر کو رات دن بُرا کہتے ہیں۔ اور اپنے اماموں کی تبلیغ سے نہ 10/10 مومن مسلمان بتا سکتے ہیں نہ ان کے کسی اسلامی رکن کی پوری اتباع کر سکتے ہیں۔ دیدہ باید

اعتراض: 44- تا 47- بعض صحابہ رسول پاک کے بعد دین اسلام سے پھر گئے۔ پھر کتاب البدع والنہی عنہما تالیف امام محمد بن وضاح القرطبی اندلسی التونی 286 مطبوعہ انجمن تعلیم القرآن فتح پیر صوابی مردان، مرویات الصحابہ رضی اللہ عنہم فی الخوض والکثر جامع ترمذی البیان الاظہر طبع داد کینٹ کے حوالے دیئے ہیں۔

الجواب: یہ روایت وہی خوش والی ہے۔ اس میں ان کا گناہ مرتد ہونا بتایا اُس میں ان کی سزا بتائی ہے۔ جواب وہی ہے کہ صحابہ

دشمن کے جذبہ سے شیعہ مسلمانوں کو طعنہ دینا اور بار بار لٹا زنا درست نہیں۔ کیونکہ جب یہ مرتد صحابی کی تعریف میں نہیں آتے نہ ان کو کوئی قاطعی تعظیم ملتا ہے نہ ان کے نام صراحت سے ملتے ہیں نہ ان کے لئے شیعہ بھی مجلس عزائم قائم کرتے اور اپنا غم جگر مانتے ہیں۔ بلکہ خوش ہیں کہ اچھا ہوا محمد کے سب صحابی مرتد ہو گئے۔ جیسے ان کی 3 کے سوا ارتد اوصحابہ والی روایات بار بار بتائی جا چکی ہیں۔ اور جیسے سب سے بڑی ان کی معتبر کتاب اصول کافی جلد 2 باب ثلثہ عدد المؤمنین میں ہے کہ تمین کے سوا تمام صحابہ کرام (حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر کے) مرتد ہو گئے۔ (معاذ اللہ) جیسے کچھ لوگوں کے ارتد اسے اس وقت کے مجوس و یہود خوش ہوئے تھے۔ اور جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول نے بحکم خدا و رسول ان کو قتل کی سزا دی تھی۔ تو وہ یہودی مجوسی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اس کے لشکر اسلام سے ناراض ہو گئے تھے۔ اسی طرح شیعہ چند لوگوں کے ارتد اسے نہیں بلکہ 3 افراد کے سوا سب کے مرتد ہونے کا عقیدہ خود بنا کر آج بھی یہود و مجوس کی طرح خوش ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اس لئے ناراض ہیں کہ اس نے ان مرتدوں کو قتل کر کے اسلام کو بچا کیوں لیا۔ ان کو کچھ نہ کہتا۔ تو یہ محمد کے دین اور تمام عرب مسلمانوں کا منایا کر دیتے اور شیعہ فقید و امامت ایجاد کئے بغیر ہی یہ مقصد پورا ہو جاتا۔ اور وہ خوشی سے بظلمتیں بجاتے۔ اور خضریہ جلوس نکالتے جیسے پھر عراقی ایرانی ندادوں نے محمد پاک کی آل و اولاد کو خود ہلا کر اور اپنی سیاسی ضرورت جان کر کر بایا میں ذبح کر دیا تو اہل بیت کرام علیہم السلام کی بددعا کیں لے کر خضریہ جلوس نکاتے ہیں۔ کہ ہم اور ہمارا تہما، ماتم اور مسلم دشمنی والا لہر فقید اسلام زندہ ہو گیا مگر حضور ﷺ کے امام و خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تو یہ کام کرنا ہی تھا۔ خدا اس کی پہلے بشارت دے چکا تھا۔

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرُودُ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُنَافِقِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَتَّخِلُونَ لَهُمْ وَلُؤْمَةً لَا يُهْمُ ذَٰلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ يُونُسَ مِنْ نُشَاءٍ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۲﴾“

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم میں سے کچھ لوگ اگر دین سے پھر گئے۔ تو جلدی خدا ایک قوم ان سے جہاد کرنے بھیج دے گا وہ خدا کے پیارے ہوں گے اور خود بھی خدا سے محبت کرتے ہوں گے۔ مومنوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہوں گے۔ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے گا اور اللہ تعالیٰ تو بہت بڑے وسیع علم والے ہیں۔

مفسرین اہلسنت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اس کے لشکر اسلام کو اس کا مصداق بتاتے ہیں۔ تفسیر خازن، تفسیر قرطبی، فتح القدیر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر جلالین وغیرہ میں لکھا ہے۔

تفسیر نواب القرآن از علامہ محمد بن حسین قسیمی خاں پوری بر حاشیہ تفسیر طبری جلد 4 پارہ 6 صفحہ 163 میں ہے۔
تفسیر کشاف میں ہے کہ 11 قبیلے مرتد ہو گئے تھے۔ تو ان سب سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمانوں کا لشکر لے کر جنگ کی۔

اور خود تفسیر طبری میں اسی جگہ پارہ 6 آیت مَنْ يُزِدْ مُنْكَم مِّنْ ذُنُوبٍ نَّسُوفَ يُأْتِيهِ اللَّهُ بَقُومٍ يُجَاهِدُهُمْ وَيُجَبِّدُهُمْ
مصدق 7 بزرگوں کے حوالہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور آپؐ کے لشکر کو بتایا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ
جہادین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور آپؐ کے ساتھی ہیں۔ (صفحہ 182)

تفسیر کبیر امام رازیؒ جلد 12 صفحہ 19 پارہ 6 طبع مصر میں ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت حسن، حضرت قتادہ، حضرت
سناک اور ابن جریجؒ فرماتے ہیں۔ ہم ابو بکر الصدیقؓ واصحابہ لالہم اللہین قاتلوا اهل الردۃ کردہ حضرت
ابو بکر صدیقؓ اور آپؐ کے ساتھی ہیں۔ وہی مرتدوں سے لڑے ہیں۔
یہ شیعہ مفسرین بھی یہی کہتے ہیں۔

(۱) تاریخ میں ذکر ہے کہ 13 قبیلے مرتد ہوئے تین تو حضور ﷺ کے آخر عہد میں اور اسود (مدنی نبوت) کا قتل اسی رات ہوا
جس کی صبح آپؐ نے وصال فرمایا۔ (تفسیر مجمع الفوائد جلد 3 صفحہ 248)

(۲) علامہ کاشانی لکھتے ہیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد سلسلہ نے طاقت پکڑ لی۔ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ جب خلافت پر
بیٹھے تو حضرت خالد بن ولیدؓ کو اس کی طرف بھیجا اور اس کو لشکر اسلام نے ختم کر دیا۔

(۳) حضرت عمرؓ کے زمانے میں جبہ بن اسیم اور اس کی غسانی قوم عیسائی ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے ان مرتدوں سے جہاد کیا۔

(۴) مفسرین نے نقل کیا ہے کہ مرتدوں کے ساتھ جہاد والی آیت حضرت ابو بکر صدیقؓ اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل
ہوئی جنہوں نے مرتدین سے جنگ کی۔ (تفسیر کاشانی جلد 3 صفحہ 248)

جو شیعہ مفسرین حضرت علیؓ کے دور خلافت میں قصاص کی خانہ جنگیوں پر یہ آیت نفل کرتے ہیں وہ بدلیہ غلط ہے۔

کیونکہ (۱) حضرت علیؓ نے ان کو مرتد نہیں کہا۔ نہج البلاغہ کے محشی مراسلہ میں اپنے جیسے مومن بھائی کہا۔

(۲) ان کو اپنے وہ بھائی بتایا جن میں کچھ گئی آگئی تو ہم درست کر رہے ہیں۔

(۳) پھر ان سے کافروں مرتدوں والا سلوک نہیں کیا۔ ان کو غلام اور باندیاں نہیں بنایا۔

(۴) کسی بھی مسلمان مفسر نے اس آیت ارتداد کا مصداق حمل و صفین کے حادثات کو نہیں بتایا۔

(۵) ارتداد تو حضورؐ کے رخصت ہوتے ہی پیش آئے۔ اور خدا سزا دینے والی قوم 36/37 میں لائے یہ تفساد کیوں؟

لہذا آیت ارتداد سے شیعہ کا خوش ہونا اور حدیثیں مزے لے لے کر بیان کرنا درست نہیں یہ حرکت تو خود ان شیعہ کے کافروں مرتد
اور دین اسلام کے دشمن اور انقلاب محمدیؐ کے خلاف ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ فالہم

ہاں کچھ لوگ 31/2% مثلاً منافق کلمے مرتد ہو گئے۔ یا دور دراز کے کلمہ گو مسلمان جو حجۃ الوداع کے بعد یا ایک/دو سال پہلے
فتح مکہ کے انقلاب کے بعد حضور ﷺ کو دیکھے بغیر مسلمان ہوئے تھے۔ تربیت نہ ہو سکی تھی۔ حادثہ وفات سے سنبھل نہ سکے۔

جہول نبوت کے دعویداروں نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور مردوں کے زمرہ میں آ گئے۔ تو ان لوگوں کو ہرگز صحابی نہیں کہا جائے گا۔ نہ ان پر صحابہ کی تعریف صادق آتی ہے۔ یہ دشمنان صحابہ کا برابر و پیگنڈہ ہے کہ صحابہ مرتد ہو گئے۔ آخر حوض کوثر سے دھکار کے وقت یا فرشتوں کے ان کے مرتد ہونے کی خبر دیتے وقت ان کے نام کے مسلم قوم ہونے کے سوا کسی اچھے کام اور عمدہ فعل کی تو خبر نہ دی گئی۔ نہ حضور ﷺ نے تعریف و مدح فرمائی۔ ان کا ظاہری دین سے پھر جانا ہی ان کی مذمت اور قابل سزا ہونے کے لئے کافی تھا۔ تو حضور ﷺ کا فرشتوں سے اتفاق کر لینا ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ وہ کوئی بڑے دیندار اور مشہور صحابی نہ تھے۔ کہ حضور ﷺ نے ان کے ارتداد پر غم کھایا ہو۔ یا سفارش کی ہو۔ تو یہ شیعہ اور خارجیوں کی اپنی دشمنی کا ابال ہے کہ وہ اس آیت وحدیث کو خلفاء راشدینؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر فٹ کرنے کی سوچتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

نکلی صفی البیان الا ازحر صفحہ 320 میں ہے۔

(۱) "یہ لوگ رسول کے زمانے میں مومن تھے۔ لیکن اصطلاحاً صحابی نہ تھے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا۔

(۲) یہ سلسلہ حقیقت ہے۔..... کچھ تو میں مرتد ہو گئی تھیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی۔ چنانچہ آیت

قُلِ الْمُرْتَدِّينَ كُفَرُاۤیۡنَ ۚ اُولٰٓئِکَ مَصَدَّقُ حٰزِرَتِ الْوَبُکَرِ صَدِیْقِؓ اُو ر بَاتِی صَحَابِہٖ اِن کَے تَالِیج تھے۔ رَضِیْعُ (طہا) حنم"

اعتراض: 48۔ بعض صحابہ جاہد حق سے ہٹ کر ظلم و فسق کی حد تک پہنچ گئے۔ (شرح مقام جلد 2 از تفتازانی)

الجواب: اس طعن کا جواب پورا نکلی صفحہ 306 پڑھ لینے سے مل جاتا ہے۔

طعن کی عبارت یہ ہے "کہ جو کچھ ثقہ لوگوں کی زبانوں سے منقول ہے وہ بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ کچھ لوگ حق کے راستے سے ہٹ گئے اور ظلم۔ گمناہ کی حد تک پہنچ گئے تھے"..... الخ

جب بظاہر کا لفظ عبارت میں موجود ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شکل و صورت میں تو یہ راستہ علیحدگی اور ظلم و گمناہ کی تصویر نظر آتی تھی۔ مگر حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ ہر ایک اجتہادی اختلاف میں اپنا کام درست سمجھ کر کر رہا تھا۔ دوسرا گروہ مقابل کو غلط جان کر اپنا

کام جائز سمجھ کر کر رہا تھا۔ اب ایک ہے اللہ کے ہاں فیصلہ تو اس کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ قرآن شریف میں

(۱) اِلَّا اٰیۡتَآءَ رِضْوَانِ اللّٰہِ "اللہ کی رضا چاہنے کے لئے" (سورۃ حدید)

(۲) یَنْتَقِبُوْنَ فَاٰیۡتَآءَ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا "وہ ہر کام میں اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں" (سورۃ فتح رکوع 4)

(۳) وَمَا تَنْقِبُوْنَ اِلَّا اٰیۡتَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ "اور تم مال خرچ نہیں کرتے مگر اللہ کی ذات کی رضا کے لئے" (سورۃ بقرہ، پارہ 3 رکوع 5)

(۴) مَنْ یُّبْخِرْ نَفْسَہٗ اٰیۡتَآءَ مَرْضَآتِ اللّٰہِ "کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان بچا دیتے ہیں (پارہ 2، رکوع 9)

ایسے مجاہدوں کے متعلق فرمایا

(۵) یَقَاتِلُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَيَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَغَدَاۤءُ عَلَیْہِمْ حَقًّا فِی التَّوْرٰتِ وَاِلَّا فِیْجِیۡلِ وَ الْقُرْآنِ

”وہ اللہ کی راہ میں جنگ لاتے ہیں۔ پھر قتل بھی کرتے ہیں اور شہید بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے

(جنت دینے کا) سچا وعدہ تو رات انجیل اور قرآن مجید میں بھی ہے“ (سورۃ توبہ، پارہ 11 رکوع 3)

صحابہ کرامؓ نیک نیتی کے متعلق جب یہ آیات عام ہیں خاص گروہ سے وابستہ نہیں ہیں۔ تو جیسے شیعہ ان آیات کو حضرت علیؓ اور غیر جانبدار حضرت عمارؓ اور دیگر لشکری صحابہ کرامؓ کو اس کا مصداق مانتے ہیں تو ہم بھی دونوں طرف کے صحابہ کرامؓ کو نیک نیتی کا کریڈٹ دیتے اور حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہم جیسوں کو جنت کا خدائی نکت فراہم کرتے ہیں۔ تفریق کی وجہ کیا ہے؟ کیا جنت کا نکت صرف اس گروہ کو ملے گا جس میں قاتلان عثمان شامل اور وہی حملہ آور ہیں ان کو حضور ﷺ نے منافق فرمایا ہے۔ نلک اذا قسمة ضیضیٰ یہ تو خالانہ تقسیم ہوئی۔

ذرا اس طرح بھی سوچئے کہ قرآن میں ہے حضرت موسیٰؑ سے ظلی سے قبطی قتل ہو گیا تو آپ نے اسے شیطانی کام کہا۔ پھر خدا سے معافی مانگی۔ ”اے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اسے بخش دیا۔ بے شک اللہ بہت غفور رحیم ہیں“ (پارہ 20 رکوع 5) پھر خدا کا شکر یہ یوں ادا کیا ”اے رب تو نے مجھے بخش دینے کا انعام فرمایا تو پھر کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا“ مجرم سے مراد وہ آپ کا قوی شیعہ ہے جو ہر کسی سے لڑتا مار کھاتا۔ حضرت موسیٰؑ سے اپنے کو چڑواہ تھا۔ حتیٰ کہ مخالف قوم کا آدمی مراد یا تھا۔ پھر دوسرے دن اس موسوی شیعہ نے آپ کا قاتل ہونا بتایا تھا۔ تو آپ کو ڈر کر مدین کی طرف جانا پڑا تھا۔ (القرآن ایضاً)

تو کیا اب شیعہ مفتی بظاہر حضرت موسیٰؑ کے قاتل ہونے پر کوئی فتویٰ لگا دیں گے؟ اگر نہیں تو ہم بھی بظاہر کے لفظ سے ان صحابہ کرامؓ کو منحرف عن الحق ناسق اور ظالم نہیں کہہ سکتے۔ حضرت موسیٰؑ کو قاتل بتانے والے شیعہ کو اپنا مذہب مبارک ہو۔ اسی نیکی صفحہ پر علامہ نقض زانی لکھتے ہیں۔

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دین میں اصلاح اور اپنی ذات درست کرنے کے لئے ارادہ کے سوا

کچھ گناہ نہیں کیا۔ تو آج اپنی زبانیں ان پر (مطالعن میں) کھول دینا صرف دین نقل کرنے والوں اور اس

کے لئے اپنی جانیں دیئے والوں اور دین کی نصرت میں مال خرچ کرنے والوں اور خیر البشر حضور ﷺ کی

صحابت اور محبت رکھنے والوں کی تو حسین اور دشمنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (شرح مقاصد صفحہ 306)

خصوصاً جب خدا نے ارادہ یہ گناہ کرنے کی ان سے نفی کر دی۔ سورت حجرات میں اللہ فرماتے ہیں۔

(۱) اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر، گناہ اور فحشاء کی نفرت ڈال دی۔ یہی لوگ تو ہدایت پر ہیں۔ یہ اللہ کا ان پر فضل اور نعمت ہے۔ وہ ہر ایک کو خوب جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔ (پارہ 26 رکوع 13)

(۲) اگر مومنین کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ پھر اگر ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو چڑھائی کرنے والے

سے لڑو۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کے قانون کی طرف واپس آجائے۔ اگر والہاں آجائے تو دونوں میں صلح کرادو۔ اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (پارہ 26 رکوع 13)

ہم اہل سنت مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ کہ عہد مرتضوی کی خانہ جنگیوں میں صلح کے قائل ہیں۔ فریقین کو نیت کے لحاظ سے برحق، دونوں کے مقتولین کو شہداء اور دونوں کے قاتلین کو ایک یادو۔ گنا ثواب کا حقدار جانتے ہیں۔ دونوں کی لڑائی ایک دوسرے کو باغی جان کر ہوئی۔ حکومت نے سمجھا کہ یہ مسئلہ تعصاں خود اپنے ہاتھوں میں لے کر ہمارا نظم و نسق خراب کرتے ہیں تو ان کو طاقت سے روکا جائے۔ تو اپنے اجتہاد پر عمل کر کے لڑائی کی۔ مظلوم حضرت عثمان کے طرفدار طالبین تعصاں نے سمجھا کہ قاتل بلوائی حکومت پر قابض ہو چکے ہیں۔ حضرت علیؓ مجبور ہو کر یہ کہہ رہے ہیں "کہ میں ان سے کیسے بدلہ لوں" ہم بے ملکہوں کا ولائنا لکمکم (طبری وغیرہ) یہ ہمارے مالک ہو گئے ہیں ہمارے قبضہ ملکیت میں نہیں رہے۔ لہذا وہ حضرت علیؓ کے حامی ہو کر حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے صرف قاتلین عثمان سے جنگ لڑتے ہیں۔ جو دونوں جنگوں میں طالبین پر ہی چڑھائی کر کے حملہ میں جاہل کرتے ہیں۔ تو ایسے ذلیل باغیوں سے جنگ لڑنا حکم قرآنی ہے۔ پس ہوا جو کچھ ہوا دونوں نے حکم قرآن پر عمل کیا اپنے عمل میں مجبور و معذور تھے۔ مذہب اہل سنت میں کسی کو برا کہنا جائز نہیں۔ اچھی تعبیر سے ہر ایک کی تعبیر کی جائے۔

وبکف عن ذکر الصحابة الا بخیر بجز بھلائی صحابہ کا ذکر نہ کریں۔ یہ اصولی اہلسنت ہے۔

اعتراض : 49۔ بیعت رضوان میں منافقین صحابہ بھی شریک تھے۔ (نفوذ باللہ) قاسم العلوم صفحہ 21

الجواب : یہ مجمل بیان ہے۔ رافضی دشمن اصحاب رسولؐ اسے غلط جاسہ پہناتا ہے۔ یہاں تمام تفسیروں اور سیرت نگاروں کا اتفاق ہے کہ سب قطعی جنتی اور روزخ کی آگ سے آزاد ہیں۔ صرف دو منافقوں کا نام لے کر استثناء کیا گیا ہے۔ ایک جد بن قیس جو لال لوہی پہنے درخت کے نیچے۔ صحابہ میں نہیں۔ دعوپ میں الگ بیٹھا تھا۔ بیعت نہ کی تھی۔ دوسرا معتب بن قیس مشہور منافق تھا اس لئے اس نے بھی بیعت نہ کی تھی۔ حضرت نانوتویؒ کی مراد یہی دو شخص ہیں کہ قافلہ حدیبیہ میں شریک ہونے کے باوجود فراق کی وجہ سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا جیسے آج بھی صحابہ کرام کے دشمن منافق اور جنہمی بنے ہوئے ہیں۔ مسلمان کہلانے اور پھر نیا کلمہ ایمان پالنے کے باوجود ان کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

شیعہ تفسیروں سے مجمع البیان طبری جلد 5 صفحہ 128 میں ہے۔ (اصحاب حدیبیہ کی تعریف و غلبہ میں خدا فرماتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رُسُولُ اللَّهِ قَدْ آخَرْنَا عَظِيمًا)

"یہ مثال اللہ نے حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کی شان میں دی ہے۔ کہ کھیت تو محمدؐ ہیں۔ اور پودے آپ کے صحابہ اور مومنین ہیں وہ پہلے کزور اور تھوڑے تھے۔ جیسے فصل پہلے چھوٹی ہوتی ہے۔ پھر وہ مضبوطی ہو کر ایک دوسرے سے مل جاتی ہے۔ تو اسی طرح مومنین نے ایک دوسرے کو قوی کیا کہ وہ مضبوط ہو گئے۔ اور

اپنی طاعت پر کھڑے ہو گئے یَغِیْظُ بِهِمُ الْكُفَّارُ تا کہ خدا ان کی کثرت اور طاعت سے کافروں کو جلانے کہ وہ خدا اور رسول کی اطاعت، کثرت اور باہمی امداد سے کافروں کو فصد دلاتے ہیں۔ پھر خدا نے ان ایمان و اعمال صالحہ والوں سے مغفرت۔۔ پہلے گناہ چھپا دیئے۔۔ اور ہمیشہ کے لئے بڑے ثواب کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اہل سنت کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

”بخشش کے ایمان پر مرتب ہونے کا بیان ہے کیونکہ ہر مومن بخشا جاتا ہے۔ (پارہ 26 صفحہ 109)

تفسیر طبری جلد 9 صفحہ 73 طبع مصر میں ہے

”کہ اپنے کمیت فضل کا حسن کہناں کو بہت پسند آتا ہے۔ (اسی طرح حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کو پسند کرتے ہیں) تا کہ ان مومنین کے ذریعے خدا کا کافروں کو جلانے کہ یہ بہت ہو گئے ہیں ان کی یہ مثال انجیل میں ہے“

س۔۔ ش کی ان متفقہ تفسیروں سے معلوم ہوا کہ حدیبیہ والے 1400 / 1500 تمام صحابہ کرامؓ مومنین کا طہین اور بخشے ہوئے ہیں۔ ان کی بُرائی بتانا حرام ہے۔

اعتراض: 50۔ حضرت براء بن عازب نے کہا ہم نے بعد از رسول بہت سی برائیاں کیں۔ (بخاری)

الجواب: یہ ترجمہ جھوٹا بہتان ہے ”ما احدثنا بعدہ“ کا خط کشیدہ جملہ ترجمہ نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

”کہ تجھے معلوم نہیں ہم نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں کیں۔“ یہ حدیث پہلے بھی گزری چکی ہے۔ اب بھی ایک قصہ آپ کو بہارک دیتا ہے کہ آپ خوش قسمت ہیں درخت کے نیچے (بیعت علی الموت) پیغمبر کے ہاتھ پر کی تھی ”تو یہ بطور کسر نفسی فرما رہے ہیں کہ موت و شہادت آپ کے بعد ہم نے پائی نہیں۔ (کیونکہ بدلہ عثمان پر شہادتیں تو قاتلان عثمان سے لڑ کر جملہ مومنین میں آئی تھیں البتہ کثرت فتوحات کی وجہ سے نئے و طائف اور دولت کے انعام اکرام نئی چیزیں پائی ہیں۔ ڈرتے ہیں کہ ہمارا کیا ہوگا۔ بجا خوف میں ایمان اور کمال تقویٰ ہوتا ہے۔ جو ہر کسی کو نہیں ملتا۔ صرف اللہ والے اس خوف خدا سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

حکایات صحابہ سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

- (۱) حضور ﷺ ابراہیمؑ کی دیکھتے تو خوف سے گھبراتے چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا پھر خیر کا سوال اور شر سے پناہ مانگتے۔ (صفحہ 24)
- (۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب اندھیری آتی تو ہم حضورؐ کے زمانہ میں قیامت آنے کے خوف کی وجہ سے مسجد میں پناہ مانگتے۔
- (۳) حضرت ابوبکرؓ خوف خدا سے فرماتے کاش گھاس کا تنکا ہوتا کہ جانور کھا جاتا یا مومن کے بدن کا بال ہوتا۔ (صفحہ 27)
- (۴) حضرت عمرؓ فرماتے کاش میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش ماں نے جناہ ہوتا۔ (صفحہ 27)
- (۵) حضرت ابن عباسؓ خوف خدا سے اس قدر روئے کہ آنسو بہنے سے چہرہ پر دو نالیاں بن گئیں تھیں۔ (صفحہ 30)
- (۶) حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ کے ایسے خدا خوفی کے واقعات ان کی سوانح میں مذکور ہیں۔

تحقیقی دستاویز کا

آٹھواں باب

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مواد (سنہ 951-1172)

امیر المومنین خالہ السلیمین کا تب دینی رب العالمین بردار بنی قسطنطین فاتح عرب و عجم بانی بحریہ دنیوی 20 سال ممدوح قوم و مقبول عام گورنر اور 20 سال محبوب اہل ایمان کا مکرم و امان فاتح زمین و زمان 64 لاکھ مربع میل مملکت ایمانیہ کے مشفقہ ظیفہ اسلام حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان کے متعلق مثبت و منفی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ جیسے آپ سے بہت افضل آپ کے پیش رو خلیفہ السلیمین داماد سید المرسلین محبوب رب العالمین امام المسلمین امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کے متعلق مثبت و منفی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ دونوں تاریخ اسلام کی شہرہ آفاق شخصیت ہیں دونوں کے دوست و دشمن دنیا بھر میں پائے جاتے ہیں۔ ہر دوست ان کے اسلامی کارناموں پر فخر کرتا کامیابی کے گمن گاتا، عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کرتا اور اپنے نور ایمان کو جلا بخشتا ہے۔ دونوں کا دشمن خارجی و داخلی ان کے ذکر خیر سے جلتا فرامین نبویہ سے منہ موڑتا فتوحات کو دبا تا کارناموں کو چھپاتا دشمنی ظاہر کرتا اور بدگوئی سے اپنا منہ کالا کرتا رہتا ہے۔

لیکن ہر دور میں 95% مومن مسلمان قرآن و سنت کے ترجمان خدا و رسول کے تابع فرمان نیک اہل اسلام و ایمان حضور ﷺ کے محبوب دونوں رشتہ داروں قومی بھائیوں، تعلیمات نبوت کے وارثوں پیغام رسالت کے مبلغوں اور خزانہ اسلام کے مالکوں، دولت ایمان کو دنیا بھر میں بانٹنے والے ان دونوں سپہ سالاروں اور آپ کے جانشینوں کو اپنے محبوب و دادوں کی طرح، ایمان کے مینار روشن اور اسلام کے دو طاقتور بازو دی جانے ہیں۔ اسلامی غیر اسلامی دنیا کا دشمن و چارواک ہے کہ جو قوم اپنے قائد و پیشوا کو مانتی ہے۔ تقریر کے علاوہ تحریر تالیف میں بھی اسے خراج عقیدت پیش کرنا، خطا غن کا ازالہ کرنی، نیکی کے کاموں کو نبھانی، مشن کو زندہ رکھتی اور فکر کو جلا بخشتی آ رہی ہے۔ وہی وفادار کامیاب قوم کہلاتی ہے۔ یہی تقرب و علائقہ ہے۔ یہی تعلق ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اسلام کے ناقصین چار یا زائد شاخیں محدثین کو انبیاء علیہم السلام کے بعد نبی منتخب اللہ سے اعلیٰ رتبہ دیا۔ اور ان کی منقبت و فضائل میں بیگانوں، شائد و تالیفات کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اور ان پر غیر مسلموں کے تہمتی ہراس غرضات کا ہمیشہ قلع قمع کیا ہے۔

بارہ خلفاء اسلام

ان اپنے 4 محبوبوں کے بعد خلیفہ اسلام بادشاہ خاص و عام حضرت امیر معاویہ علیہ الرضوان کو بھی مسلمانوں نے بھلایا نہیں ان کو اور بعد کے بنو امیہ کے نیک و فاتح خلفاء اسلام جو ان بارہ خلفاء اسلام کی لسٹ میں آجاتے ہیں۔ جن کے عہد میں غلبہ اسلام کی بشارت آپ نے یوں سنائی ہے

"لا يزال الاسلام عزيزا منيعا الى اثني عشر خليفة كلهم من قريش"
(مسلم جلد 2 صفحہ 119 کتاب الامارۃ بخاری، ابوداؤد جلد 2)

(ترجمہ) اسلام ہمیشہ غالب اور (دشمنوں سے) محفوظ 12 خلفاء اسلام کے زمانہ تک رہے گا۔ وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

بعض احادیث میں آیا ہے امر خلافت ہمیشہ قریش میں ہوگا۔ یہاں تک کہ 12 خلفاء گزریں گے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ دین قیامت آنے تک (دلائل کے لحاظ سے) قائم رہے گا۔ یا جب تک 12 خلفاء تم پر حاکم رہیں گے۔ جو سب قریش سے ہوں گے۔ (تو سیاسی طور پر طاقتور غلبہ ہوگا)

شارح مسلم علامہ نووی (مسلم مع شرح نووی جلد 2 صفحہ 119) اس کی شرح میں فرماتے ہیں

"ويحصل ان المراد من يعز الاسلام في زمنه ويجتمع المسلمون عليه كما جاء في

سنن ابی داؤد کلیم تجتمع عليه الامه وهذا قد وجد قبل اضطراب امر بني امية
او اختلافهم في زمن يزيد بن الوليد وخرج عليهم بنو العباس ويحصل اوجها اخر والله
اعلم بمراد نبیہ ﷺ"

(ترجمہ) احتمال یہ ہے کہ مراد یہ: دو کہ اسلام اس خلیفہ کے زمانہ میں غالب رہے گا اور مسلمان اس پر متفق ہوں گے۔ جیسے کہ سنن ابی داؤد کی حدیث میں ہے کہ سب پر امت مجتمع رہے گی۔ یہ بات بنی امیہ کے زوال سے پہلے تک رہی۔ جب یزید بن ولید کے عہد میں بنو عباس نے (ابو مسلم خراسانی ایرانی منافق کی سازش سے) اختلاف اور بد امنی پھیلادی تھی احتمال اور بھی ہیں اللہ ہی اپنے نبی ﷺ کی مراد خوب جانتے ہیں۔

شیعہ عقیدہ میں 12 اماموں پر تو یہ حدیث منطبق نہیں ہو سکتی کیونکہ سوائے حضرت علیؑ کے اور حضرت حسنؑ کے کسی کو خلافت و حکومت ملی ہی نہیں اور حدیث میں امارت خلافت اور اقتدار و حکومت شرط ہے۔ ہاں حضرت علیؑ و حضرت حسنؑ کے بعد چھٹے خلیفہ حضرت امیر معاویہؓ پر یہ حدیث اپنی صفت غلبہ و اتفاق امت کے لحاظ سے سب سے زیادہ صادق ہے۔ کہ 64 لاکھ مربع میل موجود دور کے 50 مسلم ممالک پر ان کی متفقہ حکومت بلا شرکت غیرے رہی۔ پھر یزید کو بھی وقت کے عوام و خواص نے اور ملا علی

دہریہ وغیرہ نے ساتواں ظیفہ کہا ہے۔ مگر ہم حادثہ کربلا و حرہ کی وجہ سے جمہور امت کے ساتھ ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ظیفہ عادل کو 10 سال امیر المومنین مانتے ہیں۔ اور صرف شام میں مردان کی جزدی حکومت حضرت عبداللہ کے ماتحت مانتے ہیں اپنا آپ کی بیت اللہ میں مظلومانہ شہادت کے بعد جب عبدالملک بن مروان تمام عالم اسلام پر چھا گئے اور امت مسلمہ ان پر ان کے بیٹوں ولید۔ سلیمان۔ بھانجے حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ پھر پوتے یزید بن ولید پر متفق رہی تو ان چار کو بھی بارود کور غالب ظننا، اسلام میں شمار کرتے ہیں۔ کہ فی الجملہ کردار پر بحث کے باوجود مجموعہ غلبہ اسلام اور غیر مسلموں سے مسلمانوں کی حفاظت کی صادق خبر نبوی ثابت رہی۔ آج اس موعودہ اموی اقتدار اور خلفاء اسلام کی پالیسی ہم نے چھوڑ دی اعداء صحابہ فارسی کے بخوی لوگوں کے کہنے پر ان کی کردار کشی اپنا عقیدہ بنالیا۔ تو بنو عباس اپنی تمام تر شان و شوکت اور اقتدار و حکومت کے باوجود کوئی ملک یا ملاقہ فتح نہ کر سکے اور اب چودھویں پندرہویں صدی میں تو ہم کفار سے مار کھا رہے ہیں۔ اپنے ملک دعاتے خبیث افواج اور امریکی انگریزوں کے حوالے کر چکے ہیں۔ ان کے پونڈ زار و زرہم کو بہت پیار ہے ہیں۔ جہاد حرام بتاتے ہیں۔

پہلے کہ سب دنیا کی فاتح صرف یہ سنی قوم اتنی بھولی بھالی نہ بنتی اور جدی پشتی برٹش لاء کے غلام ہمارے حکمران یہ غلامی چھوڑ کر ظننا وراشدین کا نظام قرآن و سنت اور اموی سیاست کے ماتحت چلا تے تو انگریزوں کو اپنے ممالک سے نکال سکتے تھے۔ مگر یہ تو امریکی غلامی اعداء صحابہ سے دوستی اور ان کی پالیسی برگز نہیں چھوڑ سکتے۔ اپنی فوج کو اپنے مسلمانوں سے لڑا مراء ہے ہیں۔ کہ یہ حکومت اسلام کا نام لیتے کیوں ہیں یہ دہشت گردی ہے۔ ڈیڑھ صدی پہلے موجودہ دور کی طرح انگریزی اقتدار و انقلاب آنے پر اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا تھا

دقیقوں نے رہت لکھوائی جا جا کر یہ تھانے میں کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ناداری بد بختی اور دشمنی تیرگی کا عالم یہ ہے کہ برائے نام سیاسی مسلمان، اخباری صحافی، تاریخ سے ناواقف تعلیم یافتہ نوجوان تو ان میں اسلام سے جاہلی مولوی، رخص کے پرو پیگنڈہ سے عوام کا لانا نام کو خوش رکھنے کے لئے فاتح اسلام محسن مسلمانان حضرت امیر المومنینؓ، حادیہ کو خراج تحسین کیا پیش کریں ذکر خیر سے ہی شرماتے ہیں۔ رخص کے جموں نے انکار رسوم و خیالات پھیلاتے ان کے جموں نے کردار کشی پر چار کے آگے گم سم اور دم بخود ہیں۔

سایوں کی تاریخ

ملا کہ ہر کسی کو پتہ ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی اور امر قتل عثمان مالک بن ابراہیم اشتر نخعی کی یہ سب سبائی پارٹی اتنی حیرہ دست ہو گئی تھی کہ حضرت علیؓ کو اپنے سے بدلہ عثمان تو ت لینے دیا۔ الٹا آپ کے دربار میں پھر صلح ہو چکنے پر جمل میں حضرت علیؓ کو بھی شہید کر دینے کا پروگرام بنالیا تھا۔ سبھی تو اپنے دو بگڑی جنتی یا حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو حضرت علیؓ نے مجبوراً کہا

و کیف انفس منہم ہم یملکوننا ولا نملکھم (نہج البلاغہ تاریخ طبری) (قرآن سے بھی مسترشید کے ہاں یہ دو کتابیں ہیں)

میں ان قاتلوں سے کہے بدلہ لوں یہ تو ہمارے مالک بن گئے ہیں۔ (قتل کر دینا چاہتے ہیں) ہماری ملکیت اور اختیار میں نہیں ہیں۔ (کہ ان کو ہم پکڑیں بدلہ لیں اپنی منواتے ہیں۔ ہماری ہرگز نہیں مانتے ہیں)۔

پھر ان غالموں کے جل و صفیں میں پہل کر کے حملے سے 80 ہزار مسلمانوں کا قتل عام تاریخ کا ہر طالب پڑھتا ہے پھر ان کا ہی حضرت علیؑ سے اختلاف اور دشمنی سے آپ پر اس جرم میں چڑھائی اور خروج کہ ہمارے عقیدہ امام منصوص من اللہ ان الحکم الا للہ (حکومت و امامت صرف اللہ دیتا ہے عوام نہیں) کو کیوں نہ مانا۔ و پناہ کیوں تسلیم کر لی کہ وہ جسے چاہے رکھے جسے چاہے حکومت سے معزول کر دے تو اپنے ہی شیعہ نام لیوا حیداروں۔۔۔ حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت امیر معاویہؓ کے بدترین دشمنوں نے بھی۔۔۔ خارجی بن کر آپ سے خود تیسری جنگ نہروان لڑی۔ 10 ہزار مسلمان مارے مروائے۔ مگر اللہ نے اس حق و باطل کی جنگ میں فرمان نبوی کے مطابق آپؐ کو فتح عطا فرمائی۔ پھر ایک بد بخت ابن ملجم (جس کا بھائی خالد بن ملجم باقاف تاریخ حضرت عثمانؓ کے 10 قاتلوں میں سے تھا۔ اور بلوایوں کا سرغنہ یہ قاتل علیؑ بھی تھا) آخر تک پکا مومن حیدار بنا رہا۔ قضاہ نامی خارجی عورت پر عاشق ہو گیا۔ اس نے مہر میں حضرت علیؑ کا سر مانگا بد بخت نے مان لیا تو شیعہ نے اسے خارجی بنا دیا۔ اس نے صرف حضرت علیؑ کو ہی۔۔۔ تین دن پہلے حیدار ہونے کی تسبیح کھا کھا کر (جلاء العین) شہید نہیں کر دیا۔۔۔ بلکہ اس دشمن اسلام کے دو مذہبی بھائیوں۔۔۔ برک بن عبد اللہ نے حضرت معاویہؓ پر حملہ کیا نماز میں ران کاٹی مگر وہ بچ گئے۔۔۔ اور عمرو بن بکر نے غلطی سے حضرت عمرو بن العاصؓ کے بجائے حضرت خارجه کو نماز پڑھاتے ہوئے شہید کر دیا تھا۔

(طبری جلد 4 صفحہ 115)

سنی شیعہ تاریخ یہ بھی بتاتی ہے کہ ان خارجیوں کے خوف سے۔۔۔ کہ حضرت علیؑ کی نفس مبارک نکال کر بے حرمتی نہ کریں۔۔۔ حضرت علیؑ کی کتنی ہی قبریں فرضی بنائی گئیں۔ اور ایک دور کی بے نام قبر میں دفنایا گیا۔ اور کئی لوگ نجف اشرف میں بھی حضرت علیؑ کی قبر نہیں مانتے۔ ان حالات میں نواسہ رسول۔ لخت جگر بتول۔ دلہند مرتضیٰ۔ برادر سید الشہداء حضرت امام حسنؑ نے اپنے لشکر کے بھی خلاف اپنے چچا حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ شرائط خاصہ کے تحت صلح کر لی (دیکھئے تاریخ یعقوبی، طبری، تاریخ التواریخ، ابن اثیر جزری، تاریخ ابن خلدون وغیرہ واقعہ صلح و بیعت حسنؑ) سب مسلمان متحد ہو گئے۔ یہ ربیع الاول 41ھ کا سال نام الاجتماع کہلایا۔ گو حضرت معاویہؓ کے دشمنوں اور اتحاد المسلمین سے ہیر رکھنے والے شیعوں نے حضرت امام حسنؑ پر تاحانہ حملہ کیا۔ جیسے باپ کو شہید کیا تھا۔ حضرت حسنؑ نے فرمایا ”عراقیو! تمہارے 3 کام (تاریخ میں) یادگار ہیں میرے باپ کو شہید کیا، مجھے بر چھامدار، میرا سامان لوٹ لیا“ (تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 126) مگر حضرت امیر معاویہؓ کے فوجیوں نے بروقت اطلاع پا کر آپ کو شہید ہونے سے بچالیا۔ اور آپ مدینہ واپس آ گئے۔ اسی دشمنی حسنؑ کی وجہ سے آج بھی شیعہ عزادار اذکار و بھجد گلوکار نہ ان قاتلوں کی مذمت میں کوئی مجلس عزاسناتے ہیں نہ حضرت امام حسنؑ کو اس صلح و اتحاد اور بیعت عامہ پر کوئی خراج

تحسین پیش کرتے ہیں۔ بلکہ جہدِ دشمنی یہ بتاتے ہیں کہ اس نے ہمارے دشمن معاویہ سے صلح کی کیوں۔ ہمارے ناک کیوں کٹوائے ہمارے منہ کیلہ کا لے گئے۔ ہم مومنوں کو ذلیل و خوار کیوں کیا۔ (جلال العیون)

اب صرف ہم مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہنچا ہنچا دکھا دیتے ہیں کہ اس میں ایک انگلی حسن کی بھی ہے۔ یہ شیعہ امام حسنؑ کو شہید کرنے میں ناکام اور فساد پھیلانے میں نفل ہو گئے تو اپنے دشمن معاویہ سے جنگ لڑنے اور فساد پھیلانے کی طرح ذالی چنانچہ تاریخ طبری جلد 4 صفحہ 126، 41ھ کے حالات ہے

فقالوا يا مذل العرب و ليها خوجت الخوارج التي عزلت ابام علي عليه السلام
بشهرزور علي معاوية

(ترجمہ) کچھ لوگوں نے (امام حسنؑ سے) کہا اے عربوں کو ذلیل کرنے والے پھر وہ خارجی جو حضرت علیؑ کے دور میں شیعوں سے الگ ہو گئے تھے۔ انہوں نے شہر زور میں حضرت معاویہؓ پر چڑھائی کر دی۔

پھر اس کی تفصیل طبری کے اس صفحہ پر یہ لکھی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ان 500 خارجیوں کے مقابلہ کے لئے کچھ شامی بھیجے دو شکست کھا گئے۔ تو امیر معاویہؓ نے اہل کوفہ سے کہا تم خود مقابلہ کرو ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ تب اہل کوفہ نے ان سے لڑ کر فتح پائی اور خارجی مارے گئے۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے ان کی اصلاح امن و امان اور حفاظت کے لئے عبداللہ بن عمرو ابن العاص۔ جو بڑے نیک بنے تھے۔ کو کوفہ کا گورنر بنا دیا۔ (طبری صفحہ 127)

امن عامہ کے لئے حکومت معاویہ کی ضرورت

محترم ان سبائیوں کے پہلے شیعہ بن کر مسلمانوں کو باہم لڑانے پھر خارجی بن کر اہل بیت پر مظالم ڈھانے تمام سیاسی حکمرانوں کو شہید کرنے پبلک میں قتل و غارت اور بد امنی پھیلانے کے لائق واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ جگر تھام کر اپنے انصاف سے ہی کہئے۔ کہ اب اگر حضرت معاویہؓ کی سپر طاقت۔ شیعہ جسے بزور بازو بادشاہ کہتے ہیں۔ عالم اسلام میں نہ ہوتی اور وہ عہد مرتضوی ہی سے ان سبائیوں کے خاتمہ کا پروگرام نہ بناتے۔ تو کسی کی جان و عزت بچ سکتی تھی؟ حضرت علیؑ نے بھی خود ان کے فسادات کے خطرات کو بھانپ کر ان سے جنگ لڑنے کے لئے اپنی رعایا کو یوں ابھارا تھا۔

”لوگو! تم کہتے ہو کہ معاویہؓ سے لڑو (میں نے تو 38ھ سے ان سے صلح کر لی ہے) تم اللہ واسطے اٹھو! اور ان خارجیوں سے لڑو جو تم پر قبضہ کر چکے ہیں۔ تمہارے بچوں کو مارتے ہیں عورتوں کی ہنک عزت کرتے ہیں نوجوانوں کو قتل کرتے ہیں۔ لوگوں کا مال لوٹتے ہیں آج کسی کی بھی جان مال اور عزت ان سے محفوظ نہیں رہی ہے خدا کے لئے اٹھو اپنے عوام مال ملک عزت کو ان سے بچاؤ۔“ (خطبہ نبی البلاغہ ملخصاً)

ان خطرناک حالات کو کنٹرول کرنے والے حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق یہ بتا کر کہنے ضروری ہیں۔

- (۱) کوہ پورا آپ کو عراقی نملہ پہا گہرا پہا اور اسے حضرت علیؑ سے مقابلہ پیشہ کر دیا گیا۔ پھر بھی ہم حضرت علیؑ کے ساتھ ہیں۔
 (۲) مراثیوں نے صلح کے بعد نملہ میں جو خدائی سے جگہ نظر کاٹی۔ مصلحین میں خود خدا نے ان سے جملہ لایا۔
 (۳) نعل البانہ کے کششی مراسم میں حضرت علیؑ نے تمام مٹامیوں کو اپنے جیسا مکمل ایمان ان مسلمان بتایا ہے۔
 (۴) پھر 38 میں خود صلح کر کے حضرت علیؑ نے ان عامہ تمام کو دیا۔ گور سبائی ٹھکانے کی مٹی بن کر پھر بھی قتل و غارت شروع کر دی

(۵) جب امام حسنؑ نے بھی صلح کر لی۔ اور کفار سے جہاد شروع ہو گیا۔ تو حضرت امیر مہدیؑ کو اب جائز غیضہ مانے ہم پر فخر ہو گیا۔

(۶) خدا نے بڑی قربانی کے بعد یہ اقتدار دلایا اور سبائیں خارجیوں کا صفایا کر دیا۔ وانتم الاعلیٰ ان کسم مومنین کی کر دکھایا

(۷) شیعہ و مستول کو چاہئے کہ وہ اس محسن اسلام بنی فاطمہؑ مسلمان کو عادل بادشاہ قرار دیں۔ یہ کوئی کمر کے امامیہ مذہب تو جہاد کریں۔
 ان کی بہتر کتاب عین النبیؑ و از مجلسیؑ میں باب ہے "بادشاہوں کے حقوق" پھر اسے نہ اندھے، عزت و احترام کرنے، مخالفت نہ کرنے کی احادیث ملا دیکھیں۔

(۱) حضرت رسول خدا علیہ السلامؐ نے فرمایا کہ جو کوئی بادشاہ کی اطاعت نہ کرے اس نے خدا کی بھی اطاعت نہ کی کیونکہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں تم اپنے کو بلا کثرت میں نہ ڈالو۔

(۲) بلند بہتر حضرت صادقؑ نے فرمایا جو بادشاہ سے کفرائے اور تکلیف اٹھائے خدا اسے ثواب نہ دے گا۔

(۳) رسول خداؐ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے بادشاہوں کو نیک لوگوں پر مہربان کر دے۔ یوں اور جو میری فرمائی کریں تو بادشاہوں کو ان پر غصہ دلاتا ہوں۔ پس تم ان پر امانت اور گمانی نہ کرو اور اپنے گناہوں سے توبہ کر دو کہ وہ ان کے دل تباہی طرف پھیرے اور ہر بان کر دے (نہیں اٹھا ۵ صفحہ 501)

سیدنا امیر معاویہؓ کی شخصیت ایک نظر میں

یہ جلیل القدر صحابی معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس جبر۔ آپ کا اموی خاندان زمانہ جاہلیت میں تمام قریش کی فوج سمجھا جاتا تھا۔ اور جنگوں کا ذمہ دار اور قائد بن گیا تھا۔ فتح مکہ تک مسلمانوں سے جنگیں اسی عہدہ کی وجہ سے جھڑپیں درندہ ابو سفیان اور قریشیوں سے زیادہ اسلام کے مخالف نہ تھے۔ امیر معاویہؓ عمرۃ القضاۃ 7 ہجری میں مسلمان ہوئے۔ ائمہ اربعہؓ کے موعظ پر کیا آپ کی یہ خصوصیت ہے کہ کسی جنگ میں والد کے ساتھ نہ آئے تھے۔ حضور ﷺ نے اموی خاندان کی یہ سیادت باقی رکھی۔ ابو سفیان اور اس کی اہلیہ خندہ بنت ختیبہ بن امیہ کا اسلام قبول کیا جرائم معاف کئے۔ اس کے گھر کو حرم کعبہ کی

طرح دارالاسن قرار دیا۔ بڑے بیٹے یزید کو فوج کا بڑا عہدہ دیا۔ اور ان کو علاقہ حماء کا والی بنایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کاتب وحی اور پرائیویٹ سیکرٹری بنایا۔ ابوسفیان کو نجران کا سردار اور عامل بنایا۔ خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ کو برقرار رکھا۔ عتاب بن اسید کو مکہ کا والی بنایا۔ امام سوزن ابو محمد ورجی وغیرہ ان کے ہی افراد بنے اور آپ مدینہ واپس آ گئے۔

سورۃ نصر ایسے ہی انقلابی لوگوں کی حالت اور ان کے ایمان کی گواہی دینے کے لئے اتری۔

”جب اللہ کی امداد آگئی اور مکہ فتح ہو گیا۔ تو آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریفوں کے ساتھ اس کی پاکی بیان کریں اور (ان کے لئے) استغفار کریں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں“

اور سورۃ حدید میں ہے۔

وَنُكَلِّأُ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰی مَهَاجِرِينَ وَانْفَارَ اُوْرُخُ كَمَہِ كَعْبِ سَلْمَانُوْنَ سَ اللّٰہُ نَے جَنّتِ كَا
وعدہ فرمایا ہے (سورۃ حدید، رکوع 1 پارہ 27)

”تو ان کو منافق کہنا ڈر سے مسلمان ہونے والا بنانا قرآن کی تکذیب ہے۔ اور طلقاء کہہ کر کسی قسم کا قطعہ دینا اپنے نفاق کا اعلان ہے جب کہ حضرت عباسؓ حضرت ابوسفیان بن حارث مولود کعبہ حکیم بن حزامؓ حضرت علیؓ کی بڑی بہن ام ہانیؓ بھائی عقیلؓ حضرت عکرمہ بن ابی جہل اسی موقعہ پر مسلمان اور طلقاء (آزاد شدہ) تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ سیلہ کذاب کی خاص حفاظت کا وہ میں جا کر اسے قتل کرنے میں وحشی اور عکرمہ کے ساتھ تھے۔

بعد صدیقی میں عراق و شام کی فتوحات میں نمایاں خدمات ہیں۔

محمد فاروقی میں یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کو امیر شام بنا دیا۔ اور شام و قیسر کی جنگ میں آپ اپنے والدین، بہن بھائی کے ساتھ ہو کر روم کے ساتھ جنگ قیساریہ اجتادین وغیرہا میں آگے آگے تھے۔

اور عثمانؓ میں بحری بیڑا بنایا۔ نیوی کا حکمہ اور سمندری جنگ کا فوجی شعبہ قائم کر کے 500 جنگی جہازوں کے ساتھ رومیوں کو شکست فاش دی۔ اپنی شام پر گورنری کے دوران بہت سی فتوحات کیں۔ پھر امیر المومنین بن کر ہی کاہل و افغانستان اور ترکستان کو فتح کیا۔

میں خطبہ ترکی پر حملہ کیا۔ مغفرت و جنت کی بشارت پائی۔ قبرص، اردن، تیونس، الجزائر، مراکش، قیسر روم سے چین لے لے اور اسلام کی دھاک پورے عجم پر بٹھادی۔ روم (سسی) کا سرسبز دشا داب جزیرہ فتح کرنے کے بعد دوسرا جزیرہ ارداؤ بھی فتح کر لیا۔ (فوج البلدان)

حضرت امیر معاویہؓ کے عزم جہاد کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے بحر روم کو اسلامی بیڑے کی جہازان گاہ بنارکھا تھا۔

صرف امیر البحر ابن قیس حارثی نے کم و بیش پچاس بحری جہتیں لڑیں (طبری)

فتوحات کے لحاظ سے حضرت امیر معاویہؓ کا عہد نہایت شاندار اور پر شوکت رہا۔ ایشیاء کے وسط میں بیٹھ کر حضرت امیر معاویہؓ نے ایک طرف بحرا و قیاقوس اور دوسری طرف سندھ اور افغانستان تک اپنی فتح کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

(ماخوذ از سیدنا معاویہؓ فاروقی صفحہ 70)

اس سے پہلے تحقیقی دستاویز کے چوتھے باب میں حضرت علی المرتضیٰ کے ساتھ حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل از احادیث نبویہؐ، ہم بیان کر چکے ہیں۔ جو اصول و احکام الہدایہ والنبایہ وغیرہ سے لی گئیں۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ کی عادلانہ حکومت ایک نظر میں 10 اکابر اہل بیت کے سچے ارشادات آپؐ کی مدح میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ”پیچھے سے آکر آگے بڑھ جانے والے“ یہ اسوی مجاہد اسلام یقیناً اس آیت کا مصداق ہیں۔

”ہاں جو کافر مسلمان ہو کر توبہ کر لے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان کے گناہوں کی جگہ نیکیاں بخردیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ تو (ان کو) بہت بخشنے والے مہربان ہیں“ (سورۃ فرقان، رکوع 6 پارہ 19)

قریش کے بارہ خلفاء کی بحث جن میں چھ اسوی ہیں ان کے کمالات، فتوحات کے ساتھ بیان ہو چکے۔ اس کتاب کے باب چہارم کے آخر میں حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف میں 21 ارشادات اکابر امت سے مسلمانوں کا ایمان تازہ کیا گیا ہے۔ یہ صرف اسوی فتوحات ہیں۔ جن پر حسد کر کے یہودی مجوسی سبائیوں نے حضرت عثمانؓ پر اتر بام نوازی اور کتبہ پر دردی کا جھوٹا اثرام لگا کر آپؐ کو بے دردی سے مظلومانہ شہید کیا تھا۔ مگر خود ان کے مقدر میں ایک لاکھ مسلمانوں کا خون بہانے کے بعد اپنے پہلے 3 اماموں کو ذبح کرنا اور پھر بدعائیں لے کر اپنے گولہ بولہاں کرنا سرکوں پر چھینا چلانا ہی آیا ہے۔ جہاد میں نہ کسی کافر کو قتل کیا اور نہ کسی کافر کا موجودہ انقلاب امام فتنی سمیت ایک گلوبل سٹر علاقہ ہی فتح کیا ہے۔ ”مرگ امریکہ پر نہیں“۔ ”مرگ فریقین کے سینکڑوں ہزاروں افراد پر ہی پڑتی رہتی ہے۔“ فاعبروا یا اولی الابصار

شیعہ کی بے اصولی

اس آٹھویں باب --- جس میں گالیوں کی شکل میں حضرت امیر معاویہؓ پر تقریباً 112 اعتراضات تراشے گئے ہیں --- اور اس سے پہلے پانچویں باب میں بھی 60 بے ہودہ مطالعن کے جوابات ہم دے چکے ہیں۔ تو تمہیداً حضرت امیر معاویہؓ کے یہ فضائل کمالات، شخصی حالات اس لئے پیش کئے ہیں کہ آپؐ کو ایمانی دھچکانہ لگے۔ اور زور ایمانی سے آپؐ خود کبہ دیں۔ کہ یہ جھوٹے دشمنان اسلام کے حفوات ہی ہیں۔ شیعہ معاندین چونکہ قرآن و حدیث اتفاق امت تعلیمات مرتضوی ارشادات جعفری اور دنیا کے بین الاقوامی مسلمہ قواعد و ضوابط میں سے کسی چیز کے بھی پابند نہیں۔ بس کفر و شرک پھیلاتا، مسلمانوں سے دشمنی جلاتا، سب نیک پابند شرع مسلمانوں کو اہل بیت کرامؑ کا دشمن جاننا اور ان کو بھی مسلمانوں کا دشمن سمجھنا اور صرف متحدہ باز لوگوں اور اہل بیت کرامؑ میں محبت کی جنگیں چڑھانا ہی مانتے ہیں۔ ورنہ ان سے کوئی پوچھے کہ میاں! اسلام اور غیر مسلموں کا مسلمہ قانون ہے

جو شخص کسی کو اپنا محبوب چاہتا ہے اسے مانے اور اس کی اتباع کرے یہ اس کا حق ہے۔ مگر اسے یہ حق نہیں کہ جسے وہ نہیں چاہتا اور وہ دوسری قوموں کے پیشوا ہیں تو یہ تقریر تحریر میں ان کی بدگوئی کرتا پھرے۔ مذمت میں نام لے کر مستقل کتابیں لکھے۔ کیا کسی مسلمان نے بھی ہندو، سکھ، پارسی، بدھ مت، یہودی، عیسائی کسی قوم کے بھی بزرگ پیشواؤں کے خلاف کتاب لکھی ہے؟ جب کہ خدا بھی ان کے پیشواؤں معبودوں کو برا کہنے لگا دیئے ہر وقت مذمت کو ہی موضوعِ سخن بنانے سے روکتا ہے۔ ”اور تم ان لوگوں کو برا نہ بتاؤ جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔ ورنہ وہ بھی اللہ کو بغیر جانے کا لیاں دینے لگ جائیں گے۔ ہم نے اسی طرح ہر امت کے اعمال کو ان کے دلوں میں سجایا ہے۔ پھر اللہ ان کو تھلائے گا کہ وہ کیا کیا غلط اعمال (د) عتقاد رکھتے تھے۔“ (پارہ 7 رکوع 19 سورۃ انعام)

بہ اصول چلنے والوں کے خلاف قانون حرکت میں آئے

تو پھر شیعہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور قرآن کریم کے خلاف بلکہ تمام صحابہ کرامؓ کی مذمت میں مستقل کتابیں کیوں لکھتے چھاپتے ہیں۔ 100/100 اعتراضات خود بنا کر کیوں اٹھاتے اور نشر کرتے ہیں۔ کیا ان کا منکر قرآن و اسلام ہوتا اور مسلمہ اسلامی و بین الاقوامی قوانین کے خلاف ورزی کا مرکب ہونا کسی کو نظر نہیں آتا۔ وزارت قانون، عدل و انصاف کے ادارے، ملک کے امن و امان کے ذمہ دار اعلیٰ افسران کیا یہ قانون بنا کر قومی اسمبلی سے منظور کرنا ہی نہیں کر سکتے۔

”جو شخص کسی شخصیت کو نہیں مانتا نہ مانے اس کی تعریف نہ کرے۔ کوئی جرم نہیں لیکن جسے یہ نہیں مانتا اور دوسرے ماننے ہیں تو اس کی برائی بتانا جرم ہے۔ جو بھی چھوٹی بڑی مستقل کتاب اس شخصیت کے خلاف لکھے گا اسے مثلاً 5/10 سال ہزا ہوگی۔“ قرآن و حدیث کے خلاف بات کی تو اسے پھانسی بھی دی جائے گی۔

اگر یہ قانون جاری ہو جائے خدا کی توحید، حضور ﷺ کی ختم نبوت، قرآن کی صحت و رسالت خلفاء راشدین کی عظمت تمام صحابہ کرامؓ کی عدالت، امہات المومنین سمیت تمام اہل بیت اور رشتہ داران رسالت سے محبت اور تمام سنت نبوی کے مطابق اولیاء نظام کے احترام کی قانون سازی عام کر دی جائے ہر گروہ کو ان مسلمہ قوانین کا پابند کیا جائے سڑکوں پر مذہبی ناچنا کودنا، گیت گانا، لہجوں، جملوں کے فوجے مرچے پڑھنا جرم قرار دیا جائے۔ تو امن و امان قائم ہو جائے گا۔ کہیں مسلم کشی نہ ہوگی۔ فتنہ باز شیطان فتنہ کی یلوں میں گھس جائے گا۔

اے اللہ افسروں کو ہدایہ۔
کوہنوں اور پاکستان کو امن و۔

دفاع صحابہ کرام میں چند گزارشات

(1) انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بڑا درجہ صحابہ کرام کا ہے۔ خدا عام گنہگار مسلمان کے گناہ اور نیت کو حرام بتاتا ہے۔ تو صحابہ کرام کی نیت بہت بڑا جرم ہے۔

(2) خدا نے سیکڑوں آیات میں صحابہ کرام کا ذکر تعریف کے ساتھ فرمایا اپنی رضا کا ترجمہ دیا ان کو بخشی بتایا ان کے ایمان احوال سالہ اور نیک نیت ہونے کی کو اسی دی ان سے بدظنی کناہتائی ان پر بہت اور احترام تراشی تو اور بڑا جرم ہوگا۔ ہم مسلمانوں کو ان کا ذکر خیر کرنا ہی واجب ہے

(3) ہر قسم کے کناہوں سے معصوم صرف انبیاء کرام ہیں۔ عصمت نبوت کا خاصہ ہے کسی اور کو معصوم ماننا غلط عقیدہ ہے۔ مگر بے دھڑک صحابہ کرام دامل بیت عظام پر جھوٹی روایتوں اور جعلی تاریخوں سے کناہوں کی تہمت لگاتے جاتا۔ کردار پر حملے کرنا نیت میں برا کہنا، خود بڑا کناہ ہے۔ ہر مسلمان اس سے بچے۔

(4) چند صحابہ کرام سے تضاد قدر کے فیصلوں کے تحت کناہوں کا صدور ہوا تاکہ ان کو مزادے کر پاک کیا جائے اور اسلامی قانون کا ملامت جوہر حضرت کی عدالت عالیہ سے ظاہر ہو جائے تو کسی صحابی کے کناہ اور لفظی کو ان سے نفی اور توہین کے لحاظ سے بار بار جتلا نامی خود گنہگار ہونا ہے

(5) خدا نے ان کی جس لفظی، کمزوری کا ذکر کیا ساتھ ہی غفور رحیم کا بار بار انہیں کیا اگر ہم بعد کے خالی و گنہگار راستی رب کی مغفرت اور نجات کے امیدوار ہیں تو سب سے افضل صحابہ کو بھی خدا نے حاف کر دیا ہے۔

(6) سیاسی، مذہبی، فقہی مسائل میں صحابہ کرام کے مابین اختلاف ہوئے ہیں۔ جن کو اجتہاد کہا جاتا ہے۔ ہر جامع الشرائط کا مجتہد کو اپنے اجتہاد پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔ دوسرے کی تحقید نہیں۔ لہذا ان امور میں ہم کسی ایک کی اتباع کریں گے۔ تو دوسرے کی تعلیل یا ان پر گناہ و کفر آن و سنت سے انحراف کا فتویٰ کوئی نہ لگائے گا۔

(7) حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ میں تقاضا عثمان جلدی یا دیر کا اختلاف اسی قسم کا تھا۔ غیروں کی سازش سے حادثات بھی درپوش آئے۔ مگر ہم مسلمان کسی کا کلمہ برگز نہیں کر سکتے۔ دونوں کے پاس دلائل تھے۔ یقیناً کسی کو غلط نہ کہا جائے گا۔ گو راجح حضرت علیؓ ہیں۔

(8) جب دو بزرگوں میں اختلاف رائے اور الگ الگ اجتہاد ہو تو اکثر دلائل کے ساتھ اتفاق ہو جاتا تو بہت اچھی بات ہے۔ ورنہ یوں اختلاف دو قسم کا ہو جاتا ہے۔ ایک شخصیت کا لحاظ ہو دلائل اس کے تابع ہوں۔ دوم یہ کہ دلائل کو ترجیح دی جائے۔ شخصیات قانون کے تابع رہ کر اپنا فیصلہ سنائیں۔

اگر آپ محسوس نہ کریں تو یہ عاجز خادم صحابہ کرام عرض کرتا ہے کہ قصاص عثمان میں فریقین کا یہ اختلاف اسی نوعیت کا تھا دلائل دونوں کے وزنی تھے۔ نچلا شیریں وزیروں کا طبقہ دونوں کا تیر تھا۔ جو اختلاف کو اتفاق کے ساتھ پائے نہ دیتا تھا۔ دونوں کے الگ الگ دلائل کا حاصل یہ ہے

(1) کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جب قاتلین عثمان کے علاوہ اکثر مہاجرین و انصار نے خلیفہ منتخب کر لیا تو آپ نے اپنی حکومت کو پورے عالم اسلام پر لازم کر لیا جیسے پہلے سب مہاجرین و انصار کی بیعت نے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ کو تمام عالم اسلام کا بالاتفاق خلیفہ بنایا تھا۔ اور کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا۔ یہ دلیل حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو لکھ بھیجی۔ یہ حضرت علیؓ کی عظمت و شخصیت کا تقاضا تھا۔ اسے حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت امی عائشہؓ نے بھی مان لیا۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ نے تو بیعت ہی کر لی۔ حضرت عائشہؓ مکہ میں تھیں مجمع عام میں ایک سردار نے پوچھا حضرت عثمانؓ کے بعد کس کی بیعت کریں تو فرمایا الزم علیا تم (سب) حضرت علیؓ سے وابستہ ہو جاؤ۔ حضرت امیر معاویہؓ بھی حضرت علیؓ کی بیعت کرنا آپ کے تحت امیر شام حسب سابق خلفاء بنے رہنا چاہتے تھے۔ اس پر تاریخوں کا اتفاق ہے۔ یہی حضرت علیؓ کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

کاش کہ قاتلان عثمان اسے نہ توڑتے۔ نہ خود حضرت علیؓ کے نافرمان بنتے۔ نہ بدلہ حضرت عثمانؓ چاہنے والوں کو حضرت علیؓ کا دشمن باز رکراتے۔

(2) حضرت امیر معاویہؓ کی دلیل اختلاف یہ تھی کہ

نَجِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ مقتولوں کا بدلہ لیتا آپ پر فرض ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (پارہ 2، رکوع 6) تمہاری زندگی (اور خلافت کا استحکام) بدلہ لینے میں ہے۔

حضرت علیؓ بھی اس قانون کو مانتے تھے۔ آخر خارجیوں نے جب آپ کے ایک سپاہی عبداللہ کو مارا تھا تو حضرت علیؓ نے بدلہ لے کر چھوڑا مگر یہاں حضرت علیؓ کی مجبوری تھی کہ آپ نے قاتلین عثمان کو بڑی طاقتور، فتنہ باز، دہشت گرد قوم جان کر ہاتھ اس لئے نہ ڈالا کہ مدینہ طیبہ مقل گاہ نہ بن جائے۔ خصوصاً جب آپ نے ہاتھ ڈالنا چاہا تو انہوں نے خود آپ کو خارجیوں کی طرح قتل کا دھمکی دے دی۔ اور آپ نے یہی عذر اور تاخیر کی دلیل حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو سنائی کہ میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو مجھے قتل کر دیں گے۔ (تاریخ) یہ خطرہ حضرت امام حسنؓ، حضرت ابن عباسؓ اور بڑے سیاستدان حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے حضرت علیؓ کو پہلے دن ہی بتا دیا تھا۔

”کہ ان قاتلوں سے بیعت نہ لیں نام بچے لکھ کر گھروں کو جانے دیں یا گرفتار کر لیں۔ باقی سب لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کو بھی باقی عثمانی گورنروں کی طرح معزول نہ کریں۔ سب کو بلا کر بیعت لے لیں ساتھ

لائیں پھر جو چاہیں کریں“ (تاریخ)

مگر انہوں نے ان کا تعلق عثمان نے بظاہر حضرت علیؑ کے خیر خواہ مشیر وزیر اور اعلیٰ عہدیدار بن کر آپ کو اصل دوستوں کی ایک بات بھی نہ ماننے دی اہل مدینہ سمیت ہر کسی کو حضرت علیؑ کا مخالف بنا کر اختلاف کی خلیج وسیع کر دی پچازاد برادر حضرت عثمانؓ حضرت امیر معاویہؓ کے قرآنی آیات حضرت عثمانؓ کے بیڑوں وارثوں کا آپ کو مطالبہ قصاص کے لئے دیکھ کر دیکھ کر بے پروا ہو کر امیر معاویہؓ کے لئے شام کا سفر آپ کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا بھی دلائل تھے۔ مگر بیعت علیؑ کے لئے قصاص لینے کی شرط پر حضرت امیر معاویہؓ کو اس بات نے بھی ابھارا کہ شہادت عثمانؓ سے 3 ماہ پہلے جب صوبہ شام سے بلوائی ناکام واپس آ رہے تھے تو مجبور کر حضرت امیر معاویہؓ سے کہا ”ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے نہیں گئے“ (طبرنی)

اب جب حضرت علیؑ نے ان کے مشورہ سے تمام عثمانی گورنروں کو معزول کر دیا اور حضرت امیر معاویہؓ کو بھی معزولی کا حکم بھیجا تو وہ دور اندیشی سے سمجھ گئے کہ یہ آرڈر علیؑ کا نہیں ہے۔ اس نے تو میرے 20 سالہ دور مارت میں کوئی نقص یا الزام یا عوامی شکایت میری نہیں دیکھی تو یہ یکدم معزولی کا تعلق عثمانؓ کی سازش ہے۔ میں نہیں مانتا۔ بلکہ حضرت علیؑ سے کہتا ہوں کہ ان کو دربار سے نکالو بدلہ لو۔ جو خدائی حکم ہے قاتل دگوا خود آپ کے پاس ہیں۔ پھر ہم سب سے بیعت لے لو۔

تاریخ! اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ حضرت علیؑ کی شخصیت حاکم تھی۔ نفاذ قوانین آپ کی مرضی کے تابع تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں خدا کا قانون حاکم تھا۔ حضرت علیؑ اور کوئی بھی حاکم اس کے تابع ہوتا ہے۔ ہم مسلمان دونوں کا احترام کرتے ہیں واقعات میں مجبور مانتے ہیں۔ کسی کی غلطی اور بدگوئی کو اپنا مذہب نہیں بناتے۔ اس وجہ سے حضرت امیر معاویہؓ پر مطاعن کی بمبارش کرنے والے شیعہ بھائی۔۔۔ کہ اس نے حکومت علیؑ سے مجرم کیوں مانگے تھے۔ اپنے اصول پر غور کریں۔ اور ناراضگی ختم کر دیں۔

ضمینی کے آخری پیغام اور سیاسی وصیت نامہ صفحہ 119 طبع ایران میں ہے

”عملی طور پر قصاص اس شخص کا حق ہے جس پر ظلم ہوا ہو۔ (اور قتل ہو جانے کی شکل میں) دارشین کا حق ہے۔ کہ مجرم کے ساتھ دیا ہی عمل کریں“

تو حضرت عثمانؓ کی اولاد پچازاد بھائی حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کی اموی قوم مطالبہ قصاص عثمانؓ کا حق رکھتی تھی۔ تو ان کا قاتلوں سے لڑنا حق تھا۔

باب ہشتم کے مطاعن کا بالترتیب جواب

اعتراض: 1- چار آدمیوں نے امیر معاویہ کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا۔ (ریج الا برادر خثری)

الجواب: ﴿1﴾ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ یہ ہے حضرت علی اور جعفر صادقؑ کا نام لینے والوں کی تہذیب کہ جنگ و جدل اور سیاست میں جب شکست کھائی۔ جیسے ان کی تاریخ بار بار بتائی جا چکی ہے۔ تو بازاری گالیوں پر اتر آئے اور کسی کے 4 باپ بتانے شروع کر دیئے۔ حالانکہ آپ لوگ نفع کے قائل ہیں آپ کے عقیدہ میں اولاد و تعداد کا کج سے افضل ہوتی ہے۔
(فرمان جعفر در تفسیر صحیح الصادقین پارہ 5)

تو یہ ہمارا حق ہے کہ آپ سے پوچھیں کہ تمہارے باپ 4-5-12-14 کتنے ہیں؟ بتاؤ مگر ہم شریف لوگ ہیں۔ یہ بے حیا مذہب نہ رکھتے ہیں نہ آپ سے یہ بے ہودہ سوال پوچھتے ہیں۔ ”الناجور کو قوال کو ڈانٹے“ آپ مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں۔
خدا جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

﴿2﴾ اس کا جھوٹ ہونا اتنی عکسی منہ پر لکھا ہے

”حضرت معاویہ بن ابی سفیان خلیفہ اسوی ہیں۔ اور بالکل واضح بات ہے کہ یہ خبر اور اس سے اگلی خبر دونوں موضوع ہیں۔ ان کو ان (مجوسیوں نے) گھڑا ہے جو بنو امیہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب کہ (حضرت امیر معاویہ کی ماں) حندہ اسلام سے پہلے بھی معزز شان والی خواتین سے تھی۔ اسلام لانے اور حضور ﷺ کی بیعت کر لینے کے بعد بھی معزز (پاکدامن) رہی“ (ریج الا برادر صفحہ 551)

﴿3﴾ حضرت علی المرتضیٰ نے جو حضرت امیر معاویہؓ کو بار بار خط لکھے ان میں معاویہ بن ابی سفیان لکھتے تھے (نہج البلاغہ)
بتا ہے حضرت علیؓ جیسے سچے نے یہ جھوٹ کیوں بولا۔ وہ معاویہ بن ابیہ بھی تو لکھ سکتے تھے۔ جب آپ کے کسی امام نے یہ جھوٹ نہیں بولا تو آپ نے کن جھوٹوں سے یہ سن کر اپنا مذہب بنا لیا۔

﴿4﴾ آپ کا جھوٹ اس سے واضح ہے کہ عبارت میں مینہ مجہول ہے ”معاویہ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔“ یہ نسبت کرنے والا کون جھوٹا ہے آپ بھی نہیں بتا سکتے۔ ویسے معلوم صیغہ بنا کر 4 جھوٹے نام لکھ دیئے۔

﴿5﴾ سورت محمد کی آخری بیعت کی چھ شرطوں والی آیت آپ ﷺ کے کمرہ میں قریشی عورتوں کو پڑھا رہے تھے تو زنا و زانیہ (دو زنا نہ کریں گی) کا لفظ سن کر حضرت حندہ نے خواتین کے مجمع میں کہا کیا شریف عورت یہ حرکت بھی کر سکتی ہے؟
(کتب تفسیر در آیت ہذا پارہ 28)

﴿6﴾ پہلے خاندانہ فاکہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو حندہ سے گفتگو کرتے دیکھا اس نے شبہ کیا۔ ہندو اپنے باپ کو ساتھ

لے کر پاکدامنی ثابت کرنے کے لئے یمن کے ایک کاہن کے پاس چلی گئی۔۔۔ کہانت اور اس پر اعتماد اسلام میں اب ممنوع ہے۔ مگر زمانہ جاہلیت میں قانوناً درست تھا جیسے جاہلیت کا نکاح درست تھا۔ اس کی اولاد حلال تھی۔ اسلام نے تجدید نکاح کی نئی شرط نہیں لگائی۔۔۔ کاہن نے کافی دیر اپنا عمل و حساب کرنے کے بعد یہ فیصلہ سنایا کہ تم پاکدامن ہو الازام غلط ہے۔ تم ایک سردار بادشاہ بچہ جنوگی اتفاقاً اس سفر میں آپ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بھی ساتھ گئے تھے۔ خندہ فیصلہ سن کر انھیں اور ابوسفیان پر ہاتھ رکھ کر کہا میں سردار بچہ اس سے جنوں گی۔ اور پہلے خاندن سے کہا دور ہو جا۔ مجھے طلاق دے دو تمہارے ساتھ نہ رہوں گی۔ البتہ یہ والہنہ یہ جلد 8 صفحہ 117 اس قصہ کے آخر میں ہے کہ پھر ابوسفیان بن حرب نے شادی کی۔ اور اس سے امیر معاویہ پیدا ہوئے۔

﴿7﴾ یہ کتاب بھی ہمارے ہاں معتبر نہیں۔ زختری ادب و معانی کا بڑا عالم ہو کر معتزلی ہے سنی نہیں۔ معتزلی اصول متنازع نظریات میں شیعہ ہیں۔ طالبین قصاص سے شیعوں کی طرح دشمنی رکھتے اور عیوب کی بہتیں تراشتے ہیں۔ دشمن کی گواہی اور کوئی بات حجت نہیں ہوتی بس یہ ادیانہ چمکے ہے۔

﴿8﴾ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے دشمن تو بہت ہوئے۔ کئی زبان دراز منہ پر بھی جلی کٹی سناتے تھے۔ مگر پیکرِ علم حضرت امیر معاویہؓ نے کسی کو گرفتار کر کے سزا نہ دی۔ مگر آپ کے کتب پر اور ماں کی پاکدامنی پر الزام بھی اس پنڈی ٹیم رافضی کے سوا کسی نے ہمارے ظلم میں نہیں لگایا۔ خدا ہر کسی کو ایسے جھوٹ سے بچائے۔

اعتراض : 2، 3۔ امیر معاویہ نامعلوم باپ کا بیٹا تھا۔ (انسانیت موت کے دروازے پر، و شہادت حسین آزاد) پھر حضرت علی اکبر کا یہ شعر لکھا

نحن و رب البيت اولیٰ بالنبی

انا علی بن حسین بن علی

میں حسین بن علیؓ کا بیٹا علیؓ ہوں۔ بیت اللہ کے رب کی قسم ہم نبی ﷺ کے زیادہ قریبی ہیں۔

تالله لا یحکم لنا ابن الدعی

خدا کی قسم نہ معلوم باپ کے بیٹے کا بیٹا ہم پر حکومت نہ کر سکے گا۔

حضرت امام حسینؓ کے نورِ نظر علی اکبرؓ پر ہم قربان جائیں۔ اور ہماری رو زو سلام کرے۔ کہ کوئی غداروں کے ہاتھوں اپنے باپ اور خاندان کے ساتھ وادہ کی طرح شہید ہوئے۔ اور جنت کے وارث بن گئے۔ مگر یہ شعر کیا واقعی ان کا ہے؟ ایک تاریخی بات ہے اس کتاب میں تو اس کا ماخذ اور کوئی سند و حوالہ مذکور نہیں ہے۔ بالعرض مان لیں تو ایک نوجوان کی۔۔۔ سبائی کڈا بوں سے من کر۔۔۔ جذباتی گالی تو ہو سکتی ہے۔۔۔ خدا ان کو معاف کرے۔ مگر سچائی کے معیار پر یہ رجز یہ کلام نہیں اترتا۔

(1) یہ تو سیاسی جنگ بتاتا ہے کہ ہم یزید کی حکومت اپنے اوپر نہیں مانتے خود حقدار ہیں۔ رافضی اور ناموسی تو یہ جنگ اعلاۃ کلمۃ اللہ اور نفاذ حق کے لئے قربانی کی نہیں مانتے صرف سیاسی اور باپ کا تحت لینے کے لئے مانتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کی سوچ ان سے جدا

ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے خدا کے قانون کا نفاذ چاہتے تھے۔ کوفوں نے فاسق مشہور کر کے بلایا تو فاسق کی حکومت نہ چاہتے تھے۔
 انہیں وہ فسق سے تاب ہو جاتے۔ امیر المعروف اور نبی عن الحکر کا فریضہ بجالا کر حضرت امام حسینؑ کو مطمئن کر دیتے۔ اور
 کسی ملاقات کا یہ کوئی لشکر اور منتظمین موقع دے دیتے تو یہ حادثہ نہ ہوتا۔ مگر ملاقات کا موقع دینے پر ان غدار کوفوں کی اپنی خیر نہ
 تھی خود باغی ثابت ہو جاتے۔ آخر ان دو جنت کے سرداروں نے حضرت امیر معاویہؓ کو تو تازیست قانون اسلام پر پابند رکھا تھا۔
 تو یہ سیاسی شعر آج فریقین کے نظریات کے خلاف ہے۔

(2) راوی بھی غیر معتبر ہے۔ وہ لچائی نگاہوں سے مجذرات اہل بیت کو دیکھ کر سورج جیسا حسین بناتا ہے۔ حالانکہ ان سے تو
 سورج چاند بھی شرماتے تھے۔ بس شیعہ ہی ہیں جو ایسے بردوں کی روایات اس لئے لے لیتے ہیں کہ وہ معاویہ کی ماں کو اہل بیت
 نے گالی تو دلا رہا ہے۔ اور جھولی نوٹوں سے بھر رہی ہے۔

(3) امر واقعہ کے بھی خلاف ہے جسے جھوٹ کہتے ہیں۔ کہ وہ ہم پر حکومت نہ کرے گا۔ ہم اس پر (کامیاب ہو کر) حکومت
 کریں گے۔ مگر واقعہ تو ایسے نہ ہوا یہ حضرات تو جنت پہنچ گئے۔ فاسق یزید حاکم بنا رہا۔ جیسے آج اسے صرف زبان سے برا کہنے
 والے کہلا اس سے بڑے فاسق قیام پاکستان سے آج تک انگریزوں سے حکم پا کر پاکستان پر حکومت کرتے آرہے ہیں۔ اللہ ہر
 دور کے فاسق حاکموں سے بچائے۔

(4) یہ شعر سچا مانا جائے تو خود علی اکبرؑ حلالی ماں کا بیٹا ثابت نہیں ہوتے کیونکہ ان کی والدہ کا نام ام سلمہؓ تھا۔ جو میمونہ بنت ابی
 سفیان کی بیٹی تھیں۔ اس راہ سے آپ یزید کے بھانجے تھے۔ یعنی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے۔

(شیعہ کتاب ذریعہ عظیم صفحہ 216 مصنفہ سید اولاد حیدر فوق بلگرامی)

جب معاویہؓ دی بنیاب ہوا تو اس کی بہن میمونہ بھی ایسی ہوئی تو علی اکبرؑ کی والدہ زوجہ حسین ام سلمہؓ پر بھی بدسی کا داغ لگا۔ تو یہ تو بہ
 آپ اگر پوچھیں کہ یہ کس نے بنایا تو ہم وہی کہیں گے جو ہر مورخ کہتا ہے۔ کہ لوط بن محسنی رافضی اس کا موجد ہے۔ اور حادثہ کر بلا
 کی تخلیق بھی اسی نے کی ہے۔ وہ دوسری صدی کا ہو کر بلا سند ثبوت ایسی پرکشش باتیں بنا کر لاتا ہے کہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں
 خاص مذہبی کروڑ پتی گویوں کا تو مشغلہ ہی اسی کی جعلی روایتیں ہیں۔ شیعہ کتاب تنبیح العقاب جلد 2 صفحہ 43 ابواب لام میں ہے
 لوط بن محسنی بن سعید بن مخنف از دی عامری ابو مخنف کوفہ میں اخباریوں کا سردار تھا۔ جعفر بن محمد سے روایت کرتا ہے۔ بہت سی
 کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب مقتل الحسین وغیرہ اہل سنت کے الہدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 185 پر حضرت علی اکبرؑ کی

شہادت کے صفحہ پر اس

میں بھی ابو مخنف ضائع شد

ضعیف کہتے ہیں۔ مرد کہتے ہیں۔

یہ بانی والا

اگر آپ کہیں کہ پھر برصغیر کے اتنے بڑے اسکا لرمولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی دو کتابوں میں اسے کیوں قتل کر دیا تو عرض یہ ہے کہ گو مولانا آزاد ہماری محبوب شخصیت ہیں۔ انگریزوں کے جانی دشمن ان سے برصغیر کو آزاد کرانے میں قوی محسن ہیں۔ جن کی خدمات کو آج انگریز پرست لیگ نے بھلا دیا ہے۔ اور نصاب تاریخ ہند سے بھی اس کو کھرچنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی نظر رافضیوں کی اس تلکاری کی طرف نہ گئی۔ کہ اس میں تو برادر ہستی رسول امیر معاویہؓ کو گالی دی گئی ہے۔ خود گھبراہندہ رسول پر بھی حرف آتا ہے کہ آپ کی بیوی ام المومنین ام حبیبہؓ پھر کیا صحیح النسب ہوں گی؟

یہ دنیا کے بدترین کذاب یہودی مجوسی رافضی حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کو دھوکہ دے کر شہید کر سکتے ہیں۔ اور آج یہ بیخود ہے۔ نماز ایک دنیا میں ہنگامہ اور تہلکہ مچا سکتے ہیں۔ موقوف ملک کے کھربوں روپے ان کی حفاظت پر خرچ ہو سکتے ہیں۔ تو مولانا آزاد ان کے پروپیگنڈہ سے کیوں دھوکہ نہیں کھا سکتے۔ آپ کی شہادت حسین صفحہ 28 سے اس شعر پر اعتراض کا جواب یہی ہے۔

اعتراض : 4۔ امیر معاویہؓ نے بت فروشی کر کے کفار کے لئے بت پرستی میں مدد کی ہے۔ (کتاب البسوط للرخسی)

الجواب : سبحان اللہ! تعزیر کا بت بنا کر پوجنے والے حضرت علیؓ و حضرت حسینؓ کے نام پر لا تعداد یادگاریں خود بنا کر ان پر پیشانی رکھ کر اپنی مرادیں پوری کرنے والے۔ جیسے مشرکین اپنے مجبویوں کی یادگار بتوں وغیرہ سے یہی حرکات کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ پر بت پرستی کی امداد کا طعن کر رہے ہیں۔ اس کا جواب خود بسوط رخسی کے اس صفحہ 46 - 47 پر موجود ہے کہ مسئلہ فقہی اختلافی ہے۔ گو حضرت مسروق بن الاعداءؓ نے جو ایک مشہور حق گو تاملی تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ سخت تنقید کی مگر حضرت امیر معاویہؓ نے اسے نہ پکڑا نہ کوئی سزا دی۔ کیونکہ حق گوئی کی دربار معاویہؓ میں اجازت تھی۔ بلکہ کئی مرتبہ ان کی بات قبول کر لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ ابوامامہؓ باہلی۔ ایک حمیری آدمی۔ ایک اور حق گو کی بات طبرانی، مجمع الزوائد، کتاب الانساب الاشراف للبلاذری سیر اعلام النبلاء وغیرہ میں لکھی ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کا سننا شکر یہ ادا کرنا مولانا محمد نافع صاحب نے 12 صفحات میں لکھا ہے۔ (سیرت معاویہؓ صفحہ 277 تا 289)

علامہ سرخسی اس واقعہ کی حقیقت یوں لکھتے ہیں۔ کہ یہ پتھل کی بنی ہوئی صورتیں ایک جنگ میں بطور غنیمت ملی تھیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ان کو ہندوستان میں بیچنے کا حکم دیا۔ تاکہ اس سے اسلحہ اور جنگی سامان خریدا جائے۔ اور مجاہدوں کے کام آئے۔ امام ابوحنیفہؒ صنم اور صلیب کو جن کو لوگ پوجتے ہیں۔ ان کو بچنا جائز کہتے ہیں۔ قیاس بھی یہی چاہتا ہے تو عمل حضرت معاویہؓ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے۔ جب کہ مسروق تاملی اسے بڑا ناپسند کرتے ہیں۔ استحسان بھی یہی چاہتا ہے تو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اسے مکروہ کہتے ہیں (ان کی دلیل مسروق کافرنی ہے) امام مسروق تاملین علماء میں سے وہ بزرگ ہیں جن کا فتویٰ کبھی صحابہ کے بھی خلاف ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے بھی نذر میں بچ ذبح نہ کرنے کے مسئلہ میں مسروق کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ (مسروق کی) اس بزرگی کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ کا فتویٰ مقدم ہے کہ یہ سب مجتہد تھے۔ ایک دوسرے کو وعید بھی دیتے تھے۔

دیتے تھے۔ جیسے حضرت علیؑ نے مسئلہ حدود میں حضرت زید بن ثابتؓ (کاتب وحی مشہور انصاری صحابی) کے متعلق کہہ دیا کہ جو جہنم کے جرائم منہ میں ڈالے وہ ان کی بات مان لے۔ (مبسوط شرحی جلد 24 صفحہ 46)

تو کسی غیر کو یہ تو نے ان پر لگنا جائز نہیں۔ دفاع صحابہ کرامؓ میں محقق اہل سنت مولانا محمد نافع فرماتے ہیں۔

کہ صاحب مبسوط نے حضرت امیر معاویہؓ کا قول راجح اور مسروق کا قول مرجوح قرار دینے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں ان کے قول کی معذرت یوں کی ہے ”کہ مسروق کے یہ نظریات بطور اعتقاد نہیں تھے (بلکہ فرط جوش میں یہ لفظ کہہ دیئے تھے)“ ہم نے یہ معذرت اس لئے کی تاکہ مسروق کے متعلق یہ گمان نہ کیا جائے کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق بطور عقیدہ یہ سخت بات کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ (ان کے ہاں بھی) حضرت امیر معاویہؓ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ کاتب وحی امیر المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کے بادشاہ ہو جانے کی خبر دی تھی ”کہ جب آپ حکمران بنیں میری امت پر تو ان سے نیکی کریں“ (مبسوط صفحہ 47، بحوالہ سیرت معاویہ جلد 2 صفحہ 331)

پھر مولانا محمد نافع صاحب ان تنقیدی الفاظ کو الحاقی کہتے ہیں۔

کہ دوسروں نے مسروق کے قول میں جوڑ دیئے اس پر قرینہ یہ ہے۔ بعض مسائل میں حضرت امیر معاویہؓ نے مسلمانوں کو کافر کا وارث قرار دیا۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا۔ تو اس پر مسروق بن الاعداء نے کہا

(۱) وما حدث فی الاسلام قضاء احب الی منہ اسلام میں اس سے اچھا فیصلہ میرے ہاں نہیں آیا۔

(۲) ما احدث فی الاسلام قضاء اعجب منہ اس سے زیادہ عمدہ دنیا فیصلہ اسلام میں نہیں آیا۔

مبسوط شرحی صفحہ 47 تحت کتاب الاکراہ مسند دارمی صفحہ 397 باب میراث اہل الشریک والہل الاسلام

پھر مولانا محمد نافع صاحب صفحہ 332 پر یہ واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک تابعی محمد بن فضیل حضرت امیر معاویہؓ کی بدگوئی کرتے تھے۔

خواب میں دیکھا کہ بال منہ سے نکلے اپنے پاؤں سے لتاڑ رہا ہوں۔ اور منہ سے خون بہہ رہا ہے۔ اور بہت تکلیف ہو رہی ہے۔

تو ایک بزرگ سے تعبیر پوچھی تو اس نے بتایا تم کسی بڑے صحابی کو برا کہتے ہو اس گناہ سے بہت بچو (مبسوط شرحی جلد 24 صفحہ 47)

اعتراض : 5- تا 8۔ معاویہ کے معنی کیا کے ہیں۔ جو کتوں کے ساتھ مل کر بیٹھتی ہے۔

(تہذیب الکمال، للحرزی جلد 4 ربيع الاول برز محشری، تاریخ الخلفاء للسیوطی مترجم تحقیقی دستاویز 967)

الجواب : صحابی اولاد کی طرح اب بھی رافضی بازاری گالیوں پر اتر آیا ہے۔ ورنہ اسے معلوم ہے کہ انعام اپنی شہرت اور رواج

کے تحت چلتے ہیں۔ ان میں لغوی معنی خصوصاً برائی کا مفہوم تلاش نہیں کیا جاتا۔ کسی کو گالی دینے کے لئے لغت سے معنی تلاش کرنا

اور پھر گالی دینا کمینہ حرکت ہے۔ میرے سامنے رجال کی دو کتابیں کھلی ہیں۔

(۱) مسلمانوں کی صحاح ستہ کی روائع میں معاویہ نامی 30 حضرات کے نام تقریباً اجنبی میں لکھے ہیں کیا سب کو گالی دو گئے؟

(۲) امامیہ کی تفسیر التعلیل جلد ۱ نتائج ۱۵۱ پر ۴۳ معاویہ کے نام لکھے ہیں جن میں کچھ کو صحابی کہا گیا۔ اکثر کو کسابتہ کہا گیا۔ اور سات کو شیعہ کے معتبر راوی جان کر ثقہ ایک کو حسن اور یزید بن معاویہ کے بیٹے معاویہ بن یزید کو حسن العاتقہ لکھا ہے۔ تو کیا شیعہ ان سب کو ۷۰ مسلمانوں کو مکان میں بند کر کے جلانے والے جاریہ بن قدامہ کی طرح کتیا کی بھونک کہیں گے؟ اصحاب رسول کو گالیوں کی یہ بھونک خود ان پر لوٹے گی۔ اور وہ بھونکنے والی کتیا کے قائد بن جائیں گے۔ لغت کی سب سے بڑی کتاب النجد عربی میرے سامنے کھلی ہے۔ اس میں لطم لاطم لاطمہ کے معنی بھی اچھے نہیں لکھے ہیں۔ کاشا، جھوڑا، قلع قلع کرنا بچے کو دردہ پلانے سے چھڑا دینا لکھے ہیں۔ حدیث میں نعمت المرضعة ونسب الفاطمة آیا ہے۔ تو کیا فاطمہ نام پر بھی معاذ اللہ گالیاں شروع کر دو گے۔ عَبَسَ عَبَسَ کے معنی تو بالکل اچھے نہیں لکھے۔ ”ماتے پر تیوری چڑھائی“ خود قرآن میں آیا ہے بہت زیادہ غصیل، تند خو، بد مزاج، بہت کھردرا، کڑوا لبت میں اس کے معانی لکھے ہیں۔

تو کیا حضرت نبی و علیؑ کے چچا حضرت عباسؓ حضرت حسینؓ کے صاحبزادے علمبردار عباسؓ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دو گے کہ لغت میں برے معانی لکھے ہیں اگر صرف غصہ پن، سخت مزاج کو اہل عرب نے بہادری کی نشانی جان کر عباس نام رکھے ہیں تو جانور کی اونچی سخت آواز کو خطاب میں اچھائی جان کر عربیوں نے معاویہ نام رکھے ہیں تو مجوسیوں کو اس سے کیوں چوہے؟ بنو نزل علامہ خالد محمود صاحب نے معقات صفحہ ۴۰۰ پر لکھا ہے ”عواہم کے معانی ہیں اس نے لوگوں کو آواز دی۔ تو معاویہ کے معنی ہیں لوگوں کو آواز دینے والا اس لفظ کے آخر میں تانیث کے لئے نہیں ہے جیسے عکرمہ، طلحہ، ساریہ، حمزہ وغیرہ جانوروں کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو مادہ مک کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ استعمال انسانوں پر منطبق نہیں ہوتا جیسے جعفر کا لفظ جب جانوروں کے لئے آئے تو اس کے معنی شتر اونٹ کے ہیں۔ لیکن امام جعفر صادق کا معنی اونٹ نہ لیا جائے گا“

جاریہ بن قدامہ کی یہ گالی ۳ کتابوں میں تو ہے مگر چوتھی نبراس شرح شرح عقائد کا حوالہ غلط ہے۔ اس میں تو صرف معاویہ کی تقریریں ہیں۔ جاریہ نے یہ گالی حضرت امیر معاویہؓ کو دربار میں سنائی تو کیا آپ نے اسے پکڑا سزا دی۔ نہیں وہ متحمل مزاج تھے ”تو معاویہ کے دربار میں کھری سخت اور حق بات کہنا جرم تھا“ یہ بھی سبائی جھوٹ اور گالی ہے جو وہ دیتے آرہے ہیں۔ یہ جاریہ بن قدامہ کون ہیں۔ ابن حجر نے تقریب میں صحیح قول میں صحابی کہا ہے۔ عام لوگ اصحاب علیؑ میں شمار کرتے ہیں۔ ان نسبتوں سے وہ ہم سے ہزاروں ممتاز اور معزز ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے بصرہ میں ابن الحضریؓ کو حضرت عثمانؓ کے حامیوں کے پاس بھیجا ان پر لشکر علیؑ نے حملہ کر دیا۔ یہ غالب آئے پھر حضرت علیؑ نے جاریہ بن قدامہ کو بھیجا اس نے ان کو شکست دی۔ یہ ایک مکان میں چھپ گئے۔ اب جاریہ تالا لگا دیتے یہ گرفتار قیدی تھے۔ مگر اس نے لکڑی کے مکان کو آگ لگا دی۔ یہ جل دب کر ختم ہو گئے۔ جاریہ کا لقب ہی حراق جلانے والا مشہور ہو گیا۔ اس نے حضرت عثمانؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے حامی اور زیادہ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت علیؑ کی سیاست و حکومت کو سخت نقصان پہنچا۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ نے ان کو ایسا کرنے کا ہرگز حکم نہ دیا تھا۔

ہمیں سے ہم اہل سنت کہتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے گورنر فوجی اور حامی اپنی غلطیوں کے خود مددگار ہیں۔ ہم بدوں پر طعن نہیں کرتے۔ عہد مرتضوی کا یہ ہنگامہ اور خانہ جنگی ایک دوسرے پر زیادتی کا دور ایسا ہے کہ ہم کو چپ رہنے کی خدا و رسول کی طرف سے تعلیم ملی ہے۔ اس پر شیعہ حضرات ہم پر تالہ بندی کا طعن کتے ہیں۔ مگر وہ غور سے سوچیں کہ یہ تالہ کن زبانوں پر لگا اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ فائدہ کس کو پہنچا۔ یقیناً حضرت علیؓ کو پہنچا۔ کیونکہ سبائیوں کی سازش سے 80/90 ہزار مسلمان آپ کی حکومت میں کٹ گئے۔ کوئی گھر نہ ہوگا جس کا کوئی آدمی نہ مرا ہو۔ اس کا سیاسی فائدہ حضرت امیر معاویہؓ کو پہنچا اپنی صفائی اور مسلمانوں کی وحدت برقرار رکھنے کے لئے حضرت علیؓ نے ہشتی مراسلہ بھی ملکیت میں پھیلایا۔ کہ عراقی اور شامی ایمان و اسلام کی ہر بات میں متحد اور بھائی بھائی ہیں۔ پھر سبائیوں نے خارجی بن کر حضرت علیؓ سے لڑ کر عوام ش۔ فسادات کر کے حضرت امیر معاویہؓ کی سیاست کو مزید چکا دیا۔ اسن پسند رائے عامہ بھی آپ کے ہم نوا ہو گئی۔ پھر جب اموی حکومت قائم ہو گئی لوگوں میں تنقید بر علیؓ عام ہو گئی تو اہل سنت کے اسی عقیدہ۔ صحابہ کی بد گوئی نہ کرو۔ نے ان کے آگے بند باندھا اور مرتضوی خلافت کو آپ کی صداقت اور عدالت کو بچالیا۔ اور آج بھی ”چوتھے برحق خلیفہ راشد حضرت علیؓ“ ہیں۔ ہم ہر مخالف سے منواتے آرہے ہیں۔ یارو! سوچو کیا ہی ظلم اور غضب کی بات ہے کہ جس نام نہاد مومن جبار طبقہ نے حضرت علیؓ کو یہ نقصان پہنچایا۔ نہ آپ کو کفار سے جہاد اور فتوحات کرنے دیں۔ نہ آپ کے ہاتھ مبارک پر اپنے عقیدہ میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے برابر کسی کو مسلمان اور مومن ہونے دیا۔ دیکھئے اصول کافی باب قلۃ عدد المؤمنین۔ بس 90 ہزار مسلمانوں کے قتل عام کو ہی بڑا جہاد جانتے اور بڑے فخر سے جلوس نکالتے اور یا علیؓ مدد کے نعرے لگاتے ہیں۔ صرف یہ نہیں بلکہ حضرت علیؓ پر نمازوں میں درود پڑھنے والے ہر نیک کام میں علیؓ و نبی کے تابعدار امتی مسلمانوں کو کافر منافق کہتے اور حضور ﷺ کی پاک بیویوں، بیٹیوں، دامادوں، خسران تمام رشتہ داروں پر تہر کرتے آرہے ہیں۔ (معاذ اللہ) جس کی دلیل گالیوں سے لبریز یہ ”تحقیقی دستاویز“ جیسی سینکڑوں کتابیں اور گاؤں گاؤں میں ہزاروں مجالس عزائم ہیں۔ کاش کہ حضرت علیؓ کے نام لیوا ان مسلم کش گناہوں سے توبہ کرتے اور خدا و رسول و علیؓ کو سچا مان کر مسلمان ہو جاتے۔

نہر اس سے حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف

سوال : 30 سال بعد بادشاہت ہوگی۔ اس میں معاویہؓ کی تہذیب ہے۔

حضرت جواب میں فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے درجات بھی ایک دوسرے سے بڑھتے ہیں۔ ہر نچلا درجہ اونچے کی بہ نسبت کم اور عیب والا سمجھا جاتا ہے۔ امام غزالیؒ جب علم تصوف میں کامل صوفی بن گئے جو عمر تصنیف کتب اور علم فقہ کی خدمت میں گذری تھی اس پر بھی افسوس کھاتے تھے۔ اس لئے مقولہ ہے کہ نیکوں کی نیکیاں، مقربین کی برائیاں گنی جاتی ہیں۔ بعض بزرگوں نے حضور ﷺ کے استغفار کی یہ تفسیر کی ہے۔ کہ میں روزانہ 70 مرتبہ سے زیادہ مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ یعنی ہمیشہ ترقی ہوتی

رہتی ہے۔ تو اس سے نچلے درجے میں کم ثواب ہونے پر معافی کی درخواست کرتا ہوں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی تو ہم کہتے ہیں کہ خلفاء راشدینؓ نے جائز باتوں میں بھی دنیا سے فائدہ پورا نہ اٹھایا۔ حضور ﷺ کی طرح معاش کی تنگی، محنت میں مشقت اور طبائع بشریہ کے مخالف تقویٰ کی زندگی گذاری۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی امارت و خلافت میں کسی گناہ کا تو ارکاب نہیں کیا۔ لیکن جائز باتوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔ تو آپ خلافت کے حقوق کی ادائیگی میں خلفاء راشدینؓ سے کم تھے۔ لیکن ان سے کم ہونا آپ کے لئے عیب نہ تھا۔ (نبراس صفحہ 511)

اعتراض: 9- امیر معاویہؓ نے اپنی والدہ کی توہین کی۔ (کتاب روض الاخبار)
الجواب: کوئی شخص اپنی ماں کی توہین نہیں کرتا۔ البتہ بہت بردبار ہو تو غیر کی یادہ کوئی سن کر غصہ سے انتقام نہیں لیتا۔ یہ صرف شیعہ کا خاصہ ہے کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کی ماں کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔ جیسے گذرا۔ اور اخلاقی جرائم میں یہ بہت کمینی حرکت ہے۔ مگر جب یہ ٹولہ نبی ﷺ سے دعویٰ محبت کے باوجود آپ کی بیوی بیٹی اور دیگر سب رشتہ داروں کو گالی دینے برا بھلا کہنے سے نہیں شرماتا ”بے حیاء پاش و ہرچہ خواہی گو“ کا علمبردار ہے۔ تو حضرت امیر معاویہؓ جیسے فاتح کسریٰ و قیصر کو اپنا ازلی دشمن جان کر ماں کی گالی کیوں نہ دے۔

اس کتاب روض الاخبار میں یہ باب بڑے بڑے لوگوں کے قتل اور بردباری کے واقعات کا ہے۔ اس سے پہلے دنیا کے مشہور بادشاہ سکندر رومی کا قصہ لکھا ہے۔ کہ اس سے کسی نے کہا تھاں آدمی آپ کی بیٹی سے محبت کرتا ہے۔ اسے قتل کیا جائے؟ تو سکندر نے کہا کہ اگر ہم اپنے محبوبوں اور دشمنوں سب کو قتل کرنے لگ جائیں تو دنیا میں ایک بھی زندہ نہ رہے گا۔ پھر آگے یہ لکھا ہے ”کہ حضرت امیر معاویہؓ بردباری میں مشہور تھے۔ کوئی ان کو غصہ نہ دلا سکتا تھا۔ ایک آدمی نے ان کو غصہ دلانے کا دعویٰ کیا تو آپ کے پاس آکر کہا والدہ مجھے زیادہ دو کہ آپ کی ماں کے چوڑے بڑے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے برداشت کر کے کہا ”اسی لئے تو میرے والد ان سے محبت کرتے تھے“ پھر خازن سے کہا اسے ہزار دینار دو باعری خرید کر شادی کر لے۔ تو وہ آدمی شرمناک رہ گیا۔ (روض الاخبار صفحہ 221)

لیکن ”تحقیقی دستاویز“ لکھنے والا مؤلف تو اس یادہ کوئی کے بیان سے نہیں شرماتا۔ بردباری والی صفت کو الٹا کر ”امیر معاویہؓ نے اپنی ماں کی توہین کی“ بتاتا ہے۔ اگر حضرت امیر معاویہؓ قتل کرا دیے تو تم دربار علیؓ میں شور مچا دیتے کہ ہمارے محبوب شیعہ علیؓ کو قتل کر دیا۔ جیسے جبر بن عدی کندلی کے قصہ میں گذرا کہ اس کی قیادت میں 500 یا 800 سبائی کو فیوں نے جعد کے دلت تقریر میں گورنر پر دھاوا بول دیا۔ خون خرابہ ہوا۔ مگر گورنر نے صرف 40 آدمیوں کو معتبر گواہوں کی وجہ سے گرفتار کر کر دمشق بھیجا۔ کہ اس کی ضرورت ہو تو یہ واپس نہ آئیں۔ حضرت امیر معاویہؓ ان کو معاف کرتے گئے۔ صرف چھ کو سزا دی۔ سنی شیعہ ان کے فائدہ صرف ایک جبر بن عدیؓ کو اچھا کہتے ہیں۔ تو یہ آج تک آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ظلم سے

خبر کو نقل کر دیا۔ مگر اپنی حکومت میں جو 90 ہزار۔۔ بد امنی سے نہیں قصاص عثمان اور تھانہ میں مظلوم کی رپورٹ درج کرانے کو ہی جرم بنا کر۔۔ مارے مروائے وہ سب امام معصوم کے کھاتے میں ڈال دیئے۔ (معاذ اللہ) اور خود پاک صاف بن کر سڑکوں پر غریب جلوس ہی نکالتے ہیں۔ فوراً لڑنا

اعتراض : 10- امیر معاویہ کی والدہ ایک فاحشہ عورت تھی۔ (نعوذ باللہ) پھر حضرت حسان بن ثابتؓ کے دیوان سے ابو سفیان بن حرب اور حندہ بنت عتبہ کی جھوٹ و مذمت میں کچھ اشعار نقل کر دیئے۔ (صفحہ 44)

الجواب : زمانہ کفر میں شاعر ایک دوسرے کی جھوٹ و مذمت میں بہت کچھ لکھا بتایا کرتے تھے۔ ہر واقعہ کا سچا ہونا بھی یقینی نہ تھا جب اسلام نے سابقہ سب گناہوں کو مٹا دیا اور وہ سب خدا کے پسندیدہ اور خشتی ہو گئے تو ان کے زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے پر سچے جھوٹے الزامات کی بجائیں کافور ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے بھی جھوٹ بڑا کر دی۔ حضرت عمرؓ نے پابندی لگا کر سزائیں دیں۔ تو اب جو سابقہ زمانہ کفر کی باتیں اور وہ بھی جھوٹی لوگوں کو سنائے اور بدظن کرے تو ہم اسے کیسے مسلمان کہیں؟

تقریب الجہاد ص 68 حضرت حسان بن ثابتؓ بن منذر ابو الولید کے ترجمہ میں ہے "رسول اللہ ﷺ کے مشہور شاعر تھے" اگر حضرت امیر معاویہؓ کے والدین کے جھوٹ میں یہ اشعار حضرت حسانؓ نے حضور ﷺ کے دربار میں پڑھے ہوتے تو کچھ بات بنتی۔ مگر جب آپؐ نے وہاں نہ پڑھے اور کوئی شیعہ ثابت نہیں کر سکا کیونکہ حضور ﷺ نے تو فاحش بڑی اور بد کو لوگوں کی خوب مذمت فرمائی (کتب فریقین) تو آپؐ کیسے یادہ گوئی اور کسی خاتون اپنی خوشدامن کے متعلق فحش کلام سن سکتے تھے جب کہ خدا بھی فرماتا ہے "جو لوگ یہ پسند کریں کہ فحش باتیں مسلمانوں میں پھیلیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ نور رکوع 2 پارہ 18)

اور جاہلی شاعروں کی مذمت میں خدا فرماتے ہیں (ہمارے پیغمبر سچے ہیں شاعر نہیں کیوں کہ ان کے تابع اور توحیدایت یافتہ ہیں) وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ..... الخ

شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ تم دیکھتے نہیں کہ (بیان برائی کی) ہر دادی میں کھس جاتے ہیں۔ اور وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ ہاں مسلمان نیک اللہ کا ذکر کرنے والے ایسے نہ رہے..... الخ (پارہ 19 رکوع 15)

تو حضرت حسانؓ کے یہ اشعار حالت کفر کی مذمت میں سچے بھی ہوں تو اب مسلمان کی بد گوئی کرنا گناہ ہی ہے۔ اللہ بچائے۔ یہ اشعار ایسے ہی غلط سمجھے جائیں گے۔ جیسے حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے اشعار جو برادری اور اکثر بنو امیہ کی طرح فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ اور شاعر تھے وکان یہبجو النبی ﷺ حضور ﷺ کی بہت بد گوئی کرتے تھے۔ (تاریخ و سیرت و منہاج السنۃ جلد 2 صفحہ 207)

ابن سے مذمت رسول درست نہیں تو حسان سے والدین معاویہ کی مذمت درست نہیں۔

اعتراض : 11- تا 22- امیر معاویہؓ کی فضیلت میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ پھر بارہ کتب کے حوالے دیئے ہیں۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 973 تا 996)

الجواب : تمام اصحاب رسول کی شان میں بدگوار خصوصاً حضرت امیر معاویہؓ کی ماں کو بازاری گالی دینے والی یہ شیعہ ٹیم اب علمی انداز میں ایک سوال کر رہی ہے۔ اور میں شکر گزار ہوں کہ ایام حج وغیرہ میں خریدی گئی 35 سال پہلے کی کتابیں فتح الباری منہاج السنۃ وغیرہ کے حوالہ دادہ مقامات پہلی دفعہ دیکھنے کی توفیق ہوئی اور ہمارے علم میں اضافہ ہوا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے وقائع اور فضائل میں عند العلماء اجمعی اور مقبول احادیث پیش کرنے سے پہلے نمبرداران حوالہ جات کا ذکر خیر مناسب ہے۔

(1) فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ میں ”باب ذکر معاویہؓ جلد 7 صفحہ 104“ پر ہے۔

”فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے۔ اور ان کے ماں باپ فتح کے بعد مسلمان ہوئے۔ حضور ﷺ کے صحابی بنے آپ ﷺ کے کاتب ہوئے۔ ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کی 19 ہجری میں وفات کے بعد حضرت عمرؓ نے آپ کو دمشق کا گورنر بنا دیا۔ خلافت عثمان تک گورنر برقرار رہے۔ پھر حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ سے اختلاف کے بعد بھی گورنر رہے حتیٰ کہ 41ھ میں تمام مسلمانوں نے آپ کی خلافت پر اتفاق کر لیا۔ 60ھ میں وفات پائی۔ گورنری پھر خلافت 40 سال مسلسل رہی“

پھر فضیلت میں حضرت نبی و حضرت علیؑ کے چچا زاد بھائی جراثمت تر حمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے۔ آپ کا بیٹا علی بن عبداللہ کہتا ہے میں نے اپنے باپ کے ساتھ رات حضرت امیر معاویہؓ کے ہاں گزاری اس نے (دو رکعت بعد) ایک رکعت وتر (الگ نیت سے) پڑھے میں نے یہ دیکھ کر باپ کو بتایا ”لفعل یا بنی ہوا علم“ تو ابن عباس نے کہا ییہ! وہ مسئلہ خوب جانتے ہیں۔ قولہ (لفعل دعو) یعنی اعتراض کرنے کی بات چھوڑ دو وہ صحابی ہیں، یعنی جو کچھ کیا دلیل جانتے ہو نے کیا دوسری روایت میں ہے اصحاب اللہ لقبہ۔ اس نے درست کیا وہ مجھدار عالم ہیں۔

پھر ابن حجر کہتے ہیں یہ باب بخاری نے ”ذکر معاویہ“ کہہ کر کیا ہے۔ لفظ فضیلت اور منقبت نہیں کہا۔ کیونکہ فضیلت (بارشاد نبوی) باب سے ثابت نہ ہو سکی۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی شہادت آپ کے فقیہ اور صحابی ہونے پر بڑی شہادت ہے۔ ابن ابی عاصم نے آپ کے مناقب میں رسالہ لکھا ہے۔ اسی طرح ابو عمر غلام ثعلب نے اور ابو بکر نقاش نے بھی فضائل میں لکھا ہے (فتح الباری جلد 7 صفحہ 104) پھر ابن حجر فرماتے ہیں۔ ابن جوزی نے موضوعات میں کچھ احادیث ذکر کی ہیں۔ پھر اسحاق بن راحویہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ فضائل معاویہ میں کوئی شے (حدیث نبوی) نہیں ہے۔ امام بخاری نے منقبت کا لفظ اسی لئے نہیں بولا۔ اپنے شیخ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے۔ ورنہ گہری نظر سے فضیلت پر استنباط (ابن عباس کی حدیث و تریف سے) ایسے کیا کہ روافض کے سرکٹ جاتے ہیں ”اسحاق بن راحویہ“ کا یہی قول ہے جس سے روافض کا استدلال ہے حالانکہ وہ ابن جوزی کی

پیش کردہ موضوع مرفوع احادیث پر ہے۔ آگے موضوع احادیث پر لکھی ہوئی کتابیں بھی اسحاق کے قول کو بار بار نقل کر رہے ہیں۔ جن کے نام شیعہ نے لکھے ہیں مگر اس قول سے ترمذی کی مرفوع صحیح حدیث (جو ہم پیش کرنے والے ہیں) کی نفی نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عباسؓ و حضرت علیؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ وغیرہ کی موقوف احادیث کی نفی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے خود فرمائی ہیں۔ یہ بھی واضح رہے

کہ لفظ ذکر سے۔ فضل و منقبت کے بغیر۔۔ بھی اس کی نفی نہیں ہوتی۔ امام بخاری نے حضرت جریر بن عبد اللہؓ بخلیؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی فضیلت بھی لفظ ذکر سے بیان کی ہے۔ (بخاری باب فضائل صحابہ)

(2) امام سیوطی کی الاطالی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں بھی یہ قول اپنی احادیث کو فضل معاویہ میں غیر صحیح کہہ رہا ہے جو سیوطی نے اپنی کتاب میں پیش کی ہیں۔ جیسے ایک یہ حدیث مذمت کی ہے۔

”جب تم معاویہ کو میرے منبر پر خطبہ دیتے دیکھو تو اسے قتل کر دو یہ موضوع ہے“ (الاطالی المصنوعہ صفحہ 424)

موضوع ہونے کی بڑی دلیل یہ ہے کہ فرمان رسول جھوٹا نہیں ہوتا۔ نہ حضرت علیؓ اور آپ کے ظلم ساتھی حدیث نبوی کے فرمان ہو سکتے ہیں۔ شیعوں کو ناز ہے کہ ہم نے صفین میں 40/50 ہزار آدمی مارے (تاریخ شیعہ) خود علیؓ نے بقول ان کے صفین میں 500 مسلمان روزانہ قتل کئے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ کو کیوں قتل نہیں کیا۔ شہادت عثمانؓ سے پہلے کیوں منبر رسول پر قتل نہ کیا۔ گو جہول طبری حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا مجھ سے مقابلہ کرو وہ نہ آئے۔ کیونکہ وہ تو حضرت علیؓ کا نہیں صرف سہائی قاتلوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ تو حضرت علیؓ فرمان نبوی پر عمل کر کے خود حضرت امیر معاویہؓ کو قتل کر دیتے۔ بقید چوکت میں موضوع احادیث میں پیش کردہ اس قول کا یہی جواب ہے۔ غور سے پڑھ کر اطمینان کر لیں۔

(3) ابن تیمیہ کی محتاج جلد 2 صفحہ 207 سے یہ اعتراض اور استدلال نقل کیا ہے

”مردانی ٹولہ نے حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں حضور ﷺ سے حدیثیں بنائی ہیں۔ جو سب جھوٹی ہیں اور ان کی دلیلیں بڑی طویل ہیں۔ جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں۔ لیکن یہ لوگ اہل سنت کے ہاں خطا کار ہیں۔ اگرچہ رافضی ان سے زیادہ خطا کار ہیں کیونکہ روافض کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ مذہب امامیہ پر رہتے ہوئے ان کے دلائل کا رد کریں۔ کیونکہ روافض کی دلیلیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ ایک جگہ ان سے استدلال کرتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ ان کو ہی تو رد دیتے ہیں۔ وہ عقلی اور نقلی دلائل سے استدلال کرتے ہیں تو ان سے بڑے عقلی نقلی دلائل ان کے مذہب کو ختم کر دیتے ہیں۔ بخلاف اہل سنت کے کہ ان کے دلائل ٹھیک اپنے موقع پر

حضرت اسحاق بن راہویہ حدیث دفعہ کے مشہور امام ہیں وہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حمل و صغیر کے دن ایک آدمی سے بنا کر وہ انہیں کو برا کہہ رہا ہے تو آپ نے سب سے فرمایا لوگو! اس میں سوائی اچھائی کے کچھ نہ کہو انہوں نے سمجھا ہم نے ان پر چڑھائی کی ہے۔ اور ہم نے ان کو اپنے غور سے اپنی جائز ہے۔ تو ہم ان سے لڑے ہیں۔ (محتاج السنۃ لابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 61 مکتوب نمبر 96 صفحہ 110 از امام ربانی (حضرت معاویہ صفحہ 214)

چالو ہوتے ہیں۔ جیسے مسلمان عیسائیوں اور اہل کتاب سے مناظرہ کریں تو غالب رہتے ہیں۔ پس اہل سنت کی طرف سے حضرت علیؑ کے حق میں نفرت کرنا ممکن ہے۔ ان لوگوں کے مقابلہ میں جو حضرت علیؑ کی خدمت کرتے اور مذاکبتے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں۔ کہ علیؑ سے جنگ لڑنے والے حق کے زیادہ قریب تھے۔

تو قارئین! آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ حضرت علیؑ کے جدار تابعدار اور مردانیوں کے بالقابل آپ کی امداد کرنے والے اہل سنت ہی ہیں۔ تو ابن تیمیہؒ مروانیوں کی بنیادی روایات کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ نہ ان روایات کو جو سچی مرفوع ترمذی وغیرہ میں ہیں۔ آگے علامہ ابن تیمیہؒ حضرت علیؑ کے دفاع میں فرماتے ہیں۔

”کہ حضرت علیؑ کی شان میں کسی کرنے والے بدعتی تین گروہ ہیں۔

(1) وہ جو آپ کو کافر کہتے ہیں۔ جیسے خوارج اور یہ لوگ تو آپ کے ساتھ حضرت عثمانؓ کو بھی اور سب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔۔۔ جیسے آج شیعہ حضرت عثمانؓ کو کافر جانتے ہیں۔۔۔ اور جمہور مسلمانوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ تو اہل سنت حضرت علیؑ کا

ایمان اور آپ سے محبت کا وجہ اسی طرح ثابت کرتے ہیں جیسے حضرت عثمانؓ کا ایمان و محبت بتاتے ہیں۔

(2) حضرت علیؑ کو حضرت امیر معاویہؓ سے افضل ہیں۔ لیکن حضرت امیر معاویہؓ جنگ میں مصیب تھے۔

(3) کہ حضرت علیؑ آپ سے افضل اور حق کے قریب تھے۔ مگر اس فتنہ کے زمانہ میں وہ امام جمانہ نہ تھے۔ ایسے سب اقوال کی ابن تیمیہؒ نے تردید کر کے حضرت علیؑ کو خلیفہ راشد بتایا ہے۔

(4) نوادہ الجوعہ شوکانی صفحہ 147 سے بہت سی موضوع روایات نقل کرتے ہیں۔ پھر حاکم کی روایت (جو تفضیلی شیعہ اور مخالف معاویہ تھا) سے اسحاق کا مذکورہ قول نقل کیا ہے۔ ”کہ فضل معاویہؓ میں کوئی حدیث صحیح نہیں“ اس سے تو یہی پیش کردہ

روایت کی تردید ہے۔

(5) شرح سزا سعادۃ کا یہ حوالہ ہے

کہ حضرت علیؑ کی فضیلت میں (شیعوں نے) بہت سی احادیث بنائی ہیں اور واضح تر وہ احادیث ہیں جو علماء نے موضوع کتابوں میں جمع کی ہیں۔ اور ان کا نام وصایا نبوی رکھا ہے۔ اور ہر حدیث کے شروع میں یا علی کا لفظ آیا ہے۔ اور ان سب سے بلاشبہ یہ حدیث ثابت ہے۔ ”اے علیؑ آپ کا مجھ سے وہ رشتہ ہے جو بارون کا موسیٰ کے تھا۔“ (مگر میرے بعد نبی نہ ہوگا) ویسے حضرت علیؑ کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں ہیں۔ اور تمام صحابہ کرامؓ کی شان میں احادیث (کی طرح) شان علیؑ میں اور بے شمار ہیں۔

اس سے واضح ہوا کہ جیسے حضرت علیؑ کی شان میں احادیث بنیادی ہیں۔ مگر صحیح بھی بہت ہیں اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ کے لئے بنیادی احادیث ہیں۔ تو صحیح بھی ہیں۔

(6) اتحاد المذہبات کا حوالہ ہے۔ عبد الرحمن ابی عمیر کو امام ترمذی نے صحابی کہا ہے۔ تو صاحب اتحاد کا اسے غیر صحابی یا مضطرب

احادیث کہنا۔ اور اس وجہ سے حدیث کو غیر ثابت کہنا درست نہیں ہے بحث پر آ رہی ہے۔

(7) خزینۃ الشریعہ المرتفعۃ عن الاحادیث الشیعہ الموضوعہ صفحہ 7 کا ہے۔ 12 احادیث موضوعہ لکھنے کے بعد آخری لائن میں احسان بن راحویہ کا عدم صحت والا قول پیش کیا ہے۔ جسے ان ہی احادیث کے متعلق سمجھا جائے۔

(8) ابن جوزی کی موضوعات صفحہ 24 کا حوالہ ہے۔ اس میں بھی مدح و ذم معاویہ کی احادیث کے بعد یہ قول ہے۔

(9) کشف الخفاء و مزیل الالباس از احادیث مشہورہ بر زبان عوام، مجلہ فی جرائح التونی 1162ھ کا ہے۔ اس کی پہلی تین سطریں یہ ہیں۔ فضائل علی المرتضیٰ میں موضوع حدیثوں کا باب۔ لوگوں نے آپ کی شان میں بہت احادیث بنائی ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور وہ احادیث ہیں جو ”وصایا نبویہ“ کتاب میں جمع ہیں۔ ہر حدیث کے شروع میں یا علی کا لفظ آیا ہے۔ ان سب سے صرف ایک حدیث (صحیح) ثابت ہے۔

انہی علیؑ کے تیری منزلت و قرب ایسا ہے جیسے حضرت ہارونؑ کی منزلت و قرب حضرت موسیٰؑ سے تھا۔ اور فضائل معاویہ کے باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ (صفحہ 420)

یہ حدیث پوشیدہ کو بھی پڑی کہ صرف ایک حدیث کو ثابت کیا۔ باقی سب کو غیر ثابت اور غیر صحیح مانتا ہے۔ تو اگر حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں ایسی اعلیٰ شان کی حدیث صحیح نہ ہو تو سنی شیعہ برابر ہو گئے۔

(10) محتاج السنۃ لابن تیمیہ جلد رابع کا ہے۔ حضرت صفحہ 11 پر ان کتابوں اور ان کے مصنفین کا ذکر کر رہے ہیں۔ جو فضائل میں کمزور موضوع اور غیر صحیح روایات بھر دیتے ہیں۔ اور مخالف ان سے اپنا مقصد نکالتا ہے۔

”پس حضرت علیؑ اور حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل میں بھی وہ ایسی روایات نقل کر دیتے ہیں۔ جو علم حدیث جاننے والوں کے ہاں جھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن حضرت علیؑ (کرم اللہ وجہہ) کے فضائل تو صحیحین وغیرہ میں ثابت ہیں۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ کی خصوصیت کے ساتھ (مرفوع احادیث) صحیحین میں نہیں ہیں۔ ہاں ان کے عملی فضائل (حضور ﷺ کے سامنے صحیح اور ثابت ہیں) کہ غزوہ حنین، طائف اور حبشہ میں شریک رہے۔ جتہ الوداع میں حج آپ کے ساتھ کیا۔ اور وحی لکھا کرتے تھے۔ پس ان لوگوں میں سے ہیں جن پر حضور ﷺ نے وحی کی کتابت پر اعتماد کیا۔ جیسے ذکر صحابہ کرامؓ پر کیا تھا۔ پس اگر مخالف (شیعہ) ان مؤلفین اور ان کی کتب کی ہر روایت قبول کرتا ہے تو انہوں نے بہت سی ایسی احادیث روایت کی ہیں جو شیعہ مذہب کو توڑتی ہیں۔ اور اگر سب روایات کو رد کر دیتا ہے۔ تو چند خاص مطلوبہ روایات سے استدلال باطل ہو گیا اور اگر مخالف مذہب روایات رد کرتا ہے صرف اپنے مذہب کے موافق نقل کرتا ہے۔ تو اس سے موازنہ ممکن ہے۔ کہ تم خود غرضی سے کمزور موضوع روایات اور اسناد سے کیوں روایت کرتے ہو یہ تو تمہارے مذہب کا مفاد کیا کر دیتی ہیں۔ (المحتاج جلد 4 صفحہ 11 آخری 7 لائیں)

(11) مولانا محمد طاہر بیگ بھری آف صوابی کی ضیاء النور کا ہے جس میں رسومات بدعیہ کے رد کے لئے شرعی مضامین بیان کیے گئے۔ اس کا ٹکسی صفحہ بالکل اندھا ہے۔ اصل کتاب ہمارے پاس نہیں اس لئے کچھ کہنے سننے سے قاصر ہیں۔

(12) آخری حوالہ ہمارے محترم بزرگ قاضی مظہر حسین بانی تحریک خدام اہلسنت کی موعودہ خلافت راشدہ صفحہ 41 کا ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ کے رسالہ ”سیدنا معاویہ بن ابی سفیان“ کی کزور روایات پر تنقید کی ہے و لکل وجہ ہو مولیٰ ہا۔

حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں کچھ احادیث پیش کرنے سے پہلے علم اصول حدیث کے لحاظ سے مقبول غیر مقبول احادیث کی تقسیم۔ مقدمہ مشکوٰۃ شریف از علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی التونی 1050ھ سے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) صحیح حدیث ہے جو عادل پوری طرح ضبط کرنے والے راوی سے مروی ہو۔ اس میں حدیث کو ناقص کرنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ اور نہ ثقہ رواۃ کے خلاف ہو یہ صفات پوری ہوں تو اسے صحیح لڈا تہ کہتے ہیں۔ اگر کچھ کی ہو تو جو متعدد سندوں سے پوری ہو سکے تو اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

(2) حسن اگر عدل و ثقاہت اور ضبط میں کچھ کی ہو تو اس حدیث کا نام حسن ہے۔

(3) ضعیف صحیح کی شرائط معتبرہ سب یا کچھ جس میں نہ ہوں اسے ضعیف کہتے ہیں۔

(4) حسن لغیرہ جن کزور احادیث کی سندیں کئی ہوں اور کی پوری ہو جائے تو ان کو حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

(5) موضوع جس کے راوی کی طرف حدیث میں جھوٹ بولنے کی نسبت ہو تو اس کی حدیث موضوع کہلائے گی۔

موضوع حدیث کسی فن میں منظور نہیں رو کر دی جاتی ہے۔

”صحیح سب سے اعلیٰ قسم ہے اس سے عقائد اور اسلامی نظریات ثابت کئے جاتے ہیں۔ حلال و حرام کا یقینی حکم لگایا جاتا ہے۔

حسن اور ضعیف سے اعمال کے فضائل اور شخصیات کی تعریف و ثقاہت ثابت ہوتی ہے“

اب جس حدیث کے متعلق غیر صحیح، لا صحیح، لم یثبت کے الفاظ ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالکل کنڈم ہے۔ ردی کی تو کوری

میں پھینک دو۔ بلکہ وہ نچلے درجات حسن، حسن لغیرہ حسن لڈا تہ میں تو شمار ہوگی بشرطیکہ نری موضوع نہ ہو۔ تو خلفاء راشدینؓ یا دیگر

خلفاء اسلام صحابہ کی عدالت یا تمام صحابہ کرامؓ کی ثقاہت تو تمام احادیث صحیحہ سے امت کے ہاں مجمع علیہ اور متفقہ ہے ہی۔ ان کی

عدالت میں اختلاف یا تنقید کرنے والا، گمراہ ہے۔ مگر کسی کی فضیلت میں بالکل عادل تام الضبط کی صحیح حدیث نہ ہو تو حسن لڈا تہ

لغیرہ یا ضعیف تعدد طرق والی سے ان کی فضیلت ثابت ہوگی تو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ وغیرہما کی شان میں غیر صحیح

احادیث سے ہم سنی شیعہ استدلال کرتے رہتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہ کی مدح و دعائیں 4 مرفوع صحیح احادیث

حدیث : 1- جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 547 پر ہے مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

حدثنا محمد بن یحییٰ نا ابو مسهر عن سعید بن سعید بن عبد العزیز عن ربیعہ بن عبد العزیز عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ وکان من اصحاب رسول اللہ ﷺ عن النبی ﷺ انہ قال معاویہ اللہم اجعلہ ہادیا مہدیا واهد بہ ہذا حدیث حسن غریب .

(ترجمہ) آپ نے حضرت امیر معاویہ کے لئے یہ دعا فرمائی اے اللہ اسے ہادی، ہدایت دینے والا، اور ہدایت یافتہ بنا۔ اور اس کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔

اس کے پانچ راویوں کی توثیق یہ ہے۔

تقریب التجزب لایں حجر میں محمد بن یحییٰ کے نام سے 5 راوی ت کے نشان کے ساتھ ہیں۔ جن سے امام ابویحییٰ ترمذی نے روایت کی ہے جو بھی راوی ہو پانچوں ثقہ ہیں۔

(1) محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم ازدی بصری نزہل بغداد گیارہویں طبقہ کے بڑے ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ 252ھ میں وفات پائی۔

(2) محمد بن یحییٰ بن ایوب دسویں طبقہ کے ثقہ اور حافظ ہیں۔ ثقفی مروزی معلم ہیں۔

(3) محمد بن یحییٰ بن ابی حازم قطعی بصری صدوق (بہت سچ بولنے والے) ہیں۔ دسویں طبقہ کے ہیں۔ التوفی 253ھ۔

(4) محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد حلی نیشاپوری ثقہ حافظ طویل گیارہویں طبقہ کے ہیں۔ وفات 258ھ ہے۔

(5) محمد بن یحییٰ بن سعید القطان بصری مشہور امام جرح و تعدیل کے بیٹے۔ خود بھی ثقہ ہیں۔ دسویں طبقہ کے ہیں۔ 233ھ میں

صحیح قول میں وفات پائی۔ (تقریب صفحہ 322-323)

یہ پانچوں امام ترمذی کے اساتذہ میں سے ہیں۔ ثقاہت میں کوئی شک نہیں۔

(2) ابوسمر عبد الاعلیٰ بن مسہر الغسانی دمشقی ثقہ فاضل من کبار العاشرۃ مات 215ھ

(3) سعید بن عبد العزیز التوفی دمشقی ثقہ فاضل، امام، امام احمد بن حنبل نے امام اور اہل کے برابر کہا ہے اور ابوسمر سے بھی

افضل جاتا ہے۔ آخر عمر میں مزاج غلط ہو گیا طبقہ سابعہ میں ہیں۔ التوفی 16ھ۔

(4) ربیعہ بن یزید الدمشقی ثقہ عابد ہیں۔ طبقہ رابعہ میں 123ھ میں وفات پائی۔

(5) عبد الرحمن بن ابی عمیرہ المزنی ازدی صحبت میں اختلاف ہے۔ حص میں ساکن تھے۔ (تقریب صفحہ 207)

ان کو امام بخاری اور امام ترمذی نے صحابی مانا ہے۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانی نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں صحابی مان کر بہت اچھا تعارف کرایا ہے۔ ابن عبد البر پر تنقید کی ہے۔ جنہوں نے ان کو مختلف فیہ صحابی یا ان کی حدیث کو مرسل اور مضطرب کہا ہے۔ اور اس

کی اجازت میں ابن اثیر جزیری اور صاحب اشعۃ اللمعات نے بھی حضرت امیر معاویہؓ کے لئے دعاء نبوی کو منظر ب کہہ دیا ہے۔ اور رافضی دشمنان معاویہؓ تو ایسی باتوں پر لپکتے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

”عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزی۔ بلا کثرت صرف عمیرہ، ابن عمیرہ بھی کہا گیا ہے۔ قریشی ہیں۔ امام ابو حاتم اور

امام بخاری نے ان کو صحابی کہا ہے۔ اسی طرح ابن سعد، ابن البرقی، ابن حبان اور عبدالصمد بن سعید نے ان

کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابوالحسن بن سجع نے ان صحابہ کے پہلے طبقہ میں شمار کیا ہے۔ جو فتوحات کے لئے

حصص میں جانتے تھے۔ یہ پھر شام ہی رہ گئے۔ ان کی حدیثیں شامیوں کے پاس ہیں“

حدیث: 2- ترمذی طبرانی وغیرہ نے سعید بن عبدالعزیز از ربیعہ بن یزید از عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزی سے روایت کی

ہے۔ جو حضور ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ کہ حضور ﷺ نے معاویہ بن ابی سفیان کو یوں دعا دی

اللهم علمه الكتاب والحساب وقله العذاب هذا اللفظ الطبرانی (الاصابہ جلد 2 صفحہ 414)

(ترجمہ) اے اللہ معاویہ کو قرآن کا علم یہ لکھا اور حساب کرنا سکھا دے اور عذاب سے بچا۔

امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں۔ اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به۔

اے اللہ اس کو ہدایت دینے والا خود ہدایت یافتہ بنا اور اس سے لوگوں کو ہدایت پانے والا بنا۔

حدیث: 3- ”ابن قانع نے ولید بن مسلم از سعید بن عبدالعزیز از یونس بن مسرہ از عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کے حضور

ﷺ سے یہی الفاظ نقل کئے کہ اے اللہ معاویہ کو ہادی ہدایت یافتہ بنا۔ لوگوں کو اس سے ہدایت دے“

اس حدیث صحیح کی دوسری سند میں ولید بن مسلم اور یونس بن مسرہ کا تعارف یہ ہے۔

(۱) ولید بن مسلم بن شاب غزری ابو بشر بصری ثقہ پانچویں طبقہ کے ہیں۔

(۲) ولید بن مسلم قریشی دمشق صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ لیکن کثیر التذویر لیس والتسویہ ہیں۔ التوفی ۹۵ھ۔

(۳) یونس بن مسرہ بن جلیس نابد معمر تیسری طبقہ کے ہیں۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

تاریخ کرام! یہاں تک ہم نے حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں تین مرفوع صحیح حدیثیں متصل سند کے ساتھ تصدیق و توثیق شدہ

رجال میں نقل کر دی ہیں۔

(۱) امام ترمذی کی پہلی حدیث اے اللہ اسے ہادی ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔ الاصابہ سے بھی ذکر کر دی۔

(۲) طبرانی کی حدیث جس کے راوی وہی ترمذی والے ثقہ ہیں۔ کہ اسے کتاب کی تعلیم دے حساب سکھا اور روزخ سے بچا۔

(۳) ابن قانع کی ترمذی والی دعا کی حدیث جس کے دو راوی، ولید بن مسلم اور یونس بن مسرہ ہم نے ثقہ بتا دیے۔

اب انصاف سے کہئے کہ یہ تمہیں صحیح مرفوع توثیق شدہ احادیث اسحاق ابن راہویہ کے قول کو غلط نہیں بتا رہی ہیں؟
حدیث: 4- صحیح حدیث جوام ترمذی نے بیان کی وہ یہ ہے

جد لنا محمد بن یحیٰ لا عبد اللہ بن محمد النفیلی نا عمرو بن واقد ، نا یونس بن حلیس وهو ابن مسرة
 عن ابی ادریس الخولانی کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عیمر بن سعد کو تمہیں کی گورنری سے ہٹا دیا۔ اور امیر معاویہ
 کو گورنر بنا دیا تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کہ عیمر بن سعد معزول اور امیر معاویہ نئے گورنر بن گئے تو حضرت عیمر (معزول
 صحابی) کہنے لگے۔

لا تدکروا معاویۃ الا بخیر فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اللہم اھدہ
 میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے (لوگو! معاویہ کا ذکر خیر ہی سے کرو) آپ نے فرمایا اے اللہ اس سے
 لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔ (ترمذی صفحہ 547)

حال رواة: (1) محمد بن یحیٰ وہی ثقہ راوی شیخ ترمذی ہیں۔

(2) عبد اللہ بن محمد بن علی النفیلی ابو جعفر النفیلی الحرانی ثقہ حافظ دسویں طبقہ کے ہیں۔ ۲۳۳ھ میں وفات پائی۔

(3) عمرو بن واقد تقریب میں ترمذی کے حوالہ سے ذکر نہیں ملا۔ میزان الاعتدال ذہبی میں ملا ہے۔ مشکم فیہ ہیں کم از کم یہ ہیں
 انہی عدی کہتے ہیں کہ اس کی حدیث کمزوری کے باوجود لکھی جائے آخر میں ذہبی کہتے ہیں اس ہالک سے ہی یہ احادیث معروف ہیں
 [(۱) انھاس آدمی کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث سے اور اس میں اضافہ نہ کرے۔

(۲) حضور ﷺ نے فتوں کا ذکر کیا اور بڑا جانا۔ پوچھا گیا نجات کیسے ہوگی تو فرمایا اللہ کی کتاب جس میں پہلوں کی خبریں ہیں

(۳) حضرت معاذ اللہ بن جبلؓ نے حضور ﷺ سے نقل فرمایا۔ صراط مستقیم اللہ کی کتاب ہے۔

(۴) آپ نے دعا فرمائی اے اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو شریعت میں لایا اس کی گواہی دے تو اس
 کا مال زیادہ کر۔ اولاد زیادہ دے۔ عمر لمبی عطا فرما۔

(۵) میں نے خواب دیکھا کہ میں امت کے ساتھ میزان میں تو لا گیا تو میں زیادہ تھا۔ پھر ابو بکر کو تو لا گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر عمر کو تو لا
 گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر عثمان کو تو لا گیا تو وہ زیادہ تھا۔ پھر وہ ترازو اٹھالی گئی۔ (ایسی ایک صحیح حدیث ابوداؤد باب الخلفاء میں ہے۔
 جس میں برائے خلافت راشدہ کی پیشگوئی کی گئی ہے)

یہ احادیث اس متروک راوی سے مروی ہو کر سند اکثردہ ہیں۔ مگر معنا تو صحیح ہیں۔ منہ]

(4) یونس بن حلیس وہی ابن میسرہ کہلاتا ہے۔ عابد معمر اور تیسرے طبقہ کے ہیں۔ پہلے مذکور ہو چکے۔

(5) ابودریس الخولانی مشہور ثقہ تابعی ہیں۔ عائد اللہ بن عبد اللہ نام ہے۔ حضور ﷺ کی زندگی میں حنین کے دن پیدا ہوئے۔

کہار صحابہ سے سنا۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء صحابی کے بعد شام میں بڑے عالم سمجھے جاتے تھے۔
نوٹ: شیعہ نے جو بارہ کتابوں کے حوالے دیے تھے اور ان میں حضرت امیر معاویہؓ کی مدح و مذمت میں موضوع احادیث کے بعد امام اسحاق بن راہویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ کی مدح میں کوئی مرفوع صحیح حدیث نہیں ہے۔ تو اس سے مراد وہی موضوع پیش کردہ احادیث تھیں۔ بالفرض ان کی مراد عام بھی ہو تو ان کی نظر امام ترمذی طبرانی محدث ابن کثیر کی صحیح احادیث اور ان کے ثقہ راویوں کی طرف نہیں گئی۔ درندہ ایسا نہ کہتے۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کہ ”آخر میں حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف میں صحیح مرفوع توثیق شدہ رجال والی احادیث پیش کریں گے۔“ واللہ (العمر)

یہ نکتہ بھی واضح رہے کہ امام ترمذی جس حدیث کو حسن کہتے ہیں وہ صحیح کے معیار نہیں ہوتی اور جس کو غریب کہتے ہیں وہ کوئی کمزور حدیث ثقات کے مخالف نہیں ہوتی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مقدمہ مشکوٰۃ صفحہ 6 پر فرماتے ہیں۔

”امام ترمذی کی عادت ہے کہ وہ اپنی جامع میں فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح، حدیث غریب حسن، حدیث حسن غریب صحیح، حدیث صحیح بلاشبہ جمع ہوتی رہتی ہیں۔ کہ حسن لذا نہ ہو اور صحیح لغیرہ ہو۔ اسی طرح غریب اور صحیح بھی جمع ہوتی ہیں۔ (کیونکہ غریب وہ حدیث کہلاتی ہے جس کا عادل کامل الحفظ والقبضہ ایک راوی ہو اور اکثر صحیح احادیث آحاد ایسی ہی ہیں) غریب اور حسن کے اجتماع میں تعدد طرق، مطلق حسن حدیث میں مراد نہیں بلکہ ایک قسم میں ہے۔ یعنی ایک راوی کے ساتھ سندیں لگی ہوں۔

کسی محدث نے ان احادیث کو غیر صحیح یا موضوع نہیں کہا

احقر نے شیعہ کی پیش کردہ بارہ کتابوں کے اصل یا عکسی صفحات غور سے دیکھے۔ ان میں مدح و ذم میں موضوع روایات کا ذکر ہے۔ مگر ہماری یہ پیش کردہ 4 روایات صحیحہ اور مجمع الزوائد تعلیم الجہان سے آئندہ کچھ پیش کی جانے والی روایات ان کتابوں میں ہرگز نہیں ہیں۔ ملا علی قاری التوئی ۱۰۱۳ھ کی موضوعات کبیرہ اور اس کے نچلے صفحہ پر علامہ محمد بن طاہر مقدسی التوئی ۵۵۵ھ کی تذکرۃ الموضوعات دیکھی کسی میں بھی ان پیش کردہ روایات کو موضوع متروک ضعیف ہزاروں احادیث میں سرسری نظر سے نہیں پایا۔ اس سے پتہ چلا کہ 3 سال حضور ﷺ کی خدمت میں کاتب الوحی اور پرائیویٹ سیکٹری بن کر حضرت امیر معاویہؓ نے جو خدمت اسلام ادا کی ہے کیا عقلاً ممکن ہے کہ آپ نے ان کی مدح یا حوصلہ افزائی نہ کی ہو حالانکہ آپ کی صحیح حدیث ہے کہ ابوبکر کے سوا اپنے سے نیکی کرنے والوں کو میں نے دنیا میں بدلہ (دعائیں دے کر ہی سہی) دے دیا ہے ابوبکر کو خدا آخرت میں پورا دے گا۔ (صحیحین)

مدح حضرت امیر معاویہؓ میں مزید حسن احادیث

حافظ ابن کثیر نے ان روایات کو بارہ دفعہ حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف مفصل میں پیش کیا ہے۔

حدیث: 1 صحیح مسلم میں عمر بن عبدالعزیز بن زبیل سماک بن ولید نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایات کی ہے کہ

سنان نے (مسلمان ہو کر) حضور ﷺ سے کہا میری تین درخواستیں منظور فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ہاں () مجھے امیر لشکر بنائیں۔ تاکہ کفار سے ایسے لڑوں جیسے میں مسلمانوں سے لڑا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا منظور ہے۔ (ب) معاویہ کو اپنا کاتب بنالیجئے۔ فرمایا منظور ہے۔

(ج) میں دوسری بنی عزیہ بھی آپ کے نکاح میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں۔ (دو بہنوں کا ایک سے نکاح اللہ نے منع فرمایا (پارہ 4 رکوع 14)

حدیث 2: طبرانی نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ اپنی بہن ام حبیبہ کی باری کے دن حضرت امیر معاویہ حضور ﷺ کو لئے گئے کان پر تلم تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کیوں ہے تو معاویہ نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی امداد کے لئے رکھی ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ آپ کو اپنے نبی کی طرف سے جزائے خیر دے اللہ کی قسم میں نے تجھے اللہ سے وحی پا کر ہی کاتب وحی بنایا ہے میں محمود بڑا کام اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کرتا پھر آپ نے پوچھا تیرا کیا حال ہو گا جب اللہ تجھے قیص خلافت پہنچاے گا۔ ام حبیبہ اٹھ کر پاس آئیں کہ اللہ اسے قیص خلافت پہنچائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں کچھ کمزوریاں ہوں گی۔ کہنے لگیں آپ اس کے لئے دعا کریں تو آپ نے دعا میں فرمایا

اللهم اهدہ بالہدی و جنبہ الردی واغفر لہ فی الآخرة والا ولی

(ترجمہ) اے اللہ اسے صحیح راہ دکھا اور گمراہی سے بچا اور اسے دنیا و آخرت میں بخش دے۔

طبرانی کہتے ہیں کہ سری منفرد ہے۔ عاصم از عبد اللہ بن یحییٰ ابن کثیر سے وہ شام سے (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 120) ابن کثیر کہتے ہیں کہ ابن عساکر اس کے بعد بہت موضوع حدیثیں بھی لائے ہیں۔ ان کے حفظ اور وسیع اطلاع پر تعجب ہے کہ وہ ان کی نکارت اور کمزور رجال پر کیسے آگاہ نہ ہو سکے۔ (معلوم ہوا کہ یہ روایت نہ موضوع ہے نہ کمزور راویوں والی ہے نہ) **حدیث 3:** امام احمد نے عبد الرحمن بن محمدی از معاویہ بن صالح از یونس بن سیف از حارث بن زیاد از ابی درہم از عراب بن ساریہ سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

اللهم علم معاویہ الکتاب والحساب وقہ العذاب .

(ترجمہ) اے اللہ معاویہ کو کتاب کا علم دے حساب سکھا اور عذاب سے بچا۔

یہ امام احمد بن حنبل کی روایت ہے۔ اسے جرید نے ابن محمدی کی حدیث سے اور اسی طرح اسے اسد بن موسیٰ بشر بن شری عبد اللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے اسی جیسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث 4: عبد الرحمن بن ابی عمیرہ نے فرمایا میں نے خود حضور ﷺ سے سنا ہے تو فرمایا

اللهم اجعلہ ہادیا مہدیا و اہدہ

(ترجمہ) اے اللہ سے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا۔ اور اس سے لوگوں کو ہدایت دے۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ جماعت کی بات (جو یہ روایت کر رہے ہیں) درست ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ ابن عساکر نے یہ حدیث بڑی توجہ سے بیان کی۔ خوب لمبی پاکیزہ، مزیدار، مفید، عمدہ اور اچھی پرکھ کے ساتھ بیان کی ہے۔ اللہ اس پر رحم کرے کہ وہ کتنے مقامات میں بڑے حافظوں اور نادوں پر غالب آگئے ہیں۔

حدیث: 5 امام احمد کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار تھے تو حضرت امیر معاویہؓ نے برتن لے کر آپ کو وضو کرایا تو فرمایا

یا معاویہ ان ولیت امرالافتق الله واعدل قال معاویہ فما زلت اظن انی مسابلی بصدق قول النبی ﷺ حتی ابتلیت (تفرد بہ احمد)

(ترجمہ) اے معاویہ اگر تو حاکم بنے تو خدا سے ڈرنا اور انصاف کرنا معاویہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ پر امید رہا کہ خلافت مجھے ملے گی۔ حضور ﷺ کے فرمان کی وجہ سے تا آنکہ میں حکمران بن گیا۔

حدیث: 6 بیہقی نے حاکم سے اس سند اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر از عبد الملک بن عمیر سے روایت کی ہے قال

قال معاویہ واللہ ما حملنی علی الخلفۃ الا قول رسول اللہ ان ملک فاحسن

(ترجمہ) تو معاویہ نے کہا مجھے خلافت (حاصل کرنے) پر رسول اللہ کی اس بات نے ابھارا کہ اگر تو حاکم بنے

تو لوگوں سے احسان کرنا

بیہقی کہتے ہیں یہ اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔ مگر اس حدیث کے اور شواہد بھی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 123)

حدیث: 7 روی ابو بکر بن ابی شیبہ بسندہ الی معاویہ رضی اللہ عنہ انہ قال ما زلت اطعم

فی الخلفۃ منذ قال رسول اللہ ﷺ اذا ملک فاحسن (تطبیع البیان صفحہ 14)

(ترجمہ) ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی سند سے حضرت امیر معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا اے معاویہ جب تو خلیفہ بنے تو لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا۔

حدیث: 8 ابوداؤد اور ترمذی نے ثوری از ثور بن یزید از راشد بن سعید المقری حمص نے خود حضرت امیر معاویہؓ سے

روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے (مجھے نصائح میں) ارشاد فرمایا

انک ان تبع عورات الناس السدھم او کدت ان تفسدھم (تفرد بہ احمد)

(ترجمہ) اگر تو نے لوگوں کی عیب جوئی کی تو تو نے ان کو خراب کر دیا۔ یا قریب ہے کہ ان کو خراب کر دے۔

یہ وہ کلمہ ہے جسے حضرت امیر معاویہؓ نے سن کر خوب نفع اللہ کی طرف سے پایا کہ بہت بردبار اور متحمل مزاج بن گئے۔ سی آئی ڈی سے عوام کی گمناہ تلاشی نہ کی۔ ظالم کی تلاش جدا مسئلہ ہے۔ اسی لئے امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ بہت عمدہ سیرت

کے مالک تھے۔ لوگوں سے درگزر کرتے خوب معاف کرتے اور بہت سزپوش تھے۔ رحمہ اللہ
 حدیث: 9 مالک بن یخامر حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

ان اهل الشام هم الطائفة المنصورة على من خالفها (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126)

(ترجمہ) کہ اہل شام اللہ کی طرف سے امداد دیا ہوا لشکر ہے اس لشکر پر جو ان کا مخالف ہوگا (خدا ان کو
 اس پر فتح دے گا)

حضرت امیر معاویہؓ اپنے اوپر چڑھائی کرنے والے اہل عراق لشکر کے خلاف اس حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

حدیث: 10 بخاری و مسلم کی اس مشہور حدیث سے آپ جنتی ہیں۔ ”میری امت کا جو لشکر سب سے پہلے سمندری جنگ لڑے
 گا ان کے لئے جنت واجب ہے۔ (ایضاً مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357) عدالت صحابہ کرام صفحہ 299

چار نمین کرام! ہم صرف ان 10 زائد احادیث مدح پر اکتفا کرتے ہیں اللہ ہمیں ہر صحابی سے محبت دے۔ ان کی
 نیت اور عیب جوئی سے بچائے۔

دعائے ہدایت کی منظوری واقعات کی روشنی میں

ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی ہر بات سچی ہوتی ہے۔ اور یہ دعا بھی مقبول ہے۔ سیرت امیر معاویہؓ پر نظر ڈالیں کہ
 آپ فرمان نبوی کی سچائی میں ہدایت یافتہ بھی تھے۔ ہدایت دیتے تھے۔ اور اپنی مملکت اور مفتوحہ ممالک میں ہدایت ہی پھیلائی
 لوگ مسلمان ہونے لگے۔ مرکز کے تابع بنے اور اپنے اسوال بیت المال میں بھیجے رہے۔ 64 لاکھ درہم میل پر از افریقہ تا
 چین اور از سرحد ہند تا ترکی آپ کی قیادت میں صرف مسلمانوں کی ہی حکومت تھی۔ رہے سبے کفار سبے ہوئے تھے۔ وانتم
 الاعلون ان بکنتم مومنین کا آفتاب ایمان و ہدایت اپنے عروج پر نیروز بنا ہوا تھا۔ اس پر اس حکومت میں کسی کو کسی سے
 کوئی دکھ نہ تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے حملہ شام کے وقت انہیں فوج کا سپہ سالار بنایا۔ عرقہ کی فتح میں حضرت امیر معاویہؓ ہی کا
 ہاتھ تھا۔ قیساریہ۔۔۔ اس وقت امریکی دنیا کا بڑا شہر جس کے 300 بازار تھے۔ ایک لاکھ سپاہی محافظ تھے۔۔۔ کی فتح آپ نے کی
 کہ 80 ہزار ردی کھیت رہے۔ آپ نے عثمانی دور میں سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کر کے رومیوں سے سمندری جنگ کی اور
 حدیث نبوی کے مصداق میں جنتی ہوئے۔ اور وہ عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے جو تاریخ اسلام اور جزیرۃ العرب میں
 ابداً آباد تک منتشر رہیں گے۔ آپ کی عدل گستری رعایا پروردی تحمل و بردباری، سخاوت و فیاضی شجاعت و جانبازی لہم و نسق میں
 بحالی سیاست و تدبیر میں جولانی علم و فضل اور خوف خداوندی کی داستانیں اور اوراق تاریخ پر نقش ہیں۔

آپ نے حضور ﷺ سے شیخیٹ سے اپنی بہن حضرت ام حبیبہؓ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ان صحابہ و تابعین نے
 کی ہیں۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بخلی، حضرت سائب بن یزید کندی، حضرت ابن عباس، حضرت معاویہ بن خدیج، حضرت

یزید بن جاریہ، حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم۔ اور تابعین میں حضرت ابودریس الخولانی، حضرت سعید بن المسیب، حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابویحییٰ، حضرت حمید بن عبدالرحمن بن عوف، حضرت محمد بن نجیر اور بہت سے حضرات نے روایات کی ہیں۔ آپ 20 سال گورزرہے۔ اور 20 سال خلیفہ رہے۔

(تہذیب المعجزہ جلد 10 ترجمہ امیر معاویہ از ابن حجر)

بھائیو! تاریخ میں اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں کرتے بڑے جلیل القدر فاتح اسلام صحابی کی صرف ایک غلطی۔۔۔ کہ سہائی قاتلین عثمان کے صوبہ شام پر حملہ میں اپنے دفاع کے لئے چھ ماہ تک صبر کرنے کے بعد بھی یہ کیوں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ کے عوض ہزاروں نیکیوں پر کردار کشی کا کام چلا دیا گیا۔ شام میں ابدال و صالحین کا وجود ہی حضرت امیر معاویہؓ کے ہادی مہدی ہونے پر کجی دلیل ہے۔ حق اور سچ کی زبان حضرت عمر حضور ﷺ کی صادق لسان سے شام کی فضیلت میں روایت کرتے ہیں۔

”میں نے حضور ﷺ سے سنا فرماتے تھے۔ حمص کی دیوار اور زیتون کی سرخ مٹی سے (دوشامی شہر) ستر ہزار لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ان پر کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔ اگر مجھے اللہ تعالیٰ اس شام کے سفر سے واپس لائے تو میں اپنے بال بچوں اور مال کو حمص اٹھالے جاؤں گا۔ آپ سترے لوٹے ہی تھے کہ شہید کر دیئے گئے“ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے شیخین نے ذکر نہیں کی حاکم صحیح کہتے ہیں۔ مگر وہی اسے منکر کہتے ہیں کہ اسحاق بن زبیر بن عوف نے روایت نہیں ہے۔ (مسند رک حاکم جلد 3 صفحہ 89)

اسحاق بن زبیر بن عوف نے ذہبی کی میزان الاعتدال میں نہ پایا۔ البتہ تقریب المعجزہ جلد 10 میں یوں ہے۔ اسحاق بن ابیہیم بن العلاء الحمصی بن زبیر بن عوف کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ صدوق اور بہت دہی ہیں۔ دسویں طبقہ کے ہیں۔ ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ باقی سب چھ راویوں کی توثیق ہم نے تقریب المعجزہ جلد 10 میں دیکھ لی ہے۔

(۱) جو محمد بن اسماعیل سلمی ثقہ طبقہ 11

(۲) عمرو بن حارث زبیدی حمصی مقبول۔

(۳) عبد اللہ بن سالم اشعری ثقہ۔

(۴) محمد بن ولید زبیدی حمصی قاضی ثقہ وثبت۔

(۵) راشد بن سعد مقرئ ثقہ حمصی تیسرے طبقہ کے ہیں۔

(۶) ابوراشد حرانی شامی ثقہ دوسرے طبقہ کے ہیں۔

جو غالباً حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص صحابی سے یہ روایت کرتے ہیں۔

شام میں ابدال و صالحین کا ذکر مستقل اولیاء کرامؑ کے حالات والی کتابوں میں ہے۔ ابوداؤد میں شام دمشق کی فضیلت یہ ہے۔

(۱) روی شام پر تباہ کن حملے کریں گے مگر دمشق اور عمان بچ جائیں گے۔

(۲) عجم کا ایک بادشاہ دمشق کے سوا سب شہروں پر غالب آجائے گا۔

(۳) ارشاد نبوی ہے کہ میدان جنگ میں مسلمانوں کا خیمہ جنگی بیڑ کو ارث (دمشق کے قریب) وہ جگہ ہوگی جسے غوطہ کہتے ہیں۔

(البراد و جلد 2 صفحہ 289 طبع لبنان)

(۲) جامع مسجد دمشق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال و یہود سے جنگ بڑی فضیلت ہے۔ (علامات قیامت)۔

4 کلی اصول سے مطاعن کا اجمالی جواب

یہ مطاعن کا باب کافی لمبا ہے۔ شیطان کی آنت روانض کے پیٹ میں ہے۔ جو گندگی نکالے ہی جا رہی ہے ختم نہیں ہو پاتی۔ کتاب "ایمانی دستاویز" بھی مختم ہو چکی چاہتا ہوں کہ جوابات مختصر کروں تو یہ سوچا کہ بقیہ 85 حوالہ جات کے چپاس بھر مطاعن کے گروپ بنائیں۔ اصولی طور پر پہلے ایک جامع جواب بنالوں۔ پھر فردا فردا جواب مختصر اشارہ سے دے کر یہ کہہ دوں کہ ظاں نمبر اصول دیکھ لو۔ تمام مطاعن بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

(1) اکثر مشاجرات صحابہ سے متعلق ہیں۔ ان میں بحث و کدیر اور ایک دوسرے صحابی کو ضرور ہی بر غلط اور گنہگار بتانا مسلمان خسر مائل سنت کے مذہب میں حرام ہے۔

(2) کئی ذاتی کردار پر حملے ہیں۔ کسی کی ذات پر کردار کش حملہ سوائے عدالتی کیس کے دنیا کے کسی مذہب میں جائز نہیں۔

(3) ایک صحابی دوسرے سے اجتہاد اور دینی سوچ میں اختلاف کر سکتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کو غلطی پر مانتا سکتا ہے۔ ان کا اختلاف حضرت موسیٰ و حضرت ہارون، حضرت علی و حضرت فاطمہ، حضرات حسنین کریمین اور حضرت علی و حضرت ابن عباس و حضرت عقیل بن ابی طالب کی طرح دو بھائیوں میں مسلم ہے۔ وہ ایک دوسرے کے متعلق جو رائے قائم کریں ان کو حق ہے۔ مگر ہم جیسوں کو تیسرا اور طبرہ متخلل بن کر ایک کو بُرا کہنے، طعن دینے، غیبت کرنے، تہمت لگانے، بدظنی رکھنے اور کردار کشی میں لگے رہنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

قرآن مجید میں پارہ 26 رکوع 14 میں یہ چھ گناہ حرام ہیں۔ حرام کو حلال جاننے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ہمارا حق اسلامی تعلیم میں صرف یہ ہے کہ جس صحابی یا امام فقہ کو مصیب اور درست جانیں اس کی تقلید و اتباع کریں۔ جسے غلط جانیں اس پر تبصرہ اس کے لئے ہرگز نہ کریں۔ بلکہ اس کو دعائے خیر دیں۔

وَبَنَّا اغْفِرْ لَنَا وَلَا خَوْفًا عَلَيْنَا الْيَوْمَ الْمَبِيتِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں بھی اور ہمارے پہلے بھائیوں کی (غلطیاں بھی) بخش دے۔ اور کسی کا

کیندہ شمی ہمارے دل میں نہ آنے دے۔ (پارہ 28 رکوع 4)

جب مولائے مسلمین امیر المومنین حضرت علیؑ اس حکم خدا پر عامل تھے ہم ان کے نام لیا اپنے ہوا ہر مسلمان سے دشمنی بنالیں تو ہم کیسے مسلمان رہیں گے؟

(4) بہت سے مطاعن نے جوئے اور بہتان ہیں۔ بہتان تراشی اسلام میں بڑا جرم ہے۔ اب نمبر وار مطاعن پر نکتہ ڈالیں۔

جواب توجہ سے پڑھیں۔ کفر سے توبہ کریں۔ ایمان بجا کر جنت پہنچیں۔

اعتراض : 23۔ جنگ صفین میں معاویہ کی کمرانی ظاہر ہو گئی۔ (اسد الغابہ) ترجمہ حضرت عمار بن یاسرؓ

الجواب : مشاجرات صحابہ کی بحث ہے۔ قاتلین عثمان کی سازش سے فریقین کے ہزاروں افراد شہید ہوئے ہیں۔ تو مسلمان اپنے عقیدہ کے مطابق ایک کو قتل نہ کہہ دیں گے۔ مگر کراہ یا عدا گناہ کا مرکب نہیں کہیں گے۔ یہاں حضرت حذیفہؓ نے حضرت عمارؓ کی شہادت دیکھ کر کہا کہ مجھ پر بے علمی اور اپنی بھول واضح ہو گئی۔ کہ عمارؓ سچے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہو کر جنگ کرتا ہوں۔ تو لڑے اور شہید ہو گئے۔ پہلے حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر بھی گوارہ نہ چلاتے تھے۔ یہ لفظ بایں معنی قرآن میں بھی آیا ہے۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ وَوَجَدَكَ غَالِيًّا فَغَنَىٰ (سورۃ النحل پاره 30)

(ترجمہ) اللہ نے آپ کو راہ سے بے خبر یا بھٹکا پایا تو راہ ہدایت سکھا دی۔ آپ کو تنگدست پایا تو (مالدار) غنی کر دیا۔

جیسے ہم یہاں ضال کا سخت معنی گمراہ بطور طنز و گالی نہیں کر سکتے۔ صحابہ کرام کی اغلاط پر بھی نہیں کریں گے۔ کیونکہ قرآن کی سیکنکوں آیات میں ان کا ہادی، نھدی، مبشر، البجہ والرضوان، ہونا مذکور ہے۔ تو شیعہ عقیدہ بنا کر قرآن کی تکذیب نہیں کرتے۔ علامہ تفتازانی التوفیٰ ۱۹۱۷ء میں شرح عقائد صفحہ 135 میں فرماتے ہیں۔

و یکف عن ذکر الصحابة الا بتخیر لما ورد من الاحادیث الصحیحة فی مناقبهم ووجوب الکف عن الطعن فیهم

(ترجمہ) اچھائی کے سوا سب صحابہ کے ذکر سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ ان کے فضائل اور طعن و تشنیع سے رکنے کے وجوب پر احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔

بمراحادیث فضائل نقل کر کے فرماتے ہیں

”اور جو کچھ ان کے درمیان جنگیں اور اخلاقات ہوئے ان کے لئے مناسب محل (وجہیں) اور تاویلیں ہیں پس ان کی بدگوئی کرنا اور ان میں عیب نکالنا اگر اولہ قطعہ کے مخالف ہو تو کفر ہے۔ جیسے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت۔ ورنہ بدعت اور گناہ کبیرہ تو ہر حالت میں ہے ہی“

صحابہ سے یہی علامہ تفتازانی کا دفاع شرح مقاصد میں بھی ہے۔ جس سے غلط استدلال دشمن اصحاب رسول رافضی نے کیا ہے۔

صفین میں حضرت امیر معاویہؓ کی مجبوری

صفین میں حضرت علیؓ کے طرف دار ہونے کے باوجود ہم حضرت امیر معاویہؓ اور قصاص عثمان میں ان کے حامیوں کے دلائل کا تجزیہ یوں کرتے ہیں۔

(1) وہ حضرت عثمانؓ کے چچا زاد بھائی اور ولی الدم تھے۔ حضرت عثمانؓ کے بیٹوں نے ان کو اپنا دیکل بھی بنا دیا قرآن میں ہے

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطٰنًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مُنْصَوِّرًا

(ترجمہ) اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم ضرور اس کے وارث کو غلبہ دین گے۔ پس وہ قتل میں زیادتی

نہ کرے بے شک وہ مدد کیا گیا ہے۔ (ترجمہ مقبول صفحہ 341، پارہ 15 رکوع 4)

جرامت ترجمان القرآن حضرت امین عباسؓ حضرت علیؓ کے حامی ہونے کے باوجود یہ آیت پڑھ کر تفسیر بتاتے تھے کہ حضرت امیر معاویہؓ جیت جائیں گے۔ قرآن میں ان کی مدد کا خاص وعدہ ہے۔ خود حضرت علیؓ کا اپنا تاثر بھی یہی ہے کہ جنگ صفین کے خاتمہ پر اپنے فوجیوں سے فرمایا۔

”لوگو! حضرت امیر معاویہؓ کی امارت کو (میرے بعد) برانہ جانا خدا کی قسم اگر تم نے ان کو بھی گم کر دیا تو دیکھو گے کہ سر اپنے کندھوں سے اس طرح گریں گے جیسے حنظل (تنبہ) کا پھل اپنی تیل سے کٹتا ہے۔

(البدایہ جلد 8 صفحہ 131 بحوالہ حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق صفحہ 235)

خدا کا وعدہ سچا ہوا کہ سنی شیعہ تاریخ بتاتی ہے عراقی لشکر ایک لاکھ تھا۔ شامی 50 ہزار تھا۔ شامی اپنے اوپر چڑھائی کے باوجود چھ ماہ رجب تا صفر 3ھ۔۔۔ دے بیٹھے رہے۔ یہی کہتے تھے کہ قاتل اور گواہ سب آپ کے لشکر ہی ہیں۔ خود بدلہ لے لو ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ نہیں لے سکتے تو وہ اصل 10/12 قاتل ہمارے حوالے کرو ہم کو خدا نے بدلہ لینے کا حق دیا ہے۔ جب حضرت علیؓ اپنے لشکر کو یہ بات بتاتے تو حضرت علیؓ کا فرمان لشکر 10/20 ہزار کا جلوس نکال کر کہتا کہ ہم سب عثمان کے قاتل ہیں معاویہ آئے ہم سے بدلہ لے لے۔ (طبری، البدایہ جلد 6 صفحہ 299 وغیرہ)

(2) قاتل اپنے نام نہ بتائیں جتنا بتا کر کہیں ہم سب قاتل ہیں۔ تو دنیا کے ہر قانون میں یہ بلوائی مجرم ہیں۔ ان سے غنیمت انتظامیہ کا فرض ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں ایک ایسے قاتل میں 10 مجرموں کو حضرت عمرؓ نے سزا دی۔ کسی نے کہا ایک کے بدلے دس دینا کے بڑے عادل حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر اہل مدینہ اس قاتل میں شریک ہوتے تو خدا کی قسم سب کو سزا دیتا (سیرت نبویؐ) کہ حضرت علیؓ کو اس قانون اسلام پر بلوائیوں نے عمل نہ کرنے دیا۔ ہم بمعلوکتنا ولا لعلکم ہم (ان کی حکومت ہم پر ہے۔ ہماری ان پر نہیں ہے) (نسخ البلاغہ) تو حضرت امیر معاویہؓ کو تو اپنی جھولی پھیلانے کا قانونی حق تھا۔ کہ آؤ میں خدا کا قانون سنبھال دوں پھر بھی عراقی لشکر نے حملہ میں پہل کر دی۔ جنگ یرموک وغیرہ میں شام و ترکی تک قیصر کو فتح کرنے والے 40/50 ہزار اسلامی لشکر نے مجبوراً دفاع کیا۔ ہائے کشتوں کے پٹنے لگ گئے۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے ہی فیصلہ پھر قرآن کی صلیح اہل سے فریقین کا آدھا آدھا لشکر بچا اور فریقین کے آدھے/آدھے 70 ہزار شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا علیہ راجعون۔ یہی خدائی امداد تھی۔ پھر لشکر علیؓ تو خارجی بن کر آپس میں ٹکرانے لگا۔ مگر عایا حضرت امیر معاویہؓ کی حامی بنی گئی۔ کسی

بھی صوبہ و ملک میں اپنے قبضہ کے لئے اتنے سپاہی بھی نہ بھیجتے جتنے آج پر امن ترقی یافتہ دور میں کسی ڈی سی یا کسٹنر اور وزیر اعلیٰ کو نئی جگہ تعینات کے لئے ان کے تحفظ میں بھیجے جاتے ہیں۔ کیونکہ عثمانی گورنروں کی معزولی کے بعد نئے سبائی گورنروں سے دنیا تک آچکی تھی۔ مثلاً حضرت عثمانؓ کو قتل کرانے والے اور سب قاتلوں کے محافظ مالک بن ابراہیم اشتر ثقی نے تنقید کی تو اس نے مار مار کر اسے وحیں ڈھیر کرادیا (طبری وغیرہ) یہی وہ انٹرنیشنل دہشت گرد ہے۔ جس نے جمل میں صلح ہو چکنے کے بعد رات کو جنگ بھڑکائی تھی۔ جب حضرت علیؓ نے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو سمجھا بھجا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر جنگ بند کر دی تو اس کے فوجیوں نے نماز کی حالت میں حضرت علیؓ کے ان پیارے محسنوں کو ہی نہ شہید کیا بلکہ حضرت علیؓ کے حکم کے بغیر اشتر ثقی نے حضرت ام المومنین کے اونٹ پر حملہ کر دیا۔ بنو نہبہ کے ہزاروں جوان اونٹ کی مہار پکڑتے اور شہید ہو جاتے تھے (طبری)

دور مرتضوی میں سبائیوں کے مظالم اور بعد کی تاریخ

تاریخ ان کے مظالم سے پٹی پڑی ہے۔ اگر وہ ہم سب نکالنا چاہیں تو ہم پر غیر سنی ہونے کا الزام لگ جائے۔ جبکہ خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی حکومت کے وقت کار کو بچانا ہمارا ہی فرض ہے۔ شیعوں کو تو 80 ہزار مسلمانوں کی خونی عداویاں بھانے پر ناز ہے۔ پھر جب ان لوگوں کی غلط کاریوں اور حضرت امیر معاویہؓ کے سیاسی حیلوں کی وجہ سے عراق و حجاز کے سوا سب مسلمان حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت میں بلا جنگ و جدل امن و خوشی سے شامل ہو گئے تو حضرت علیؓ نے اپنے نافرمان اور غدار لشکر سے تک آکر حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کر لی۔ فریقین اپنے خلافتوں میں خدمت اسلام بجالاتے رہے۔ مگر ہم اہل سنت اب بھی علیؓ کی حکومت مانتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کو قاتلونی حاکم نہیں مانتے ہاں جب نواسہ رسول جگر گوشہ جنول حضرت امام حسنؓ نے حالات کا جائزہ لے کر پھر مسلمانوں کی حربی طاقت کا فروں پر چلے جانے امت کو کشت و خون سے بچانے کے لئے چچا معاویہؓ کے ہاتھ پر صلح و بیعت کر لی تو تمام مسلمانوں کے فیصلہ پر ہم حضرت امیر معاویہؓ کو ان 20 سال میں قاتلونی جائز خلیفہ اور حکمران مانتے ہیں۔ اگرچہ کو فیوں نے حضرت امام حسنؓ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ جیسے والد کو شہید کیا تھا۔ پھر اگلی حکومت میں حضرت امام حسینؓ کو بلایا۔ آپ نے ان کی روایتی بے وفائی غداری دیکھ کر واپسی، صلح اور سرحدوں پر کفار سے جنگ لڑنے کی تین شرطیں پیش کر دیں کوئی مومنوں نے شکار ہاتھ سے نکھڑا دیکھ کر جمل و صفین کی طرح پہلے حملہ کر دیا۔ 72 مظلوم شہداء کو بلا کا خون پی کر خوب مونے ہو گئے ہیں۔ خود تو توائین (بہت توبہ کرنے والے) کہلائے مگر مظلوموں کی بددعا لے کر دو تاپٹینا اپنے آپ کو لہو بہان کرنا مذہب بھی بنالیا۔ ہر جگہ خلاف شرع و فقہ جعفریہ بھی جارحانہ تہمدوں سے لبریز جلوس نکالتے۔ ہر سال سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو مارنے مرواتے اور خود مرتے آرہے ہیں۔ نہ خود باز آتے ہیں نہ کوئی حکومت یہ غیر شرعی اور حرام کام ان سے چھڑوا کر ایک مسجد بھی ان سے آباد کر سکتی ہے۔ جس میں سنت نبویؐ والی پانچ وقت آذان ہو۔ اور یہ اپنے اپنے وقت میں پانچ نمازیں باجماعت پڑھیں۔ اور سب مسلمان ایک ہو جائیں۔ اللہ ایہ اتحاد نصیب فرما۔

ہے کوئی ایسا بہادر تنج سنت حکمران یا افسران جو مسلمانوں کو قرآن و سنت پر چلا کر بدعات و رسوم چھڑا کر ایک قوم بنا دکھائیں۔
 تاریخین کرام ۱ شہادت عثمان سے مظلومیت کر بلا تک مختصر تاریخ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ مگر تمام کر
 انصاف سے کہنے کیا یہ سب حادثات ان عراقیوں اور شیعیان کو فہ کی سازش کی وجہ سے پیش نہیں آئے جن کا اصل ذمہ دار تاریخ کا
 یہ طالب علم فتوح البلدان بلا ذری و غیرہ کے بیان کے مطابق ان چار ہزار ایرانی او فخریہ قسم کے افسران کو ٹھہراتا ہے۔ جو جنگ
 قادسیہ میں قید ہوئے جان بچا کر مسلمان بن گئے۔ آزادانہ رہنے کی حضرت عمرؓ سے اجازت لے لی۔ مگر ان کو یمن کا عبداللہ بن
 یہودی ایسا شاطر استاد بھی مل گیا جس نے حب اہل بیت کا نیا مذہب دکر وہ بنا کر نہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو چھوڑا نہ حضرت
 علیؓ و حسنینؓ کو چھوڑا۔ حادثہ کر بلا کر اچکنے کے بعد انتقام کے بہانے مختار بن عبید ثقفی سے 80 ہزار مسلمان پھر مردائے۔ پھر
 آج تک یہی مسلم کشی کرتے آرہے ہیں۔ آج کے تاریخ نگار اور صفائی اتنے بھولے کیوں بن گئے ہیں۔ کہ ان سبائی قاتلوں کو
 اہلیت کرامؓ پر مظالم ڈھانے والے، ان غداروں کو اور تمام صحابہ کرامؓ کے علانیہ دشمنوں کو تو کچھ نہیں کہتے ہیں۔ مگر طالبان قصاص
 اور اسن دمانا چاہنے والے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عائشہ، حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت مغیرہ
 بن شعبہ رضی اللہ عنہم پر برستے چلے آرہے ہیں۔ جب کہ تمام اکابر علماء اہل سنت، محدثین، مفسرین، متکلمین، فقہاء و مجتہدین،
 اولیاء کرام اور دوہر اندیش غوطہ زن مورخین ان صحابہ کرامؓ کی صفائی اور دفاع ہی کرتے آرہے ہیں۔ اور اصل ذمہ دار اہل بیت
 کے قاتلوں کو ہی بتاتے ہیں۔ دیکھئے لاجواب کتاب عدالت صحابہ کرامؓ مولفہ مہر محمد، تاریخ ابن کثیر، تاریخ ابن عساکر وغیرہ

مشاجرات صحابہ میں اہل سنت مسلمانوں کا موقف

یہاں صرف 5 اکابر کے مستند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

- (1) امام حسن بصریؒ التونیؒ ۱۱۰ھ فرماتے ہیں۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 130
 امام اوزاعیؒ (پہلی صدی کے محدث و فقیہ شام) سے حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا دونوں کی اسلام میں
 سبقت ہے۔ دونوں حضور ﷺ کے رشتہ دار و داماد ہیں۔ دونوں پر آزمائش آئی۔ (ہم کسی کے خلاف فیصلہ نہیں کر سکتے)
- (2) امام احمد بن حنبل التونیؒ ۲۴۱ھ حضرت عثمانؓ کے صحیح انتخاب پر فرماتے ہیں
 کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں طعن کرنا تمام مہاجرین و انصارؓ پر طعن کرنا ہے۔ اور حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق
 فرمایا تلک امة قد خلت لہا ما کسبت الخ (پارہ 1 کو ص 16 آخری آیت)
- (3) امام غزالیؒ التونیؒ ۵۰۵ھ احیاء العلوم جلد 1 صفحہ 82 پر فرماتے ہیں۔

”تمام صحابہ کرامؓ سے ایک مسلمان حسن ظن رکھے اور ان کی تعریف کرے۔ جیسے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ نے

کی ہے جو کچھ حضرت امیر معاویہ اور حضرت علیؓ میں ہوا وہ اجتہاد پر مبنی تھا حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت علیؓ کی امامت میں اختلاف نہ تھا۔

(4) ہیران میر شیخ عبدالقادر خیلانیؒ "التونی الاھ" ج ۱۱۵۷ طبع الطالین صفحہ ۱۱۸ میں فرماتے ہیں۔

حضرت علیؓ کے وفات پا جانے اور حضرت حسنؓ کے خلافت ترک کر دینے کے بعد حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ پر خلافت کا مقرر ہونا صحیح ہے..... اہلسنت کا اس پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان جو اختلاف واقع ہوا ہے اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا واجب ہے اور ان کے حق میں برے کلمات کہنے سے پرہیز کیا جائے اور واجب ہے کہ ان کی نیکیاں اور فضائل بیان کئے جائیں

(5) فضل بن زیادؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ امام بخاری التونیؒ ۲۵۶ھ سے پوچھا کہ کوئی شخص حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کی شان میں کسی کرے کیا اسے رافضی کہا جائے گا تو آپؐ نے فرمایا (ہاں)

والہ لم یجتزء علیہا الا ولہ خبیئۃ مؤما انتقص احد احدنا من الصحابۃ الاولہ داخلۃ مؤ
(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۹)

اس پر جرات دینی کرے گا جس کی بری خصلت ہو۔ کوئی بھی کسی صحابہ کی بد گوئی اس لئے کرتا ہے کہ وہ اندر کا بر امر فیض ہوتا ہے۔ مشاجرات صحابہ میں چپ رہنے کا یہ فیصلہ آپؐ یا زکریاؑ ہم اس کا حوالہ بار بار دیں گے۔

پُر امن حکومت معاویہ ایک نظر میں

اب حضرت امیر معاویہؓ کی امت سے محبت اور پُر امن حکومت شیعہ کے اس قول سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ وہ بطور طنز و طعنہ کہتے ہیں۔ "کہ معاویہؓ نے قصاص عثمان کے لئے حضرت علیؓ سے جنگ کی مگر اپنی حکومت میں قصاص لینا بھول گئے۔ کہ خلل نہ آنے دیا" ہم جواب میں والفضل ما شہدت بہ الاعداء ہی کہیں گے۔ کہ دشمن کی نیک گواہی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے محمد بن ابی بکر اور عمرو بن العاصؓ، عبدالرحمن بن عدیسؓ تک کو معاف نہیں کیا جن کا قاتل ہونا تاریخ میں مروج ہے۔ مگر جن پر شہادت نہ ملی گو وہ علانیہ آپؐ کے مخالف تھے۔ حضرت عثمانؓ کی بد گوئی کرنے والے جانے پہچانے سبائی تھے۔ ان کو نہ گرفتار کیا نہ سزا دی۔ حضرت علیؓ کا مذہب اپنایا۔ اور اسن برقرار رکھا۔ ان کو بھی باعزت رعایا بنا۔ صرف چند کوئی غنڈوں کو گورنری سخت شہادتوں کے بعد مجبوراً سزا دی۔ پھر حجرؓ کے قتل پر حضرت اماس عاتشہؓ کی شکایت پر معافی مانگی۔ آپؐ پہلے آئیں تو ان کو بھی معاف کر دیتا۔۔۔۔ بادشاہ بادشاہ کا طعنہ آج ہر ایرا غیر انتہو خیرا تو دیتا ہے مگر اسے ۸۰ ہزار پہلی حکومت کے قتل عام کے مقابل صرف ۵/۶ مجرموں کو سزا نظر آتی ہے۔ ۲۰ سالہ حکومت پُر امن ہے فتوحات پر فتوحات دور عمری کی یاد دلارہی ہیں۔ خارجی رافضی ابن سباؓ کی یہودی پارٹی بالکل ناکام اور قتیہ کے نہاں خانہ میں گرفتار ہے۔ اسلامی

حکومت پوری دنیا پر غالب اور پر امن ہے اگر حضرت معاویہؓ خلیفہ نہیں عام بادشاہ اور وہ بھی دشمنوں کے بقول ظالم ہوتے تو خدا کی یہ آیت ان پر تاریخ بچ کر دکھاتی۔

قَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً (بارہ 19 رکوع 18)
(ترجمہ) ملکہ بلقیس نے کہا جب بادشاہ کسی بستی پر قابض ہوں تو رعایا کو برباد اور قتل کرتے ہیں۔ عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ (سیمان بھی ایسا کریں گے)

مگر حضرت امیر معاویہؓ نے بادشاہ ہو کر بھی شاہ سلیمان علیہ السلام کی روش اپنائی رعایا کو خوش رکھا۔ امن و ترقی کا تحفہ دیا۔ غیر مسلم بستی قرین اور یعقوبی جیسے متعصبین شیعہ حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت و بادشاہت کو بہترین خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

(سیدنا معاویہؓ صفحہ 129 تا 136)

حضرت امام حسن و امام حسینؓ کو خوش رکھا طے شدہ لاکھوں درہم و دینار ان کو ملتے وہ شاہی دورہ کرنے دمشق تشریف لاتے اور عزت و اکرام سے نوازے جاتے۔ ان کے حامی اور شیعہ معتقدین بالکل آزاد رہے۔ سرکاری وظائف پاتے رہے۔ آج صرف تہذیب و تمدن و تہذیب گن رہنے والا فرقہ اس جیسے عادل اور نہ امن بادشاہ کی تاریخ اسلام میں ایک مثال تو پیش کرے (اسی منکر ربح و ربر؟) فخر و مبشرہ بالجہ کے حضرت سعد بن ابی وقاص جیسے مشہور صحابی ارشاد فرماتے ہیں۔

مارءیت احدا بعد عثمان القضى بحق من صاحب هذا الباب يعنى معاوية
(ترجمہ) میں نے حضرت عثمانؓ کے بعد کوئی صحابی اس صاحب مکان یعنی حضرت معاویہؓ سے زیادہ حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔ (منہاج السنہ جلد 3 صفحہ 185 طبع بولاق مصر)

حضرت عمار بن یاسرؓ کے قاتل کون ہیں؟

اعتراض: 24۔ (الرس) ”شہادت عمار کے بعد معاویہؓ باغی ثابت ہوئے“ اس پر ہم اپنی کچھ معروضات پیش کر چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) باغی بمقتی طالب قصاص عثمان ہے۔ حکومت وقت پر لشکر کشی سے چڑھائی کرنے والا نہیں ہے جو شرعی باغی کی تعریف ہے یہ تو صرف اپنے مفتوحہ صوبہ شام میں دیک کر بیٹھا رہا اور طلب قصاص کے لئے مدینہ یا کوفہ میں امیر المومنین کے پاس قاصد بھیجتا رہا ہے۔ آپ کی حکومت کو ماننا بیعت پر خود اور اہل شام کو آمادہ رکھا ہے۔ صرف اس شرط کے ساتھ کہ حکم خدا کے تحت بدلہ خود لے لیں یا ہمیں مطمئن کر دو۔ یا ان کو اپنے دربار اور فوج سے نکال دو۔ ہم خود بدلہ لے لیں گے۔ مگر افسوس کہ وہی قاتل لشکر جہل میں چھائی جانے کے بعد صفین شام میں چڑھ آیا۔ بدلہ دینے دلانے کے بجائے خونریز حملہ کر دیا۔ اور 70 ہزار مسلمان کام آئے۔

(2) ایک ہے خود قتل کرنا۔ ایک ہے قتل کا سبب بننا۔ سبب بننے والے کی نیت قتل و نساہدہ و تو قرآن و سنت اور تعزیرات پاکستان

اسے بھی مجرم بتاتے ہیں۔ اب خود غور فرمائیے۔ مسجد نبوی تعمیر ہو رہی ہے۔ صحابہ بڑے بڑے بھاری پتھر بلا کر اٹھا کر لائے ہیں۔ کچھ صحابہ حضرت عمارؓ کو دو اٹھوا دیے تھے۔ وہ تھک ہار کر فرماتے ہیں۔ قد قتلنی اصحابک یا رسول اللہ! اے اللہ کے رسول آپ کے صحابہ نے مجھے مار ڈالا آپ وحی سے آئندہ کی خبر یا کر فوراً فرماتے ہیں۔ ویسک یا عمار لا یقتلک اصحابی۔ اے عمار! نفوس تجھے میرے صحابہ تو قتل نہ کریں گے والما تقتلک الفتنۃ الباغیۃ۔ تجھے تو باغیوں نے قتل کرے گا۔ (تاریخ سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 497)

ابن عبد ربہ العقد الفرید، وفاء الوفا للسمودی جلد 1 صفحہ 235

صحیحین میں اس صحیح حدیث کا صرف آخری حصہ آیا ہے۔ لا یقتلک اصحابی کا جملہ نہیں ہے۔ تو اس کا مفہوم غلط سمجھ کر حضرت معاذؓ پر فٹ کیا گیا ہے۔ پھر اگلا جملہ بھی جوڑا گیا کہ وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ اور تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا۔ گرائمر میں الباغیۃ الفتنہ کی صفت ہے۔ یہ مفت موصوف نقتلک کا قائل ہے۔ قائل کا وجود فعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ یہ گروہ پہلے سے باغی ہے۔ جیسے اب بھی کسی کو کہا جائے ”فلاں ظالم تجھے قتل کر دے گا“ تو اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ تجھے قتل کر کے ظالم مشہور ہوگا۔ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ فلاں ظالم اس صفت سے موصوف تو پہلے سے ہے وہ تجھے بھی ظلم سے قتل کر دے گا۔ تو قاتل عثمانؓ گروہ پہلے سے باغی بر عثمانؓ مشہور ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو برحق اور ان باغیوں کو قاتل عثمانؓ، منافق دوزخی بتایا ہے۔ (کتب حدیث مناقب عثمانؓ، مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 100)

دوسری بغاوت حضرت علیؓ پر ہے کہ اپنے سے بدلہ نہ لینے دیا۔ حکومت ختم کرنے اور حضرت علیؓ کو قتل کرنے کی دھمکی دے دی۔ (تاریخ طبری) تب حضرت علیؓ کو کہا پڑا ”میں ان سے کیسے بدلہ لوں یہ تو مجھ پر سوار ہیں مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں (نہج البلاغہ) اب ان کو شامیوں سے مار پڑی تو حضرت عمارؓ کو قاتل عثمانؓ جٹا کر آگے کرتے اور حدیث مشہور کی بنا پر قتل کراتے یا کرتے ہیں۔ اور شامیوں کو باغی مشہور کر رہے ہیں۔ حضرت عمارؓ ہرگز قاتل عثمانؓ اور مجرم نہیں۔ مگر اس گروہ کا حبث بن ربیع حضرت عمارؓ کو قاتل عثمانؓ مشہور کرتا۔ اور آگے کر دیتا ہے۔

آج بھی یہ فرقہ حضرت عثمانؓ کا دشمن ہے۔ خود صحابہ کو مانے نہ مانے ان کو قاتل عثمانؓ بتا کر ان کی تعریف کر دیتا ہے۔ ہلکت مسجد کا خلیفہ لکھتا ہے ”عثمانؓ کے قاتلوں مخالفوں میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عمارؓ اور وہ جلیل القدر صحابہ بھی تھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم ہے۔ یعنی حضرت علیؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت ابوذرؓ جن کی جنت مشاق ہے (معاذ اللہ) (رسالہ عبداللہ بن عباسؓ صفحہ 77) حالانکہ حضرت مقدادؓ اور حضرت ابوذرؓ ۳۳ھ میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت علیؓ قاتل عثمانؓ نہ تھے مگر شیعہ آپ کو قاتل مشہور کر کے حضرت معاذؓ سے بھی یہی کہلاتے ہیں۔

نبیٹ پھر حضرت معاویہؓ سے کہتا ہے کیا تو عمار کو بھی قتل کرے گا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا جو قاتل بھی سامنے آئے گا (طبری جلد 4 صفحہ 2 واقعات 31)

ان شیعوں نے حضرت عمارؓ کو قاتل عثمان بنا کر آگے کیا اور مارا مروایا ہے تو یہ قتل کرانے کا سبب بنے۔ جیسے جمہور نے گواہی سے کسی کو پھانسی دلائیں تو قصور وار نہ بنیں، پھانسی دینے والا سرکاری ملازم نہیں۔ بلکہ وہ جمہور نے گواہی ہیں۔ حضور ﷺ نے جب صحابہ سے قتل عمار کی نفی کر دی تو ان کا غیر صحابی ہونا ضروری ہے۔ اور یہ سبائی ہی فتنہ باغیہ ہیں۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اپنے خلاف فضاہ کی تحقیق کے لئے ہر صوبے میں جو اکابر صحابہ بھیجے وہ سب ثابت رپورٹ لائے۔ مگر مصر میں عبداللہ بن سبا یہودی کے گڑھ نے حضرت عمارؓ کو روک لیا نہ آنے دیا۔ انہوں نے ان کو حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک بنانا چاہا آپ نے انکار کیا۔ ان کو جہنم کی راہ سے روکا جنت کی طرف دعوت دی۔ حدیث کا مفہوم واضح ہو گیا۔ پھر مدینہ آ گئے۔ گو پسند کرتے تھے کہ آپ معزول ہوں اور شہید ہونے سے بچ جائیں۔ مگر حضرت عثمانؓ جو صابر اور حضور ﷺ سے عہد پر کھڑے تھے۔ ان کو شہید کرانے کی سازش کی تھی۔ تو فرمان رسول سچا ہوا کہ ان باغیوں نے شہید کر دیا۔

غور کیجئے اگر پتھر سے گرد ب کر حضرت عمارؓ شہید ہوتے تو پتھروں کی طرف نسبت قتل مجازی تھی۔ حقیقی نسبت قتل پتھر دلانے والوں کی طرف ہوتی کہ انہوں نے پتھروں سے مروا دیا۔ یہی نسبت حضرت عثمانؓ نے ان کی طرف کی۔ قد فلسفی اصحابک یا رسول اللہ آپ نے یہی نسبت صحابہ سے نفی کر کے سبائی باغی گردہ کی طرف کر دی۔ کہ وہ حقے قتل کرائیں گے۔ (یعنی سبب قتل نہیں گئے) بہر حال حضرت عمارؓ حضرت عثمانؓ کے قتل سے بری تھے۔ تو حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت امیر معاویہؓ و دیگر شامی صحابہ شہادت عمارؓ سے جنگ نبوی بری ہیں۔ اب جو بھی جاہل قاتل ہوں شامیوں سے ہوں یا عراقی سبائیوں سے خدا کے ہاں مجرم ہیں۔ ان کے نام اسی اسد الغابہ لابن اثیر جزری کے ٹکسی صفحہ پر قتل قیل کہہ کر پانچ بتائے ہیں۔

اصل قاتل کا تعارف

میں ان کی تلاش میں کافی متحرک رہا۔ اور البدایہ، میزان الاعتدال، تقریب المعجب، اسد الغابہ اور الاصابہ الاستیعاب دیکھیں۔ ان میں (۱) عمرو بن حارث خولانی (۲) شریک بن سلمہ مساوی تو غلط ہیں۔ کتب رجال میں ان کا ذکر نہیں ہے (۳) الجوی السکسی۔ (البدایہ والنہایہ جلد 7 صفحہ 268) میں لکھا ہے کہ جوی نے حضرت عمارؓ کا سر کاٹا تھا۔ اس کا تذکرہ بھی مجھے کسی کتاب میں نہیں ملا۔ (۴) عقبہ بن عامر جینی کا نام تقریب صفحہ 241 میں ملا ہے۔ کہ مشہور صحابی ہیں مصر کے 3 سال حاکم رہے۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ ۶۰ھ میں وفات پائی۔ ان کا مفصل تذکرہ اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 277 اور وہیں یہ ہے۔ کہ یہ عقبہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان سے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابوالیوبؓ اور حضرت ابوامامہؓ

وفیرہ نے روایت کی ہے۔ بحریہ حدیث ذکر کی ہے۔ کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ”جس بندہ نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی ہو کہ اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کیا ہو اور خون حرام سے آلود نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یہ مقبرہ جنگ صفین میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے۔ اور مفتوحہ شام میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمرؓ کی طرف سے فتح دمشق کے واقعات میں قاصد تھے قرآن پڑھنے میں ان کا لہجہ بہت اچھا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے کیا ہے ”مگر کسی نے ان کو حضرت عمارؓ کا قاتل نہیں بتایا۔ تو ابن اثیر نے اپنی قبل والی بات خود غلط کر دی۔

(۵) ابوالخادیہ مزیٰنی یا جہنی۔ ان کا تذکرہ الاصابہ اور الاستیعاب میں ملا ہے۔ اور قاتل عمارؓ بتایا ہے امانت دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ میں مفید و مفتر ساری باتیں نقل کر دوں۔ میں حضرت عمارؓ کو قاتل یا قتل کا حکم دینے والا نہیں مانتا۔ مویہ شیعہ روایت مجبوراً حاضر ہے۔ یہاں تین روایتیں ہیں۔

(۱) الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ طبع بیروت میں ہے ابوالخادیہ الجہنی۔ نام یار ہے۔ حضور ﷺ سے یہ حدیث سنی تھی۔ آپ فرماتے تھے۔ (جذۃ الوداع) میں ”کہ تمہارے مال اور تمہارے بدن ایک دوسرے پر حرام ہیں“ ابن معین کہتے ہیں کہ ابو الخادیہ جہنی حضرت عمارؓ کے قاتل ہیں۔ ان کو محبت (جذۃ الوداع کے دن) ملی ہے۔ حاکم ابوالاحم بخاری مسلم یار بن سہب کہہ کر قاتل عمارؓ بتاتے ہیں۔

اس کا حال بیان کرتے ہوئے دارقطنی ابن ماکولہ عسکری اور یعقوب بن شبیبہ نے کہا ہے کہ اس نے کہا ہم حضرت عمار بن یاسرؓ کو اپنے اندر بہت زیادہ نرم دل مہربان جانتے تھے۔ اللہ کی قسم میں مسجد قبا میں بیٹھا تھا کہ وہ عمار کبہ رہے تھے یعنی عثمانؓ نے یہ یہ کام کئے۔ ابوالخادیہ نے (یہ تنقید عمارؓ پر عثمانؓ ناپسند کر کے) کہا خدا کی قسم اگر میں نے مدگار پائے تو اسے راکھ قتل کر دوں گا۔ جب صفین کا دن آیا تو حضرت عمارؓ دستہ کے آگے آگے جنگ لڑتے آرہے تھے۔ تو اس آدمی نے آپ کی ٹانگ میں برچھاما مارا وہ گر پڑے تو سر سے ٹوپ اتر گیا۔ اور اس نے کاٹ لیا۔ تو لوگ تعجب سے کہتے تھے کہ اس نے فرمان رسول ”کہ تمہارے خون اور اموال تم پر حرام ہیں۔ سنا ہے پھر عمار کو قتل کرتا ہے“ (احمد ابن سعد)

(۲) دوسری روایت عثمان سے یہ ہے کہ (ابوالخادیہ نے) سنا کہ حضرت عمارؓ حضرت عثمانؓ کے خلاف مدینہ میں لگے رہتے ہیں تو میں نے اسے قتل کی دھمکی دی تو کہا کہ اگر خدا نے مجھے تجھ پر موقع دیا تو تجھے ضرور قتل کر دوں گا تو صفین کے دن حضرت عمارؓ لوگوں پر حملے کرتے آرہے تھے تو کہا گیا کہ یہ عمار ہیں۔ تو میں نے گھٹنہ میں برچھاما مارا وہ گرے تو قتل کر دیا حضرت عمرو بن العاصؓ کو یہ خبر ملی تو فرمایا میں نے حضور ﷺ سے سنا کہ ”عمار کا قاتل اور آپ کا سامان لینے والا دوزخی ہے“ (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱) آخر میں علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے۔ ابو محضر راوی میں کمزوری کے باوجود تشیع بھی ہے۔ تقریب صفحہ ۳۵۶

میں ہے کہ یہ لہجہ عام کا ابو معشر مولیٰ بنی ہاشم ضعیف ہے "پھر یہ غلام..... دشمن عثمان کر یا نیم چڑھلا اس روایت میں کیسے چلانا جائے ان جنگوں میں صحابہ کرام سے حسن ظن یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنے حق میں تاویل۔۔۔ دلیل جواز۔۔۔ قائم کرتے تھے۔ اور مجتہد خطا کار کو ایک اجر تو ملتا ہے۔ جب یہ اصول عام مجتہدوں کے لئے ہے تو صحابہ کرام کو تو بدرجہ اولیٰ یہ حاصل ہے" (تاویل کی حقیقت آپ نے دیکھ لی کہ حضرت عمارؓ حاسیان عثمان کو قتل کرتے آرہے ہیں۔ اور یہ ان کو دشمن عثمان جان کر قتل کرتے ہیں)

(3) ابو الغادیہ المزنی کے نام سے دوسرا ترجمہ ہمارے لیے مفید ہے۔ کہ لوگوں نے مزنی اور جہنی کو الگ الگ کہا ہے۔ مگر ابن سعد نے ان کے خلاف اسی کو جہنی اور مزنی بتایا ہے۔ کہ یہ ابو الغادیہ مزنی بصرہ میں ساکن صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عمارؓ کے قاتل ہیں۔ امام مسلم نے کئی میں کہا ہے کہ ابو الغادیہ مزنی یسار بن سح عمار کے قاتل ہیں نسائی بھی یہی کہتے ہیں۔ مگر صحابی نہیں مانتے ابن حبان طبقہ ثالثہ کے ثقات میں لکھتے ہیں کہ مرسل (صحابی کا نام لئے بغیر) روایت کرتا ہے (الاصابہ جلد 4 صفحہ 151) یہیں الاستیعاب کے حاشیہ پر ہے کہ یہ حضرت عثمانؓ کے محب اور حضرت عمارؓ کے قاتل تھے۔

اگر اس کو بصری عراقی لشکر کا سپاہی مانا جائے تو ہمارا مطلب واضح ہے۔ کہ حضرت عمارؓ کا قاتل اور باغی یہی سبائی لشکر ہے۔
اعتراض: 24۔ (ب) امیر معاویہؓ نے اسلامی شرع سے انحراف کیا احکام قرآن و سنت سے روگردانی کی (از ڈاکٹر طہ حسین مصری)
الجواب: پہلے گذر چکا ہے کہ یہ ڈاکٹر آزاد خیال صحافی اور ادیب ہے۔ نہ مستند عالم ہے نہ باہست کے عقائد و مذہب کی اس کو فکر ہے۔ ایسے لوگ جو چاہیں لکھیں۔ مسلمانان اہل سنت کے ہاں تو ان کا کوئی مقام نہیں۔ حسن اتفاق سے مجھے یہی بات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ایم اے علوم اسلامیہ کی نصابی کتاب عربی زبان و ادب صفحہ 226 پر ڈاکٹر طہ حسین کے تعارف میں مل گئی "واقعات کو تاریخی سند تو حاصل ہے مگر ان کا بیان ڈاکٹر طہ حسین (تاریخ) کے افسانوی اسلوب کا پر تو ہے اس لئے اس کتاب کو تاریخی ماخذ کے طور پر نہیں لیا جاسکتا"

امام ابو زرہ رازیؓ (التوفی ۱۳۵ھ تیسری صدی) فرماتے ہیں۔

"کہ ایک آدمی نے کہا میں حضرت معاویہؓ سے بغض رکھتا ہوں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس لئے کہ اس نے حضرت علیؓ سے دفاعی جنگ کی ہے۔ تو امام ابو زرہؓ نے کہا تو بلاک ہو جہیں معلوم نہیں کہ حضرت معاویہؓ کا رب مہربان ہے اور حضرت معاویہؓ کے مقابل (حضرت علیؓ) صاحب کرم ہیں۔ ان دونوں کی درمیان تو کون ہے دخل دینے والا۔ (البدایہ جلد 8 صفحہ 130)

جانبیہ کے مقام پر حضرت عمرؓ نے ایک عظیم خطبہ میں فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اکرموا اصحابی فانہم خیار کم ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم فمن سرہ بحبویۃ الجنة فعلیہ بالجماعۃ فان الشیطان مع الفل (بخاری و مسلم)

(ترجمہ) لوگو! میرے صحابہ کی عزت کرو۔ کیونکہ وہ تم سے بہتر ہی ہیں۔ پھر وہ (ان کے شاگرد تابعی) جو ان سے متصل ہیں۔ پھر وہ (تابعین) جو ان سے متصل ہیں۔ جن کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ جماعت کے ساتھ مل کر رہے۔ کیونکہ الگ ہونے والے کا شیطان ساتھی بن جاتا ہے۔

تو اہل سنت والجماعت کا مذہب ہم بتا چکے اب طہ حسین یا خنزری بک جیسے معری صحابہ کے گلے کریں۔ تو ہم ان سے جدا ہیں۔
اعتراض: 25- امیر معاویہ دشمنان رسول میں سے ہے۔ (محاضرات، تاریخ الامم الاسلامیہ صفحہ 67)

الجواب: دشمنان خدا و رسول وہ بھی سبائی رافضی ہیں جو خدا کے قرآن کے منکر سنت رسول کے تارک اور نبی ﷺ کے تمام رشتہ داروں بیویوں بیٹیوں، دامادوں، سرور، غلیفوں اور تمام صحابہ کو برا کہتے، بغیت کرتے، بہتان تراشتے اور مطاعن پر تحقیق و ستاویز جیسی ذیل کتابیں لکھتے ہیں۔ یہ دشمنان رسول کی تعبیر مؤلف کی اپنی ہے۔ ورنہ کتاب میں ان کی پہلی حالت کفر بیان کی ہے۔ آپ سوچیں جب خدا نے فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کو یلہ خلطون فی دینہ اللہ افواجہا فرمایا وَكَلَّاهُ وَعَدَّاهُ الْحُسْنٰی کا وعدہ کر دیا اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اسی کی شہادت ہے۔ حضور ﷺ کا لَا تَسْرِيبَ عَلَیْكُمْ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ فرمانا (تم کو خدا معاف کرے میں نے بھی معاف کر دیا) سب دنیا مان لے مگر اب ایک فرقہ نہ مانے ان کا چھوٹا بڑا عالم، یہ نبوی پر و پیغمبر مانے "کہ بنو امیہ اور بنو ہاشم باہم دشمن تھے۔ ہاشمی پیغمبر پر ان کا ایمان معتبر نہیں۔ حضور ﷺ نے ان کو دشمن جان کر ان کا اسلام قبول نہ کیا" تو کیا یہ بہتان تراش مسلمان ہو گا؟ بیوقوف

پھر اس صفحہ پر دونوں حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ کے دینی سیاسی مقام و مرتبہ کا تقابل کیا ہے۔ خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت علیؓ کو برتر کہا ہے۔ یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ آخری 4 سطریں ملاحظہ ہوں۔

"امیر معاویہؓ بے شک اپنے آپ کو ایک بڑا قریشی سردار جانتے تھے۔ کیونکہ وہ سردار ابوسفیان بن حرب کے بیٹے تھے۔ جیسے حضرت علیؓ بنو ہاشم کے بڑے بیٹوں میں سے تھے۔ تو دونوں نے یہی شرافت اور بزرگی میں برابر ہیں۔ پھر حضور ﷺ اور بعد کے 3 خلفاء راشدینؓ نے معاویہؓ پر پورا بڑا اعتماد کیا۔ کہ مسلمانوں کے بڑے صوبوں میں سے صوبہ شام ان کے حوالے کر دیا۔ اور ان کی بڑی ریاست قائم ہو گئی۔ اور رومی سرحدوں کی حفاظت پر ان کا غلبہ رہا اور معاویہؓ دل سے جانتے اور کہتے تھے۔ کہ حضرت علیؓ ان سے بہت بڑے ہیں اور خلافت کے اہل ہیں"..... الخ

اعتراض: 26- امیر معاویہ کی نسبت رضی اللہ عنہ کہنا سخت دلیری ہے۔ اور بے باکی ہے۔

(حیات وحید الزمان صفحہ 109 از عبداللیم چشتی)

الجواب: آسمان کا تھوکا منہ پر۔ یہ پورا صفحہ ہی اس کے خلاف اور وطن کی تھوک خورد و حید الزمان اور رافضی پر پڑی ہے۔

﴿1﴾ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ علامہ وحید الزمان اتابڑا اہل حدیث عالم ہونے کے باوجود مذہب اہل سنت سے منحرف ہو گیا۔ اور ردائش کی طرح جگہ جگہ حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ کی عیب جوئی کی ہے۔ جس پر اہل حدیث علماء نے بھی احتجاج کیا ہے۔ اور مولانا محمد تاج مدظلہ نے دفاع صحابہ کی اپنی بے نظیر کتابوں میں حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی اور وحید الزمان کی تردید کر دی ہے۔ وحید الزمان کی عبارات ملاحظہ ہوں۔

حاشیہ کی پہلی سطر یہ ہے ”یہ رائے دی کہ علیؓ اور زبیرؓ کو قتل کر ڈالیں“ (وحید اللغات، مادہ عز) معلوم نہیں کہ وحید الزمان نے یہ کس کا قول نقل کیا ہے۔ راقم نے طبری میں جنگ جمل کی صلح کے بعد سبائی قاتلان عثمان کی 20 افراد کی خفیہ میٹنگ میں کماؤ را نجیف لشکر سبائیہ مالک بن حارث الاشترؓ کی یہ بالارائے پڑھی مگر عبد اللہ بن سبائے اسے رد کر دیا تھا۔ اور رات کو خفیہ فریقین میں کھس کر حملہ کر دیئے کا مشورہ منوالیا تھا۔ افسوس کہ جمل میں 10/12 ہزار مسلمانوں کو سوتے ہوئے بعد از صلح دھوکہ سے سبائیوں نے قتل کیا تھا۔ اخبار الطوال اور طبری سے لیکرا بن غلدون تک تمام تاریخیں اس سازش دھوکہ اور خفیہ حملہ بر فریقین پر متفق ہیں۔ مگر آج س ش کوئی صحافی نام کا مورخ اس پر تنقید نہیں کرتا۔ فوراً لکھنا (2) اس صفحہ پر وحید الزمان لکھتا ہے ”البتہ ہم اہل سنت کا طریق یہ ہے کہ صحابہ سے سکوت کرتے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر معاویہؓ سے بھی سکوت کرنا ہمارا مذہب ہے۔ اور یہی اسلام اور قرین احتیاط ہے“ الخ جب اہل سنت کا صحابہ کے اختلافی مسائل میں احتیاط اور سکوت کا عقیدہ و اصول ہر کتاب میں مؤلف کو بھی معلوم ہے تو معاویہ دشمنی میں اسے کیوں توڑا؟

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت پر حضرت علیؓ اور تمام صحابہ کرام کا اتفاق

”اسی صفحہ کے حاشیہ پر ہے۔ حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا بھی تھا۔ کہ بیعت کے واسطے ہاتھ بڑھاؤ مگر حضرت علیؓ نے آپ کی اس تجویز کو رد کر دیا۔ اگر آپ تین زیادہ مستحق سمجھتے تو اس مشورہ کو ضرور قبول کرتے حالانکہ حضرت زبیرؓ جیسا بہادر دوست بھی آپ کے ساتھ تھا۔ بنو ہاشم بھی مدد کے لئے تیار تھے۔ اور صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ سے متفق تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت برحق ہونے کے لئے اجماع کافی ہے۔“ اگرچہ آپ کی خلافت کے باب میں کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی۔ (یہ بات مرجوح ہے کیونکہ آپ کو مصلیٰ پر کھڑا کرنا مسئلہ آپ سے پوچھنے کا ایک خاتون کو حکم دینا اور ویابی اللہ والمو منون الا ابا بکر۔ فرمانا) (کہ خدا اور مومنین ابو بکر کے سوا کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے) (بخاری و مسلم وغیرہ) نص صریح ہی ہے۔۔۔

جیسے کہ جمہور علماء کا قول ہے مگر اجماع صحابہ نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ اجماع کی حقانیت کا مدلول قطعی ہوتا ہے۔ اور نصوص کا مدلول ظنی ہوتا ہے اس کے باوجود ہمارا یہ بھی دعویٰ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی خلافت پر نصوص بھی وارد ہیں۔ جیسا کہ محققین محدثین اور مفسرین نے لکھا ہے۔

حضرت امیر معاویہ کو رضی اللہ عنہ کہنا قرآنی حکم ہے۔ "سخت دلیری اور بے باکی کہنا" قرآن کے برخلاف ہے۔ جو اسی صفیہ پر لکھا ہے۔ آخری چار لائیں ملاحظہ فرمائیں۔

"حضرت امیر معاویہؓ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے بھائی اور مشہور صحابی ہیں۔ صحابہ کے لئے قرآن میں ارشاد ہے۔
 اُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ اِنْ حِزْبُ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۸﴾ (پارہ 28 رکوع 3 سورۃ مجادلہ کی آخری آیت)

(ترجمہ) (صحابہ کرام) وہی تو ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے (روح ایمان) سے ان کی تائید فرمائی ہے اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اس سے راضی ہو گئے وہی خدا کا گروہ ہیں آگاہ رہو کہ خدا کا گروہ وہی تو (پوری پوری) فلاح پانے والے ہیں۔ (ترجمہ مقبول)

صحابہ کرامؓ پر تنقید جائز نہیں

اعتراض: 27۔ معاویہؓ کی جبری حکومت تھی۔ معاویہؓ نے زبردستی تشدد سے یزید کی بیعت لی۔

(تہذیب و تمدن اسلامی حصہ سوم از رشید اختر ندوی)

الجواب: یہ ایک غیر عالم مورخ کی اپنی تعبیر ہے ہم علماء متکلمین، محدثین اور فقہاء کی محتاط تعبیر کے مقلد ہیں۔ حکومت ہر دور میں شعبہ بنی ایسا ہے کہ جب اکثریت متفق ہو جائے تو نہ پسند کرنے والی اقلیت کو بھی نرم و گرم کچھ کہنا سنا سنا پڑتا ہے۔ تاکہ حکومت مستحکم ہو اختلاف و انتشار اور بد امنی دور نہ آنے پائے۔ صحیح مرفوع احادیث ہیں "کہ جب ایک شخص حاکم بن جائے لوگ مان لیں تو پھر جو نیا دعویٰ حکومت کرے اسے قتل کر دو۔ خواہ کوئی بھی ہو" (مسلم وغیرہ) اس لئے بغاوت جرم اور اس پر سختی جائز ہے۔ اس کا فائدہ جب حضرت علیؓ کو ہم نے دیا اگرچہ اختلاف و اجتہاد کرنے والے وہ طالبان قصاص تھے۔ مدعی خلافت نہ تھے۔ سمجھانے کا کوئی نرم طریقہ بھی آزمایا جاسکتا تھا مگر حضرت علیؓ کا اپنا اجتہاد تھا۔ ان کو باغی جان کر ہی یہ سخت اقدام کیا اور فقہاء نے اس سے احکام مستحب کئے۔ مگر اس سے ان کا شرعی باغی اور مجرم عند اللہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہماری اس کتاب کا یہی نصب العین اور غائی نظر ہے۔ اور محتاط مسلک اہل سنت کی ترجمانی ہے۔ اس عکسی صفحہ (1006 تحقیقی دستاویز) کی آخری لائیں ہماری تائید کرتی ہیں۔

"انہوں (بنو عباس و کذا بنو امیہ) نے اپنی حکومت جن بنیادوں پر استوار کی تھی۔ ان کے ہوتے ہوئے اس

قسم کا تشدد برتنے کی کوئی خاص ضرورت پیش نہیں آئی۔ ان کے حاشیہ نشین اور قریبی امراء و سلاطین نے اپنی

ذاتی فلاح و مہبود کی خاطر ہمیشہ ان کے احکام پر سر جھکایا..... الخ"

ای پر حضرت امیر معاویہؓ کی گورنری 20 سال اور خلافت و ملکیت 20 سال کا موازنہ کیجئے۔

جب تمام علماء دین اور مورخین کا اتفاق ہے کہ 20 سال گورنری میں حضرت امیر معاویہؓ سے کسی عام خاص، بنو ہاشم و عام رعایا کی کوئی شکایت نہ تھی۔ تو پھر اختلاف و حادثات کے بعد جب 20 سالہ حکومت ملی تو اس میں کیا مزاج بدل گیا تھا کہ رعایا پر جبر و تشدد کریں۔ حق تلفی کریں۔ حق گوربانوں پر پابندی لگادیں۔۔۔ یا خلاف شرع امور کے مرتکب ہوں۔ حالانکہ اب تو خلافت کا زمانہ بوجہ پڑنے پر نرم مزاجی ہی فطرت میں گئی تھی۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کی سخت مزاجی کے سوال کا یہی جواب دیا تھا ”چونکہ میں نرم تھا۔ تو یہ میرا ذریعہ شریعت تھا۔ جب بوجہ خلافت اس پر پڑھے گا تو خود بخود نرم ہو جائے گا“ (سیرت ابو بکر صدیقؓ) تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عمرؓ ہی حضرت امیر معاویہؓ نے پالیسی اپنائی۔ نرم مزاج اور معتدل و مستحکم نظام کے ساتھ 20 سال حکومت کی۔ اس دور کے کسی حاشیہ نشین، قریبی انفراد، افسران رعایا کے معزز افراد کی تاریخ سے کوئی سختی نادر اسلوک، جبر و تشدد کی کوئی مثال تو نقل کر کے دکھائیں۔ ہاں عراق وغیرہ علاقہ جات جب حضرت علیؓ کی وفات اور صلح امام حسنؓ کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کی تکرر اسلام میں داخل ہو گئے۔ تو انہی 10% فساد پر دو پیگنڈ و باز پارٹی نے جھوٹی افواہوں سے آپ کی کردار کشی شروع کر دی۔ جیسے حضرت عثمانؓ اور ان کے گورنروں کے خلاف دو پیگنڈ و کر کے شرفساد کی ختم ریزی کی تھی۔ اور وہی مسلسل ایک فرقہ کا مذہب ہے۔ جھوٹی بنو عباس کے دور کی ساختہ پرداختہ تاریخ پر ان کا یہ طوطی ہے۔ اور ہمارے سادہ لوح صوفی مزاج جلی تاریخ سے ناواقف معصنین حادثہ معصنین کے دور کے یا دوسری تیسری صدی کے تاریخی ملفوظہ سے نکال کر کچھ طاعن لکھ دیتے ہیں۔ جو ہرگز قابل قبول اور قابل جواب نہیں۔ میرے جیسے تاریخ کے طالب کا۔ آج بھی بڑے بڑے فکراوروں اور تاریخ کے شہسواروں سے مطالبہ ہے ”کہ 20 سالہ دور امارت میں اور 20 سالہ دور خلافت و بادشاہت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کے برابر صحیح واقعات ثابت کر دکھائیں جو واقعی قرآن و سنت کے خلاف ہوں اور سیاسی اختلافی شخصیتوں کا ان میں دخل نہ ہو“ جب ایسا ناممکن ہے تو یہ صرف سبائیوں کی ہر دور میں ہنوت ہیں۔ جلی کتابیں خود انہوں نے بھر رکھی ہیں جو قابل جواب نہیں سیاسی اختلافات ہر دور میں ہوتے ہیں۔ ان پر نرم و گرم تنقید بھی ہوتی ہے۔ مگر ان کے مرجانے کے بعد وہ ہباء منتورا ہو جاتی ہے۔ حضرت علیؓ کا دور حکومت اور اس سے پہلے یا بعد اسوی دور حکومت پر مثبت منفی بہت سی آراء ہیں جو خارجی رافضی قسم کے لوگوں نے ہر دور میں اتارنا نہ کیے۔ مسلمانوں نے قرآن و سنت کی تائید و تعلیم کے مطابق اس تنقید و غیبت کو گناہ سمجھا اور صحابہ و اہل بیتؑ کا ذکر خیر اور اعمال صالحہ کے ساتھ نام لینا واجب قرار دیا۔ اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اس کا فائدہ حضور ﷺ کے دو دامادوں، چچا زاد بھائی علیؓ اور چھوٹے زاد بھائی ابوبکرؓ کی بنیاد پر بیضاء بنت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عثمانؓ (حضور کے بھانجے) کو پہنچایا۔ تو آپ کے برابر نبی حضرت امیر معاویہؓ کا تب وہی کو بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔ جیسے حضرت علیؓ کی سیاست پر ہم خارجی ردائی کو تنقید نہیں کرنے دیتے تو تمام خلفاء راشدینؓ اور اسوی نیک خلفاء اسلام پر بھی کسی رافضی سبائی کو تنقید نہیں کرنے دیتے۔

اعتراض: 28- امیر معاویہؓ نے حکومت جبراً حاصل کی تھی۔ (مسلمانوں کا عروج و زوال)

الجواب: یہ ایک بزرگ صحیح عالم دین کی اپنی تعبیر ہے۔ وَلِلْكَائِلِ وَجْهَةٌ مُّوَلَّيْهَا جب حضرت امام حسنؑ اور آپ کے لشکر سمیت عراقی لوگوں نے بھی بیعت کر لی اور وہ سال با اتفاق تاریخ عام الجماعۃ کہلایا تو پہلی جبری باتیں کا فوراً ہو گئیں۔ ہمارے محبوب حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم اے پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی و ایڈیٹر ماہنامہ برہان دہلی مرحوم کے درکار اور معتقدین اپنے محبوب علامہ ابن کثیرؒ "مفسر قرآن کا یہ بیان غور سے پڑھیں۔

"امام حسنؑ کی صلح کے بعد حضرت امیر معاویہؓ پر کلمہ اسلام کا اتفاق ہو گیا۔ ربیع الاول ۴۱ھ میں تمام رعایا ان کی بیعت پر متفق ہو گئی اور تا سن وفات (رجب ۶۰ھ) آپ ہی مستقل خلیفہ اسلام رہے۔ اور 20 سال مدت خلافت میں دشمن کے شہروں میں جہاد قائم رہا اللہ کا کلمہ سر بلند رہا زمین کے چاروں طرف مال غنائم آتے تھے۔ سب مسلمان آپ کے ساتھ اور عہد حکومت میں بڑے آرام، انصاف باہم درگزر اور انصاف کر دینے کے ماحول میں پرورش پاتے رہے (البدایہ جلد 8 صفحہ 119 طبع بیروت)

اعتراض: 29- ولد زنا کو بھائی بنانے اور یزید کی بیعت پر بحث آگے آرہی ہے۔

اعتراض: 30- دور حکومت ظلم و استبداد کا تھا۔ (ہدیہ مجیدیہ)

الجواب: پوری عبارت پڑھنے سے مسئلہ قابل اعتراض معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ خلافت علی منہاج النعمت اور بعد کی خلافت میں فرق بنانا مقصود ہے۔ اور امام حسنؑ اس کو سنبھال نہ سکتے تھے۔ کہ پھر منصب ائمہ کے خلاف کتنے غلط کام کرنے پڑیں گے۔

"حضرت امام نے جانا تھا کہ زمانہ خلافت کا گذر چکا اور کٹ کھٹی بادشاہت اور دورہ ظلم و بیداد کا آہنچا اگر میں اس ریاست کا کام اپنے ذمے رکھوں گا تو تقدیر الہی میں تو ہے نہیں منتظم نہ ہوگی۔ فتنے اور فساد، غصب اور عناد درمیان میں پیدا ہوں گے۔ اور جو مصلحتیں کہ امامت میں ملحوظ منظور ہوتی ہیں بالکل فوت ہو جائیں گی۔ ناچار اس وقت کی ریاست سے کنارہ کیا اور معاویہؓ کو حکم سپرد کر دیا۔ کہ اس وقت کی ریاست کے لائق تھے۔ اور یہ صلح و سپردگی سبب قلت و ذلت کے واقع نہیں ہوئی کیونکہ (امام کے ساتھ بھی فوج کثیر تھی الخ"

(ہدیہ مجیدیہ صفحہ 361)

یہ حضرت امام حسنؑ کی تقریر بیعت و صلح کرنے اور حکومت نہ سنبھالنے کی وجہ بتا رہی ہے "کہ تیس سال خلافت رہے گی" کی مخدوش حدیث کے تحت اب بادشاہت ہوگی۔ بادشاہت میں ظلم و فسق سنبھالنے کے لئے کچھ ایسے کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو میری شان امامت کے لائق نہ ہوں گے۔ اگر وہ نہ کئے تو فتنے فساد و غصب عناد ظاہر ہوں گے۔ یعنی لوگ باغی ہو جائیں گے۔ ان کو کچلنے کے لئے پھر قصاب اور قتل و غارت کرنی پڑے گی اور امامت کی مصلحت بالکل فوت ہو جائے گی لہذا حضرت معاویہؓ کے سپرد کرتا ہوں

کہ وہ اس کا اہل بھی ہے۔ بادشاہی طاقت اور حاکمانہ رعب سے ملک کو سنبھالے گا۔ فتنہ فساد کے بجائے امن و امان کا دور ہوگا۔ اس تقریر نے تو مولانا علی کا یہ فرمان سچ کر دکھایا کہ حالات کے بگاڑ کی وجہ سے آپ خلافت نہ چاہتے تھے۔ چاہنے والوں سے فرمایا انا لکم وزیر اخیر منی من ان اکون امیرا (نیک البلاغہ) کہ میں تمہارا وزیر بن کر رہوں گا اس سے بہتر ہے کہ امیر بنوں اس میں قاتلین عثمان کے بگاڑ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ کوئی اور حاکم بن کر ان کو کنٹرول کر لے۔ اور میں اس کا وزیر و مشیر بن کر رہوں۔ جیسے پہلے خلفاء ملاح کا بتا رہا۔ اور حالات ان کے مناسب اور کنٹرول میں رہے۔ کہیں فتنہ رونما نہیں ہوا۔ اور یہ آپ کے فرمان کی صداقت دنیا نے دیکھ لی کہ پھر بہت زیادہ فسادات و رنجش آئے۔ اور امت سیاسی مذہبی کئی گردپوں میں بٹ گئی۔ تو اب امام حسن بھی یہی فرما رہے ہیں کہ ان حالات کو کنٹرول کرنے کی کلمہ واحدہ پر سب کو جمع کرنے کی جس بارعب سخت اقدام کرنے والی طاقت کی ضرورت ہے وہ بادشاہت ہے۔ جو میرے شایان شان نہیں لہذا حضرت معاویہؓ کو اپنی جگہ امن عامہ، مسلمانوں کا خون بچانے اور وحدت امت کے لئے خود مقرر کر دوں۔ اور خود ان فتنوں، تصادم کے خطروں اور شر و فساد سے بچ جاؤں تو بہت بہتر ہے۔ اپنے باپ والی اس رائے پر امام حسنؓ نے عمل کیا۔ اپنے لشکر کی بات نہ مانی۔ جو سبائی تھے۔ اور حضرت علیؓ سے اپنی بات منوائی تھی۔ مسلمانوں کی خوریزی پر خوش رہتے تھے۔ خدا کا حکم اصلحو ابین اخویکم امام حسنؓ نے مانا۔ اور مسلمانوں کی جان اور ان کا دین و ایمان بچالیا۔ پھر سوچنی ہوئی اس پر امن بارعب اور طاقتور حکومت نے دنیا کی تاریخ ہی بدل ڈالی۔ اور اسلامی حکومت نے آدمی معلوم دنیا کو کنٹرول کر لیا۔ دین اسلام چار سو عالم پھیل گیا۔ آج پورے 1400 سال بعد بھی انہی 50 ممالک پر وہی مسلمانوں کی حکمرانی ہے۔ جو حضرت امیر معاویہؓ ڈبے گئے ہیں۔

قارئین کرام! ایمان سے کہئے کہ اب شیعہ کی حضرت امام حسنؓ پر اس تہمت کو سچا کہیں ”کہ ظلم و استبداد کے لئے حکومت معاویہ کو دی“ یا ”مسلمانوں کے امن و امان اور ترقیات اسلام“ کے حسی جذبہ کو اور اسلام کے پُر امن شہزادہ و نواسہ نبوی کو سلام پیش کریں؟ آپ فیصلہ وحدت امت کے جذبہ سے کیجئے۔ تفریق بین المسلمین والی قاتلانہ امام حسینؓ کی بات چھوڑیے موجودہ دور کے حالات کے مطابق بھی سوچئے کہ ہم علماء ہیں۔ الحمد للہ اہل نیت اور خلفاء راشدین کے تابعدار ہیں۔ کسی جرائم پیشہ ضلع و صوبہ میں ہم میں سے سب سے نیک موئی کو ایس پی یا تھانیدار بنایا جائے۔ وہ مجرموں پر بارعب آفت لائے گا۔ یا ہم سے کم نیک مگر باشرع طاقتور سرداروں کو گرفتار کرائے گا؟ خود حضور ﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ جیسے عمدہ صالحین صحابہ کو تو عہدے نہ دیئے مگر کہ فتح ہونے پر اموی نوجوان مسلمانوں کو دے دیئے۔ اس میں یہی حالات کو کنٹرول کر سکنے کا راز پنہاں تھا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کو بادشاہت اسی جذبہ سے مانئے کہ آپ نے دنیا کے مفید ترین مجوسی یہودی سبائی گروہ کو کنٹرول کیا۔ جن کو پہلے دو خلیفہ راشد کنٹرول نہ کر سکے تھے۔ دنیا کا اصول ہے کہ زیادہ نفع کے لئے کچھ نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آج بھی کوئی بہادر بارعب مومن صدر و وزیر اعظم یہ اموی پالیسی اپنائیں کہیں سیاسی

مذہبی تفریق ہوگی نہ ہم امریکہ کے غلام رہیں گے

اعتراض: 31- معاویہؓ نے سنت بدایجاد کی۔ اور رشوت کے ذریعے بیعت لی۔ (امامت عظمیٰ از سید رشید رضا مسمری)

اعتراض: 32- یزید کو نامزد کیا۔

اعتراض: 33- زیاد بن ابیہ کو اپنا نائب بنایا۔ (کلیات ثبلی مومن کے ماہ و سال)

الجواب: قرآن مجید نے بار بار فرمایا ہے ”کہ صحابہ اللہ کی رضا کے لئے اچھے عمل کرتے ہیں“ جب نیک نیتی کے الفاظ عام ہیں تو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے کسی عمل کو۔۔۔ خواہ دوسرا اختلاف رکھے پسند نہ کرے۔۔۔ محض ذاتی جذبہ اور مفاد پرستی پر محمول نہ کیا جائے گا یہ ہم اہل سنت کی تمام صحابہ کرامؓ کے متعلق حسن ظنی ہے کہ وہ نیک نیتی سے ہر کام کرتے تھے (العلل عند اللہ) خلافت راشدہ میں سب سے پہلے حضرت امام حسنؓ باپ کے حکم کے بغیر خلیفہ چنے گئے۔ اور مسلمانوں کو ان کی صلہ پر تازہ ہے۔ پھر دوسرا اعلیٰ افسروں عہداروں کی رائے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے اپنے پوری شوق اور ترقیب سے بھی یزید بن معاویہ کو چنا گیا۔ اگر اہل کوفہ کی سازش۔۔۔ کہ بنو امیہ کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ نہ ہوتی یا حضرت امام حسینؓ کا اٹھنا اصلاحی جذبہ یہ کام نہ کرنا کہ اپنے کسی بزرگ محسن اور برادری کی بات نہ مانی خاص قربانی کے جذبہ سے سب خالوارہ کو ساتھ لیا مگر ہزار بھراشی نو جوانوں کو دعوت بھی نہ دی۔ صرف اہل مکہ نے احتیاطاً اپنے 40 نو جوان از خود ساتھ بھیج دیئے تھے۔ اور وہ بھی شہید ہوئے شیعہ ان کا نام بھی نہیں لیتے پھر اگر کوئی یہ ضد نہ کرتے اور حضرت امام حسینؓ کی 3 شرطیں

(1) بے وفاء داروداہس جانے دو۔ (2) یزید سے ملنے دو۔ (3) آزاد سرحدوں پر لڑنے دو۔ (ہر تاریخ)

مان لیتے اور آپ صحیح سلامت واپس آجاتے تو نہ اسلام کا کچھ نقصان تھا۔۔۔ آخر بعد میں شیعہ کے ۱۱۹ اہل بیت نے یہ قربانی نہ دی تو اسلام کا نقصان نہ ہوا۔ نہ حادثہ کربلا درہ پیش آتا۔ نہ بیسیوں فاسق و فاجر حکمرانوں میں سے صرف ایک کے فسق و فساد پر یہ حملہ ہوتا۔ ہر کسی کو غلطیوں گناہوں کا خود ذمہ دار ماننے کے باوجود ہم عقیدہ تقدیر کو بھی مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کابینہ کی پسند کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ یزید کو نامزد نہ کرتے تو بہتر تھا۔ ہم تین خلفاء راشدین کے بیٹوں کو نامزد نہ ماننے والے اسی تو اسے پسند کر سکتے ہیں۔ مگر امامیہ کا تو عقیدہ ہی قیصر و کسریٰ والا ہے۔ ”کہ باپ کے بعد بڑا بیٹا ہی امام و خلیفہ نامزد ہوتا ہے“ تو یہ امر کی مفاد کی جنگ ہمیں خود اپنے پاکستان میں لڑنی پڑی ہے۔

ہم پہلے تاریخ اسلام کے سردار علامہ ابن خلدون کا فیصلہ سناتے ہیں۔ پھر اسلامی شرعی عدالت اسلام آباد کے سابق چیف جسٹس علامہ محمد تقی عثمانی بن مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد شفیعؒ آف کراچی کی رائے پیش کریں گے۔

علامہ ابن خلدون کی رائے

حضرت امیر معاویہؓ کے دل میں دوسروں کو چھوڑ کر اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد بنانے کا جو داعیہ پیدا ہوا اس کی وجہ امت کے اتحاد و اتفاق کی مصلحت تھی۔ بنو امیہ کے اہل حل و عقد اس پر متفق ہو گئے تھے۔ کیونکہ وہ اس وقت اپنے علاوہ کسی اور پر راضی نہ ہوتے اور اس وقت قریش کی سربراہ آردہ جماعت وہی تھی۔ اور اہل ملت کی اکثریت ان ہی میں سے تھی۔ اس لئے حضرت امیر معاویہؓ نے اس کو ترجیح دی اور افضل سے غیر افضل کی طرف رجوع کیا..... حضرت امیر معاویہؓ کی عدالت اور صحابیت اس کے سوا کچھ اور گمان کرنے سے مانع ہے۔ (ابن خلدون مقدمہ صفحہ 377 باب 3 فصل 30 طبع ہیردوت)

قاضی ابو بکر بن العری العوام من القواہم صفحہ 211 میں فرماتے ہیں بلاشبہ افضل یہ تھا کہ حضرت امیر معاویہؓ خلافت کے معاملے کو شوری کے سپرد کر دیتے۔ اور اپنے کسی رشتہ دار اور خاص طور پر بیٹے کے لئے اس کو مخصوص نہ کرتے اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جو مشورہ دیا تھا ولی عہد بنانے یا نہ بنانے میں اسی پر عمل کرتے لیکن انہوں نے افضل کام کو چھوڑ دیا۔

مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں

”کیا حضرت امیر معاویہؓ یزید کو خلافت کا اہل سمجھتے تھے“ واقعہ یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ پوری دیانتداری اور نیک نیتی کے ساتھ یہ سمجھتے تھے کہ یزید خلافت کا اہل ہے۔ متحدہ تواریخ میں منقول ہے ”کہ حضرت عثمانؓ کے صاحبزادے حضرت سعید بن عثمان نے آکر حضرت امیر معاویہؓ سے شکایت کی کہ آپ نے یزید کو ولی عہد بنا دیا ہے۔ حالانکہ میرا باپ اس کے باپ سے میری ماں اس کی ماں سے اور خود میں اس سے افضل ہوں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم تمہارے والد مجھ سے افضل اور آنحضرت ﷺ کے زیادہ قریب تھے۔ تمہاری ماں بھی یزید کی ماں سے افضل ہے۔ لیکن جہاں تک یزید کا تعلق ہے اگر سارا میدان تم جیسوں سے بھر جائے تو بھی یزید تم سے بہتر اور زیادہ محبوب ہوگا“ حضرت امیر معاویہؓ کے یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ وہ ذاتی برتری کی بنا پر یزید کو افضل نہیں سمجھ رہے تھے۔ بلکہ ان کی دیانت دارانہ رائے یہی تھی“

(حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق صفحہ 92 طبع ادارۃ المعارف کراچی)

ظاہر یزید فاسق نہ تھا۔ یہ باتیں س۔ ش مورخوں نے حادثہ کر بلا اس کے عہد میں سن کر حضور ﷺ کے نواسہ سے محبت کی بنا پر اپنی رائے سے قائم کیں۔ مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں

”جس وقت یزید کو ولی عہد بنایا جا رہا تھا اس وقت حادثہ کر بلا واقع نہیں ہوا تھا۔ اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یزید کی حکومت میں حضرت حسینؓ کے ساتھ (ابن زیاد اور کوئی مومنوں کی طرف سے) ایسا ظالمانہ سلوک کیا جائے گا۔ اس وقت یزید کی شہرت چھوٹوں میں بھی اس حیثیت سے نہ تھی۔ جس حیثیت سے آج ہے۔ اس وقت تو وہ ایک صحابی اور خلیفہ وقت کا صاحبزادہ تھا

اس کے ظاہری حالات صوم و صلاۃ کی پابندی اس کی دنیوی نجابت اور اس کی انتظامی صلاحیت کی بنا پر یہ رائے قائم کرنے کی پوری گنجائش تھی کہ وہ خلافت کا اہل ہے۔ اور یہ صرف حضرت امیر معاویہ کی ذاتی رائے نہ تھی بلکہ بہت سے صحابہ اور تابعین (حضرت امین عباسؓ اور محمد بن حنفیہؓ پر علیؓ) جیسے لوگ یہ رائے رکھتے تھے۔

(ابلاذری الانساب الاشراف بحوالہ حضرت معاویہؓ و تاریخی حقائق صفحہ 96)

حضرت معاویہؓ نے کسی کو بیعت یزید پر مجبور نہ کیا۔ ابن اثیر کی بلا سند صرف ایک روایت غلط ہے۔ شیعہ مورخ یعقوبی لکھتے ہیں۔
وحج معاویۃ تلک السنۃ لتالیف القوم ولم یکرہہم علی البیعة (تاریخ یعقوبی جلد 2 صفحہ 229 طبع بیروت)
اس سال ۶۰ھ حضرت امیر معاویہؓ نے حج کیا لوگوں کے دل موہ لئے کسی کو بیعت یزید پر مجبور نہ کیا۔

رشتہ دینے کی تہمت بھی غلط ہے۔ رشتہ چھوٹا اور کزور طاقتور افسر کو اپنا کام نکلانے کے لئے دیتا ہے۔ امیر المومنین اور بڑا طاقتور لوگوں کو رشتہ دے کر میرے بیٹے کی بیعت کرو عقلاً بھی غلط ہے۔ آج کا Candidate بھی اسے ذلت جانتا ہے۔ رہا یہ کہ زیاد بن ابیہ کو اپنا نائب بنایا۔ اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

جو تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی وہ تیرگی جو میرے نامہ اعمال میں ہے

ہم نے شیعہ کی ایک معتبر کتاب میں دیکھا اور آج بھی شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ زیاد بن ابیہؓ صلح امام حسنؓ تک خاص شیعہ علی تھا۔ پونے پانچ سال ایران فتنہ ایمان کا گورنر تھا۔ ایسا بارعب منتظم تھا کہ ایرانیوں کو متحد ایک قوم بنائے رکھا۔ نہ ان کو خارجی رافضی نامی فتنوں میں بٹنے دیا۔ نہ کسی کو مسلم کشی کے لئے عراق و شام آنے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو خط لکھا کرتا تھا ”کہ علی کی بیعت کیوں نہیں کرتے مہاجرین و انصار نے کر لی ہے۔ اور وہ لاکھ بھر صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ نمائندے ہیں۔ (تاریخ بخاری وغیرہ) ماشاء اللہ حضرت علیؓ کی بیعت و حکومت منوانے کے لئے تو ان لاکھ بھر صحابہ کی تعریف ہو رہی ہے۔ مگر یہی لاکھ بھر صحابہ اور ان کے نمائندے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی خلافتوں پر بیعت کرتے متحد ہوتے کفار سے جنگیں لڑتے ہیں۔ تو آج ایران و عراق کا رافضی ان کو بے ایمان مرتد اور منافق کہتا ہے۔ اس خود غرضی بے اصولی اور جماعت رسول سے دشمنی کی مثال کسی قوم میں مل سکتی ہے؟

حضرت امیر معاویہؓ نے زمانہ جاہلیت میں اپنے والد کے اس کی ماں سمیہ سے نکاح پر جب شرعی گواہ اور شہادتیں معلوم کر کے اسے اپنا بھائی کہہ دیا اور اپنے ساتھ ملا کر کوئٹہ کا گورنر بنادیا۔ شیعہ علی تھا۔ اب شیعہ عثمان و معاویہ بن گیا۔ (سیاست بدل لی) زیاد اپنی قوم کے مفسدوں سے آگاہ تھا۔ ان کو درط اطاعت میں اپنی انتظامی امور سے پابند کیا۔ تو انہوں نے اب اسے حرامی کہنا شروع کر دیا۔ اور آج تک زیاد بن ابیہؓ لکھتے آرہے ہیں۔ سوال یہ ہے حضرت علیؓ جیسے معصوم امام نے اس حرامی کی خدمات کیوں لیں۔ گورنر ایران کیوں بنائے رکھا۔ کیا کوئی شیعہ اس کا جواب دے سکتا ہے؟

اعتراض : 34- معاویہ اور اس کی جماعت سنت رسول کے دشمن تھے۔ (اسد الغابہ ترجمہ ہاشم بن عتبہ)

الجواب : اسد الغابہ جلد 5 عربی نمکی صفحہ 277 ہمارے سامنے ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے البتہ پورا صفحہ اور پھر اردو نسخہ جو ہمارے پاس ہے۔ اس کا ایک ایک جملہ شیعہ عقیدہ و مذہب کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ جو فتوحات مسلمین پر جلتے اور ایرانی مجوسیوں اور روم کے عیسائیوں کو خوش کرتے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(1) یہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کا ترجمہ ہے۔ جو مشہور فاتح ایران، حکم امیر المومنین حضرت عمرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بیٹے تھے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ فتح قادسیہ ایران کے بعد کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار بہادروں اور فضلاء میں ہوتا تھا۔ جنگ یرموک۔۔۔ جو قیصر روم کی فتح کے لئے شام میں لڑی گئی۔۔۔ میں ان کی ایک آنکھ شہید ہو گئی تھی۔ جلولا کی جنگ میں شریک تھے۔ جس میں ایرانیوں کی شکست فاش ہوئی تھی۔ اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں مال غنیمت اٹھارہ کروڑ کی مالیت سے بھی زیادہ تھا۔ معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔ فوج کا علم ان کے پاس تھا۔ اور پیادہ فوج کے کمانڈر تھے۔ اسی میں شہید ہوئے۔ حضرت ابو الطفیل عامر بن دائلہؓ (عمر درازی میں آخری صحابی) نے ان کے حق میں یہ شعر پڑھا ہے

یا ہاشم الخیر جزیت السنۃ قاتلت فی اللہ عدو السنۃ

”اے اچھے ہاشم تجھے اللہ اس کے بدلے جنت دے تم خدا کے لئے سنت کے دشمن سے لڑے ہو۔“

معرکہ صفین ۳۵ھ میں ہوا

(2) اسی ہاشم بن ابی عتبہ نے حضور ﷺ سے سن کر یہ فرمان نبوی لوگوں کو سنایا ”کہ مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کر لیں گے نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔ (اسد الغابہ جلد 9 صفحہ 92 اردو) صفین میں شہادت پانے کی وجہ سے اس کو مومن بنا کر شیعہ نے پیش کر دیا۔ واقعی وہ حضرت علیؓ کی حمایت کو سنت جانتے تھے۔ مخالف کو دشمن۔ کاش شیعہ بھی ان کی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی اپنے اپنے دور میں حمایت کو سنت نبوی جانتے۔ اور سر خلفاء ثلاثہ کو دشمن رسول جانتے۔ تو سنی شیعہ اتحاد ہو جاتا۔

اعتراض : 35- یہی شعر لعل شاہ نے مقالات صحابہ صفحہ 17 میں پیش کیا۔ اس کا جواب ہو گیا۔

اعتراض : 36- السلسل والنحل عبد الکریم شہرستانی سے امام ابوالحسن اشعری کی روایت پیش کی ہے۔ ”کہ آپ نے فرمایا ہم معاویہ اور عمرو بن العاص کے حق میں یہ نہیں کہتے کہ انہوں نے امام حق پر چڑھائی کی۔ (یہ تو واقعہ کے خلاف ہے) ہاں حضرت علیؓ نے ان سے مقابلہ اہل بنی والا کیا۔ کیونکہ حضرت علیؓ تمام حالات میں حق پر تھے۔ حق ان کے ساتھ گھومتا تھا“ یہ اہل سنت کا عقیدہ پیش کیا ہے۔ جو ہمارے خلاف نہیں ہے۔

اعتراض : 37- معاویہ نے بغض علی سے سنت کو ترک کر دیا۔ (سنن نسائی میں سعید بن جبیر کا تاثر)

الجواب: اصل روایت نسائی میں دیکھی ہے۔ یہ ایک تابعی کا اپنا تاثر ہے۔ ورنہ معاویہ کا حکم نہیں کہ سنت چھوڑ دو۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے ساتھ میدان عرفات میں تھا تو فرمایا کیا بات ہے میں لوگوں سے تبلیہ اونچا نہیں سن رہا۔ میں نے کہا معاویہؓ سے ڈرتے ہیں۔ تو ابن عباسؓ اپنے خیمے سے نکل آئے تو بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک پڑھنے لگے۔ کہ لوگوں نے بغض علیؓ کی وجہ سے سنت چھوڑ دی۔ (جلد 2 صفحہ 44، التلبیہ بعترتہ)

یہ بغض علیؓ سے سنت چھوڑنا ایک تاثر ہے۔ جو دوسرے کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ پر الزام جب درست ہو کہ اس نے یہ کہا ہو کیونکہ یہ اونچا بھی پڑھا جاتا ہے۔ کم آواز سے بھی کہ دوسرا بندہ سن سکے۔ اب ایک بزرگ نے عام آواز سے نہ سنا۔ دوسرے نے تاثر دیا کہ وہ معاویہؓ سے ڈرتے ہیں۔ اس سے بھی حضرت امیر معاویہؓ سے اختلاف رکھنے والوں کی فضا معلوم ہوتی ہے۔ کیا ان کو خدا و رسولؐ نے حکم دیا۔ کہ ایسا کرو۔ جب ان کو خدا و رسولؐ کا حکم نہیں کہ ایسا کرو تو عوام کو بھی تبلیہ نہ پڑھنے کا حضرت امیر معاویہؓ نے حکم نہ دیا تھا۔ بس ایک تاثر ہے۔ جو دوسرے کے خلاف جھٹ نہیں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”حکومت اسلامیہ کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہوئی۔ پھر خلافت اور رحمت ہوگی۔ پھر بادشاہی اور رحمت ہوگی۔ پھر امارت اور رحمت ہوگی۔ پھر لوگ حیر کی طرح اسے کاٹ کھانے کو دوڑیں گے۔“

ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔ (تکلم البیان حاشیہ بر صواعق محرقہ صفحہ 31)

تو پھر یہ تیسرے نمبر پر رحمت اور بادشاہت کا ذکر حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر صادق آتا ہے۔ وہ سنت ترک نہیں کر داتے حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت واقعی مسلمانوں پر رحمت تھی اس کے لئے آپؓ مولانا قاضی عثمانی صاحب کی کتاب حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق، مولانا محمد نافع کی سیرت حضرت معاویہؓ، مولانا عبدالحزیز فرہادی کی النامیہ لمن ذم معاویہؓ، مولانا مہر محمد کی عدالت صحابہ، پروفیسر محمود احمد ظفر کی سیرت معاویہؓ اور قدیم معتبر ہمایوں کے حکم سے لکھی جانے والی الصواعق محرقہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں عشق نبوی اتباع سنت اور فرمان رسولؐ کے سامنے سرخم ہونے کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) بصرہ کے اس شخص کے متعلق حضرت امیر معاویہؓ کو معلوم ہوا کہ اس کی شکل حضور ﷺ کے مشابہ ہے۔ اسے عزت سے بلایا استقبال کیا۔ پیشانی کو بوسہ دیا۔ انعامات اور خلعت سے نواز کر رخصت کیا۔ (المحبر صفحہ 47) تاریخی حقائق صفحہ 257

(2) حضرت ابوالدرداء بزرگ صحابی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نماز پڑھنے میں کسی کو حضور ﷺ کے اتنا مشابہ نہیں پایا جتنا کہ حضرت امیر معاویہؓ آپ کے مشابہ تھے۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 357)

(3) عیسائیوں سے جنگی معاہدہ ختم ہونے کو تھا آپؐ نے لشکر پہلے سے وہاں جمع کر لیا۔ تاکہ مدت ختم ہوتے ہی حملہ کر دیا جائے ایسا ہی ہوا۔ اسلامی لشکر نے کفار کا علاقہ کافی فتح کر لیا۔ اتنے میں ایک صحابی عمرو بن عبیدہؓ آگئے۔ حضور ﷺ کا فرمان بیان فرمایا امیر المومنین! ولاء لا غدر کہ مومن کا شیوہ وفاق ہے۔ غدر نہیں۔ مدت سے پہلے لشکر کو تیار کر کے لانا بھی غدر ہے۔ تو

فرمان رسول سنتے ہی حضرت امیر معاویہؓ نے فوج واپس بلالی۔ بہت سا مفتوحہ علاقہ واپس کر دیا۔ اتباع رسول کی ایسی مثال کسی اور بادشاہ کی لائیے؟

(4) حضرت ابو مریم ازدی نے آکر فرمان رسول سنایا کہ حاکم مسلمانوں سے چھپانہ رہے۔ تو آپؐ نے فوراً حکم دیا کہ دربان پر ایک آدمی مقرر ہو جو حاجت مند کی حاجت مجھ تک پہنچا دے۔ پوری کر دوں گا۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 126)

اس لئے کسی بزرگ کا یہ تاثر کہ حضرت امیر معاویہؓ نے تبلیغہ حاجیوں سے بند کر دیا تھا۔ خلاف واقعہ اور ناقابل تسلیم ہے۔

اعتراض : 38- معاویہؓ نے حدسرقہ کو ترک کیا۔ الاحکام السلطانیہ (لکھنؤ دروی المتونی ۳۵۰ھ)

الجواب : اس پر کسی کتاب سے کوئی نقد و جرح کی بات نہیں ملی۔ بس اس عکسی صفحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آخری چور نے بڑی لجاجت سے اشعار پڑھ کر معافی کی درخواست کی۔ مگر آپؐ نے منظور نہ کی اور فرمایا

کیف اصنع بک وقد قطعت اصحابک ۱۰ تیرے ساتھ کیا کروں تیرے ساتھی چوروں کے تو ہاتھ کاٹ چکا ہوں۔ اب سارق کی ماں کھڑی ہوگئی اور کہا آپؐ اسے ان گناہوں میں شامل کر لیں جن سے آپؐ اپنے اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ پہلی حد اسلام میں چھوڑی گئی۔

اس شخص کا واقعہ اور معاف کرانے پر اصرار اس صحابی کی طرح ہے جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا۔ تو آپؐ نے کفارہ میں ساٹھ روزے رکھنے بتائے اس نے کہا۔ ایک نہیں پورا کر سکا تو ساٹھ کیسے رکھوں گا۔ آپؐ نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا وہ بولا بہت غریب ہوں اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپؐ نے حاضرین صحابہ سے کفارہ کی رقم جمع کرائی۔ اور حصہ کر دی۔ کہ اسے غریبوں میں بانٹ دے تو پھر وہ بولا سب محلے والوں سے زیادہ غریب میں ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا اچھا گھر لے جا۔ مگر تیرے سوا یہ رعایت کسی اور کو نہ ملے گی۔ (المحدث کتب اہل سنت) شاید شیعہ کتابوں میں بھی یہ واقعہ ہو۔

گو حضرت امیر معاویہؓ نبی نہ تھے۔ کہ سب کام من جانب اللہ اجازت سے سمجھے جائیں۔ مگر بیٹے کی بار بار لجاجت اور پھر ماں کی درخواست معافی نے آپؐ کو مجبور کر دیا۔ کہ اس ایک شخص کو معاف کر دیں۔ اگر یہ اغضار ہے تو فَعَنِ اضْطُرَّ غَيْرُ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِنَّمْ عَلَیْہِ کی مد میں آئے گا۔ اور اگر گنہگار پر ترس کھا کر معاف کرنا ہے جیسے آج بھی کوئی افسر یا حاکم جج معاف کرتا رہتا ہے۔ یہی چور کی ماں کا مطالبہ تھا۔ تو ہم بھی کہہ دیں اے اللہ معاویہؓ کو معاف فرمادے آپؐ تو غفور رحیم ہیں۔

میں نے جو کیرہ لاہیری میں ضخیم کتاب شیعہ بحار الانوار جز ۱۱۴۴ میں پڑھا ہے کہ اگر نائب امام کسی مجرم کو معاف کر دے تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ نائب امام کو یہ حق ہے تو صحابی رسول مجبور ہو کر مجرم کو معاف کر دے تو وہ بھی قابل مواخذہ نہیں ہے۔

امام غنیؒ تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 460 کتاب الحدود میں لکھتے ہیں کہ اگر حد کے مجرم نے اقرار کے بعد توبہ کر لی تو امام کو معاف کرنے یا سزا دینے کا حق ہے۔ نائب امام کو بھی یہ اختیار ہے۔

مسلمان کافر کا وارث بنے گا کچھ فقہاء کی رائے ہے

اعتراض : 39-40- معاویہ نے خلاف سنت مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا۔

(البدایہ جلد 9 صفحہ 231، المغنی لابن قدامہ جلد 9 صفحہ 154)

الجواب : مسئلہ اختلافی ہے۔ اجتہادی اختلاف میں کسی ایک پر حتمی غلطی گناہ اور جرم کا الزام نہیں لگ سکتا۔ جیسے شیعا اپنے ہر اختلافی مسئلے میں بلا حرج کمر اہی، کفر یا گناہ کا فیصلہ لگاتے رہتے ہیں۔ خود خواہ کتنے بڑے فاسق ہوں مغنی ابن لیبب حنبلی سے دونوں مسلک والوں کی فہرست پڑھئے۔

”جمہور صحابہ اور فقہاء کہتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا یہ مذہب ان صحابہ و تابعین اور علماء دین کا ہے حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ (خلفاء راشدین) حضرت اسامہ بن زیدؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ تابعین میں سے یہی مذہب حضرت عمرو بن عثمان (بن عفان) حضرت عمرو زحری، حضرت عطاء طاؤس، حضرت حسن بصری، حضرت عمر بن عبد العزیزؒ حضرت عمرو بن دینار ثوری، حضرت امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کا ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور عام فقہاء کا ہے اور اسی پران کا عمل ہے۔ (دوسرا مذہب) حضرت عمرؓ، حضرت معاویہؓ، حضرت امیر معاویہؓ سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث بنایا ہے۔ اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا۔ یہی حضرت علیؓ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ، امام زین العابدینؑ، سعید بن المسیبؓ، مسروقؓ، عبد اللہ بن معقلؓ، امام شعبیؓ، حنفی، یحییٰ بن یمر اور اسحاق کا ہے۔ جو علماء کے ہاں ثقہ نہیں ہے۔..... الخ

دونوں اہل مذہب کی فہرست آپ نے دیکھ لی۔ اگر شیعہ کے ہاں یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ کتابوں میں لکھ کر حضرت امیر معاویہؓ کو بدنام کریں تو براہ کرم حضرت علیؓ کے بیٹے محمد بن حنفیہؓ کو اور اپنے چوتھے امام علی بن حسین زین العابدینؑ پر بھی..... پڑھ دیا کریں۔ شیعہ کی معتبر کتاب من لا یخفہ الفقیہ جلد 4 صفحہ 243 باب میراث اہل الملل میں ہے ”مسلمان کسی جرم اور سزا میں (کافر رشتہ دار کی) میراث سے کیوں محروم رہے؟ اور کیوں اسلام مسلمان کے نقصان میں اضافہ کرے جب کہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اسلام بڑھاتا ہے گھٹاتا نہیں ہے۔ نیز فرمایا اسلام میں نقصان کھانا اور نقصان دینا نہیں ہے۔ پس اسلام مسلمان کی بھلائی بڑھاتا ہے۔ نقصان نہیں بڑھاتا۔ نیز آپؐ نے فرمایا اسلام اونچا ہوتا ہے۔ نیچا نہیں ہوتا۔ کفار تو مردہ ہیں۔ نہ میراث روکیں گے۔ نہ ہماری میراث پائیں گے“ (یعنی مسلمان کافر کی وراثت پائیں گے۔)

یہ فیصلہ نہ پہلے حضرت امیر معاویہؓ نے کیا زحری کا قول غلط ہے۔ غیر متصل اور مرسل ہے۔ نہ یہ قضیہ محدث فی الاسلام ہے۔ یہ متعصب لوگوں کی منفر د رائے ہے۔ اس میں صحابہ و تابعین اور فقہاء مجتہدین اور اہل بیت کے اقوال ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ بھی ان میں شامل ہیں۔

مولانا محمد نافع صاحب نے مسلمان کو کافر کا ورثہ ملنے کی دلیل امیر بن حضرت معاویہؓ کا یہ فیصلہ بتایا ہے۔ کہ ایک یہودی

مر گیا۔ اس کا بھائی مسلمان تھا۔ حضرت معاذؓ نے اسے بھائی کا ورثہ دے دیا۔ اور فرمایا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ اسلام اونچا ہے۔ (کہ کافر کا ورثہ اٹھالے) اور اس سے اونچا اور کوئی نہیں۔ کہ کافر اہل اسلام کے وارث ہیں۔ مسند امام احمد، مصنف بن ابی شیبہ بحوالہ سیرت امیر معاویہ جلد 2 صفحہ 303

امام شعی فرماتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ فیصلہ کیا تو عبد اللہ بن معقل نے کہا اسلام میں اس سے زیادہ پیارا فیصلہ اور کوئی نہ ہوا جو اصحاب رسول کے بعد معاویہ نے کیا ہے۔ کہ ہم کفار کے وارث ہوں گے۔ وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے۔ جیسے کہ ان کی (اہل کتاب یہود و نصاریٰ) عورتوں سے نکاح ہمیں حلال ہے۔ اور ان کو ہماری مسلمان عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔ کتاب السنن لسید بن منصور جلد 2 صفحہ 45 قسم اول باب لا یتوارث اهل اللہین۔ المصنف لابن ابی شیبہ جلد 11 صفحہ 374 بھی سروق بن الاعداء تابعی نے کہا ہے۔ (المسند دارمی صفحہ 397 طبع کانپور) بحوالہ سیرت حضرت معاویہؓ صفحہ 304

اعتراض : 41 - 42۔ معاویہ نے سود کھایا ہے۔ وہ حلق تک جہنم میں ہے (شرح معانی الآثار للطحاوی و تفسیرات الاعیان)

الجواب : اہل باطل اور جھوٹے اصحاب رسول کے دشمن بھل بات گالی کی طرح بنا کر پھینکتے ہیں۔ اور سننے والے کو بہت سی بزدکاتے ہیں۔ مگر واقعہ ایسے نہیں ہوتا۔

جو چیز اتنا ک قطرہ خون نکلا

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

امام طحاویؒ کی شرح معانی الآثار سے پوری روایت سن لیں۔

”حضرت امیر معاویہؓ نے چھ سو دینار سے ایک قلابہ (ہار) خریدا جس میں سونے کے ٹکڑے، زبرجد، موتی اور یاقوت تھے۔ پس حضرت عبادہ بن صامتؓ کھڑے ہو گئے جب کہ حضرت امیر معاویہؓ منبر پر چڑھے یا جب تلہر کی نماز پڑھی پس کہا خبردار معاویہ نے سود کا سودا کیا ہے۔ اور سود کھایا۔ خبردار وہ آگ میں ہیں۔

(شرح معانی الآثار بڑا سائز صفحہ 238 چھوٹا سائز جلد 4 صفحہ 75)

مسئلہ کی نوعیت اتنی ہے۔ کہ سونا سونے کے بدلے لینا دینا اس وقت جائز ہے۔ جب وزن میں برابر ہو۔ اگر کم و بیش ہو تو سود بن جائے گا۔ جس کی حد قرآن وحدیث میں کافی آئی ہے۔ دینار سونے کا ہوتا ہے۔ اور وہ ہار بھی سونے کا تھا۔ تو حضرت عبادہ بن صامتؓ ... جو سرداران انصار خزر ج میں سے کافی مشہور اور مدینہ میں حضور ﷺ کو دعوت الی الدینیہ دینے والے ہیں۔۔۔ نے اتنے غصے سے اور ڈرا کر اس لئے کہا کہ یہ ہار اور چھ سو دینار تو لے جانے چاہئیں۔ برابر ہوں تو سود درست ہے۔ اور اگر ایک طرف سونا زیادہ ہو اور ان کو ہار دیکھ کر اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ چھ سو دینار کے وزن سے چھوٹا بڑا ہے۔ اس لئے سود ہو گیا۔ سود واپس کرو۔ ورنہ حلق تک آگ ہوگی۔ یہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی صاف گوئی تھی۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کی خوش اخلاقی کہ کوئی غصہ نہ کیا۔ مجمع عام میں بے عزتی برداشت کر لی۔ اس سے بڑا تحمل کیا ہوگا۔ اس مسئلہ کی دوسری صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ

خالص سونے کی ڈلی یا دینار اور اس کے مقابل بنے ہوئے ہار زیور وغیرہ میں سونا وزن و مقدار میں برابر نہیں ہوتا۔ اس میں ہیرے، موتی، جگ، دانے وغیرہ بہت سی چیزیں ملی ہوتی ہیں۔ پھر ان میں کام کشیدہ کاری، ڈیزائن سازی اور پھر ان پر محنت مزدوری وغیرہ کافی شامل ہوتی ہے۔ آج بھی اور اس وقت بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا کہ سونے کے برابر سونا میں ہار زیور لے لیا جائے۔ باقی سب چیزیں مفت مل جائیں۔ تو سارے فقہاء نے اس کی صورت جواز یہ رکھی ہے کہ خریدار ہوا ہار یا زیور کا اصل سونا اس سونے سے کم ہو جو بطور قیمت ڈلی یا دینار کی صورت میں دیا جا رہا ہے۔ تاکہ قیمت کا زائد سونا باقی چیزوں اور اجرت وغیرہ کا بدلہ بن جائے اور ایک طرف زیورات کا سونا کم ہونے سے شریعت میں سود نہ بن جائے۔ پس حضرت امیر معاویہؓ نے چھ سود دینار بدلہ بن جائے اور ایک طرف زیورات کا سونا کم ہونے سے شریعت میں سود نہ بن جائے۔ اسے بڑا وزنی ہار سمجھ کر سود کا حکم لگا دیا۔ ہوئی یہ بات غلط کے سونا سے ہار کا سونا کم جان کر سودا کر لیا۔ حضرت عبادہؓ نے دیکھتے ہی اسے بڑا وزنی ہار سمجھ کر سود کا حکم لگا دیا۔ ہوئی یہ بات غلط فہمی یا جلد بازی ہے مگر اسلام کے دشمن رافضی کو تو معاویہؓ کو جہنم پہنچانے کی سند مل گئی۔ اور شور مچاتے آ رہا ہے۔ مگر وہ یہ ہرگز نہیں دیکھتا کہ آج وہ بھی ستاروں سے زیورات کا لین دین اسی اصول کی بنیاد سے کرتے ہیں۔ جو حضرت امیر معاویہؓ نے کیا تھا۔ اور کیا حضرت عبادہؓ کا جلدی کا یہ فتویٰ سب کو جہنم پہنچا رہا ہے؟ مفتی بظاہر حال دیکھ کر بلا تحقیق غلط فہمی سے سخت سخت الفاظ میں فتویٰ تو دے سکتا ہے۔ اور ہم اسے گناہ گار نہیں کہیں گے۔ لیکن وہ مفتی بہ مسئلہ یا مفتی علیہ شخص اس فتویٰ و مسئلہ کا واقعی حقدار بھی ہے یا نہیں؟ یہی بات حقیقت طلب ہوتی ہے۔ اسی پر وکالت و عدالت کا نظام چلتا ہے۔ اور مسئلہ و مقدمہ کی نوعیت و محنت و جستجو سے کھر کر سامنے آتی ہے۔ نہ ہم حضرت عبادہؓ پر کوئی حکم لگاتے ہیں۔ نہ حضرت امیر معاویہؓ کو ہار خریدنے سے سود خور یا دوزخی بناتے ہیں۔ شرح معانی الآثار کی اصل کتاب مع حاشیہ و شرح یہاں دیکھی جائے۔

اعتراض : 43- تا 46- معاویہ خاتم اور حد سے بڑھنے والا باغی تھا۔ (الجواہر المفیہ، تہذیب الدین، الشکور السالمی)

فقہاء کے فیصلے ائمہ اربعہ کے ماتحت سمجھئے

الجواب : یہ فقہاء کے فیصلے حضرت ثانیؓ کو برحق مان کر حضرت امیر معاویہؓ کو طالبان کے حق میں اپنی تعبیر سے ہیں۔ ہم ان سے بہتر اور اعلیٰ علماء مشکئین کے فیصلوں پر ایمان رکھتے اور ایسا حکم لگانے سے قاصر ہیں۔ جیسے کسی غلطی پر بیٹے کو ماں باپ مارتے یا ڈانٹتے ہیں۔ پھر راضی ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کی مار کو تو کجا زبان سے برا کہنے سے اس پر پل پڑتے ہیں۔ ائمہ اربعہ کے فیصلے سب فقہاء کی نامناسب بات کو کٹا دیتے ہیں۔

(1) امام مالکؒ فرماتے ہیں جس نے رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے کسی کو برا بھلا کہا خواہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ ہوں یا حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ ہوں اگر یوں کہا جائے کہ وہ کافر و گمراہ تھے تو یہ واجب القتل ہے۔ اور اگر عام لوگوں جیسی گالی دے تو اسے سخت سزا دی جائے۔ (شرح شفا ملاطی قاری جلد 2 صفحہ 556)

(2) امام اعظم ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابتؒ التونیؒ و ۱۵۱ قرآن و سنت کے بعد بلا استثناء صحابہ کرامؓ کے اقوال کو دین میں حجت

جہتے تھے۔ کسی مسئلہ میں اگر کسی نبی جابی سے کچھ مروی ہوتا تو اپنا اجتہاد اور رائے چھوڑ دیتے تھے۔ (تہذیب جلد 10 صفحہ 450)
 (3) امام شافعیؒ التونیؒ فرماتے ہیں۔ ”رسول اللہ کے صحابہ کرامؓ دین میں امین ہیں۔ ہم ان کی بات مانیں گے۔
 ورسول کی اتباع سے ان کی بات ماننا زیادہ بہتر ہے۔ (ازالۃ الخفاء و سنن الکبریٰ للکلبی)

(4) امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ 4 خلفاء راشدین کے بعد اصحاب رسول اللہ سب سے افضل ہیں۔ کسی کو ان کی برائی بیان کرنی جائز نہیں۔ نہ کسی پر طعن جائز ہے۔ جس نے ایسا کیا اس کو سزا دی جاوے گی واجب ہے۔

(رسالہ مطہری و الصارم السلول لابن تیمیہ صفحہ 573)

اعتراض : 47- 48۔ معاویہ ظالم اور خارجی تھا۔ (کتاب ادب القاضی للخصاف التونی 350ھ)

الجواب : یہ الفاظ اصطلاحی معنوں میں نہیں کہ خارجی تو حضرت علیؓ و حضرت معاویہؓ دونوں کے دشمن اور قاتل تھے۔ حضرت علیؓ و حضرت زبیرؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کے دشمن تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ تو ان سب کو ماننے والے اور ان کے حامی تھے ظالم کا لفظ ادنیٰ غلطی سے لے لیکر مشرک تک بولا جاتا ہے۔ پیغمبروں نے اگر نفرت کھائی تو اپنے لئے خدا سے معافی مانگ لی۔ دینا ظلمنا انفسنا الخ (پارہ 8 رکوع 9) حضرت آدم و حوا کی دعا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی توبہ پارہ 20 پہلے گزر چکی

حضرت ابراہیمؑ بھی فرماتے ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ (پارہ 13 رکوع 18)

حضرت نوحؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر بھی فرماتے ہیں ”نوح نے عرض کی کہ اے پروردگار ضرور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے ایسی بات کی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو بے شک میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا (ترجمہ مقبول)۔

”بدقسمتی سے ہم مسلمانوں کو ایسے مجوسی یہودی منافق ٹولہ سے واسطہ پڑا ہے۔ جس نے پیدا ہوتے ہی ایک داماد رسول کو بے دردی سے شہید کیا۔ دوسرے داماد کو اپنے سے توبہ نہ لینے دیا۔ مگر پوری امارت میں مسلمانوں کے کشت و خون میں الجھائے رکھا جب آپ نے امن و امان کے لئے پچانت کے قیام کو مانا اور ان کا عقیدہ ”امام منصوص من اللہ ہے“ نہ مانا تو انہوں نے ان الحکم الا اللہ کا نعرہ لگا کر خود اپنے امام سے بھی جنگ شروع کر دی۔ کیونکہ یہ گروہ قرآن و سنت اور سب مسلمانوں کا منکر و دشمن تو ہے ہی۔ نبیوں رسولوں سے افضل اپنے امام کا بھی تابعدار ہرگز نہ اس وقت تھا نہ اب ہے نہ کبھی رہے گا۔
 ہائے پہلے امام کو شہید کیا کہ اس نے عقیدہ امامت منصوص من اللہ نبوت سے بھی افضل کو کیوں نہ مانا۔

دوسرے امام پر قاتلانہ حملہ کیا۔ کہ ہمارے دشمن معاویہ سے صلح کی کیوں۔ ہماری ناک کیوں کاٹی۔ ہمیں رو سیاہ اور ذلیل کیوں کیا تیسرے امام حسینؑ کو بلا کر اہل بیت سمیت اس لئے ذبح کیا کہ یہ واپسی اور حاکم وقت سے ملاقات کی درخواست کیوں کرتا ہے یہ قاتل خود تو توہین کہلائے مگر مظلوم اہل بیت کی بددعاؤں سے روٹا بیٹا لہو لہان ہونا اپنا مذہب بتالیا کہ ایک آنسو سے ہم بخشے

جاتے ہیں۔ (شیعہ عقیدہ) اپنی پہچان یہ ماتم اور محابہ سمیت تمام مسلمانوں کو برا کہنا ہی بتا رکھی ہے۔

پیش کردہ دو صفحوں کی عبارت ہمارے مذہب کے خلاف نہیں۔ یہ حضرت علیؑ کے تابع اور قوم و ملک کے خیر خواہ اس پسند مسلمان فقہاء یہ کہہ رہے ہیں ”کہ تمہاری مرضی کے خلاف آدمی کو اللہ تعالیٰ حاکم وقت اور قاضی بنا دے تو بھی اس کی اتباع کرو فیصلے مانو۔ اس میں بحال رکھو۔ عبارت کا ترجمہ اور خلاصہ یہ ہے کہ ”امام ابو بکر رازی فرماتے ہیں کہ قاضی بننے والے کو قرآن و سنت کا علم اجتہادی قوت اور غور و فکر والی رائے کا ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ عادل بادشاہ کے ماتحت ہو۔ یا بزرگوار و طاقتور بادشاہ کے ماتحت ہو۔ تو اس کا حکم نافذ رہے گا۔ وہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے مطابق فیصلے کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو حضرت علیؑ کو، حضرت عمار بن یاسرؓ کو اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو مسلمانوں پر افسر اور قاضی بنایا تھا۔ اس پر اجماع امت ہے۔ سب مسلمان مانتے ہیں۔ اور اگر بادشاہ قاضی مقرر کرنے والا (منجانب اللہ) طاقت سے بے قوت بھی اس کی طرف سے قاضی بننا جائز ہے۔ جب کہ وہ فی نفسہ عادل اور نیک ہو۔ اس لئے کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے حضرت امیر معاویہؓ اور ان لوگوں کی طرف سے قضاء کے عہدے قبول کئے ہیں۔ جنہوں نے (دفاعاً) حضرت علیؑ کا مقابلہ کیا۔ حق پر تو حضرت علیؑ تھے۔ روایت ہے کہ جب حکم بن عمرو الغفاری کے پاس حضرت امیر معاویہؓ کا کاغذ آیا کہ امیر المومنین نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ (تو اس نے آپ کی اطاعت کی تھی..... الخ)“ (صفحہ اندھا ہے) صفحہ 204

جائر اور باغی کا لغوی اور صحیح معنی

مطلب واضح ہے کہ یہ خشکی فقہاء، حضرت علیؑ و حضرت امیر معاویہؓ کے اجتہادی اختلاف میں حضرت علیؑ کے تابع ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے نہیں۔ اس لئے ان کو سلطان جائر کہتے ہیں۔ اور ان کے مقرر کردہ عمال و قضاة کو درست کہتے ہیں۔ لیکن جائر کا معنی ظالم صرف ان رافضیوں کا مشہور کردہ ہے جو اپنے عمل و کردار سے اللہ، رسول، اہل بیت اور تمام مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ النجد وغیرہ میں جائر کا پہلا ترجمہ یہ ہے۔ جَـارٌ جَوْرًا عَنِ الشَّيْءِ مَالِ عَنْهُ . يقال جَارٌ عَنِ الطَّرِيقِ . وہ جائر ہوا اس نے جور کیا یعنی کسی چیز سے ہٹ گیا۔ اس سے دور ہوا۔ کہا جاتا ہے راستے سے ہٹ گیا۔ (النجد صفحہ 104 تیسرا کالم) علیؑ صلہ ہو تو بمعنی نا انسانی کسی پر ظلم کرنا ہوتا ہے۔ جائر علیہ ظلمہ لہو جانور (صفحہ 104)

میں تمام دنیا کے مجتہدوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کسی لغت و فقہ کی کتاب میں معاویہ جائر علیا جائر علی علیؑ کہ معاویہ نے علیؑ پر ظلم کیا“ ثابت کر دکھائیں۔ جب تا قیامت نہیں دکھا سکتے تو یہ ظلم اور جھوٹ اپنی جان پر تو ہر وقت نہ کریں۔ اور دنیا کو الونہ بتائیں۔ ”کہ معاویہ بڑا ظالم تھا علیؑ پر ظلم کیا۔ شیعہ علیؑ پر ظلم کرتا تھا“ وغیرہ

ہاں لغت کی رو سے شیعہ نے یہ ظلم معاویہ اور اہل شام پر کیا۔ کہ جاورا الشام جاورو علی اہل الشام صوبہ شام پر ظلم کیا اہل شام پر ظلم کیا۔ ان پر صادق ہے۔ کیونکہ بعد از صلح حداد سے بارہ ہزار بصری سوئے ہوئے مسلمانوں کو ذبح کرنے کے بعد اب

90 ہزار بن کر (شرح صحیح البلاغہ از مفتی جعفر حسین گوجرانوالوی قاضی مکتبہ جعفریہ) قاضی شام معاویہ اور تمام بنو امیہ کو ختم کرنے اور اہل شام کو ماتحت و تاراج کرنے کے لئے صفین و شام میں ان کے سر پر جا چڑھتا ہے۔ ان کے چپ رہنے ممبر کرنے کے باوجود چھ ماہ بعد صفین ۳۷ھ میں حملہ میں پہل کرتا ہے۔ 20 ہزار ان کے ذبح کر کے 50 ہزار اپنے بھی شہید کر دیتا ہے۔ اب پوری دنیا میں دہائی دیتا آرہا ہے۔ کہ ”معاویہ ظالم ہے، ہم بڑے مظلوم ہیں“ کیا اس سے بڑا جھوٹ اور ظلم کسی نے سنا دیکھا۔ چڑھائی اور بغاوت ان کے گھر پر چڑھ کر خود کی مار کھائی۔ ہمیشہ کے لیے پھٹنا اور پھٹنا چڑھنا مقدس میں آیا اب روتے ہیں۔ ”الناجور کو توال کو ڈانٹے“ ان شامیوں کو ظالم کہتے آرہے ہیں۔ اور خود مظلوم کہلاتے ہیں۔ یہ ایرانی، عراقی، امامباڑے، دارالحدیث اور تہذیب کے نمایاں خانے بنا کر شامیہ ہاتھ سے عیش و عشرت کی زندگی گزارتے آرہے ہیں۔ کیونکہ کسی کافر ملک سے جنگ تو کی نہیں امام قاسب ہے تو جہاد بھی حرام ہے۔ اب باغی۔۔ بغاوت۔۔ بغی کا ترجمہ بھی لغت سے پڑھیں اور ان باغیوں کے مذہب کا لے کریں۔ بغی بنوا۔۔ الشی نظر الیہ کیف ہو کسی چیز پر بغاوت کی یعنی اس کی طرف دیکھا کہ وہ کیسی ہے۔ بغی علیہ۔ تعدی وجنا لہو بغوا۔ اس پر بغاوت کی یعنی اس پر زیادتی کی اور جرم کیا۔ (المعجم عربی صفحہ 41)

جیسے اس قاتل اہل بیت اور مکتفہ المسلمین فساد گردہ نے جار جو را کا ترجمہ غلط کیا۔ حضرت علیؑ کی رائے سے ہٹنے والا نہیں کیا۔ بلکہ ان پر ظلم کرنے والا خود مشہور کیا۔ جائز بمعنی راستے سے ہٹنے والا نہیں کیا بلکہ ظلم کرنے والا ہی بتایا لکھوایا۔ اسی طرح باغی بمعنی کسی چیز کا طالب اسے دیکھنے کا شوق رکھنے والا مشہور نہ کیا۔ بلکہ بمعنی چڑھائی اور جرم کرنا مشہور کیا، حالانکہ مسلمانوں نے باغیان قاتلان عثمان (عثمان کے قاتلوں کے متلاشی) کا ترجمہ ہی لغت سے طالبان قصاص عثمان کر کے ان کا ترجمہ و تعارف کر لیا ہے۔ باغیان بر علی۔۔ علی پر چڑھا کرنے والے اور آپ کے باغی۔ ہرگز نہ کیا نہ مشہور کیا۔ یہ صرف شیعوں کا غلط اور جھوٹا مشہور کردہ ترجمہ ہے۔ کہ وہ۔۔ اس پر چڑھائی۔۔ سے کرتے ہیں اس سے اعراض اور منہ موڑنے۔۔ کا نہیں کرتے از روئے صرف و نحو گرائمر عربی لغت میں عن (سے) غلی (پر) کے فرق سے ترجمے بالکل بدل جاتے ہیں۔ مسلمان سے والا ترجمہ کرتے ہیں۔ اور رافضی پر والا ترجمہ ہر جگہ چلاتے ہیں۔

اگر ہمارے تعلیم یافتہ، ادیب، مدیر، صحافی، اخبار نگار، قلم کار اور کالم نگار یہ عربی نکتہ سمجھ لیں۔ تو ایسی غلطی سے بالکل بچ جائیں۔ جس سے مسلمانوں کے دشمن اور حضرت امام حسینؑ کے قاتل ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ

اہل سنت حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ تمام صحابہ کرامؓ کا ذکر ادب سے کرتے ہیں۔ کسی تاریخی بات سے یا حدیث سے غلط استدلال کے ساتھ ان کی بد کوئی کلمہ نیت ہرگز روا نہیں رکھتے۔

حضرت علامہ خالد محمود صاحب عبقیات جلد 2 صفحہ 50 میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔
 ”نام کے سنی کو بتانا چاہئے کہ خود اہل سنت کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف جو دوسرے دماغ
 میں اٹھتے ہیں اور جو تاریخی وہم پیدا ہوتا ہے وہ سب امور اہل سنت کے مسلمہ بزرگوں کے سامنے بھی تھے.....
 سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر حکیم الامت
 مولانا اشرف علی تھانویؒ تک یہ سب بزرگ حضرت امیر معاویہؓ کی بزرگی کے اقرار کو سنی ہونے کی علامت اور ان کی
 شان میں بے ادبی کو اہل سنت سے نکلنے کا نشان قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ تو وہ بزرگ ہیں
 جنہیں حق گوئی کی پاداش میں نور جہاں (شیعی) کی سازش نے برسوں قلعہ گوالیار کی قید میں رکھا“
 حضرت مجدد الف ثانیؒ التوفی ۱۰۳۳ھ رسالہ تائید مذہب اہل سنت صفحہ 59 میں فرماتے ہیں۔

جان لو کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان میں اپنے حکم لگانا کمال بے ادبی اور بہت زیادہ بدبختی ہے سب سے
 اچھا طریقہ یہ ہے کہ جن منازعات اور جھگڑوں سے ان کو واسطہ پڑا ان کو رب کے علم کے حوالے کریں۔ اور سب کو
 سوائے نیکی کے یاد نہ کریں۔ اور ان کی محبت کو حضور ﷺ کی محبت جانیں۔ کیونکہ آپ کا یہ فرمان صحیح ہے من احبہم
 لبحبی احبہم جس نے میرے صحابہ سے محبت کی تو اس نے میرے ساتھ اپنی محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کی۔

حضرت علیؑ کی صائب رائے

علامہ ابن خلدون طبری وغیرہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا جنگ جمل اور صفین میں قتل ہو
 نے والوں کا انجام کیا ہوگا۔ حضرت علیؑ نے دونوں فریقوں کے بارے میں فرمایا لا یمسون احد من ہؤلاء وقلوبہ نقی الا
 دخل الجنة (ابن خلدون مقدمہ صفحہ 385 فصل 30) تو ہر وہ جنت میں جائے گا جو پاک دل ہو کر مرا۔
 حدیث صحیح نہ ہونے کے 12 حوالہ جات کے شروع میں ہم اسحاق بن راہویہ کی سند سے حضرت علیؑ کا فیصلہ سنا چکے ہیں۔ کہ آپ
 نے اپنے لشکر سے کہا ان معاویہ والی شام کو برا نہ کہو انہوں نے ہم کو اپنے اوپر باغی جانا (تو دفاع کیا) ہم نے ان کو باغی جان
 کر ان سے جنگ کی۔ (محتاج الزیۃ بیہقی وغیرہ)

شیعہ تفسیر مروج الصادقین جلد 1 صفحہ 402 پارہ 2 کی فصل علیکم القصاص فی القتلی کی تفسیر میں ہے ”قاتل پر واجب
 ہے کہ اپنے نفس کو پیش کرے۔ تاکہ اسے قتل کریں جبکہ ولی دم قصاص چاہے اور دیت لینے پر راضی نہ ہو۔ فقہاء کہتے ہیں کہ
 حاکموں اور افسروں پر واجب ہے کہ قصاص چاہنے والوں کے ہاتھ مضبوط کریں۔ تاکہ وہ بدلہ لے لے۔“ مگر یہاں تو اٹا ہوا
 کہ الٹا قاتلوں نے حکومت سے طالبان قصاص پر حملہ کرادیا۔

اعتراض: 49- تا 52- نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان، معاویہ، مردان پر لعنت کی ہے۔۔ معاویہ آگ کے صندوق

میں ہے۔ اسلام سے نکل گیا۔ ظالم اور باطن میں باغی تھا۔ (طبری، کامل الملتح والاہد، مرقات)

الجواب: طبری نے پہلی دو باتیں معتقد باللہ عباسی بادشاہ (التونی ۲۸۳ھ) کے ایک نوشتہ سے نقل کی ہیں۔ جسے صدی پہلے شیعہ ہو جانے والے عباسی بادشاہ مامون نے تیار کیا تھا۔ چونکہ معتقد باللہ بھی شیعہ خیال رکھتا تھا۔ اور حضرت امیر معاویہؓ اور بنو امیہ سے بغض تو ان کی گھٹی میں تھا۔ کیونکہ انہوں نے خلافت بڑے قتل عام کے بعد ان سے چھینی تھی۔ تو مامون نے حضرت امیر معاویہؓ کے جلی معائب اور لعن طعن پر تیار کردہ یہ کتابچہ نافذ تو کیا وہ اپنے افراد کو سنا بھی نہ چکا تھا کہ حضرت امام ابو یوسف قاضی القضاۃ نے اسے سمجھایا۔ کہ اہل سنت بغاوت کر دیں گے۔ یا شیعہ حکومت پر آجائیں گے۔ تو وہ رک گیا۔ اور یہ سرکاری دفتار میں محفوظ رہا۔ معتقد باللہ (رجب ۲۷۹ھ تا رجب الاول ۲۸۸ھ) جب خلیفہ ہوا تو اس نے پہلے خلیفہ اپنے چچا معتد باللہ کی کمزوریوں کو دور کیا۔ حکومت کو مستحکم کیا۔ سختی کر کے لوگوں کو سرعوب کیا۔ کچھ رافضی خیالات اپنالے۔ تو اسے وہ مامون کا نوشتہ مل گیا وہ حضرت امیر معاویہؓ کے بہت خلاف تھا۔ اس کے چلانے سنانے کے لئے اہل سنت کی مجالس، ان کے اجتماع ان کے واقفوں اور آزادی پر پہلے خوب پابندیاں لگا دیں۔ کہ وہ احتجاج نہ کر سکیں۔ ایک دفعہ جمعہ کے بعد خاص لوگوں کو سنا تو وزیر نے کہا یہ ہرگز نہ سناں گے۔ ورنہ لوگ بغاوت کر دیں گے۔ چنانچہ وہ اپنے منصوبہ میں ناکام رہا۔ مگر انیسویں کہ مورخ طبری نے یہ گناہ اپنے سر اٹھالیا اور اس سے لیکر بلا رد و قدح اور تبصرہ کے من و عن تاریخ کا حصہ بنا دیا اسی لئے اسے کچھ لوگ شیعہ کہتے ہیں۔

ابوالفداء علامہ ابن کثیر دمشقی مورخ مفسر التونی ۷۴۷ھ البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶ پر نقل فرما رہے ہیں۔

”اس ۲۸۳ھ میں معتقد نے یہ ارادہ کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان کو منبروں پر لعنت کی جائے تو اسے اس کے وزیر عبداللہ بن وحب نے ڈرایا۔ اور کہا عام اہل سنت اس کا انکار کریں گے۔ کیونکہ وہ تو بازاروں اور مسجدوں میں اس پر رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں۔ بادشاہ نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ اور اس کا حکم جاری کر دیا۔ اور خطیبوں کو اس کے نسخے لکھ بھیجے کہ وہ معاویہ پر (معاذ اللہ) تمرا کریں۔ یزید بن معاویہ اور بنو امیہ کی جماعت کو برا کہیں۔ اس نوشتہ میں حضرت امیر معاویہؓ کی مذمت میں جھوٹی روایتیں تھیں۔ جو بغداد کے دو حصوں میں پڑھی گئیں۔ اور معاویہ پر ترحم اور رضی بھیجنا اہل سنت پر ممنوع قرار پایا۔ وزیر بھی روکنے کی بات پر جرات تو کہا اے امیر المومنین یہ کام تو آپ سے پہلے کسی بھی خلیفہ نے نہ کیا تھا۔ (معلوم ہوا حضرت علیؓ پر سب و شتم کا معاویہؓ پر الزام لگانا جھوٹ تھا) اس سے عام لوگ آل ابی طالب (شیعہ) کی طرف مائل ہوں گے تو اب خلیفہ سہم گیا اور بادشاہی جانے کے ڈر سے یہ حکم اور نوشتہ واپس لے لیا۔ اللہ نے یہ خدمت ناصبی وزیر کی تقدیر میں لکھی تھی“

نوشتہ مامون کی کچھ اچھی باتیں

جھوٹی روایتیں اور لعن و تمرا سے بھرپور اس نوشتہ میں بھی کچھ اچھی باتیں ہیں۔ جو مسلمانوں کے مطابق ہیں شیعہ عقیدہ نہیں ہیں۔

”طبری جلد 8 صفحہ 183 کی آخری 4 سطریں یہ ہیں۔ حضرت علی کی تعریف میں ہے۔

(1) ”اس اللہ کی تعریف ہے جس نے امیر المومنین اور اس کے پیشرو (خلفاء) راشدین ہدایت یافتہ لوگوں کو خاتم النبیین سید المرسلین علیہ السلام کا وارث بنایا۔ دین کو قائم کرنے والا خدا کے مومنین بندوں کو طاقتور بنانے والا، حکمت کی امانتوں کو محفوظ رکھنے والا اور دین کی ورثاتوں کو سنبھالنے والا بنایا۔ امت میں حضور ﷺ کے جانشین، غلبہ، حفاظت، امداد اور عزت میں مدد کے ہوئے بنایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کر دیا اگرچہ مشرکوں نے (اور آج تک شیعوں نے بھی) ناپسند کیا ہے۔“
یہ سب خلافت راشدہ کی تعبیر و تصویر ہے۔ (اس غلبہ اسلام میں حضرت امیر معاویہ کی حکومت نے اضافہ کیا کی نہیں کی)
(2) فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں کا تعارف یہ کرایا ہے۔

”اور ہدایت پانے کا وقت آگیا تو لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو گئے۔ (لَا تَخْلُونَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَلْوَاخِیَا سورۃ نصر پارہ 30 کی طرف اشارہ ہے) خدا کی اطاعت رسول اللہ کی تصدیق اور ان پر ایمان کی سب سے بڑی بصیرت اور سب سے اچھی ہدایت و رغبت حاصل ہو گئی“ (صفحہ 184)

جب بنو ہاشم، بنو امیہ اور اہل مکہ 8 ہجری میں مسلمان ہو گئے خدا نے رسول نے نیک بندوں نے ان کے ایمان کی گواہی دے دی تو اب جو لوگ ان کو ذکر مسلمان کہتے ان کے ایمان و کردار پر حتم کرتے ہیں کیا خدا و رسول کے منکر نہیں؟

تحقیقی دستاویز میں پیش کردہ رسالہ مامون کے مطاعن پر نظر

اس جھوٹی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿1﴾ کہ حضور ﷺ نے ایک بار ابوسفیان کو دیکھا کہ گدھے پر سوار ہو کر آرہا ہے۔ معاویہ سواری کو آگے سے کھینچتا ہے۔ یزید بن ابی سفیان اسے پیچھے سے ہانک رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تینوں پر لعنت ہو۔ (تحقیقی دستاویز)

الجواب: روایت کا جعلی ہونا ہر ان پڑھ پر بھی واضح ہے۔

(1) کیا گدھے کے سوار کو کسی نے آج تک ایسا دیکھا کہ وہ اسے نہ چلا سکے ایک بیٹا آگے سے کھینچے۔ دوسرا پیچھے سے دھکیلے۔ کیا یہ کوئٹہ جانے والی ریل گاڑی ہے کہ اسے ادنیٰ چڑھانے کے لئے سب ریلوے اسٹیشن سے دو طاقتور انجن لگائے جائیں۔

(2) کیا دو بیٹوں کا باپ کو ایسے لے جانا اتنا بڑا جرم و گناہ ہو گیا۔ کہ وہ لعنت کے حقدار بن جائیں۔

(3) کیا رجمہ للعالمین کا شانِ اخلاص یہی ہے کہ وہ اپنے خسر محترم اور دو سالوں کو دیکھ کر ہی لعنت کے میزائل چلا دیں۔

(4) کیا کسی محدث نے یہ واقعہ سند کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے؟

(5) بالفرض خدا و رسول کے علانیہ نافرمانی کسی جعلی کتاب سے نکال بھی لیں تو سند کے رجال کی توثیق بھی ہو جائے گی؟

(6) بالفرض کسی جموں نے راوی نے یہ ہتا کر چلایا بھی ہو تو ان حضرات کے بعد از اسلام اچھے واقعات کے خلاف ہونے پر وہ مرد در ہے

عہد نبوی میں حضرت ابوسفیانؓ اور ان کے بیٹوں کی خدمات

(۱) آپ حضور ﷺ کے قریبی رشتہ دار ہیں، اہل بیت ابی سفیان ام حبیبہؓ ام المومنین ہیں ان کے ایمان اور نسب کا شیعہ بھی منکر نہیں۔

(۲) ابوسفیان اور ان کی اولاد کا ایمان حضور ﷺ نے قبول فرمایا۔ حرم کعبہ کی طرح ان کے گھر کو دارالامان فرمایا۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 104 باب فتح مکہ)

(۳) حبشی کفار کے قیدیوں پر نگران آپ نے ابوسفیان کو بنایا۔ اس نے دیانت و جرأت سے یہ فریضہ بہت اچھی طرح نبھایا۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 5 صفحہ 341)

(۴) غزوہ حنین میں تینوں شریک تھے۔ خدا کی یہ بشارت ان کو بھی حاصل ہے۔ وَكَلَّا وَعَدَ اللَّهُ الْخُسْنَى (بارہ 27 رکوع 17) ہر گروہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا۔

(۵) 8 ہجری ہی میں غزوہ طائف پیش آیا۔ ابوسفیان کی ایک آنکھ تیر گئے سے شہید ہو گئی۔ (الاصابہ جلد 2 صفحہ 172 معربین حرب)

(۶) نجران جب فتح ہو گیا تو اس کے صدقات پر آپ نے نگران اور عامل حضرت ابوسفیان کو بنایا۔ (سنن دارقطنی جلد 4 صفحہ 16)

(۷) بنو تھیفہ مسلمان ہوئے۔ ان کے بت لات کو توڑنے کے لئے آپ نے حضرت ابوسفیان اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 540)

(۸) اس قبیلہ کے دو شخص مقروض تھے۔ ان سے مال صدقات وصول کر کے بحکم نبویؐ حضرت ابوسفیانؓ نے ان مقروضوں کو دیئے

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 542)

(۹) نجران کے اہل کتاب سے حضور ﷺ نے جو معاہدہ تحریر کرایا۔ مسلمانوں کے دستخط کرنے والے 5 گواہوں میں ابوسفیان

بھی تھے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 5 صفحہ 55)

(۱۰) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابوسفیانؓ کو عجوہ کی عمدہ بھجور ہدیہ بھیجی تو آپ نے بدلہ میں عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ

حضور ﷺ کو ایک کھال ہدیہ میں بھیجی۔ (الاصابہ جلد 2 صفحہ 172 کتاب لاسوال لابی قاسم بن سلام صفحہ 257)

(ازاشارات مولانا محمد نافع مدظلہ)

(۱۱) یزید بن ابی سفیان کو فوج کا عہدہ دینا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو کاتب الوحی اور پرائیویٹ سیکرٹری بنانا۔ بارہا ذکر ہو چکا ہے

(۱۲) امام بخاری اپنی تاریخ کبیر جلد 4 صفحہ 18 باب ذکر وحشی میں لکھتے ہیں۔

کہ حضرت امیر معاویہؓ حضور ﷺ کے ساتھ سواری میں پیچھے بیٹھے تھے۔ آپ نے پوچھا تیرا کونسا حصہ

مجھ سے ملا ہے تو آپ نے فرمایا میرا پیٹ (اور سینہ) تو آپ نے فرمایا اللھم املأه علما و جلماء

اے اللہ اے علم اور بردباری سے بھر دے۔

سب دینا نے آپ کے فرمان کی صداقت دیکھ لی کہ وہ بڑے فقیہ مجتہد عالم دین اور حلیم و بردبار بار بار آزمائے گئے۔ قائلہ اہلیت کرام پر مظالم ڈھانے والا رافضی فرقہ حضور ﷺ کے فرمان کا منکر اور حضرت امیر معاویہؓ کا دشمن ہو تو اس کا علاج ہمارے پاس نہیں۔

﴿2﴾ مروان اور اس کے باپ حکم بن ابی العاص پر رسالہ ہذا میں جو لعنت لکھی ہے۔ غلط ہے۔ کیونکہ (۱) یہ واقعہ احادیث صحیحہ کی مشہور کتب میں نہیں ہے۔ صرف تاریخی بات ہے۔ تاریخ میں رطب و یابس صحیح و سقیم ہر قسم کی روایات پائی جاتی ہیں۔ جو کسی پر شخصی حملہ کرنے میں بہتان بدظنی اور غیبت کا جرم کراتی ہیں۔ (۲) واقعہ صحیح یعنی ہو تو مورخین نے صراحت کی ہے۔ کہ مروان تو چھوٹا سا بچہ تھا۔ باپ کے ساتھ جلاوطن ہوا۔ گنہگار نہ تھا۔ باپ کو حضور ﷺ نے معاف کر کے حضرت عثمان کے ذریعے واپس بلا لیا۔ رحمۃ اللعالمین کی شان یہی تھی۔ (۳) حضرت امیر معاویہؓ کے دوزخ کے صندوق میں جلنے کی روایت بھی جھوٹی ہے۔

(۱) حدیث کے ذخائر صحاح ستہ وغیرہ میں اس کا نام نہیں بالفرض کہیں ملے بھی تو قرآن و سنت پر معاویہ کا عمل اسے جھوٹا بناتا ہے (۲) روایت کے لحاظ سے سوچئے۔ اگر حضرت امیر معاویہؓ دوزخی تھے تو اس ناری کا حضورؐ نے اسلام قبول کیوں کیا یہ تو دعوہ کو تھا (۳) غزوات اسلامی میں اس کی شرکت کیسے درست ہوئی۔ غنائم و اسماں اور ۱۰۰ اونٹ کے انعام آپ نے کیوں دیئے۔ (۴) کتابت وحی جیسا نازک اور اہم کام آپ نے اس کے سپرد کیوں کیا۔ (۵) حاضر باش خادم کی حیثیت سے تاوقات ان سے خدمت کیوں لی۔

(۶) اس ناری دوزخی کو اپنی بابرکت مجالس سے دور کیوں نہ کیا تاکہ اس کی محرومی اور بدبختی آشکارہ ہو جاتی۔ (۷) حضرت امیر معاویہؓ کو ناری مالو تو خود حضرت علی المرتضیٰؓ پر حرف آتا ہے۔ کہ پھر آپ نے (ہماری تحقیق میں ۳۸ھ میں) اور عام مشہور ۴۰ھ میں حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کیوں کی۔ اور امام دوم نے اس ناری کو حضور ﷺ کی امانت۔ امامت و خلافت۔ سپرد کیوں کی؟ کیا کوئی بڑے سے بڑا کروڑ پتی مجتہد اس آسان سے سوال کا جواب دے سکتا ہے؟

شیعہ حضرات سے اپیل

میرے شیعہ دوستو! اگر تم واقعی قرآن و سنت تعلیمات اہل بیت و وحدت امت کے ماننے والے مومن مسلمان ہو تو اس پر غور کرو اپنا رویہ اور نظریہ بدلو۔ کہ حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کا یہ اجتہاد کفر و اسلام کا مسئلہ نہ تھا۔ انتظامی تھا۔ صرف امام حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے سبائی قاتلوں کی سازش تھی جو دراصل مخلص مسلمان نہ تھے۔ یہود و مجوس کے سرغنہ اور پروردہ تھے۔ انہوں نے حضرت علیؓ کو اپنے سے بدلہ عثمان نہ لینے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ کو معزول کرنے تمام عثمانی گورنروں کو بھانے اور خود ان کی جگہ براجمان ہونے اور آپ کو ”ہم آپ کے وفادار ہیں باقی مسلمان

نہیں ہیں۔ "بادر کرا کر بڑے بڑے حکومت کے عہدے سنبھالنے اور پھر مسلمانوں کو باہم لڑانے کا دور اندیشی سے پروگرام تھا۔ وہ پروگرام کیا۔ حضرت علیؑ نے ان کی چالاکی پھر بے وقافی اور غدار کی کو بھانپ لیا۔ اور بارہا یہ غم جگر یوں ظاہر کیا۔ کاش میں نے تم کو نہ دیکھا ہوتا اور نہ جانتا۔ جب تک کہ شمالی ہوائیں چلتی رہتیں۔ نبیؐ البلاغہ ایسے دھکی خطبات سے بھری پڑی ہے۔ ہمارا "ظلامہ کج البلاغہ" باب ہفتم ملاحظہ فرمائیں۔

کچھ ارشادات ہم مقدمہ کتاب ہذا میں پیش کر چکے۔ دوستو! اپنا ایمان ان دھکی ارشادات کو پڑھ کر اپناؤ۔ جھوٹی تاریخی باہمی تضادات کو بڑھانے والی روایات کو ہرگز سچا یقین نہ کرو۔ اہل بیت کے اخلاق عالیہ اور توحید و سنت کے احیاء و اعلاء کی خدمات اہل بیت کو مانوان کو بیٹہ لگانے والی ان گالیوں تہمیدوں اور نیک مسلمانوں کی کردار کشی کرنے والی ہفوات کو اپنے مذہب و ایمان کی پہچان ہرگز نہ بناؤ۔ خدا کے فرمان "مومن بھائی بھائی ہیں" حضور ﷺ کے فرمان "تم اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ" عمل کرو۔ حضرت نبیؐ و حضرت علیؑ کی سیرت اپناؤ۔ اسی سے سب مسلمان ایک اور نیک ہو جائیں گے۔

کمال للہم و کتاب کے ہفوات کا جواب یہ ہے۔ یہ صرف ادبی چٹکے کی کتاب ہے۔ قرآن و سنت فقہ و اخلاق کی اعلیٰ تعلیم شاذ و نادر اس میں ہے۔ دو سیاست دانوں کی آپس میں یہ گالیوں کے میزائل کی جنگ صرف دشمنان اسلام یہود و مجوس کی کارروائی ہے۔ ہم تو حضرت امیر مجاہد و یہ اور خادم علیؑ حضرت قیس بن سعد دونوں کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ جن کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔ ہر ایک سے خدا نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ حدید رکوع 1 پارہ 27)

حضرت ملا علی قاریؒ کا عقیدہ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے عکسی صفحہ کا یہی جواب ہے کہ وہ محبت علیؑ میں آپ سے اختلاف رکھنے والے کے متعلق یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ خدائی فیصلہ میں ہم ان کو برحق یا مجبور مانیں گے۔ مگر حضرت امیر معاویہؓ کی اس سے اگلی پچھلی زندگی کی اسلامی اعلیٰ خدمات بتانا بھی ملا علی قاریؒ کا فرض جانیس گے۔ خدا و رسول اور تمام مسلمانوں کا دشمن رافضی ملا علی قاریؒ کا یہ عقیدہ پڑھ لے "جس نے بھی مسلمان ہو کر حضور ﷺ کو دیکھا (اور اسلام پر وقفات پائی) وہ صحابی ہے۔ (قالہ الطیسی) تمام کے تمام صحابہ عدول ہیں۔ سیرت و کردار میں نیک تہمت سے جھوٹ سے پاک اور نقل حدیث میں ثقہ و معتبر ہیں۔ کتاب و سنت کا ظاہر اور معتبر لوگوں کا اجماع و اتفاق اس پر دلیل ہے۔ شرح السنۃ میں ابو منصور بغدادی کا قول ہے کہ ہمارے اصحاب حدیث اس پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ سے افضل چار یا ر خلفاء راشدین ہیں۔ پھر سب عشرہ مبشرہ ہیں۔ پھر بدر والے (313) پھر احد والے (700) پھر بیعت رضوان والے (1500) یا کم و بیش (پھر دو گھائیوں والے انصار بھی) 12 نبوت میں حج کے بعد 12 انصار نے پھر 13 نبوت میں 70 انصار نے حضور ﷺ کو جو دعوت ہجرت الی الدینیہ دی تھی۔ ان کو عقیدہ اولیٰ تھا اور عقیدہ ثانیہ کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ میں سے کون افضل ہے؟ یا حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ میں سے کون افضل ہے؟ علماء کا اختلاف

ہے۔ رہے حضرت امیر معاویہؓ تو وہ عادل فضیلت والے اور تمام نیک صحابہ میں سے ہیں۔ اور جو جنگیں ان میں درپوش آئیں ہر جماعت کا اشتہار تھا اس کی وجہ سے ہر گروہ اپنے آپ کو درست جانتا تھا۔ ان جنگوں میں ہر ایک اپنی تاویل (سچائی کی دلیل) پیش کرتا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی عدالت (ثابت و ہدایت) سے خارج نہیں ہوا۔ ان کا اجتہاد ایسے ہی تھا جیسے بعد میں مجتہدین اختلاف کرتے آئے ہیں۔ کسی پر بھی نقص کا الزام نہیں آتا۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ آخری جلد باب مناقب الصحابہ)

اعتراض : 53- اصحاب جمل و صفین بے انصاف ہیں۔ (دراسات الملیب از محمد معین سندھی)

الجواب : جواب بارہا ہو چکا۔ مشاجرات صحابہؓ میں کسی کو زبان درازی کا حق نہیں یہ تحریر 99% علماء عظامہ کے پیش کردہ ”عقیدہ اہل سنت کے خلاف ہے“ اور روایات ثبوت کے لحاظ سے کثرت میں۔ زیادہ پوچھ گوچھ مقدمہ اور صحیح کرنے والے مولانا عبدالرشید نعمانی مرحوم سے ہوگی۔ کہ انہوں نے نامیت کا رد تو خوب کیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ مگر دفاع صحابہؓ میں عقیدہ اہل سنت کو داغدار کر دیا۔ ہائے دنیا کے منفرد ترین 80 ہزار مسلمانوں کو کٹوانے والے سبائیوں حضرت عثمان کے قاتلوں کے رد میں جو ایک صفحہ بھی نہ لکھا۔

یہ دراسات الملیب شیعہ مصنف محمد معین غصوسی کی کتاب ہے جس کے عقیدے کے متعلق مولانا عبدالرشید نعمانی فرماتے ہیں کہ صاحب دراسات کا مقدمہ ائمہ اثنا عشری تہلیل کا جو ثابت کرتا ہے۔ اور انہی کی اتباع لازم ہے نہ کہ ائمہ اربعہ کی تہلیل، اور نہ ہی صحابہؓ کی تہلیل۔ کیونکہ وہ معصوم نہیں ہیں۔ جبکہ ائمہ اثنا عشر اور سیدہ فاطمہؓ معصوم ہیں۔ لہذا انہی کی تہلیل لازم ہوگی۔ (مقدمہ دراسات الملیب صفحہ 100 از عبدالرشید نعمانی) خلاصہ کلام شیعہ مصنف کی عبارت کا جواب سنی کیسے دیں؟

اعتراض : 54- غلبہ حکومت حاصل کرنے کے لئے علامہ ابوالکلام آزاد سیاسی لیڈر کی حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید ہے۔ جو مضر کے وزارت اوقاف کے ڈائرکٹر عبداللہ نعم نے شائع کی ہے۔

الجواب : عرض یہ ہے کہ سیاسی لوگ قانونی موشگافیاں تو ڈھونڈتے ہیں اور پھر بادشاہوں پر شخصیت پرستی کا طعن شروع کر دیتے ہیں۔ مگر مغربی جمہوریت کو نسا آسانی مجھنے ہے۔ ہندوپاک میں ہر انتخاب پر پھر سیاسی دھڑوں میں کھٹکش پر ہر سال ہزاروں سینکڑوں عوام رعایا موت کی گھاٹ اتر جاتی ہے۔ اس کے برعکس سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں شخصی حکومت اور بادشاہت ہے۔ صدی بھر سے امن و امان ہے۔ لوگوں میں خوشحالی، آسودگی، مالی ترقی ہے۔ اگر حضرت امیر معاویہؓ نے ان کو یہ راہ دکھائی ہے تو قانونی موشگافیوں میں پہلی حکومت کا خونریز نقشہ آپ کے سامنے تھا۔ حضرت امام حسنؓ کو ساتھ ملا کر اسے ایسے بدلا کہ 20 سال کی بادشاہت پر سکون، امن گیر فتوحات سے لبریز اور دنیا بھر کے کافروں پر غالب اور بارہا تھی۔ 80 ہزار قتل عام کے ذمہ دار اور ہر دور میں سیاست دامن میں ناکام ردافض کا پرو پیگنڈہ، چیخ و پکار، جھوٹی ہفوات کی شہرت اور حضرت امیر معاویہؓ کی بار بار مذمت تو ان کو نظر آتی ہے مگر یہ نظر نہیں آتا کہ بنو امیہ کو بدنام کر کے مجوسیوں نے جب ان کو سیاست سے ہٹا دیا۔

توزعات اور امن وامان سے تو آج تک بالکل محروم ہو گئے۔ ہاں گھر گھر سیاسی لڑائی جاہلی رسوم و جلوس اور خسی کار و بار سے ہم دنیا کو ترقی پسند مسلم قوم دکھانا چاہتے ہیں۔ (فرلانغا)

اعتراض : 55- فا 64- 9 فقہ کی کتابوں سے یہ الفاظ ہیں کہ معاویہ جابر سلطان اور باغی تھا۔

فقہاء کے فیصلہ کا مطلب حضرت علیؑ کی خلافت کو بچانا ہے

الجواب : بار بار ہو چکا ہے کہ یہ عدالتی طرز کا فقہاء کا فیصلہ ہے۔ کہ حضرت علیؑ حق کے قریب تھے۔ اور مخالف باغی تھے۔ تاکہ حضرت علیؑ کو کوئی برائہ نہ کہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس وقت کی عام فضاء کے برعکس تیسری صدی میں ایک فرقہ پیدا ہو کر ظالمین قصاص کو گالیاں دینا مذہب بنالے جسے تمام فقہاء متکلمین نے حرام قرار دیا ہے۔ (دیکھئے مقام صحابہ از مفتی محمد شفیع، عاودانہ وقار از سید نور الحسن شاہ بخاری، عدالت صحابہ کرام از مولانا مہر محمد وغیرہم) جب ہم اہل سنت نے ان کے اس فیصلہ کو صفتیں کے بعد سے صلح امام حسن تک تقریباً 3 سال تک درست جانا کہ اس وقت حضرت امیر معاویہؓ قانونی جائز حکمران نہ تھے۔ اسی دور میں فقہاء کے یہ اصول مانے گئے۔ کہ جو قاضی اور افسر حضرت امیر معاویہؓ نے مقرر کئے تھے۔ وہ عامل، محتلب حکمران کے تحت از روئے قانون درست ہیں۔ ان کے فیصلے بجا ہیں۔ حلال و حرام میں ان کے قضایا پر عمل کرنا درست ہے۔ تاکہ قانون شکنی اور آوارہ گردی نہ رہے۔ مگر حضرت علیؑ کی وفات کے بعد اور امام حسنؑ کے آپ کو با اتفاق اہل سنت -- سب حوالہ جات گزر چکے۔ خلافت و حکومت کا چارج دینے کے بعد تو آپ کو فقہاء بھی جائز حکمران یا غالب بادشاہ ہی مانتے ہیں۔ اور ان کے سب مذہبی سیاسی تفرقات کو درست کہتے ہیں۔ مجھے اپنے اکابر فقہاء ہی آج یہ باحوالہ بتائیں کیا ان کا آپ کو جائز سلطان کہنا عام الجماعہ کے بعد بھی تمایا صرف حضرت علیؑ کے دور خلافت میں حضرت معاویہؓ کے مقبوضہ علاقہ پر تھا؟ جبکہ 38ھ صلح کے بعد حضرت علیؑ نے بھی ان کی شاہی حکومت تسلیم کر لی تھی۔

براہ کرم اپنے ایمان سے اس پر پشت منہی حوالہ جات جمع کر کے ہمارے علم میں اضافہ کریں۔ تاکہ ہم بھی 10% فقہاء کی بات مان لیں۔ اور 90% علماء اہل سنت متکلمین، محدثین، مفسرین کو معاذ اللہ جھوٹا کہہ دیں؟ شیعہ صحابہ کے خلاف ان کا حوالہ کیوں نہیں دیتے

باغی کب تک باغی رہے گا

علماء کرام! غور سے سنئے کسی ملک میں حکومت کا مخالف اس وقت باغی جانا جائے گا جب وہ ٹکست کھا جائے۔ مارا جائے یا بھاگ جائے۔ اور حکومت اس پر قابض رہے۔ مگر جب معاملہ الٹ ہو جائے یہ مخالف غالب آجائے کا بینہ یا اسمبلی اسے تسلیم کر لے۔ سابق حکومت کا جاشین یا بینا ریزائن دے کر حکومت اس کے حوالے کر دے تو کیا اب بھی اسے باغی کہا۔ مانا۔ لکھا اور پروپیگنڈہ کیا جائے گا؟ سوچئے کیا ایوبی دور میں وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم صدر ایوب مرحوم کماؤ راٹھور پٹیل کا باغی نہ

تھا؟ جب وہ چیلز پارٹی بنا کر غالب آگیا اور حکومت پالی تو کیا اب اسے لگیا پروپیگنڈہ من سن کر باغی کہنا درست ہے۔ کیا کچھ حضرت امیر معاویہؓ سے ہوا کہ 95% رائے عامہ آپ کے حق میں ہو گئی۔ حضرت امام حسنؓ نے بخوشی رضا محض اسلام کی خدمت، ملک سے وفاداری اور عامہ مسلمین کی حفاظت کے لئے خلافت آپ کے سپرد کر دی۔ ظاہر ہے کہ عراقی یا 10/5% صرف علی و اہل بیت کی حکومت چاہنے والوں کا خوش نہ ہونا اسے جائز اور زبردستی حکومت کرنے والا جاننا اور کردار کشی میں پھر ایک طبقہ کا سیاسی شکست خوردہ لیڈروں کی طرح بھرپور وسائل بروئے کار لانا ان کی ایک سیاسی چال تو ہے حقیقت واقعہ سے اسے قطعی نہیں۔ جمہوریت کو قرآن و سنت کا درجہ دینے والے حضرات ہی اس انقلاب اموی پر غور کر لیں کہ سوائے ایک دو صوبوں کے سارا عالم اسلام حضرت معاویہؓ کا مطیع بن جائے اور وہ 20 سالہ خلافت میں کافروں سے لڑنے کی پوری وفاداری اور اطاعت امیر کر دکھائے تو اب بھی حاکم کو باغی کہا جائے گا؟ ہماری فقہی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ باب بغاۃ ہمارے معنی کی تائید کرتا ہے۔

اعتراض: 65- تا 67۔ محمد رضا مصری کی الحسن والحسین (رضی اللہ عنہما) سے مسلسل تین صفحے کسی نامعلوم کی گالیوں سے بھرے ہیں۔ ان باپ بیٹوں کا مولفۃ القلوب میں ہونا کفر چھپانا۔ ان پر اور ان کے باپ پر حضور ﷺ کا لعن

بھیجنا وغیرہ (صفحہ 66 تا 69)

الجواب: جواب شریف باتوں کا دیا جاتا ہے۔ گالیوں کا نہیں۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں کسی مستند حدیث کی کتاب، علم کلام و عقائد کی کتاب، مستند تاریخی کتاب میں مذکور نہیں۔ مصری ادیب یا تاریخ نگار کتنے ہی معلومات عامہ رکھتے ہوں۔ مگر پیش کرتے ہوئے بھی تو ادب و شرم اور اسلامی اخلاق درکار ہے۔ بے شک لکھیں جو جو انسان جنت کی مدارج اور کمالات پر کاتب ہیں لیکن یہ کیا تک ہے کہ صفحے ہی صفحے بنوامیہ صحابہ کرامؓ اور دیگر مسلمانوں کو گالیوں سے بھر دیں۔ کیا دنیا میں کسی لیڈر کی مثال مل سکتی ہے۔ کہ خود تو سیاست چھوڑ دے اور پارٹی اولاد کو گالیوں کی گردان صدیوں تک پڑھنے کی تعلیم دے جائے؟ کیا نہیں ابھی سب دنیا کے نام کے حیدر ان اہل بیت سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ ابن سبا کی پروردہ تربیت یافتہ ٹوٹی جو جو جو انسان جنت کے گرد گھبرا ڈالے رہی انہوں نے کونسا سیاسی اخلاقی مذہبی علمی کارنامہ ان سے سرزد ہونے دیا۔ کتب اہل سنت کی چوری نہ کریں اپنی بناوٹی تاریخ اور بناوٹی مذہبی روایات سے پیش کریں تاکہ ہم مسلمان کفار کو بھی ان کے کارنامے دکھا سکیں اور اسلام کی دعوت دے سکیں کیا ان روسیہ سبائیوں کا کارنامہ تینوں باپ بیٹوں کے خون پینے اور گالیاں دینے کے سوا اور کچھ بھی ہے؟ تو واضح کریں؟

یہ باز و میرے آزمائے ہوئے ہیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

اعتراض: 68- 69۔ طبری اور البیان الاظہر لکائن الاظہر کا ہے۔ جو مطلقاً قاری کا ہے۔

الجواب: ہم مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب مناقب الصحابہ سے دے چکے ہیں۔ ”کہ حضرت امیر معاویہؓ تو عادل صاحب نفسیت اور نیک صحابہ میں سے ہیں“ طبری کی یادہ کوئی بار بار رد کی جا چکی ہے۔ قرآن و حدیث اور سب عقائد اہل سنت کے

قابل بڑے مورخ کی بھی بات مستربہیں۔

اعتراض : 70- عون المجدوشرح سنن ابی داؤد کا ہے کہ اہل بیت کی قدر نہ پہچانی

الجواب : فریقین کے معاملات سے الگ رہنے والے کا ہر گروہ کے حق میں اپنا اچھا یا غیر اچھا تاثر و تبصرہ ہوتا ہے۔ جو دوسرے پر جت نہیں کہلاتا۔ حضرات حسنینؑ میں حضرت علیؑ و حضرت فاطمہؑ میں۔ حضرت علیؑ و حضرت عقیلؑ میں جو بھی اختلاف ہمیں نظر آئے تو ہم یہی کہیں گے کہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ ہم ایک کے بارے میں جج بن کر کہیں کہ اس نے دوسرے کی قدر نہ جانی "چوہہ نہ بڑی بات ہوگی" تو صحابہ کرامؓ میں ایک دوسرے کی حق تلفی یا کم قدری میں ہمارے تبصرے غیر موزوں ہیں۔ عون المجدو کے صفحہ 115 پر "قدر نہ پہچانی" کا لفظ نہیں ہے۔ شیعہ مؤلف کا اپنا تاثر ہے۔ یہاں حضرت امیر معاویہؓ و حضرت امام حسنؑ کی تعریف ہے۔ حدیث کی پہلی سطر یہ ہے وکان معاویہ لا ینہم فی حدیث رسول اللہ ﷺ کہ معاویہؓ حدیث رسولؐ صحیح بیان کرتے ہیں۔ ان پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔

حضرت امام حسنؑ کی تعریف میں یوں ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ امام حسنؑ کی صلح و بیعت نے حضور ﷺ کا معجزہ ظاہر کر دیا کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا "میرا یہ بیٹا سر دار ہے۔ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا" اس سے بڑا شرف کیا کہ حضور ﷺ نے آپؐ کا نام سر دار فرمایا ہے۔ (سر دار بڑا اہم و عہدہ ہے) حضرت امام حسنؑ کی وفات پر حضرت امیر معاویہؓ کو دکھ ہوا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ آپؐ کے چچا سے تعزیت کی۔

(دیکھئے البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138 حالات سال ۴۹ھ)

حضرت امیر معاویہؓ کی پبلک میں مقبولیت

اعتراض : 71- حضرت معاویہؓ جاہلیت کے بتوں میں سے ایک بت ہے۔ (قول قیس بن سعد البدایہ جلد 8 صفحہ 99)

الجواب : اصل صفحہ ہمارے سامنے ہے حضرت قیس جو حضرت امام حسنؑ کے فوجی کمانڈر انچیف تھے۔ صلح حسن کے بعد بیعت نہ کرنا چاہتے تھے۔ حضرات حسنینؑ نے سمجھایا آمادہ کیا تو وہ بیعت کرنے لگے۔ تو ایسے موقع پر مخالف ایک دوسرے کو دل لگی کے طور پر نرم گرم سنا دیتے ہیں۔ جو لطف تو بن جاتا ہے۔ مگر ایک دوسرے کی تو حین نہیں ہوتی۔ صلح و مودت میں ایک دوسرے کی تو حین کہی؟ حضرت امیر معاویہؓ نے دل لگی سے کہا آپؐ تو یہود کے بڑے علماء میں سے ہیں۔ (ان جیسے معزز ہیں) تو حاضر جواب قیس بن سعد جیسے مدبر اور حامی حسنؑ و علیؑ نے کہا آپؓ جاہلیت کے بتوں جیسے ہیں۔ کہ ہر کوئی آپؓ کو مانتا ہے۔ مقبول بین الناس کو شیعہ جاہلیت کے بتوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جیسے مجلسی نے حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی مقبولیت عامہ اور رعایا کی ان پر فریفتگی کو شیعہ عقیدہ تعزیر پرستی کی طرح کہا کہ ان کی قریش میں بتوں کی طرح پوجا کی جاتی تھی۔ (حیات القلوب جلد 2) یہی ہر کوئی ان کو مانتا اور خوب تعظیم کرتا ہے۔ (مگر حضرت علیؑ کے تو 3/4 ہی جبار اور ماننے والے ہیں)

راقم کا دیگر دانشوروں کی طرح خیال ہے کہ یہ عقل و فہم گہری تدبیر چالاکی اور زیر کی میں حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمرو بن العاصؓ کی طرز کے آدمی تھے۔ جب تک یہ مصر کے گورنر ہے معاویہؓ کو شام سے باہر یا مصر کی طرف ایک قدم بھی نہ رکھنے دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ بھی دربار میں اس کی تعریف کرتا کہ ہمارے آدمیوں کو عزت سے رکھا ہے۔ بے وقوف سبائی قیسؓ کا دربار مرتضوی میں شکوہ کرنے لگے۔ کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ سے ملا ہوا ہے۔ اسے معزول کر دو۔ حضرت قیسؓ نے کہا مجھے کہنے دو۔ میں نے اپنی چال سے مصر ان سے بچایا ہوا ہے۔ دوسرا آیا تو وہ مصر دے بیٹھے گا مگر یہی ہوا کہ آپؓ نے ان کے کہنے پر حضرت قیسؓ کو بٹا دیا۔ تو محمد بن ابی بکر نے اپنی بے تجربی سے حضرت امیر معاویہؓ کے حامی اہل خربتہ پر سختی کی۔ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے فریاد کی تو حضرت امیر معاویہؓ نے فاتح مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کو صرف چار ہزار کا لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے چند گھنٹوں میں مصر فتح کر لیا۔ محمد بن ابی بکر شہید ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی پھر جرات اتنی بڑی کہ سارے علاقوں پر جواز و عراق کے سوا آسانی سے قبضہ کر لیا۔ حتیٰ کہ حضرت علیؓ کو صلح کرنی پڑی۔ اگر حضرت قیس بن سعدؓ۔ ان پر ہزار ہزار رحمتیں ہوں۔ معزول نہ ہو تے تو نہ مصر جانا نہ حضرت امیر معاویہؓ شام سے باہر قدم رکھتے۔ اس ملک گیری کو ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت علیؓ کو ظیفہ مانے ہیں مگر یہ سب غلطیاں ان جلی جباروں و راصل اہل بیت سمیت تمام مسلمانوں کے دشمن، حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کی بھی تو مانجیے

اعتراض: 72- لوگ معاویہؓ سے تمرا کرتے تھے۔ جیسے حضرت علیؓ کرتے تھے۔ (احکام القرآن ج 5 ص 71)

حضرت امیر معاویہؓ سے عطایا اور وظائف لینا حکومت کو جائز کہنا ہے

الجواب: پورا صفحہ غور سے دیکھا۔ ایسے لفظ یہاں نہیں ہیں۔ البتہ یہ مضمون چل رہا ہے کہ خواہیہ وغیرہ کے جائز حکمرانوں کے بھی غمال، قضاۃ اور افسروں کی تقرری درست ہے۔ ان کے احکام نافذ ہوں گے عطایا تنخواہیں وغیرہ لینی جائز ہیں۔ صحابہ و نیک تابعین ان کے ماتحت کام کرتے اور وظائف لیتے تھے۔ پھر آخر صفحہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا نام لے کر یوں لکھا ہے

”اس طرح حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد جب حضرت امیر معاویہؓ حکومت پر غالب آ گئے

وقد كان الحسن والحسين ياخذان العطاء وكذا لك من كان في ذلك العصر من الصحابة (احکام القرآن صفحہ 71 للجصاص ص 71)

(ترجمہ) تو حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ عطا لیتے تھے۔ اسی طرح جتنے صحابہ حضرت معاویہؓ کے دور میں تھے۔ انعام لیتے تھے۔

یہ عبارت تو بامگ و دل ہماری تائید کر رہی ہے کہ کچھ لوگوں کے ناخوش ہونے اور حاکم کو جائز کہنے کے باوجود ان سے ایسے فعلیات رکھتے عطایا اور مالی مفادات حاصل کرتے تھے یہی حکومت کو درست کہنے کی دلیل ہے۔ اگر وہ ظالم ہوتے تو خدا کے ان فرشتوں کی یہ حسینؓ جنت کے سردار اور دوسرے صحابہ کرامؓ ان آیات کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرتے۔ اللہ نے ظالموں سے لینا منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(ترجمہ) ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمہیں آگ جلائے گی (سورۃ صود، پارہ 12، رکوع 10)

حضرت امام حسنؑ کے متعلق متعصب شیعہ عالم مقبول دہلوی لکھتے ہیں ”کہ آنحضرتؐ نے حسن مجتبیٰ کی نسبت فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے نیز حسینؑ کے بارے میں فرمایا کہ میرے یہ دونوں بیٹے امام ہیں خواہ حصول خلافت کے لئے یہ جنگ برپا کریں یا نہ کریں۔ (حاشیہ برآیت ماکان محمد پارہ 22، رکوع 2 ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور) حضرت امام حسنؑ نے سید سردار ہو کر صلح و بیعت کا فیصلہ درست کیا امام حسینؑ کی برائے حصول خلافت جنگ برپا کرنے کو یہ شیعہ سیاسی کہہ رہا ہے۔ مسلمان اس پر غور کریں؟ جو لوگ اس صلح کو ناپسند کرنے کا امین مہماین پر الزام لگاتے ہیں کیا انہوں نے یہ خود کہا یا ان شیعوں نے ان کے دل چیر کر دیکھے؟ بالفرض دل سے خوش نہ بھی ہوں تو بسا اوقات ہوتا رہا ہے۔ کہ ایک شخص اپنی بیٹی بہن کا رشتہ کہیں نہیں دینا چاہتا۔ یا مکان، دوکان جائیداد کا کسی سے سودا نہیں کرنا چاہتا مگر پھر بوجہ چاروں چار اسے کرنا ہی پڑتا ہے تو احکام نکاح و ملکیت اس پر لاگو ہوں گے۔ نکاح حلال اور اولاد جائز ہوگی۔ سودا جائز اور ملکیت اس کے ہاتھ سے نکل کر خریدار کو حاصل ہو جائے گی۔ تو اب حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت کو درست نہ ماننا دین و دنیا کے سب اصول توڑنا ہے۔

اعتراض: 73-74۔ سب سے پہلے امیر معاویہؓ نے نماز کی تکبیرات کو گھٹایا۔ (موطا امام مالک) کتاب الادا اکل
الجواب: متن میں تو یہ مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ حاشیہ میں بات کا ہتکڑا بنایا گیا ہے۔ حاشیہ کی عبارت پڑھ لیں۔

”عمران سے امام احمد کی روایت ہے کہ سب سے پہلے (اٹھنے بیٹھنے کھڑے ہونے کی) تکبیر حضرت عثمانؓ نے کم کی جب بوڑھے ہو گئے تھے تو آواز کم ہو گئی تھی۔ یہ احتمال ہے کہ بلند آواز سے نہ پڑھتے دل میں تو پڑھتے تھے۔ اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ پہلے معاویہؓ نے (بلند آواز سے) تکبیر کہنی چھوڑی۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے زیاد نے کہنی چھوڑی۔ یہ پہلی بات کے برخلاف نہیں کیونکہ زیاد کا چھوڑنا حضرت امیر معاویہؓ کے چھوڑنے سے ہوا۔ اور حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی وجہ سے

چھوڑا۔ زرقانی وغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سخت حیا دار ہونے کی وجہ سے بہت اونچی آواز سے تکبیر نہ

کہتے تو یہ طبعی (اور بڑھاپے کی) وجہ سے تھا۔ اور بنو امیہ کا چھوڑنا مجعاً تھا“ (صفحہ 61)

مسئلہ واضح ہے کہ تکبیر بالکل کسی نے چھوڑی نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے بڑھاپے میں آواز کی کمی سے پست کی تو حضرت امیر معاویہؓ نے ان کی اتباع میں (کہ خلفا راشدینؓ کی اتباع حکم رسولؐ ہے۔ مشکوٰۃ) پست کہنا شروع کر دی تو مسئلہ اختلافی نہیں بوقت ضرورت پست آواز سے کہنا جائز ہے۔ کتاب الادا اکل ہمارے ہاں معتبر نہیں۔ تو حجت نہیں۔ اس میں بھی بلند آواز سے چھوڑنا ایک مرتبہ بیٹھ کر تقریر (خطاب و خطبہ) کرنا۔ بڑھاپے میں بدن بھاری ہو جانے کی وجہ سے لکھا ہے۔ جسے معترض نے عیب بنادیا صاحب

کتاب الاوائل اور شیعہ معترض اس حدیث نبوی کو انہیں "لوگو! میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو ان کو اعتراضات کا نشانہ نہ بنانا" اعتراض: 75- تا 77- ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ کی بدعت معاویہ نے پیدا کی۔ (موطا محمد، شرح وقایہ، توضیح)

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ

الجواب: حضرت امیر معاویہؓ کے بغض کی دلدل میں یہ معترض ایسے ڈوبا ہوا ہے کہ امانت و دیانت کے سب راستے اپنے اپنے اور بند کر دیے ہیں۔ ورنہ انہی کتابوں میں وضاحت ہے۔ کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے عمل پر حدیث سرفروغ حضرت علیؓ کا فیصلہ حضرت محمد باقر زین العابدینؑ کی قضاء وغیرہ موجود ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ منفرد نہیں کہ ان پر بدعت کا الزام لگایا جائے۔

(1) موطا امام محمد کا باب ہے۔ باب الیمین مع الشاہد صفحہ 363 اور پھر حدیث یہ ہے جو صحیح مسلم مشکوٰۃ المصابیح صفحہ 327، جامع ترمذی صفحہ 212 وغیرہ پر بھی ہے

مالک اخبرنا جعفر بن محمد عن ابیہ ان النبی ﷺ قضیٰ بالیمین مع الشاہد۔
(ترجمہ) امام مالک نے امام جعفر صادق از محمد باقر اس نے باپ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے
(مدعی علیہ سے) ایک قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا۔

اسلام کے عدالتی نظام میں عام قانون یہ ہے کہ مدعی گواہ پیش کرتا ہے وہ مدعی کے حق میں گواہی دے دیں۔ تو مدعی علیہ کے خلاف ڈگری ہو جاتی ہے۔ مدعی کو اس کا حق مدعی علیہ سے لے کر دے دیا جاتا ہے۔ اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں تو قاضی مدعی علیہ سے قسم اٹھواتا ہے کہ تم قسم کھا کر کہہ دو کہ مدعی کا دعویٰ غلط ہے میں بری ہوں۔ تو فیصلہ مدعی علیہ کے حق میں ہو جاتا ہے۔ مدعی کو کچھ نہیں ملتا۔ اگر مدعی علیہ اپنی برأت میں قسم نہ اٹھائے یا اس کے حق دینے کا اقرار کر لے تو مدعی کو حق مل جاتا ہے۔ چونکہ اسلام میں جھوٹی گواہی بڑا جرم ہے۔ اسی طرح جھوٹی قسم بڑا گناہ ہے۔ تو مسلمان جب عدالت میں ان دونوں گناہوں سے بچتے ہیں تو عادتاً اسلامی عدالت میں فیصلے برحق اور صحیح وجود پذیر رہتے ہیں۔

اب ایک گواہ اور ایک قسم سے فیصلہ کا معنی یہ ہے

"کہ کبھی دو گواہ مدعی کے پاس نہیں ہوتے تو ایک گواہ کی گواہی کے بعد مدعی کو بیعت یہ حق دیتا ہے کہ دوسرے گواہ کی جگہ تم خود

قسم اٹھاؤ کہ واقعی میں دعویٰ میں سچا ہوں مدعی علیہ کے پاس میرا حق دبا ہوا ہے۔ دو مجھے واپس دلایا جائے"

اب اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا مدعی کے ایک گواہ اور پھر اسی کی قسم سے فیصلہ کرنا اور مدعی علیہ سے ود حق وصول کر کے مدعی کو دلانا جائز ہے یا نہیں۔ تین مذہب ہیں۔

پہلا مذہب: ائمہ ثلاثہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمدؒ اسے جائز کہتے ہیں دلیل ان کی یہی موطا امام محمد والی۔ پھر مسلم کی پھر

ترمذی، سنن الکبریٰ للبیہقی کی صحیح حدیث ہے۔ اسی کے مطابق ایک مرتبہ ایسا کہیں آیا جس میں دو گواہ نہ تھے تو حضرت امیر معاویہؓ نے فیصلہ کر دیا تو انہی اسے پہلا فیصلہ کرنے والا حضرت امیر معاویہؓ کو ہٹا کر پھر بدنام کر کے بغض نکال رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی عدالت میں کیس پہلی مرتبہ آیا تھا۔ موطا امام محمد کے اسی عکس منہ کی حدیث اور پھر حاشیہ کی تشریح حضرت امیر معاویہؓ کی منافی بیان کر رہی ہے۔ ”حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ کر لوں۔

ترمذی، احمد، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، مسلم، ابوداؤد، نسائی 20 صحابہ سے مروی ہے۔ (حاشیہ موطا صفحہ 363)
دوسرا مذهب امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ جائز نہیں کیونکہ خدا فرماتا ہے ”دو مرد گواہ بناؤ ورنہ ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ (پارہ 3 رکوع 7) اور خبر واحد سے قرآن پر اضافہ نہیں ہو سکتا۔

کتب حنفیہ میں یہ مسئلہ ابی اعداد میں آیا ہے۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کے فیصلہ کو بھی دلیل نہ مانا تو شیعہ نے وقایہ کا حوالہ دے دیا تو فتح کوخ کے حوالہ سے بھی حضرت امیر معاویہؓ کی عظمت شان نمایاں ہوتی ہے۔

”حضرت امیر معاویہؓ کے فیصلہ کو کچھ حضرات نے بدعت اس لئے کہا کہ اس نے اپنی عدالت میں نئے کیس کا نیا فیصلہ کیا تھا۔ کہ پہلے ایسا کیس آیا بھی نہ تھا۔ ورنہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا اور یہ بھی آپ ہی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ بھی ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے فیصلہ کرتے رہے ہیں۔ تو اس لحاظ سے حضرت امیر معاویہؓ کا فیصلہ بدعت والا نہ سمجھا جائے گا (توضیح صفحہ 130 مع حاشیہ کوخ از فتاویٰ)

تیسرا مذهب شیعہ بھی حضرت امیر معاویہؓ کے تابع ہے۔ امام شافعیؒ کی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 424 پر باب ہے ”ایک گواہ اور قسم کا بیان“ مسئلہ نمبر 1

”قرضوں کے فیصلہ میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم سے جائز ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ جیسے حقوق اللہ، حدود اور چاند کے ثبوت میں ان کے جائز نہ ہونے میں کوئی اشکال نہیں“

اعتراض: 78۔ حجر بن عدی کو محبت علیؓ کی وجہ سے قتل کیا۔ (تمتہ الخضر فی اخبار البشر لابن الوردي صفحہ 255)

الجواب: غلط الزام ہے۔ بارہا گذر چکا کہ حجر کو ان کے دہشت گردوں کے جتھہ کے ساتھ جامع مسجد میں گورنر کی تقریر پر حملہ کرنے شروع کیا تو سادہ سے جمعہ نہ ہو سکتے اور گواہوں کے ثبوت پر ان کو سزا دی گئی۔ دیکھئے طبری، البدایہ وغیرہ الذہبی جلد 2 صفحہ 276، الاخبار الطوال للذہبی صفحہ 221، طبقات ابن سعد جلد 8 صفحہ 218، تاریخ ابن عساکر، تہذیب جلد 2 صفحہ 373، حضرت معاویہؓ صفحہ 195 وغیرہ۔

ساخہ کر بلا کا بانی کون؟

اعتراض: 79- ساخہ کر بلا کی بنیاد معاویہؓ نے رکھی۔ (علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کا ترجمہ صفحہ 167)

الجواب: شیعہ کہتے ہیں کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابو بکرؓ کے متفقہ خلیفہ قرار پانے سے بڑگئی۔ (تقریریں مجالس عزاء) یہ سبائی جب اپنا جرم نہ مانیں کہ ہمارا مقصود ہی اہل بیت کو اٹھا کر حکومت سے لڑانا شہید کرانا اور پھر ان کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں میں شرف و فساد کرانا اور ایسے فرقے کو پالنا ہے جس نے حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو شہید کیا تھا۔ اب مخدوم مسلمین علامہ اقبالؒ پر بھی یہ تہمت لگا دی۔ حالانکہ وہ مسئلہ جبر و قدر پر تقریر کر رہے ہیں۔ اور بالالفاظ ان کے نہیں ہیں۔ رافضی کی بنیاد ہے۔ تاکہ 95% مسلمان اقبال سے بھی بدظن ہوں۔ جس نے خلیفہ اول کی شان میں فرمایا

۔ پروانے کو شیخ کافی جلیل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

شیعہ کی معتبر ترین کتاب جلاء العیون از ملا باقر علی مجلسی ذکر حسینؓ اسباب شہادت میں ہے۔ (کہ ساخہ کے بانی یہی کوئی ہیں) حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد یہ سبائی موسیٰ امام حسینؓ کے پاس آئے۔ حسنؓ نے تو ہماری بات نہ مانی تھی۔ اب تم معاویہ کے خلاف اٹھو اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیں۔ امام حسینؓ نے ڈانٹ کر فرمایا ہرگز نہیں ہم معاہدہ امن و صلح پر پکے ہیں۔ نہ اس نے خلاف ورزی کی اور ہمیں تکلیف دی نہ ہم اسے دیتے ہیں۔ پھر وہ ناکام ہو کر آپ کے بھائی محمد بن حنفیہ کے پاس آئے اور بنیاد پر ابھارا تو محمدؓ نے بھی ان کو دھکاک کر دیا۔ پھر وہ امام حسینؓ کے پاس آئے تو امام محمدؓ کو امام حسینؓ نے کہا بھائی جان! ”یہ لوگ ہمیں حکومت سے لڑا کر ہمارے خون سے کیلنا چاہتے ہیں اور انہیں خاموشی پر مجبور کیا“ (جلاء العیون ناری)

اعتراض: 80- امیر معاویہ کی بیوی کے غیر مردوں سے ناجائز تعلقات تھے۔ (حیات النبیؐ ان، الکبریٰ الملد میری)

الجواب: تہمت لگانے والے جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ عکسی صفحہ 182 جلد 2 ہاتھی کے حالات میں ہے

”طرطوشی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک ہاتھی حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ کے زمانے میں دمشق آگیا شامی اسے دیکھنے کے لئے شہر سے باہر نکل گئے۔ کہ ایسا بڑا ہاتھی انہوں نے نہ دیکھا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنے محل کی چھت پر موقع پا کر چڑھے گھر پر بھی نظر پڑتی تھی۔ تو ایک شخص کو اپنی کچھ باندیوں کے پاس دیکھا۔ محل کے کمرے میں تو جلدی کمرہ کی طرف اتر آئے۔ دروازہ کھٹکنا یا۔ پوچھا گیا کون؟ آپ نے کہا امیر المومنین تو دروازہ کھل گیا۔ امیر المومنین معاویہ اندر داخل ہوئے تو اس آدمی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو شرم اور بہت ڈر سے سر جھکائے ہوئے تھا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا اے شخص تو میرے محل میں داخل ہو کر میرے حرم کے پاس کیسے آ بیٹھا۔ کیا تجھے میرے انتقام کا ذرہ نہ تھا۔ یا میری پکڑ کا خوف نہیں۔ تیری تباہی! تو بتا تو تجھے کس چیز نے اس بات پر ابھارا؟ تو وہ کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے آپ کی بردباری نے (شو ق گناہ نہیں) اس پر ابھارا ہے تو حضرت امیر معاویہؓ نے کہا اگر میں تجھے معاف کر دوں تو کیا

وہ اسے میرے بارے چھپائے گا اور کسی کو نہیں بتائے گا۔ تو اس نے کہا ہاں تو معاویہ نے اسے معاف کر دیا (کسی صفحہ ۷۸)

مؤلف کو حد قذف لگائی جائے

تاریخین! متعلقہ آدھ عربی سے مترجم من و عن صفحہ آپ کے سامنے ہے۔ اس میں کونسا لفظ ہے ”بیوی کے غیر مردوں سے ناجائز تعلقات تھے“ کیا یہ بہتان محض نہیں آج بھی کسی ذکر و بھد جو ہداری کے گھر میں اتفاقاً کوئی بے وقوف آسکتا ہے۔ ایک مکان سختی سے باز پرس کر سکتا ہے۔ مگر وہ خود ناجائز تعلقات کے لئے آنے کا اقرار کرتا ہے۔ نہ باعزایاں، نوکرانیاں ایسا اثرام لگاتی ہیں۔ تو ایک گلی کا دشمن فرد یہ شور مچا دے کہ اس گھر کی عورتوں کے اس سے ناجائز تعلقات ہیں۔ کیا یہ جھوٹ بولنا اور تہمت لگانا حد قذف کی سزا نہیں بتاتا۔ اور ایسے رافضیوں کو لگنی چاہئے۔ عربی لفظ خطایا ہے اس کا معنی بیویاں نہیں گھر کی بایاں نوکرانیاں ہیں۔ منجد صفحہ 136 پر ہے ”الحظیۃ مونث الحظی امیر یا بادشاہ کی معزز باندی جمع خطایا ہے“ صاحب کتاب حیات النعمان بار بار امیر المومنین اور باپ بیٹے کو رضی اللہ عنہما کا تمغہ دیتا ہے۔ بردباری کی انوکھی مثال بتاتا ہے ورنہ اس کی ہڈیاں بھی نہ ملیں۔ پھر وہ رافضی نمک حرام یہ واقعہ لوگوں کو بتا دیتا ہے۔ جو تاریخ کا جزمین کر حیوان کے ذکر والی کتاب سے دشمن اسلام کو بھی مل جاتا ہے۔ جو آپ کی بیوی پر ناجائز تعلقات کی تہمت بھی لگا دیتا ہے۔ اور شر مانتا نہیں۔

(لعمرو للہ علی (عمر) (العصا بن (عصی)

اعتراض : 81- محمد بن ابی بکر قتل کر کے لاش گدھے کی کھال میں رکھ کر جلادی۔ (خلافت و ملکیت لابی الاعلیٰ مودودی)
الجواب : یہ حدیث نہ حرکت خود نو جیوں کی ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اسے کوئی حکم نہ دیا تھا۔ جیسے حضرت علیؓ کے فوجی افسر باری بن قدامہ نے بصرہ میں 70 حامیان عثمان کو زندہ جلادیا تھا۔ آپ نے تو ان کو یہ حکم نہ دیا تھا۔ (تاریخ)
اعتراض : 82- حضرت امیر معاویہؓ شہادت حضرت حسنؓ پر خوش ہوا اور سجدہ شکر بجالایا۔

(ربیع الاول ۱۸۸۷ زنجری صفحہ 186 اخبار القوال دینوری)

الجواب : حضرت حسنؓ گوز ہر دلانا اور خوش ہونا بناوٹی تاریخ کے دونوں سفید جھوٹ ہیں حضرت امام حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کا کونسا جرم کیا تھا؟ کیا برضاد و رغبت حکم رسول کے تحت حکومت دے کر صلح کر لیا اور نو سال باہمی محبت سے گزارنا ہر سال لڑوں بجائیں کا شاہانہ مشق کا دورہ کرنا لاکھوں دراہم کے انعام و اعزاز کے ساتھ واپس آنا کیا جرم ہے؟ (نتی الامال از عباس ثنی وغیرہ) کی بڑے کی وفات سن کر سجدہ میں گرنا خدا کی عظمت اور حادثہ کا تقاضہ ہے جیسے حضرت ابن عباسؓ نے ام المومنین صفیہؓ کی وفات سن کر سجدہ کیا تھا (مشکوٰۃ صفحہ 132) ----- پھر بقول شیعہ در جھوٹی تاریخ دشمن تو امام حسینؓ تھے۔ کہ فرمایا بڑی ناک کٹ جاتی تو اس صلح سے بہتر تھا۔ جو میرے بھائی نے صلح و بیعت کر کے کیا۔ (جلال العیون)

اس لئے شیعہ آج بھی امام حسنؓ کے دے دشمن اور امام حسینؓ کے کھلے دوست ہیں۔ بالفرض یہ حرکت اور خوشی اگر حضرت امیر

معاویہؓ نے کرنی ہی تھی تو امام حسینؓ سے کرتے نہ کہ اپنے بنی امام حسنؓ سے کرتے۔ سچ ہی یہ مقولہ کسی نے کہا ہے ”جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے“ مگر تاریخ میں سہائیوں کی چالوں سے نادانف بھولے بھالے مسلمان یہ جھوٹ لکھ دیتے ہیں اور قاتل اہل بیت اس کا پردہ پیگنڈہ کرتا آ رہا ہے۔

موت حسنؓ پر خوشی وہی کرے جس نے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور ناکام ہو کر چاہتا تھا کہ یہ زہر سے ہرے تاکہ امام حسینؓ کو اٹھا کر ہم معاویہؓ پر بغاوت کریں۔ یا قصہ زہر سے ان کی بدنامی تو کریں۔ پہلے ہم بتا چکے ہیں کہ زہری معتزلی شیعہ ہے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کا جانی دشمن ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے۔ اور دینوری تو مشہور شیعہ مورخ ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے وفات حسنؓ پر غمگین ہو کر حضرت ابن عباسؓ سے تعزیت کی

اسلامی شرعی عدالت اسلام آباد کے چیف جسٹس علامہ خالد محمود صاحب اس اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں۔

جواب یہ غلط ہے جب حضرت امام حسنؓ کی وفات کی خبر حضرت امیر معاویہؓ کو ملی تو آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیٹھے تھے آپ ہانگی ہونے کے ناطے حضرت امام حسنؓ کے اقرباء میں سے تھے (پچھا لگتے تھے) حضرت امیر معاویہؓ نے یہ خبر سننے ہی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے تعزیت کی اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی بہت اچھے کلمات جواب کہے۔ اس روایت کے ہونے ہوئے کسی کمزور اور بے بنیاد روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ جو معدی بن کرب کی بقیہ جیسے کمزور بے حجت راوی سے ہے۔

(تمہید الہجدیب لابن حجر جلد 1 صفحہ 478)

حافظ ابن کثیر دمشقی (المتوفی ۷۴۷ھ) جو اہل دمشق کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ روایت کرتے ہیں۔

”جب حضرت حسن بن علیؓ کی وفات کا خط آیا تو اتفاق سے حضرت ابن عباسؓ حضرت امیر معاویہؓ کے پاس موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ان سے حضرت حسنؓ کی وفات پر بڑے اچھے الفاظ میں تعزیت کی اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بھی نہایت اچھے انداز میں اس کا جواب دیا۔ پھر حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ابن عباسؓ کو یہ بھی کہا

لا یسؤک اللہ ولا یحزنک فی الحسن بن علی فقال ابن عباس لمعاویۃ لا یحزننی اللہ

ولا یسؤءنی ما بقی اللہ امیر المومنین (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)

(ترجمہ) تمہیں خدا تکلیف سے بچائے اور حضرت حسن بن علیؓ کے بارے میں غمگین نہ ہونے دے اس پر

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا اللہ مجھے غمگین نہ ہونے دیں گے جب تک امیر المومنین

معاویہؓ زندہ ہیں۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

الاخبار الطوال دینوری شیعہ کی روایت بھی غلط ہے۔ یہ جملہ صحیح ہے ”جب وہ (ابن عباسؓ) ملے تو معاویہؓ نے حسنؓ کی وفات پر

تعزیت بھی کی۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1108)

حضرت امیر معاویہؓ کی حضرات حسینؑ سے، باقی اولاد علیؑ اور بنو ہاشم سے کوئی دشمنی و نفرت نہ تھی۔ سب کو پیش بہا و ظائف دیتے تھے۔ اور حضرت امام حسنؑ ہی نے تویہ گاڑی برحق لائن پر چلائی تھی۔ شیعہ عالم مجلسی بھی لکھتا ہے امام حسن نے معاویہ سے صلح کر کے اس شرط پر مسلمانوں کی حکومت و ولایت اس کے سپرد کی کہ وہ ان میں کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور سیرت خلفاء صالحین راشدین کے مطابق حکومت کریں گے۔ (بحار الانوار جلد 10 صفحہ 164) بحوالہ معینات جلد 2 صفحہ 55

زمانہ جاہلیت کے اشعار سے کسی پر طعن جائز نہیں

اعتراض: 83- حندہ اور ابوسفیان کے دل میں حضرت علیؑ اور حمزہ کی دشمنی بھری تھی۔ (شاہنامہ اسلام صفحہ 38)

الجواب: زمانہ کفر کا واقعہ ہے۔ جو اللہ نے ہر مسلمان کے ایسے پہلے گناہ معاف کر دیئے تھے۔ بارہا یہ آیت ہم لکھ چکے ہیں۔

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ

غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٩﴾ (سورۃ فرقان، پارہ 19 رکوع 4)

(ترجمہ) ہاں جس کافر نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اچھے اعمال کئے تو ان کی سب برائیاں اللہ

نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تو بہت بخشنے والے مہربان ہیں۔

اب جو شخص اموی غیر اموی فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں کو بار بار کفر کے گناہوں کا طعنہ دے حضور رحمۃ اللعالمینؐ تو ان سب کے با اتفاق تاریخ تمام گناہوں کو معاف کر دیں مگر قرآن و حدیث کا منکر معاف نہ کرے تو ہم کیسے مانیں کہ یہ مسلمان یا مومن ہے۔ (معاذ اللہ)

جب محبوب رسول شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے پہلے زمانہ کفر کے ایسے اشعار ہم نے نہ مانے یہی جواب دیا تو ایک اردو شاعر

اپنی جگہ معزز ہی سہی مگر صحابی کے مقابلہ میں تو ایک بٹا لاکھ بھی نہیں۔۔۔ کے اشعار سے صحابہ پر طعن کیسے تسلیم کریں۔ اگر کسی

شیعہ کی جرأت ہے تو فتح مکہ کے بعد سے ہندہ اور ابوسفیان کی وفات تک کوئی چند سطر کا واقعہ یا قول پیش کریں کہ پھر انہوں نے

حضور ﷺ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ یا کسی ہاشمی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی یا نقصان پہنچایا؟ فہل من مبارز؟

ہم نے حفیظ جالندھری کا شاخنامہ اسلام پڑھا دیکھا نہیں ہے۔ کہ کچھ رائے و تبصرہ پیش کریں۔ البتہ یہ اصول ہم ہر قاری کو بتاتے

ہیں کہ اسلام عہد نبوت میں صرف سعودی عرب اور یمن تک پہنچا پھر خدائی وعدہ اور حضور ﷺ کی بشارتوں کے مطابق 64 لاکھ

ربیع میل پر آفتاب ہدایت بن کر چکا۔ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ تم مسلمان ہی سب دنیا پر غالب رہو گے۔ اگر

مومن ہو گے۔ (پارہ 4 رکوع 5)

خدا کا وعدہ سچا ہوا کسریٰ و قیصریٰ کی بین الاقوامی طاقتیں اگر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، اور ان کے جرنیل

قاتلوں نے مٹا ڈالیں تو بنو امیہ کی فتوحات کے متعلق حکیم الاسلام علامہ اقبالؒ نے بھی کہہ دیا۔

۔ دشت و دشت ہیں مگر ابھی نہ چھوڑے ہم نے بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

کہ آج ہم ان ہی کی فتوحات کے کارناموں سے 58 ممالک میں دنیا کے بڑے حصہ پر باعزت جی رہے ہیں۔ (العصر اللہ)
اگر حفیظ جالندھری کا شاہنامہ اسلامہ ہو یا اور کسی مسلمان شاعر کا کلام۔ اگر وہ خلفاء راشدینؓ اور بنو امیہ کے فاتحین اور ان کے مثالی جرنیلوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اور اب بھی مسلمانوں کو جہاد پر ابھارتا ہے۔ تو ہم اس کو مبارک سلام کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ انیسویں غالب مومن کی طرح عہد نبوت کی چند جنگوں میں صرف ایک بزرگ صحابی کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ عرب سے باہر تو اس کا کام ہی رونار لانا ہے۔ اور بنو امیہ کی کردار کشی کرنا ہے۔ تاکہ ایرانی بجوسی خوش ہو جائیں۔ جو فتح ایران پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ سے ناراض چلے آ رہے تھے۔ تو میاں ایسے شاعروں کو ہم دور سے بھی سلام نہیں کہتے
اعتراض: 84۔ صحابی سرہ بن جندب نے امیر معاویہ پر لعنت کی۔ (الکامل فی التاریخ ذکر وفات الربیع جلد 3 صفحہ 245)

حضرت سرہ بن جندب کی خدمات اور شہادت

الجواب: تحقیقی دستاویز صفحہ 819 پر آپ نے سرہ بن جندب کو فاسق کہا۔ صفحہ 858 میں آپ نے اسے جہنمی بتایا۔ اب صفحہ 1113 پر حضرت امیر معاویہؓ پر لعنت کرنے والا صحابی سرہ بن جندب کہہ کر اپنے ساتھ مومن جنتی بنا ڈالا۔ سبحان اللہ اس لگائی بجائی میں مسلمانوں کو باہم لڑوانے مردانے میں دنیا کی بدترین یہودی قوم بھی شیعہ سے آگے نہ بڑھ سکی۔

کامل فی التاریخ کی یہ روایت بلا سند ہے۔ ایک صحابی سے دوسرے صحابی پر لعن کر رہی ہے کہ معاویہؓ نے اسے معزول کیوں کیا۔ یہ روایت مقبول نہیں کیونکہ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے خلاف ہے ہمارے زمانے کے نہ تھے کہ حکومت کسی افسر کو معزول کرے تو وہ گالی دینے لگے۔ اس بزرگ صحابی کا ترجمہ ہم پہلے ایک کتاب سے نقل کر چکے ہیں۔ اب علامہ ابن حجر کے احباب سے ملاحظہ فرمائیں۔
”سرہ بن جندب بن حلال بن جریج..... الخ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خلفاء انصار میں سے تھے۔ اس کے باپ شہید ہو گئے۔ اس کو ماں نے حضور ﷺ کے آگے پیش کیا۔ جب کہ ایک انصاری نے اس کی ماں سے شادی کر لی تھی۔ حضور ﷺ انصار کے لڑکوں کا جہاد کے لئے چٹاؤ کر رہے تھے۔ ایک لڑکے کو لے لیا اور سرہ کو (چھوٹا سمجھ کر) رد کر دیا۔ یہ بولا حضورؐ میں اسے کشتی میں کر سکتا ہوں۔ آپ نے کشتی کرادی۔ سرہ نے اسے کرادیا۔ تو حضور ﷺ نے اس نو عمر لڑکے سرہ کو مجاہدین اسلام میں شامل کر لیا۔ عبد اللہ بن برید سرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں حضور ﷺ کے زمانے میں لڑکا تھا۔ (ریگور جالب العلم کی طرح) آپ سے حدیثیں سن کر یاد کر لیتا۔ (عہد خلافت راشدہ میں فتوحات میں حصہ لینے کے بعد) سرہ بصرہ میں ٹھہر گئے۔ زیاد جب کوفہ جاتا تو ان کو بصرہ کا گورنر بنانا تھا۔ یہ خارجیوں پر سخت گیر تھے۔ تو وہ اس پر اعتراضات کرتے تھے۔ (وہی اعتراض اس شیعہ نے اسی کتاب میں لے کر 3 جگہ تو اس (مظلوم از خوارج) صحابی کی کردار کشی کی ہے)

حضرت جبن بصریؓ اور حضرت ابن سیرینؓ (بصرہ کے بزرگ تابعین) اس صحابی کی بڑی تعریفیں کرتے تھے۔ حضرت ابن

سیرت نے اُن رسالہ کے متعلق جو سرہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا تھا۔ کہا کہ اس میں بہت علم ہے۔ ابو جابر عطار دی، امام شافعی، ابن ابی حلی، مطرف بن شیعہ اور بہت سے تابعین نے ان سے روایات کی ہیں۔ آپ کے پوتے عبداللہ بن سلیمان بن سرہ نے بھی روایت کی ہے۔ ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں ایک آگ سے کھولتی دیگ میں گر پڑے اور شہید ہو گئے۔ تو حضور ﷺ کا یہ فرمان۔ ابو ہریرہ۔ ابو مخذوم۔ اور سرہ میں سے ایک آگ میں مرے گا۔ سچا ہوا (الاصابہ جلد 2 صفحہ 79۔ قسم اول)

کبھی قاتل کا معنی خود مارنے والا نہیں سبب بن کر مروانے والا ہوتا ہے

یہی دور روایت ہے جسے نقل کر کے شیعہ نے آگ سے کھولنے پانی میں شہید ہونے والے صحابی کو چنبی بنا ڈالا۔ (معاذ اللہ)

مگر صحابہ کے دفاع میں عمر گزارنے والے اسی کو اپنی نجات کا ذریعہ جاننے والے اس فقیر کی بھی سنئے

(۱) کہ آپ نے اسے آگ میں مرنے والا صحابی بتایا حالانکہ یہ آگ میں تو نہیں گرے آگ کے سبب سے گرم ہونے والا پانی جب موت بنا۔

(۲) حضرت ابراہیم نے رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلٰفُنْ تَخْبِرُ اَقْنَ النَّاسِ (پارہ 13 رکوع 18) اے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ فرما کہ بتوں کو گمراہ کرنے والا بتایا۔ حالانکہ بے جان بت کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ مگر اسی کا سبب تو بنے ہیں۔

(۳) صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 513 کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ بدر والے سال عمرہ کرنے آئے تو اپنے ایک کافر امیہ بن خلف دوست کے پاس مہمان ٹھہرے۔ ابو جہل اس کافر سے جھگڑنے آیا کہ تو نے عمر کے ساتھی کو مہمان کیوں بنایا ہے۔ دو گھبرا کر نکالنے لگا تو حضرت سعد بن معاذ نے فرمایا کہ کیا تو ابو جہل کی حمایت کرتا ہے۔ میں نے خود حضور ﷺ سے سنا کہ ”ابو جہل تیرا قاتل“ ہے وہ کافر دل سے حضور ﷺ کو سچا مانتا تھا۔ ابو جہل کی بات نہ مانی۔ چند ماہ بعد جب بدر کے لئے ایک ہزار لشکر ابو جہل نے مکہ سے نکالا امیہ مارا گیا تو حضور ﷺ کا فرمان سچا ہوا کہ ابو جہل تیرا قاتل ہے۔ یعنی تجھے قتل کرانے والا ہے۔ سرہ آگ میں مرے گا یعنی آگ پانی گرم کر کے اسے مروائے گی۔ تو جیسے یہاں قتل کی نسبت اصل قاتلوں کی طرف نہیں بلکہ سبب بننے والوں کی طرف ہے۔ اسی طرح حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت میں قتل کی نسبت اصل قاتلوں کی طرف نہیں بلکہ سبب بننے والوں کی طرف ہے۔ کہ ”باغی گروہ حضرت عمارؓ کو شہید کرے گا“ یعنی حضرت عمارؓ کو حضرت عثمانؓ کا قاتل خود جان کر دشمنوں کو باور کرا کر ان سے قتل کروادے گا۔ یہی حضرت معاویہؓ نے وجہ بتائی تھی۔ کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ قاتل عثمانؓ جٹا کر ہمارے سامنے لا کر مروانے والوں نے اسے قتل کرایا ہے۔ جیسے جھوٹے گواہوں کی گواہی سے قتل کا فیصلہ توجہ سنا ہے۔ مگر قتل کی نسبت گواہوں کی طرف ہوتی ہے۔ انہوں نے مارا ہے یعنی مروایا ہے ہم پہلے باحوالہ طبری جلد 2 بتا چکے ہیں کہ قاتل عثمانؓ حبش بن ربیعہ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا تھا۔ کہ تو جو عثمانؓ کے قاتلوں کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا عمار کو بھی قتل کرے گا؟ لیکن سبالی گروہ جنگ جمل و صفین کا سبب اور مروانے والا ہے۔ حضرت حسنؓ پر حملہ کروانے والا زہر دے کر مارنے والا بھی۔ یہی ہے

حضرت امام حسینؑ کو بلا کر قتل کرنے والا اور قتل کرانے والا بھی یہی ہے۔

قتل عثمان سے شیعہ حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ کی برأت نہیں بتاتے

آج بھی سڑکوں پر پانپنے والے پانچ نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت میں نہ پڑھنے والے کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت میں بلوایوں کو ابھارنے والے اور ان کے حامی حضرت عمارؓ بھی تھے۔ اگر میری یہ بات غلط ہے تو کوئی فاضل حج ایک ایک دو دو لاکھ روپے مقررہ نفیس مجالس عزائینے والے کسی بھی مجتہد کو عدالت کے کئہرے میں کھڑا کر کے قرآن سر پر رکھوا کر بارہ امانوں کے نام سے (غلط قسم) بھی اٹھوا کر یہ 3 باتیں پوچھتے

(۱) حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ کے دوست و محافظ تھے۔ یا دشمن اور بلوایوں کے حامی تھے۔

(۲) کیا اس بیہادہ قتل پر دل سے ناخوش، اور شہادت عثمانؓ کو قتل حرام جانتے تھے یا دل سے خوش تھے اور قتل کے حامی تھے۔

(۳) کیا قاتلان عثمانؓ کو مجرم قاتل قصاص و سزا جانتے تھے یا ان کو سزا سے بری اپنے دوست اور طالبان قصاص سے بجاتے تھے۔

انشاء اللہ ہر کلمہ شیعہ پہلی بات پر چپ رہے گا۔ یا کے بعد دوسری پر ہاں کرے گا۔ انکار ہرگز نہ کر سکے گا۔ تجربہ و آزمائش شرط ہے

اہل سنت اس گناہ سے دونوں کو بری مانتے ہیں

ہر مسلمان سوچ لے کہ فساد کی کون ہے۔ یہ رافضی جو حضرت عمارؓ و حضرت علیؓ اور بڑے اکابر صحابہ کرامؓ کی اہل سنت کی طرح برأت نہ کرنے والے، اہل انان کو دل سے قتل کی پالیسی میں شریک ماننے والے

یا حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ جنہوں نے قصاص عثمانؓ کا مطالبہ کیا پھر مجبوراً دقائی جنگ لڑی۔ میری بات پر سچا گواہ کلکتہ سے شیعہ کا شائع شدہ رسالہ "ابن سبا کا انسانی کردار صفحہ 57 تا آخر ہے۔

ہم مسلمان حضرت علیؓ کو (اور اسی طرح حضرت عمارؓ کو بھی) قتل عثمانؓ یا اس پر خوش ہونے سے مبرا جانتے ہیں۔ مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 95 حضرت عثمانؓ کے فضائل میں ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں اے اللہ میں دم عثمانؓ سے آپ کے سامنے بری ہوں۔ قتل عثمانؓ کے دن تو میری عقل اڑ گئی اپنی ذات کو بھی نہ پہچانا لوگ میرے پاس بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا میں خدا سے شرماتا ہوں کہ ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس عثمانؓ کو شہید کیا ہے۔ کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے فرمایا میں اس سے کیسے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ میں شرماتا ہوں کہ بیعت لوں جب کہ عثمانؓ دفن بھی نہیں ہوئے۔ لوگ چلے گئے۔ دفن کے بعد پھر واپس آگئے۔ اور بیعت کر کے یا امیر المومنین کہا تو گویا میرا دل ٹھٹھ رہا تھا۔ تو میں نے کہا اے اللہ مجھ سے عثمانؓ کے لئے لے لے تاکہ آپ راضی ہو جائیں" حاکم اور ذہبی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں۔ شیخین کی شرط

ہے۔ گو بخاری و مسلم نے نقل نہیں کی "مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 95" تلخیص

اعتراض : 85- 86- امیر معاویہ نے امام حسنؑ کو شہید کرایا ہے۔ (مروج الذهب للمسعودی، سیر الاولیاء کرمانی)

حضرت امیر معاویہؓ شہادت حسنؓ سے بری ہیں

الجواب : پہلے بارہا ہم تردید کر چکے ہیں۔ کہ حضرت معاویہؓ پر یہ بہتان ہے۔ مسعودی شیعہ ہے اہل سنت پر حجت نہیں سیر الاولیاء والا غیر مشہور نفاذ ہے۔ جس کی بات حجت نہیں۔ تعجب ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ جیسا عظیم سیاستدان رعایا کے ہر فرد اور ہر گروہ کو خوش رکھنے والا بنو ہاشم اور اہل بیت پر عطیات کے دریا بہانے والا، امام حسنؑ کو شہید کرائے۔ یا ان کی خبر وفات سن کر خوش ہو مباحوث ہے۔ سنی شیعہ کا اتفاق ہے کہ حضرت علیؑ ایک عراقی لشکر جبار لے کر شام آ گئے۔ اور پھر حملہ میں بھی پہل کر دی فریقین کا بڑا ہی نقصان ہوا اس حضرت علیؑ کی خبر وفات سن کر حضرت امیر معاویہؓ روتے ہیں۔ فضائل بار بار سنتے اور انگلیاں ہوتے ہیں۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 139 میں ہے کہ جب حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت علیؑ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگے۔

(1) المیہ کے وجہ پوچھنے پر فرمایا جنہیں معلوم نہیں کہ ان کی وفات سے کیا فائدہ اور کیا علم دنیا سے رخصت ہو گیا۔

(2) علامہ ابن جوزیؒ نے ابوصالح سے ایک لمبی روایت کی ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ضرار صاحب علیؑ کو بار بار کہہ کر خوشی سے طویل مناقب سے

(3) پھر آپ کے آنسو بہ پڑے اور فرمایا اللہ ابوالحسن پر رحم فرمائے۔ بخدا وہ ایسے ہی تھے۔ (الاستیعاب جلد 3 صفحہ 43-44)

(4) کیا کسی ذی ہوش مسلمان کی عقل یہ مان سکتی ہے کہ اس حضرت علیؑ کے بیٹے امام حسنؓ نے تو حضرت امیر معاویہؓ کو بخوشی خلافت دے دی تو وہ 9 سال بعد اسے شہید کرائے اور خوش ہو؟

اعتراض : 87- اسلام میں پہلا باغی معاویہ بن ابی سفیان ہے۔ (شرح مقاصد فی علم الکلام)

الجواب : یہ وہی شیعہ عقیدہ میں گالی ہے۔ جو وہ بار بار دے رہے ہیں سوال نقل کرتے ہیں مگر یہ خائن و غدار اس کا جواب ہر گز نہیں پڑھتے۔ اسی کی نفی اور جواب علامہ تفتازانی اسی صفحہ پر یہ دیتے ہیں۔

وبالجملة فلم يقصدوا الا الخير و الصلاح في الدين و اما اليوم فلا معنى لبسط
اللسان فيهم الا انهاون بنقلة الدين الباذلين الفسهم و اما اللهم في نصرته المكرمين
بصحة خير البشر و مجتہم (شرح مقاصد صفحہ 306)

(ترجمہ) جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے (ان اختلافات اور تصادم میں) صرف بھلائی اور دین میں درستی جانی۔ تو آج ان میں زبان طعن کھولنے سے اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان دین کے نقل کرنے والوں
حضور ﷺ اور اسلام کی نصرت میں اپنی جانیں اور اموال قربان کرنے والوں۔ جو خیر البشر کی صحابیت

اور محبت کی وجہ سے بہت کرم تھے۔ کی توہین کی جائے۔

اعتراض: 88۔ سند ابی عمران کی روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ سے اختلاف رکھنے والا (ایک نامعلوم) شخص آپ کے اعمال پر تنقید کر رہا ہے اور اپنی تائید میں قرآن پڑھ رہا ہے۔

الجواب: علماء کفہاء کا حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ کا اختلاف، ہر ایک اپنے حق میں قرآن و سنت کے دلائل لاتا ہے۔ دوسرے کے دلائل کا جواب دیتا ہے۔ اس روایت میں اتنی ہی بات مذکور ہے۔ ہم بعد والوں کو یہ حق نہیں کہ ایک کی طرف داری اور تائید میں دوسرے کا گلہ غیبت کرنے لگیں۔ اور قرآن و سنت والے اس کے دلائل کو برا جانیں یا نظر انداز کر دیں۔ یہ حرکت خطرہ ایمان ہے اختلافی دو گروہ دیکھ کر ہمیں تو خدا کا یہ حکم ہے "کہ مومن بھائی بھائی ہیں تو تم ان میں صلح کرادو۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر جرم کیا جائے۔" (سورۃ حجرات، رکوع 1 پارہ 26)

ایک کی بغیر اتباع ایسی طرف داری کہ دوسرے گروہ پر دشمنی کے ہم چلائے جائیں ایمان و تقویٰ کی بات نہیں ہے۔

اعتراض: 89-90۔ معاویہؓ آذان میں شہادت رسالت کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ (مروج الذهب للسنوودی) الاخبار موفقیات

شہادت رسالت کو بے کار کس نے بتایا

الجواب: مسعودی شیعہ ہے۔ اور یہ جھوٹی روایت بھی مامون الرشید عباسی شیعہ بادشاہ نے اس وقت بنا کر لوگوں میں پھیلائی کہ اس نے حضرت امیر معاویہؓ کے ذکر خیر پر پابندی لگا دی تھی۔ اسی عکس صفحہ 104 جلد 3 میں ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق مامون الرشید کا اعلان اور اس کا سبب 212ھ میں مامون الرشید نے اپنی مملکت میں یہ اعلان کر دیا "میں ہر اس شخص کی حفاظت سے بری ہوں جو معاویہؓ کا اچھائی کے ساتھ ذکر کرے یا اسے کسی صحابی پر فضیلت دے" پھر آگے جو جھوٹی روایت لکھی ہے۔ وہ ایک سارقہ گو کی ہے اور وہ اسے مطرف بن مغیرہ بن شعبہ ثقفی کا بیان بتاتا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ کی مجلس میں بیٹھتا تھا۔ تب گو تو تیسری صدی کے آغاز میں مامون الرشید کے دور کا ہے۔ مگر مطرف بیان کرنے والا پونے دو سو سال پہلے معاویہؓ کے دور کا ہے۔ 5/6 واسطے غائب ہیں۔ تو ایسی منقطع ہی منقطع روایت ایک صحابی کے ایمان دہی کے لئے ان ہی لوگوں کو زیبا ہے۔ جو رسالت کو ناقص اور گھٹیا جان کر عقیدہ امامت کے موجود ہیں۔ تب مومن بنے ہیں۔ پھر ہم نے اسد الغابہ الاصابہ الاستیعاب میں مطرف بن المغیرہ بن شعبہ کو دیکھا صحابہ میں نہ پایا۔ پھر تقریب المعجبہ میں عزان الاعتدال للذہبی میں دیکھا کہ تابعین میں سے کوئی حدیث کا راوی ہو وہاں بھی نہ ملا۔ تو یہ پہلا راوی ہی جعلی اور مجبول ہے۔ درحقیقت رسالت کا منکر وہ مجوسی یہودی رافضی فرقہ ہے۔ جس نے محمد رسول اللہ کے سوا لاکھ شاگردوں مریدوں صحابہ کو مرتد اور ایمان سے خارج مانا کہ ان کو حضور ﷺ نے اپنا کلمہ پڑھایا اور تو حیدد رسالت والی آذان سکھائی۔ (علی کا کلمہ و آذان کیوں نہ سیکھائی) تو انہوں نے غرضہ بعد صرف 3 صحابہ کو ملا۔ کا جبار اور شاگرد مان کر مومن تو بنالیا۔ مگر چوتھی صدی میں کلمہ آذان خطبات وغیرہ

میں علی دلی اللہ کا اضافہ بنایا اور چلایا۔ گو صاحبِ مہن لا محضرہ الفقہ نے باب الاذان جلد 1 صفحہ 188 میں ان کو مفوض ملعون کہہ کر ان کے کلمہ اور دیگر اضافہ جات میں دیگر محدثین کی طرح ان پر خوب لعنت و پھینکا رکھی ہے۔ ابن بابویہ قمی نے مفوضہ کو اسی لئے لعنتی کہا ہے۔ مگر آج لعنتیں تو مسلسل کھاتے ہیں۔ پھر یہ لعنتیں بڑھانے والی جعلی امامت کی آذان ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ زیر بن کاری و منقیات میں بھی اسی مجہول مطرف بن مغیرہ بن شعبہ کے نام سے جھوٹی بلا سند روایت ہے۔ یہ اگر مشہور صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ کا بیٹا ہے تو شیعہ ان دونوں کے دشمن ہیں۔ لہذا ازا کروں کی طرح سارے قصہ گو نے بات بنا کر اس کی طرف منسوب کر دی ہے

اعتراض: 91۔ مستدرک حاکم جلد 3 کی حدیث ہے کہ حاکموں کے انوکھے کام حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کی حکومت پر فٹ کئے "کہ معاویہ بدعتی امراء میں سے ایک ہے" (تحقیقی دستاویز صفحہ 1127)

الجواب: پوری حدیث یہ ہے۔

"کہ تمہارے انتظامی امور میرے بعد ایسے لوگوں کے پاس بھی ہوں گے۔ کہ وہ تمہارے انوکھے کام پہچانتے ہوں گے۔ اور جن اچھی باتوں کو تم پہچانتے ہو وہ ان کو انوکھا جانیں گے۔ تو خدا کے نافرمان حاکم کی اطاعت نہ کرو۔ اور اپنے آپ کو عتاب نہ کرو"

اس حدیث میں حاکم اور رعایا میں زمانہ کے لحاظ سے تغیر کا ذکر ہے۔ جیسے ہم اپنے محاورہ میں کہتے ہیں "جیسی روح ویسے فرشتے جیسی رعایا ویسا حاکم" تو حضور ﷺ کے فرمان کا مقصد یہ ہے "کہ تم اپنے علم یعنی میں اگر حاکم کو غلطی پر دیکھو تو اجاب نہ کرو" ورنہ امر جائز و مباح میں یا بوقت ضرورت و اصلاح میں دیگر احادیث صحیحہ کی بنا پر امر کی اطاعت لازمی ہوگی۔ گو وہ غلام کالا ناک کٹائی کیوں نہ ہو۔

مختلف مزاج نیک لوگوں کی دینی خدمات

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر آدمی کا مزاج مختلف ہوتا ہے۔ اور وہ بہادر متقی، عالم، صالح ہونے کے باوجود جو بھی نیک نیتی سے اچھا کام کرتا ہے ثواب پاتا ہے۔ تو وہ اس کے مزاج کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ میں نرمی اور حضرت موسیٰؑ میں سختی مسلم ہے خود حضرت نبی ﷺ مزاج میں نرم بردبار اور غنودہ در گذر کا شاہکار ہیں۔ اسی طرح آپ کے قریب ترین مصاحب سب امت سے بالاتر و ارفع، خلیفہ راشدین حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ بھی مختلف المزاج ہیں۔ علمی، فنی، سیاسی اور اشاعت دین میں مزاج کے مطابق خدمات میں شہرہ آفاق ہیں۔ اسی طرح دیگر اصحاب رسول کی خدمات بھی مزاج کے تابع ہیں۔ کوئی بڑا بہادر جرنیل اور فاتح ہے۔ کوئی بڑا استاد ان اور منتظم ہے۔ کوئی صوفی مزاج، عابد و زاہد ہے۔ کوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ کوئی اصلاح خلق اپنے حاکموں پر تنقیدی نظر اور جابرانہ گفتگو میں بڑا کمال رکھتا ہے۔ ہم اب یہ مزاج ہر دوسرے پر لازم کر دیں وہ اس مزاج کا نہ ہو تو اس کی تنقیص شان کرنے لگیں

ہماری غلطی ہوگی۔ کیونکہ اس نے اگر کچھ خاص اوصاف میں نیکیاں کم کرائی ہیں تو دوسرے کمالات میں بہت بڑا ہوا ہے۔ شاہ میسور نیپو سلطان نے بادشاہ ہو کر انگریزوں سے لکری۔ شہید ہو کر تاریخ جہاد آزادی میں سنہری نام لکھوایا ہے۔ تو دکن حیدر آباد کے رئیس میر عثمان علی خان نے علم دین اس کی اشاعت اعلیٰ عربی کتب کی طباعت میں مصروفات کر دیا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی اور سر سید احمد خان ایک ہی استاد مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کے شاگرد تھے۔ حضرت نانوتویؒ نے مسلمانوں کا دین بچایا۔ دارالعلوم دیوبند قائم کر کے برصغیر کو ایمین و غرناطہ بننے سے بچالیا۔ آج اس کی 40 ہزار سے زائد دینی مدارس کی شاخیں پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں 60 کروڑ مسلمانوں کا ایمان و اسلام سنت کے مطابق قائم کئے ہوئے ہیں۔ شدید نظریاتی اختلاف کے باوجود سر سید احمد خان نے علی گڑھ کالج یونیورسٹی قائم کر کے مسلمانوں کی دنیا بچالی۔ تاکہ وہ عصری علوم سے بیگانہ اور ہندو کے غلام بن کر نہ رہیں۔ گو اس تعلیم سے انگریز کی غلامی مٹنے کا بار بن گئی۔ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْوَاطِنَ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (پارہ 2 رکوع 2) ہر ایک اپنی اپنی سمت پر چل رہا ہے۔ تو اے مسلمانو! تم بھی نیکی کے کاموں میں مقابلہ کرو۔ (کسی سے پیچھے نہ رہو) چودہ سو سال سے صرف ہم مسلمانوں سے لڑنے والے کوئی تعمیر، اصلاحی، جہادی، مسلمانوں میں اتحادی کام ہرگز نہ کرنے والے شیعہ دوست اگر یہ اصول مان لیں۔ ہر صحابی رسول کے مزاج کے مطابق کارنامے فراخ دلی سے مشہور کرتے رہیں۔ اور کی نقص کی باتیں نظر انداز کر دیں اور ایک بہادر صحابی کی صرف حاکموں پر تنقید ہی کو اپنا مذہب بنا کر سیاسی امور میں ہمیں کافروں کا غلام نہ بنائیں تو سب مسلمان ایک ہو جائیں گے۔ پھر سے فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔ اب حضرت عبادہ بن صامتؓ کی تنقیدی روایت پر بھی غور کریں۔

حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید والی روایت منقطع اور کمزور ہے نہ خود صحیح ہے نہ اس کے راوی معتبر ہیں۔

پہلا راوی مسلم بن خالد ہے۔ جو ضعیف ہے۔ میزان الاعتدال میں علامہ ذہبی اس کا تعارف یوں کراتے ہیں۔

(دق) مسلم بن خالد زنجی فقیہ مولیٰ بنی خزم ابن ملیکہ زہری عمر بن کثیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس سے امام شافعی، حمیدی، سدد اور کافی لوگ روایت کرتے ہیں۔ امام بن معین کہتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک دفعہ ثقہ کہتے ہیں۔ پھر دوسری مرتبہ ضعیف کہتے ہیں۔ ساجی اسے کثیر الغلط کہتے ہیں۔ کہ تقدیر کا منکر تھا بخاری منکر الحدیث کہتے ہیں۔ ابو حاتم نے کہا اس سے احتجاج نہ کیا جائے۔ ابوداؤد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن مدینی اسے ”کچھ نہیں“ کہتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اس پر حرج نہیں ہے۔ ازرقی اسے فقیہ عابدی روایت کرتے ہیں۔ میزان الاعتدال جلد 4 صفحہ 102 طبع حلبی مصر

دوسرا راوی محمد بن مہمان الخزازی ہے۔ جو ہمیں میزان الاعتدال تقریب العجزیب میں نہیں ملا۔ حالات صحابہ والی کتب الاصابہ الاستیعاب، اسد الغابہ وغیرہ میں تو اس کا تذکرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو روایت منقطع ہو گئی۔ مسند اور معتبر نہ رہی۔

تیسرا راوی علی بن عبدالعزیز فزاری ہے۔ جو صدوق ہو کر مدلس شیعہ ہے۔ ابن حبان نے اسے بہت ضعیف کہا ہے۔

(تقریب صفحہ 248)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کسی گناہ پر تنقید نہیں کی۔ ظاہری شاہان مزاج کو اپنی درویشی کے بالمقابل ناپسند کیا ہے۔ تو حدیث پڑھ دی۔ علامہ حاکم بڑی علمی شخصیت ہیں۔ مگر علماء ان کو تفضیلی شیعہ کہتے ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں بھی روایت کا اعتبار نہ رہا۔
اعتراض: 92۔ تاریخ دمشق الکبیر کے حوالہ جلد 7 صفحہ 215 پر بھی یہی تنقید ہے۔ جو سونے کے ہار کے بدلے 600 دینار دینے پر کی تھی۔ اب چاندی کے برتنوں دوسرے برتنوں کے ساتھ کم دیش ہونے والے سودا پر ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کو اپنی جگہ یقین تھا کہ یہ کسی ویشی ان کی صنعت و اجرت کی وجہ سے ہے۔ جسے چوہری والے کارگر خوب جانتے ہیں۔ تاہم حضرت عبادہؓ جو برسر عام حضرت امیر معاویہؓ پر تنقید تو کر دیتے تھے۔ اور کوئی دوسرا صحابی ان کی تائید میں نہ بولا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے کمال بردباری سے یوں کہہ کر بات ختم کر دی اور ان کو چپ کرادیا۔

فقال معاوية مانجد شينا بلغ فيما بيني وبين اصحاب محمد ﷺ من الصفح عنهم.

(تہذیب تاریخ دمشق جلد 7 صفحہ 215)

(ترجمہ) حضرت امیر معاویہؓ نے اٹھ کر حضرت عبادہؓ کو یہ جواب دیا کہ میرے اور صحابہ کے درمیان جو اختلاف ہے اس پر اس سے زیادہ کوئی چیز بلیغ اور موثر نہیں کہ درگزر اور معاف کر دیا جائے۔

گدھے سے تشبیہ والی روایت جھوٹ ہے

اعتراض: 93-94۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے معاویہؓ کو گدھے سے تشبیہ دی اور اسی حوالہ سے اسے فیض الباری میں نقل کر دیا گیا۔

الجواب: یہ روایت ہی غلط ہے راوی غلط ہیں۔ شرح معانی الآثار لمطحاوی باب الوتر صفحہ 199 پر صحیح روایت تو یہ لکھی ہے۔ جس کا بھٹا راوی ولید بن مسلم ہے تقریب میں ہے۔ الولید بن مسلم بن سباب الحمیری ابو بشر البصری ثقہ پانچویں طبقہ کے ہیں۔

(التقریب صفحہ 371)

دوسرے امام اوزاعی تو شام کے مشہور فقیہ محدث اور امام ہیں۔ کسی کتاب سے تو شیخ نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔

تیسرے عطاء بن ابی رباح قرظیؓ کی ثقہ فقیہ کثیر الارسال تیسرے طبقہ کے ہیں۔ ۱۱۷ھ میں وفات پائی تقریب صفحہ 239 جوتھے جرات حضرت عبداللہ بن عباسؓ اوپر کے تین ثقہ راوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور حضرت امیر معاویہؓ پر عیب لگاتے ہوئے کہا کہ اس کے بارے آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے در ایک رکعت پڑھی ہے۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اصاب معاویہ کہ معاویہ نے درست کیا۔ (معانی الآثار لمطحاوی)

یہی ابن عباس کی روایت صحیح بخاری باب ذکر معاویہ میں ہے۔ اصحاب ثانیہ نقیہ۔ معاویہ نے درست کیا وہ سمجھ دار عالم ہیں۔ چونکہ حنفیہ اور اکثر امت و تین رکعت پڑھتی ہے۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کے ایک پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا پھر فوراً الگ نیت سے اور ایک رکعت پڑھ لی ورنہ تین رکعتیں ہو گئیں۔ کچھ علماء اسے جائز کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی توثیق درست ہے، حضرت معاویہؓ کے رد میں طحاوی کی روایت کمزور ہے امام طحاوی نے ایک اور کمزور روایت سے حضرت ابن عباسؓ کی بات کی تردید نقل کر دی۔ اس کے کمزور راوی یہ ہیں۔ (۱) ابو غسان مالک بن یحییٰ حمدانی میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 429 میں ہے مالک بن یحییٰ بن عمرو بن مالک ابو غسان انکری (ہمدانی) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے ان پر اعتراض کیا ہے۔ امام بخاری نے کہا اس کی حدیث پر نظر (اعتراض) ہے۔

(۲) عبد الوہاب بن عطاء ہے۔ تقریب صفحہ 222 پر ہے۔ عبد الوہاب بن عطاء الخفاف ابو نصر عجل بصری نزہل بغداد صدوق ہیں کئی دفعہ غلطیاں کرتے ہیں۔ حضرت عباسؓ کی فضیلت میں ان کی حدیث کا محدثین نے انکار کیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کثور سے تدلیس کی ہے۔ نویں طبقہ کے ہیں۔ ۲۰۷ یا ۲۰۸ھ میں وفات پائی۔ میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 681 میں اس کی ثابت مختلف ذیل لکھی ہے۔ یحییٰ نے کہا کچھ حرج نہیں۔ امام احمد نے ضعیف الحدیث اور مضطرب کہا ہے۔ نسائی قوی نہیں کہتے۔ بلکہ متروک الحدیث کہا ہے۔ رازی کہتے ہیں۔ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ قدری تھا۔ ابوسلیمان دارانی زاہد نے اس (بدعتی) کے پیچھے نماز پڑھی (میزان جلد 2 صفحہ 682) ہمارے بزرگوں کو اور سب خطاکاروں کو اللہ معاف فرمائے۔ 3 ورنہ کے خلاف یہی طحاوی کی کمزور روایت فیض الباری میں نقل کر دی۔ پھر ان کو خود بھی پسند نہیں کہتے ہیں یہ سخت کلمہ ہے۔ کشف الاستر کی طرف رجوع کریں۔ (فیض الباری جلد 4 صفحہ 70)

اعتراض : 95۔ معاویہ کی جنگ وجدل جذبہ نفسانی تعصب امویت کے باعث تھی۔

(انوار الباری جلد 12 شرح بخاری از سید احمد رضا بجنوری)

الجواب : یہ غیر صحابہ افراد کی لائش صحابہ پر یکطرفہ سخت رائے ہے۔ دل کا حال اور نفسانی جذبہ خدا ہی جانتا ہے۔ درجن بھرا آیات میں خدا نے صحابہ کے اعمال نیک جذبہ اور اخلاص سے ذکر فرمائے ہیں یتقون فضلا من اللہ ورضوانا۔ (پارہ 26 رکوع 12) اور باتفاق مفسرین و محدثین آیات کا خاص جماعت میں شان نزول عام سمجھا جاتا ہے۔ اور ہم پچھلے فقہاء کے فیصلے صحابہ کے اعمال پر لاگو نہیں ہو سکتے تو ہم حضرت علیؓ نے شدید محبت ایمانی کی وجہ سے طالبین تصاص کے حضرت علیؓ سے مطالبہ اور اختلاف کو جذبہ نفسانی یا تعصب قوی پر حمل کر کے بدلتی کا گناہ شیعوں کی طرح کیوں کریں۔ اور کتابوں میں لکھ کر دشمن کو کیوں ہتھیار پکڑوائیں۔

کیا ان اختلافات میں حضرت امیر معاویہؓ پر پہل کرنے والے حضرت علیؓ پر بھی یہ سوچ اور جذبہ مانا جائے گا؟ معاذ اللہ تو ایک پریت بہت گناہ ہوگی، ہم اہل سنت کے تینوں مکاتب فکر (دوبندی، بریلوی خفی اور غیر مقلد) حضرت مجدد الف ثانیؒ کی بزرگی پر متفق ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ صحابہؓ کی شان میں کیا فرماتے ہیں

روایت فرماتے ہیں ”دوم یہ کہ اہل سنت والجماعۃ شکوۃ اللہ معہم حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے لڑائی جھگڑوں کو نیک وجہ پر محمول کرتے ہیں۔ اور ہوا و تعصب سے دور جانتے ہیں کیونکہ ان کے نفوس خیر البشر کی محبت سے پاک ہو چکے تھے۔ اور ان کے روشن سینے عداوت و کینے سے پاک صاف ہو گئے تھے۔ (کتوبات جلد 3 صفحہ 29)

کتوبات ربانی جلد 2 صفحہ 78 فارسی میں حضرت مجدد الف ثانیؒ عقیدہ شیعہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 ”یہ کیا محبت ہے کہ اس کے حاصل ہونے کی شرط (اتباع اہل بیت نہیں) حضور ﷺ کے جانشینوں سے دشمنی بنائی جائے۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اور اصحاب خیر البشر پر طعن کرنا اور ان کو گالی دینا (اپنا ایمان) بنالیا جائے۔ کیا اہل سنت کا گناہ یہی ہے کہ وہ اہل بیت کرامؓ کی تعظیم و محبت کے ساتھ تمام صحابہ رسولؓ کی بھی توقیر و عزت کرتے ہیں۔ آپؐ پر اور ان کے اصحاب پر درود و سلام ہوتا رہے۔ اور باوجود منازعات و اختلافات کے کسی کو برائی سے یاد نہیں کرتے اور پیغمبر ﷺ کی صحابیت کی تعظیم کی وجہ سے ان کو ہوا و تعصب سے دور جانتے ہیں“

حضرت علیؓ خود ان جنگوں میں متر و تھے

”گمراہ والا اپنے گھر کے حالات کو خوب جانتا ہے“ مولانا علی اس خونریزی پر پریشان تھے۔

(1) جنگ جمل میں حضرت طلحہؓ کی طرح ان کے بیٹے محمد شہید ہو گئے تو حضرت علیؓ نے انا اللہ پڑھی اور فرمایا اللہ کی قسم یہ تو بہت نیک نوجوان تھا۔ پرنسپل اور دیکھی ہو کہ بیٹھ گئے۔ تو حضرت حسنؓ نے فرمایا ابا! میں تو آپؐ کو اس جنگ میں آنے سے روکتا تھا مگر آپؐ کی رائے پر فلاں فلاں (محمد بن اسماء اور اشتر نخعی اگر حسنؓ اس کا نام لے تو وہ اس کو قتل کر دیتے جیسے جمل میں حضرت طلحہؓ کی طرح حضرت علیؓ کو قتل کرنے کا مشورہ خفیہ سبائیوں کی میٹنگ میں اس نے دیا تھا۔ مگر بڑے پیر عبد اللہ بن سبا یہودی نے رد کر دیا تھا۔ ”طبری وغیرہ حالات جمل (غالب آگے تو حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے یہ تو ہو چکا۔ کاش میں اس حادثہ سے 20 سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا محمد بن حاطب کہتے ہیں اے امیر المومنین ہم مدینہ منورہ جائیں گے تو لوگ (مدینہ کے مسلمان اس جنگ میں شریک نہ ہوئے تھے) ہم سے حضرت عثمانؓ کے متعلق پوچھیں گے تو ہم کیا کہیں؟ تو حضرت عثمانؓ اور محمد بن ابی بکر پہلے بول پڑے اور کہا جو کہا۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا ”تم کہتے ہو کہ حضرت عثمانؓ نے (دوسروں کو) ہم پر ترجیح دی۔ اور

حکومت اچھی نہ کی تو تم نے اسے سزا دی۔ اللہ کی قسم! تم نے بڑی سزا دی اور تم (قیامت کے دن) بڑے عادل حاکم کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہارے درمیان فیصلے کرے گا۔ اے حاطب کے بیٹے جب تجھ سے (عثمان کے متعلق) پوچھا جائے تو کہہ دینا خدا کی قسم عثمان ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے اور متقی رہے۔ پھر ایمان لائے اور گناہوں سے بچ کر متقی رہے اور خوب نیکیاں کیں اور اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (پارہ 7 رکوع 2) مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 104 کتاب معرفۃ الصحابہ (امام حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح جانا ہے۔ اور کسی راوی پر تنقید نہیں کی ہے)

(2) ولید بن مسلم از امام اوزاعی اور وہ میمون بن مہران سے راوی ہیں۔ (تینوں راوی بالاتفاق ثقہ ہیں) کہ حضرت علیؑ نے (اپنی برأت از قتل عثمان خلافاً للفقیدۃ الشیخہ) فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ دنیا اور اس کی سب نعمتوں کے بدلے میں عثمان پر گوارا لیا جائے۔ نئی ہارون بن عسٹرہ اور اپنے باپ سے کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو میں نے خورنق کے مقام میں دیکھا آپ تخت پر بیٹھے تھے ابان بن عثمان آپ کے پاس تھے۔ تو فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور تیرا باپ ان لوگوں سے ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا

وَنَزَّغْنَا مَا فِی صُلُوبِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ ۚ لَا يَمْسُكُهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخَوِّجِیْنَ الخ (سورۃ حجر پارہ 14 رکوع 4)

(ترجمہ) اور ان کے دلوں میں جو کچھ کہیں ہوگا ہم اس کو نکال دیں گے۔ اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔ نہ ان جنتیوں میں ان کو کوئی رنج پہنچے گا اور نہ وہ ان سے نکالے جائیں گے۔ میرے بندوں کو بتادو کہ میں بہت بخشنے والا مہربان ہوں۔ (مقبول ترجمہ صفحہ 316)

(3) بروایت مجالد از شعیبہ بن جابر کہ حضرت کعب بن مالکؓ نے حضرت علیؑ کی برأت میں عثمانؓ کا مرثیہ یوں پڑھا

(۱) کف بیدیہ ثم اغلق بابہ
وایقن ان الله ليس بغافل
(حضرت علیؑ نے) اپنے ہاتھ روک لئے پھر دروازہ بند کر دیا۔ اور یقین کیا کہ اللہ (عثمان کا بدلہ لینے سے) غافل نہیں

(۲) حضرت علیؑ نے لوگوں سے کہا ان کو قتل نہ کرو اللہ ہر اس آدمی کو معاف کرے جو عثمان سے نہیں لڑا۔

(۳) اب تم نے کیا دیکھا کہ اللہ نے ان پر بغض اور دشمنی اتفاق کے بعد ڈال دی ہے۔

(۴) کیا دیکھتے ہو بھلائی سب لوگوں سے پیٹھ کر کے ایسے دور چلی گئی۔ جیسے پانی سے بھرے بادل پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔

حاکم اور ذہبی اسے صحیح کہتے ہیں۔ جرح نہیں کرتے۔ (مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 106)

(4) حضرت علیؑ نے خطبہ جمل میں فرمایا (ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی حفاظت میں) ”قوم کے خوش خوش لڑاکے کہاں ہیں ہم نے کہا اونٹ کے ارد گرد ان کی لاشیں پڑی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا ہماری امارت میں اس (جنگ) کا حضور ﷺ نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا تھا کہ ہم نے آپ کے ارشاد کی پیروی کی ہو۔ لیکن ہم نے اپنی طرف سے (قتلان عثمان کا مشورہ مان کر)

رائے قائم کی ہے۔ (پہلا دور کیا اچھا تھا)

استخلف ابو بکر فاقام و استقام ثم استخلف عمر فاقام واستقام ثم ضرب الدھر
ببجرانہ (مسند رک حاکم جلد 3 صفحہ 104)

(ترجمہ) حضرت ابو بکر خلیفہ بنے تو (دین پر) جسے رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا۔ پھر عمر خلیفہ ہوئے تو وہ بھی دین پر ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی ثابت قدم رکھا۔ حتیٰ کہ زمانہ امن کا اونٹ آرام کے لئے سینہ اور گردن ٹیک کر بیٹھ گیا۔

(5) حسن بن فرات تراز (وفات میں معین وغیرہ میزان جلد 3 صفحہ 343) اپنے باپ سے دو عیسویں سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے صلیب کی طرف چلنے کا ارادہ کیا۔ اشتر نخعی کی نفع قوم اس کے گرد جمع ہو گئی تو فرمایا ہم نے بھریوں سے جنگ ان سے بیعت لے کر بھیجی کی۔ ہم نے اس کی تاویل کی (کہ انہوں نے لشکر بنا کر ہم سے قصاص کیوں مانگا) اور تم اب اس قوم کی طرف جا رہے ہو کہ انہوں نے ہماری بیعت بھی نہ کی (تو ان سے اپنی اطاعت کیسے کروائیں؟)

تو اب ہر آدمی غور کرے کہ وہ کس پر کدوار چلائے گا۔ ذہبی کہتے ہیں یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (مسند رک حاکم جلد 3 صفحہ 107)
تاریخ کرام! یہ پانچ سچے حوالہ جات اور سچے حضرت علیؑ کے نورانی ارشادات پھر غور سے پڑھ لیجئے۔ اور خدا لگتی کہیے کہ ”یسیرا فی پرند مریدان سے پرانند“ پیر خود نہیں اڑتے مرید اڑالے جاتے ہیں۔

حضرت علیؑ نے حضرت عثمانؓ کو برحق اور مظلوم و مغفور جان کر یہ جنگیں خود نہیں لڑیں اشتر نخعی جیسے خدا اور حرم رسول کے دشمنوں نے لڑائی ہیں۔ جو آج بھی فخر سے کہتے ہیں ”ذوالفقار حیدری نیام سے نکل آئی اور 90 ہزار مسلمانوں کا منایا کر دیا“ اس لئے ہمارے بھولے بھالے کسی مؤلفین و محدثین، فقہاء و مقررین طالبین قصاص کو ہی برا کہہ کر صرف شیعہ کو ہی خوش نہ کیا کریں۔ کچھ فتویٰ کی کالی چیمنیٹیں حضرت عثمان مظلومؓ کے قاتلوں خالموں منافقوں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے ان دشمنوں پر بھی پھینکا کریں۔ (واللہ اعلم)

اعتراض : 96 تا 98۔ امیر معادیہ سودخور تھا۔ (سنن ابن ماجہ، سنن الکبریٰ، شرح معانی الآثار)

سود خوری کی حقیقت

الجواب : وہی پرانا طعن ہے۔ جس کا جواب تفصیلاً ہو چکا ہے۔ کہ پورا فرمان رسول از حضرت عباد بن مسامت یہ ہے کہ سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر ہاتھوں ہاتھ نقد الینا دینا واجب ہے۔ کی بیشی یا ادھار حرام ہے۔ لیکن دھات کی قسم بدل جائے چاندی کا لین دین سونے سے ہو یا اس کا ٹکس تو کی بیشی جائز ہے۔ ادھار یا دقت کی تاخیر جائز نہیں۔ اب اگر دو چیزیں ہیں تو ایک جنس کی مگر ایک میں کام ہوا ہے۔ زائد چیز تک انگوٹھی میں نگینہ وغیرہ ہوا ہے تو جس طرف کوئی زائد

چیز لگی ہو اس میں سونا یا چاندی کم ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ کم سونا چاندی دوسرے کے سونا چاندی کے برابر شمار ہو اور اس میں جو سونا چاندی زائد ہو وہ کم سونے چاندی والی چیز میں لگی زائد چیزوں تک جھینے یا بناوٹ کی قیمت اجرت میں شمار کیا جائے۔ بہشتی زیور جز 5 صفحہ 263 کے ایک مسئلہ سے وضاحت یوں ہے

”اپنی انگوٹھی کسی کی انگوٹھی سے بدل لی تو دیکھو اگر دونوں پر تک لگا ہو تو بہر حال یہ بدل لینا جائز ہے۔ چاہئے دونوں کی چاندی برابر ہے یا کم یا زیادہ سب درست ہے۔ البتہ ہاتھ در ہاتھ ہونا ضروری ہے۔ اور اگر دونوں سادی بغیر تک کے ہوں تو برابر وزن ہونا شرط ہے اگر ذرا بھی کمی بیشی ہوگئی تو سود ہو جائے گا۔ (اعلیٰ ڈیزائن یا قیمتی محنت کا شروع میں اعتبار نہیں) اگر ایک پر تک ہے اور دوسری سادی ہے تو سادی میں زیادہ چاندی ہو تو یہ بدل لینا جائز ہے۔ ورنہ حرام اور سود ہے“

اس مسئلہ کی وضاحت اور کمی بیشی کے ساتھ لین دین کی درستی شرح معانی الآثار کے عکسی صفحہ 263 سے بھی دیکھ لیں۔

”امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عبادہؓ کا حضرت امیر معاویہؓ پر انکار سونا سونے کے بدلے ادھار دینے پر ہوا اس کے سوانہ تھا۔ ربا وہ ہار سونے کا جسے سونے کے بدلے اشرفی میں بیچا جائے یا وہ ہار چاندی کا جسے چاندی کے در اہم کے بدلے بیچا جائے تو ہماری اس روایت میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ وہ ایک طرف زیادہ سونا چاندی ہونے پر بیچا جائے تو وہ (دوسری طرف زائد چیزیں ہونے کی وجہ سے) جائز ہے۔ اس پر ہمارے دلائل یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباسؓ نے ایک تلووار در اہم (چاندی کا روپیہ) کے بدلے خریدی حالانکہ اس کا دستہ چاندی کا تھا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے اس چاندی لگی ہوئی تلووار کا سودا (زیادہ وہ چاندی دے کر جائز جانا اور کر دیا)۔

(۲) سالم بن عبد اللہ (ابن عمرؓ) نے وہ کپڑا خریدا جس پر سونے کی تاروں کا کام ہوا تھا۔ تو یہ اس کے سونے کے دیناروں کے بدلے خریدنا زیادہ سونے سے جائز تھا۔ (کیا آج ترقی یافتہ دور میں یہ سنا ہے کہ کپڑے سونے کی تاروں سے بنے جائیں؟)

(۳) حضرت مجاہد تابعیؒ سونا سونے کے بدلے یا چاندی چاندی کے بدلے نقد نقد بیچنا جائز جانتے تھے۔ جبکہ ایک طرف کچھ اور چیز ہوتی دوسری طرف سونا چاندی زیادہ ہوتا تھا۔

(۴) حضرت حسن بصریؒ اس میں کوئی حرج نہ جانتے تھے۔ کہ در اہم سے مرصع تلووار زیادہ در اہم دے کر خریدی جائے۔ چاندی چاندی کے بدلے ہوگی۔ زائد اس تلووار کے لئے ہوگی۔

(۵) حضرت ابراہیم غنئیؒ نے فرمایا چاندی سے کام شدہ تلووار بچنے میں کوئی حرج نہیں جب چاندی اس سے زیادہ لی جائے۔

(۶) امام شعبیؒ بھی ایسی تلووار کا زیادہ چاندی سے بیچنا جائز کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں حائل دستہ اور لمبا بھالا شامل ہے۔

(شرح معانی الآثار طحاوی صفحہ 263 باب اربا)

مسئلہ کی وضاحت آپ کے سامنے ہے۔ سونے چاندی سے بنی ہوئی چیزوں میں یہ فنی کی میٹھی سنی شیعہ (کتب نقد و یکھیں) سب لوگوں کے اہل جائز ہے۔ اسی پر دنیا کا کاروبار ہے۔ شیعہ کو چونکہ اصحاب رسول سے دشمنی ہے تو حضرت امیر معاویہؓ پر برسنے کے لئے بہانہ چاہئے۔ تو حضرت عبادہ بن صامتؓ کی اس حدیث کو بہانہ بنا دیا۔ ورنہ ابن ماجہ کی روایت میں یہ صراحت ہے کہ مال غنیمت زیادہ آیا ایسے برتن بھی بنے جن پر چاندی کا کام شدہ تھا۔ لوگوں نے ان پر لگی ہوئی چاندی سے زیادہ دراصل دے کر سودے شروع کر دیئے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حدیث سنا کر روک دیا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا

لا اری الربا فی هذا الا ما کان من نظرة ہم تو ان سودوں میں ادھار کو سود کہتے ہیں۔
حضرت عبادہؓ کو بروقت یہ جواب پسند نہ آیا اور فرمایا کہ میں تو حدیث رسول سناؤں اور تم اپنی رائے پیش کرو میں اس جگہ نہیں رہوں گا۔ مدینہ واپس آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ بھیج دیا۔ کہ وہ گندی زمین ہے جس میں آپ جیسے نیک لوگ نہ رہیں۔ مگر حضرت معاویہؓ کو یہ کہا کہ تمہارا حکم اس پر نہیں چلے گا۔ (ابن ماجہ صفحہ 4)

غور کیجئے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو یہ نہیں کہا کہ تم نے مسئلہ غلط سمجھا اور سود کھایا کھلایا کیونکہ وہ سمجھ گئے کہ حضرت معاویہؓ نے مسئلہ صحیح سمجھے ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ غلبت میں نہ سمجھ سکے۔ تو یہ تنازع ہو گیا۔ (اللہ سب کو معاف فرمائے آمین)
اعتراض : 99- تا 103- امیر معاویہؓ میں چار مہلک برائیاں تھیں۔ قول حسن بصریؒ، المبدیہ، محاضرات اصفہانی، نجوم الزحراء الامام زید از ابو زھرہ، نظام الدولہ فی الاسلام از قاہرہ۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1150)

حضرت حسن بصریؒ کے قول کا جواب

الجواب : پہلے بھی یہ طعن ہو چکا ہے۔ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کو نیک بزرگ اور محدث فقیہ ہیں مگر صحابی نہیں ہیں۔ تو ان کا ایک بزرگ صحابی سے اختلاف جان کریں سخت الفاظ میں ان کے کردار پر حملہ کرنا جائز ہی نہ تھا۔ سب اہل سنت اکابر صحابہؓ، ائمہ دین، فقہاء، محدثین اسے جائز نہیں کہتے وہ بھی ان باتوں کو ناپسند جان کر تاویلات و توجیہات کرتے ہیں۔ کہ ہر بڑا حاکم، منتظم، قاضی، فقیہ واقعہ کی صورت حال جان کر حکم دیتا، فیصلہ سناتا، فتویٰ دیتا ہے۔ تو ان کی امانت و دیانت پر حملہ نہیں کیا جاتا۔ تو حضرت حسن بصریؒ کو خدا معاف کرے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک صحابی پر ایسے سخت الفاظ چسپاں کرے۔ جب کہ حضور ﷺ کا ارشاد بروایت حضرت علیؓ الرضیؓ یہ ہے۔

(۱) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

میں اپنے صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے ہر اس شخص کو روکتا ہوں جو میرے رسول ہونے کی گواہی دے۔
میرے صحابہ سے اللہ راضی ہو گیا اور اپنی کتاب میں ان کی اچھی تعریف کی۔ تم میرے صحابہ کی خاص تعظیم کرنا مجھے ان کی ہی نکر ہے۔ کیونکہ جب لوگوں نے مجھے چھوڑا تو انہوں نے مجھے گلے لگایا۔ لوگوں نے مجھے جھٹلایا

تو انہوں نے مجھے سچا کہا۔ لوگ مجھ سے لڑے انہوں نے میری امداد کی پھر خاص کر انصار کا ادب کرنا۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے وہ میرے اندر کی بنیان ہیں۔ جس میں رqm ہوتی ہے صرف باہر کا لباس نہیں۔ (کنز العمال جلد 6 صفحہ 311 بحوالہ عدالت صحابہ کرام صفحہ 154)

(۲) حضرت حسن بصریؒ ہی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا لوگو! حاکموں کو برا نہ کہو اگر وہ نیک کام کریں تو ان کو ثواب ہوگا۔ تم پر شکریہ لازم ہے۔ اور اگر وہ برا کام کریں گے ان پر گناہ ہوگا تم کو سب کرنا ہوگا۔

(کتاب الخراج لابن یوسف صفحہ 22)

سوچئے امام حسن بصریؒ جیسے بزرگ عالم ایسے ارشادات رسول کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں؟ اس کے خلاف خود حضرت حسن بصریؒ کا اپنا بیان بروایت امام اوزاعیؒ ہم اعتراض نمبر 23 میں ذکر کر چکے ہیں۔

اقوال صحابہؓ

(۱) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہو تو تم لوگ معاویہ کی اتباع کرنا اور ان کے پاس شام چلے جانا

(تفسیر البیان صفحہ 37)

(۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے معاویہ جیسا عادل اور حقانی فیصلے کرنے والا نہیں دیکھا

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 138)

(۳) حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھنے والا معاویہ بن ابی سفیان کے سوا کوئی نہیں پایا

(منہاج السنہ جلد 3 صفحہ 185)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے معاویہ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا۔ (استیعاب)

(۵) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے معاویہ سے بہتر حکومت کے لئے سوزوں کسی کو نہ پایا۔ (طبری جلد 2 صفحہ 215)

(۶) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم کو بڑے اصحاب رسول نے روکا ہے کہ ہم اپنے حاکموں کو برا کہیں۔ نہ ان کے عیب

ڈھونڈیں نہ ان کی تائید کریم۔ خدا سے ڈریں۔ اور صبر کریں۔ (کتاب الخراج لابن یوسف صفحہ 11 طبع بولاق مصر)

امام حسن بصریؒ جیسے تابعین بزرگوں کے ارشادات

(۱) حضرت قتادہؒ کہتے ہیں لوگو! تم اگر حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ہوتے تو تمہاری اکثریت یہی کہتی کہ محدٰی یہی ہے۔

(۲) حضرت اعشؒ حضرت مجاہدؒ تابعی سے نقل کرتے ہیں کہ تم حضرت معاویہؓ کو پاتے تو کہتے محدٰی یہی ہے۔

(۳) حضرت اعشؒ کی مجلس میں عمر بن عبدالعزیزؒ اور ان کے عدل کا تذکرہ ہوا تو حضرت اعشؒ بولے اگر تم حضرت معاویہؓ کو

جاتے تو کیا کہتے لوگوں نے کہا وہ حلم میں برتر تھے۔ حضرت انسؓ نے کہا وہ عدل و انصاف میں بھی (عمر بن عبدالعزیز سے) برتر تھے (۴) حضرت ابواسحاق سہمیؒ کہتے ہیں جب حضرت امیر معاویہؓ آئے تو لوگوں کے ان کے آباء کے روزیوں کے مطابق وظیفے مقرر کئے۔ جب میری باری آئی تو مجھے بھی تین سو دیئے

نیز ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم حضرت معاویہؓ کو اور ان کے زمانہ کو پالیتے تو کہتے مہمدی یہی ہے۔ میں نے حضرت معاویہؓ کے بعد ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(۵) حضرت عطیہ بن قیس (بن سعد بن عبادہ غالباً) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو فرمایا۔ تمہیں عطیات دے چکنے کے بعد بھی بیت المال میں کچھ بٹایا ہے۔ وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دوں گا۔ اور اگر آئندہ سال کچھ مال آگیا تو تم میں تقسیم کر دیں گے۔ ورنہ مجھے ملاست نہ کرنا کیونکہ یہ میرا مال نہیں اللہ کا مال ہے۔ جو اس نے تمہیں دیا۔

(منہاج السنۃ مختصراً از ابن تیمیہ)

(۶) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سیدنا حضرت معاویہؓ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو 30/30 درے لگواتے تھے۔ (البدایہ)

(۷) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں ابتدائی کی (المنشیٰ صفحہ 252)

(۸) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے پاؤں کا غبار جو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لگا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ (مکتوبات مجدد)

(۹) حضرت امام مالکؒ نے فرمایا حضرت معاویہؓ کو برا کہنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت عمرؓ کو برا کہنا۔

(۱۰) امام ابو زرہؒ اور امام بخاریؒ نے فرمایا جو بھی حضرت معاویہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ یا کسی صحابی کو برا بتائے اس کا دل برا بنا رہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 139)

ہم نے حضرت حسن بصریؒ تابعی سے بڑے اجل صحابہ کرامؓ اور ان کے معاصرین تابعین و محدثین کے اقوال نقل کر دیئے۔ اب حضرت حسن بصریؒ کا قول پرکاؤ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۱) غلبہ کی حکومت

یہ ایک عام سطحی اعتراض ہے۔ جو ان منافقوں کا ہی مشہور کردہ ہے۔ جنہوں نے حضرت علیؓ کی حکومت کو آپ کی اپنی صائب رائے سے نہ چلنے دیا۔ آپ کے سر پر مسلط رہے۔ خونخاک جنگیں عوام سے کرائیں۔ آپ کا بہت سیاسی نقصان ہوا۔ آپ سے دسویں حصے سے بھی کم حضرت معاویہؓ کے لئے رائے عامہ ہوا رہتی تھی۔ وہ چند عہد یدار آپ کے صوبوں میں بھیجے۔ بغیر جنگ لوگ آپ سے وابستہ ہو جاتے۔ یہ تاریخی حقیقت بارہا ثابت کی جا چکی ہے۔ آپ ہی انصاف سے بتائیں کہ جنگ مصلحت کے بعد

(طبری جلد 3 صفحہ 494، البدایہ جلد 7 صفحہ 235)

حضرت علیؑ کا یہ فرمان اور پریشان دل کارمان سچا ہے۔ سچ البلاغہ ان حیدار غداروں کی شکایت سے بھری پڑی ہے۔ مگر زمانہ کی ترقیات کے باوجود آج بھی اسی نافرمانی۔۔۔ صرف محبت زبانی۔۔۔ پراڑے ہوئے ہیں۔ خدا و رسول تو کجا دو حضرت علیؑ و اہل بیت کی تابعداری ہرگز نہیں کرتے شروع مقدمہ کتاب میں حضرت علیؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ کے فرمودات آپ پھر پڑھ لیں۔ ایمان کے پٹرول سے آپ کے اعمال صالحہ کی گاڑی پھر سے آپ کو مسلمان قافلہ تک پہنچا دے گی۔ تجربہ شرط ہے۔

امام دوم جب حضرت حسنؑ نے اپنے 40 ہزار لشکر جراسیمت ناناجمی کی پیشگوئی پر حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت و خلافت کر لی تمام مسلمان ایک کلمہ ایک امام اور ایک امت ہونے پر متفق ہو گئے۔ اور 20 سال متفق رہے۔ تو ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ امتراض کرنے والے فرقہ یا اشخاص کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ اتفاق امت کے حوالہ جات گذر چکے۔ یہ ٹولہ ہارے ہوئے جوا بازی طرح سڑکوں پر اپنی قسمت اور سیدہ کو پیٹتا پھرتا ہے۔ حقیقت اور اسلام سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

(2) یزید کی ولیمعہدنی

یہ بھی انتظامی امور سے متعلق بات ہے۔ باپ کے بعد بیٹے کو خلیفہ بنانا سب سے پہلے شیعان کوفہ نے کیا۔ اور بعد کی انتظامیہ اور حکومت کو رواہ دکھایا۔ اگر یہ بدعت ہے تو اس کے موجد اول شیعہ ہی ہیں۔ اپنے خیال میں ہر مجلس، حاکم، یا کابینہ اچھے بااہل افراد کا ہی انتخاب کرتی ہے۔ خواہ پہلے حاکم کا بھائی بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ لائق یا لائق ہونا بعد میں ظاہر ہوتا ہے۔ فی نفسہ بادشاہ یا ملک ہونا عیب ہے۔ نہ گناہ ہے قرآن میں آیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں انبیاء کی اولاد میں ملوک ہوئے ایک پیغمبر نے امت کے کہنے پر طالوت کو بادشاہ بنایا جو علم اور جسم میں وسیع تھا۔ حضرت داؤد اس کے سپاہی تھے۔ کہ جالوت بادشاہ کو قتل کیا۔ تو بادشاہ نے بیٹی دے دی پھر حکومت بنی اسرائیل میں مستقل آگئی۔

اس سوال کا سب سے بہتر جواب امام تاریخ علامہ ابن خلدون نے دے دیا ہے۔

”حضرت امیر معاویہؓ نے دوسروں کو چھوڑ کر یزید کو مصلحت کے تحت ولی عہد چنا تھا۔ کیونکہ بنی امیہ کے ارباب حل و عقد کا یزید کی ولیمعہدنی پر اتفاق تھا۔ کیونکہ اس وقت بنو امیہ اپنے سوا کسی اور کے لئے خلافت نہ چاہتے تھے۔ بنو امیہ قریش تھے۔ انہیں تمام مسلمانوں کی حمایت حاصل تھی اور یہی ارباب اقتدار تھے اس لئے انہی میں سے ولی عہد چنا گیا اور جو بظاہر خلافت کے اہل تھے انہیں نظر انداز کیا گیا تاکہ مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد میں جو شارب کے نزدیک اہم ہے۔ خلل نہ آئے اور ملک میں انتشار نہ پھیلے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ یہی حسن ظن رکھنا چاہئے کیونکہ آپ کی عدالت اور محبت رسالت مآب کا یہی تقاضہ ہے۔ اور پھر بڑے بڑے صحابہ کا اجتماع اور ان کی خاموشی اس کی کھلی دلیل ہے۔ کہ اس سلسلے میں حضرت امیر

معاویہؓ بدگمانی سے بری ہیں۔ کیونکہ صحابہ کی یہ شان نہ تھی کہ وہ حق کوئی سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور مروت سے کسی کے ساتھ نرمی برتیں اور نہ صرف حضرت امیر معاویہؓ کی یہ شان تھی کہ وہ اقتدار شاعی کے سامنے حق ماننے سے انکار کر دیں۔ تمام صحابہ کی شان اس سے بلند و ممتاز ہے۔ اور ان کی عدالت اس قسم کی بدگمانیوں سے مانع ہے“ (تاریخ مقدمہ ابن خلدون فصل ولایہ العہد صفحہ 372)

پھر ابن خلدون یزید کے کرتوتوں سے حضرت امیر معاویہؓ کی برأت یوں کرتے ہیں

یزید کے متعلق جمہور علماء امت کا عقیدہ

”یزید نے اپنی خلافت میں جو نافرمانیاں کی ہیں۔ ان کے متعلق یہ کبھی گمان نہ کرنا کہ حضرت امیر معاویہؓ کو معلوم تھیں کیونکہ آپ کی شان اس سے افضل اور برتر تھی۔ (کہ فاسق جانتے ہوئے اسے نامزد کر دیں) بلکہ آپ اسے صحن حیات گانا سننے پر ملامت کرتے اور روکتے تھے“ (ایضاً صفحہ 375)

ہمارا حاصل جواب صرف اتنا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی مجلس مشاورت اور عوام کی منکوری کے بعد یزید کو ولی عہد بنا کر کوئی گناہ یا خلاف شرع کام نہ کیا اور اگر آپ نہ بتاتے کسی اور کو مقرر کرنے کا کہہ دیتے یا صرف ان 5 اصغر صحابہ زادگان۔ کہ مخالف صرف ان کو یزید کا منکر بتاتے ہیں۔ کی بات مان لیتے تو کوئی حرج نہ تھا جیسے شیعیان کوفہ بغاوت نہ کرتے تو بھی اتفاق رہتا میرے شیعہ بھائی محسوس نہ کریں تو آخر میں عرض کرنا ہوں۔ کہ سن ش کے عقیدہ میں حادثہ کربلا و حرہ کے بعد یزید فاسق ہو چکا کوئی بھی خلیفہ راشد نہیں ماننا ہم نے ان 12 خلفاء اور امراء قریش میں گناہ ہے۔ جن کے دور میں اسلام کے غالب رہنے کی حضور ﷺ نے بشارت دی تھی۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد وغیرہ) یہ بھی منقہ مسئلہ ہے کہ منبر و محراب کی امامت حکومت کی امامت سے اعلیٰ ہے۔ تقویٰ طہارت اور عدالت یعنی فسق سے برأت دونوں کے لئے ضروری ہے اور جو یزید صفات والا ہو وہ نا اہل ہے۔ خلفاء راشدین دونوں کمالات میں اعلیٰ و ارفع تھے۔ ان پر کوئی رافضی خارجی حملہ نہ کرے۔

مقصد شہادت حسینؓ ہم کیسے حاصل کریں؟

پھر کیا بات ہے کہ مجالس عزاکا انج جو آج شیعہ کے ہاں سب سے بڑا کارنامہ امت اور نبی و رک ہے۔ اس کے لئے یہ شرط ختم کر دی گئی ہر ریش تراش، بے نماز، موسیقار، نشہ باز اور..... 98% ذاکر اس مصلیٰ اور منبر کا وارث بن چکا ہے۔ کہ موسیقی اور زبان درازی میں اتنی لیاقت نہ رکھنے والے فاضلان تم و نجف گوینک ہی ہوں عوام میں قبول نہیں کئے جاتے آخر کیوں؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آج اگر آپ فاسق ذاکروں غیبت شعار علانیہ گنہگار مولویوں کو عوام اہل سنت کی طرح اس منبر و مصلیٰ سے ہٹا دیں۔ صرف کمال

بارش متی، گانے موسیقی سے پاک ہر گناہ سے پرہیز گار ہی کو منتخب کیا کریں جیسے علامہ ذکوکا فتویٰ ہے۔ تو یہ فرقہ دارانہ فسادات اور فتنہ جعفریہ پر عمل سے محروم طبقہ بالکل ختم ہو جائے۔ سب مسلمان نیکی کی لائن میں کھڑے نظر آئیں۔ اسی طرح سڑکوں پر جلوس نکالنے والے س۔ ش کے دونوں گردہ اپنے عقیدہ کے مطابق یہ فیصلہ کر لیں کہ مذہب اسلام میں فاسق بے نماز گانا بجانا کرنے یا سننے والے کو امام مسجد کی طرح ایم پی اے یا ایم این اے مقرر نہ کیا جائے۔ کہ پھر یہ اپنے جیسے کو ہی وزیر اعظم صدر وغیرہ بنائیں گے۔ اگر صرف نیک نمازی محبت وطن و دین کو چنا جائے تو سنت حسین پر عمل ہوگا۔ کوئی حاکم یا عہدیدار فاسق نہ بن سکے گا۔

۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگر سنی شیعہ علماء و عوام ایسا نیک صدر و وزیر اعظم بنانے کے لئے ایکشن میں خاص اسلامی اصلاحی شرائط شامل کرنے کا کوئی پروگرام اور عزم و ارادہ نہ رکھتے ہیں نہ خود ان گناہوں سے تائب ہو کر زندگی گزارتے ہیں تو ایک دوسرے کو طعنہ دینا تمیز یدی ہو ہم تو پاک طیب ہیں۔ لفاظی شعبہ بازی اور منافرت کا کردہ و چندہ نہیں تو اور کیا ہے؟

(3) زیادہ کو بھائی بنانا

اسے بھی یاد لوگوں نے خوب اچھا لایا ہے۔ مگر حضرت علیؑ کے دور حکومت میں جب یہ پورے ایران کا انتہائی بدبر منتظم اور اعلیٰ گورنر بنارہا تو اس وقت تو اس کی نسبی بدنامی آڑے نہ آئی۔ جب یہ امیر معاویہؓ کی حکومت میں مل گیا تو ان دونوں پر شیعوں نے مطامع کے میزائل چلا دیئے۔ اس سے بڑی خود غرضی اور بے اصولی کسی قوم میں ہوگی؟ یہ تو ان یہودیوں کی مثال بن گئی کہ وہ پہلے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو بہت نیک صادق امین اور عالم مانتے تھے جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کوئی کالی دینے میں کمر نہ چھوڑی اے اللہ کے بندو! حضرت علیؑ صادق جلی نے اس کو زیاد بن ابی سفیان اور حلالی جان کر ہی گورنر بنایا تھا۔

الاصابہ زیاد بن ابیہ کے ذکر میں ہے۔

”سب لوگوں نے حضرت ابوسفیان (سے سنی ہوئی بات) پر گواہی دی کہ وہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے۔ مگر ایک گواہ مندر نے کہا کہ اس نے خود حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے۔

”اشھدان ابوسفیان قال ذالک“ میں علیؑ کو اسی دیتا ہوں کہ ابوسفیان نے اقرار کیا ہے کہ زیاد میرا بیٹا ہے۔ حضرت علیؑ کی اس گواہی کا ذکر الاستیعاب جلد 1 صفحہ 568 پر حاشیہ الاصابہ پر تفصیلاً یوں ہے۔

حضرت عمرؓ نے بھی خلافت میں زیاد سے کچھ خدمات لی تھیں۔ پھر یہ حضرت علیؑ سے مل گیا۔ آپ نے اس کو ایک جگہ کا والی بنادیا۔ مسلسل گورنر رہا کہ حضرت علیؑ شہید ہو گئے۔ جب حضرت حسنؑ خلافت سے بری ہوئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے اس کو اپنے ساتھ ملایا اور دوعراق بھر و کوفہ کی گورنری دے دی۔ تو گورنر ہوتے ہوئے ۵۳ھ میں ۱۲ رمضان وفات پائی۔ آگے

ایک لوہار کی "حضرت علیؑ کی گواہی بھی ہم نے تفصیل سے ذکر کر دی۔

اب بھی شیعہ حضرات حضرت امیر معاویہؓ زیاد اور حضرت ابوسفیانؓ پر جھوٹ اور بدکاری کی بہتیں لگاتے رہیں تو کیا ان سے کوئی پوچھ سکتا ہے۔ کہ میاں متحدہ کی اولاد لکاح کی اولاد سے تمہارے عقیدہ میں افضل ہے کیا تم وہی افضل اولاد تو نہیں ہو۔ کہ صحابہ کرامؓ پر ان کی صفائیوں کے باوجود بری تہمتوں سے نہیں شرماتے اپنی انسانی شرافت تو جلا ڈالی ہے۔

(4) حجر بن عدی کا قتل

بار بار اس کا جواب ہو چکا ہے۔ مگر حضرت عثمانؓ کی مظلومانہ شہادت پر تو قاتلوں پر طعن نہیں کرتے۔ حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کے قاتلوں کو تو برا نہیں کہتے۔ جمل میں ان غداروں نے بعد از صلح اسن سے رات کے وقت بارہ ہزار سوئے ہوئے افراد مار مروا ڈالے ان پر تو طعن نہیں کرتے پھر لاکھ بھر لشکر بنا کر شام پر چڑھائی کر دی وہ چھ ماہ چپ ساڑھے رہے۔ پھر صفر ۳۵ھ میں انہوں نے پہل کر کے 70 ہزار مسلمان بے گناہ مار مروا ڈالے کہ تم ہم سے بدلہ عثمان کیوں مانگتے ہو۔ اپنا مفتوحہ ملک شام چھوڑتے کیوں نہیں ہو۔ کہ ہماری حکومت میں کسی حامی عثمان کو زندہ رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اشر فحشی اور اس کی سناک پارٹی کو تو یہ برا نہیں کہتے۔ جو حضرت علیؑ کے روکنے کے باوجود جنگ بندی نہیں کرتے قاتل قیصر اور بے گناہ مسلمانوں کا خون پے جا رہے ہیں۔ پھر ان الحکم الا للہ امامت معصوم منصوب من اللہ کے منکر علی سے خون آشام جنگ لڑنے والے خارجیوں پر طعن نہیں کرتے۔ جبار علی بن کر حضرت علیؑ، حضرت امیر معاویہؓ، حضرت عمروؓ بن العاص پر قاتلانہ حملے کرنے والے اپنے قدم مسلم کش یاروں کو تو برا نہیں کہتے نہ ان پر تہمے کسی کتاب امام میں لکھے ہیں۔

مگر مسلمانوں کو خوزیری سے بچا کر اسن کی دولت دینے والا حضرت امیر معاویہؓ صرف چھ افراد کو گواہیوں کے بعد سزا دیتا ہے تو اس وقت یہ ہزاروں مومنین تقیہ کے نہاں خانہ میں چھپ جاتے ہیں۔ ان کو نہیں پچاتے۔ مگر آج تک چلا رہے ہیں کہ ہمارا حجر بن عدی بڑا نیک آدمی تھا معاویہؓ نے اسے سزا دے کر بڑا ظلم کیا۔

گزارش یہ ہے کہ دس ہزار خارجی لشکر علیؑ میں سب سے زیادہ نیک قرآن خواں عابد شب بیدار اور گریہ کناس تھے۔ وہ جب حضرت علیؑ کو۔۔ آپ کے شاگرد اور نیکی میں تربیت یافتہ ہو کر۔ برا بھلا کہنے لگے آپ سے لڑے حضرت علیؑ کی گواہی ابدار سے واصل جنہم ہوئے۔ یہ حجر بھی اسی گروہ کا تھا۔ بعد از صلح حضرت حسنؓ کو بھی حضرت معاویہؓ و حضرت عثمانؓ جہمیت گالیاں دیتا تھا۔ جمعہ کے اجتماع پر حملہ کیا تھا۔ سزا پائی۔ تمہارے ظلم کی بدترین مثال اور کسی قوم میں کیا ملے گی؟ کہ اپنی سبائی حکومت میں لاکھ بھر مارے مروائے تو سب کچھ عبادت تھا۔ اصحاب رسول کو ننگے تہہ کرنے والے چھ مرے تو بڑا ظلم ہو گیا۔ پھر جب کوفیوں نے امام حسینؑ کو بلا کر 72 پاک تن شہید کئے تو خون پی کر پاک اور تو امین ہی کہلائے۔

تفویر تو اسے چرخ دوراں تفویر

اب حجر کے فسادات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) گورنر کوئٹہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جعدہ کے وقت یہ دعا کی۔

”اے اللہ عثمان بن عفان پر رحم فرما۔ غلطیوں سے درگزر کر۔ اے اچھے اعمال کا بدلہ عطا فرما کہ اس نے آپ کی کتاب پر عمل کیا۔ آپ کے نبی ﷺ کی سنت میں پیروی کی۔ ہم مسلمانوں کو ایک کلمہ پر حقد رکھا۔ ہمارے خونوں کی حفاظت کی۔ وہ مظلوماً شہید کئے گئے۔ اے اللہ ان کے مددگاروں پر رحم فرما اس کے دوستوں جباروں اور خون کا قصاص طلب کرنے والوں کی مدد فرما۔“ یہ سن کر حجر اپنے حامیوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا شور مچایا کہ یہ دعا کیوں کی۔ اس کے لوگ حضرت مغیرہؓ کو کونے لگے۔ وہ تو نماز پڑھا کر گورنر ہاؤس چلے گئے۔ بعد میں سرکاری افسران آئے کہ ان کو یوں جراتیں نہ کرنے دو۔ مگر حضرت مغیرہؓ بہت نرم دل تھے معاف کر دیا۔ (طبری جلد 4 صفحہ 188-189)

جب زیادہ گورنر بن کر آیا اور یہ دعا کرتا تو حجر اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس پر پل پڑا ایک دفعہ 3 ہزار کا لشکر بنا کر لایا۔ جب زیاد نے امیر المومنین کے حقوق اتباع جلائے تو حجر نے اس پر سنگباری شروع کر دی اور کہا تو نے جھوٹ کہا (معاویہ امیر المومنین نہیں) تجھ پر لعنت ہو۔ (البدایہ طبری وغیرہ)

اسلام میں اطاعت امیر کا حکم اگر شیعہ نہیں مانتے تو تین الاتوای امن عامہ کا قانون ایسا بتائیں جن میں ایسے باغیوں کی سزا نہ ہو۔ زیاد نے یہی کیا کہ 3 ہزار میں سے صرف 40 مجرم مع گواہ بنا کر بھیجے پھر حضرت امیر معاویہؓ نے بھی درگزر کر کے صرف 6 کو سزا دی۔ اور 90 ہزار مسلمانوں کا خون بچا کر پھر 20 سال مسلمانوں پر امن عامہ سے اور کافروں پر فاحشہ شوکت سے حکومت کی۔ کیا یہ کسی قانون میں جرم ہے؟

خلاف اہلسنت کتابوں کے حوالے معتبر نہیں

4 برائیوں پر مشتمل طعن کا مفصل جواب تو ہم نے بحمد اللہ دے دیا۔ مگر جن کتابوں کے حوالہ جات ہیں وہ عصر حاضر کے آزاد خیال عقائد اسلام و اہل سنت کی پروا نہ کرنے والے مغربی ادیب و مؤلفین کی ہیں۔ ان کا بیان ہم پر حجت نہیں ہے۔ پہلا حوالہ تاریخ ابوالفداء اردو جلد دوم صفحہ 134 کا ہے۔ ہم نے امام ابوالفداء ابن کثیر کا ترجمہ سمجھا۔ اصل عربی سے ملایا تو وہ کسی نامعلوم ابوالفداء اسماعیل بادشاہ کی نگلی۔ جس میں 4 برائیاں والا حوالہ ہے۔ یہ ہم پر حجت نہیں ہے۔ ہم علامہ ابوالفداء ابن کثیر کی تاریخ البدایہ والنہایہ کے اس مقام کے یہ حوالہ جات حجت اور پسند نہیں کرتے۔

(۱) ۴۵ھ میں کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ انصاری اور ام المومنین حضرت جعدہ بنت عمرؓ نے وفات پائی (رضی اللہ عنہما)

(۲) ۴۶ھ میں مسلمان بلاد روم پر اپنے امیر حضرت عبدالرحمن بن خالد بن ولیدؓ کے ساتھ چھا گئے اور حضرت امیر معاویہؓ کے

بجائی عقبہ بن ابی سفیانؓ نے لوگوں کو حج پڑھایا۔ اور اسی سال حضرت سالم بن عیمر صحابی فوت ہوئے۔ جو قرآن پڑھنے میں رونے والے مشہور تھے۔

(۳) ۳۷ھ میں بلاد روم پر مسلمان اور پھیل گئے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے مصر سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو بٹا کر حضرت معاویہ بن خدیجؓ کو مقرر کیا۔

(۴) ۳۸ھ میں حضرت ابو عبد الرحمن قسمی نے ملک اطاکیہ پر مسلمانوں کو غلبہ دلایا۔ حضرت عقبہ بن عامر نے مصریوں کو ساتھ لے کر سندری جنگ لڑی۔

(۵) ۳۹ھ میں یزید بن معاویہ نے آگے ملک روم پر جہاد کیا حتیٰ کہ دار الحکومت قسطنطنیہ (موجودہ استنبول، ترکی) تک جا پہنچا آپ کے ساتھ سادات صحابہ میں سے حضرت امین عمرؓ، حضرت امین عباسؓ، حضرت امین زبیرؓ اور حضرت ابوالیوب انصاریؓ (مع حضرات حسنینؓ) بھی تھے۔ اور صحیح بخاری میں یہ حدیث ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر جہاد کرنے جائے گا۔ وہ ہنشا ہوا ہے۔“ تو یہی پہلا لشکر ہے جس نے وہاں جہاد کیا۔ فتح تو نہ پاسکے مگر کوشش خوب کی۔ حضرت ابوالیوب انصاریؓ نے یہیں وفات پائی۔

قارئین! آپ نے اندازہ لگایا ہوگا کہ ہم مسلمانوں کا تاریخی مطالعہ کس نقطہ نظر سے ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے صرف کارنامے اور محاسن تلاش کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے شیعہ حضرات جس مقصد کے لئے تاریخ کی چھان بین اور کتب ضخیمہ کثیرہ کی ورق لٹائی کرتے ہیں تو وہ صرف مسلمانوں خصوصاً صحابہ نبویؐ کی عیب جوئی اور گناہ تلاشی کے لئے کرتے ہیں۔ 1221 صفحات کی یہ ”تحقیقی دستاویز“ آپ کے سامنے ہے۔

نظر اپنی پسند اپنی اپنی

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے حوالوں کی حیثیت اور حضرت امیر معاویہؓ کی صفائی

اعتراض: 104۔ معاویہ باغی اور مغضب تھا۔ اور وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ (فتاویٰ عزیزی و ہدیہ مجیدیہ)

الجواب: بارہا بتا چکے ہیں۔ کہ یہ صرف ہارے ہوئے سبائی دشمنوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ ورنہ حضرت شاہ صاحب ان کے پروپیگنڈہ کے تحت فرضی صورت بنا کر واقعی نہیں۔ جواب دیتے ہیں۔

کہ بالفرض ان باتوں کا اختتام یہی مانا جائے کہ وہ مرتکب صغیرہ اور باغی ہوں تو فاسق لعنت کا اہل نہیں ہوتا۔ اگر سب سے مراد یہی ہو کہ اس (جوابی مقابلہ) کو بھی برا کہا اور جانا جائے تو محققین کا یہ معنی واضح ہے۔ اور اگر شیعہ کی مراد سب سے لعنت اور کالی ہے تو خدا کی پناہ کوئی سنی اس کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ان کے ہاں فاسق و مرتکب کبیرہ کے لئے بھی دعائے استغفار کا حکم ہے تو لعن طعن حرام ہوگا خصوصاً جب کہ وہ صحابی اور حضور ﷺ کی شفاعت اور معافی کا حق دار ہے۔

پھر تھنہ اشعر یہ اردو صفحہ 349 میں بھی یہی بات لکھ کر یہ آیت کریمہ سناتے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرْ لَذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورۃ محمد پارہ 26 رکوع 6)

(ترجمہ) اپنے لئے اور مؤمنین و مؤمنات کے لئے بھی استغفار کیجئے۔

یہ استغفار اور ان کے لئے دعائے بخشش خدا کا حکم ہے۔ اور حکم اس کی ضد سے روکتا ہے۔ تو بددعا یا لعنت ان کے لئے حرام ہوگئی۔

(تو اب ان پر لعنت و بددعا کوئی جائز کہنے والا حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے والا شیعہ یا کوئی فرقہ مسلمان نہ رہا۔) یہ بالفرض حلیم ایسی ہی ہے جیسے خدا فرماتا ہے۔

قُلْ إِنْ كَانَ لِلرُّوحِ حُكْمٌ وَكَذَلِكَ أَزُولُ الْقَابِلِينَ (پارہ 25 رکوع 13)

(ترجمہ) کہہ دیجئے "اگر رحمن کا بالفرض بیٹا ہو تو سب سے پہلے اسے میں پوجوں گا"

اعتراض: 105۔ امیر معاویہؓ شراب پیتا تھا۔ (مسند احمد و کنز العمال) تحقیقی دستاویز صفحہ 1157

الجواب: پہلے سند دیکھ لیں۔

عبداللہ حدثنی ابی حدثنا زید بن الحباب حدثنی حسین حدثنا عبداللہ بن ہریدۃ

یہ جھوٹی روایت کا جھوٹا واقعہ تو ایک دفعہ کا ہے۔ مگر بار بار جھوٹ بولنے والے رافضی نے اسے بھی اپنی طرز "بہت دفعہ شراب پیتا تھا" ماضی استمراری بنادیا۔ حدیث کا جھوٹا ہونا اس کے گناہ ضعیف، غیر قوی راویوں سے ملاحظہ فرمائیں۔

شراب نوشی کی روایت جھوٹی ہے

(1-2) عبداللہ بن ابی کو عبداللہ بن ابیہ الامام احمد بن حنبل ثقہ ہیں۔

(3) زید بن الحباب ثقہ نہیں ہے۔ مختلف فیہ ہے۔ میزان الاعتدال جلد 3 صفحہ 100 میں اسے کو عابد ثقہ صدوق جوال بہت پھرنے والا بتایا ہے۔ مگر یہ جرح بھی ذکر کی ہے۔

(4) ابن معین کہتے ہیں کہ امام ثوری سے اس کی احادیث منقولہ الٹ پلٹ کی ہوئی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں صدوق بہت غلطیاں کرنے والا ہے۔ پھر ابن عدی نے لمبے ترجمہ میں تصدیق کے بعد بھی کہا ہے کہ اس کی احادیث مستترب انوکھی ہیں صفحہ 100

اس سے انوکھی روایت کیا ہوگی۔ کہ ایک بزرگ صحابی کو شراب پلا دی اور چوتھے ثقہ راوی عبداللہ بن ہریدہ (ع صحاح ستہ کے

راوی) من ثقات التابعین و ثقہ ابو حاتم و الناس (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 396) باپ بیٹے دونوں کو شراب نوشی

میں شریک کر لیا۔ تو یہ ثقہ کہاں رہے اس لئے مسند احمد کی یہ روایت کسی صورت میں قابل قبول نہیں ہے پوری سند کو ختم کر دیتی ہے

(4) حسین بن غیر باپ کے ہے۔ بہت تلاش کیا تو میزان جلد 1 صفحہ 550 حسین کی آخری لسٹ میں یوں تذکرہ ملا۔

راوی ۱۰۶۴۔ الحسین بن وردان حدث عنہ زید بن الحباب (تیسرا مذکور راوی) نہیں پہچانا جاتا۔ اور اس کی حدیث ذمہ راوی میں منکر ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں تو یہ نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 550 لفظ ہی التوثی ۷۲۸)۔
روایت کا غیر معتبر، جھوٹا ہونا صحابہ پر گناہ کی تہمت سے داغدار ہونا تو واضح ہے۔ شیعہ حضرات چونکہ عیب صحابہ والی ہر روایت کو سچا جانتے ہیں۔ تو جنگ، جس میں مست رہنے والے ملٹکوں، عزا داروں اور بے نوش ذاکروں کے لئے اگر دعائے استغفار کرتے ہیں تو زندگی میں صرف ایک دفعہ یہ گناہ کرنے والے کے لئے بھی دعائے مغفرت کر دیں۔ (اللهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات)
حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ نے اس جھوٹ کے جواب میں جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) سند میں۔ حسین بن وردان کے بجائے حسین بن واقد کہا ہے۔ پھر اس پر جرح یہ کی ہے۔ (۱) کہ فاضل عقیل نے امام احمد سے روایت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں حسین کی احادیث کو کچھ نہیں جانتا۔ اور ہاتھ جھاڑ دیے۔ (تو صاحب کتاب نے خود اپنی روایت رد کر دی) ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ثناء الاحام (تقریب صفحہ 114) علامہ ذہبی میزان میں فرماتے ہیں "امام احمد نے اس کی کچھ احادیث منکر جانی ہیں۔ اور انکار کا سر بلایا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد 1 صفحہ 549)

(۲) معنف ابن ابی شیبہ میں یہ روایت ہے تو اس میں ماشر بنہ منذ حرمہ رسول اللہ کے لفظ نہیں ہیں۔ اس طرح مجمع الزوائد ٹی جلد 5 صفحہ 46 کتاب الاطعمہ میں یہ لفظ نہیں ہیں۔ پتہ چلا کہ راویوں کا الحاق ہے۔ اور شراب سے خرم مراد نہیں ہے۔ بلکہ کھجور کا شربت مراد ہے۔ جس میں گڑا پین اور نشہ نہ ہو چنا جائز ہے۔ (یہ مانا جائے تو سب اشکالات دور ہو جاتے ہیں)

(۳) روایت کے لحاظ سے شراب کی حرمت پر خود حضرت معاویہؓ نے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے۔ "کل مسکر حرام علی کل مومن" ہر مسلمان پر نشہ آور چیز حرام ہے۔ پھر آپ امیر المؤمنین کے بڑے عہدہ پر ہیں۔ دسترخوان پر سب کے سامنے یہ گناہ کیسے کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عقیل بن ابی طالبؓ، حضرات حسینؓ، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ وغیرہ معاویہؓ کے دربار میں آتے جاتے دوستانہ مراسم قائم رکھتے تھے۔ تو وہ وَلَآئِعَاوَلُوا عَلٰی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ کہ حاکموں سے گناہ اور زیادتی میں تعاون ہرگز نہ کر دے۔ کے خلاف کیسے کر سکتے تھے۔

(مختص سیرت امیر معاویہ صفحہ 245 تا 250 از مولانا محمد نافع مدظلہ)

اعتراض : 106۔ امیر معاویہ اولاد طلی سے تعصب رکھتا تھا۔ (ابوداؤد مترجم از وحید الزمان المحدث)

الجواب : عکسی صفحہ پر احادیث سے ایسا کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ سوا اتفاق سے مترجم ابوداؤد پاس نہیں ہے کہ اصل احادیث دیکھ کر ہم کہتے کہ اس میں یہ مفہوم ہے یا نہیں۔ یہ مترجم غیر مقلد جیسے پہلے بتایا جا چکا ہے۔ حضرت معاویہؓ سے شدید بغض اور رد و قدح رکھتا ہے۔ بظاہر حدیث سے امام حسنؓ نے بغض یا ان کی حق تلفی کی بات کچھ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ان پر انعام و اکرام تو مستقل باب ہے۔ اور حسین سمیت سارے بنو ہاشم بہت کچھ لے کر آتے تھے۔

حضرت معاویہؓ کے حضرات حسنینؓ پر انعام و اکرامات

(۱) طبری جلد 6 صفحہ 92 حالات حسن میں ہے حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ انہیں دو سارا مال دے دیں جو بیت المال میں ہے۔ اس کی مقدار 50 لاکھ درہم تھی چنانچہ وہ سارا حضرت حسنؓ نے لے لیا۔ تخیص ثانی میں ابو جعفر طوسی نے یہی لکھا ہے۔ (صفحہ 469)

(۲) مناقب شہر بن آشوب جلد 4 صفحہ 33 میں ہے کہ حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے ہر سال 50 ہزار درہم لینے کئے اور حضرت امیر معاویہؓ دیتے رہے۔

(۳) فتح الباری جلد 13 صفحہ 50 میں ہے "کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کو 3 لاکھ درہم ایک ہزار جوڑا کپڑے 30 غلام اور ایک سوانٹ دیا۔ حضرت امام حسنؓ یہ سب لے کر مدینہ طیبہ چلے گئے۔ (یہی شیعہ کتب میں بھی ہے)

(۴) شیعہ کی تاریخ التوارخ جلد 6 صفحہ 78 پر ہے "کہ حضرت امیر معاویہؓ ہر سال ایک ہزار دینار اور بہت قیمتی تحائف حضرت امام حسنؓ کو بھیجتے تھے "دینار سونے کی کرنسی تھی۔

(۵) اسی کتاب میں ہے "کہ یمن سے لدا ہوا بیت المال کا خزانہ مدینہ سے گذر امام حسینؓ نے وہ سارا اتار کر خود رکھ لیا۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا کہ مجھے اس کی ضرورت تھی والسلام۔ حضرت امیر معاویہؓ نے جواب لکھا اور اصرار کیا تو بھی آپ کو بھیج دیا۔ مگر یقین جانیں آپ کو مجھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ آپ کا مرتبہ جانتا ہوں اور یہ گرفت معاف کرتا ہوں۔

(تاریخ التوارخ جلد 6 صفحہ 57)

(۶) ایک دفعہ دو شخصوں کو کافی انعام دیا تو ایک شخص مقدمانے عطیہ پا کر احباب میں بانٹ دیا۔ تو حضرت امیر معاویہؓ نے انا سے اور دے دیا۔ اور دوسرے کو اس دن نہ دیا کہ اس نے پہلا انعام لئے رکھا کسی رشتہ دار وغیرہ میں تقسیم نہ کیا۔

وحید الزمان کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ تازہ نگاری امام حسنؓ سے حضرت امیر معاویہؓ کو خوف تھا۔ کہ خلافت واپس نہ لے لے۔ آپ اے حضرت امیر معاویہؓ کا قانونی حق نہ جانے تو امام حسنؓ کا صہ ہی جانے تو شرنا صہ واپس نہیں لیتے۔ حدیث میں واپس لینے کو قے کا چاٹنا کہا ہے۔ امام حسنؓ کی وفات پر خودی اور حضرت ابن عباسؓ سے تعزیت پہلے گذر چکی ہے۔ تو حضرت امیر معاویہؓ پر یہ تہمت قصب ہے۔

اعتراض: 107۔ دربار معاویہؓ میں حضور ﷺ کی طرف غدر کی نسبت کی جاتی تھی (الصامد السلول علی شاتم الرسول صفحہ 90)

الجواب: یہ حوالہ درست اور حذیان سے پاک ہے۔ مگر یہ غلط لفظ بولنے والا ابن یامین یہودی تھا۔ جس نے یہ کہا کہ کعب بن اشرف کا قتل دھوکے سے ہوا (اچانک تھا اسے پہلے اطلاع نہ تھی)۔ واقعی یہ عذاب تو اس پر اچانک پڑا۔ جیسے بخاری کی روایت ہے مگر حضور ﷺ کے حکم سے بوجہ اس کی خباثتوں کے یہ کام ابی بکس میں موجود حضرت محمد بن سلہ نے کیا تھا۔

فورا بول پڑے کہ تمہارے دربار میں ایسی بات کیوں ہوئی۔ پھر امین یا امین کو حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل کی دھمکی دی۔ اور ایک مجبور کی بیٹی اس پر توڑ دی لہو لہان کر دیا۔ پھر بھی قتل کی دھمکی دی۔ یہ جرأت ایمانی واقعی حضرت معاویہؓ کی جرأت سے بڑی ہوئی تھی لکل لمن و جمال مگر حضرت معاویہؓ نے محمد کی بات کی نہ تردید کی نہ اسے عتاب کیا۔ یہودی کو دربار سے نکال دیا اس نے بولنے ہی سزا پائی۔ اس سے حضرت امیر معاویہؓ کی حضور ﷺ سے محبت میں کمی ماننا رائیسی ذہن ہے۔ ورنہ آپؐ نے حضرت کعب بن زہیرؓ شاعر کو چادر انعام دی تھی۔ وہ حضرت امیر معاویہؓ نے 20 ہزار میں ان کی والدہ سے خرید کر اپنے تمہکات میں رکھ لی۔

(کتب سیرت)

تمام صحابہؓ حضور ﷺ کی محبت سے سرشار تھے۔ ہم سب مسلمانوں کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اور کسی سے بھی حضور ﷺ کے کسی کمال کا اور وصف کا کلمہ کسی رشتہ دار کی غیبت، کسی صحابی کے کردار پر حملہ یا تہمت ہرگز برداشت نہ کرنی چاہیے۔

الصارم المسلول سے کفریات شیعہ پر فتویٰ

آپؐ نے الصارم المسلول علی شاتم الرسول۔ تنگی لکھو اور حضور ﷺ کو گالی دینے والے پر۔ از علامہ ابن تیمیہؒ کا ذکر کر کے ہمارے ایمان کو حرکت دے دی۔ شیعہ نمونہ از خروار سے مختصر اچند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) توحید کا انکار اور خدا کو شرک کی گالی بھی ابدتہ ادکی سزا دلاتی ہے۔

(۲) قرآن کی صحت اور سلامتی کا انکار، تحریف کا اقرار بعض آیات سے علانیہ اعراض مرتد کی سزا ہے۔

(۳) جو بھی حضور ﷺ کے خصائص نبوت ختم رسالت کسی اور میں مانے وہ بھی مرتد خارج از اسلام ہے۔

(۴) جو بھی کلمہ محمد رسول اللہ کا منکر ہو کہ اسے کلمہ ایمان و نجات نہ مانے ایمان و نجات کا نیا کلمہ بنائے مرتد قاتل سزا ہے۔

(۵) جو بھی تمام امت کو غیر مومن (کافر و منافق) اس لئے مانے کہ یہ امام کا کلمہ پڑھ کر ان سے ہدایت و ایمان کیوں نہیں لیتے وہ منکر نبوت اور کافر ہیں۔

(۶) امام مالکؒ کہتے ہیں جو بھی حضرت عائشہؓ کو گالی دے کافر ہے کیونکہ وہ اس آیت کا منکر ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ اگر تم مومن

ہو تو خدا تمہیں وعظ کرتا ہے کہ ایسی بات -- (حضرت امیر معاویہؓ یا) -- عائشہ پر تہمت یا بد گوئی -- ہرگز نہ کہنا۔

(پارہ 18 سورۃ نور کو 22)

(۷) جس نے آپؐ کی کسی اور یہودی سے ایمان کی اور عدالت و طہارت کی لٹی کی وہ بھی کافر ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ جو اللہ اور

رسول کو کد دیتے ہیں وہ بھی لعنتی ہیں۔ (سورۃ احزاب پارہ 22)

(۸) جس نے بھی کسی صحابی والہ بیت کو گالی دی (برا کہا) تو اس کے قتل و کفر میں فیصلہ تو ظہر کر ہو گا مگر سخت سزا خود ادا ہی گے۔

(قول امام احمد)

(۹) میں نے اپنے باپ امام احمد سے پوچھا کہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو گالیاں دینے والے روافض کا کیا حکم ہے۔ تو فرمایا مالا راہ علی الاسلام میں ان کو مسلمان نہیں جانتا۔

(۱۰) برداشت میوٹی امام احمد فرماتے تھے لوگ معاویہؓ اور صحابہؓ کے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں۔ تو فرمایا جب تم کسی کو صحابہ رسول کی برائی بیان کرتے دیکھو تو اس کے اسلام کو نہ مانو۔ کوڑوں سے سزا دو۔ توبہ کراؤ۔ اگر باز نہ آئے تو مرنے تک قید رکھو۔ تا آنکہ تائب ہو جائے۔ (الصارم المسلول صفحہ 568)

(۱۱) اہل کوفہ کی ایک جماعت کا قطعی فیصلہ ہے۔ کہ سب صحابہ قتل کیا جائے۔ رافضہ کافر ہیں۔ جو ابو بکر کو گالی دے کا فر ہے۔ جنازہ نہ پڑھا جائے۔

(۱۲) ہمارے اصحاب کی کئی جماعتوں نے حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ سے برات کرنے والے خارجیوں کو اور تمام صحابہ کرام کو گالی دینے والے رافضیوں کو اور جو بھی تمام صحابہ کو کافر جانے، قاتل بتائے یا ان کو گالی دے ان سب کو کافر کہنے کی صراحت کی ہے۔ (الصارم المسلول صفحہ 570)

نماز میں بسم اللہ چھوڑنے کا اہتمام

اعتراض : 108- خلاف سنت تسمیہ کو ترک کیا اور بدعات کا ارتکاب کیا (دراسات الملیب از مبین سندھی)

الجواب : دو صفحے عربی عکسی کے غور سے پڑھے اصل عربی کتاب ہمارے پاس نہیں تاکہ سیاق و سباق سے معنی و مطلب واضح ہو جاتا۔ کہ مؤلف کیا چاہتے ہیں۔ بظاہر قصی مسائل میں حضرت امیر معاویہؓ کے خلاف ہیں تو نفرت سی ظاہر ہو رہی ہے۔ عرض یہ ہے کہ بارہویں صدی کے عالم کو خواہ کتنا فقیہ اور متقی ہو اسے صحابی کا نامناسب ذکر کرنا جائز نہیں۔ جب صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کا بھٹکا ہوا مسلم ہے اور وہ قرآن و احادیث سے مسئلہ دوسروں سے مختلف نکالتے ہیں تو دلیل سے اس کا جواب دینا اور ان کے خلاف مسئلے پراڑے رہنا تو بھٹکا کو حق ہے۔ مگر یہ حق نہیں کہ وہ حضرت امیر معاویہؓ ہوں یا اور کوئی مختلف بھٹکا صحابی ان پر کچھ اچھالے کہ وہ سنت کا تارک ہے۔ بدعت کا مرتکب ہے علیؓ کے مذہب سے دوسروں کو روکتا تھا۔ یا ان کے دور حکومت میں حضرت علیؓ کی توہین کی جاتی تھی۔ کیونکہ یہ مخالف کی معاندانہ تحریر ہے۔ فیر جانبدارانہ یا اپنے غیر متبوع امام کے متعلق انصاف والی تحریر و تقریر نہیں ہے۔ اللہ ہر کسی کو معاف فرمائے نماز میں جہاں ترک تسمیہ کو اختلافی ہے۔ مگر حنفیہ و مالکیہ کے پاس معاویہؓ والی ترک تسمیہ کی بڑی دلیل حضور ﷺ کی سنت، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی سنت ہے۔ کہ وہ فاتحہ سے پہلے بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھتے تھے۔

مکتواۃ شریف صفحہ 79 "تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے" کے باب میں ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ (اسی طرح حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ بھی) نماز کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے کرتے تھے۔

رواہ مسلم (یعنی تعوذ کی طرح تسمیہ بھی سراہتے تھے۔ (مرقاۃ بر حاشیہ) یہ بھی اہتمام ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے فقہی مذہب سے روکتے تھے۔ حاشا! کلا ہر شخص جس صحابی کی چاہتا تقلید کر لیتا تھا۔

ہم حنفیہ حضرت علیؑ کے مذہب پر ہیں۔ اور ہمیں مذہب اہل سنت ہے۔ ہمیں تو حضرت امیر معاویہؓ اور کسی نے اس سے نہیں روکا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں۔ "سنت یہ ہے کہ نماز میں آدمی دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھے۔ یہ الوداد اور احمد کی روایت ہے۔ مشکوٰۃ و بحوالہ مرقات بر حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ 75

توہین علیؑ کا اہتمام

اعتراض : 109- معاویہ کے دور حکومت میں حضرت علیؑ کی توہین کی جاتی تھی۔

(نسخ الکرامہ فی آثار القیامہ از نواب صدیق حسن خان) تحقیقی دستاویز صفحہ 1165

الجواب : حضرت معاویہؓ سے بغض کی وجہ سے یہ شیعہ کی اپنی تحریر ہے۔ اس کتاب فارسی کا ترجمہ بھی اس کے خلاف ہے۔ اہل سنت مسلمان ہیں۔ ہمارے ہاں تمام صحابہ باہمی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کا احترام کرتے حق پہنچانے ایک دوسرے پر جھوٹ نہ بولتے۔ اور دلائل و حقائق کو چھپاتے نہ تھے۔ اگر میں غیر سنی ہو کر شیعہ سے یہ سوال کروں کہ دیانت سے بتاؤ کہ حضرت علیؑ کے دور میں حضرت عثمانؓ کی کتنی تعریف کی جاتی تھی اور کتنی توہین؟

حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت امیر معاویہؓ وغیرہ کی کتنی تعریف کی جاتی تھی۔ اور کتنی توہین؟ تو شیعہ اپنا مرجعہ کا دیں گے۔ گودہ تفریض خواہ سچ البلاغہ اور کتب تاریخ میں موجود ہی ہوں۔ ہر گز فراخ دلی سے نہ بتائیں گے۔ کہ یہود و مجوس سے سیکھا ہوا یا ورثہ میں ملا دشمنی صحابہ کا مذہب نیست و نابود ہو جائے گا۔ سبائی اس دشمنی اور شام پر حملہ میں پہل کر کے 70 ہزار مسلمانوں کے خون بہانے کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کے دربار میں کس منہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کی تفریض کریں۔ تنقید نہ کریں۔ جو شخص اپنے برتن سے نکال کر جو چیز کسی کے سامنے پھینکے تو وہی اس کو نظر آئے گی بدل تو نہ جائے گی۔ گئے بھائیوں میں بھی جنگ کے بعد ایک دوسرے کی تعریف نہیں ہوتی۔ سو چنا صرف یہ چاہئے کہ ہر بات میں پہل کس کی طرف سے ہوگی۔ حق علیؑ میں یہ کی دیکھ کر مسلمانوں نے مشاجرات کے ذکر پر پابندی لگا کر حضرت علیؑ کا مرتبہ محفوظ رکھا۔ مگر دنیا کی بدترین ظالم غدار، بے اصول سبائی قوم کے صوبہ شام میں خونی دریا بہانے کے بعد بھی حضرت امیر معاویہؓ اور اہل شام کا دھن جگر ہے۔ کہ وہ صرف خاص معروف قاطلان عثمان کو سزا دینے کے بعد سب سبائی عراقی دشمنوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ وظائف دے رہے ہیں۔ وہ مذہب علیؑ اور حضرت عثمانؓ پر تہماتیں شیر بنے پھرتے ہیں۔ نہ حضرت امیر معاویہؓ پکڑتے ہیں۔ نہ سزا دیتے ہیں۔ نہ اسن سلوک کی اس سے زیادہ اچھی مثال کسی بادشاہ کی بھی ہوتی بتاؤ۔ ورنہ قرآن تو یہ بتاتا ہے۔ "کہ بادشاہ کسی بستی پر قابض ہوں تو افسسوا و جعلوها و اغزوا اهلها اذلة (پارہ 19 رکوع 18) بادشاہ جاہلی مجاہدیت ہیں۔ اور عزت والوں کو

ذیل کر دیتے ہیں۔ جیسے سبائیوں کی تاریخ شاہد ہے۔
اب اس عکس منہ کی آخری سطروں کا ترجمہ دیکھئے۔

”نوامیہ کا پہلا خلیفہ حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ ہے ان کی مدت حکومت 19 سال سے چند ماہ زائد ہے۔
حضرت معاویہؓ کی بیعت خلافت حکمین کے اجتماع کے دن ہوئی۔ یا بیت المقدس میں حضرت علیؓ کی
شہادت اور امام حسنؓ کے خلع خلافت کے بعد پوری بیعت عامہ مسلمین سے ہوئی۔ زیاد کو اپنے ساتھ ملا کر
گورز بصرہ بنایا اور خراسان، بختان، ہند، بحرین عمان وغیرہ اس نے فتح کر کے دے دیئے۔ حضرت
امیر معاویہ کے گورز خطبہ جمعہ میں حضرت عثمانؓ کو دعا دیتے اور حضرت علیؓ کا نام لئے بغیر ابوتراب کہہ کر
سب کرتے تھے (یہی بڑا بناوٹی جھوٹ ہے۔ کوئی شیعہ جس میں ذرہ بھی امانت و دیانت ہے۔ نہیں بتائے
کہ وہ ابوتراب پر کیا سب تھی۔ حضرت عثمانؓ پر دعا تھی۔ تو کیا ابوتراب پر مغاذ اللہ لعن تھی۔ کیا کسی بھی جھوٹی
تاریخ میں کسی جھوٹے شیعہ راوی سے لعن کا جملہ یا گالی کے الفاظ مل سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ
قاتلان عثمان کو غلط کہتے تعزیر کرتے تو یہ تاریخ ساز شیعہ اسے سب علیؓ مشہور کر کے تاریخ میں درج کر دیتے
تاریخ میں اتنا بڑا جھوٹ اور کسی جملہ میں نہیں جو سبائیوں نے ”سب علیؓ“ سے مشہور کر دیا ہے۔ منہ ۳۸ھ
میں حضرت معاویہؓ نے قسطنطنیہ کو فتح کیا۔ اس لشکر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابن زبیرؓ،
حضرت ابوالیوب انصاریؓ بھی تھے۔ ۵۵ھ میں حضرت معاویہؓ نے لوگوں سے دلی عہدی یزید کی بیعت لی۔
اہل شام اور اہل عراق اس بیعت میں آکر شفع ہو گئے۔ حضرات اہل مدینہ میں سے صرف حضرت حسینؓ،
حضرت ابن زبیرؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے انکار کیا۔ (حضرت امیر معاویہؓ نے
بیعت پر ان کو مجبور نہ کیا) ۶۰ھ رجب میں حضرت امیر معاویہؓ نے وفات پائی۔ مدت خلافت 19 سال
3 ماہ اور 27 دن رہی۔ حضرت معاویہؓ اپنے باپ کے ساتھ 8 ہجری فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ رسول
اللہ ﷺ کے کاتب وحی بنے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو 4 سال شام پر پھر حضرت عثمانؓ نے 12 سال
حاکم برقرار رکھا“

حضرت امیر معاویہؓ کی خدمات

اعتراض: 110- حضرت امیر معاویہؓ نے اسلام پر ضرب کاری لگائی ہے۔ (سنت کی آئینی حیثیت از ابوالاعلیٰ مودودی)
حقیقی دستاویز صفحہ 1167

الجواب: بارہا اس پر بحث ہو چکی ہے ضرب کاری یہی ہے کہ

۱۔ خونی دریا بند کر دیئے۔ ۲۔ مسلم کشی رکوا دی۔ حضرت امام حسنؑ اور سب مسلمانوں کے اتفاق سے ۳۔ امت ایک ہو گئی۔ ۴۔ کلمہ واحد و پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ ۵۔ فتوحات کے دروازے کھل گئے۔ ۶۔ حضرت عمرؓ کے دور عدالت کی یاد تازہ ہو گئی۔ پہلی حکومت میں پیدا شدہ 4 فرقوں کا آپس میں اور حکومت کے ساتھ کوئی بے کراؤ نہ ہوا۔ 54 ممالک پر 64 لاکھ مربع میل سے زائد حکومت مسلمانوں کو ۷۔ حضرت امیر معاویہؓ نے دی۔ دشمنان صحابہ مجوسیوں کو ساتھ ملا کر 500 سال تک جو عباسی حکومت رہی جماعت اسلامی کے دوست ہی بتائیں کہ انہوں نے کونسا ملک فتح کر کے دیا؟

صدائے نام ہے یاران نیکہ دان کے لئے

جماعت اسلامی کے ذمہ داروں سے اسلام نافذ کرانے کی اپیل

اعتراض : 111۔ حضرت معاویہؓ نے دین اسلام پر کاری ضرب لگائی ہے۔

(جماعت اسلامی کے 4 وکیل صاحبان کی ایک انگریزی کتاب)

جواب مفصل ہو چکا ہے۔ یہ قاضی عبدالحمید صاحب، قاضی محمد اشرف صاحب، محمد اسماعیل صاحب، قمر الدین بن عباس صاحب B.A, LLB صاحبان دنیوی علوم میں ہم سے ناقص تھے۔ مگر دینی علوم تو قرآن و سنت خلفاء راشدینؓ کی تعلیمات تمام صحابہ کرامؓ تابعین تبع تابعینؓ۔۔۔ جو حدیث نبویؐ کے مطابق۔ خیر القرون۔ امت کے سب سے بہترین طبقات۔ میں سے تھے۔ اور پوری امت کے معلم اول اور اساتذہ کرام کہلاتے ہیں۔ ان سے سیکھیں، استاد کا ادب و احترام ہر قوم میں کیا جاتا ہے۔ ان کا کلمہ نسبت کسی لفظی کو ہر وقت اچھا لانا بدنام کرنا تو جرم کہلاتا ہے۔

ہم نے اس دفائی کتاب میں ایک (غیر مسلم) طبقہ کے 900 مطاعن کا رد ان اساتذہ کرامؓ کی صفائی "کے جذبہ سے ہی کیا ہے۔ پھر بھی کہیں کوتاہی ہوئی ہو تو اللہ سے معافی مانگتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے ججوں و کیلوں تعلیم یافتہ افسروں کا لہجہ اور جامعات کے پروفیسروں اور پرنسپلو صاحبان اور ہونہار سٹوڈنٹس کو اس "ایمانی دستاویز" کا مطالعہ اسی جذبہ سے کرنا چاہئے۔ خلفاء راشدینؓ اور اسلام کے ناقین تمام صحابہ کرامؓ سے دل صاف کر کے پاکستان میں اسلامی انقلاب لانے کی آج 65 سال بعد بھی بھرپور متفقہ کوشش کرنی چاہئے۔ مایوسی گناہ ہے۔ اور پڑوسی ملک کے مذہبی انقلاب سے ہم 95% مسلمانوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ کہ وہ غیر مذہب ہو کر 25 لاکھ کے کشت و خون کے بعد اپنے ملک میں امن و امان تو قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم بھولے بھالے مسلمان اور ہر سیاسی جماعت کے عکمران امریکہ کے غلام بن کر اس کے حکم سے اپنی فوج سے نیک پابند شرع مسلمانوں کو مر رہے ہیں؟

خدا۔۔۔ دینی دنیوی تمام طبقات کے پاکستانی مسلمان اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ تمام فرقوں کو جمع کر کے قرآن و سنت اور خلفاء راشدینؓ کے نظام کے مطابق نفاذ اسلام کی کوشش کریں۔ جو پاکستان کا مقصد و حید تھا۔ اور جماعت اسلامی کے

دستور کا بھی تقاضا ہے۔

ایران کا مذہبی دستور سامنے رکھ کر اکثریت کو وہ حقوق دیں جو وہاں ان کو ملے۔ اور یہاں اقلیت کو وہ حقوق دیں جو درحقیقت وہاں ان کو حاصل ہیں۔ (واللہ اعلم)

اعتراض: 112۔ حسین نامی انگریزی کتاب سے ہے جو پروفیسر فضل احمد نے لکھی ”کہ معاویہ نے خلفاء راشدین کی روش سے انکار کیا“

جواب دی ہے کہ اللہ حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے فاتح گورنروں کی غلطیوں کو تائیدیں اور گناہ کو معاف کرے۔ آپ خلفاء راشدین کی روش کو ہی اپنائیں۔ علامہ شبلی کی الفاروق، مولانا پروفسر سعید احمد اکبر آبادی استاد اسلامیات علی گڑھ کی کتاب ابو بکر صدیق سامنے رکھیں، مولانا معین الدین عروہی کی تاریخ اسلام کا مطالعہ فرما کر ”اسلام کا مذہبی اخلاقی سیاسی اور بین الاقوامی باوقار خارجہ پالیسی پر آئین و دستور مرتب کریں تمام مکاتب فکر کی تصدیق سے پاکستانی کا بینہ اور قومی اسمبلی سے پاس کر اکر وقت کے حاکم سے نافذ کرا دیں۔

اگر ہمارے باشعور چند علماء جمیعت علماء اسلام کالج کے طلبہ کے تعاون سے قادیانیت جیسا گمبیر نازک اور 90 سالہ قدیم مسئلہ 1974ء میں قومی اسمبلی میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سے حل کرا سکتے ہیں۔ تو آج بھی اس کی پارٹی۔۔ بے نظیر کے قتل پر سینکڑوں افراد اور کھربوں کا نقصان کرنے والی۔ کو مسلم کشی سے ہٹا کر باہمی اتفاق سے ان کی حکومت میں ”نفاذ اسلام“ کا قدیم مسئلہ کیوں نہیں حل کرا سکتے؟ تجربہ و اتفاق شرط ہے۔ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

جمیعت علماء اسلام نا اتفاقی سے کمزور ہو چکی ہے۔ تو جماعت اسلامی ان کے تعاون سے قیادت سنبھال لے۔ علماء حق مولانا عبدالعزیز مدظلہ اور ان کے بھائی عبدالرشید غازی شہیدؒ اور ان کے پورے خاندان اور دو بڑے علمی اداروں کی شہادت سے، سوات کے صوفی محمد کی مساعی سے وہاں اسلامی عدالتوں کے قیام سے سبق سیکھیں۔ قیادت سنبھالیں۔ اور مقصد پاکستان نفاذ اسلام کا احیاء کریں ہر فرقہ کو اپنی اپنی فقہ کا پابند بنائیں۔ مرکزوں پر غیر مسلموں کی سی آوارگی اور کروڑوں اربوں کی فضول خرچی بند کرائیں۔ نیٹو افواج کو باہر نکلوائیں۔ امریکی دہشت گردی، ڈرون حملے اور اپنی فوج سے مسلم کشی ختم کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

قوم کو متحد رکھنے کا زریں اصول

ہم نے اس آٹھویں باب کے مطالعہ میں حضرت امیر معاویہؓ پر 112 اعتراضات کا علمی اور واقعاتی اعجاز میں جواب دیا ہے۔ جیسے پہلے ابواب میں بھی عام صحابہ کرامؓ کے علاوہ حضرت امیر معاویہؓ پر 65 مطالعہ کا جواب لکھا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چوتھا خلیفہ راشد برحق امیر المومنین اور سب مسلمانوں کا محبوب پیشوا اور بلاء

وادئی مانتے ہیں۔ آئندہ کے حالات کا علم ہم مسلمانوں کے عقیدہ میں صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ آئندہ کے حالات سمجھنے میں بڑے سیاستدان عالم دین، مفتی و پریزکار سے بلکان کے اکابر سے اور صحابہ کرام سے بھی اغوش ہو سکتی ہے۔ اگر حضرت امام حسن جراست ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سیاستدان صحابی حضرت خیر بن شعبہؓ کا یہ مشورہ مان لیا جاتا کہ وہ تین مہینہ کو قریب نہ لگتے دو۔ ان سے بیعت ہی نہ لو۔ حضرت عثمانؓ کے گورنروں کو حضرت معاویہؓ سمیت ابھی معزول نہ کر دسب کو باہر پہلے بیعت لو پھر جو چاہو کرو۔ (مخلص از کتب تاریخ)

تو حضرت علیؓ پر سب قوم متفق تھی کوئی بھی اختلاف نہ کر سکا۔ وہ پہلے خلفاء ثلاثہ سے کسی بات میں کم نہ تھے۔ امن و امان کا قیام اور فتوحات پر فتوحات ہی جیسے حضرت امیر معاویہؓ نے بعد میں کر دکھائیں۔ آپ کو اور آپ کی خلافت راشدہ کو چار چاند لگ دیتے مگر میں ذوق وجدان سے کہہ سکتا ہوں کہ پھر فارس کے مجوسیوں کا آپ کا نام لیا فرقہ ہرگز معرض وجود میں نہ آتا کیونکہ ان کا کام تو صرف ”اتحاد المسلمین کی ہر بات کا انکار کرنا سے عیب دار بنانا، اور صرف خود ہی پیدا کردہ اختلافات اور جھگڑوں کو ہوا دے کر نیا مذہب بنانا۔ جمل و صفین و نہر دان کے بعد حادثہ کربا کر کریمتاری فسادات کو ترقی دینا ہے اور بس“

اگر ہمارے اعلیٰ علم سیاستدان منکر و مدبر، تاریخ سے آشنا اور غیر متعصب، قوم کی اصلاح جاننے والے دور رس اور متقی علماء کرام پیش کردہ یہ ”تاریخی حقیقت“ جان لیں۔ تو ان کو اپنی عبادت گاہ ہی میں محدود رکھیں۔ کسی فتش میں شامل نہ کریں۔ تو یہ قوم متحد، پاکستان گہوارہ امن اور دنیا کا ترقی یافتہ ملک بن جائے۔ بلکہ خدا کا قانون اسلام بھی نافذ ہو جائے۔ مغربی بے حیائی انٹی فیسم اور چھٹی ماٹش کرنے والیوں کا کاروبار ختم ہو جائے۔

اسد الغابہ سے حضرت امیر معاویہؓ کا ذکر خیر

چونکہ یہ 112 مطاعن بہت دلازار تھے۔ ہماری طرح تاریکین کا بھی بہت دل دکھا ہو گا۔ تو زخموں پر آخری مرہم پٹی تاریخ کامل کے مورخ علامہ ابن اثیر جزری التوتنی ۱۰۶۱ھ کی شہرہ آفاق کتاب اسد الغابہ سے حاضر ہے۔

فاتح اسلام حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیانؓ

”سیدنا معاویہ بن مضر بن حزم بن عبد شمس بن عبد مناف (جو تھی پشت میں حضور ﷺ سے نسب مل گیا) قریشی اسوی ہیں۔ کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ اپنے بقول عمرہ القضاء میں ایمان لائے۔ مگر عام لوگوں سے اسلام چھپائے رکھا۔ (والدہ نے مدینہ ہجرت نہ کرنے دی) غزوہ حنین میں شریک تھے۔ حضور ﷺ نے مال غنیمت سے ایک سواونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مولاۃ القلوب میں تھا۔ (وہ نو مسلم جن کے دلوں میں اسلام کی محبت والفت ڈالی گئی) آپؓ نے ان کو کاتب (وحی و خطوط) بنایا۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے شام

پرچہ حاکم کے لئے لشکر بھیجا۔ تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان شریک بہم تھے۔ یزید (طاعون عمواس میں) شہید ہو گئے۔ تو حضرت عمرؓ نے شام میں آپ کو ان کا جانشین بنادیا۔ جب خلیفہ کو خبر شہادت موصول ہوئی تو ابوسفیان سے تعزیت کی۔ اور بتایا کہ معاویہ کو جانشین بنادیا ہے۔ تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔ بسند معتبر و صحیح ابن ابی عمیرہ سے حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ (جس کی توثیق ہم کر چکے ہیں) ”اے اللہ تو معاویہ کو ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور لوگوں کو اس سے ہدایت نصیب فرما“ (ترمذی)..... مدینہ میں آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا

”اے مدینہ والو! تمہارے علماء کدھر گئے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس (عورتوں کی خاص میک آپ) سے منع فرما گئے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تھا“

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ نقیہ تھے ابن عمرؓ کی رائے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد معاویہ جیسا سردار اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفاء راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے۔ لیکن حضرت معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ (حضرت ابن عمرؓ نے خلافت و ملوکیت کا فرق سمجھا دیا کہ اچھا نظم و نسق اور سرداروں جیسا کنٹرول بادشاہت ہے جو عیب نہیں۔ منہ) حضرت عمرؓ نے شام میں حضرت امیر معاویہؓ سے بات کی تو پھر فرمایا معاویہ عربوں کا کسری (بارعب طاقتور بادشاہ) ہے

شبہ والی حدیث

..... حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضور ﷺ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے مجھے تھکی دے کر فرمایا۔ جاؤ معاویہؓ کو بلا لاؤ۔ میں نے واپس آکر بتایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ پھر مجھے فرمایا اسے بلا لاؤ۔ میں نے واپس آکر بتایا کہ وہ ابھی کھانا ہی کھا رہے ہیں۔ (دراصل ابن عباسؓ بچے نے معاویہؓ کو پاس جا کر بتایا ہی نہ تھا۔ کہ حضور بلا رہے ہیں۔ ورنہ وہ کھانا چھوڑ کر آجاتے یہ دور سے دیکھ کر کھانا کھانے کی حضور ﷺ کو اطلاع دیتے تھے) تو آپؐ نے (شکر رنجی سے) فرمایا خدا کرے اس کا پیٹ کبھی نہ بھرے (زیادہ کھایا کرنے) مسلم نے یہ حدیث عینہ اسی طرح معاویہؓ کے متعلق بیان کی ہے۔ (دعا منظور ہوئی کہ اچھا کھانا دیر تک کھاتے رہتے) پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں ”حضور ﷺ نے فرمایا میں نے باری تعالیٰ کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے میں بھی انسان ہوں خوش بھی ہوتا ہوں اور کسی پر ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کے خلاف نامناسب الفاظ میں دعا کروں تو (اللہ اسے منظور نہ کرے) اسے پاک صاف کر دے اور اپنے قرب سے نوازدے“

معاویہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دوران شام کے حاکم رہے جب عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل

یزید گھر میں نہ تھا۔ وصیت کی کہ مجھے اس قیس میں دفن کیا جائے۔ جو حضور ﷺ نے ان کو خود مرحمت فرمائی تھی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے حضور ﷺ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ وہ پیس کر مرنے کے بعد میرے منہ اور آنکھوں میں ڈالو۔ اور مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دو پھر کہنے لگے۔ کاش میں وادی ذی طویٰ میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا (یہی کچھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ نے بھی وفات سے پہلے کہا تھا۔ یہ ان کے گنہگار ہونے کی یا حکومت کے بر غلط ہونے کی دلیل نہیں۔ جو خلافت راشدہ اور ملوکیت عادلہ کے دشمن سمجھتے ہیں بلکہ خدا خونی اور تقویٰ کی دلیل ہے۔ منہ) جب حضرت امیر معاویہؓ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس (مشہور امیر نو عمر صحابی تقریب صفحہ 154) امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھے اور لوگوں سے مخاطب ہوئے ”امیر معاویہ عرب (اور اسلام) کی تلواریں دہار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ و فساد کا خاتمہ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر ان کو حکومت دی۔ اور ان کی افواج کا ہر خشکی اور تری پر چھا گئیں۔ امیر معاویہ اللہ کے بندے تھے۔ جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور خدا کی طرف سے مناسب امداد بھیج دی گئی۔ یہ امیر کا کفن ہے۔ ہم اسے اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کر دیں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے چاہیے تو معاف کر دے۔ اور چاہے سزا دے۔ ضحاک نے حضرت امیر معاویہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امیر معاویہؓ کا رنگ سفید تھا۔ اور حسین و جمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا۔ داڑھی کو دوسرے لگاتے تھے صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ مثلاً حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت ابو الدرداءؓ، حضرت جریرؓ، حضرت لیمان بن بشرؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابن زبیرؓ۔۔۔ تابعین میں سے حضرت ابوسلمہؓ، حضرت حمیدؓ، حضرت عبدالرحمنؓ کے بیٹے، حضرت عروہؓ، حضرت سالمؓ، حضرت عاتقہ بن وقاصؓ، حضرت ابن سیرینؓ، اور حضرت قاسم بن محمد وغیرہم نے روایات کی ہیں۔۔۔۔ حضرت امیر معاویہؓ سے مروی ہے کہ جب سے حضور ﷺ نے مجھے فرمایا تھا ”اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا“ حضور ﷺ کی ہدایت اور اس پر حضرت امیر معاویہؓ کے عمل کی یہ دلیل ہے کہ 20 سال گورنری اور 20 سال حکومت میں رعایا کے کسی فرد کی شکایت یا ظلم کی بات کسی سیاسی شعبہ ہاں نے بھی نقل نہ کی خود ان کی اپنی شکایت ایک فطرت ہے) اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا“

(بلطفہ از اسد الغابہ ابن اثیر جزری التوثی ۶۳۰ مترجم مولانا عبدالشکور لکھنوی مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

تحقیقی دستاویز کا

نواں باب

متفرق مسائل

نوٹ: یہ فقہی اور عورتوں کی عزت سے متعلقہ مسائل ہوتے ہیں۔ شیعہ ان کو بھی سیاق و سباق سے کاٹ کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔ اپنے گھر کے اندرون خانہ ایمان سوز اور حیا برد مسائل کو تو بالکل بھول جاتے ہیں۔ لاعمالہ ہمیں اپنی صفائی اور ان کے گھر کی ٹی وی بھی دکھانی ضروری ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ زنا اسلام میں جس قدر بدترین اور حیا سوز جرم ہے اسی طرح اس کی سزا بھی سخت ترین ہے۔ 4 گواہوں کی عینی گواہی بھی ضروری ہے۔ وہ ثابت نہ ہو سکی یا ایک گواہ ہی مگر ہو گیا کیس الٹ جائے گا۔ 3 گواہوں کو حد قذف لگے گی۔ مجرم کو حد کے بجائے تعزیری سزا ہوگی۔ پھر الحدود تندء بالشبهات ”کہ حدیں شہادت سے ٹک جاتی ہیں“ کے اصول پر بھی سنی شیعہ کا اتفاق ہے۔ فریقین کی متفقہ حدیث نبوی ہے ”کہ تم شہادت کے ذریعے حدود کو نالو“ (من لاسخنة الفقیہ جلد 4 صفحہ 53) امام مثنیٰ شیعہ کی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 461 کتاب الحدود باب ثبوت زنا میں ہے اگر 4 سے کم گواہوں نے گواہی دی تو جرم کرنے کے لئے یا کوڑے مارنے کے لئے حد ثابت نہ ہوگی۔ ہاں 3 گواہوں کو جھوٹی گواہی دینے کی وجہ سے حد قذف لگائی جائے گی۔ اسی طرح ثبوت زنا کے لئے 4 گواہیوں کہیں کہ ہم نے سرمدانی کی طرح اس میں داخل ہوتے یا نکلنے آتے ناسل دیکھا ہے“

تو جن صورتوں میں شبہ پڑتا ہے اور حد جاری نہیں ہوتی اور علماء احناف وہ صورتیں عدالتی قانون کے تحت بیان کرتے ہیں۔ تو شیعہ عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ کہ جی اہل سنت کے ہاں ان جرائم پر حد اور سزا نہیں ہے۔ اس آخری باب میں یہی مسائل انتہائی چوری سینزوری اور بددیانتی کے ساتھ سیاق و سباق اور پوری صورت سے کاٹ کر عیارانہ بیان کئے گئے ہیں۔ مجبوراً ایسے بے حیا مسائل کا رشتہ گھر گھر متہ پھیلانے والے بے حیادوں سے جوڑا گیا ہے۔

اعتراض: 1۔ امام ابو یوسفؒ کا نوٹی کہ ماں سے نکاح جائز ہے۔ (تاریخ الخلافہ صفحہ 222)

الجواب: یہ کتاب ابھی سامنے نہیں ہے کہ آگے پیچھے مسئلہ ملتا تو ہم کچھ عرض کرتے یہ عکسی صاف سامنے ہے۔ اس میں تو یہ جملہ کہیں نہیں ہے۔ کہ ماں سے نکاح جائز ہے۔ البتہ باپ کی بائندگی کا حال لکھا ہے

”کہ رشید کو باپ بھدی کی ایک باندی پسند آئی۔ تو اس کو آمادہ کرنا چاہا اس نے کہا میں آپ کے لئے درست نہیں کہ آپ کے والد میرے ساتھ رہتے اور محبت کرتے تھے۔ تو بادشاہ نے امام ابو یوسفؒ سے مسئلہ پوچھ بیجھا۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہیں۔ تو آپ نے (مال منول کرتے ہوئے) کہا کہ جب بھی کوئی باندی بات کرے تو کیا اس کی تصدیق ضروری ہے؟ (جی نہیں چاہتا) تو اسے سچا نہ جانیں کیونکہ باندی پر اطمینان نہیں ہوتا“

عبارت بات ترجمہ آپ نے پڑھ لی۔ کہ وہ باندی صراحۃً باپ کا جنسی تعلق نہیں بتاتی۔ پاس آتا، گھومنا، بیٹھنا، پیار کرنا بتاتی ہے۔ امام ابو یوسفؒ بھی صراحۃً اسے رشید کے لئے نہ حلال بتاتے ہیں۔ نہ حرام کہتے ہیں۔ کہ باندی کی بات کا اعتبار نہیں جہاں تک فتویٰ کی بات ہے اس کے ساتھ جنسی تعلق جائز نہیں۔ شاہ اور امام دونوں اپنے عزم و قول سے الگ رہیں۔ ہم ہارون الرشید کو نیک بادشاہوں سے اور قاضی القضاۃ امام ابو یوسفؒ کو نیک فقہاء سے شمار کرتے ہیں۔ بلا سند و ثبوت اس تاریخی بات کو جھوٹ اور ان پر بہتان مانتے ہیں۔ اللہ ہر ایک کو گناہ سے بچائے۔

تاریخ سیوطی اردو صفحہ 427 پر لکھا ہے کہ ہارون عمر بھر روزانہ 100 رکعت نفل پڑھتا ایک ہزار درہم خیرات کرتا اہل علم کا قدر دان تھا۔ علماء کا وعظ سنتا تو بہت روتا تھا۔

ہماری قافونی کتاب الاحکام السلطانیۃ للماوردی بصری بغدادی التوئی 450ھ میں ہے

”حدود و کوشنات سے نالو (الحديث) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں ایک انجمنی عورت کا بیوی ہونے پر شہ کر لیا۔ (ڈٹی کر لی) یہ شہ حد نہیں ٹال سکتا۔ جماع کرنے والے کو حد لے گی۔ اور اگر محرم خاتون سے نکاح کے بعد جماع کیا تو حد لے گی۔ عقد حرمت نکاح کے باوجود یہ شہ حد نہیں ٹال سکتا۔

(الاحکام السلطانیۃ صفحہ 225 طبع مصطفیٰ البابی مصر)

محرمات سے نکاح اور اولاد کو حلالی خود شیعہ کہتے ہیں

بطور شادی و جماع ماں سے نکاح حلال جاننے والے خود شیعہ ہیں۔ ان کی سب سے مستند کتاب فردوس کافی میں ہے

”نظیر الذی ینزوج ذات المحارم التي ذکر الله عز وجل فی کتابہ تحریمہا فی القرآن

من الامہات والبنات الی آخر الآیۃ کل ذالک حلال فی جہۃ التزوج حرام من جہۃ ما

نہی الله عز وجل و عنہ“ (فردوس کافی جلد 5 صفحہ 571 مطبوعہ دار الکتاب الاسلامیہ تہران) باب

حلال حرام نکاح اور نکاح و زنا میں فرق

(ترجمہ) اس کی مثال یہ ہے کہ جو شخص محرم عورتوں، ماں بیٹی وغیرہ تا آخر آیت سے شادی کرتا ہے۔ جن کو

اللہ نے حرام قرار دیا ہے تو یہ سب شادی نکاح تعلق کے لحاظ سے تو حلال ہے مگر اس لحاظ سے حرام ہے کہ اللہ عزوجل نے ان سے منع فرمایا ہے۔

پھر مؤلف کتاب ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی ایسے 18 نکاح نام نام ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

بل یفرق الامام بینہم ولا یکون لکاحہم زنا ولا اولاد ہم من ہذا الوجه اولاد زنا ومن لکاح المولود من هؤلاء الذین ولدوا من ہذا الوجه جلد الحد لانہ مولود بتزویج رشدة وان کان مفسد الہ من السجیات المحرمة والولد منسوب الی الاب مولود بتزویج رشدة علی نکاح ملۃ من الملل خارج من حد الزنا لا کنہ یعاقب عقوبۃ

(فروع کافی جلد 5 صفحہ 572)

(ترجمہ) امام (علیہ السلام) نکاحوں کی وجہ سے) میاں بیوی میں تفریق تو کر دے گا۔ مگر یہ نکاح زمانہ ہوں گے۔ اور نہ ان کی اولاد اس لحاظ سے حرام ہوگی۔ جو ان لوگوں کے بنے ہوئے بچوں پر حرام ہونے کی تہمت لگائے گا۔ خردان کو حد قذف کے (80 درے) لگیں گے اس لئے کہ وہ لڑکا تو نیک شادی سے پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ حرمت کے لحاظ سے نکاح فاسد تھا۔ لڑکا اپنے باپ کا بیٹا ہوگا۔ جو اچھی شادی سے اس ملت (جعفریہ) کے نکاح پر پیدا ہوا ہے جو زنا کی حد سے خارج ہے ہاں اسے تعزیر و سزا دی جائے گی۔

قارئین! یہ ہے شیعہ فقہاء کی موسکافیاں، قاضی القضاۃ امام ابو یوسف التونی 179ھ ان تک کہاں پہنچ سکتا ہے۔ یہ اس پر صریح بہتان ہے یہ وہی قانونی موسکافیاں ہیں جو آج لاکھوں کی فیس لے کر چالاک وکیل دن دیہاڑے لوگوں کے سامنے قاتل ظالم کو بچا کر چھڑا لیتے ہیں۔ اور پاکستانی معاشرہ میں وہ نمبر دن وکیل بنے جاتے ہیں۔ یہاں شیعہ فقہاء قانونی موسکافی سے نہ صرف ان غلط جوڑوں کو حد زنا سے بچاتے ہیں بلکہ ان کی ناجائز اولاد کو حلالی کہتے ہیں اور حرامی زانی کی اولاد کہنے والوں پر حد قذف جاری کرتے ہیں۔

۔ سلام اے قیہو! کہ اسلام ممنون احسان تہارا

یہی موسکافی قاطبان عثمان نے کی کہ ہم تو امام معصوم کی نئی حکومت کے تابع ہو گئے ہیں۔ تو بغاوت، جرم، قتل اور اس کی سزا سے بالکل بری اور پاک بن گئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اعتراض: 2۔ ماں سے نکاح کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے۔ (تفسیر امام رازی جلد 3 صفحہ 269)

الجواب: مسئلہ تو شیعوں کا پیدا کردہ ہے۔ جسے ہم بتلا چکے۔ یہاں بھی بیان میں شیعہ نے خیانت کی۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر امام شافعی وغیرہ کے ہاں شرعی حد ہے۔ امام ابو حنیفہ کے ہاں حد لازم نہیں۔ (کہ مثلاً کنوارے کو 100 درے مار

کر بری کر دیا جائے بلکہ سخت تعزیری سزا ہوگی) جیسے خفیہ کے صاحبین اور دیگر ائمہ دین حد کے بعد سخت سزا دیتے ہیں۔
ہدایہ میں یہ مسئلہ یوں لکھا ہے۔

”کہ جس عورت سے نکاح حلال نہ تھا۔ (لا علمی سے) نکاح کر کے وطی کر لی تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں حد نہیں ہے۔ لیکن اگر اسے نکاح حلال نہ ہونے کا پتہ ہو تو پھر اسے سخت دردناک سزا دی جائے گی۔ اور امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام شافعیؒ کہتے ہیں اگر حلال نہ ہونا جانتا تھا تو اس پر حد ہوگی کیونکہ یہ عقد اپنے جائز مقام سے ہٹ کر ناجائز عورت سے ہوا۔ تو عقد لغو ہوا۔ جیسے مرد کے نکاح کی مرد کی طرف نسبت ہو تو لغو ہو جاتی ہے۔“ (ہدایہ جلد 2 صفحہ 516)

ہدایہ کی اس صورت سے پتہ چلا کہ نکاح محرم کی یہ فرضی صورت ہے۔ کہ اسے پتہ نہ تھا۔ نکاح کر بیٹھا۔ جماع کر لیا۔ تو اس پر حد نہ ہوگی۔ اور صاحبین و امام شافعیؒ اس پر حد اسی صورت میں مانتے ہیں۔ کہ وہ حرام ہونا جانتا ہو بھول چوک شرعاً معاف ہے۔ درد نہ جانتے ہو جیسے یہ حرکت کرنے والا مسلمان ہی نہ رہا۔

ایک مزید ارا لطیفہ

اس پر لطیفہ یاد آ گیا۔ کہ ضلع ہزارہ میں ایک شخص کی 4 بیویاں تھیں۔ وہ پانچویں کرنے کے لئے علماء سے اجازت لیتا تھا ہر عالم کہتا کہ حرام ہے۔ وہ مطمئن نہ ہوتا تھا۔ جیسے علماء اسلام کے بزرگ مولانا غلام غوث ہزارویؒ۔ جس نے مولانا مفتی محمود اور دیگر علماء کرام کو ساتھ لے کر 1974ء میں بھٹو مرحوم سے قوی اسٹیج میں قادیانیت کو کافر قرار دینے کا مسئلہ حل کرایا تھا۔ کو اس صورت حال کا پتہ چلا تو اعلان کر دیا۔ کہ میں اس چوہدری کو پانچویں بیوی حلال کر کے بتاتا ہوں۔ سب علماء اور عوام جمع ہو جائیں۔ چوہدری نے خوش ہو کر بڑا جلسہ منعقد کر دیا۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے فرمایا حرمت والی آیت پڑھو۔ جب علماء نے پڑھی تو مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بڑی جرأت اور سنجیدگی سے فرمایا کہ یہ آیت تو مسلمانوں کے لئے ہے۔ کہ مسلمان مرد 4 بیویوں سے زیادہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یہ چوہدری جب یہ حکم خدا نہیں مانتا۔ اور پانچویں حلال کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ مسلمان رہا؟ مجمع میں تالی بخ گئی۔ چوہدری صاحب شرم کے مارے دم دبا کر روپوش ہو گئے۔ مسئلہ شرعی واضح ہو گیا۔

حد نہ ہونے کی وجہ ناواقفیت سے نکاح ہے

تو امام ابوحنیفہؒ کے ہاں یہ صورت لا علمی کی ہے۔ کہ کسی شخص کے محرم مثلاً قیام پاکستان کے وقت ہجرت اور بھاگ دوڑ میں کم ہو چکے ہوں وہ عرصہ بعد نہ جانتے ہوئے نکاح کر بیٹھے پھر اسے لوگ اس کا محرم ہونا نکاح کا حرام ہونا بتا دیں۔ تو اس پر حد نہ ہوگی۔ وہ توبہ کر کے جدا کر دے۔ ”لکنہ یوجع عقوبۃ اذا کان علم ہذا لک“ لیکن اسے اگر حرمت نکاح کا علم ہو تو اسے درد

ناک سزا دی جائے گی۔ ہدایہ کی یہ عبارت پہلے نکاح ودہلی کو لاعلمی سے ہوتا بتاتی ہے۔ تو یہ شیعہ ہر جگہ خیانت سے کام چلاتے ہیں بھلا جو امام ابوحنیفہ مصاہرت کے باب میں اتنا غیور اور دور اندیش ہے کہ مزنہ کی بیٹی کا نکاح اس آدمی سے حرام قرار دیتا ہے۔ جس نے کسی سے زنا کیا تھا۔ اور وہ اس نطفہ سے پیدا ہوئی۔ کہ یہ تو اس کی بیٹی ہو گئی۔ (دیکھئے قدوری، کنز الدقائق، ہدایہ) فتاویٰ قاضی خان جلد 1 صفحہ 67 کتاب النکاح میں ہے۔

كذلك المخلوقة من ماء الزنا حرام عندما زنا سے پیدا شدہ لڑکی (زانی پر) حرام ہے۔ وہ سبھی ماں سے نکاح و جماع کو جانتے بوجھتے کیسے حلال اور ناقابل حد و سزا ہوتا سکتا ہے۔ وہ تو اس کا فرکو تو عزیرا سخت سے سخت سزا بدنام مشہور کرنے اور ننگہ بوٹی کرانے کی دے گا۔

لاعلمی کی صورت میں امام خمینی بھی امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر ہیں

”اگر کسی نے اپنی محرم عورت سے شادی کر لی جیسے ماں، دودھ پانے والی ماں اور خاندانی عورت باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) بہو اور حرمت کی جہالت سے ودہلی کر دی تو اس پر کوئی حد نہیں اور اسی طرح اس شخص پر بھی حد نہیں جو اس نکاح و جماع کو جائز سمجھ کر کر بیٹھا۔ حالانکہ یہ کام حرام تھا۔ کیونکہ اسے شبہ ہو گیا جیسے جہالت سے معاف شبہ کی یہ مثال ہے کہ اسے ایک عورت نے بتایا کہ وہ خالی ہے۔ حالانکہ وہ خاندانی تھی۔ یا کہا ہوں نے بتایا کہ اس کا خاندان مر گیا ہے۔ یا اس نے طلاق دے دی ہے۔ یا رضاعی ماں ہونے میں شک تھا۔ حالانکہ یہ کام واقعی تھے تو شبہ کی وجہ سے اس پر حد جاری نہ ہوگی“

(تحریر الوسیلہ از امام خمینی جلد 2 صفحہ 456 کتاب الحدود طبع ایران)

اعتراض: 3- اجرت پر لی ہوئی عورت سے زنا کرنے پر حد شرعی نہیں ہے۔ (ترجمہ درالمنہاج جلد 2 صفحہ 474 کتاب الحدود) **الجواب:** خائن وغدار شیعہ نے مرجوح قول لے لیا۔ اور اسی کتاب میں رائج اور قابل حد و مزاہات نقل نہ کی۔ پوری عبارت اس کے بعد یوں ہے تو اس پر حد نہیں امام کے نزدیک اس واسطے کہ عقد کا اجارہ موجب شبہ ہے۔ (جیسے نکاح میں بھی مہر مقرر کیا جاتا ہے) طلحاوی نے حوی سے نقل کیا ہے کہ بموجب قول امام کے اگرچہ حد نہیں لیکن مرد اور عورت پر سخت تعزیر لازم ہے اور صاحبین اور امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حد واجب ہے اس واسطے کہ عقد اجارہ سے ودہلی مباح نہیں ہوتی تو خالص زنا ہوا والحق وجوب الحد کا المستأجرة للخدمة (فتح القدیر) اور واجب ہونا حد کا اجارہ زنا میں حق ہے۔ جیسے مستأجرة خدمت سے زنا کرنے میں بالاتفاق حد واجب ہے۔ جیسے فتح القدیر میں بھی ہے۔ (ترجمہ درالمنہاج جلد 2 صفحہ 474)

مذہب شیعہ تو بالکل اس کا الٹ ہے وہ جہاں تک ممکن ہو حد کو نال دیتے ہیں۔ من لا یحضرہ الفقیہ باب التعمیر میں ہے ”کہ مرد و عورت ایک لحاف میں زنا کرتے پڑے گئے زنا کا امام کو یقین ہو گیا مگر انہوں نے نہ اقرار کیا نہ 4 گواہ گذرے تو

تقریر ہوگی (حد نہ ہوگی) من لا منحصرہ الملقیہ جلد 4 صفحہ 15

اعتراض : 4- وہی پچھلا متن کنز سے اعتراض نقل کیا ہے جواب وہی کہ سخت تقریر یا حد صاحبین کے مذہب پر لگے گی۔

اعتراض : 5- زبردستی زنا کرنے پر کوئی شرعی حد نہیں ہے۔ (کنز کتاب اللہ ود)

الجواب : وہی خیانت ہے کہ پوری بات نقل نہیں کرتے آدمی سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کنز میں پوری عبارت یہ ہے "اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ زید نے حندہ سے زبردستی سے زنا کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ حندہ راضی تھی تو حد نہیں" گواہ بدل جائیں یا غلط گواہی دے دیں تو آج بھی دنیا میں کوئی کیس خراب ہوتا رہتا ہے۔ مرد پر تو بہر صورت گواہوں کے ثبوت پر حد لگے گی۔ یہاں صرف عورت کا مسئلہ ہے۔ کہ وہ مجبور کی گئی راضی نہ تھی۔ تو اس پر حد نہیں ہوگی۔ اس کو کتب شیعہ میں معاذ اللہ حضرت علیؑ کی زبان سے یہ کہا گیا ہے۔ ہذا السنو بیع و رب الکعبہ (فروع کافی وغیرہ) یہ خدا کی قسم نکاح ہو گیا ہے۔ جب ایک چرواہے سے بیاسی عورت نے پانی مانگا تھا۔ تو اس نے پانی دے کر اس کی عزت لوٹ لی تھی۔ امام غنیؒ بھی فرماتے ہیں للاحد علی المکروہ والمکروہۃ۔ کہ زنا پر مجبور مرد و عورت پر حد نہیں ہے۔ (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 456)

بلاشبہ یہ مجبوری جیسے عورت میں ثابت ہوگی۔ مرد کے لئے بھی ثابت ہوگی۔ (ایضاً)

ہر اس شخص کے دعویٰ سے حد اس پر سے ساقط ہو جاتی ہے۔ جس کو دیکھتے ہی یہ شبہ پڑ جائے کہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اگر شبہ کا دعویٰ ایک کرے یا دونوں کریں مگر ایک پر شبہ ممکن نہ ہو۔ تو صرف ایک سے حد ساقط ہوگی۔ جھوٹ میں غیر معروف آدمی یہ دعویٰ کرے کہ میری بیوی تھی تو قسم اور گواہی کے بغیر اس کا دعویٰ سچا ہوگا۔ حد سے بری ہو جائے گا۔ (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 457)

تقرین 1 امدادہ لگائیں کہ ثبوت حد تو اس کے 4 مرتبہ اقرار یا 4 یحییٰ گواہوں سے ہوگا۔ مگر سقوط حد کن لایعنی شبہات سے کیا جا رہا ہے؟ خود غور فرمائیں۔

اعتراض : 6- مشت زنی، مردہ اور جانور سے بد فعلی کرنے پر کوئی حد نہیں ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

الجواب : ان شیطانی حرکتوں پر بھی حد جاری کی جائے تو ایک مذہبی گویا اور عزا دار چلتا پھرتا نظر نہ آئے۔ حد ایک خاص سخت سزا ہے۔ جو صرف زانی پر لگا ہوتی ہے۔ ان حرکات پر کسی قانون میں زنا کی تعریف صادق نہیں آتی۔ تو خدا کی بادشاہت اتنی ظالمانہ نہیں کہ ہر غلط کار کو 100/100 کوڑے مار کر اوجھ مویا یا سنگسار کر دیا جائے۔ کتب شیعہ میں بھی ان پر حد نہیں لکھی بلکہ فقہ جعفریہ میں تو یہ مسئلہ ہے کہ غیر عورت کو بوسہ دینے، لٹانے، سینہ ملا کر چڑھنے وغیرہ جتنی بھی فرج میں آکے تامل داخل کئے بغیر ثبوت کے نفع اٹھانے کے اعمال ہیں ان پر حد نہیں ہے۔ البتہ سزا ہے۔ جس کی حد بندی نہیں ہے۔ بلکہ حاکم بنظر غور جو چاہے تجویز کر دے۔ (تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 459)

اعتراض : 7- مرد مرد کے ساتھ بد فعلی کرے تو حد نہیں ہے۔ (منحصر القدوری)

الجواب : خائن شیعہ پوری بات کہتے تو احناف پر اعتراض نہ جوتا۔ پوری عبارت یہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے ہاں خوب سزا دی جائے گی۔ ماحنین فرماتے ہیں ہو کالزنا لبعده۔ یہ فعل بھی زنا جیسا ہے۔ حد جاری کی جائے گی۔ (صفحہ 246)

لواطت اسلام اور مذہب اہل سنت میں حرام ہے۔ نازل کو شٹا 100 درے مار کر قارغ نہ کر دیا جائے گا بلکہ دیوار وغیرہ سے گرا کر قتل کی سزا ہوگی۔ امام ابن حزمؒ کہتے ہیں۔ "اس کی وجہ سزا میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ کچھ دونوں کو (اگر عاقل بالغ ہوں) آگ میں جلاتے ہیں۔ (جیسے حضرت علیؓ نے اپنے حصار 70 مشرکوں کو جلایا تھا) کچھ دونوں کو بلند پہاڑ وغیرہ سے گرا دینے اور پتھر برسانے کے قائل ہیں۔ (جیسے قوم لوط پر خدا نے پتھر برسائے تھے) کچھ مفعول پر۔ اگر عاقل بالغ ہو تو۔۔۔ رجم کرتے ہیں خواہ حصن (شادی شدہ) ہو یا نہ ہو اور قاتل کو اگر حصن ہو تو رجم کرتے ہیں ورنہ زنا کی سزا کوڑے لگواتے ہیں۔ اور کچھ تعزیر کے قائل ہیں" (مکمل ابن حزم جلد 8 صفحہ 460)

شیعہ کے ہاں عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے

اعتراض : 8۔ عورت سے غیر فطری فعل جائز ہے۔ (ترمذی، کتاب التفسیر صفحہ 424)

الجواب : جمہور پر اور یہ فعل جائز کہنے والوں پر لنت ہو۔ اسلام میں یہ حرکت بیوی سے بھی ناجائز ہے۔ کتاب التفسیر کی حدیث سے بالکل پر خیانت استدلال ہے۔ پوری حدیث یہ ہے۔

"ابن عباسؓ راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہلک ہو گیا ہوں کہ آج اپنے پاؤں الٹے پھیرے ہیں کہ (جالور کی طرح) پیچھے سے فرج میں جماع کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہو گئی۔ تمہاری بیویاں تمہاری کھتی ہیں تو اپنی کھیتوں میں جس سمت سے چاہو آؤ۔ (پارہ 2 رکوع 12) (تو حضور ﷺ نے تفسیر میں فرمایا) سامنے سے آؤ کہ پشت سے آؤ (درست ہے) مگر مقام دبر اور حیض کی حالت سے بچو یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 122)

جب حدیث میں صراحت سے مقام دبر اور حالت حیض سے خدا و رسول نے منع فرمادیا۔ تو اہل سنت پر غیر فطری فعل کے جائز ہونے کا اہتمام لگانا کیا جمود بہتان اور ملعون ہو جاتا نہیں ہے؟

شیعوں کو تو حضرت عمرؓ کا احسان مند ہونا چاہئے کہ اب شیعہ بھی پس پشت مقام فرج و ولادت میں جماع کرتے ہیں۔ اور رمضان میں بھی کرتے ہیں۔ یہ دونوں کام حضرت عمرؓ سے ہوئے تو خدا نے تاقیامت سب امت کے لئے جائز قرار دے دیئے۔ اور یہ دو آیتیں بھی ان 22 آیات میں شمار ہوں گی جو مقام ابراہیم پر نماز ازواج مطہرات کا پردہ، قطعی حرمت شراب وغیرہ پر حضرت عمرؓ کی خواہش اور رائے کے مطابق نازل ہوئی تھیں۔

بیوی کی دبر زنی جائز ہے۔ یہ شیعہ کی اپنی احادیث سے نہیں۔

شیعہ کی سب سے بڑی مستند کتاب فروغ کافی جلد 5 صفحہ 540 طبع تہران "باب عورتوں کی دیر کا بیان" میں ہے۔

(۱) امام ابو عبد اللہ جعفر صادقؑ سے ایک راوی نے پوچھا کیا میں عورتوں کی دیر سے..... کروں تو آپ نے فرمایا:

"یہی تو تیرا کھلونا ہے تو اسے تکلیف نہ پہنچاتا"

(۲) صفوان بن یحییٰ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا سے پوچھا کہ آپ کے غلاموں سے ایک آدمی نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ

سے ایک مسئلہ پوچھوں جو وہ پوچھنے سے شرماتا ہے۔ امام نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا وہ یہ ہے

الرجل یأتی امرءاً فہ فی دبرہا قال ذالک لہ قال قلت لہ الخالت تفعل قال انا لا تفعل

ذالک۔ (فروغ کافی جلد 2 صفحہ 234 طبع کفعمو)

(ترجمہ) کہ ایک (شیعہ) آدمی اپنی بیوی سے دبر میں بد فعلی کرے؟ تو آپ نے فرمایا یہ اس کا حق ہے۔

میں نے پوچھا کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ تو امام نے فرمایا ہم یہ حرکت نہیں کرتے۔

شیعہ دوستوں کو اگر یہ مسئلہ پسند نہیں ہے تو وفد بن کر اپنے علماء سے پوچھنے جائیں وہ دکھادیں تو اس مذہب سے توبہ کر لیں۔

شیعہ کا تیر حوالہ امام خمینی تحریر الوسیلہ جلد 2 صفحہ 241 کتاب النکاح میں لکھتا ہے

مشہور اور سب سے قوی بات بیوی کی دیر زنی جائز ہونا ہے بہت ناپسندگی کے ساتھ محتاط چھوڑنا ہے اگر وہ راضی نہ ہو۔

اعتراض: 9۔ درمنثور سے امام مالک کی طرف منسوب روایت بالکل جھوٹی ہے۔ مولا امام مالک کتاب النکاح کی ساری

روایات اس کی تردید کرتی ہیں۔

اعتراض: 10۔ کنا نجس الحین نہیں بلکہ پاک ہے۔ بہشتی زیور حصہ دوم صفحہ 78

الجواب: بات کا بطلان ہے۔ چونکہ خنزیر نجس الحین ہے خدا نے اسے اور شراب کو جس (گندگی پلیدی) کہا ہے۔ تو کہتے کو ہم

نجس الحین نہیں کہتے۔ تو اس کے بدن کے بال چڑھ آدمی کے بدن چڑھے سے لگ جائے تو آدمی ناپاک نہ ہوگا۔ یہی مسئلہ بہشتی

زیور میں یوں لکھا ہے "کتے کا لعاب نجس ہے اور خود کنا نجس نہیں ہو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا۔

کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے"

شیعہ لوگ شاید کتے کو پاک جانتے ہیں اس لئے "بلکہ پاک ہے" لکھ دیا۔ بہشتی زیور میں یہ لفظ نہیں لکھا ہے بہتان ہے

ہاں پاک شیعہ اس پاک جانور کے اپنے نام رکھ کر پاک اماموں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ آج ہزاروں شیعہ کے نام کلب علی

کلب حسین، سگ حیدر و جعفر رکھے ہیں۔ اور اس جانور کی "بھونک" سے حضور ﷺ کی پاک بیویوں، بیٹیوں، دامادوں،

سروں خوشدامنوں، بستی، بہن بھائیوں اور صحابیوں کو خوب بھونکتے اور بہادر کہلاتے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے

نام خنزیر علی خنزیر حسین کیوں نہیں۔ تو جیسے آپ کتے اور خنزیر کا فرق نجس الحین نہ ہونے۔ ہونے کا جانتے اور کرتے ہیں۔ یہی فرق

مسلمان ان جانوروں میں کرتے ہیں۔ گودوں گندے جانور ہیں۔ پاک اور حلال نہیں۔ پلید اور حرام ہیں۔

اعتراض: 11- کتے کی کھال پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (مغیث المثلین لا امام الحرمین جوینی) ”حقیقی دستاویز صفحہ 1196“

الجواب: وہی خنزیر اور کتے کا فرق بتاتا ہے۔ جو قرآن نے کہا۔ ورنہ آج تک کسی نے کتے کی کھال کا نہ معنی بنایا نہ نماز پڑھی۔ ایک مخالف کا فرضی الزام ہے۔ صرف اس حدیث رسول کو سچا ماننے پر ”کہ ہر جانور کی کھال اگر شرعی طور پر رنگی اور پاک کی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ ہاں آدمی کی کھال۔ شرف آدمیت کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال نجس العین ہونے کی وجہ سے پاک نہیں ہوتی“ حدیث متفق علیہ.....

بروایت ابن عباس حضور علیہ السلام نے فرمایا جو چڑا بھی رنگ دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم مشکوٰۃ صفحہ 52)

شیعہ کتب دیکھیں تو کشف الخفاء ان کی کتاب جان کر یہ حوالہ ملا

حضور ﷺ فرماتے تھے ”جب ناپاک چڑہ رنگ لیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے“

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے سردار کا گوشت حرام بتایا ہے۔ رہا چڑہ (دباغت اور رنگائی مغفائی کے بعد) بال اول تو ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

بحث متعہ

اعتراض: 12- قا 15- حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ حضور ﷺ کی بستی بہن پر ناپاک بہتان

از عقد القرید، مسند ابی داؤد طیالسی، مجلۃ المعبود، تفسیر مظہری

الجواب: یہ بالا 4 کتابوں کا حوالہ ہے۔ شاید اور کتابوں میں بھی ہو۔

اس بہتان کی غلطی اور حضرت اسماءؓ کی مغفائی کے لئے چند باتوں پر توجہ فرمائیں۔

1- حضرت اسماءؓ کا نکاح دائمی زندگی میں ایک ہی دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کی موت پہنچو بھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت زبیر بن العوام سے کیا۔ آپ نے جو ہاشم کا مزاج تیز جان کر یہ کہہ دیا تھا کہ اگر مزاج نہ ملے تو طلاق دے دیتا۔ مگر میری بیٹی کو تنگ نہ کرنا۔ خدا کی مہربانی سے زوہدین کا مزاج موافق رہا طلاق کی نوبت نہ آئی۔ 36ھ جنگ جمل میں ابن جرموز سبائی ملعون کے ہاتھوں حضرت زبیرؓ شہید ہو گئے تھے۔۔۔ جو آپ کا سر لے کر حضرت علیؓ سے انعام لینا چاہتا تھا مگر آپ نے ہنگم نبوی اسے دوزخی بتایا پھر وہ خود کشی کر کے دوزخ پہنچ گیا۔ اس شخص پر آج بھی پھکاریں ہوں جو حضرت زبیرؓ سے تو نبض رکھے۔ اور ابن جرموز کو اپنا مومن بھائی جانے۔۔۔ تو حضرت اسماءؓ نے خانہ کعبہ میں بیٹے حضرت عبداللہؓ کے سولی لگنے تک بیوی کی پاکدامن زندگی گذاری۔ اور خاندانہ نہ دیکھا۔

حضرت اسماءؓ کی پاکیزہ زندگی

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کو ذات اطلاقین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے کمر بند کو پھاڑا۔ آدمی میں ہجرت کی رات عار و ثور میں روئی باندھ کر بھیجتی تھیں۔ اور ادھا کرے باندھ لیا تھا۔ یہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ماں ہیں شروع میں ہی 17 افراد کے بعد مکہ شریف میں اسلام لائیں۔ یہ حضرت عائشہؓ کی بہن ہیں۔ اور آپ سے 10 سال بڑی ہیں۔ اپنے صاحبزادے کی شہادت کے 10 دن بعد یا 20 دن بعد 73ھ میں فوت ہوئیں۔ جب کہ حضرت عبداللہؓ کو خانہ کعبہ کی سولی سے اتارا گیا تھا۔ عمر ایک سو سال پائی آپ سے بڑی مخلوق نے احادیث لکھ لی ہیں۔ (الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب مشکوٰۃ) شیعہ کی معتبر تاریخ تاریخ التواریخ جلد 2 صفحہ 718 صحابیات کے تذکرہ میں ہے۔ اسماء دختر ابی بکر بن ابی قحافہ زبیر بن العوام کی بیوی ہیں۔ عبداللہ کے محل کی صورت میں مدینہ ہجرت کی۔ اسے ذات اطلاقین کا لقب کیوں ملا ہم کتاب رسول خدا میں ذکر کر چکے۔ بیٹے عبداللہ کی شہادت کے بعد 72ھ میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

شیعہ نے جعلی متعہ کیسے بنایا

- 2- حضرت صدیق اکبرؓ کی اپنے داماد کو اس نصیحت کو سہائی راویوں نے شرط بنا دیا۔ پھر اسے متعہ بنا ڈالا اور حضرت اسماءؓ کی حضرت زبیرؓ سے ساری اولاد کو متعہ یقین کر لیا۔ انا لله والہ الیہ راجعون۔ کیا اس سے بڑھ کر کیننگی اور حضور ﷺ کی نسبت بہن سالی حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے دشمنی اور گالی کی مثال اور بھی کوئی مل سکتی ہے؟ جب متعہ شیعہ کے ہاں اعلیٰ درجے کا کار ثواب ہے کہ اس کو مانے یا کئے کرائے بغیر جنت مل ہی نہیں سکتی۔ تو یہ بنو ہاشم بنو عبدالمطلب یا اولاد علیؓ میں سے کسی خاتون کا بطور مثال دھونڈنا نام کیوں نہیں بتاتے۔ یہ گالی حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی کو ہی کیوں دیتے ہیں۔ کیا ہاشمی بنات کے لئے یہ جنت کا ٹکٹ ممنوع تھا۔ بڑے سے بڑا غیرت مند محمد جسے حضور ﷺ سے ذرہ بھی محبت ہے کیا اس عقدہ کو حل کر سکتا ہے؟
- 3- تہمت لگانے کا بہانہ صرف حضرت اسماءؓ کا یہ قول ہے۔ فعلناھا علی عہد النبی ﷺ۔ کہ ہم عورتوں نے یہ کام عہد نبوت میں کیا تھا۔ قطع نظر اس سے کہ سند غلط ہے روایت کے یہ راوی ضعیف اور منکرم فیہ ہیں۔

روایات کمزور ہیں

ننان کے راوی ملتے ہیں نہ تو متفق۔ حضرت ابن عباسؓ پر جموٹی تہمت گھڑی ہے۔

فضلاء شیعہ سے ایک سوال

- 4- میں بڑے بڑے شیعہ فضلاء سے پوچھتا ہوں کہ فعلناھا ہم عورتوں نے کیا کا ترجمہ "میں اسماء نے کیا" یہ پر خیانت

اور بددیانتی کا ترجمہ آپ کو کس امام معصوم نے کرنے یا جاننے کی اجازت دی ہے؟ کسی معاشرہ کے چند افراد کوئی کام کریں تو حق حکلم کا معینہ یا جمع غائب کا معینہ بولنا تو درست ہو جائے گا۔ مگر یہ لفظ بولنے والے کو بلاشبہ اس کا قائل، تالیف اور بار بار طعنہ دے کر بدنام کرنا کیا بہت بڑا ظلم نہیں ہے؟ شیخہ کی یہی مسلم دشمنی اور عالمی خیانت ہے کہ وہ جمع مذکر کے حاضر، غائب اور حکلم کے سینوں کو ”واحد خاص“ کا مصداق بنا کر برا جانتے کہتے اور گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ درج ذیل آیات و احادیث سے کیا یہی شخص منادی معنی ہی وہ مراد لیں گے۔ سینکڑوں آیات میں خدا نے بَيَّنَّا لِلدِّينِ اَمْنًا اے ایمان والو! اسے خطاب فرمایا ہے شیعہ فخر سے کہتے ہیں کہ اس کا پہلا مصداق حضرت علی المرتضیٰ ہی ہیں۔ تو کیا ارشاد الہی

(۱) بَيَّنَّا لِلدِّينِ اَمْنًا اَلَا تَقُوْنُوْنَ اِلٰهَ وَالرُّسُوْلَ وَتَقُوْنُوْنَ اَمْنًا مِّنْكُمْ۔ اے ایمان والو! انشاؤر رسول کی اور اپنی امانتوں کی خیانتیں نہ کرو۔ (سورۃ انفال، پارہ 9، رکوع 17) کیا حضرت علیؑ کی خاص ذات مراد لیں گے؟

(۲) ایمان والو! بہت سی بدظنوں سے بچو کہ گمان گناہ ہیں جاسوسی نہ کرو کوئی کسی کی لیبیت نہ کرے (حجرات، رکوع 2 پارہ 26) یہ تین گناہ (بدظنی، عیب تلاشی اور غیبت و بدگوئی) جو شیعوں نے اپنا مذہب بنا رکھے ہیں۔ کیا حضرت علیؑ ہی اس کا مصداق ہیں؟ شیعہ کی معتبر کتاب سن لاسخضرہ للقیہ جلد 4 باب زنا صفحہ 13 میں یہ حدیث ہے

”اے علیؑ! کسی غیر محرم کو بری نگاہ سے دیکھنا گناہ ہے۔ پہلی نظر (بلانیت) تو معاف ہے۔ دوسری معاف نہیں“

تو کیا اس سے بد نظری کی تہمت خارجی یا شیعہ حضرت علیؑ پر لگائیں گے؟ اس دشمنی کی ہرگز کسی کو اجازت نہیں فغض واحد سے خطاب کر کے سب عوام کو مسئلہ سمجھایا جاتا ہے کبھی جمع کے سینوں سے افراد خاص بھی مراد ہوتے ہیں۔ جیسے آیات و احادیث کا شان نزول و ورود بتاتا ہے۔ مگر قانون تو عام بنتا ہے۔ تو حضرت اسماءؑ لعلنا ہا سے مراد اپنی ذات ہرگز نہیں لیتیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک ہی نکاح دائمی زندگی بھر کے لئے اپنے خاوند حضرت زبیرؓ سے کیا تھا۔ حد کا عقد عارضی نہ کیا تھا۔ بلکہ جن چند دلوں حد جائز تھا اس کی عمومی حالت بیان کی ہے۔ کہ مدینہ میں چند ہماری مسلمان عورتوں نے کیا تھا۔ حضرت اسماءؑ کی شادی تو مکہ میں حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی خاوند والی عورت تو شیعہ مذہب میں بھی متع نہیں کر سکتی (تمام کتب شیعہ از فقہ و حدیث و تفسیر) 5۔ جب اسماءؑ پر یہ بہتان عقلی نقلی دلائل سے مردود ہو چکا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور ابن زبیرؓ دو معاصر بھائیوں کے درمیان تلخ کلامی جو ان کتابوں میں لکھی ہے وہ ان بزرگوں کے شایان شان ہرگز نہیں ہے۔ ان نچلے راویوں نے بات بنا بڑھا کر بتکرار نقل کر دیا ہے۔

عکسی 4 صفحات سے متعہ کی تردید

6۔ ان ہی کتابوں کے پیش کردہ عکسی صفحات سے ہم متعہ کی تردید نقل کر رہے ہیں۔

(۱) عقد الفرید کے اس داہیات صفحہ پر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کا یہ ارشاد سب امت کا متفقہ موجود ہے۔

واما المتعہ لانی سمعت علی بن ابی طالب بقول سمعت رسول اللہ ﷺ رخص فیہا
لانیث بہا لم سمعہ بنہی عنہا فہیت (عقد الفریہ جلد 3 صفحہ 157)

(ترجمہ) رہا متعہ تو میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا آپ فرماتے تھے میں نے حضور ﷺ سے
اس کی (چند دن خیر و اداس والے سال) اجازت سنی تھی تو فتویٰ دیا۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو منع
کرتے سنا تو میں نے روک دیا۔

یہ آل زبیر کے انگیٹھی جلانے کی بات راویوں کا الحاق ہے۔ حضرت علیؑ کا ارشاد ہرگز نہیں ہے وہ کیسے حرام بتانے کے بعد اس
کے جواز کی بات نقل کریں؟ پھر حضرت علیؑ اپنے چھوٹے زاد بھائی حضرت زبیرؓ پر یہ تہمت کیسے لگا سکتے ہیں۔ ورنہ آل زبیر کے
انگیٹھی جلانے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے تردید کی انگیٹھی سے یہ مسئلہ ہی جلا ڈالا اور ابن عباس سمیت سب
جواز متعہ سے تابع اور حرمت کے قائل ہو گئے۔

ب) مسند ابی داؤد طیالسی میں حضرت اسماء بنت ابی بکر کے جملہ فعلنا ہا کا مطلب ہم واضح کر چکے ہیں۔
ج) متعہ المعبود میں بھی اس جملے کا یہی مفہوم ہے پھر یہ سارا متعہ کو حرام بتاتا ہے۔

1) حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک منادی نے ہم میں آکر اعلان کیا کہ
حضور ﷺ نے تم کو اجازت دی ہے تم عورتوں سے متعہ کرو۔ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 51)

یہی وہ غزوہ اداس والی عارضی اجازت ہے کہ مدینہ سے آئے ہوئے صحابہ کرامؓ کو کئی ماہ ہو چکے تھے۔ اب مکہ کے یہ آس پاس
کے قبائل مسلمان ہو چکے تھے۔ تو ان کو غیر خاندانی عورتوں سے عارضی نکاح موت کی آپ نے 3 دن کی اجازت دی۔ پھر حرام
قرار دیا۔ جیسے اگلی روایات میں ہے۔ گویا یہ فَعَمِنَ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ کے ماتحت فرمایا۔

حضرت علیؑ نے متعہ حرام بتایا

2) چنانچہ بروایت زحری حضرت علیؑ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے دوا کے حسن اور عبداللہ اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ حضرت علیؑ نے ایک آدمی سے کہا جو متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتا تھا (دیگر روایات میں اس کا نام عبداللہ بن عباس ہے۔)

النظر ماذا الفتنی فاشہد ان رسول اللہ ﷺ لہی عن نکاح المتعہ و عن اکل لحوم
الحمر الاہلیۃ (متعہ المعبود شرح ابی داؤد، طیالسی جلد 1 صفحہ 309)

(ترجمہ) دیکھو کیا فتویٰ دے رہے ہو۔ میں کو اسی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے اور گھریلو پالتو

کدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (تو پھر ابن عباس نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا)

اگر شیعہ لوگ کدھے کا گوشت روایت علیؑ سے حرام کہتے ہیں تو متعہ کو بھی نبیؐ کی روایت سے حرام مانیں۔ یہی حدیث شیعہ کی

الاستعمار جلد 3 باب الحودہ میں بھی ہے۔

(3) حضرت جابرؓ نے کہا ہم نے حضور ﷺ کے عہد میں متہ کیا تھا۔ (پھر حرمت کا پتہ نہ چاہا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لئے جو چاہتے طلال بتاتے قرآن اپنے اپنے مقامات میں اترتا ہے تم حج اور عمرہ جدا جدا کر سکتے ہو۔ مگر تم ان عورتوں سے (عارضی عقد نکاح) سے الگ رہو۔ اب جو معین مدت کے لئے کسی عورت سے جنسی تعلق والا میرے پاس لایا گیا تو میں اسے سنگسار کراؤں گا۔ (اسی سے شیعہ کو بڑا دکھ ہے مگر جب حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت جابر بن عبد اللہؓ سمیت تمام صحابہ کرامؓ نے حرمت رسول کی وجہ سے حضرت عمرؓ کا یہ آرڈر مان لیا کسی نے مخالفت نہ کی۔ اگر کوئی مخالف تھا تو دور عمر میں ثبوت دے؟ کیونکہ ان کو فرمان رسول ہی یہ تھا

"لوگو! اختلاف کے وقت میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو ہی اپنانا۔ اسے رازحوں سے مضبوط تھامنا (مستحکوۃ) تو شیعہ کا عہد دشمنی کی وجہ سے خدا و رسول اور حضرت علیؓ کے پیش کردہ حرمت متہ کے فرامین کو بھی نہ ماننا بڑا ظلم ہے۔

(4) حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے اطلاس والے سال تین دن متہ کی اجازت دی تھی۔ پھر آپ نے روک دیا (مسند احمد جلد 4 صفحہ 55) (یہ سب حوالہ جات عکسی صفحہ 309 تحقیقی دستاویز کے صفحہ 1202 سے ماخوذ ہیں)

(5) چوتھی کتاب تفسیر مظہری کا حوالہ ہے۔ اس کی پہلی پیش کردہ ایسی جواز کی چند روایات پھر ان کو منسوخ بتانے والی 20 روایات ہم پہلے متہ کی بحث میں پیش کر چکے۔ اور حضرت اسامہؓ پر اس بہتان کی تردید بھی مقدمہ وغیرہ میں پیش کر چکے ہیں۔ ان کو ہم پھر نہیں لوثاتے۔ یہاں بھی ان چار صفحات سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ متہ خدا و رسول کے حکم سے اور تمام مسلمانوں کے اتفاق سے حرام ہے۔ شیعہ بھی اپنی روایات از حضرت علیؓ سے متہ کو حرام بتاتے ہیں۔ مگر اس شیر خدا بہادر سے اور خوفناک جنگیں لڑنے والے حضرت علیؓ سے یہ حرمت متہ روایاؤں آف تقیہ سے نشر کراتے ہیں۔ (دیکھئے الاستعمار احادیث متہ) جب کہ آج خود تقیہ چھوڑ چکے اور ہمارا الانوار وغیرہ کی سینکڑوں احادیث تقیہ و کتمان دین کو دہشت گرد بن کر علانیہ جھٹلا چکے ہیں۔ اور مذہب کی تبلیغ قرآن و سنت اور فرامین اہل بیت سے ہرگز نہیں کرتے صرف ہنجا جھنڈا شریک نعروں، تعزیہ، مٹی کی ٹپک، نشہ متہ، ماتم، غیبت، جلوس موسیقی، سوز خوانی، ڈوہڑے بازی، سرٹیدہ کوئی اور مسلم دشمنی جیسے حرام کام اور بدعات و منکرات سے ہی کراتے ہیں۔ فاجعہ روبا (دلی) (الانصار)

قائلین متہ کے لئے خطرہ

خدا و رسول کے حکم ناسخ کو نہ ماننا اور پہلی جائز باتوں پر اپنی خواہش کی وجہ سے اڑے رہنا مناظرے مباحثے کرنا اس سے ہمیں یہ خطرہ ہے کہ یہ شراب، جو اکو بھی اپنے لئے حلال نہ بنالیں۔ ایک وقت تک شراب، جو اچلتا تھا۔ قرآن نازل ہو رہا تھا نیک طباغ لوگ چاہتے تھے کہ یہ حرام ادبائیں تو انہوں نے پوچھا تب اللہ نے یہ آیت اتاری "آپ فرمائیے ان میں بڑا کناہ ہے اور لوگوں کے فائدے ہیں۔ ہاں ان کا گناہ نفع سے بڑھ کر ہے" (پارہ 2 رکوع 11)

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انگریزوں نے انعامی ہائڈرو وغیرہ ناموں سے سودا اور جوا کی شکلیں اور لٹکے ایک دم بہت زیادہ کمالینے کی صورتیں بنالی ہیں۔ اور درود زمرہ اخبارات میں چھپی ہیں۔ 100/50 روپے لاکھوں آدمی جمع کراتے اور پھر محروم رہتے ہیں۔ صرف چند افراد لاکھوں کا لٹکے کمالیتے ہیں۔ دین دار اور علماء تو اسے سود جوا جانتے بتاتے ہیں۔ مگر انعام پانے والوں میں شیعہ افراد آگے آگے ہوتے ہیں۔ گناہ نہیں جانتے۔ نہ ان کے علماء اس حرام حرکت سے روکتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس طرح جواز شراب پر یہ کی آیت نہ پڑھنے لگ جائیں۔

"مجھو را در انگو روں کے پھل سے تم نشہ اور اچھا رزق بتاتے ہو اس میں بھی عقل مند قوم کی نشانیاں ہیں"

(پارہ 14 سورۃ نحل رکوع 9)

تو جیسے بعد کی آیت سے شراب حرام ہوا اسی طرح گناہوں کے ساتھ نکاح موقت اور بلا دلی و گواہ وقت اور نفیس مقررہ کے ساتھ متعہ کو بھی خدا و رسول نے حرام قرار دیا ہے۔

"کہ جو را نگی بیوی اور ہامعی کے سوا جنسی تعلق کسی سے قائم کریں وہ اسلامی حدیں پھانسنے والے ہیں" (مومنون پارہ 18 مبارک پارہ 29)

متعارض آیات و احادیث کی تطبیق

اگر آپ کہیں کہ یہ آیات کی ہیں۔ نکاح موقت اور متعہ تو مدینہ میں حلال پھر حرام ہوا۔

تو یہ خادام دین یہی عرض کرتا ہے کہ کسی مدنی آیت نے تو ان کو منسوخ اور حرام کو حلال نہیں بتایا۔ آیات کا نسخ خبر واحد سے تو کسی مذہب میں جائز نہیں ہو سکتا۔ تو صرف 3 دن جنگ او طاس میں خیبر میں حضور ﷺ کا بقول اہل سنت مسلمان باقاعدہ گواہوں اور دلی کی اجازت سے عارضی نکاح اور عقد موقت کی اجازت دینا

یا بقول شیعہ بغیر دلی و گواہ کے مقررہ وقت و نفیس کے معاہدہ سے جنسی تعلق کا جواز جسے وہ مایہ ناز متعہ کہتے ہیں۔ اور اسلام نے تو اسے کبھی حلال نہیں کیا۔ تو یہ ایک اضطراری ایمر جنسی بوقت ضرورت اجازت تھی جسے ہمیشہ کے لئے منسوخ کیا گیا۔ اور

لَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پارہ 2 رکوع 5، پارہ 14 رکوع 19)

(ترجمہ) اور جو مجبور ہو کر (جان بچانے کے لئے) کچھ حرام کھالے نہ شوقین اور طالب ہونہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر گناہ نہیں۔ اللہ بہت بخشنے والا ہے۔ کے ماتحت (دینی خفی سے) آگیا تو آپ نے اجازت دے دی پھر ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا

خوف خداوندی ہر مجبوری کا علاج ہے

اگر آپ کہیں کہ حضرت ابن عباسؓ رجوع سے پہلے بھی محض مجبور کے لئے جائز کہتے تھے اور مولانا سودودی مرحوم نے سند کے پٹے پر اور بیابان جنگل میں مجبور جوڑے کو اس کی اجازت دی ہے تو بوقت اضطرار اب بھی جائز ہونا چاہئے۔

تو گزارش یہ ہے کہ بذریعہ وحی مخفی حضور ﷺ کو تو منجانب اللہ ایک دفعہ یاد دہاندہ اس کی اجازت دینے کی خبر دی گئی اور تو کسی کا یہ مقام نہیں ہے کہ اس پر وحی مخفی آئے لہذا اب اضطراری حالت میں بھی اجازت نہیں پہنچے پر اس حرکت سے تعالیٰ جوڑا ذوق بھی سکا ہے اور تہا جنگل بیابان میں درندے کا لقمہ اجل بھی بن سکا ہے تو شہوت پر خوف و خشیت غالب آنا چاہئے اسی تہا اور مجبوری کی حالت میں ہی خدا خوفی اور تقویٰ میں بندے کا امتحان ہوتا ہے۔ اور سنت یوسفی کے تحت ہزاروں ایسی بندگان خدا کی مثالیں ملیں گی پھر حلال کھانا پینا نہ ملے تو جان جانے کا خطرہ ہے مگر حلال بیوی نہ ملے تو آدمی مرتا تو نہیں ہے تو یہ قیاس مع الفارق ہے اگر اہلسنت علماء کو اس عاجز کی یہ تقریر و تطبیق پسند ہے تو الحمد للہ صدیوں متعارض روایات حد کا جواب ہو جائے گا (واللہ اعلم بالصواب)

یزید کے متعلق مسلمانوں کا نظریہ

اعتراض : 16- یزید چھٹا خلیفہ ہے۔ (شرح نقدا کبر)

اعتراض : 17- یزید کی خلافت شرعی نقطہ نگاہ سے بالکل درست ہے۔ (سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار)

اعتراض : 18- یزید بھی خلفاء راشدین میں سے ہے۔ (سیدنا معاویہؓ شخصیت اور کردار)

اعتراض : 19- یزید کافر نہیں بلکہ سنی تھا۔ (شرح قصیدہ آمالی)

الجواب : یہ مسئلہ بھی ہماری دیکھی رگ کو دباتا ہے۔ عہد صحابہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے سامنے اس کی حالت دیکھیں تو وہ نیک مسلمان تابعی باشرع اور جہاد کرنے والا نظر آتا ہے۔ اسی لئے حضرت امیر معاویہؓ نے اسے اہل سبھ کر مغاومت اور اتفاق امت کے لئے دینے نامزد کر دیا تھا۔ مولانا تقی عثمانی صاحب سابق جنس شرعی عدالت سے اس کی وجوہات آپ پڑھ چکے۔ اور علامہ رازی، امام غزالی، ابن کثیر، ابن خلدون، ابن تیمیہ، ملا علی قاری وغیرہ اس کی صفائی پیش کرتے ہیں۔ مگر جب حادثہ کربلا کو اس کے دور رس اثرات اور نقصانات کو دیکھا جائے۔ پھر اس کے رد عمل میں۔۔ کوئی مومنوں سے نہیں۔۔ مدینہ طیبہ سے جو تحریک انجلی اور یزید کے حکم سے اسے کھلا گیا اور عوام و خواص 98% امت اس سے ناراض ہوئی۔ اور ناراض رہے گی۔ کو دیکھا جائے تو ہم اسے قاسق کہتے ہیں۔ خلیفہ راشد چھٹا یا امیر اہل سنت نہیں مانتے جیسے شیعوں نے 25 لاکھ کا قاتل تیر حواں امام شیعہ کو مان لیا۔

یہی ہمارے اکابر علماء دیوبند متفقین اہل سنت کا نظریہ ہے۔ مذہب شیعہ سے بگڑے ہوئے ناموسی محمود احمد عباسی کے جواب میں حضرت علامہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب نبیرہ بانی دارالعلوم دیوبند، مہتمم جامعہ ہذا نے شہید کر بلا لکھی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے اختلاف امت اور صراط مستقیم میں یہی عقیدہ اہل سنت و علماء دیوبند پیش کیا۔

اسی پر بانی تحریک خدام اہل سنت مولانا قاسمی مظہر حسینؒ نے پوری زندگی اعداء صحابہ سے جہاد میں گزاری۔ ہمارا اسی پر صا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے الفاظ میں وہ گنہگار مسلمان تھا۔ خلیفہ راشد نہ تھا۔ نہ اس کی بہت صفائی پیش کی جائے نہ اسے کافر جان کر لعن طعن کیا جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہؒ سے مروی ہے۔ اور اہل سنت کے علم الکلام میں درج ہے۔ چونکہ تاریخی حقائق سے

ہٹ کر مسئلہ جذباتی اور حب رسول اور حب اہل بیتؑ سے وابستہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تاریخ سے ناواقف ہر طبقہ کا مسلمان اس سے متفر ہے وہ حضور ﷺ اور اہل بیت کی محبت سے کبھی پیچھے نہیں رہ سکا۔ رَضُو اللہُ عَلَیْہِمْ اجمعین شیعہ چونکہ حضور ﷺ کے سکھائے ہوئے اسلام سے کوسوں دور اپنی کتب میں بھی اہل بیت کے خون سے رنگین بلکہ بدعائیں لے کر سڑکوں پر روتے پیٹتے ردیاء و لباس اتباع اہل بیتؑ سے بالکل بیگانہ اور ایسے حادثات کا مٹنی پر دو پیگنڈہ کرنے اور اپنے جرائم چھپانے میں بڑے ماہر ہیں۔ اس لئے ہم دفع فساد اور قطع نزاع کے لئے ان سے یہی گزارش کرتے ہیں کہ

میاں! خون حسینؑ اور فتنہ یزید سے صرف اپنی توندیں ہی نہ بڑھاؤ مجالس عزائم پر نہ لڑاؤ ہر گلی محلے میں امامباڑے نہ بناؤ بلکہ خود حسین صفت عادل بنو یزید صفت ناسق تارک نماز موسیقار نہ بنو۔ ایسے یزید کو نہ مصلیٰ پر چڑھنے دو۔ نہ مہر پرگانے بنانے دو۔ نہ جلوس کی قیادت دو۔ یہ جذبہ تقویٰ اگر آپ لوگوں میں پیدا ہو گیا تو نہ صرف برے اور بدنام یزید کو بھول جاؤ گے بلکہ اپنے ہزاروں ایسے یزیدوں کے شر سے چھوٹ جاؤ گے مسجدیں آباد کر کے قرآن خوان بن جاؤ گے۔ آمین (تجربہ شرط ہے) سنی شیعہ نزاع ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کمر بوں کے مقروض ملک کے کروڑوں روپے یزید فاسقوں کے تحفہ پر خرچ ہونے سے بچ جائیں گے۔ قاطلان امام حسینؑ کے ان خون آشام جلوسوں کی بندش سے ملک گوارہ امن بن جائے گا۔ اس لئے یزید کی صفائی میں دسیوں حوالے اور مذمت میں سینکڑوں حوالہ جات کے انبار ہم نہیں لگانا چاہتے اس پر مثبت منفی بہت کچھ کام ہو چکا ہم سب حسینی صفت نہیں۔ تو آج بھی کسی ناسق کو دوٹ دے کر مہر نہ بنائیں جو امر کی غلاموں اور دین سے غلامیہ بیزار جاگیردار لوگوں کو اسہلی میں پہنچے ہی صدر اور وزیر اعظم جن لیتے ہیں۔ اور وہ انگریز کی فاشی اور خود مسلم کشی کی پالیسیاں جاری کر دیتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اعتراض: 20۔ آخری حوالہ رسالہ ماہنامہ امداد صفر ۱۳۶۷ھ کا ہے کہ دیوبند کا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ ہے۔ (تحقیقی دستاویز صفحہ 1213)

الجواب: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی الْکَاذِبِینَ یہ ایک مرید کا خواب ہے۔ کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پڑھتا ہے (عکس صفحہ 35) پہلی سطر۔ مگر منہ سے بلا ارادہ اشرف علی کا نام نکلتا ہے۔ گھبرا کر جاگتا اور اپنے حیر کی خدمت میں روتا ہوا پہنچتا ہے۔ تو مولانا اشرف علی اسے تسلی دیتے اور جواب یہ فرماتے ہیں ”اس واقعہ (خواب) میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ جمع سنت ہے“ ۲۴ شوال ۱۳۲۵ھ

اب اس تعبیر میں تو کوئی قباحیت نہیں۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب و تعبیر میں کوئی قباحیت نہ تھی۔ مولانا اشرف علیؒ نے خود کو جمع سنت کہا رسول اللہ تو نہ کہا۔

(ختم شد)

وصلی اللہ علی سیدہ معمرہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و خلفاء المہدیین (رحمہم اللہ)

فہرست اسماء و شخصیات اسلام

اہل بیت ----- ۱۱۵۴۱۱۲/۹۰/۳۹۷ / ۳۹۶/۱۹۶	۱
اہل اور آل ----- ۳۹۵	اللہ کی توحید ----- ۲۳۱/۲۸۵/۱۱۸/۱۰۳ / ۸۴/۷۷/۳۹
اہل حق سلمان ----- ۶۲	توحید خدا اور صفات الہی قرآن میں ----- ۳۳۸/۲۹۰۴۲۸۵
انبیاء ----- ۴۵۱	عقیدہ توحید پر شیعہ کے حلقے ----- ۲۷۸۴۲۷/۲۷۲
اموی ----- ۷۳۰	کلمہ شہادتین ۱۲ عدد ----- ۲۸۰/۱۰۵
اقبال ----- ۷۳۰/۷۲۳/۷۰۳	اسلام ----- ۸۶/۸۵/۳۷
اجتہاد امت ----- ۶۷	ایمان و اسلام ----- ۲۳۸/۸۴/۴۰
ابن حجر عسقلانی ----- ۴۵۴/۴۹۸	آذان ----- ۲۳۸/۴۰۸
ابن حجر مکی ----- ۴۶۲	ابوبکر صدیق ؓ ----- ۱۸۴/۱۰۶/۹۰/۷۸
اسود غسی ----- ۵۱۱	اروی والدہ عثمان ؓ ----- ۲۹۷/۵۸۰
ابراہیم علیہ السلام ----- ۳۳۵	ابراہیم خنیؑ ----- ۲۶۴
امامت کی آیات و حدیث ----- ۳۴۱	ام کلثوم بنت رسولؐ ----- ۴۳۳/۹۰/۶۹
اسامیت ابی بکرؓ ----- ۱۷۲	ابوسفیانؓ ----- ۶۰۸/۵۲۲/۴۰۳/۱۰۶
ابوزر غفاریؓ ----- ۶۹۱/۶۰۳/۱۳۰	امت محمدیہ کی تعریف از اہل بیتؑ ----- ۵۴/۵۳
ابویوب انصاریؓ ----- ۶۹۲	اجتہاد سنت ----- ۶۶/۸۶/۷۱/۷۰/۶۹
ابو ہریرہؓ ----- ۶۰۰	امہات المؤمنینؑ ----- ۳۹۹/۳۰۴/۹۰/۴۱
اسماء بنت عمیس ----- ۴۹۴	اقتدار خلفاء راشدین کی آیات ----- ۵۹
ابوموسیٰ اشعریؓ ----- ۶۱۳	اتحاد المسلمین ----- ۴۸۲۷۴۷۹/۹۹
ابوالدرداءؓ ----- ۷۶۵/۵۴۴	انس بن نضر ----- ۶۳۶
ام المؤمنین ام حبیبہؓ ----- ۶۹۱	انس بن مالک ----- ۶۰۱
ابوامامہ باہلیؓ ----- ۶۹۲	اکابر امت کے فتاویٰ پر شیعہ ----- ۱۴۸/۲۲۲

۷۸۷	امام اوزائیؒ	۷۸۷	احمد رضا بجنوریؒ
۷۸۷/۶۲۳/۳۵۹	ابن حزمؒ	۵۳۷	ابن سعد صاحب الطبقات
۶۱۱	ابو یوسف	۶۸۷/۶۲۳	امام ابو یوسفؒ
۳۶۵	ابو جعفر طوسی	۶۷۳	امام احمد بن حنبلؒ
۲۱۰	ابو مسلم خراسانی	۶۹۲	اسحاق بن راہویہ
۶۱۷	ابوالاعلیٰ سودودیؒ	۶۷۳	ابوالغادیہ مزی قاتل عمار
۵۹۳	احمد شاہ ابدالیؒ	۷۰۱	ابن جوزیؒ
۷۰۹/۵۰۷	امام ابو حنیفہؒ	۱۱	ابن خلدونؒ
۴۹۸	ابن عبد البرؒ	۴۵۴/۴۶۲	ابن حجر عسقلانیؒ
۶۰۲	ابوالعباس السفاح	۶۳۱	الشیارخان چکڑالہ
۶۹۳	ابوزر عرازیؒ	۳۶۸/۹۲	امام حدیث
۶۷۳	ابن تیمیہؒ		ب
۴۴۵/۴۳۱	ابن کثیر دمشقیؒ	۱۱۵/۹۰	۴ بنات طاہرات
۷۶۳	ابن اثیر جزیریؒ	۱۱۸/۹۷/۶۹	بدعت کی مذمت
۷۳۶	سرسید احمد خانؒ	۷۲	بدعات کامامی اسلام
۱۱	احمد علی سہارنپوریؒ	۲۱۰	بنو امیہ و بنو عباس
۷۷۴	اشرف علی تھانویؒ	۷۰۲	بلاذریؒ
۷۱۷/۶۶۲	ابوالکلام آزادؒ	۶۳۸	برائین عازبؒ
۴۰	الطاف حسین حالیؒ	۵۹۸/۵۷۷	باغی
۵۲	الیاس کمسن	۹۲	امام بخاریؒ
۳۵۹	انور شاہ محدث کشمیریؒ	۶۵۰/۴۶۶	بارہ خلفاء اسلامؒ
۷۳۷	ابن ہساکر صاحب تاریخ دمشق	۹۲	بارہ امام اہل بیتؒ

ت

- تحریف قرآن ۳۵۷/۳۵۳۶۳۱
علامہ تفتازانی ۶۸۳
شیخ سلطان شہید ۷۳۶
تحریک خدام اہل سنت ۷۸۱

ث

- قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۵۴۷

ج

- جابر بن عبد اللہ ۱۳۶
جریر بن عبد اللہ ۷۶۵
جاریہ بن قدامہ ۶۶۶
امام اسماعیل بن جعفر ۵۳۳
امام جعفر و باقر ۵۲۸/۳۶۶/۱۷۹
مفتی جعفر محمود عباسی ۴۴۲
جمعیت علماء اسلام ۷۶۱
جماعت اسلامی ۷۶۱/۵۹۶
فقہ جعفریہ ۲۰۸

ح

- حجر بن عدی ۷۵۱/۳۶۹
حضرت حسن ۳۳۸/۳۵۷/۳۶۸
حسن بصری ۶۱۱

حفیظ جالندھری ۷۲۹

حسان بن ثابت ۷۲۹/۶۶۸

حسن عسکری ۲۶۸

حضرت حسین ۲۵۶

حضرت خزہ ۷۲۹

حضرت حذیفہ بن یمان ۳۵۴

حکیم بن حزام مولود کعبہ ۴۷۱

امام حاکم محدث ۶۸۰

حکم بن ابی العاص ۶۰۶

علیہ سدیہ ۳۳۷

حفصہ بنت عمر ۹۱

چارودہ مصوفین ۲۶۵/۱۵۹

خ

خارجی ۴۴۲/۲۰۶/۲۶۴

خفاف خفی ۷۰۹

ختم نبوت ۳۱۹/۳۱۸/۱۵۷

خالد بن ولید ۶۲۱/۶۱۹

خمنی ۶۶۰/۳۱۷/۱۹۰

ام المؤمنین خدیجہ ۴۹۸

خلیفہ ابن خیاط مورخ ۶۱۳

قاتل علی عبدالرحمن ابن ملجم ۸۱

خلفاء راشدین ۱۰۸/۹۰/۸۹

علامہ خالد محمود بی ایچ ڈی لندن ۵۸۹

۷۷۸ امام زھریؒ

۶۲۷ زرقانیؒ

۹۲ ام المومنین زینب بنت جحشؓ

۱۳۲ زید بن زین العابدینؑ

س

۱۳۶ سلمان فارسیؓ

۷۵۳ سالم بن عمیر قاریؒ

۶۰۱ سرۃ بن جبشہؒ

۳۵۶ سعید ابن السیبؒ

۱۱ سہل بن حنیفؒ

۳۶۲ سعید بن العاصؒ

۳۵۷ سعد بن مسعود ثقفیؒ

۳۶۳ سعد بن ابی وقاصؒ

۳۶۶ سلیمان بن عبد الملکؒ

۶۰۲ سہل بن عبد اللہ قسری زائدؒ

۶۳۶ سعد بن حبادہؒ

۲۰۰ امام سرخسیؒ

۳۶۳ علامہ سیوطیؒ

۶۲۳ سر فر از خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

۷۶۱/۶۹۸ سفید احمد اکبر آبادیؒ

۱۸۱ سپاہ صحابہؓ

و

۵۸۳ وندوری مورخؒ

۳۱۵ دیوبندی علامہؒ

۳۱۳ ان کو ماننے والے بریلوی علامہؒ

ز

۳۹۸ علامہ ذھبیؒ

ر

۵۰۹ امام رضاؑ

۵۳۹ امام رازی یحییٰ التوفیؒ ۳۷۰

۵۷۶ امام رازی منیرؒ

۹۰ رقیہ بنت نبی علیہ السلام

۱۳۸ رافضہ ثعالیؒ

ز

۲۵۷ زبیر بن العوامؓ

۵۳ زید بن ثابتؓ

۳۲۹/۳۲۷ زید بن حارثہؓ

۷۵۰ زیاد بن ابی سفیانؒ

۳۷۹ زبیر بن عوفؒ

۱۳۶ زین العابدینؑ

۹۰ زینب بنت رسولؐ

۲۵۰ زینب بنت علیؑ

ش

شان رسالت ----- ۷۷ / ۸۴ / ۹۵ / ۱۰۳ / ۱۹۰

حبیب بن ربیع ----- ۶۲۸

امام شافعی ----- ۷۷۰

امام شعری ----- ۷۰۶

شاہ ولی اللہ ----- ۴۲۴

شوکانی ----- ۳۸۲

علامہ شبلی ----- ۷۶۲

شرک کی مذمت ----- ۶۶ / ۲۷۷ / ۲۳۵

شرک شیعہ ----- ۴۲۲ / ۳۱۲ / ۲۳۸

شیعہ کا تعارف ----- ۵۱ / ۵۰ / ۳۸ / ۱۳۰ / ۱۵۹ / ۴۳۹ / ۴۳۰

حضرت علیؑ دائرہ سے ان کا سلوک ----- ۴۸

شان صحابہ کرام ----- ۲۲۰

عشرہ مبشرہ بالنبیہ ----- ۶۸۹

شیخین کی خلافت ----- ۵۱۲ / ۳۶۶ / ۲۰۴ / ۵۱۹۸

بیعت پراقتاف ----- ۶۹۵ / ۵۲۳ / ۴۳۱ / ۴۲۵

جشن امیر علیؑ کا فیصلہ ----- ۵۲۵

ط

طلحہ بن عبید اللہ ----- ۲۵۸

طبری ----- ۶۳۷ / ۳۸۹ / ۳۸۲

ابن جریر طبری مورخ ----- ۶۰۶ / ۵۸۷

طوسی ----- ۵۳۵ / ۷۷۹ / ۴۶

طارق بن زیاد ----- ۵۹۳

طہ حسین مصری ----- ۶۰۲ / ۳۳۶

امام طحاوی ----- ۷۰۷

ص

شیخ صدوق ----- ۷۷۱ / ۴۰

صحابہ کرام ----- ۵۹۸ / ۲۲۰ / ۱۲۷ / ۱۰۴ / ۱۰۰ / ۵۷ / ۵۶ / ۵۳

صحابہ و اہل بیت ----- ۴۷ / ۴۴

صفین کی اور جمل کی جنگ ----- ۴۳۱ / ۴۳۸

نادر شاہ صفوی ایرانی ----- ۳۲۰

صفیہ بنت عبدالمطلب ----- ۵۰

ض

ضیاء الرحمن صاحب تاریخی دستاویز ----- ۹

ضیاء الدین آغا ----- ۳۱۶

ع

حضرت عمرؓ ----- ۵۷۰ / ۵۵۳۹ / ۳۲۹ / ۱۰۹

عثمان بن طلحہ مجددی ----- ۶۱۲

حضرت عثمانؓ و معاویہؓ ----- ۵۸۰ / ۵۵۷۷ / ۳۶۵ / ۲۶۳ / ۱۰۹

میر عثمان علی خان رئیس دکن ----- ۷۳۶

حضرت عثمانؓ و معاویہؓ ----- ۵۲۱ / ۴۲۸ / ۴۳۳ / ۱۰۹ / ۹۳

جمع قرآن میں آپ کا اتفاق ----- ۳۵۵

حضرت عائشہؓ کی حضرت عثمانؓ سے محبت ----- ۴۷۶ / ۲۶۳

۷۶۰/۶۵۰	عبداللہ بن زبیرؓ	۲۶۸	امام علیؓ
۶۳۰	عبداللہ بن ام کثومؓ	۲۱۶۵۲۰۸/۲۲	عبداللہ بن سبا یہودی
۲۵۳	ابوبکر و عمر عثمانؓ۔ پسران علیؓ	۶۳۷	عامر بن سعدؓ
۵۲۹	حضرت عباس و عقیلؓ	۷۳۵	عبادہ بن جہاشؓ
۵۲۵	عبداللہ بن مبارکؓ	۷۵۳	عتبہ بن ابی سفیانؓ
۷۲۹/۵۱۳	عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ الدینوری	۵۰۵۵۳۹۸/۲۵۶/۱۹۲	حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کے فضائل
۱۸۲	عبداللہ بن ابی	۷۵۳	عتبہ بن عامرؓ
۱۲۹۵۶۲۳۳/۴۴۳/۶۷۷	حضرت عمارؓ	۷۵۵/۶۸۳	عقیل بن ابی طالبؓ
۶۸۹	عمار کے قاتل کون	۶۶۲	علی اکبر بن حسینؓ
۳۰۳	عبداللہ بن مقل تالبیؓ	۶۱۲	عمرو بن العاصؓ
۷۶۰	عبدالرحمن بن ابی بکرؓ	۶۱۲	عبدالرحمن بن ملجم مرادی
۶۸۷	عمرو بن الحمق	۷۵۳	ابو عبدالرحمن قحسؓ
۳۹	عبدالقادیر جیلانیؓ	۳۱۰	عبداللہ بن وہب عباسی وزیرؓ
۷۰۵	عمرو بن حصہؓ	۵۸۹	عبداللہ بن عمرو انصاری ان کے
۵۰۷/۴۶۶	عمر بن عبدالعزیزؓ	۴۷۰	چچا علماء بن انصاریؓ
۶۶۷	عبدالعزیز پرہارویؓ	۳۸۰	عبداللہ بن مسعودؓ
۶۹۸/۶۳۰	شاہ عبدالعزیزؓ	۶۱۶	عبداللہ بن عباسؓ
۴۶۳	عبدالملک بن مروان خلیفہؓ	۷۵۵	عبداللہ بن جعفر طیارؓ
۳۸۱	حضرت عائشہؓ علیہ السلام	۶۷۵	عبدالرحمن بن ابی عیسہؓ
۵۸۸	عمرو بن امیہ ضمریؓ	۷۶۵/۷۶۰/۷۵۳	عبداللہ بن عمرؓ
۶۷۸/۶۷۳	عبدالحمق محدث دہلویؓ	۴۵۸	عبداللہ بن عامرؓ
۷۰۳	عبدالکریم شہرستانیؓ	۱۱	عبدالرحمن بن سمرہؓ
۷۶۵	عبدالشکور لکنویؓ	۶۱۱	عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

ع

تقار بن عمرو ۲۵۶

قیس بن سعد ۴۹۴

قدامہ بن مظعون ۶۱۷

ک

کفریات شیعہ ۲۲۳

کعب بن مالک ۵۲۵

گ

گالیاں ہی گالیاں ۱۲۵

گمراہ فرقہ ۳۵۴

م

امام مالک ۷۰۹

مادردی ۷۹۸/۷۰۵

مالک اشتر نجفی ۱۹۵/۶۵۱/۲۶۴/۲۶۰

امام محمدی ۲۶۸/۱۵۹

مکار شفیق ۲۵۲/۱۴۳

متحر رہنے کی اہل ۴۸۲/۴۸۱/۴۵۲

مخلص انتظامیہ سے اہل ۴۷۹/۶۴/۵۲

مرغبانی صاحب ہدایہ ۷۷۰

محبہ کا تعارف ۵۵۳۵۵۴۰/۲۷۵/۱۵۵

متبع حج ۵۵۰

محمد الف بانی ۶۰۲

پروفیسر محمود احمد ظفر ۷۸۱/۷۰۴

غدریغم ۲۷۰

غالیون پرفوتی ۲۳۶۲۲۷

امام غزالی ۶۸۸

غناء و موسیقی ۲۴۱

غازی شہید ۷۶۱

ف

فرقہ منوخرہ ۲۶۶

فرقہ دارانہ 7 گناہ ۵۹۹

حضرت فاطمہ بنت اسد ۴۷۱

فاطمہ بیول ۴۳۲۹/۲۶۵ ۵۲۵/۵۱۵/۵۱۳/۴۳۰

فدک ۵۳۱

فاروقی شہید ۷۹۷

فرزدق ۶۱۴

فتح اللہ کاشانی مفسر ۶۴۳/۶۳۰

فضل بن زیاد ۶۸۸

ق

قاسم بن لوطی ۷۸۱

قاری محمد طیب ۱۱

قاضی خان قدوری ۷۷۲/۳۶۶

ابن بابویہ ۷۷۱

قبر پرستی ۳۰۸

محمد تقی عثمانی	۷۰۱/۶۸۳
محمد امین اداکار ڈوئی	۳۹۴
محمد یوسف لدھیانوی	۷۸۱
امام محمد تقی	۲۶۸
امام موسیٰ کاظم	۵۰۹/۲۶۸
محمد حسین عراقی	۳۷۴
محمد حسین ذحکو	۴۱۳/۲۳۸
معاویہ بن ابی سفیان	۴۳۰/۱۳۲
مدح معاویہ میں ۲۱ اقوال	۷۴۳/۴۷۳/۴۸۲
معین الدین مدوی	۷۶۱/۵۸۸
پراسن حکومت معاویہ	۶۸۸
معاویہ بن خدیج	۷۲۹
۱۶ موی خلفاء	۳۶۵ تا ۳۶۳
مصعب جواد مولف تحقیقی دستاویز	۷۹۷
منیرہ بن شعبہ	۶۰۹
مولانا غلام غوث ہزاروی	۷۷۰
مولانا مفتی محمود	۱۱
مناقیق کا تعارف	۴۳/۴۱
مقتضد باللہ (عباسی خلیفہ)	۷۱۲
مقبول دہلوی مترجم قرآن	۷۰۹
مسعودی شیعہ مورخ	۷۳۳
موسیٰ علیہ السلام	۶۳۶/۱۳۳
مہاجرین و انصار	۱۳۰
مسروق تابعی	۷۰۶
مرتد اور اس کی قسمیں	۱۵۵
مسعودی شیعہ مورخ	۳۶۲
ملفوظہ کا تعارف	۳۱۳
ملاحی تاریخی	۷۱۷/۶۳۰
ملا باقر علی مجلسی و مفید طوسی	۴۷/۴۶
مرزائی رافضی کا مقابل	۴۵۱ تا ۴۴۹/۲۲۶
سیلہ کذاب	۵۱۱
مامون الرشید	۶۰۲
قاضی مظہر حسین	۶۷۴
مردان بن حکم	۵۹۴/۴۵۳
مسئلہ امامت پر نظر	۲۶۹
معاذ بن جبل	۷۰۷
ما تم	۱۱۹
محمد بن مسلمہ	۵۶۸
محمد بن حنفیہ	۷۰۶
محمد بنی کا مدح و جلوس	۳۶۲
محمد تافع مدظلہ	۷۰۴
محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفہ	۷۷۰/۷۲۴
محمد بن ابی بکر	۷۲۲
محمد بن فضل تابعی	۷۱۱
مہر محمد	۷۰۴/۶۸۷

ی

یہودی ----- ۳۹

یوشع بن نون علیہ السلام ----- ۵۹۲

یزید بن ابی سفیان ----- ۷۱۵

یزید بن معاویہ ----- ۲۵۳/۲۵۳

یزید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ----- ۳۶۶

یعقوب کلینی شیعہ محدث ----- ۷۶۸/۱۳۳

حضرت یوسف علیہ السلام ----- ۷۸۲

مدح معاویہ میں ۴ مرفوع احادیث کے
توثیق شدہ راوی

ابن قانع از ولید بن مسلم بن شیبہ ----- ۶۷۶

محمد بن یحییٰ ----- سب ۶۷۵ پر ہیں

ابو مسلم عبد اللہ اعلیٰ غسانی

سعید بن عبد العزیز تنوخی

ربیعہ بن یزید دمشقی

عبد الرحمن بن ابی عمیر صحابی

یونس بن میسرہ بن حلبس

عبد اللہ بن محمد نفیل

عمرو بن واقد

ابو ادريس الخولانی

عمیر بن سعد صحابی (تقریباً ۱۰۰ھ)

یسوند بنت ابی سفیان ----- ۶۶۳

یاسر بن علی اکبر کی والدہ ----- ۱۱

یاسر بن علی ----- ۴۳۳

سوی جابر اللہ ----- ۳۶۲

ن

نفاق و جھوٹ ----- ۲۴۰

نابا نووی ----- ۶۰۲

نعمانی فرقد ----- ۲۵۵/۲۳۶

نادر شاہ درانی ----- ۳۱۲

نور اللہ شوہری ----- ۸

نواب صدیق حسن خان ----- ۶۳۹

شاہ نجاشی ----- ۶۴۰

نور الحسن شاہ بخاری ----- ۲۹۸

و

وحدت امت ----- ۴۷۸/۱۰۳/۷۶

ولید بن عبد الملک خلیفہ ----- ۶۵۱

ولید بن عقبہ ----- ۶۱۶

وحید الزمان مترجم ----- ۷۵۷/۶۹۳

ہ

ہندوستان کے اکابر علماء ----- ۱۳۶

ہندو بنت عقبہ ----- ۶۶۲

ہاشم بن ابی عقبہ سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ----- ۷۲۳

مراجع و مصادر

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
1	القرآن الکریم	18	ریاض الصالحین
2	صحیح بخاری	19	مسند ابی عوانہ
3	صحیح مسلم مع شرح نووی	20	شرح معانی الآثار للطحاوی
4	سنن ابی داؤد	21	کنز العمال للمصنوع
5	سنن نسائی	22	منہ المعبود
6	جامع ترمذی	23	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ
7	مسند امام احمد	24	مصنف عبدالرزاق
8	سنن ابن ماجہ	25	المصنف لابن ابی شیبہ
9	مسند ابی حنیفہ مع شرح عربی	26	فتح الباری لابن حجر
10	کتاب الخراج لابن یوسف	27	تذکرۃ الموضوعات از طاہر مقدسی
11	موطا امام مالک	28	المصابی المصنوعہ للسبغی
12	موطا امام شافعی	29	فیض الباری لا نور شاہ
13	مشکوٰۃ المصابیح	30	الکوکب الدری از محمد یحیی کاندھلوی
14	مقدمہ مشکوٰۃ		اصول حدیث
15	جمع الفوائد	31	نخبۃ الفکر
16	مجمع الزوائد للہیثمی	32	مقدمہ ابن صلاح
17	مستدرک حاکم	33	تدریب الراوی
		34	معرّفۃ علوم الحدیث
		35	خیر الاصول

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
36	تفسیر ابن جریر طبری	56	سامره
37	تفسیر کشاف	57	شرح مسلم الثبوت
38	تفسیر غرائب القرآن فی	58	شرح مقاصد للفتاوی
39	تفسیر ابن کثیر	59	تأویل مشکل القرآن لابن قتیبه
40	تفسیر کبیر للرازی	60	الاحکام السلطانیہ للماوردی
41	تفسیر مظہری	61	تاریخ قرآن اردو
42	تفسیر الاقان للسیوطی		رد فرق باطلہ
43	تفسیر روح الحانی	62	المسل والنجل للشہرستانی
44	احکام القرآن للجصاص	63	رسالہ تائید اہل سنت
45	تفسیر جلالین	64	المسل والنجل لابن حزم
46	تفسیر معالم التنزیل	65	المفتقی امن المنہاج
47	تفسیر بلذہ الخیر ان	66	العوام من التوامم
48	تفسیر المعباس اذا ابن عباس	67	کتاب الشفاء قاضی عیاض
49	تفسیر بیان القرآن قانونی	68	شرح شفا الملائ علی قاری
50	تفسیر جلالین کی شرح کمالین	69	النصارم المسلمون علی شاتم الرسول
51	تفسیر درمنثور للسیوطی	70	منہاج السنۃ النبویہ لابن تیمیہ
	عقائد	71	قرۃ العینین لشاہ ولی اللہ
52	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	72	تحفہ ثانی عشریہ
53	شرح عقائد فقہ تہذیبی	73	تطہیر الجنان
54	العوام من التوامم	74	سیدنا معاویہ از فاروقی
55	نیراس شرح عقائد	75	کتوبات مجدد الف ثانی
		76	صواعق محرکہ

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
77	امیر معاویہ مجاہد صحابی	98	میزان الاعتدال
78	ازلہ الخلفاء عن خلافتہ الخلفاء	99	طبقات ابن سعد
79	تقویۃ الایمان مع تذکیر	100	سیر اعلام النبلاء
80	اشہاب الثقب از حضرت مدنی	101	احیاء العلوم للامام الغزالی
81	کشف الحقائق از نور الحسن شاہ بخاری	102	اکمال فی اسماء الرجال
	فقہ	103	مقدمہ تاریخ ابن خلدون
82	فتح القدیر لابن حمام	104	الامامۃ والسیارۃ للذینوری
83	مبسوط نحسی	105	تاریخ الامم والملوک طبری
84	ہدایہ مرغینانی	106	تاریخ البدایہ والنبایہ
85	فتاویٰ عزیزی	107	الاستیعاب لابن عبد البر
86	فتاویٰ قاضی خان	108	الاصابہ لابن حجر
87	فتاویٰ عالمگیری	109	اسد الغابہ لابن اثیر جزئی
88	فتاویٰ لابن عابدین شامی	110	تہذیب التہذیب لابن حجر
89	فتاویٰ رشیدیہ از گنگوہی	111	تقریب التہذیب لابن حجر
90	المفتی لابن قدامہ	112	تاریخ الخلفاء للسیوطی
91	بزرالرائی	113	ریاض النضرہ
92	بہشتی گوہر	114	جذب القلوب
93	بہشتی زیور	115	سیرت ابن ہشام
94	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ		
95	محلی بن حزم		
96	فقہی مسائل از خالد سیف اللہ رحمانی		
97	امداد الفتاویٰ		
		116	صراط مستقیم عکمی از شاہ اسماعیل
		117	تاریخی دستاویز از فاروقی شہید

متفرقات

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
118	حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق	141	تخت امامیہ
119	سیدنا معاویہؓ	142	سیف اسلام
120	سیرت النبی از شبلی	143	حزرت ماتم و تعلیمات اہل بیت
121	یوستان سعدی	144	الکونہ و علم الحدیث (مخطوطہ)
122	مسدس حالی	145	سنی مذہب سچا ہے
123	افادات صندراد کاڑوی	146	انسانیت موت کے دروازے پر
124	اصلاح شیعہ	147	شہادت حسین از آزاد
125	الدین الخلیفہ از اللہ یار خان	148	تذریع الناس
126	معیار صحابیت از علامہ خالد محمود	149	بال جبریل از علامہ اقبال
127	خلفاء راشدین	150	المنجد
128	عہدات	151	القاموس المجید
129	امیر معاویہ مجاہد صحابی از ضییر غضبان	152	آپ کے مسائل اور ان کا حل در اخبار جگ
130	قصص الانبیاء لعبد الرشید قاسمی	153	اسلامی عبادات از حدوتی
131	تاریخ اسلام نجیب آبادی	154	القاموس الوحید
132	فوائد نافعہ از محمد خان		
133	سیرت حضرت معاویہؓ		
134	فوائد خان		
135	سیرت علی المرتضیٰ		
136	عبارات اکابر از مولانا صفدر		
137	اہل سنت پاکت بک از قریشی		
138	عدالت صحابہ کرامؓ از مہر محمد		
139	شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات		
140	ہم سنی کیوں ہیں		
		1	ترجمہ مقبول
		2	عیون اخبار الرضا
		3	اصول کافی
		4	فروع کافی
		5	روضہ کافی
		6	تہذیب الاحکام
		7	من لا یحضرہ الفقیہ

کتب روافض

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
8	الاستبصار	31	فصل الخطاب
9	بحار الانوار مجلسی	32	انوار العمانیہ
10	زاد العاد	33	جلاء العیون
11	تذکرۃ الائمہ	34	حق الیقین
12	حیات القلوب	35	میں الحجۃ
13	نہج البلاغہ عربی	36	تحفۃ العوام
14	شرح نہج البلاغہ فیض الاسلام	37	تحفہ نماز جعفریہ للبخونی والخمینی
15	شرح نہج البلاغہ اردو	38	اصلاح المجالس والمآفل
16	شرح نہج البلاغہ ابن ہشتم بحرانی	39	اصل الشیعہ واصولہا للعراقی
17	مجالس المؤمنین	40	منہاج البراءہ
18	احتجاج طبری	41	احسن الفوائد فی شرح عقائد شیخ صدوق
19	رجال کشی	42	اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ
20	تنقیح المقال للماقانی	43	تحقیقی دستاویز جس کا جواب یہ "ایمانی دستاویز" ہے
21	منشی الآمال	44	تاریخ التوارخ
22	تحریر الوسیلہ از خمینی	45	رسالہ ابن سبا از آغا خیاہ الدین گلکشی
23	کشف الاسرار	46	شیعہ بدعت حق ہے
24	جامع الاخبار لشیخ صدوق	47	ہزار تہباری 10 ہزاری
25	تفسیر برہان از ہاشم بحرانی	48	تاریخ یعقوبی
26	تفسیر طبری	49	کشف الغمہ
27	مجمع البیان	50	پیغام خمینی بر جشن امام مہدی ۱۹۸۰ء
28	تفسیر صافی	51	درہ نجیہ شرح نہج البلاغہ
29	تفسیر منہج الصادقین	52	آخری پیغام از خمینی
30	تفسیر کاشانی		

آخری گزارش

ایمانی دستاویز کے معزز قارئین گرامی قدر

ہدیہ سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ

معصوب جواد صاحب نے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمہ اللہ کی تاریخی دستاویز میں پیش کردہ کتب شیعہ کے حوالہ جات اور کفریات کا جواب نہ دیا نہ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عقائد قرآن و سنت اور ان سے ماخوذ سچی تعلیمات اہل بیتؑ کے مطابق تو نہ تھے۔ بلکہ اپنی کفر و شرک اور مسلم دشمنی سے لبریز جعلی رادیوں کی جعلی روایات کے مطابق تھے تو وہ کیسے اپنے عقائد کی تردید کرتے البتہ الّا "نام زدگی نہند کا فور" کا مصداق اپنی "تحقیقی دستاویز" کو الٹا ہی دستاویز بنا دیا۔ اور 1200 سے زائد صفحات کی اس کتاب میں خدا کی توحید، ختم نبوت، صداقت قرآن کریم، خلفاء راشدینؑ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ خصوصاً حضرت امیر معاویہؓ اور دیگر صحابہ کرام پر 900 مطامع اور جھوٹے تراشیدہ الزامات ہر عکسی صفحہ پر عنوانات بنا کر لکھ دیئے حالانکہ کئی کتابیں مثالی سنت کی ہیں۔ نہ مستند ہیں نہ وہ الفاظ و معانی ہیں جن کے جعلی عنوان بنائے گئے۔ اور نشان مصنفین کے وہ عقائد و نظریات تھے۔ اکثر کا جواب ہم نے عکسی صفحات سے ہی مل لکھ دیا ہے۔ پھر ان کا پُر فریب اور دجل آمیز ہونا ہم نے واضح کر دیا۔ آپ کسی بھی طبقہ اور کتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں یا گزینہ افسر ہوں۔ انصاف اور توجہ سے غیر جانبدانہ مطالعہ فرمائیں۔ پھر سوچیں کہ قرآن و سنت اور اتفاق امت والا وہ اسلام سچا ہے جو 95% مسلمانوں کا سرمایہ ایمان و عمل اور ذریعہ نجات ہے۔ یا وہ سرکوں پر بد امنی کی دلازار خود ساختہ رسوم و جلوس والا۔۔۔ جو قاتلانہ امام حسینؑ کی یادگار ہیں۔۔۔ اور وہ اپنے ماننے والوں میں اسلام کے ارکان خمسہ پر ایمان و عمل اور آخرت میں حساب دینے کا فکر و خوف بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر آپ قرآن و سنت والا سچا اسلام سمجھ لیں۔ تو جھوٹے دلازار مذہب کی نمائش تو سرکوں اور پبلک مقامات پر بند کرادیں۔

اللہ آپ کو نیک کاموں کی توفیق دے۔

غزوة مؤلف

مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

از: ولی کامل مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
بانی تحریک خدام اہل سنت پاکستان

خدا یا اہل سنت کو جہاں میں کائناتی دے
تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں
وہ منوائیں نبی کے چار یاروں کی صداقت کو
صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں
حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو
صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا
تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں
تیرے گن کے کاٹھن سے ہو پاکستان کو حاصل
ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو
تو ہر مسلم کو دے توفیق اپنی عبادت کی
ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے
تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم

نہیں مایوس تیری رحمتوں سے مظہر ناداں،

تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضوان

یاداشت

محقق اہلسنت مولانا مہر محمد مدظلہ

کی صداقت اہلسنت والجماعت نیز ایمان افروز اوز شہرہ آفاق تصانیف ۴۰ صفحات

۳۳۶	280	(عقلمت صحابہ پر خاص علمی تحقیقی کتاب)	1	عدالت حضرات صحابہ کرامؓ
۲۰۸	200	(۴۰۰ آیات، ۳۰۰ احادیث اور ۵۰۰ روایات اہلیت سے استنادات کا نقشہ)	2	قرآن و سنت اور اہلیت کرامؓ کی نورانی تعلیمات
۵۶۰	430	(یعنی شیعہ کے ہزار سوال کا جواب)	3	سیف اسلام
۴۸۰	380	(اسلام اور تشیع میں تمام اختلافی مسائل پر لا جواب کتاب)	4	تحدہ نامیہ
۳۵۲	300	(۱۱۰ شیعہ سوالوں کا مدلل جواب) کمپوزنگ ایڈیشن	5	ہم سنی کیوں ہیں؟
۱۷۶		(اتم اور سینہ کوبی کی تردید پر ۲۰۰ دلائل)	6	حرم اتم اور تعلیمات اہلیت
۱۶۰		(صداقت اہلسنت پر ایک کامیاب تحریری مناظرہ) (کمپوزنگ ایڈیشن)	7	سنی مذہب سچا ہے
۹۶		(اسلام کے عقائد اعمال، اخلاق اور دعائیں)	8	مسلمان کسے کہتے ہیں؟
۲۳۰	۲۲۰	(رسالہ معیار صحابیت کا مفصل جواب)	9	معراج صحابیت
۱۱۲	100	شیعہ کے اعتراضات کا مدلل جواب	10	تحفۃ الاخیار مع ۱۰۰ سوالات
۸۰۰		حقیقی دستاویز میں جو ۹۰۰ مسائل اعداد صحابہ نے پیش کئے ان کا مکمل پوسٹ مارم ہے	11	ایمانی دستاویز بحجاب تحقیقی دستاویز بنائید تاریخی دستاویز
۱۲۸	120	ختم نبوت کے موضوع پر ایک بہترین دستاویز	12	شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت
۱۳۳	140	جس میں مستوحواہوں سے ان کے 100 کفریات بیان کئے گئے ہیں۔	13	حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت مع عقائد
۹۶	35	قرآن و سنت اور ارشادات اہلیت کی روشنی میں (پاکت ساز)	14	کلمہ طیبہ اور خلفاء راشدینؓ
۲۵۶	220	جس میں ایک رائشی کی کتاب "شیعیت کا مقدمہ" پر تمام تلخیصات کا پردہ چاک کیا گیا ہے	15	شیعیت کا مقدمہ پر اجمالی نظر مصنف: مولانا عبداللہ عبداللہ
۴۳۲	350	(عقیدہ حیات النبیؐ و عالم ہدیز کے موضوع پر مختلف علماء کی علمی تحقیقی 11 تقریر کا مجموعہ) (مرتبہ: مجرمہ فادق مدظلہ)	16	مسئلہ حیات النبیؐ پر یادگار خطبات